رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۳ — نمبر ۳۶

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائے گا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	عہ
رؤسا وجاگیرداران سے "	۷
عام خریداران سے "	۵
" " ششماہی	۲ عہ
ممالک غیر سے سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ	۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ مطابق ۵ جولائی ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

در مدح اخبار واہل اخبار - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - ص۲
اہل حدیث حدیث کے مخالف ہیں؟ - ص۳
مسلمانان بارہ مولا کشمیر میں مصالحت - ص۴
شیطان مرچکا تھا - (قادیانی مشن) ص۶
کیا مسیح موعود وحضرت مہدی آچکے؟ ص۶
الصبر والجہاد - - - - - ص۷
ویدوں کے مصنف - - - - ص۹
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - ص۱۱
فتاوے - - - - - - ص۱۳
متفرقات ص۱۴ - ملکی مطلع - ص۱۵
اشتہارات - - - - - ص۱۶ تا ۲۰

در مدح اخبار واہل اخبار

(از قلم مولوی وی۔ کے عبد اللطیف صاحب لطیف بنگلور)

ناظم بخیال خود ذمہ وار

عاملان دین خالص ہی عباد اللہ ہیں
اسوۂ نبویؐ کی دعوت رات دن انکا عمل
شیر میدان نظارہ وسید اہل حدیث
اہل شرک و بدعت وتقلید جن کے سامنے
قادیاں کے فاتح اور پنجاب کے شیر ہیں
رادِ اہل صلیب و آریہ اہل بہاء
جاری فرماتے ہیں ہر آدینہ آپ اہل حدیث
ہیں غنی دل کے سراحد ہیں اولی الالباب کے
بے بہا اخبار ہے اہل حدیث الحق لطیف

اہل تقویٰ کے ائمہ ہیں چراغ راہ ہیں
سیدی حجی از انجملہ ثناء اللہ ہیں
دافعِ دجال پنجابی حلیم اواہ ہیں
عمی وصمم وبکمہ گویا نیجاں اشباہ ہیں
زندہ عیسیٰ دم ملک سیرت خدا آگاہ ہیں
ہر فنی علامہ خوشخو خضر صورت شاہ ہیں
یعنی اخبار گہر بار اپنا شمع راہ ہیں
مفتقر اللہ کے اور از خلق بے پرواہ ہیں
مشتری اسکے بجاں ہوں جو فقیر اور شاہ ہیں

67534

پیارے نبی کے پیارے حالات۔ مؤلفہ مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی۔ اسمیں آنحضرت صلعم کے مستند حالات زندگی بیان کئے گئے ہیں اور

انتخاب الاخبار

— امرتسر میں گرمی بہت شدت کی پڑتی رہی ہے۔ اور لو بھی بہت گرم چلتی رہی۔ بارش کی بھی بہت ضرورت ہے۔ ناظرین دعا کریں۔

— امرتسر شہر میں پانی کی قلت کو محسوس کرتے ہوئے بلدیہ نے پچاس ہزار روپیہ منظور کیا تاکہ چار نئے ٹیوب ویل لگائے جائیں۔

— ہال بازار امرتسر میں چند مکانات کی بالائی منزلوں میں زلزلہ جیسے جھٹکے کئی دنوں سے محسوس ہو رہے ہیں۔ بلدیہ کے انجینئر نے گورنمنٹ پنجاب کو درخواست بھیجی ہے کہ کسی ماہر کو اس کی تحقیقات کے لئے مقرر کرے۔

— ضلع امرتسر میں پولیس کے لئے آٹھ سپاہیوں کی ضرورت تھی جس کے لئے ایک ہزار امیدوار سپرنٹنڈنٹ پولیس امرتسر کے روبرو پیش ہوئے۔

— گیانی ارجن سنگھ امرتسری ۱۹ یوم کے بعد کوئٹہ میں ملبہ کے نیچے سے زندہ نکالے گئے۔

— کوئٹہ میں کھدائی کا کام شروع ہے۔ نیز گورنمنٹ کی طرف سے مالکان جائداد کو اجازت لیکر وہاں جانے کی اجازت ہے۔

— مولوی ریحان حسین برادر مولوی صوفی حسین مرحوم سابق خطیب شاہی مسجد لاہور چند روز بیمار رہ کر رام پور میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

— محمد یوسف مرزائی پشاوری پر قاتلانہ حملہ کرنے کے الزام میں مسمی عبدالعزیز کو سات سال قید اور ایکٹ اسلحہ کے خلاف ۲ سال قید با مشقت کی سزا ہوئی ہے۔

— پشاور میونسپل کمیٹی نے آتشزدگی سے تباہ شدہ لوگوں کی امداد کے لئے دو لاکھ روپیہ بطور قرض دینا منظور کیا ہے۔

— لاہور نقشہ بازار میں شہید گنج کے قریب ایک مسجد ہے۔ جس پر سکھوں کا قبضہ ہے۔ مگر سکھ لوگ اسے شہید کر دینا چاہتے ہیں۔ مقامی مسلم حضرات اس فعل کو ناقابل برداشت سمجھتے ہیں اس سلسلہ میں سکھ و مسلم فساد کا بھی اندیشہ تھا مگر حکام مجاز کی بر وقت مداخلت سے وہ خدشہ تو دور ہو گیا ہے البتہ مسجد کے متعلق تا فیصلہ ثانی سکھوں کو مسجد کو شہید کرنے سے روک دیا گیا ہے۔

— معلوم ہوا ہے مہاراجہ الور اپنی گدی پر قبضہ کرنے کے لئے پندرہ لاکھ روپیہ خرچ کر چکے ہیں

— لکھنؤ میونسپل کمیٹی نے شہر کی صفائی کے لئے بارہ لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔

— جبلپور میں بجلی گرنے سے تین مزدور مر گئے۔

ایک نظر ادھر بھی!

(۱) ۲۸۔ جون ۱۹۳۵ء پر حساب دوستاں ضرور ملاحظہ فرمائیں اور تحریر شدہ ہدایات پر جلد از جلد عملدرآمد کریں

(۲) اخبار ہذا کا صفحہ ۱۲ بھی ضرور ملاحظہ کریں ان میں ان خریداروں کے نمبر درج ہیں جن کو ۲۸۔ جون کا پرچہ وی پی بھیجا گیا ہے۔

(۳) جن کی مہلت اس ماہ میں ختم ہے وہ قیمت اخبار ۱۵۔ جولائی تک ارسال کر دیں ورنہ اخبار بند کر دیا جائیگا۔ (نیازمند منیجر اہلحدیث امرتسر)

— ۲۹۔ جون کی اطلاع ہے کہ ہفتہ مختتمہ کو بمبئی سے ۸۰ لاکھ ۸۹ ہزار ۲۰۶۲ روپے کا سونا غیر ممالک کو بھیجا گیا ہے اور جب سے برطانیہ نے طلائی معیار ترک کیا ہے ۲۰۰ ارب ۳۰ کروڑ ۷۰ لاکھ ۸۵ ہزار ۲۷ روپے کا سونا ہندوستان سے غیر ممالک کو بھیجا جا چکا ہے۔

— ہانگ کانگ میں بم پھٹنے سے دس مزدور ہلاک ہو گئے ایک مزدور پچاس منٹ تک ہوا میں اڑتا رہا اور آخر کار سمندر میں جا گرا اور بچ گیا۔

— حکومت امریکہ ایک قانون پاس کرنے والی ہے جس سے سٹہ وغیرہ ممنوع قرار دیا جائیگا۔

کیفیت مقدمہ مسجد گیا مقدمہ مذکور میں نوٹس اطلاعی بنام مدعا علیہم جاری ہو چکے ہیں۔ افسوس ہے کہ مسلم وکلاء اس مقدمہ میں ہماری کوئی راہ نمائی نہیں کر سکتے۔ اس لئے ایک ہندو وکیل کی خدمات حاصل کی ہیں مگر اس کی ستاون ۵۷ روپیہ یومیہ فیس ہے اور ایک جونیر کا بھی رہنا ان کے ساتھ ضروری ہے علاوہ اسکے خرچ متفرقات ہے۔ الغرض تخمیناً سو روپیہ یومیہ کا مقدمہ کھلنے پر خرچ ہے۔ اور نہ معلوم کتنے روز تک چلیگا۔ لہٰذا اصحاب کرم سے ہم لوگ امید کرتے ہیں کہ بہت جلد توجہ کریں اور کافی رقم سے امداد کریں کیونکہ یہ ایک جماعتی کام ہے۔

(محمد فرخ حسین سکرٹری انجمن اہل حدیث گیا۔ محلہ گھسیار ٹولہ۔ ۱۹۔ جون ۱۹۳۵ء)

مضامین آمدہ مفتی محمد جمیل صاحب۔ محمد سلیمان صاحب۔ محمد ابراہیم صاحب۔

اصحاب کرم سے گذارش ہے کہ وہ صدقات جاریہ کرتے وقت غریب فنڈ کو ضرور یاد رکھا کریں کیونکہ اس فنڈ سے بیسیوں نادار مگر توحید و سنت کے شائقین اہلحدیث کا مطالعہ کر کے اپنے اپنے حلقہ اثر میں توحید و سنت کی ضرور تبلیغ کرتے ہیں عرصہ سے اس فنڈ کی مالی حالت بہت خراب ہے اور سائلین کی تعداد روز افزوں ترقی پذیر ہوتی ہے اس لئے اس کی امداد بہت ضروری ہے۔

غریب فنڈ میں از فتوے فنڈ ۲ سابقہ ۱۲ کل ۱۴ روپے

دفتر اہلحدیث کا نیا تحفہ "حیات مسنونہ" ہے جس میں حضور پر نور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزانہ معمول کا مختصر خاکہ اور اوراد اذکار مع ترجمہ درج ہیں جو بچوں، نوجوانوں، بوڑھوں، عورتوں، مردوں کو ضرور مطالعہ کرنے چاہئیں۔ قیمت صرف ۲ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

— جزیرہ فارموسا میں جون کے شروع میں زبردست بھونچال آنے سے دو گاؤں بالکل تباہ ہو گئے۔ متعدد اشخاص ہلاک اور مجروح ہوئے۔

شہادۃ القرآن۔ حیات مسیح کا عالمانہ ثبوت از مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ قیمت حصہ اول ۱۲۔ دوم ۸۔ (دیکھو)

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ

اہل حدیث حدیث کے مخالف ہیں؟

(۴)

گذشتہ نمبروں میں اس سلسلہ کی ابتدا اور وجہ بتائی گئی ہے کہ اخبار "الفقیہ" میں چند حدیثوں کا ذکر کرکے اعتراض کیا گیا ہے کہ اہل حدیث ان حدیثوں کے مخالف ہیں۔ ہم بہت خوش ہوتے ہیں جب ہمیں کوئی کہے کہ تمہاری فلاں بات خلاف حدیث ہے۔ کیونکہ اس الزام سے بھی حدیث کی قدر ہوتی ہے۔ اس کے جواب میں ہم سوچا کرتے ہیں کہ ہمارا خیال یا عقیدہ کیا ہے اور حدیث کا مضمون کیا ہے۔ چونکہ ہمارا مذہب دراصل قرآن و حدیث ہے۔ اس لئے حدیث کے خلاف اپنا ذاتی خیال ترک کر دینا ہمیں کسی طرح ناگوار نہیں۔ برخلاف اس کے ہمارے حنفی بھائیوں کا مذہب ہے "اقوال امام"۔ اس لئے کوئی حدیث ان کے خلاف پیش ہو تو وہ کوشش کرتے ہیں کہ حدیث کی تاویل کرکے امام کی بات کو بحال رکھا جائے۔ اس کی ایک مثال ہم پیش کرتے ہیں۔

حنفی مذہب ہے کہ قاضی کا حکم ظاہر و باطن میں جاری ہوتا ہے چاہے وہ غلط ہی ہو۔ اس لئے اگر کوئی شخص کسی غیر منکوحہ عورت پر نکاح کا جھوٹا دعوےٰ کر دے اور جھوٹے گواہ پیش کرکے نکاح کی ڈگری لے جائے تو وہ عورت اس کی ہو گئی۔ جھوٹ بولنے یا بلوانے کا گناہ اس کو ہوگا۔ لیکن اس عورت سے ملاپ کرنا جائز ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ

تم میں سے بعض اپنے بیان و دعویٰ میں بڑے مشّاق ہوتے ہیں اگر میں (رسول اللہ) کسی کے غلط بیان اور غلط شہادت پر فیصلہ اس کے حق میں دیدوں تو یہ نہ سمجھے کہ مجھے رسول اللہ نے یہ چیز دلوائی ہے۔ انما اقطعه قطعةً من النار (میں اس کو آگ کا ٹکڑا دیتا ہوں)

اس حدیث کو امام بخاری نے حنفی مسئلہ کی تردید میں نقل کیا ہے (کتاب الحیل)

اس کے جواب میں حنفیہ کرام نے جو طریق اختیار کیا ہے وہ اہل فقہ اور العدل وغیرہ جرائد حنفیہ بتا سکتے ہیں

ع ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

اس کا مضمون صاف لفظوں میں تسلیم حدیث نہیں ہے بلکہ تاویل یا تحریف حدیث ہے مگر ہم اہل حدیث کا محط نظر کسی امام کا قول نہیں ہے بلکہ اصل امام اعظم (صلے اللہ علیہ وسلم) پر ہماری نظر ہے۔ اس لئے ہم کسی حدیث کو کیوں چھوڑیں۔ اگر چھوڑ دیں تو اور کیا لیں۔ ہاں ہم حدیث پیش کردہ کو قرآن اور حدیث کی روشنی میں دیکھ کر بحکم كُلٌّ من عِندِ رَبِّنا ہم سب کو تسلیم کرینگے۔ مثلاً معترض نے لکھا ہے:-

"**حدیث ششم** | عن ابی هريرة قال قال رسول الله لو لا ان اشق على امتى لامرتهم بالسواك - (بخاری صفحہ ۱۰۰۵)

(ترجمہ) یعنی حضور فرماتے ہیں کہ اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ امت کو مشکل ہوگی تو ہر نماز کے وقت میں مسواک کا حکم کرتا یا مسواک واجب کرتا۔

حدیث ہفتم | لو لا ان اشق على امتى او على الناس وقال سفيان ايضا على امتى لامرتهم بالصلوة هذه الساعة -

(بخاری صفحہ ۱۰۷۵)

(ترجمہ) یعنی حضور فرماتے ہیں کہ اگر میں اپنی امت پر شاق نہ سمجھتا تو عشا کو موخر پڑھنے کا حکم دیتا

وہابی ان حدیثوں کو بھی نہیں مانتے۔ کہتے ہیں کہ جس کا نام محمد ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ یہاں اختیار شریعت میں ظاہر ہے۔ آپ حکم کرتے تو ہر نماز میں مسواک واجب ہوتی۔ نصف رات میں عشاء واجب ہوتی۔ مگر نہیں کیا۔ جس سے معلوم ہوا کہ آپ کو شریعت میں اختیار تھا۔ جس کو وہابی نہیں مانتے "

(الفقیہ ۲۱۔ مئی ۱۹۳۵ء صفحہ ۳)

اہلحدیث | آپ نے بالکل سچ کہا ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بحیثیت وصف رسالت شارع جانتے ہیں نہ بحیثیت ذات۔ منطق اصطلاح میں یوں سمجھو کہ ہم مشروطہ عامہ کے قائل ہیں۔ دلیل ہماری قرآن اور حدیث ہے۔ آپ نے قرآن مجید میں پڑھا ہوگا۔

أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ ط۔

(کیا اللہ کے سوا ان کے کوئی اور شریک ہیں جنہوں نے دین میں وہ امور جاری کر دئیے ہیں اللہ نے جن کا اذن نہیں دیا۔)

یہ آیت شارع حقیقی خدا کو بتاتی ہے۔ کبھی آپ نے قرآن مجید کے دوسرے پارے کا شروع بھی پڑھا ہوگا۔ جس میں ارشاد ہے۔

قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ

رحمۃ للعالمین ... جلد اول ... (۱۹۱)

نقل مطابق اصل ۱۲

ahmadimuslim.de

تیرا آسمان کی طرف (بانتظار حکم) منہ پھرنا ہم دیکھ رہے ہیں۔

یہ آیت بتا رہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ کعبہ کی طرف نماز پڑھوں مگر حکم نہیں آیا تھا۔ آخر آیہ شریفہ

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

میں حکم نازل ہوا تو آپ نے اسی طرف منہ کر لیا۔ اس لئے اہل حدیث شارع حقیقی صرف خدا کی ذات کو جانتے ہیں۔ ہاں خدا کی تعلیم اور اطلاع کے دو راستے ہیں ایک قرآن، دوسرا حدیث۔ اس لئے مجازی طور پر رسول اللہ کو بھی شارع کہنا جائز ہے۔ پس آپ کا اعتراض بے جا ہے اور ہمارا مذہب صحیح ہے۔

ہاں حدیث اول کے معنی ہیں کہ میرا حکم اور فعل چونکہ بحکم

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

واجب الاتباع ہے اس لئے میں اگر مسواک کی بابت کہتا یا نماز دیر کر کے پڑھتا۔ آیت مرقومہ کے ماتحت یہ کام واجب العمل ہوتے۔ اس پر کیا اعتراض ہے؟ آگے چلو!

حدیث ہشتم آپ نے فرمایا کہ جبریل میرے پاس آیا اور کہا من مات من امتك لا يشرك بالله شيئا دخل الجنة قلت وان زنى وان سرق قال وان زنى وان سرق (بخاری ص۹۵۳)

(ترجمہ) یعنی حضور فرماتے ہیں کہ میرے پاس جبریل آیا اور کہا۔ جو میری امت سے مر گیا۔ اس نے اگر شرک نہیں کیا تو جنتی ہے۔ میں نے کہا اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے۔ آپ نے کہا اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے جنت میں جائے گا۔

وہابی اس حدیث کو بھی نہیں مانتے۔ کہتے ہیں ایمان صالح[1] جز ایمان ہے۔ اس واسطے بے نماز کا جنازہ منع کرتے ہیں۔ اس حدیث میں اعمال کا نشان نہیں۔ صرف شرک سے بچنا ہی سبب دخول جنت ہے۔ (الفقیہ حوالہ مذکور)

اہلحدیث معلوم نہیں ہمارے معترضوں کو جلدی کیا پڑی ہوتی ہے کہ اہل حدیث کا مذہب سمجھنے کے لئے پانچ منٹ بھی صرف نہیں کرتے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اہل حدیث کا مذہب ذرہ بھی مشکل نہیں۔ کیونکہ اس میں کوئی ایچ پیچ نہیں۔ صرف اتنا ہے ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

اس لئے اہل حدیث اپنا ہر عقیدہ قرآن و حدیث پر مبنی رکھتے ہیں۔ مثلاً یہی مسئلہ ایمان جس کو آپ نے سمجھا نہیں اس کی دو حیثیتیں ہیں ایک نفس ایمان۔ دوم مکمل ایمان۔ اہل حدیث اعمال کو مکمل ایمان میں داخل کرتے ہیں۔ صحیح بخاری کچھ کر پڑھنے والا جان سکتا ہے کہ امام بخاری ایمان کی بابت کیا فرماتے ہیں۔ باب افشاء السلام من الایمان باب اماطة الاذى من الايمان وغیرہ جس کی مفصل تشریح فتح الباری میں دیکھئے۔

ہاں یاد آیا کہ بے نماز کا جنازہ نہ پڑھنے کا حکم تمہارے دو چچاؤں (امام شافعیؒ اور امام احمدؒ) کا ہے۔ اور بھی سنو! یہی فتویٰ گیارھویں والے بڑے پیر محی الدینؒ جیلانی کا ہے۔ جو غنیہ میں لکھتے ہیں:۔

لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَلَا يُدْفَنُ فِي مَقَابِرِ الْمُسْلِمِيْنَ (غنیہ)

بے نماز پر نہ جنازہ پڑھا جائے نہ اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔

اہل حدیث میں سے تو بعض لوگ جنازہ بے نماز پڑھ بھی لیتے ہیں۔ پیر صاحب اور ان کے راسخ مرید ہرگز نہیں پڑھتے۔

خطرہ ہے کہ مضمون نگار کی مخالفت سے بڑے پیر صاحب خفا ہو گئے تو گیارھویں شریف واپس کر دینگے بس پھر کیا ہوگا نہ دنیا میں کام کے رہینگے نہ آخرت میں ؎

دونوں سے گئے پانڈے نہ حلوی نہ مانڈے (باقی)

مسلمانان بارہ مولا (کشمیر) میں مصالحت یا فساد کا بیج

(فیصلہ شیئاً للہ)

شیئاً للہ عربی کلام ہے جس کے مروجہ الفاظ پورا جملہ بھی نہیں۔ نہ قرآنی آیت ہے نہ حدیثی فقرہ۔ نہ فقہی اصطلاح ہے۔ تاہم کشمیر کے مسلمانوں میں اس کو بطور وظیفہ پڑھا جاتا ہے۔ پورا کلام یوں ہے شیئاً للہ یا شیخ عبد القادر جیلانی۔

کبھی وجد میں آتے ہیں تو یوں بھی پڑھتے ہیں:۔

خُذْ يَدِيْ يَا شَاهِ جِيلَان خُذْ يَدِيْ
شَيْئًا لِلّٰهِ اَنْتَ نُوْرُ اَحْمَد

اس کا ترجمہ اے پیر جیلان (شیخ عبد القادر) اللہ کے لئے مجھے کچھ دیجئے۔ میرا ہاتھ پکڑیئے۔

اس کے ترجمہ ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ قائل پیر صاحب سے قضاء حاجت چاہتا ہے اور ان کو اس غرض کے لئے پکارتا ہے۔ یہ فقرہ قائلین میں اتنا مقبول ہے کہ علامت سنیت اور ذریعہ قضائے حاجات سمجھا جاتا ہے جس طرح آیت کریمہ (لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ) اکثر بطور وظیفہ برائے حل مشکلات پڑھا جاتا ہے۔ گذشتہ زمانہ میں کشمیر میں ایک بزرگ صاحب علم مولوی یحییٰ صاحب

[1] غلط چھپا ہے صحیح اعمال ہے۔

سیرت ابن ہشام۔ آنحضرت صلعم کی سب سے پہلی (۶۹۲) سوانحعمری۔ قیمت ۲ پتہ: (منیجر اہلحدیث)

رحمۃ اللہ علیہ گزرے ہیں۔ جن کو کشمیر کے شاہ ولی اللہ قدس سرہ کہنا چاہئے۔ انہوں نے اس وظیفہ کے خلاف آواز اٹھائی۔ ان کے بعد ان کے جانشین صاحبزادہ مولوی غلام رسول (عرف رسل بابا صاحب) ہوئے وہ بھی باپ کی روش پر چلے۔ ان کے بعد ان کے بھائی اور بیٹے غرض خاندان کے تمام ممبروں نے باوجود حنفی ہونے کے اس وظیفہ اور اس جیسے دیگر وظائف کے خلاف جہاد کیا۔ ادھر جماعت اہل حدیث کشمیر نے بھی مقدور بھر اس کی مخالفت کی جو ان کا فرض اولین تھا۔ چنانچہ ایک حد تک الحمد للہ یہ شرک کمزور ہوا۔ لیکن پورے طور پر متروک نہ ہوا۔

قصبہ بارہ مولا جو کشمیر کے دارالحکومت سرینگر سے قریباً ۳۲ میل پنجاب کی طرف ہے وہاں اس وظیفہ کی بابت مسلمانوں میں سخت اختلاف ہوا۔ چونکہ جناب مولانا انور شاہ صاحب دیوبندی مرحوم کشمیری تھے۔ آپ کشمیر گئے تو بارہ مولا کا فساد آپ کے سامنے پیش ہوا۔ آپ نے جو فیصلہ دیا وہ بصورت اشتہار مطبوع ہو کر ہمارے پاس بغرض اظہار رائے پہنچا ہے۔ فیصلہ مذکورہ دیکھ کر ہمیں بہت صدمہ ہوا یہاں تک کہ ہمارا ضمیر اس فیصلہ کو شاہ صاحب مرحوم کی طرف منسوب کرنے سے انکار کرتا ہے کیونکہ یہ فیصلہ نہ قرآن سے مدلل ہے نہ حدیث سے نہ علم فقہ سے نہ اقوال صوفیاء سے پھر وہ محض خیال ہی خیال ہے۔ دگر ہیچ۔ بہرحال اس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"وظیفہ شیئاً للہ مسجدوں میں پڑھنا ممنوع ہے اور گھروں کے اندر خفات میں پڑھنا جائز ہے۔

(۲) اولیائے کرام کو ہر وقت حاضر و ناظر سمجھنا نادرست ہے۔ البتہ استحضار خیالی سے ندا آسکتی ہے۔ (۳) درود شریف بحضور اقدس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بذریعہ ملائکہ سیاحین اسی وقت اسی صورت اسی لہجہ میں پیش کیا جاتا ہے۔ اور خود بخود بھی پہنچنا ممکن ہے۔ کیونکہ عرض اعمال امت ثابت ہے۔ (۴) اولیائے کرام سے وساطت اس طرح جائز ہے کہ یا اللہ بحرمت فلاں صاحب میری حاجت برآری کر یہ متفق علیہ صورت ہے۔ اور دوسری صورت انہی کو خطاب کرنا مختلف فیہ ہے۔ شیخ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ مشکوٰۃ میں اجازت دیتے ہیں۔ لیکن صورت اول احوط ہے۔ (۵) خداوند کریم کے بغیر کسی کو علم کلی نہیں ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعلم اولین و آخرین ہیں۔ لیکن علم محیط حق تعالیٰ کا خاصہ ہے۔

دستخط محمد انور عفی اللہ عنہ"

اہلحدیث پہلے تو یہ دیکھنا فرض ہے کہ یہ فقرہ شیئاً للہ قرآنی لفظ ہے یا حدیثی ہے یا فقہی؟ آخر ہے کیا؟ کس نے حکم دیا۔ کس نے جاری کیا۔ کس نبی یا امام نے اس کو باعث ثواب بتایا؟ جواب سب کا ایک ہی ہے کہ کسی نے نہیں۔ جب اس کی حقیقت ہی کچھ نہیں تو پھر اس پر تردیدی یا تائیدی بحث کرنا تضیع اوقات نہیں تو اور کیا ہے۔ اس فیصلے کو دیکھ کر ہماری حیرت کی حد نہ رہی۔ جس کی دو وجہ ہیں۔

ایک یہ کہ جناب مولوی محمد انور شاہ صاحب کا فیصلہ فی نفسہٖ دو رنگ ہے۔ مسجد میں ناجائز اور گھر میں جائز۔ مسجد میں ناجائز ہونے کی وجہ غالباً بلکہ یقیناً جناب شاہ صاحب نے وہی سوچی ہوگی۔ جو ارشاد خداوندی ہے۔

اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا

"مسجدیں اللہ کے لئے ہیں ان میں خدا کے ساتھ کسی اور کو مت پکارنا۔"

اس آیت میں مساجد میں اللہ کے سوا کسی اور سے دعا کرنا ممنوع فرمایا گیا ہے۔ غالباً مولانا محمد انور شاہ صاحب نے یہ سمجھا کہ اس آیت کو مساجد سے خصوصیت ہے لیکن یہ خیال نہ فرمایا کہ یہ خصوصیت اصل منع سے نہیں بلکہ شدت منع سے ہے۔ جیسا حدیث شریف میں آیا ہے کہ پڑوسی کی بیوی سے زنا مت کر۔ جیسا اس منع میں خصوصیت نہیں پائی جاتی آیت کریمہ میں بھی خصوصیت مسجد کی نہیں بلکہ عام ہے۔ کیونکہ جس طرح ہر ایک غیر منکوحہ خود عورت سے زنا حرام ہے اسی طرح ہمسایہ کی عورت سے بھی حرام ہے مگر شدت کے ساتھ اسی طرح شرک کسی جگہ بھی جائز نہیں۔

دوسری وجہ حیرت کی یہ ہے کہ مولوی انور شاہ صاحب کا یہ فیصلہ قرآن و حدیث کے علاوہ اساطین حنفیہ کے بھی خلاف ہے۔ سرگروہ جماعت دیوبندیہ (جن میں مولانا انور شاہ بھی ہیں) مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی فرماتے ہیں:۔

(اقول) اس کلام (شیئاً للہ) کا پڑھنا کسی وجہ سے جائز نہیں۔

(فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول صفحہ ۳۲)

مولانا عبد الحی لکھنوی مرحوم نے بھی عدم جواز شیئاً للہ کا فتوے مفصل اور مدلل لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو فتاویٰ لکھنویہ جلد اول صفحہ ۲۵۲ طبع اول)

ان جوابات کے بعد جناب مولانا انور شاہ صاحب سے یہ تقسیم حیرت افزا ہے کہ مسجد میں منع ہے اور گھر میں جائز ہے واسئلی۔

عـــہ میں بھی ہمیں اختلاف ہے مگر ہم سردست اس کو ملتوی رکھتے ہیں۔ کیونکہ شرک سے پرہیز کرنا مقدم ہے۔ اللہ اعلم۔

نوٹ جن صاحبوں نے فیصلہ انوری بھیج کر ہم سے جواب طلب کیا ہے ان کو اختیار ہے کہ ہمارا جواب بھی بصورت اشتہار شائع کر دیں۔

اثبات التوحید

یہ کتاب قاضی فضل احمد لدھیانوی کی کتاب "انوار آفتاب صداقت" کا جواب ہے۔ قاضی صاحب نے جماعت اہل حدیث اور جماعت حنفیہ دیوبندیہ کے عقائد شمار کر کے کفر کا فتوے لگایا تھا۔ "اثبات التوحید" میں قریباً بتیس مختلف مسائل پر بحث کر کے قرآن و حدیث کے نصوص قطعیہ کی رو سے قاضی صاحب کے اعتراضات کو توڑ دیا ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت عہ۔ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

رسالہ محمدیہ فرقہ شیعہ کی تردید میں از حضرت محمد الدین (۴۹۳) عبدالرحمن ... قیمت ۳ر (منیجر اہلحدیث)

قادیانی مشن

شیطان مرچکا تھا

مگر ابھی تک رحمانی فوجوں کے ساتھ لڑ رہا ہے

آج کل قادیان میں احمدیہ جماعت پر وہ مصیبت نازل ہے کہ دشمن کو بھی رحم آتا ہے۔ کہاں قادیان دارالامان تھا جس کی بابت کہا جاتا تھا۔ ؎

چہ گوئی با تو گر آئی چہا در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

خدا جانے مولوی سعد اللہ لودھانوی مرحوم کو کشف ہوا یا الہام سے انہیں قادیان کا آیندہ حال معلوم ہوا تھا کہ وہ اس کے جواب میں کہہ گئے ؎

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی
وبا بینی خزاں بینی غرض دارالزیاں بینی

جو لوگ خلیفہ قادیان کے خطبے اور اڈیٹر الفضل کے لیڈر مضامین پڑھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ آج قادیان میں اور اس کے بعد ساری احمدیہ زمین میں جو کچھ (بقول خلیفہ قادیان) ہو رہا ہے۔ وہ مولوی سعد اللہ مرحوم کے شعر کی عملی تفصیل ہے آہ آج (بقول قادیانی پریس) احمدیہ جماعت کی حالت زار اس شعر کی مصداق ہے۔ ؎

سودا نہ کل گھر سے کہیں ڈھونڈھتے تجھے
لڑکے پھرے ہیں پتھروں سے دامن بھرے ہوئے

اس لئے خلیفہ قادیان نہایت قابلیت سے اپنی جماعت کو تسلی دیتا ہوا اپنے باپ کی طرح زمین آسمان کے قلابے ملاتا ہے۔ ۲۴ جون ۱۹۳۵ء کے الفضل میں جو خطبہ خلیفہ کا درج ہوا ہے۔ اس میں احمدیوں اور احراریوں کے مقابلے کو رحمانی اور شیطانی جنگ کہہ کر آخر رحمانی (اپنی) فتح کا یقین دلایا ہے۔ خلیفہ کے اپنے الفاظ یہ ہیں:-

یاد رکھو یہ آخری جنگ ہے جو شیطان اور رحمان کی فوجوں میں ہو رہی ہے اس وقت شیطان مارا جائے گا یا خدا کے فرشتے (احمدی؟) مارے جائیں گے۔ سچائی غالب آئے گی یا جھوٹ غالب آئے گا۔ پس میں کہتا ہوں کہ اگر تم سچائی کے دلدادہ ہو اور اسے دنیا میں قائم کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ہو تو تم اپنے دلوں میں حلف اٹھاؤ کہ چاہے تم پھانسی پر لٹکا دئیے جاؤ تم سچائی (دامن مرزا؟) کو نہیں چھوڑو گے۔

(الفضل ۲۴ جون ۱۹۳۵ء صفحہ ۵)

ہم خلیفہ قادیان کی تقریر کی تحسین کرتے ہیں اور صاف کہتے ہیں کہ محصور فوج کو لڑانا قابل جرنیل ہی کا کام ہے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کی اس مصیبت کے زمانہ میں ڈھارس بندھانا خلیفہ صاحب ہی کا کام ہے۔ مگر ہم تو بڑے میاں کے قدر دانوں میں سے ہیں۔ ان چھوٹے بھیوں کی باتیں ان کے مقابلے میں ہمیں نہیں جچتیں۔ خاصکر جہاں چھوٹے میاں اور بڑے میاں کے بیان میں اختلاف ہو ہم چھوٹے میاں کی طرف دیکھیں ناممکن ہے۔

اختلاف یہ ہے عرصہ ہوا بڑے میاں مرزا صاحب متوفی کہہ گئے ہیں کہ میرے آنے سے شیطان مارا گیا مجھ سے پہلے وہ بھاگا پھرتا رہا لیکن میرے وقت میں وہ قتل ہوگیا۔ مرزا صاحب کے اپنے الفاظ یہ ہیں:-

"شیطان نے آدم کو مارنے کا منصوبہ کیا تھا اور اس کا استیصال چاہا تھا پھر شیطان نے خدا تعالیٰ سے مہلت چاہی اور اس کو دی گئی الی وقت المعلوم بسبب اس مہلت کے کسی نبی نے اس کو قتل نہ کیا اس کے قتل کا ایک ہی وقت مقرر تھا کہ وہ مسیح موعود (مرزا صاحب) کے ہاتھ سے قتل ہو"

(ملفوظات احمدیہ جلد ۲ صفحہ ۱۳۱)

ناظرین! اگر بڑے مرزا صاحب کے زمانہ میں قتل ہوچکا تو اب وہ کہاں سے زندہ ہوکر فوج تیار کرکے رحمانی فوج کے سامنے دندناتا ہوا آگیا ہے۔ کیا کوئی شخص مرنے کے بعد زندہ ہوکر دنیا میں آسکتا ہے؟ نہیں بڑے میاں کہہ گئے ہیں۔

"انہم لا یرجعون"

ہمارے خیال میں خلیفہ صاحب کا احراریوں کو شیطانی فوج اور شیطان کو ان کا قائد (سپہ سالار) کہنا محض ادعا ہے۔ جیسا مرزا صاحب کے انتقال کے بعد ریل کے جاری رہنے پر کسی شاعر نے کہا تھا ؎ مرا دجال لیکن ہے ابھی اس کا گدھا باقی

کیا مسیح موعودؑ و حضرت مہدیؑ آچکے؟

امابعد حضرات! یہ مسئلہ ایک معرکۃ الآراء زمانہ موجودہ میں سمجھا جاتا ہے کیونکہ گروہ مرزا تو موصوف کو مسیح خیال بلکہ یقین کرتے ہیں دوسری جماعت حقہ محمدیہ موصوف کو مسیح نہیں سمجھتے کیونکہ قرآن مجید و فرقان حمید و احادیث نبویہ بھی آنے والے مسیح کو بار بار بالتصریح پیش کر رہے ہیں۔ جو اوصاف مسیح علیہ السلام کے مذکور ہیں وہ ممدوح کے اندر قطعاً نہیں۔ اور سب اوصاف سے قطع نظر کرکے ایک وصف کو ملاحظہ کیجئے۔ مسلم شریف حدیث

"لیدعون الی المال فلا یقبلہ احد"

حضرت مسیح علیہ السلام لوگوں کو مال دینگے کوئی اس کو قبول نہ کریگا اس قدر برکتیں رزق میں ہو جاوینگی کہ ہر ایک غنی بن جاویگا۔ صاحب نصاب

نوید جاوید - عیسائیت کی تردید میں بے نظیر کتاب (۳۲۹) قیمت ۳/ - پتہ :- مینیجر اہلحدیث امرتسر

زکوٰۃ لیکر منادی کریں گے کوئی زکوٰۃ نہیں لیگا۔ یہ نہ سمجھ لینا کہ خود رئیس و جاگیردار ہوگا نہیں سب کا حال ایک جیسا ہوگا۔ کیا آج یہ وصف ہے۔ بقول مرزائیہ مسیح موعود ہوئے اور شیر پنجاب کی دنگو میں کوچ کر گئے۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے اس کا برعکس ثابت ہے وہ یہ کہ لوگ بھوکے پیاسے خاکے مسلمانوں کی تو حالت جب سے مرزا قادیانی ہو۔ ابتر سے ابتر ہوتی گئی۔ مزدوری ملتی نہیں کئی لوگ فاقہ میں موصوف کو گالیاں دیتے ہیں بہت لوگ عیسائی ہوجاتے ہیں۔ کوئی آریہ کوئی سناتنی ہوجاتا ہے کیا ایسے مسیح کی پیشگوئی حدیث میں آئی ہے۔ میں یقین اور وثوق سے کہتا ہوں کہ کوئی مرزائی بھی قادیانی ہو یا لاہوری ان باتوں سے انکار نہیں کرسکتا بلکہ کوئی بھی ادنے سے ادنے عقل رکھنے والے کو گنجائش نہیں ہوسکتی کہ موصوف کو مسیح کہے۔ کیونکہ خود مرزا صاحب مسیحیت سے انکار کرتے ہیں۔ ازالہ اوہام صفحہ ۱۹۹ پر فرماتے ہیں۔

میں مسیح نہیں مثیل مسیح ہوں۔ لفظ مثیل مضاف ہے لفظ مسیح کی طرف جیسا کہ غلام زید میں غلام مضاف ہے زید کی طرف جس کا معنے ہے زید کا غلام لہذا نتیجہ بین ہے کہ مضاف و مضاف الیہ دونوں ایک نہیں ہوسکتے زید اور غلام مثال مذکورہ میں ایک نہیں اسی طرح مثیل اور مسیح ایک نہیں۔ اگر اس سے زیادہ وثوق چاہتے ہو تو پڑھئے کتاب مذکورہ صفحہ ۲۰۰ پر موصوف بڑے کھلے الفاظ میں فرماتے ہیں کہ ممکن ہے بلکہ بالکل ممکن ہے کہ وہ مسیح جو شان و شوکت وجاہ و جلال کے ساتھ مطابق حدیث نبویہ کے آجاوے کیونکہ یہ عاجز غربت وناتوانی و فقیری بباس میں آیا ہے تو پھر علماء کو اشکال ہی کیا ہے ہوسکتا ہے کہ ان کی مراد پوری ہوجاوے اب تو امید ہے کہ دونوں فریقین کی تسلی وتشفی ہوگئی ہوگی۔ اب تو سمجھ گئے ہو کہ مرزا صاحب کہتے ہیں میرے منکر کو کافر نہ کہا جائے کیونکہ کافر تو اس کو کہہ سکتے ہیں جو حضرت مسیح کا منکر ہو

اور میں مسیح نہیں اگر کچھ کسر باقی ہے تو میں خدا کے فضل وکرم سے پوری کرکے چھوڑوں گا۔ ملاحظہ ہو براہین احمدیہ ج ۴۔ موصوف فرماتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام جب دوبارہ دنیا میں نازل ہونگے تو اسلام کو چاروں کونوں تک پہنچا دیں گے۔ بلکہ واللہ متم نورہٖ کا اشارہ بھی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی طرف ہے"۔ آپ کو معلوم ہے یہ کس کتاب کے اندر لکھا ہے یہی وہ کتاب ہے جس پر مہر ثبت شدہ ہے۔ جس کے اندر کوئی غلطی نہیں۔ جو کچھ اس کے اندر مذکور ہے خدا کے زبان سے ہے۔ اب میں بطور خیر خواہی نصیحت کرتا ہوں کہ دنیا کے مال کی پرواہ نہ کرو اللہ والے بن جاؤ۔ لنا علم وللجہال مال کے مطابق اللہ کو راضی کرلو سے

کچھ کرو خوف خدا کیا حشر کو دوگے جواب
کام کس آئے گی یہ دولت کمائی آپ کی

اب رہا مہدی ہونا موصوف کا اس پر بھی ایک حدیث مختصر الفاظ میں پیش کرتا ہوں۔ مہدی علیہ السلام کی وصف ابوداؤد ج ۲ کی حدیث موجود ہے۔ حدیث ملئت الارض عدلا کما ملئت جورا۔ ترجمہ۔ امام علیہ السلام کے وقت تمام روئے زمین عدل سے بھر جاویگی جیسا کہ پہلے ظلم واستبداد سے بھری ہوگی۔ اب غور فرمائیے کہ اس کے مطابق مہدی آچکے ہیں جبکہ ظلم ترقی پر ہے۔ ہر طرف مظلوم رو رہے ہیں۔ خاصکر احرار اسلام کی جماعت وجماعت مرزائیہ دونوں آواز بلند کر رہے ہیں ہر ایک کہتا ہے کہ ہم پر دوسرا گروہ ظلم کر رہا ہے۔ امید ہے کہ موجودہ زمانہ میں جو ظلم بین طور کھلم کھلا ہوتا ہے اس سے مرزائی فریقین انکار نہیں کریں گے۔ نتیجہ یہی ہے کہ جس کی پیشگوئی حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے وہ ابھی نہیں آیا کیونکہ اس کے والد کا نام عبداللہ والدہ کا نام آمنہ بی بی۔ پیدائش بستی قرعہ ملک یمن میں ہوگی۔ مرزا قادیانی کے اندر کوئی بھی وصف موجود نہیں۔ البتہ وہ وصف جو انجیل متی کے باب ۷ کی آیت ۱۵ میں پیشگوئی کی ہے کہ جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو جو تمہارے پاس بھیڑوں کے بھیس میں آئیں گے مگر باطن میں پھاڑنے والے بھیڑیے ہیں ان کے پھلوں سے تم ان کو پہچان لوگے۔ یہ پیشگوئی بالکل صاف الفاظ میں ظاہر کر رہی ہے کہ یسوع کے لباس میں ملبوس ہونے والے اپنے آپ کو مسیح کہلا کر دنیا جمع کرنے والے بے شک موجود ہیں۔ خدا کے لئے زندگی کو غنیمت سمجھو۔ آج ہی مرزائیت سے تائب ہوکر سچے رہبر ہادی کامل کی شفاعت کے چاہنے والوں میں اپنا نام کرلو ورنہ قیامت کو کوئی حامی نہیں ہوگا۔

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً آج کل کے انبیاء سے

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

خادم الاسلام ابوسعید عبدالعزیز جالندھری
مدرس مدرسہ دار الحدیث لودھیانہ۔

الصبر والجہاد

(مرقومہ احمد حسین تاجر آہن تعلقہ آمور ضلع نظام آباد دکن)
(گذشتہ سے پیوستہ)

جہاد کے معنی کسی کام کو طاقت تام و محنت شاق سے انجام دینے کے ہیں اور شرعاً بھی جہاد ان مساعی جمیلہ اور توجہات کاملہ کا نام ہے جو اعدائے ملت کو نارواظلموں جگر سوز ستموں سے باز رکھنے میں کی جائیں ہیں تاکہ مخلوق خدا کو امن بسیط، آسائش تام، رفاہیت کامل نصیب ہو اور دنیا کی سٹیج پر تحفظ حقوق کے اعلام بلند ہوجائیں۔ بجز اس کے اسلامی جہاد سے تنعم و ترفہ، عزت وشان، آسودگی و آرمیدگی ہرگز ہرگز مقصود نہیں اور نہ اسلام اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ محض حصول حکومت تحصیل زر کی خاطر فتنہ فساد مچا کر تیغ زنی کرو بلکہ پرزور الفاظ میں الٹی میٹم دیتا ہے کہ

واللہ لا یحب الفساد۔ اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔ لا اکراہ فی الدین۔ دین کا مول

خاتم الانبیاء۔ آنحضرت صلعم کی سوانح عمری (۴۹۵) قیمت ۱۰؍ پتہ۔ دفتر اہلحدیث

ahmadimuslim.de

میں زبردستی نہیں۔ غرضیکہ جابرانہ دینی اشاعت اور فتنہ فساد کی مدافعت میں بے شمار احکام موجود ہیں۔ لیکن جب کسی قوم کا ظلم حد سے تجاوز کر جائے اور لوگوں کے حقوق تلف ہوتے ہوں تو اُس وقت اسلام حکم دیتا ہے کہ اے مسلمانو! تم بھی ایسے ظالموں کے انسداد اور سرکشوں کی سرکوبی میں جان ومال سے جہاد کرو تاکہ دنیا میں امن وسکون کا قیام ہو جائے۔ پس اس کے سوا جہاد اسلامی کا کوئی اور منشا نہیں۔ اس ایک جہاد اسلامی کی بدولت انسان مندرجہ ذیل صفات سے متصف ہوتا ہے۔

ہمدردی، سخاوت، شجاعت، اطاعت، صبر،

(الف) ہمدردی کے معنے ایک دوسرے کے رنج والم میں بلا غرض شریک ہونے اور اس کی تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے کے ہیں۔ برخلاف اس کے غرض شرکت کو ہمدردی نہیں بلکہ مجبوری کہیں گے۔ نتائج ہمدردی میں مندرجہ ذیل امور داخل ہیں۔

اخلاص۔ صدق۔ محبت، فیاضی،

واضح ہو کہ ایسی اعلیٰ صفت ہمدردی عامہ کا جس پر بقائے قومی وملکی کا انحصار ہو۔ خوگر بنانے والا جہاد ہے۔ چونکہ جہاد انہی کوششوں ہمدردیوں، غمخواریوں، جانفشانیوں، عزیزیوں کا نام ہے جو مظلوموں کی مدد، آفت زدوں کی اعانت میں، مفسد متکبر، جابر، ظالموں کے مقابلہ میں بلا کسی ذاتی مفاد کے خالصتہً للہ کی جاتی ہیں۔ بایں وجہ ہمدردی کا مورث اعلیٰ جہاد ہے۔

(ب) سخاوت کے معنی سخی ہونا، بخشش کرنا۔ اصطلاح میں سخی اس کو کہتے ہیں جو اپنی جان ومال کو رضا جوئی اللہ واعانت خلق اللہ میں برضاؤ رغبت قربان کرتا ہے۔ جس کے باعث بخل و تنگدلی جیسی قبائح ورذائل معدوم ہو جاتی ہیں فیاضی، دریا دلی، ہمدردی جیسی اعلیٰ صفات پیدا ہو جاتی ہیں۔ سخاوت کو جہاد سے ایک زبردست تعلق ہے چونکہ تیاری جہاد میں جانی قربانی سے قبل فراہمی اسباب جنگ وآلات حرب میں مالی قربانی کے جوہر دکھانے پڑتے ہیں۔ پھر بعد ازاں عیش ونشاط، چین وآرام، کو طاق نسیاں کے حوالے کر دیکر جان جیسی عزیز چیز دشمن کے مقابلہ میں قربان کرنی پڑتی ہے۔ کیا اس سے بھی بڑھ کر اور کوئی سخاوت ہو سکتی ہے؟ ہرگز ہرگز نہیں۔ ان ہر دو فطرت کے مرغوب دنیا کے محبوب چیزوں کا بخوشی قربان کرنا ہی رخ سخاوت پر چار چاند لگاتا ہے۔ جس کے اہل مجاہد ہی ہوتے ہیں۔

(ج) **شجاعت کی تعریف و توصیف** اختصاراً ہم صبر کے تحت بیان کر چکے ہیں۔ لیکن یہاں صرف یہ بتلانا منظور ہے کہ جہاد کو شجاعت سے کیا تعلق ہے سو واضح ہو کہ جہاد کا سنگ بنیاد ہی شجاعت ہے چونکہ میدان جنگ میں تیروں کی بوچھاڑ گولیوں کی بھرمار کے مقابلہ میں سینہ سپر کئے ہوئے اپنے تشنہ لبوں کو خون اعداء سے سیراب کرتے ہوئے کٹنے اور کاٹنے کو معمولی چیز سمجھنے والے شجاع ہی ہوتے ہیں۔ برخلاف ان کے ایک بزدل و ڈرپوک کبھی جہاد جیسی سنگین سل سے سر ٹکرانے کو تیار نہیں ہوتا۔ پس ثابت ہوا کہ جہاد کی پونجی شجاعت اور شجاعت کا سرمایہ جہاد ہے۔

(د) **اطاعت** کے معنی حکم ماننا فرمان برداری وغیرہ کے ہیں۔ انسان کی ذاتی عزت وقومی ترقی کا راز اسی کی تہہ میں مضمر ہے اور یہ صفت اطاعت بھی جہاد ہی کے ذخیروں سے نصیب ہوتی ہے۔ چونکہ جہاد میں ہر مجاہد کو اپنے افسر اعلیٰ کی اطاعت کرنی فرض ہے۔ ایام امن کی اطاعت سے میدان جنگ کی اطاعت سخت دشوار ہے کیونکہ ہر مجاہد کو باوجود سینکڑوں مصائب کا شکار ہونے کے بعد بھی باگ اطاعت کو پکڑے رہنا پڑتا ہے۔ جس کی وجہ وہ اطاعت کا ایسا عادی ہو جاتا ہے کہ پھر تازیست کبھی نافرمانی کا شکار نہیں بن سکتا بایں وجوہ اطاعت کا استاد جہاد ہے۔

(س) صبر۔ جہاد کا ایک جزو اعظم ہے۔ چونکہ ایک مجاہد کو میدان حرب میں سینکڑوں صبر کے جوہر استقامت کے کرشمے دکھانے پڑتے ہیں۔ مثلاً عزیزوں اور ساتھیوں کی شہیدی پر صبر، رسد کی کمی، فاقوں کی آفت پر صبر، تیروں کی بوچھاڑ نیزوں کے وار پر صبر، مقابل کی زخم کاریوں اور ایذارسانیوں پر صبر، غرضیکہ جہاد کے موقع پر جن سنگین مصائب شدید صعوبتوں اور بے شمار آفتوں کا جھیلنا پڑتا ہے۔ وہ مزید تعارف کا محتاج نہیں۔ پس اندریں صورت نہایت عزم واستقلال، ضبط وتحمل سے میدان کارزار میں کام آنے والے اہل صبر ہی ہوتے ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ منصب صبر کو شرف بلندی سے ممتاز کرنے والی کوئی چیز ہے تو وہ جہاد ہی ہے

ناظرین! مرقومہ توضیحات وتشریحات سے روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ صبر اس جہاد اور اُن کوششوں کا نام ہے جو نفس کو تدابیر فاسدہ، مکائید کاسدہ سے متنفر اور پرہیز محارم، ترک معصیت کا عادی بنانے میں کی جاتی ہیں۔ تاکہ انسان ظاہراً وباطناً نیکی وپاکیزگی کا سرچشمہ، آداب واخلاق کا مجسمہ نمونہ بن کر حقیقی معنوں میں انسان کہلوائے اور صوفیائے کرام بھی اسکو جہاد اکبر فرماتے ہیں۔

جہاد ان کوششوں اور جانفشانیوں کا نام ہے جو مفسدوں اور سرکشوں کو ظلم وتعدی سے باز رکھنے میں کی جاتی ہیں تاکہ خدا کے بندوں کو امن وامان نصیب ہو۔ پس نتیجہ صاف ہے کہ ذاتی استوار کی جد وجہد کا نام صبر ہے۔ اور قومی اصلاحی کوششوں کا نام جہاد ہے۔ بہرکیف ہر دو احکام کا منشاء واحد ہے۔

حیات طیبہ۔ مولانا اسماعیل شہید دہلویؒ کی سوانح حیات۔ سکھوں کے ساتھ مذہبی لڑائیوں کا حال، اور آپ کے کارہائے نمایاں درج ہیں۔ قیمت ۱۲؍ ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب۔ مصنفہ جناب مولانا اشرف علی تھانوی۔ قیمت (۱۹۹) (بخرچ ناظم رسالہ)

ویدوں کے مصنف

(از قلم پنڈت آتما نند جی ست دہرم منڈل بٹالہ ضلع گورداسپور)

(گذشتہ سے پیوستہ)

مہاشہ جی! آپ کس خواب غفلت میں سوئے پڑے ہیں۔ آپ نے کیا مرزا غلام احمد صاحب سمجھ رکھا ہے کہ جو چاہا منوا لیا۔ حتیٰ کہ مرنے سے دو چار روز قبل پیغام صلح صفحہ ۱۱ و ۱۲ پر لکھ گئے کہ:۔

"اسی بنا پر ہم (مرزا غلام احمد صاحب و مرزائی لوگ) وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں ××× تاہم خدا کی تعلیم کے موافق ہمارا **پختہ اعتقاد** (راسخ ایمان) ہے کہ وید انسان کا افترا نہیں ہے ××× اور پھر جبکہ ہم باوجود ان تمام مشکلات کے خدا سے ڈر کر وید کو خدا کا کلام جانتے ہیں اور جو کچھ اس کی تعلیم میں غلطیاں ہیں وہ وید کے بھاشکاروں (مترجموں) کی غلطیاں سمجھتے ہیں۔" (بلفظہٖ ملخصاً)

حضرت یہاں واقف حال سے پالا پڑا ہے۔ میں بھی خدا سے ڈر کر غور سے نہیں لیکن شرک کو مٹانے کی خاطر کہتا ہوں کہ مہاشہ جی تو کیا ہیں بشرط امکان مہرشی سوامی دیانند جی مہاراج بھی دوبارہ جنم لے کر آ جائیں تو میرے سامنے ہرگز ہرگز ویدوں کو ایشوری گیان کبھی ثابت نہیں کر سکتے۔ بھلا لالہ صاحبان کس گنتی میں ہیں۔ ہمت ہے تو میری لاجواب تصنیف "وید ارتھ پرکاش" کا جواب تو دیکر پبلک میں ندھی سبھائیں دکھلائیں۔ جس میں ویدوں اور ویدک دھرم کی حقیقت دکھائی گئی ہے۔

مہاشہ وشوناتھ جی مزید پوچھتے ہیں کہ:۔

"کیا ویدوں کے ساکشات کرنے والے اگنی۔ وایو وغیرہ جڑ پدارتھ (غیر ذی روح عناصر) ہیں؟ کیا اگنی وغیرہ کو کسی شاستر کار نے جڑ پدارتھ مانا ہے؟"

پنڈت جی! یہاں اگنی۔ وایو۔ آدتیہ آگ۔ ہوا۔ سورج وغیرہ عناصر کے نام ہیں نہ کہ سوامی دیانند جی مہاراج کے مفروضہ تپتی رشی۔ چنانچہ گوپتھ براہمن ۱-۶ میں بھی لکھا ہے کہ:۔

"त्रीन देवान् निराममतागिनं वायु मादित्यमिति ।
स खलु पृथिव्या एवाग्निं निरमिमतान्तरिक्षाद् वायु-न्दिव आदित्यम्"

ترجمہ۔ اُس نے تین دیوتاؤں کو بنایا اگنی (آگ) ہوا اور آدتیہ (سورج) کو۔ اُس نے تحقیق زمین سے آگ کو۔ طبقہ وسطی سے ہوا کو اور طبقہ علوی سے سورج کو بنایا۔

گوپتھ براہمن ۱-۲۹ میں بھی لکھا ہے کہ:۔

"किं देवतमित्यृचामग्नि दैवतन्त-दैव ज्योति गायत्रं छन्दः पृथिवी स्थानम्…… यजुषां वायु दैवतं …… अन्तरिक्षं स्थानम् …… सामादित्यो देवतं …… द्यौ स्थानम्"

ترجمہ۔ دیوتا کیا ہے؟ رگوید کی آگ دیوتا ہے وہی جلال ہے گایتری چھند ہے زمین ٹھیرنے کی جگہ ہے۔ یجروید کی ہوا دیوتا ہے۔ طبقہ وسطیٰ جائے قیام ہے۔ سام کا سورج دیوتا ہے۔ طبقہ علوی جائے قیام ہے۔

اتھروید میں بھی لکھا ہے کہ:۔

"यस्मिन् भूमिरन्तरिक्षं द्यौ र्यस्मिन्नध्याहिता । यत्राग्नि-श्चन्द्रमाः सूर्यो वातस्तिष्ठन्त्यार्पिताः स्कम्भं तं"

جس زمین۔ طبقہ وسطی۔ طبقہ علوی میں آگ۔ چاند۔ سورج اور ہوا ٹھیری ہوئی ہیں۔

یہی بات شت پتھ براہمن ۱۱-۵-۸-۱ تا ۳ نیز ایترے براہمن پنچکا ۵ کھنڈ ۳۲ ادھیائے ۵ میں بھی لکھی ہے کہ اگنی۔ وایو آدتیہ آگ۔ ہوا۔ سورج وغیرہ اشیاء کا نام ہے۔

چھاندوگیہ اُپنشد ۴-۱۷-۱ میں بھی یہی لکھا ہے کہ:۔

"अग्निं पृथिव्याः वायुमन्तरिक्षात आदित्यंदिवः"

یعنی آگ کو زمین سے ہوا کو انترکش سے اور سورج کو طبقہ علوی سے پیدا کیا۔

رگوید میں بھی لکھا ہے کہ

"सूर्यो नो दिवस्पातु वातो अन्तरिक्षात् । अग्नि नः पार्थिवेभ्यः"

ترجمہ۔ سورج طبقہ علوی سے، ہوا طبقہ وسطی سے اور آگ زمین میں سے ہماری حفاظت کریں۔

شت پتھ براہمن ۱۱-۲-۳-۱ میں بھی لکھا ہے کہ:۔

"अस्मिन्नेव लोकेऽग्निं वायुमन्तरिक्षे दिव्येव सूर्यं"

اس زمین میں آگ کو۔ ہوا کو طبقہ وسطی میں اور دیولوک (طبقہ علوی) میں سورج کو (قائم کیا)

نرکت ۷-۲ میں بھی لکھا ہے کہ:۔

"अग्निः पृथिवी स्थानो वायुर्वे-न्द्रो वाऽन्तरिक्ष स्थानः सूर्यो द्युस्थानः"

اگنی (آگ) زمین میں رہتی ہے۔ وایو (ہوا) اور اندر انترکش (طبقہ وسطیٰ) میں اور سورج طبقہ علوی میں رہتا ہے۔

یجروید ادھیائے ۱۴ منتر ۲۰ میں بھی لکھا ہے کہ:۔

"अग्नि देवता वातो देवता सूर्यो देवता"

ترجمہ۔ آگ دیوتا ہے۔ ہوا دیوتا ہے۔ سورج دیوتا ہے۔ وایو سے مراد ہوا ہے اسی لئے کہیں وایو اور کہیں وات لکھا ہے۔ اسی طرح آدتیہ سے مراد اور معنی سورج ہے اسی لئے کہیں آدتیہ کہیں سورج کہیں روی لکھا ہے جن سب لفظوں کے معنی سورج

کے ہیں بخوف طوالت مزید ثبوت نہیں دینا چاہتا۔ اب ذرا مہاشہ جی بھی بتلائیں کہ کہاں لکھا ہے کہ سورج یا آدتیہ اگنی۔ وایو انسان تھے؟ کسی کتاب کا حوالہ تو لکھیں۔ آخیر پر پنڈت وشوناتھ جی ایم۔ اے لکھتے ہیں کہ:۔

"ویدوں میں ہر ایک منتر کا جو رشی ہے اُس کا مطلب تو یہ ہے کہ اُس رشی نے سب سے پہلے اس وید منتر کا پرچار کیا.... کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ رشی اُس منتر کا پرچار کرتے کرتے ایسا مگدھ (بے خود) ہو جاتا ہے کہ اُس منتر میں بہتے گئے کسی شبد کو اپنا نام چُن لیتا ہے۔"

پنڈت وشوناتھ جی مہاراج! رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۱۰۸ کی رشی سرما نامی کُتیا۔ کُتی ہوئی ہے چنانچہ گورو کل مہاودیالیہ جوالا پور کے پرنسپل آریہ سماجی پنڈت نردیو شاستری وید تیرتھ اپنی تصنیف رگوید آلوچن صلا پر اس کے متعلق لکھتے ہیں کہ:۔

"اس سوکت میں.... دوسری۔ چوتھی۔ چھٹی آدی رچائیں (منتر) سرما کے واکیہ (کلام) ہیں..... سرما دیوشنی دیوتاؤں کی کُتیا کوئی دویہ گنوں (اعلیٰ صفات) والی سُنشکشت (ڈی۔ اے۔ وی کالج کی ایم۔ اے پاس اور گوروکل کی ودیا النکار پاس) کُتیا تھی۔"

(بلفظہٖ)

گویا پنڈت نردیو شاستری کی رائے میں رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۱۰۸ کے منتر ۲۔ ۴۔ ۶ وغیرہ کُتیا کے کلام ہیں نہ کہ ایشور کے۔ رگوید ۱۰۔ ۱۴ کے دیوتے بھی سرما کُتیا کے دو کتورے لکھے ہیں۔

اسی طرح رگوید ۸۔ ۶۷۔ ۵ کی رشی جال میں پھنسی ہوئی مچھلیاں لکھی ہیں۔ چنانچہ ویدانگ نرکت ۶۔ ۶۔ ۲ میں لکھا ہے:۔

"इसि मत्स्यामा जालमापन्नाना- मेतदार्षं वेदयन्ते। मत्स्या मधौ उदके स्यन्दन्ते मादन्तेऽन्यो ऽन्यं भक्षणायिति वा"

ترجمہ۔ آریہ سماجی پنڈت راجا رام صاحب شاستری پروفیسر ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور۔

"جال میں پڑے ہوئے متسیوں (مچھلیوں) کا یہ آرش (رشی وچن۔ کلام) بتلاتے ہیں۔ متسیہ (مچھلیاں) جل میں چلتے ہیں اتھوا ایک دوسرے کو بھکشن (کھا جانے) کے لئے پرسن ہوتے ہیں۔" (بلفظہٖ)

آریہ سماجی پروفیسر چندرمنی مترجم نرکت بھی صفحہ ۲۸۳ پر لکھتے ہیں کہ:۔

"یہ وید وچن (منتر) مچھیارے کے جال میں پھنسی ہوئی مچھلیوں کی اُکتی (کلام) ہے ایسا وید گیہ بتلاتے ہیں۔" (بلفظہٖ)

نرکت پر آج دن تک صرف دو ہی آریہ سماجیوں نے ترجمہ کیا ہے۔ یہ تسلیم کیا ہے کہ یہ شوکت ماچھی کے جال میں پھنسی ہوئی مچھلیوں کا کلام ہے نہ کہ خدا کا۔ اگر مہاشہ جی کی بات مان لی جاوے تو کیا اس شوکت کے رشی جال میں پھنسے ہوئے تھے یا کیا وہ پانی میں رہا کرتے تھے یا کیا وہ ایک دوسرے کو کھا جایا کرتے تھے؟

نہیں مہاشہ جی یہ شوکت خدا کا کلام یا تصنیف نہیں ہے بلکہ بھگوان مچھ اوتار کا کلام ہیں جو جال میں پھنسے ہوئے تھے۔ اور اگر بفرض محال پانی میں رہنے والے اور مچھیارے کے جال میں پھنسے ہوئے رشیوں کا ہی کلام سمجھا جاوے تو بھی بقول ویدانگ نرکت وید رشیوں کا کلام اور تصنیف ثابت ہوئے نہ کہ خدا کا کلام۔ اسی طرح رگوید ۳۔ ۳۳ سوکت کے مہرشی ستلج اور بیاس نامی پنجاب کے دو دریا لکھے ہیں جو منتر ۶ میں یوں کہتے ہیں کہ:۔

"جس کی بھجا (بھجا کے ایک دیش ہاتھ) میں بجر ہے اُس اندر نے ہمیں کھودا ہے اُس نے جلوں کے گھیرنے والے ورتر کو مار گرایا۔ وہی سُندر ہاتھوں والا ہمارا پریرک دیو (ہمیں سمندر کی اور۔ طرف) لے جا رہا ہے اُس کی پریرنا سے ہم پھیلی ہوئی جاتی ہیں۔" (ترجمہ راجا رام صاحب شاستری بلفظہٖ)

کیا رشیوں کو اندر نے کھودا تھا اور رشی بہتے ہوئے سمندر کی طرف جا رہے تھے؟ بفرض محال اگر یہ رشیوں کا کلام ہے تو بھی وید انسانوں کی تصنیف ثابت ہوئے نہ کہ خدا کا کلام اور اگر ستلج اور بیاس دریاؤں کا کلام ہے جیسا کہ ویدانگ نرکت ۲۔ ۲۵ میں لکھا ہے کہ "नद्यः प्रत्यूचुः"

یعنی دریاؤں نے (وشوامتر) کو جواب دیا اور رشیوں نے اپنے نام اس سوکت کے الفاظ ستلج بیاس سے رکھ لئے تو بتلائیے کہ بے جان دریاؤں نے کس طرح وید منتر بنا لئے اور رشی وشوامتر کو کس طرح نمستے کہہ کر جواب دیا اور اُس کی درخواست کو سُن لیا؟ میں یہاں اپنے بزرگ دوست پنڈت راجا رام صاحب شاستری کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ آپ نے ۴۔ جنوری ۱۹۳۵ء کے روز لالچند لائبریری ڈی۔ اے۔ وی۔ کالج لاہور میں صاف تسلیم کر لیا کہ وید شاعروں کے تخیلات ہیں نہ کہ خدا کا کلام یا گیان اور یہ بھی کہ ویدوں میں اتہاس یعنی تواریخ انسانی پائی جاتی ہے اور تھوڑی سی عمدہ تعلیم کے ساتھ سا تھ منوں گند مند بھرا پڑا ہے۔

ایتریے اُپنشد ۴۔ ۵ میں رگوید ۴۔ ۲۶۔ ۱ کو صاف لفظوں میں "वामदेव एवमुवाच" وامدیو رشی کا کلام لکھا اور مانا ہے۔

اسی طرح برہدارنیک اپنشد ۱۔ ۴۔ ۱۰ نیز ویدانت درشن ۱۔ ۱۔ ۳۰ میں رگوید ۴۔ ۲۶۔ ۱ اور ۳ کو صریحاً "ऋषि र्वामदेवः प्रतिपेदे" وامدیو رشی کا قول لکھا ہے۔ اتنے زبردست ثبوتوں سے بھی اگر ملازمت کے خوف سے مہاشہ وشوناتھ جی نہیں سمجھتے تو سہ پھر ان سے خدا سمجھے۔

ویدوں کے انسانی تصانیف اور ویدک تہذیب کو جاننے والے اصحاب میری تصنیف "وید ارتھ پرکاش" ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ قیمت حصہ اول صرف ڈیڑھ روپیہ مع محصول ڈاک۔ ملنے کا پتہ:۔ آتما نند ست دہرم منڈل۔ کرہ آتما سنگھ۔ بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب) (باقی آئندہ)

ترکان احرار۔ مرکز قوم کے بچہ رادہ و خانوادہ (۴۹۸) بخاری ... (رقم)

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۱۰)

گذشتہ ہفتوں سے غیر اللہ کے واسطے نذر و نیاز اور سجدہ و قیام وغیرہ کی بحث ہو رہی ہے۔ آج ناظرین آگے پڑھیں۔

مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ تفسیر فتح العزیز ج ۱ صفحہ میں فرماتے ہیں:-

"بارواح انبیاء و اولیاء و عباد و زاہدین و احبار و علماء را بے ملاحظ علاقہ بندگی خدا محبوبیت او بالاستقلال در محبت برابر خدا مے سازند و نذر و قرابین بنام آنہا مے دہند و احکام ایشاں را بے تامل در ماخذ آنہا برابر وحی ناطق الہٰی مے شمارند بلکہ بعضے از ایشاں باصور و ہیاکل و قبور و معابد و مساکن و مجالس آنہا افعالے کہ در مسجد و کعبہ برائے خدا باید کرد بعمل مے آرند مانند سر بر زمین نہادن و گرداگرد گشتن و دست بستہ بصورت استقبال قبلہ در نماز استادن حالانکہ ایں محبت ایشاں مقتضائے ایمان بخدا و برائے خدا نیست تا نزد خدا مفید افتد و رضامندی او بکار آید زیرا کہ ایں محبت از حد محبت مخلوق در گذاشتہ است و در ایمان لازم است کہ در محبت مخلوق و خالق فرق کردہ شود انتہی"

یعنی ساتھ ارواح انبیاء اور اولیاء اور عابدین اور زاہدین اور علماء کو بلا ملاحظ علاقہ بندگی خدا کے ان کی محبوبیت بالاستقلال خدا کی محبت کے برابر کرتے ہیں اور نذریں و قربانیاں ان کے نام کی کرتے ہیں اور ان کے احکام کو بے تامل وحی الہٰی کے برابر شمار کرتے ہیں بلکہ بعض ان میں سے صورتوں اور شکلوں کے ساتھ اور قبروں اور معابد و مساکن کے ساتھ وہ افعال کرتے ہیں جو خدا کے لئے مسجد اور خانہ کعبہ میں کرنے چاہئیں جس طرح زمین پر سر رکھنا اور گرداگرد پھرنا اور دست بستہ بصورت استقبال قبلہ نماز میں کھڑا ہونا حالانکہ یہ محبت ان کی مقتضائے ایمان بخدا خدا کے واسطے نہیں ہے تاکہ خدا کے نزدیک مفید ہو اور اس کی رضامندی میں کام آوے اس واسطے کہ یہ محبت حد محبت مخلوق سے گذر گئی اور ایمان میں لازم ہے کہ محبت مخلوق اور خالق میں فرق کیا جاوے۔ انتہی"

اور حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ مکتوب ج ۳ صفحہ ۶ میں فرماتے ہیں:-

"ہرچند در ہیچ عبادت شرکت او تعالےٰ جائز نیست اما تخصیص صوم برائے اہتمام ایں عبادت و تاکید نفی شریک و آں عبادت کردنست"

یعنی ہرچند کہ کسی عبادت میں شرکت حق تعالےٰ کے ساتھ جائز نہیں ہے لیکن تخصیص روزہ کی واسطے اہتمام اس عبادت کی غرض سے ہے اور تاکید نفی شریک کی اس عبادت کے لئے کرنا ہے"

پس صاحب تقویۃ الایمان مولانا شہید مرحوم کا کلام صریح آیات و احادیث مع تائیدات ائمہ علماء کرام کے واضح ہوا کہ بلا ریب جہلاء مسلمانان قبر پرستوں کے اعمال شرک میں داخل ہیں جن کی حمائت بطمع دنیوی مولوی نعیم الدین کو دامنگیر ہے۔ مزید تشریحات و تحقیقات قیام دست بستہ اور سجدہ و قعدہ اور طواف کی مولوی نعیم الدین کے صفحہ ۱۰ کی بحث میں مفصل گزر چکی ہے۔ ناظرین اہل انصاف ملاحظہ فرمالیں۔

قولہ صفحہ ۱۵۳ لغایت ۱۵۴۔

"صاحب تقویۃ الایمان سجدہ کو مطلقاً شرک کہتا ہے اور ستم اس نے یہ کیا ہے کہ شرک مان کر پچھلی شریعتوں میں اس کے ثبوت کا قائل ہوا گویا اس کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے شرک کا حکم دیا اور انبیاء نے شرک کیا معاذ اللہ۔ اس کا یہ ملعون کفر تقویۃ الایمان کے صفحہ ۱۰ میں ملاحظہ کیجئے۔ جو کوئی یہ بات کہے کہ اگلے دینوں میں کسی مخلوق کو بھی سجدہ کرتے تھے جیسے فرشتوں نے حضرت آدم کو کیا اور حضرت یعقوب نے حضرت یوسف کو ہم بھی اگر کسی بزرگ کو کریں تو کچھ مضائقہ نہیں سو یہ بات غلط ہے آدم کے وقت کے لوگ اپنی بہنوں سے نکاح کر لیتے تھے چاہیئے یہ لوگ ایسی ایسی حجتیں لانے والے اپنی بہنوں سے نکاح کر لیں"

طرز گفتگو تو دیکھئے کتنا شریفانہ ہے خیر یہ تو ان کی تہذیب ہے۔ میں کہتا ہوں ہماری شریعتوں میں جائز نہ ہونا اور بات ہے۔ یقیناً ملائکہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو یہی سمجھ کر سجدہ کیا تھا کہ ہماری اس طرح کی تعظیم سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے تو اسمٰعیل کے حکم سے یہ ان کا شرک ہوا معاذ اللہ اللہ تعالیٰ نے شرک کا حکم دیا۔ لعنت ہے اس عقیدہ ناپاک پر یہ ہے اسمٰعیلی شرک کی حقیقت جسکی دنیا بھر نے پکار مچا رکھی ہے۔ اسمٰعیل صاحب نے اسی سلسلہ شرکیات میں کسی کے نام پر مال خرچ کرنا اور کسی کے نام کا روزہ رکھنا بھی شمار کیا ہے۔ دنیا میں ایسا کوئی مسلمان نہیں جو انفاق یا روزے سے غیر خدا کی عبادت کا قصد کرتا ہو البتہ اموات کے ایصال ثواب کے لئے مال بھی خرچ کرتے ہیں روزہ بھی رکھتے ہیں اور اس میں ان اموات کے نام بھی لیتے ہیں جیسے گیارھویں اور شاہ عبد الحق صاحب کا توشہ۔ ان بزرگوں کے نام لینے سے یہ مقصود ہے کہ اس عمل خیر کا ثواب ان کی ارواح کو پہنچایا جائے۔ حدیث سے ثابت ہے انہیں اسمٰعیل صاحب کی صراط مستقیم کے حوالہ سے صفحہ ۹ میں نقل ہو چکیں۔ پھر اسی کو شرک بتانا خود اپنے اوپر شرک کا حکم کرنا ہے۔ اس کے بعد تقویۃ الایمان میں کسی کے گمراہی کی طرف دور دور

تفسیر القرآن [illegible] (۴۹۹) [illegible]

سے قصد کر کے سفر کرنا شرک بتایا ہے شرک کے یہ تمام احکام امام الوہابیہ کے طبع زاد ہیں۔ شریعت نے ان میں کسی کو شرک نہ فرمایا۔ اب مرید پیر کے گھر جائے تو مشرک، طالب علم استاد کے مکان پر جائے تو مشرک۔ محدثین نے تو ایک ایک حدیث کے لئے اپنے اساتذہ کے مکانوں کی طرف بڑے بڑے سفر کئے ہیں خود صحابہ نے ایسے سفر فرمائے ہیں۔ اس بیدین کے شرک سے کوئی نہ بچیگا۔ دنیوی ضرورتوں کے لئے احباب سے ملنے اعزہ و اقارب کی زیارت کرنے شادیوں میں شریک ہونے تعزیت کرنے کے لئے لوگ رات دن دور دور کے سفر کرتے ہیں شریعت نے یہ سب سفر جائز فرمائے مگر تقویۃ الایمان کے حکم سے ساری دنیا مشرک تمام سفر شرک۔ نجدی کا بیٹا تو لندن ہو آیا نصاریٰ کے گھر کے قصد سے اس نے سفر کیا یہ کتنا ڈبل شرک ہوا۔ ملخصاً بلفظہ۔

اقول۔ سجدہ آدم علیہ السلام کی بحث و تحقیق کما حقہ مولوی نعیم الدین کے ص۱۰۹ کی بحث میں مفصل مدلل گذر چکی۔ درحقیقت سجدہ آدم کو نہ تھا بلکہ آدم کو قبلہ قرار دیکر حق تعالیٰ کو سجدہ تھا چنانچہ مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی تفسیر فتح العزیز ج ۱ ص۱۶۲ میں فرماتے ہیں :-

"یعنی سجدہ کنید بسوئے آدم ع م بایں طریق کہ اورا قبلہ سجود گردانید تا دلیل باشد بر اطاعت شما احکام مارا"

"یعنی سجدہ کرو آدم علیہ السلام کی طرف اس طریق سے کہ ان کو قبلۂ سجود گردانو تا دلیل تمہاری اطاعت پر ہمارے احکام کی ہووے"

نیز مولوی نعیم الدین کے مستند اعلیٰ مولوی صاحب بریلوی کے ملفوظات حصہ چہارم حسینی پریس بریلی ۱۳۳۸ھ کے ص۳۴ میں مرقوم ہے :-

"آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام قبلہ تھے جیسے کعبہ قبلہ ہے اور سجدہ اللہ کو"

اور خود مولوی نعیم الدین نے ص۱۰۲ میں بحوالہ حدیث معاذ رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے کہ

"یہود و نصاریٰ اپنے عالموں بزرگوں کو جو سجدہ کرتے تھے اور اس کو انبیاء علیہم السلام کی تحیۃ جانتے تھے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہوں نے اپنے انبیاء پر جھوٹ بولا"

نیز مولوی نعیم الدین نے ص۱۰۳ کے حاشیہ پر تفسیر فتح العزیز سے سنداً لکھا کہ

"تکریم و تحیۃ کے طور پر مانند سلام اور جھکنے کے تھا"

اور مولوی نعیم الدین نے اپنے رسالہ فیضان رحمت ص۵۹ میں لکھا کہ

"اگر کسی فعل کو کوئی مسلمان کرے اور وہ فعل شارع نے کفار کے ساتھ مختص اور اس کو کفر اور شرک کی علامت قرار دیا ہو جیسے زنار یعنی جنیو پہننا اور بت کو سجدہ کرنا تو مسلمان بالاختیار ایسے فعل کرنے سے اسلام سے خارج ہوتا ہے اگرچہ احکام شرع مانے اور ان پر عمل بھی کرے چنانچہ شرح عقائد نسفی میں موجود ہے انتہی"

پس جبکہ خود مولوی نعیم الدین بحکم دروغ گو را حافظہ نباشد سجدہ بغیر اللہ کو مسلمانوں کے حق میں باوجود احکام شرع ماننے اور اس پر عمل کرنے کے اسلام سے خارج کر چکے تو پھر کیا آنا کافی ہے ۔ مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

کیا مولوی نعیم الدین کے نزدیک سجدہ صنم یعنی مورت اور سجدہ وثن یعنی بے مورت قبر وغیرہ میں کوئی فرق ہے جو سجدہ آدم پر قیاس باطل کر کے قبروں پہ سجدہ کا حکم نکالا جاتا ہے جس کی نسبت شاہ عبد العزیز صاحب تفسیر فتح العزیز ص۲۱۶ میں فرماتے ہیں :-

"پس ایں استدلال صحیح نیست۔ و از ہمیں جا معلوم شد کہ سجود بغیر اللہ را علامت کفر ساختہ اند" یعنی پس یہ استدلال صحیح نہیں ہے۔ اور اسی مقام سے معلوم ہوا کہ سجدہ بغیر اللہ کو علامت کفر قرار دیگئی ہے"

اسی وجہ سے مولانا شہید مرحوم نے نعیم الدین جیسے مجتی الامتی کے قیاس باطل پر کہ جیسے فرشتوں نے حضرت آدم کو کیا تو ہم بھی اگر کسی بزرگ کو کرلیں تو کچھ مضائقہ نہیں۔ جواب دیا کہ یہ بات غلط ہے آدم کے وقت کے لوگ اپنی بہنوں سے نکاح کر لیتے تھے ایسی حجتیں لانے والے اپنی بہنوں سے نکاح کر لیں۔

درحقیقت نہایت موزوں الزامی جواب ہے کیا بہنوں کے ساتھ شریعت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم میں نکاح کو حلال جاننا کفر نہ ہوگا۔ حضرت آدم علیہ السلام کی طرف سجدہ کا حکم خوشنودی باریتعالےٰ تھا اس شریعت میں باعث غضب اور شرک و کفر ہے مولوی نعیم الدین کی طرز گفتگو تو دیکھئے کتنی جاہلانہ ہے کہ ہماری شریعتوں میں جائز نہ ہونا اور بات ہے۔ معلوم ہوا مولوی نعیم الدین کی کئی شریعتیں ہیں جبھی تو گور پرستوں کے لئے نئی شریعت گھڑ کر شریعت طاہرہ محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ کیا جاتا ہے جس سے آیات و احادیث اور ائمہ کرام کی تکذیب کی جاتی ہے۔ لعنت ہے اس عقیدہ باطلہ پر۔

علیٰ ہذا کسی کے نام پر مال خرچ کرنا روزہ رکھنا جس طرح گیارھویں توشہ نذر و منت مراد نفع و ضرر کی توقع پہ جہلا کرتے ہیں۔ اسی کو ص۹۵ میں مولوی نعیم الدین چڑھاوا کہتے ہیں۔ جسکو آیات و احادیث اور کلام ائمہ دین فقہاء محدثین خصوصاً مولوی نعیم الدین کے مسلمہ بریلویان کفر و شرک واہیات و خرافات جاہلانہ حماقات و بطالات باعث زوال ایمان بتاتے ہیں۔ دیکھو تفصیل مولوی نعیم الدین کے ص۹۵ کے جواب میں جسکو فریب دہی سے ایصال ثواب بتا کر کفر و شرک میں لوگوں کو مبتلا کیا جاتا ہے۔

علیٰ ہذا تقرب غیر اللہ کے قصد سے نذر و منت چڑھانے کو یا قبروں کی زیارت کرنے کو مشقتیں اٹھا کر دور دراز کا سفر کر کے جسطرح بیت اللہ کا سفر عبادتاً و تقرباً حصول برکت کیلئے کیا جاتا ہے تو ممنوع اور داخل شرک

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س ۱۵۲} ایک جدید قاعدہ صلوٰۃ کا بعد ہر اذان شروع ہوا ہے جو ایک شخص دیر تک چیختا رہتا ہے۔ سنتیں پڑھنے والوں کی نماز میں خلل آتا ہے کیا جدید صلوٰۃ از روئے شرع جائز ہے یا ناجائز حوالہ قرآن و حدیث ضرور ہو۔ کیا ایسی مسجد میں نماز پڑھے یا نہیں؟ امران اللہ طالب علم ۹ کلاس او جھیانی ضلع بدایوں)

ج ۱۵۲} ناجائز ہے اور اس کے عدم جواز کی دلیل اتنی ہی کافی ہے کہ زمانہ رسالت یا خلافت میں اس کا رواج نہ تھا۔

س ۱۵۳} جھوٹ بولنا اور پالیسی کرنا اور اپنا کام نکال لینا بہ نسبت اس کے کہ سچ بولے اور کام نہ بنے اور اپنے لئے خطرہ ہو اور تعیب پیدا ہوں اس صورت میں سچ بول کر اپنے لئے خطرہ میں ڈالنا ٹھیک ہے یا جھوٹ بول کر کام نکال لینا اچھا ہے۔ (سائل مذکور)

ج ۱۵۳} جھوٹ کسی حال میں اچھا نہیں حدیث شریف میں ہے۔ لا یصلح الکذب جداً ولا ھزلاً۔

س ۱۵۴} جس کے ساتھ بھلائی کرو وہ برائی کرتا ہے۔ کیا برائی کا بدلہ برائی سے دینا چاہئے از روئے قرآن و حدیث تحریر فرمائیں۔ (سائل مذکور)

ج ۱۵۴} برائی کا بدلہ برائی سے دینا جائز ہے مگر نیکی سے دینا افضل اور اعلیٰ ہے۔ ویدرؤن بالحسنۃ السیئۃ۔ کامل مسلمانوں کا طریق یہ ہے کہ وہ برائی کو نیکی سے دور کرتے ہیں۔ (۲ر داخل غریب فنڈ)

س ۱۵۵} مشکوٰۃ میں جو حدیث حضرت عمرؓ سے روایت آئی ہے کہ اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم۔ یعنی میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کی اقتدا کروگے ہدایت والے ہوجاؤگے۔ یہ حدیث صحیح ہے یا غیر صحیح ہے۔ راے۔ ای۔ چھیل صفائی ٹون از رتیہ

ج ۱۵۵} یہ روائت صحیح نہیں۔ حافظ ابن قیم کئی طرق نقل کرکے لکھتے ہیں۔ لا یَثْبُتُ شَیْءٌ مِنْھَا (کوئی روائت ثابت نہیں) آگے لکھا ہے۔ فھذا الکلام لا یَصِحُّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (اعلام الموقعین ص۳۲۶ ج۱)

س ۱۵۶} تعمیر مساجد مد زکوٰۃ سے اور پنچاتی جرمانوں سے اور بیت المال کی رقم سے (جس میں ہر قسم کا یعنی زکوٰۃ، فطرہ، جرمانہ وغیرہ کا روپیہ ہوتا ہے) اور اعانت مشرکین سے جائز ہے یا نہیں؟ (عقیل مئوی)

ج ۱۵۶} جائز ہے آئت مصارف زکوٰۃ میں جو فی سبیل اللہ ایک مصرف ہے وہ ہر کار خیر کو شامل ہے۔

س ۱۵۷} مجوزین سود پوسٹ آفس وغیرہ کی قطعی دلیل کیا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۱۵۷} بنک کے نفع نقصان پر بنا شرکت ہوتی ہے۔ مجوزین کی یہی دلیل ہے۔

س ۱۵۸} معانقہ مسنونہ حدیث سے کس طرح ثابت ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۱۵۸} معانقہ عنق سے ہے۔ عنق گردن کو کہتے ہیں۔ یعنی ایسی طرح سے ملنا کہ گردنیں دونوں کی مل جائیں۔ اللہ اعلم۔ (۱ر داخل غریب فنڈ)

س ۱۵۹} آیت انما الصدقات للفقراء الخ میں فی سبیل اللہ میں زکوٰۃ کا مصرف مسجد ہوسکتی ہے یا نہیں۔ یعنی مسجد میں زکوٰۃ کا مال لگایا جاسکتا ہے یا نہیں۔ مفسرین فی سبیل اللہ کے تحت میں جو جہاد نقل کرتے ہیں اس کی اصل کیا ہے۔ فقہاء حنفیہ مال زکوٰۃ مسجد میں لگانا ناجائز قرار دیتے ہیں۔ آیا اس کے خلاف کوئی حدیث وارد ہے یا نہیں۔ ثبوت دلیل کے ساتھ ہو۔ (حاجی عبداللہ محمد خیر از ٹانڈہ ضلع فیض آباد)

ج ۱۵۹} حنفیہ کرام اور محدثین عظام میں اس آئت کے متعلق بناء اختلاف یہ ہے کہ للفقراء وغیرہ میں لام تملیک ہے یا لام انتفاع۔ حنفیہ لام تملیک کے قائل ہیں محدثین لام انتفاع کے۔ لام تملیک کے مطابق یہ معنے ہیں کہ مال زکوٰۃ فقراء اور مساکین کی ملک ہے اس لئے حنفیہ کہتے ہیں جب تک ملک نہ ہو زکوٰۃ جائز نہیں۔ محدثین کے اصول کے مطابق معنے آئت کے یہ ہیں کہ زکوٰۃ فقراء کے فائدے کے لئے ہے ملک کر ہو یا وقف ہے۔ لام انتفاع کی مثال خَلَقَ لَکُمْ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا (قرآن) یعنی خدا نے تمہارے فائدے کیلئے سب کچھ پیدا کیا۔ فی سبیل اللہ کے مصرف سے بعض محدثین نے ہر نیک کام مراد لیا جیسا کہ قرآن و حدیث کا محاورہ ہے۔ جن بزرگوں نے اس سے جہادی ضروریات مراد لی ہیں وہ بھی اس لئے لی ہیں کہ جہاد بھی ایک کار خیر بلکہ اعلیٰ کار خیر ہے۔ مسجد کی تعمیر یا مرمت بھی کار خیر ہے۔ اس لئے اس میں بھی مال زکوٰۃ لگانا جائز ہے۔ اسی اختلاف پر یہ نتیجہ متفرع ہے کہ مدارس دینیہ میں جو زکوٰۃ آئے اس کو خاص مساکین طلباء کی حاجات میں صرف کرکے ان کو مالک کیا جائے یا مدرسین کی تنخواہ میں بھی دی جائے۔ حنفیہ کرام اپنے اصول کے ماتحت ناجواز کا فتوےٰ دیتے ہیں کیونکہ مساکین طلباء کی ملک میں نہیں دی گئی محدثین اپنے اصول کے ماتحت جائز کہتے ہیں کیونکہ مساکین طلباء کے فائدہ میں خرچ گئی ہے۔ خاکسار محدثین سے متفق ہے۔ اللہ اعلم

فتاویٰ نذیریہ

مصنفہ حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلویؒ۔ اس کتاب میں ہر سوال کا جواب مطابق قرآن و حدیث کے درج ہے۔ اس کی قیمت پہلے پانچ روپے تھی مگر اب ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ سے طلب کریں

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

اسلامی پردہ۔ اسلامی پردہ کی ضرورت اور فوائد (۱) اور مخالفین کے اعتراضات کا جواب۔ قیمت ۴ر (منیجر)

متفرقات

الاظہار المتبوعہ | لرد اعلام المرفوعہ مؤلفہ مولانا محمد عبداللہ مئوی - سائز ۲۰×۲۶/۸ - ضخامت ۱۵۴ صفحات - قیمت ۸ر ملنے کا پتہ :-

(۱) سیکرٹری انجمن اہل حدیث دارانگر بنارس شہر۔
(۲) دفتر اہلحدیث امرتسر۔

اہل حدیث کا مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص ایک مجلس میں تین طلاقیں دے تو وہ ایک طلاق ہی ہوتی ہے۔ مخالفین نے اس کی تردید میں ایک رسالہ اعلام المرفوعہ شائع کیا۔ جس میں تین طلاقیں ہی ثابت کیں۔ خدا جزاء خیر دے مولانا عبداللہ صاحب موصوف کو کہ انہوں نے رسالہ زیر تبصرہ میں مخالفین کی تمام دلائل کا قلع قمع کرکے ثابت کیا کہ وہ طلاق واحد ہی ہوگی یہ کتاب حال ہی میں ثنائی برقی پریس امرتسر میں طبع ہوئی ہے اور اپنے موضوع پر لاجواب ہے۔

تکمیل تقریظ | "اہلحدیث" مورخہ ۲۸- جون ۳۵ء پر رادھا سوامی مت کے پیشوا صاحب جی مہاراج کی کتاب "یتھارتھ پرکاش" پر تنقید کرکے اس کی قیمت عہ (دو روپے) لکھی گئی تھی۔ شائقین مطلع رہیں کہ یہ قیمت صرف حصہ سوم کی ہے۔ کتاب ہذا کا حصہ اول و دوم اس سے پہلے اکٹھا شائع ہو چکا ہے اس کی قیمت بھی دو روپے ہے۔ پس مکمل کتاب (ہر سہ حصہ) کی قیمت للعہ (چار روپے) علاوہ محصول ڈاک ہوگی۔ (منیجر)

وی پی بھیجے گئے | اہلحدیث ۲۸ جون ۳۵ء مندرجہ ذیل خریداروں کو بذریعہ وی پی ارسال کیا گیا ہے کیونکہ ان کی قیمت ماہ جون میں ختم تھی جس کی اطلاع اہلحدیث ۳۱ مئی و ۲۱ جون میں کی گئی تھی۔ قیمت اخبار مہلت یا انکار وغیرہ کی اطلاع موصول نہ ہونے پر اخبار وی پی بھیجا گیا اگر کسی صاحب کا وی پی کسی وجہ سے واپس آجائے تو وہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں کر روی پی نہیں بھیجا جائے گا۔

۵۶۷- ۱۴۷۵- ۳۵۴۷- ۴۳۰۶- ۵۵۳۷-
۵۶۳۸- ۵۷۱۲- ۵۸۸۶- ۶۴۹۳- ۹۰۳۹-
۹۸۹۹- ۹۹۳۰- ۹۹۴۹- ۱۰۳۰۷- ۱۰۳۰۹-
۱۰۶۶۶- ۱۰۶۶۸- ۱۰۹۵۲- ۱۰۹۵۳- ۱۰۹۶۱-
۱۱۱۸۷- ۱۱۳۰۲- ۱۱۳۱۰- ۱۱۳۱۶- ۱۱۳۵۴-
۱۱۴۰۸- ۱۱۴۱۷- ۱۱۴۲۰- ۱۱۴۳۳- ۱۱۵۵۱-
۱۱۶۴۱- ۱۱۶۴۸- ۱۱۶۵۱- ۱۱۶۷۱- ۱۱۶۷۷-
۱۱۶۷۹- ۱۱۶۸۶- ۱۱۷۷۶- ۱۱۷۷۸- ۱۱۷۸۹-
۱۱۷۹۵-

حساب دوستاں | ماہ جولائی میں جن خریداروں کی قیمت اخبار و میعاد و مدت ختم ہے ان کے نمبر خریداری مع اسماء گرامی اہلحدیث ۲۸- جون ۳۵ء پر درج کر دیئے گئے تھے۔ امید ہے سب حضرات نے ملاحظہ فرمائے ہونگے۔ بہتر صورت یہی ہے کہ قیمت اخبار للعہ سالانہ یا عہ ششماہی) بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں اور دفتر کو وی۔ پی بھیجنے کی تکلیف نہ دیں۔ (کیونکہ واپسی سے نہیں رجسٹریشن کا بہت نقصان ہوتا ہے) اگر مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو بھی جلد از جلد دفتر میں اطلاع بھیجدیں ورنہ ۲۶ جولائی کا پرچہ مجبوراً وی پی کیا جائے گا۔

مولوی عبدالغفور صاحب غزنوی | امرتسر کے خاندان غزنویہ کے آخری چراغ مولوی عبدالغفور غزنوی ۲۸- جون کو فوت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔ غفر اللہ لہ۔

خانگی کیفیت | عزیز عطاء اللہ کی بیماری میں ایک نفس جدیدہ (دختر) اس کے گھر میں پیدا ہوئی تھی۔ جو لڑکیوں میں چوتھی اور تمام اولاد میں آٹھویں تھی۔ دو مہینے زندہ رہکر ۲۸ جون جمعہ کے روز انتقال کرگئی۔ انا للہ۔ (ابو الوفاء)

پانچ روپیہ انعام | مسمی عبدالحکیم عمر تقریباً ۱۶ سال رنگ سیاہی مائل، سامنے کا بالائی دانت ٹوٹا ہوا، دائیں آنکھ کے قریب زخم کا داغ، ساکن مڈھ رانجھہ ضلع سرگودھا ایک سائیکل نونیکس جس کے ایک ڈنڈے پر انگریزی حروف میں مالک کا نام Abdul Karim لکھا ہوا ہے چوری کرکے لے گیا ہے۔ جس صاحب کو ملے وہ گرفتار کرکے فوراً مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے۔ مبلغ ۵ﷲ انعام دیا جائے گا۔ (ایم۔ اے حکیم ہیڈ ماسٹر مشن سکول ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

انجمن محمدیہ اشاعت اسلام | الہ آباد کا ساتواں سالانہ جلسہ ۸- ۹ جون ۳۵ء کو زیر صدارت جناب عبدالرب صاحب وکیل ہوا۔ مولانا محمد یوسف صاحب مدیر "اہل الذکر" فیض آبادی نے اسلام اور دیگر مذاہب پر تقریر فرمائی۔ جس میں عیسائیوں اور آریوں کو رفع شکوک کا موقع دیا گیا۔ عیسائیوں کی طرف سے ایم بشیر خان صدر انجمن بشارۃ المسیحیت نے مولانا سے سوالات کئے جن کے نہایت معقول جوابات دیئے گئے بعدہٗ مولانا عبدالتواب صاحب علیگڈھی نے تقریر فرمائی۔ توحید و سنت کی خوب اشاعت ہوئی۔ (سیکرٹری)

ایک مبارک تحریک | الحمد للہ! انجمن اہلحدیث لاہور نے بہت جلد ایک ماہانہ تبلیغی رسالہ بزبان انگریزی جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس میں کتاب و سنت کی اشاعت، مذاہب باطلہ کی تردید احسن طریق میں کی جائے گی۔ اہل حدیث انجمنیں خصوصاً اور اہل اسلام عموماً ابتدائی مصارف سے بے نیاز کرنے کے علاوہ ہمیں اس قابل بنادیں کہ زیادہ سے زیادہ لائبریریوں اور غیر مسلم حضرات کے ہاتھوں میں مفت پہنچا سکیں۔ نیز اہل حدیث اہل قلم حضرات بھی قلمی معاونت فرماکر عنداللہ ماجور ہوں (سکرٹری انجمن اہل حدیث برانڈرتھ روڈ لاہور)

اہلحدیث | تحریک بہت مبارک ہے احباب کرام ضرور توجہ کریں۔

(۳-) اشاعت اسلام یعنی دنیا میں اسلام کیونکر پھیلا۔ مصنفہ مولانا حبیب الرحمن دیوبندی۔ قیمت ۱۲ (منیجر اہلحدیث)

ahmadmuslim.de

ملکی مطلع

حجاز، نجد اور یورپ

معاصر "سیاست" کی دور اندیشی

یا

بدگمانی اور سوء ظنی

وقائع نگار کو وقائع نگار اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ واقعات اور واقعات سے نتائج اخذ کر کے پبلک کے سامنے لاتا ہے۔ اگر واقعات نہیں لکھتا بلکہ محض اپنے جذبات اور خواہشات کو جامۂ واقعہ پہنا کر پبلک کے سامنے پیش کرتا ہے تو وہ وقائع نگار نہیں بلکہ شاعرانہ رنگ میں مضمون نگار ہے۔

ہمارا معزز معاصر سیاست لاہور جلالت الملک اور آپ کی حکومت کا سخت ترین مخالف ہے مگر بنائے مخالفت ایسی بتاتا ہے کہ اگر وہ واقعات کی قسم سے ہو تو ہم خود اور ہمارے جملہ ناظرین سیاست کے ہم رائے ہو جائیں۔ مگر ہم دیکھتے ہیں اور ناظرین کو دکھاتے ہیں کہ سیاست کی وجہ مخالفت واقعات پر مبنی نہیں بلکہ شاعرانہ تخیل کی قسم سے ہے۔ گذشتہ نمبروں کے علاوہ ناظرین ذیل کا اقتباس پڑھیں۔ معاصر "سیاست" لکھتا ہے:۔

"جن لوگوں نے حجاز مقدس کا سفر کیا ہے جانتے ہیں کہ ملک الحجاز کی ہستی اور طاقت کیا ہے۔ کسی حکومت کی سب سے بڑی طاقت خود اس کی رعایا ہے۔ حجاز پر اقتدار سلطان نجد کا جو حال ہے وہ کھلی آنکھ سے نظر آرہا ہے کہ نجد کے قبائل جنگجو دستہ اور غدغد ایک بغاوت میں خود حکومت نجد کے ہاتھوں فنا ہو چکے ہیں۔ جدہ سے مدینہ منورہ تک تمام راہ میں قبائل حجاز کے لڑکوں اور بوڑھوں کے سوا کوئی جوان نظر نہیں آتا۔ (الا ماشاء اللہ) حکومت کے انتظام امن راہ نے سب جوانوں کا خاتمہ کر دیا۔ ہو سکتا ہے کہ اس میں کچھ مبالغہ ہو مگر اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ حجاز میں حکومت ملک الحجاز صرف جسموں پر ہے نہ کہ قلوب پر۔ اہل حجاز کعبہ کا پردہ پکڑ پکڑ کر دعائیں کرتے ہیں کہ الٰہی اس فاقہ کشی سے تو بہتر یہ ہے کہ مرگ ناگہاں بھیج دے۔ عیاذاً باللہ۔

سلطان ابن سعود کو اس کا تو احساس ہے کہ صحرائے نجد کی غربت نے حجاز میں آکر ان کے لئے ثروت وغنا سے اپنے آپ کو بدل لیا ہے مگر اس کا احساس نہیں کہ اس سلطانی ثروت و غنا نے اہل حجاز کے کس فقر فاقہ کے بعد اپنی ہستی کو پیدا کیا ہے۔

پس جس حکومت کی بنیاد ایسی کمزور ہو اگر وہ ہاتھیوں سے گنے کھانے کا ارادہ کرے اور مغربی ڈپلومیسی سے معاملات کرنے کا اقدام کرے تو یہ خوف بے جا نہ ہوگا کہ اس پردہ میں کہیں احترام وصیانت حجاز کا نیلام نہ ہو رہا ہو۔ خاکم بدہن کہیں ایسا نہ ہو کہ اپنے اقتدار کے لئے احترام حجاز مقدس کے خلاف کوئی سودا کر لیا جائے۔"

(سیاست ۲۹ جون ۱۹۳۵ء صفحہ)

ناظرین! بغور ملاحظہ فرمائیں کہ اس اقتباس میں کوئی ایک واقعہ بھی ہے۔ حکومت نجدیہ جب حجاز میں آئی تو حجاز فقر و فاقہ سے اتنا تنگ تھا کہ جتنا کہ آج کل اہل کوئٹہ ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ۔ سلطان ابن سعود نجد سے اونٹوں پر کھجوریں اور دیگر اشیائے خوردنی لائے تو اہل حجاز تباہی سے بچے۔ اہل حجاز کے فقر و فاقہ کا ثبوت خود اس سے ہوتا ہے کہ جناب سید حبیب صاحب اڈیٹر "سیاست" ہندوستان سے بہت سا غلہ لیکر بغرض تقسیم حجاز میں پہنچے تھے۔ یہ فقرہ بھی نہ صرف ہماری بلکہ ہر ایک واقف حال کی سمجھ سے بالاتر ہے کہ

حکومت (نجدیہ) کے انتظام امن راہ نے سب جوانوں کا خاتمہ کر دیا۔

یہ فقرہ بھی واقعہ نہیں بلکہ محض شاعرانہ خیال ہے۔ شاعرانہ خیال اور واقعہ میں تمیز کرانے کے لئے ہم ایک شعر نقل کرتے ہیں۔ ایک شاعر اپنے معشوق کی جفا کاری اور ستم شعاری بتاتا ہوا لکھتا ہے

ہزاروں دل مسل کر پاؤں کے تلووں سے یوں بولے
لو پہچانو تمہارا ان دلوں میں کونسا دل ہے

واقعات کے لحاظ سے نہ یہ واقعہ ہوا نہ ہزاروں دلوں کو مسلا نہ یہ بات کہی گئی۔ مگر شاعرانہ نکتہ نگاہ سے یہ سب کچھ ہوا۔ ہمارے معزز معاصر سیاست کی نثر بھی ایسی ہی نظم کے مشابہ ہے۔ بایں ہمہ وہ اپنے شاعرانہ تخیلات کی سرخی کیسی دلچسپ رکھتے ہیں یعنی

حضرت مولانا ثناء اللہ کے لئے سرمۂ چشم عبرت

ہم اپنے معاصر سے ایک ہی سوال کرتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ اس کا شافی جواب دینگے۔

سوال (بقول آپ کے) حکومت نجدیہ کمزور ہے۔ (۲) حکومت کا اثر دلوں پر نہیں۔ (۳) حکومت سے سب بیزار ہیں وغیرہ۔ مگر باوجود ان سب باتوں کے حکومت نے جس اصلاح کو جاری کرنا چاہا کوئی امر اسے مانع ہوا؟ مثلاً

قبوں کو توڑنا۔ حدود شرعیہ کا جاری کرنا

ہم سردست اپنی نظر کو انہی دو امور پر محدود رکھتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ حکومت نجدیہ ان اہم اور مشکل اصلاحات کے اجراء میں کامیاب ہوئی یا نہیں ساتھ ہی اس کے اس امر پر بھی غور کیجئے کہ اس کمزور حکومت نے اپنی کمزور جنگی طاقت سے اندرونی فسادات کو کیسے مٹایا اور اثنائے جنگ میں حکومت یمن کو کس طرح نیچا دکھایا حالانکہ ہر مخالف کام میں حکومت نجدیہ کو نیچا دکھانے کے لئے تمام دشمنوں کی طرف سے دعاؤں کی بھرمار ہو رہی تھی۔ پھر کیا ہوا؟ اور آپ لوگوں نے ان واقعات سے کیا سبق حاصل

مصدر حال: ترادیح الفاظ حسن ثانی کی تحریر (۴۰۳) تصنیف - مرتبہ ۱۲ - اخبار اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

کیا۔ جہاں تک ہمارا خیال ہے آپ لوگوں نے یہ سبق حاصل کیا ہوگا کہ آئندہ کو بجائے حکومت نجدیہ کے لئے ترقی اور فلاح کی دعا کیا کریں۔ کوئی شخص اس تبدیلی کی وجہ پوچھے تو استاد مومن خان کا شعر سنا دیا کریں ؎

مانگا کریںگے اب سے دعا ہجر یار کی
آخر تو دشمنی ہے اثر کو دعا کے ساتھ

پنجاب کے دو تاریخی مقدمات

عرصہ بیس سال سے زیادہ ہوا ہوگا کہ آریوں کے اخبار ست دھرم پرچارک جالندھر میں لالہ منشی رام (سوامی شردھانند) کے قلم سے ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ جس میں اخبار عام لاہور کے اڈیٹر (پنڈت گوپی ناتھ) کو گنگا جمنی پنڈت لکھا تھا۔ پنڈت صاحب موصوف نے تعزیرات ہند کی دفعہ پانسو ۵۰۰ کے ماتحت توہین عزت کا استغاثہ کیا آریوں کی طرف سے پنڈت جی کے برخلاف ایسے ثبوت پیش ہوئے کہ مجسٹریٹ نے مستغیث کے حق میں ان الفاظ سے زیادہ وزن دار الفاظ لکھے جو ملزم کے قلم سے نکلے تھے۔ کیونکہ آریوں نے یہاں تک ثبوت دیا تھا کہ پنڈت جی نے گائے کا گوشت بھی نوش فرمایا ہے۔ آریوں نے اس فیصلے کو اپنی تاریخی فتح جان کر بصورت ٹریکٹ ہزارہا کی تعداد میں شائع کیا تھا۔

دوسرا مقدمہ قادیانی کیس ہے جو سرکار نے مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب پر دائر کیا تھا۔ جس کا فیصلہ اخباروں میں بڑی دھوم دھام سے شائع ہوتا رہا ہے۔ اس مقدمہ میں بھی بہت سے مخفی راز آشکارا ہوئے ہیں اگر پنڈت جی کے گائے کھانے کا راز منکشف ہوا تھا تو مرزا صاحب قادیانی کے شراب منگانے کا ثبوت ہوا۔ اسیطرح دوسرے امور مخفیہ منصۂ ظہور پر آگئے ہیں، قادیانی خلیفہ کہتا ہے کہ یہ مقدمہ حکومت نے ہمارے مفید مطلب جان کر نہیں چلایا بلکہ ہمارے مفاد کے خلاف چلایا۔ یہ تو حکومت جانے اس نے کس نیت سے چلایا۔ مگر قادیانی خلیفہ صاحب کے مریدوں میں سے ایسے گواہ بھی گذرے تھے جنہوں نے بڑے جوش سے کہا تھا کہ میں اگر جلسے میں ہوتا تو عطاء اللہ شاہ کی تقریر سُن کر مرجاتا یا مار دیتا۔ اس قسم کی شہادتوں سے مقدمہ کو قوت دینا مقصود تھا۔ پھر یہ کیونکر مانا جائے کہ قادیانیوں نے مقدمہ کی پیروی نہیں کی۔

پس یہ مقدمہ بھی امت مرزا کے حق میں اسی طرح مفید مطلب ثابت ہوا جس طرح لالہ منشی رام والا مقدمہ پنڈت گوپی ناتھ کے لئے مفید ہوا تھا۔

خدا شرے برانگیزد کہ در آں خیر ما باشد

اس لئے پنجاب کے یہ دونوں تاریخی مقدمے یاد رکھنے کے قابل ہیں ؛

تازہ ہوا اور روشنی
تپدق کا بہترین علاج ہے

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ تپدق ایک نہایت ہی خطرناک اور مہلک مرض ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہزاروں گھروں میں اس کا انسداد کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ امر نہایت حوصلہ افزا ہے کہ اس ملک میں بھی لوگ اس موذی مرض کے خدشات سے واقف ہو رہے ہیں۔ لیکن پھر بھی ہوا اور روشنی کے ناقص انتظامات اور مضر صحت حالات کے باعث ہزاروں اشخاص اس مرض کا شکار ہو رہے ہیں۔ البتہ پنجاب میں تحریک اصلاح دیہات کی بدولت حالات بہت بہتر ہو گئے ہیں۔ لاکھوں کی تعداد میں روشندان لگائے جا رہے ہیں۔ صرف ایک ضلع یعنی فیروزپور کو لیجئے یہاں گذشتہ سال میں ان مکانوں کے اندر جو دیہاتی رقبوں میں واقع ہیں دو لاکھ سے زیادہ روشندان لگائے گئے۔ کھاد کے گڑھے بھی دیہاتی زندگی کا ایک باقاعدہ جزو بن رہے ہیں۔ ان گڑھوں میں تمام کوڑا کرکٹ وغیرہ ڈالا جاتا ہے۔ اور جب وہ پک جاتا ہے تو نہایت ہی عمدہ کھاد کا کام دیتا ہے۔ دیہات سدھار تحریک کے پیشوا مسٹر برین کے قول کے مطابق صوبہ کے متعدد اضلاع میں اس نئی تہذیب کی روشنی پہنچ گئی ہے۔ اور اگر لوگ اس میں اسی طرح پر دلچسپی لیتے رہے تو ایک وقت ایسا آئے گا جبکہ تپدق جیسے امراض جو مضر صحت حالات اور تازہ ہوا اور روشنی کی عدم موجودگی کے باعث پیدا ہوتے ہیں پنجاب میں نیست و نابود ہو جائیں گے یہ امر نہائت خوش قسمتی کا باعث ہے کہ اس صوبہ کے باشندے اب اس تحریک میں بیش از بیش دلچسپی لے رہے ہیں۔ اور انہیں تپ دق اور سرسام کے انسداد اور اپنی صحت کو بہتر بنانے کے لئے اپنے مکانوں میں ہوا اور روشنی کی ضرورت کا بخوبی احساس ہو گیا ہے۔

لاہور ۲۸- جون ۱۹۳۵ء

مسلمانوں کا دور جدید
اور
ہندوستان کا مستقبل

پروفیسر لوتھارپ سٹاورث کی نیو ورلڈ آف اسلام کا اُردو ایڈیشن یعنی صدی سابقہ و حال کی اسلامی جدوجہد کا اصلی فوٹو۔ مشرق قریبہ میں مغربی سیاست بعد از جنگ کی مفصل روئداد۔ ہندوستان کے سیاسی اقتصادی اور معاشرتی تغیرات کی دلچسپ کیفیت اور ان سب کی بنا پر آنے والے امکانات کا صحیح جائزہ۔ مرتبہ مؤلفہ ملک عبدالقیوم صاحب بی۔ اے بیرسٹرایٹ لا۔ سائز ۲۰×۲۶ ضخامت ۴۰۰ صفحات۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔ (عہ) علاوہ محصولڈاک منگانے کا پتہ :-

منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

آج کل
۲ بر ۳

یعنی اس موسم میں تو ہماری مشہور ہردلعزیز خوش ذائقہ ایجاد "اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کرنا اور ہر وقت ہر گھر میں رکھنا بہت ہی ضروری ہے۔ کیونکہ یہ تمام شکایتوں کو دور کر کے معدہ کو مقوی کرتا ہے اور بدن میں خون صالح پیدا کر کے تندرستی بڑھاتا ہے اور دائمی قبض بدہضمی، درد شکم اور نفخ ہو جانا، کمی اشتہا یعنی بھوک نہ لگنا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی آنا، ضعف معدہ، وبائی امراض، ہیضہ، اسہال، پیچش وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے حکمی تاثیر رکھتا ہے بھوک بڑھاتا ہے۔ سخت سے سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے۔ چہرہ پر رونق، رعب و وجاہت پیدا کرتا ہے کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہو کر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہو جاتا ہے اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ فساد خون کو زائل کر کے رنگ بدن صاف شفاف رکھتا ہے۔ پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے اور وہم و فکر دور کرتا ہے۔ اس سے وقت پر جادو کا اثر ہوتا ہے۔ دل، دماغ، جگر وغیرہ اعضائے رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے۔ قیمت فی ڈبہ ایک روپیہ (عہ) محصول ۵ر

اکسیر موتی دانت۔ دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہو جاتے ہیں۔ قیمت صرف مہ ر محصول ۵ر

ملنے کا پتہ:۔ **اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ کوچہ جٹاں ۳۰؍۹ امرت سر**

اکسیر بدن
۳ بر ۱

ہر قسم کی کھانسی کا جادو اثر علاج

تپ دق کے مریضوں کو اور اُن بیماروں کو جو دمہ۔ ذات الجنب۔ ذات الریہ اور خشک کھانسی میں مبتلا ہوں۔ اُن کو فوراً آرام پہنچاتی ہے۔ یہ

پھیپھڑوں کی ٹانک بھی ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ (عمہ) نصف شیشی ۱۲ر

ملنے کا پتہ:۔ **مینیجر امرت دہارا ۲۳ لاہور**

قادیان میں زلزلہ برپا کر دینے والی لاجواب کتاب

حالات مرزا
۲ بر ۱۲

یعنی

مرزائی مذہب کی اصلیت

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی و قادیانی تحریک کے لئے شمشیر براں ہے۔ قیمت صرف ۵ر بیرونجات سے منگوانے والے حضرات ۸ر کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔

(پتہ) **محمد اسحاق دفتر کتب خانہ حقانی امرتسر**

سرمہ نور العین
۱ بر ۱۲

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور عینک سے بے پرواہ کر دیتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بینظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

مینیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

ہر خاص و عام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلاء نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج و کمزوری۔ جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کردے۔ اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے طیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے۔ جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلاء سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلا سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہو چکے ہیں۔ اس کے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔ قیمت ایک بکس ۵ر

پتہ:۔ **ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ**

(۵ ہے)

شہادۃ القرآن

مصنفہ مولانا ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں حیات مسیح علیہ السلام کو عالمانہ رنگ میں ثابت کیا ہے۔ حصہ اول میں لفظ "توفی" کی تحقیق انیق کی گئی ہے اور حصہ دوم میں ان آیات کا جواب ہے جو مرزا صاحب نے براہین احمدیہ میں اپنے دعویٰ پر بطور استدلال کے پیش کی تھیں۔ حصہ اول ۱۲ر۔ دوم ۸ر۔ **مینیجر اہلحدیث امرتسر**

ضرورت ہے
۲ بر ۱۲

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ (گورنمنٹ ریکگنائزڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں۔ یاد رہے کہ پنجاب، فرانٹیئر، اور صوبہ دہلی میں ماسوا سکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیویٹ درسگاہ وکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں۔ پراسپکٹس مفت۔ (مینیجر)

مومیائی

۳۹/۵۱

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔
ابتدائی سل و دق، دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ
کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے
بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا
کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے
اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے
.... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے
دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ
لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف
ہو جاتا ہے۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے اور جوان کو
یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا
کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔
ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی قیمت (۷۰۶)
فی چھٹانک ۱۲؍ - آدھ پاؤ ۲؍ - پاؤ بھر ۳؍ - مع
محصول ڈاک - ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

تازہ ترین شہادات

ایک صاحب از ضلع ہوگلی۔ "میں نے آپ سے
ایک چھٹانک مومیائی منگائی تھی۔ خدا نے بہت
فائدہ عطا کیا۔ ایک چھٹانک او نگھائی خان کے
نام وی۔ پی بھیجدیں" (۷۔ مئی ۱۹۳۵ء)
جناب عنایت اللہ صاحب جیاری۔ "یک مرتبہ
ماہ مارچ میں ہم نے آپ سے مومیائی منگائی تھی۔
اس سے ہم کو فائدہ ہوا۔ اب ایک چھٹانک اور
وی۔ پی بھیجدیں" (۱۳۔ مئی ۱۹۳۵ء)
جناب ایم۔ اے۔ حق صاحب کلکتہ۔ "آپ کی مومیائی
پیشتر خاکسار منگا کر استعمال کر چکا ہے۔ مفید پائی اب
آدھ پاؤ بذریعہ وی پی ارسال فرمائیں" (۲۳۔ مئی ۱۹۳۵ء)
پتہ:- حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر
دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

ہندوستانی ہیرے کا سرمہ

۱۴/۵۱

سیاہ و سفید رجسٹرڈ ۱۶۵۷ء

یہ آنکھوں کی اکسیر و بےنظیر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ
کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں
فائدہ نہ دیتے تھے۔ اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں
سے پانی بہنا۔ نگاہ کی کمزوری، دھوپ، ککرے، انکھ
جنی، پرانی لالی، جالا، پھلی، پھڑ، ناخونہ ایسے سخت
امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم
ہوتی ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور
کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے تندرست آنکھوں کا نگہبان
ہے نمونہ ارکے ٹکٹ بھیجکر منگوا لو اور آزما لو۔ قیمت فی تولہ
عہ مع خوبصورت سرمہ دانی و سلائی کے ۳؍ تولہ
سرمہ سفید قسم اعلیٰ سچے موتیوں و بیش قیمت ادویات
سے مرکب نہایت سریع الاثر۔ قیمت عنہ روپیہ تولہ
(منگوانے کا پتہ)
مینیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

تمام دنیا میں بےمثل

۳۶/۵۱

سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بےنظیر
مشکوٰۃ مترجم و محشی

اُردو کا ہدیہ سات روپے

ان دونوں بےنظیر کتابوں کی زیادہ
کیفیت اس اخبار میں ایک سال
چھپتی رہی ہے

عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ
انوار الاسلام امرتسر

تجرید البخاری

علامہ زبیدی نے صحیح بخاری کی تمام مکررات
احادیث کو حذف کر کے بقیہ تمام احادیث بہت
کے خیال سے یکجا جمع کی تھیں۔ مولانا محمد حیات
صاحب سنبھلی نے سلیس اردو میں اس کا ترجمہ
کیا ہے۔ اول ۷۰ صفحات کا مقدمہ ہے جس میں
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور راویوں کی مختصر سوانحعمری
و دیگر ضروری امور درج ہیں۔ ۲۸ صفحات کی
فہرست مضامین ہے۔ ایک کالم میں عربی اور
دوسرے کالم میں ترجمہ ہے۔ نہایت مفید و بابرکت
کتاب ہے۔ اس کتاب کا ہر ایک اہل حدیث گھر
میں رہنا اشد ضروری ہے۔ قیمت چھ روپے

شانِ قرآن

رسالہ القرآن کا اردو ترجمہ
ہے۔ علامہ فرید دیوبندی
فاضل مصر نے اس رسالہ میں ایک اچھوتے اور
نئے ڈھنگ سے قرآن مجید کے منزل من اللہ ہونے
کی پرزور اور معنی خیز دلیلیں بیان کی ہیں۔ اس کا
اردو ترجمہ بھی ایسا عام فہم اور سلیس ہے کہ معمولی
اردو خوان بھی بہت اچھی طرح اس سے فائدہ
حاصل کر سکتا ہے۔ قیمت صرف ۵؍

اسلامی پردہ

اس میں پردہ کے ضروری
اور واجب ہونے کے
بہت زبردست دلائل بیان کئے گئے اور مخالفین
پردہ کو دندان شکن جوابات دیئے گئے ہیں
اس کتاب کو جو شخص ایک مرتبہ پڑھ لیگا اُسے
ماننا پڑیگا کہ واقعی پردہ ایک ضروری اور لابدی
چیز ہے۔ قیمت ۴؍

ترکانِ احرار

اس کتاب میں ترک قوم
کے مجاہدانہ و غازیانہ
سبق آموز کارنامے درج ہیں۔ غازی کمال پاشا
انور پاشا کے علاوہ سترہ دیگر معزز ترک جرنیلوں
اور نامور ترک خواتین کے سوانح حیات لکھے گئے
ہیں۔ قیمت فی جلد ۱۲؍

مینیجر اہلحدیث امرتسر

تصانیف حافظ عبدالرحمٰن امرتسری

سفرنامہ بلاد اسلامیہ } جس میں ملک مصر روم اور شام کے باشندوں کے حالات و اطوار، طریق معاشرت، طرز تعلیم، مقامات قابل سیر خصوصاً ملکی اور فوجی حالات اور سلطان المعظم کے ترقیات تفصیلاً درج ہیں۔ قیمت ۱۲/

کتاب الصرف } علم صرف کے ضروری مسائل میزان الصرف سے لیکر شافیہ تک، اردو میں بیان کر دیئے گئے ہیں طلباء کو بہت سہولت ہوگئی ہے۔ قیمت ۱۲ ار

کتاب النحو } اس میں نحو کے تمام ضروری مسائل نحو میر سے لے کر تا ملا جامی صاحب نہایت وضاحت سے درج کر دیئے گئے ہیں ۸/

عربی بول چال } عربی زبان سیکھنے، عربی اخبارات پڑھنے اور عربی میں خط و کتابت کرنے کے واسطے فائدہ مند ہے۔ مع مفصل فرہنگ دو ہزار سے زائد الفاظ جدیدہ جو آج کل مصر و شام میں مستعمل ہیں۔ قیمت حصہ اول ۱۲ ار حصہ دوم ۱۲ ار

کشف المحجوب } اردو ترجمہ۔ یہ کتاب علم تصوف میں پنجاب کے مشہور و معروف بزرگ شیخ علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم الشان یادگار ہے۔ اس کی تعریف میں جناب کا اسم ہی کافی ضمانت ہے۔ قیمت فی جلد ۴/

غنیۃ الطالبین } شیخ عبدالقادر جیلانی کی مشہور کتاب غنیہ کا اردو ترجمہ۔ قیمت درجہ اول ۳/ درجہ دوم ۲/

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ کے عربی رسائل کے اردو تراجم

الفرقان بین اولیاء الرحمٰن و اولیاء الشیطان } ترجمہ اردو مع متن عربی۔ اس کتاب میں کتاب و سنت کے حوالجات پیش کر کے صادق اور کاذب اصلی اور نقلی اولیاء مشائخ میں شناخت کر دی گئی ہے۔ جعلی مکاروں، شعبدہ بازوں، اور اصلی واصلین حق کی کرامات میں فرق بتایا گیا ہے۔ مکاروں کے بیشمار سربستہ رازوں کا پردہ فاش کیا گیا ہے۔ با اخلاص اولیاء اللہ حضرت جنیدؒ، حضرت بایزید بسطامیؒ، حضرت ابو سفیان دارانیؒ وغیرہ کی تعریف کی گئی ہے اور اس ضمن میں امام ابن تیمیہؒ نے قرآن و حدیث کے اہم مطالب کی تفسیر بھی کر دی ہے۔ مثلاً معجزات و کرامات، معیار نبوت، عبد و رسول اور ملک و نبی میں افضل کون ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت پہلےؑ سے کیونکر افضل ہے۔ قیمت ۸/

کتاب الوسیلہ } اس میں محض لفظ وسیلہ ہی کی بحث نہیں بلکہ اسلام کے اصل الاصول توحید پر نہایت جامع اور مستند کتاب ہے۔ توحید کی پرجوش دعوت ہے۔ شرک کے سر پر مہلک ضرب ہے۔ بدعت و تقلید کے گلے پر چھری ہے۔ قبر پرستی کے متعلق جھوٹی روایات و حکایات زیارۃ القبور مابدعیہ و شرکیہ وغیرہ افعال کی نسبت ائمہ اربعہ کے مسلک و مذاہب اور انکے اقوال اور قرآن سے استدلال کیا ہے۔ حجم ۲۸۸ صفحات۔ قیمت بلا جلد ۱۲/ - مجلد ۱۲/

تفسیر سورہ اخلاص } جامع و مکمل تفسیر ہے۔ مادہ پرستی اور تثلیث کی بنیاد جڑ سے اکھاڑی گئی ہے۔ عیسائیوں اور دیگر مادہ پرست اقوام کے ساتھ مناظرہ کرنے والے اصحاب کو ایک تیغ برہنہ کا کام دے گی۔ اس کتاب کو رٹ کرنے کے بعد مناظر ہر جگہ فتح پانے کا اہل ہوگا۔ حجم ۳۱۲ صفحات۔ قیمت ۱۲/

رحلت مصطفےٰ } آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مرض الموت و بعد الموت واقعات کو بڑے دلچسپ اور نصیحت آمیز پیرائے میں قلم بند کیا گیا ہے۔ ناممکن ہے کہ اسے پڑھ کر آپ کے قلب میں رقت پیدا نہ ہو۔ قیمت ۱۲ ار

الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید } مؤلفہ قاضی محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ کا اردو ترجمہ۔ امام صاحب نے مسئلہ توحید کو اس درجہ نکھار کر رکھ دیا ہے کہ شرک کے ادنیٰ شائبہ کی بھی آمیزش نہیں رہتی۔ اور توحید میں سے بعض اہم دلائل یکجا جمع کر کے قبر پرستی اور توسل وغیرہ کے برخلاف اتمام حجت کر دیا ہے۔ قیمت ۱۲ ار

اسوۂ حسنہ } زاد المعاد (ھدی الرسول) کا اردو ترجمہ جس میں حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق، معاملات، عبادات اور غزوات کا مفصل تذکرہ موجود ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت بے جلد ۲/ - مجلد ۲/

تفسیر آیۂ کریمہ } یعنی لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کی تفسیر ہے۔ جسے حضرت یونس علیہ السلام کی دعا کی تفسیر میں تمام مفسرین سے بے نیاز کر دیا ہے۔ سب سے اول لفظ دعا پر محققانہ بحث کی ہے۔ اسکے بعد بتلایا ہے کہ آیہ کریمہ میں رفع مصیبت کی خاصیت کیوں ہے۔ افضل ترین دعا کونسی ہے۔ قیمت صرف ۱۲ ار

(۵۷) فتوح الغیب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی تصنیف ہے

تفسیر سورہ فلق والناس } (مع متن عربی) اس تفسیر میں امام صاحب موصوف نے پہلے تمام علماء متقدمین کے اقوال نقل کئے ہیں۔ جو لفظ غاسق۔ وقب۔ وسواس۔ رب، ملک، الٰہ کے متعلق ان کی تفسیروں میں پائے گئے ہیں۔ اس کے بعد نہایت پُر زور استدلات سے راجح ترین قول کی تحقیق کی گئی ہے۔ آیہ من الجنۃ والناس کی تفسیر کرتے ہوئے شیاطین الجن اور شیاطین الانس کے مکر اور وسواس پر نہایت جامع اور معقول بحث کی ہے۔ قیمت ۹؍

بندگی } ترجمہ رسالہ العبودیت۔ شیخ الاسلام نے اس کتاب میں یَا اَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ کی نہائت جامع اور بسوط تفسیر فرمائی ہے۔ قیمت ۶؍

ائمہ اسلام } اس میں امام ابن تیمیہ رح نے اجتہادی اور فروعی مسائل میں ائمہ دین کے اختلاف کی نہائت عمدہ وجہ بیان کی ہے۔ قیمت صرف ۱۲؍

اصحاب صفہ } امام ابن تیمیہ کے عربی رسائل کا اُردو ترجمہ۔ جس میں محققانہ طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ اصحاب صفہ کتنے تھے۔ مکہ شریف میں رہتے تھے یا مدینہ شریف میں اور ان کی بسر اوقات کس طرح ہوتی تھی۔ وغیرہ وغیرہ۔ ان کے مفصل حالات۔ قیمت ۱۰؍

العروۃ الوثقیٰ } ترجمہ "الواسطہ بین الحق والخلق" اس رسالہ میں خالق و مخلوق کے درمیان واسطہ کی ضرورت اور کتاب وسنت کی رو سے اس کی حقیقت واضح فرمائی ہے جس میں شفاعت دعا وغیرہ کی تشریح کی گئی ہے۔ قیمت ۶؍

العقیدۃ الواسطیہ } (ترجمہ اُردو) یہ کتاب اصول ایمان کی تفسیر ہے یعنی اللہ تعالےٰ، ملائکہ، کتب، رسل، تقدیر، اور یوم آخرت پر جس طرح ایمان رکھنا چاہیئے۔ اس کی پوری پوری تشریح ہے۔ ضمن میں صفات الٰہیہ مثلاً استواء ی۔ نزول وغیرہ اور شفاعت رسول صلعم اور فضائل صحابہ اور دیگر مفید مضامین درج ہیں۔ قیمت ۶؍

زیارۃ القبور } (اُردو مع متن عربی) اس میں قرآن وحدیث کے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ زیارت قبور کا مسنون طریق کیا ہے جو لوگ قبروں پر جاکر مردوں کو پکارتے، ان سے طرح طرح کی حاجات طلب کرتے، قبروں کی پرستش کرنے اور پیر کی منت مانتے ہیں۔ ان کے تمام افعال داخل شرک ہیں۔ گویا اہل بدعت کی تردید ہے۔ قیمت ۹؍

مجذوب } "الصوفیہ والفقراء" کا ترجمہ۔ اس کتاب میں مجذوب، مجنون اور ولی اللہ کی حقیقی شان وحیثیت کو واضح کرکے بتلایا ہے کہ مجنونوں اور پاگلوں کو مجذوب نام دیکر انہیں مقدس سمجھنا ہمارا درحقیقت نہایت یاس انگیز عملی انحطاط ہے۔ اور فرمایا ہے کہ جو قوم پاگلوں کو ولی اللہ سمجھے اس پر فلاح وخیر کے دروازے کھلنا کس قدر محال ہے۔ قیمت ۴؍

تفسیر سورۃ الکوثر } اردو ترجمہ۔ از مولوی عبدالرزاق ملیح آبادی۔ قابلدید کتاب ہے۔ قیمت ۴؍

مناظرہ ابن تیمیہ } بادشاہوں کے روبرو شیخ الاسلام کو صوفیوں نے چیلنج دیا تھا کہ مناظرہ کریں۔ اگر حق کا دعویٰ ہے تو ان کے ساتھ جلتی ہوئی آگ میں گھس پڑیں۔ شیخ الاسلام نے یہ دونوں چیلنج منظور کرلئے اور ایسی شکست دی کہ تاریخ کا ایک یادگار واقعہ بن گئی۔ خود شیخ موصوف نے لکھا ہے۔ قیمت ۵؍

درجات الیقین } صوفیائے کرام کو خوشخبری ہو کہ قرآن شریف میں جو یقین کے تین مراتب علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین مذکور ہیں اس میں ان کی تفسیر ہے۔ قابلدید کتاب ہے۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت صرف ۲؍

سیرۃ امام ابن تیمیہ رح } مصنفہ چودھری غلام رسول مہر چیف ایڈیٹر "انقلاب"۔ یہ کتاب سات ابواب پر مشتمل ہے۔ ولادت اور تعلیم وتربیت۔ تحریک تجدید کے آغاز اور ابتلاء ومصیبتیں، جہاد بالسیف، مصر میں طلبی اور ابتلا کا دور، قیام دمشق قید اور وفات، عام اخلاق اور تصانیف، حضرت امام اور بعد کا دور، قابلدید کتاب ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلےٰ۔ قیمت ۹؍

منگانے کا پتہ:- **دفتر اہلحدیث امرتسر**

الارشاد الی سبیل الرشاد

} مصنفہ مولانا حکیم ابو یحییٰ محمد شاہجہانپوری۔ موضوع تقلید واجتہاد پر ایک بے مثل اور بے نظیر کتاب ہے۔ تقلید کی پوری تاریخ من اولہ الیٰ آخرہ اس میں درج ہے۔ اور اہل تقلید اور اہل حدیث کے طرز عمل کا موازنہ نہایت شرح وبسط کے ساتھ مدلل طور پر کیا گیا ہے۔ اور معترضین کے جملہ اعتراضات کے شافی ومسکت جوابات دیئے گئے ہیں۔ محدثین کے کارنامے اور ان کی جملہ خدمات حدیث مشرح طور پر بیان کی ہیں۔ ضخامت ۲۵۰ صفحات۔ قیمت ۱۲؍

منگانے کا پتہ:- **دفتر اہلحدیث امرتسر**

رسالہ مجددیہ۔ حضرت مجدد الف ثانی رح کی ... تصنیف کا اردو ترجمہ ... قیمت ۲؍ (رح)

DELHI G.P.O.
DELY.
4 JLY 35
10 30 A.M.
Delhi

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۳

نمبر ۳۷

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اخبار | امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن | پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

مسئول مل میز

ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً مذہبی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	عـــہ
رؤسا و جاگیرداران سے	ــــلعہ
عام خریداران سے	۵؍
ششماہی	۲/۸
ممالک غیر سے سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ	۲؍

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۹ ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم در حمد خدا	ص۱
انتخاب الاخبار	ص۲
اہل حدیث حدیث کے مخالف ہیں؟	ص۳
مثلث مساوی الاضلاع (قادیانی مشن)	ص۵
ویدوں کے مصنف	ص۶
الزاق الکعبین	ص۷
بائبل اور مرض جریان	ص۸
نکاح شغار کی تحقیق	ص۹
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان	ص۱۱
عرس (نظم)	ص۱۳
متفرقات	ص۱۴
ملکی مطلع ص۱۵ - اشتہارات	ص ۱۷/۲۰

67535

نظم در حمد خدا

(از قلم جناب وکیل عبید اللہ صاحب پنیل کمشنر بنگلور)

ہے ثنا و حمد لائق رب اکبر کے لئے
جس کے ہیں حامد زمین و آسمان لوح و قلم
جس نے قرآں کو اتارا نور ہر گھر کے لئے
جس نے پیغمبر ہزاروں بھیجے اپنے فضل سے
ہر پیمبر آیا ہادی بر صراطِ مستقیم
نیک بختوں کو ملا اللہ سے فوز و فلاح
سب سے افضل سب سے ارحم آئے احمد مجتبیٰ

خالق کل باری ہر نفع و ہر ضر کے لئے
عرش و کرسی اور جو کچھ ہے خیر یا شر کے لئے
دفعِ شرک و کفر و بدعت رفع ہر شر کے لئے
دیں کتابیں اور صحیفے ہر پیمبر کے لئے
معجزہ بھی لایا ہر منکر ستمگر کے لئے
پہنچا نقصاں بدعتی مشرک جفاگر کے لئے
یہ شرف مخصوص تھا اپنے پیمبر کے لئے

تبع احمد کا ناجی، بتدع ناری شقی،
ہے عبید اک ادنیٰ مادح اس پیمبر کے لئے

پیارے نبی کے پیارے حالات - مؤلفہ مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی - اسمیں آنحضرت صلعم کے مستند حالات زندگی بیان کئے گئے ہیں اور

قرآن مجید کی ... قیمت فی حصہ ۱۲/ ... قیمت کل ...

مشتاق احمد ... ثنائی برقی پریس ہال بازار امرتسر میں باہتمام ... چھپوا کر دفتر ... سے شائع کیا

انتخاب الاخبار

ضروری تصحیح اہلحدیث ۵ جولائی ص۱۵ فٹ نوٹ میں مجددی جنید کا نام "غلط وطا" شائع ہوا ہے صحیح "غلط وطا" ہے

مقامی حالات یکم جولائی کو امرتسر میں لیڈی و لارڈ ولنگڈن (وائسرائے ہند) اور گورنر پنجاب تشریف لائے۔ سکھوں کے دربار صاحب کا بھی معائنہ فرمایا اور دربار صاحب و اکال تخت کے لئے وائسرائے ہند نے ایک سو پچاس روپیہ دیئے۔

—— گرمی بہت شدت کی پڑتی رہی۔ ۵۔ ۶۔ ۷ جولائی کے دن بہت مشکل سے گزرے دن کو گرم لو چلتی رہی۔ شام کو اس قدر حبس ہو جاتا کہ دم گھٹنے لگتا۔ رات کو پچھلے پہر جاکر ہوا چلتی تھی۔ برف کا بھاؤ ۳ سے ۲ سیر تک ہو گیا تھا خدا کا شکر ہے کہ ۸۔ جولائی کو علی الصبح قدرے بارش ہو جانے سے ہوا میں خنکی ہو گئی

—— لاہور مسجد شہید گنج لنڈا بازار کا جھگڑا جو کئی دنوں سے سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان تھا۔ مسجد گرا دی گئی ہے۔ اور شہر میں مارشل لا کا نفاذ ہو گیا ہے۔ نیز شہر میں چپے چپے پر پولیس اور فوج کے پہرے متعین کر دیئے گئے ہیں۔ سرکاری اعلان ہے کہ ایک دوسرے پر قاتلانہ حملہ کرنے والے کو گولی کا نشانہ بنا دیا جائیگا

—— لاہور ۷۔ جولائی کو ایک سکھ زیادہ شراب پینے سے اور ایک پٹھان زیادہ گرمی کی شدت سے مر گیا۔

—— دہلی میں ۵ جولائی کو ہیبت ناک آندھی آنے سے ایک نو تعمیر شدہ مکان گر گیا۔ ایک مسلم خاندان کے ۷ افراد نذر اجل ہو گئے۔ انا للہ۔

—— کیمبلپور میں دو ہندو گرفتار کئے گئے ہیں جو دن کو سادھوؤں کے بھیس میں رہتے تھے اور رات کو چوریاں کرتے تھے۔

—— کوئٹہ ۷۔ جولائی کی اطلاع ہے کہ زلزلے کے جھٹکے گاہے گاہے آتے رہتے ہیں مگر نقصان جان و مال کوئی نہیں ہوا۔

—— ایبٹ آباد میں ۵ جولائی کو خوفناک آگ لگ جانے سے شہر کا بیشتر حصہ خاکستر ہو گیا مگر نقصان جان کوئی نہیں ہوا۔ نقصان مال کا اندازہ ابھی تک صحیح طور پر نہیں لگایا جا سکا۔

—— کان پور سٹی کوتوال کے مکان سے خوفناک قسم کا بم برآمد ہوا ہے جو بہت جلد پھٹ جانے والا تھا۔ پولیس مصروف تفتیش ہے۔

—— جبلپور کے نزدیک ایک مال گاڑی کا انجن مع ایک چھکڑے کے پٹری سے اتر گیا۔ انجن کا اکثر حصہ بالکل ناکارہ ہو گیا۔

یاد رکھئے!

کہ

ماہ جولائی میں قیمت اخبار یا میعاد مہلت ختم ہونے والے خریداروں کے نمبر خریداری و اسماء گرامی اہلحدیث ۲۸ جون میں شائع کر دیئے گئے ہیں۔ ان کی طرف سے ۲۳ جولائی تک قیمت یا مہلت یا انکار کی اطلاع موصول ہو جانی چاہئے ورنہ حسب دستور سابق ۲۶ جولائی کا اہلحدیث وی پی بھیجا جائے گا۔ (مینجر)

—— صوبہ متحدہ کی گذشتہ سال کی رپورٹ مظہر ہے کہ صوبہ مذکور میں ایک لاکھ سیر بھنگ اور ۲۱ ہزار سیر چرس استعمال ہوئی (ترقی تہذیب؟)

—— بنگال میں دریائے دھرالہ میں خوفناک سیلاب آنے سے بہت سا رقبہ زیر آب ہو گیا ہے نیز بارشوں کی کثرت سے جوٹ (سن) کی تمام فصلیں تباہ ہو گئیں۔ (یہاں بارش کو ترستے ہیں)

—— پنجاب میں ابھی (۸ جولائی) تک سلسلہ برسات جاری نہیں ہوا۔ اللہم اغثنا۔

اسلامی ممالک کے حالات عراق کے شہور شورش پسند شیخ خادان کو سزائے موت کا حکم سنا دیا گیا ہے۔

—— عراق کے اخبارات راوی ہیں کہ وہاں ایک عظیم الشان عراقی نمائش منعقد کی جائے گی جس میں شام، فلسطین، شرق اردن کی حکومتیں بھی تعاون کریں گی۔

—— اسکندریہ کے یہودیوں کی خاصی تعداد فلسطین میں رہائش اختیار کرنا چاہتی تھی مگر مصری پولیس نے ان کے جہازوں کو واپس اسکندریہ بھجوا دیا

—— مصر و یونان کے درمیان ایک جدید تجارتی معاہدہ ہوا ہے۔ جس کی رو سے یونان نے مصری سامان سے پابندیاں ہٹالی ہیں۔

—— معلوم ہوا ہے کہ جاپان کے نمائندے روئی خریدنے کے لئے قاہرہ میں گشت کر رہے ہیں۔

—— ترکی میں چند پادریوں نے قانون لباس کے خلاف مظاہرے کئے۔ پولیس کے منع کرنے کے باوجود مظاہرین نے پولیس پر پتھر پھینکے۔ آخر پولیس نے مجبور ہو کر ان پر گولی چلائی۔

—— ایران میں زلزلہ کی رپورٹ سے ظاہر ہوا ہے کہ علاقہ ماژندراں میں زلزلے سے ۳۳ گاؤں تباہ ہو گئے۔

غیر ممالک شنگھائی ۷۔ جولائی کو ۲ ہزار چینی باغیوں نے یونینگ پر حملہ کر دیا۔ جنکو سرکاری افواج نے شکست دیدی۔

—— اٹلی کے ڈکٹیٹر مسولینی ہوائی جہاز میں سیر کر رہے تھے کہ جہاز پر آسمان سے بجلی گری۔ مگر نقصان کوئی نہیں ہوا۔

—— لنڈن کی اطلاع ہے کہ وزیر ہند نے انڈیا بل کی دفعہ ۲۹۹ میں ترمیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ جس کے لئے مسلمان کوشش کر رہے تھے

—— ٹوکیو کی اطلاع ہے کہ دو جاپانی جہازوں کا تصادم ہو جانے سے ۵۰ مسافر اور ۶ ملاح غرق ہو گئے۔

فتویٰ فنڈ ۱۲ تفصیل آئندہ۔

جدید انگلش گرامر۔ اس کے مطالعہ سے بہت جلد (۱۰) انگریزی لکھنا آجاتا ہے۔ قیمت ۱۲ (زکوٰۃ وطریق)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۹- ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ

اہل حدیث حدیث کے مخالف ہیں؟

(۵)

گذشتہ پرچوں میں اس سلسلہ کے چار نمبر آچکے ہیں آج پانچواں نمبر ہدیہ ناظرین ہے۔

واقعہ دیرینہ مولانا محمد حسین صاحب مرحوم بٹالوی کی لڑکی کے نکاح کی تقریب میں حافظ محمد صاحب ساکن لکھوکے ضلع فیروزپور مؤلف تفسیر محمدی پنجابی آئے تھے۔ میں بھی اپنے استاد مولوی احمد اللہ صاحب مرحوم کے ساتھ شریک مجلس تھا۔ حافظ صاحب سے کسی نے کہا کہ حنفی کہتے ہیں کہ گردن کا مسح حدیث میں آیا ہے اہل حدیث کیوں نہیں کرتے۔ بوڑھے بزرگ (حافظ صاحب) نے نرم لفظوں میں فرمایا غنیمت ہے حنفی لوگ حدیث کا نام تو لیتے ہیں گو ضعیف ہی ہو۔ یہی کیفیت ہماری ہے ہم خوش ہوتے ہیں اگر کوئی حنفی خاصکر رسمی حنفی ہم پر حدیث کی مخالفت کا الزام لگاتا ہے کیونکہ اسی بہانہ سے آپس میں حدیث کا چرچہ ہوتا رہتا ہے انہی معنے میں میرا ایک پرانا شعر ہے

ثنا خوانوں کو تیرے سخ پہ گر کندہ کیا ہوتا
ہمارا ذکر بھی ہوتا تیرا چرچہ جہاں ہوتا

ہم اس سلسلے میں نویں حدیث بسرت پیش کرتے ہیں جو "الفقیہ" کے نامہ نگار نے ہمارے برخلاف پیش کی ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے:۔

حدیث نہم حسید فرماتے ہیں کہ میں سائب کو جو بڑہ اندھا تھا تندرست پایا۔ سائب نے فرمایا کہ مجھے کسی چیز نے نفع نہیں دیا۔ مگر حضور کی دعا نے نفع دیا۔ مجھے میری خالہ حضور کے پاس لے گئی اور عرض کیا کہ حضرت یہ میری ہمشیرہ کا بیٹا ہے۔ اور یہ بیمار ہے اس کے واسطے دعا کرو۔ آپ نے دعا فرمائی۔

وہابی اس حدیث کے بھی منکر ہیں۔ کہتے ہیں کہ انبیاء اولیاء ناکارہ ہیں کچھ نفع نہیں پہنچا سکتے۔ بتاؤ اس بیمار کو حضور سے نفع پہنچا یا نہیں۔ اگر پہنچا ہے تو وہابی اس حدیث کے منکر ہوئے یا نہیں۔ ضرور ہوئے۔ اسی واسطے ہم اولیاء اللہ کے پاس جاتے ہیں اور التجا کرتے ہیں کہ ہمارے واسطے دعا کرو۔ تاکہ ہماری بدنی اور روحانی بیماریاں خدا تعالےٰ دور کردے۔ سید جو حضور کی جزء ہیں۔ مثلاً جناب سیدنا و مولانا اعلیٰ حضرت محدث علیپوری کے پاس ہم جاتے ہیں۔ اس لئے حضور دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہمیں شفا کلی عطا فرمائے آمین۔ تو یہ ہمیں مشرک وکافر کہتے ہیں۔ حالانکہ سنت طریق ہے۔"

(الفقیہ امرتسر ۲۱ جون ۱۹۳۵ء)

اہلحدیث معترضین پر بڑا افسوس یہ ہے کہ وہ اہل حدیث کا مذہب سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے ہاں اعتراض کرنے میں بڑی جلدی کرتے ہیں ورنہ کسی اہل حدیث کا یہ مذہب نہیں کہ کسی بزرگ سے دعا کی درخواست کرنا شرک ہے۔ ہاں معترضین اپنے عیب پر پردہ ڈالنے کو یہ بات بناتے ہیں۔ ہم دونوں مضمونوں کے الفاظ درج کردیتے ہیں۔ ناظرین خود ہی فیصلہ کریں اور مضمون نگار از روئے انصاف غور کریں کہ دونوں میں کیا فرق ہے۔

دعا بذریعہ ولی	دعا از ولی
(زندہ پیر کو مخاطب کرکے)	(زندہ پیر کو مخاطب کرکے)
یا حضرت! آپ میرے لئے دعا کریں خدا میری تکلیف دور کرے۔	یا حضرت! آپ بڑے پہنچے ہوئے ہیں آپ کے ایک اشارے سے بیڑا پار ہوجاتا ہے آپ ازراہ مہربانی میری تکلیف دور کردیں
(یہ جائز ہے)	(یہ شرک ہے)

اگر فوت شدہ پیر کو مخاطب کرکے یوں کہے:

امداد کن امداد کن ۔ از بندہ غم آزاد کن
در دین و دنیا شاد کن ۔ یا شیخ عبد القادرا

تو دو وجہ سے شرک ہوگا اول ندائے اموات کی وجہ سے دوم غیر اللہ سے دعا ہونے کی وجہ سے۔

معترض صاحبان! یہ ہے اہل حدیث کا مذہب اور یہ ہے اس کا حکم جو آپ کو بھی مسلم ہے یا ہونا چاہئے۔ اب بتائیے آپ لوگ جو اپنے پیر علی پوری کو مخاطب کرکے کہا کرتے ہیں کہ ؎

تو وہ مسیح زماں ہے کہ تُو اگر کہہ دے
رہے نہ گور میں مردے کو عذر بے جانی

یہ دعاء پیر کے واسطہ سے ہے یا براہ راست اسی سے ہے۔ یقیناً دوسری صورت ہے لہٰذا مختصر یہ ہے کہ کسی زندہ صالح بزرگ کی خدمت میں عرض کرنا کہ آپ میرے لئے خدا سے دعا کریں جائز ہے اور خود اس بزرگ صالح سے دعا کرنا شرک ہے جیسے

المدد! یا شاہ جیلاں المدد!

مولوی خرم علی اصلی حنفی نے کیا سچ کہا ہے ؎

ؔ خدا سے اور بزرگوں سے بھی کہنا
یہی ہے شرک یارو اس سے بچنا

یہی معنی ہیں شیخ عطار حنفی صوفی کے کلام کے ؎

غیر حق را ہرکہ خواند اے پسر
کیست در دنیا ازو گمراہ تر

ان سب کا مدار خدا کا کلام ہے:۔

لَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَالَا یَنْفَعُکَ وَلَا یَضُرُّکَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّکَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِیْنَ (پ ۱۱-ع ۱۷)

یعنی اللہ کے سوا کسی ایسی چیز کو نہ پکاریو جو نہ تجھے نفع دے نہ نقصان اگر تو نے ایسا کیا تو تو فوراً ظالموں (مشرکوں) سے ہو جائیگا۔

پس جو امر حدیث سے ثابت ہے وہی اہل حدیث کا عقیدہ ہے اور جو قرآن شریف سے ثابت ہے اہل شرک اس کے مخالف چلتے ہیں۔

حدیث دہم حضور فرماتے ہیں کہ کوئی شے ایسی نہیں جس کو میں اس مقام پر نہیں دیکھتا یہاں تک کہ جنت اور دوزخ بھی دیکھ رہا ہوں بتاؤ کونسی شے باقی رہی جس کا آپ کو علم نہیں وہابی اس حدیث کو بھی نہیں مانتے۔ حضور کے لئے علم غیب نہیں مانتے۔ (حوالہ مذکور)

اہلحدیث اس حدیث کی تشریح بھی قرآن مجید اور دوسری حدیثوں کے ساتھ ہم کرتے ہیں کیونکہ ہمارا ایمان قرآن مجید اور ساری حدیثوں پر ہے بعض پر نہیں۔ دوسری حدیثوں اور آیتوں سے ملا کر یہ مطلب صحیح معلوم ہوتا ہے کہ جن چیزوں کو ایمان میں داخل کیا گیا ہے ان چیزوں کو میں (آنحضرت) نے یہاں دیکھ لیا مثلاً ملائکہ لوح محفوظ جنت دوزخ وغیرہ۔

بھلا آپ ایمان سے کہہ سکتے ہیں کہ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کرام کے سر کے بالوں کی تعداد بھی معلوم تھی؟ (مفصل آگے آتا ہے)

حدیث ۱۲ آپ نے فرمایا کہ صفیں قائم کرو میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔ وہابی اس حدیث کے بھی منکر ہیں۔ بشر سمجھتے ہیں حالانکہ بشر کا یہ خاصہ نہیں کہ پیچھے سے دیکھ سکے۔ آپ دیکھتے تھے۔"

"رسول خدا فرماتے ہیں کہ کیا تم میری طرف دیکھتے ہو۔ خدا کی قسم تمہارا رکوع اور خشوع مجھ پر پوشیدہ نہیں۔ میں تمہیں پیٹھ پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔ یہ تو سب لوگ جانتے ہیں کہ جو شے پس پشت ہے غائب ہے۔ جسکو حضور قسم اٹھا کر بیان کرتے ہیں کہ میں غائب کو بھی جانتا ہوں۔ یہ نام کے اہلحدیث کہتے ہیں کہ اگرچہ پیغمبر قسم اٹھا کر کہے کہ میں دیکھتا ہوں مجھ سے پوشیدہ نہیں مگر ہم کبھی نہ مانینگے بتاؤ یہ اہلحدیث ہیں یا منکر حدیث۔"

(الفقیہ حوالہ مذکور)

اہلحدیث بشر کہنے والے وہابی ہی نہیں بلکہ خود وہاب بھی ہے۔ قرآن مجید پڑھنے کا اتفاق ہوا ہو تو سنو:۔ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ۔

اے رسول کہدے سوائے اس کے نہیں میں تمہارے جیسا بشر ہوں۔ یہ آیت صاف بتا رہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر تھے۔

نتیجہ جو لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بشر کہنا جائز نہیں جانتے درحقیقت وہ رسول اللہ کی رسالت کے منکر ہیں کیونکہ رسول کے معنی میں بشر داخل ہے۔ علم عقائد میں رسول کی تعریف یوں کی گئی ہے:۔

ھو بشر بعثہ اللہ لتبلیغ احکامہ

(شرح عقائد وغیرہ)

جو بشر نہیں وہ رسول بھی نہیں۔ ذرہ کسی منطقی سے پوچھئے جو حیوان نہیں وہ انسان بھی نہیں۔ بس تم لوگ مع اپنے مرشد پیر جماعت علی شاہ کے سوچ دیں کہ رسول اللہ کی بشریت کا انکار تم کو کہاں پہنچائے گا اور سنئے!

بے شک آنحضرت بشر تھے بے شک حالت نماز میں آپ کو یہ وصف حاصل تھا۔ مگر بشریت کی وجہ سے یہ حالت ہر وقت نہ رہتی تھی اسی لئے تو ایک صحابی کے یہ کہنے پر کہ پانی نزدیک ہی ہے آپ نے فرمایا ما یدرینی لعلی لا ابلغہ (مشکوٰۃ باب استحباب المال) مجھے کیا معلوم کہ میں وہاں تک پہنچونگا۔ مسئلہ علم غیب کا ذکر مکرر درج ذیل ہے کیونکہ اہل سنت اور اہل بدعت میں یہ حد فاصل ہے جس کا فیصلہ کلام الٰہی نے صاف کر دیا ہوا ہے۔

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَکُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰہِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ (پارہ ۷-رکوع ۱۱)

(اے رسول) کہہ دے کہ میرے پاس اللہ کے خزانے نہیں نہ میں غیب جانتا ہوں۔

عام اطلاع جتنی حدیثیں غیب دانی کی آپ لائیں گے سب کی تشریح یہ آیت کریگی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غیب نہیں جانتے تھے اور جو کچھ ان احادیث میں مذکور ہوگا اول تو اس سے مراد وہ غیب نہیں جس کے اہل حق منکر ہیں دوم وہ واقعات فعلیہ وقتیہ تھے دائمہ مطلقہ نہ تھے۔

تفہیم ایک دفعہ پھر ہم آپ کو سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس سنئے! غیب متنازعہ وہ ہے جس کا ذکر قرآن مجید میں یوں آیا ہے۔

یَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ۔ جو کچھ خشکی اور سمندروں اور دریاؤں کی تہ میں ہے اللہ سب کو جانتا ہے۔

مثلاً آپ ایک چیونٹی کو لیجئے اس کی بابت سوچئے کہ کتنی اس کی ٹانگیں ہیں کتنی اس کی قوت بینائی ہے کتنی سمع ہے کتنی قوت رفتار ہے کتنا مغز ہے کتنا دل ہے کتنا پھیپھڑا ہے وغیرہ۔ اس سے فارغ ہو کر اس کی ماں کی طرف خیال کیجئے کہ اس کے ماں اور باپ کون تھے؟ پھر ایک چیونٹی کو مع اس کے حالات کی تشریح کے ابتدائے دنیا سے جاننا پھر یہ جاننا کہ اس کی نسل سے کتنی چیونٹیاں ہونگی اور کس کس وقت ہونگی انکی زندگی کتنی ہوگی اخیر دنیا تک ایک سے فارغ ہو کر زمین کی ساری چیونٹیاں کتنی ہیں کتنی مرچکی ہیں کتنی

سیرت ابن ہشام۔ آنحضرت صلعم کی سب سے ... (۱۳)

ahmadimuslim.de

پیدا ہوگی وغیرہ۔ پھر اسی طرح ہر ایک کیڑے مکوڑے پھر ہر چرند پرند کے حالات بالتفصیل جاننا زمین ساری کے حیوانات حشرات الارض کے بعد انسانوں کو اسی تشریح سے جاننا۔ پھر زیر سمندر سب موجودات کو جاننا پھر آسمان کے سب ستارے سیارے ملائکہ وغیرہ کا مفصل حال کو جاننا۔ پھر زمین کی پیداوار مثلاً ایک مربع گز زمین کو لیجئے اس میں آج کیا پیدا ہوا ہے اس کے اجزا کیا کیا ہیں، اس کو پانی کتنا پہنچا ہے، ہوا کتنی پہنچی ہے، آج سے پہلے گذشتہ موسم میں یہاں کتنا غلہ پیدا ہوا تھا اس سے پہلے کتنا تھا اس سے پہلے کتنا تھا اسی طرح ابتدائے آفرینش سے حساب کیجئے پھر آئندہ اس ٹکڑے میں کتنا غلہ پیدا ہوگا پھر کتنا ہوگا۔ علیٰ ہذا القیاس تا انتہائے دنیا۔ اس ایک مربع گز کی طرح ساری زمین کا حال جاننا بھی علم غیب میں داخل ہے۔

علم غیب کے مدعی خدا کو حاضر و ناظر جان کر اپنے ضمیر کی شہادت سے بتا سکتے ہیں کہ اس تشریح بلکہ اس سے زیادہ تشریح کے ساتھ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب جانتے ہیں؟ اور اسی تشریح کے ساتھ کسی حدیث سے ثبوت دے سکتے ہیں؟

اچھا اگر دے سکتے ہیں تو مہربانی کر کے کسی حدیث سے اتنا ہی بتا دیں کہ رسول اللہ کو معلوم تھا کہ میری ڈاڑھی کے بال اتنے ہیں اور آپ کی ڈاڑھی کے اتنے۔ کیونکہ اللہ کے علم غیب میں تو اس کا علم بھی داخل ہے۔

ناظرین کرام! یہ ہے علم غیب کی قدرے تشریح جس کے اہل حق منکر ہیں۔ اس کے جواب میں ہمیں بتایا جاتا ہے کہ آنحضرت نے فلاں موقع پر سب کچھ بتا دیا۔ پس علم غیب ثابت ہو گیا۔ اجی بندۂ خدا سب کچھ تو بڑی چیز ہے اس تشریح کے ساتھ تو ایک چیونٹی کا حال بھی بیان کرتے تو اس کے لئے وہ وقت بھی جس میں ارشاد فرمایا تھا کافی نہ ہوتا بجائیکہ ما فی البر والبحر کا سارا حال بیان فرما دیتے اللہ اکبر! شیخ عطار مرحوم نے سچ کہا ہے ؎

علم غیبی کس نمے داند بجز پروردگار
ہر کہ گوید من بدانم تو از و باور مدار
مصطفےٰ ہرگز نہ گفتے تا نہ گفتے جبرئیل
جبرئیلش ہم نہ گفتے تا نہ گفتے کردگار

تعجب تو یہ ہے کہ ان حضرات (قائلین علم غیب) کو علم غیب کا اظہار کرتے ہوئے حنفی مذہب کی تصریحات کا بھی خیال نہیں رہتا۔ جنہیں اصرح عبارت یہ ہے۔

ذکر الحنفیۃ بتکفیر من اعتقد ان النبی علیہ السلام یعلم الغیب لمعارضۃ قولہ تعالیٰ۔

قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۔

یعنی علماء حنفیہ کرام نے بالاتفاق فتویٰ دیا ہے کہ جو کوئی آنحضرت کے لئے علم غیب کا اعتقاد کرے وہ کافر ہے (شرح فقہ اکبر) اللّٰہم احفظنا۔

قادیانی مشن

مرزا صاحب قادیانی، مولانا کفایت اللہ دہلوی اور جماعت احمدیہ لاہوری

مثلث مساوی الاضلاع

لاہور کے مرزائی اخبار "پیغام صلح" میں ایک چیلنج بنام مولانا کفایت اللہ دہلوی دیکھا گیا کہ مرزا صاحب قادیانی کی نسبت علماء اسلام عموماً دعوے کرتے ہیں کہ انہوں نے نبوت کا دعوے کیا اور منکرین مسلمانوں کو کافر کہا۔ ہم آپ (مولانا کفایت اللہ) کو صدر جمعیۃ العلماء کی حیثیت سے منتخب کر کے چیلنج دیتے ہیں کہ ہمارے امیر مولوی محمد علی صاحب کے ساتھ اس خصوص میں مباحثہ کر لیں۔

اس کے جواب میں جماعت المسلمین لاہور کی طرف سے جواب نکلا کہ ہم اس چیلنج کو قبول کرتے ہیں۔ اس کے جواب میں لاہوریوں نے لکھا کہ تم ہمارے مخاطب نہیں ہو۔ ہم تو آٹھ کروڑ مسلمانوں کی قائم مقامی کی مدعی جماعت کے صدر کو مخاطب کرتے ہیں تاکہ اس مناظرہ سے سب مسلمانوں کے ساتھ فیصلہ ہو سکے۔

اس کے بعد اخبار "پیغام صلح" میں ایک مضمون نکلا جس میں ذکر ہے کہ بابو عبد الحق صاحب احمدی مولانا کفایت اللہ کے پاس گئے اور ان سے کچھ سوالات کئے۔ جن کے جوابات مولانا نے جو دیئے وہ (بقول ان کے) سب کے سب عدم واقفیت از کتب مرزا پر مبنی ہیں۔ مولانا نے جماعت احمدیہ کی خدمات کی تعریف کی اور مبحث کے متعلق اپنی عدم واقفیت وغیرہ کا عذر کیا۔

ہم تو مرزائیوں کی بلکہ خود ان کے بڑے میاں مرزا صاحب متوفی کی روایات کی بابت بہت پرانی رائے رکھتے ہیں کہ یہ جماعت مع اپنے پیشوا کے سب کے سب جابر جعفی کی پارٹی ہیں اس کا ثبوت ہم نے رسالہ "علم کلام مرزا" میں مفصل دیا ہوا ہے جس کا جواب کوئی مرزائی نہیں دے سکا نہ آئندہ دے سکتا ہے۔ اس لئے اس پیغامی تحریر کو ہم صرف اتنا خیال کر سکتے ہیں کہ شاید مولانا کفایت اللہ نے کتب مرزا پر تفصیلی اطلاع نہ ہونے کی وجہ سے گفتگو کرنے پر پوری توجہ نہ کی ہوگی اور بس۔

سوال ہم ان مدعیان تحقیق و تدقیق سے سوال کرتے ہیں کہ کیا یہ آپ کا انصاف اور طریقۂ تحقیق ہے کہ کسی عالم کو یہ جان کر کہ وہ آپ کے لٹریچر سے پورا واقف نہیں مخاطب کر کے چیلنج دینا اور واقفوں کی طرف رخ نہ کرنا پھر اس کا نام تحقیق حق اور تبلیغ دین رکھنا ایک فریب نہیں تو کیا ہے؟ بحالیکہ آپ جانتے ہیں کہ امرتسر وغیرہ بلاد پنجاب میں آپ کے سوالوں کے جواب دینے کے لئے بفضلہ تعالیٰ

رسالہ محمدیہ - رد شیعہ کی تردید میں از حضرت (۱۳) مجدد الف ثانی سرہندی - قیمت ۴ر (دفتر اہلحدیث)

کئی موجود ہیں۔ جن میں سے ایک کا دعویٰ ہے ؎

مجھ سا مشتاق جہاں میں کوئی پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لیکر

بس اگر آپ کو ان دونوں مسئلوں کی تحقیق کا شوق ہے جس کے لئے مولانا کفایت اللہ صاحب کو آپ نے چیلنج دیا ہے تو آپ ادھر رخ کیجئے ہم آپ کا چیلنج قبول کرکے دونوں مسئلوں پر بحث کرنے کو تیار ہیں۔

دفع دخل اگر یہ خیال ہو کہ مولانا کفایت اللہ کو بوجہ جمعیۃ العلماء کی صدارت کی وجہ سے چیلنج دیا تھا آپ اس کے صدر نہیں ہیں لہٰذا ہم آپ سے بحث نہیں کریں گے تو جواب سنو! میں جمعیۃ العلماء کا صدر نہیں مگر میں تمہارے بانیٔ سلسلہ کا مدمقابل ہوں جس کو وہ ہمیشہ مخاطب کرتے رہے یہاں تک کہ آخرکار آپ نے آخری فیصلے کا جو اعلان کیا وہ خاص میری ذات خاص سے متعلق تھا کیونکہ آپ نے میری موت کو تمام مباحث میں فیصلہ کن قرار دیا تھا۔ غور کریں میری یہ حیثیت ضائع نہیں ہوئی۔ اب بھی بحال ہے بلکہ بڑی قوت سے بحال ہے۔ اس لئے میں کہہ سکتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اس بحث کے بعد

دوسری بحث آخری فیصلے پر بھی ہوگی۔ یعنی دو مسئلے آپ کی طرف سے زیر بحث ہونگے اور ایک میری طرف سے۔ رہا منصفوں کا تقرر سو یہ امر بالکل آسان ہے۔ مجھے وہی صورت منظور ہوگی جو آپ کے بانیٔ سلسلہ احمدیہ (حضرت مرزا صاحب قادیانی) نے آریوں کے سامنے پیش کی تھی۔ امید ہے آپ کو اس سے اعتراض نہ ہوگا۔ آپ کے پوچھنے پر وہ حوالہ بتایا جائے گا۔ سردست اتنا اصولی طور پر نوٹ کیجئے کہ منصفوں کی صورت وہی ہوگی جو بڑے مرزا صاحب نے کل آریوں کے سامنے پیش کی تھی۔ جسکو بحیثیت اتباع مرزا تسلیم کرنا آپ کا فرض ہے کیونکہ آپ کا سارا تانا بانا مرزا صاحب قادیانی کی تصدیق کے لئے ہے۔ اگر اب بھی آپ نے میرے ساتھ مباحثہ کرنا منظور نہ کیا بلکہ اور کسی صاحب کو مخاطب کیا تو میں ایک سرد آہ بھر کر کہوں گا ؎

جاتا ہے یار تیغ بکف غیر کی طرف
او کشتۂ ستم تیری غیرت کہاں گئی

ویدوں کے مصنف

(از پنڈت آتمانند جی ست دھرم منڈل بٹالہ گورداسپور)

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

پنڈت جی مزید پوچھتے ہیں کہ:۔

"کیا یم یمی سچ مچ کوئی دو بولتے ہوئے شریر دہاری (مجسم) جیو ہیں بالکل نہیں"!

ہاں مہاشہ جی! یم۔ یمی دو سگے بھائی بہن تھے۔ نہ کہ بے جان۔ سوامی دیانند جی نے بھی انہیں انسان ہی مانا ہے نہ کہ حیوان یا بے جان۔ سنئے رگوید ۱۰-۱۷-۱ و ۲ میں اسی یم یمی کو سرنیو اور ودسوان کی اولاد لکھا ہے جس کے متعلق ویدانگ نرکت ۱۲-۱۰ میں بھی لکھا ہے کہ

" तत्रेतिहासमाचक्षते-त्वाष्ट्री सरण्यू विवस्वत आदित्याद् यमौ मिथुनौ जनयाञ्चकार "

ترجمہ (آریہ سماجی پروفیسر چندر منی جی) "توشٹا کی پتری (بیٹی) سرنیو نے ودسوان (سورج) سے یم یمی کے جوڑے کو اُتپن (پیدا) کیا" (بلفظہٖ)

مہاشہ جی یہ بھی بتلا دیں کہ سورج سے سرنیو نے اولاد کیونکر حاصل کی؟ دیکھئے وید میں کتنی بڑی عقلمندی کی بات لکھی ہے۔

یہی یم۔ یمی بہن بھائی رگوید کے کئی سوکتوں کے رشی بھی ہوئے ہیں۔ مہاشہ دشوناتھ جی ایم اے مزید لکھتے ہیں کہ:۔

"آگے چلکر رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۸۵ جس کا رشی سوریہ ساوتری ہے ورنن ہے اور وہاں لڑکی کا نام نہیں جس کے بیاہ کا ذکر اس سوکت میں آیا ہے وید میں اتہاس نہیں ہے۔"

مہاشہ جی کے زعم میں اس سوکت کا رشی سوریا ساوتری کوئی مرد ہے۔ اسی لئے آپ نے اس کا رشی صیغہ مذکر کا استعمال کیا ہے۔ مہاشہ جی کی جوتی سے خواہ سوریا ساوتری مرد ہو یا عورت۔ مہاشہ جی کو اپنی تنخواہ سے مطلب۔ بقول کے ساری رات زلیخا پڑھی لیکن پتہ نہ چلا کہ زلیخا عورت تھی یا مرد؟ یہی حال ہمارے پنڈت جی کا ہے۔ مہاشہ جی سنئے۔ سائن آچاریہ اتھرو وید کانڈ ۱۴ کے شروع میں لکھتے ہیں کہ

"सूक्कारम्भे सूर्या नाम या सूर्य्य रूपा सवितृ पुत्री देवी तस्या विवाहस्य कथा वर्णिता"

ترجمہ: سوکت کے شروع میں سوریا ساوتری سورج کی بیٹی دیوی کا نام آتا ہے۔ اُسی (سوریا ساوتری دیوی) کے بیاہ کا حال اس سوکت میں پایا جاتا ہے

رسالہ دھرم بابت نومبر ۱۹۳۲ء کے صفحہ ۴ پر پنڈت دامودر ساتولیکر جی بھی لکھتے ہیں کہ:۔

"اس سوکت میں آتم دیوتا کا ارتھ جو رشی ہے وہی دیوتا ہے۔ ارتھات (یعنی) ساوتری سوریا نے اپنے ہی وواہ کا ورنن (بیاہ کا ذکر) جیسا وواہ ہوا ہے ویسا کیا ہے"۔ (بلفظہٖ)

پس رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۸۵ یا اتھرو وید کانڈ ۱۴ سوکت ۲ میں اس سوکت کی رشی سوریا ساوتری کے اپنے ہی نکاح کا حال درج ہونے سے بلاشک و شبہ ثابت ہے کہ یہ سوکت سوریا ساوتری نامی لڑکی کی تصنیف ہے اور اسی طرح سارے وید انسانوں کی تصانیف ہیں نہ کہ خدا کا کلام یا گیان۔

مزید خواہشمند میری تصنیف "وید ارتھ پرکاش" ملاحظہ فرماویں ویدوں کے متعلق اس سے بہتر تصنیف عرصہ پانچ ہزار برس سے دنیا میں نہیں لکھی گئی۔ قیمت معہ محصول ڈاک ایک روپیہ آٹھ آنے۔

ملنے کا پتہ:۔ آتمانند ست دھرم منڈل کرہ آتما سنگھ بٹالہ (ضلع گورداسپور)

ahmadimuslim.de

الزاق الکعبین

نماز میں پیر ملانے کا حکم

(مرقومہ مولوی محمد احمد صاحب سرائمیر)

اس مضمون کی پہلی قسط ۲۱ جون کے اہلحدیث میں شائع ہو چکی ہے اب دوسری قسط ملاحظہ فرمائیں۔

باب الزاق المنکب بالمنکب و القدم بالقدم فی الصف - فی فتح الباری قوله باب الزاق ای المراد بذالک المبالغة فی تعدیل الصف وسد خلله والامر بسد خلل الصف والترغیب فیه احادیث کثیرة اجمعها حدیث ابن عمر عند ابی داؤد وصححه ابن خزیمه والحاکم ولفظه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اقیموا صفوفکم وحاذوا بین المناکب وسدوا الخلل ولا تذروا فرجات للشیطان ومن وصل صفا وصله الله ومن قطع صفا قطعه الله۔ (ترجمہ) کندھوں کو کندھے کے ساتھ اور قدم کو قدم کے ساتھ ملانا اور چسپاں کرنا یہ باب بخاری میں ہے اور فتح الباری میں ہے۔ تعدیل صف اور فرجہ کے بند کرنے میں اس حدیث سے مبالغہ مراد ہے اس لئے صف کے فرجہ بند کرنے میں اور نیز اس کی ترغیب میں بہت حدیثیں وارد ہوئی ہیں ان میں سے جامع حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کی ہے۔ یہ ابوداؤد میں ہے اور اس کو ابن خزیمہ اور حاکم نے صحیح کہا ہے لفظ اس کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی صفوں کو خوب سیدھی رکھو اور مونڈھوں کو مونڈھے کے مقابل کرو اور فرجوں کو بند کرو اور شیطان کے لئے فرجوں کو نہ چھوڑو۔

(۱۰) عن جابر بن سمرة السوائیؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا تصفون کما صف الملائکة عند ربها قال قلنا کیف تصف الملائکة عند ربها قال یتمون الصف الاول و یتراصون فی الصف۔

(ترجمہ) جابر بن سمرہ سوائیؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کیوں نہیں تم لوگ صف میں کھڑے ہوتے جیسا کہ فرشتے اپنے رب کے نزدیک صف میں کھڑے ہوتے ہیں جابرؓ نے کہا کہ ہم لوگوں نے کہا کہ اور کس طرح فرشتے اپنے رب کے نزدیک صف میں کھڑے ہوتے ہیں فرمایا کہ وہ لوگ پہلی صفوں کو پوری بھر لیتے ہیں اور صف میں خوب مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ حدیث ابن ماجہ میں ہے۔

(۱۱) حدثنا سماک بن حرب انه سمع النعمان بن بشیر یقول کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یسوی الصف حتی یجعله مثل الرمح او القدح قال فرای صدر رجل ناتیا فقال رسول الله صلعم سووا صفوفکم او لیخالفن الله بین قلوبکم۔

(ترجمہ) حدیث کی ہم سے سماک بن حرب نے انہوں نے نعمان بن بشیر سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلعم صف کو سیدھی کرتے یہاں تک کہ اس کو نیزہ یا تیر کی طرح سیدھی کرتے نعمان نے کہا کہ ایک مرد کا سینہ صف سے نکلا ہوا تھا تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ صفوں کو خوب برابر کرو ورنہ اللہ تم لوگوں کے درمیان اختلاف ڈال دیگا۔ حدیث ابن ماجہ میں ہے۔

اس وقت مسلمانوں میں اسی وجہ سے اختلاف ہے کہ صفوں کو خوب درست اور سیدھی نہیں کرتے جو شخص جہاں چاہتا ہے کھڑا ہو جاتا ہے۔

(۱۲) عن عائشہ رض قالت قال رسول الله صلعم ان الله وملائکته یصلون علی الذین یصلون الصف ومن سد فرجة رفعه الله بها درجة۔ (ترجمہ) عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے فرشتے جو لوگ صف میں مل کر کھڑے ہوتے ہیں، ان پر رحمت بھیجتے ہیں اور جو کشادگی بند کرتا ہے اللہ اس کے ذریعہ سے درجہ بلند کرتا ہے۔

اب ذرا غور سے سنیں ان تمام حدیثوں سے صف میں مل کر کھڑے ہونے کا ثبوت بین معلوم ہوتا ہے اور صحابہ کرام کا تعامل برابر ہوتا چلا آرہا ہے۔ کسی صحابی یا تابعی سے اس کی نفی نہیں ثابت ہوتی اور کس قدر وعید اس کے لئے معلوم ہوتی ہے جو صف میں مل کر نہ کھڑا ہو۔ بلکہ شریعت (نبی صلعم) سے مبالغہ کا ثبوت ہوتا ہے جبکہ شریعت نے اس میں مبالغہ کیا ہے تو ہم کو بھی وہی لازم ہے خیال کرو کہ جب رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ صفوں کو برابر کرو میں تم لوگوں کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں اس وقت صحابہ کرام نے اپنے کندھوں کو دوسروں کے کندھوں سے اور قدم کو قدم سے ملانا شروع کر دیا۔ بلکہ ایک روایت میں ہے اپنے ٹخنوں کو ٹخنے سے ہم لوگ ملاتے تھے۔ اور صف میں رسول اللہ صلعم کے سامنے۔ حالانکہ یہ نہیں فرمایا کہ قدموں کو قدموں سے اور ٹخنے کو اپنے ٹخنے سے ملاؤ۔ لیکن صحابہ کرام نے یہی سمجھا کہ رسول اللہ صلعم کا مقصد یہی ہے اور فرجہ اسی وقت بند ہو سکتا ہے جبکہ قدم قدم سے ملے ورنہ کشادگی باقی رہے گی۔ بخلاف اس کے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ غسل کرتے وقت پلکوں کے اندر پانی ڈالتے تھے یہ ان کا ایک فعل ہے جو ہم پر عمل لازم نہیں ہے۔ یا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وضو کرتے وقت علاوہ کہنیوں کے اوپر بھی دھوتے تھے یہ بھی انہیں کا عمل تھا۔ رسول اللہ صلعم کا حکم نہیں تھا۔ وضو کی بابت تو صرف اسباغ الوضو فرمایا ہے اور بس۔ پھر اگر آپ حنفی ہیں تو عدم الزاق

وعدم الرجس کے بارہ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول پیش کرتے تو ایک حد تک مناسب تھا۔ اور میں تو بمقابل ان حدیثوں کے اس کو بھی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں کیونکہ یہ میرے عقیدہ کے خلاف ہوگا۔

امام طحطاوی رحمہ اللہ کا قول آپ نے دکھلایا ہے وہ بالکل مبہم وغیر واضح ہے۔ پھر اگر امام موصوف کی نظر ان حدیثوں پر ہوئی ہوگی تو ہم اس کو تنہا مصلی کے اوپر محمول کرتے ہیں اور وہ محل عمل قرار دیا جا سکتا ہے۔ یہ بات ہرگز عقل باور نہیں کرتی کہ ان حدیثوں کو دیکھتے ہوئے اس کے برخلاف عقل اور رائے سے مسئلہ لکھا یا کہا ہو کیونکہ یہ عمل آج تک کسی مجتہد یا امام کا دیکھنے میں نہیں آیا۔ بلکہ تمام ائمہ کا قول یہ ہے کہ جو مسئلہ ہمارا حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف دیکھو اس کو دیوار پر پھینک دو اس پر ہرگز عمل نہ کرو۔

مولانا اشرف علی صاحب جن کو حکیم الامت کا لقب دیا گیا ہے وہ بھی اپنے خطبہ ماثورہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ صف میں خوب مل کر کھڑے ہو، فرجہ کو بند کرو اسی فرجہ سے شیطان آتا ہے اور نماز کو خراب کرتا ہے۔ اور انہیں حدیثوں میں سے بعض کو حاشیہ پر استدلال میں مع صفحہ کے پیش کیا ہے۔

قولہ احدنا۔ آہ۔ اقول احادیث مذکورہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے مولانا شیخ عبدالحق رحمہ اللہ کا ترجمہ لیا جائے تو محض لفظی ترجمہ سمجھا جاتا ہے ورنہ اس کا کوئی مفہوم نہیں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو ایک شخص تو پاؤں ملا دے اور دوسرا نہیں اگر ایک اپنے پہلو کے نمازی کے ساتھ ملا دیگا تو دوسرا بھی ملا دیگا ورنہ الزاق کا عمل ثابت نہ ہوگا۔ بہرحال کم از کم دو ہوں گے تو اس وقت اتصال ہوگا۔ اگر وہ صورت جو آپ نے فرمائی ہے قائم ہوتی تو ضرور جو نہیں ملاتا

اس کو منع فرماتے کیونکہ تسویہ میں مبالغہ منظور ہے چونکہ تمام مصلیان پاؤں ملاتے تھے اس لئے اختلاف تسویہ میں نہیں ہوا پس ایسی صورت میں روک ٹوک کی ضرورت نہیں ہوئی اور عام محاورہ اس لفظ کا عموم ہے بلکہ جہاں شریعت کو عموم منظور ہوتا ہے وہاں یہی لفظ احد سے کام لیا جاتا ہے اور ضمائر کی جانب مضاف کیا جاتا ہے۔ وہ ضمیریں خواہ غائب ہو، خواہ متکلم، خواہ حاضر۔ اور یہ اضافت معنوی ہوتی ہے۔ اور اس کا استعمال لفظ من کے ساتھ ہوتا ہے۔ چنانچہ مثالوں سے ظاہر ہوگا۔

(۱) حدثنا فی البخاری وقال الحسن کان القوم یسجدون علی العمامة والقنسوة ویداہ فی کمہ۔ ترجمہ۔ اور کہا حسن نے قوم اپنے عمامہ اور ٹوپی پر سجدہ کرتی تھی۔ اور اس کے دونوں ہاتھ آستینوں میں رہتے۔ فی فتح الباری قولہ یداہ ای ید کل واحد منہم۔ ترجمہ۔ فتح الباری میں ہے قولہ یداہ یعنی ان میں ہر ایک کا ہاتھ آستینوں میں رہتا۔ شبہ ہوتا ہے کہ ایک آدمی کے دو ہاتھ ہوتے ہیں ممکن ہے کہ ایک ہی آدمی ایسا کرتا تھا۔ اس کو دفع کر دیا کہ نہیں ہر ایک کا ہاتھ مراد ہے۔

(۲) عن انس بن مالك قال كنا نصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیضع احدنا طرف الثوب من شدة الحر فی مكان السجود۔

(ترجمہ) انس بن مالک سے روایت ہے کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو ایک ہم میں کا گرمی کی شدت سے سجدہ کی جگہ پر اپنے کپڑے کا کنارہ رکھ لیتا تھا۔ (تاکہ قدرے آرام ملے) یعنی ہم لوگ شدت کی گرمی سے کپڑے کو بجائے سجدہ رکھ لیتے تاکہ آرام ملے۔

(۳) عن ابی قتادة السلمی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا جاء احدكم المسجد فلیركع ركعتین۔

(ترجمہ) ابو قتادہ سلمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی مسجد میں آئے تو دو رکعتیں پڑھ لیا کرے کیا اس کے یہ معنی صحیح ہوں گے کہ ایک آدمی تم میں سے مسجد میں آئے تو دو رکعتیں پڑھ لیا کرے اور ایک سے زائد آویں تو نہ پڑھیں اس کا کوئی مفہوم نہیں ہوتا۔ بلکہ حکم عام ہے۔ (باقی آیندہ)

بائیبل اور مرض جریان

(از مولوی عبداللہ ثانی امرتسری)

شریعت حقہ میں صداقت کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ اس میں ایسے احکام دیئے جاویں جو انسانی طاقت سے باہر نہ ہوں بلکہ ہر ایک انسان اپنی طاقت کے موافق شریعت پر عمل کر سکے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے۔ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا۔ خدا کسی کو اسکی طاقت سے باہر کا مکلف قرار نہیں دیتا

مگر بائیبل میں اس اصول کے خلاف احکام بتائے گئے ہیں حالانکہ مسیحیوں کے نزدیک نجات بصورت کفارہ ہونی چاہئے۔ جس کے لئے نہ اعمال کی ضرورت ہے اور نہ ایسی قیود شاقہ میں مقید ہونے کی حاجت مگر باوجود اس کے بائیبل میں ایسے احکام موجود ہیں جو طاقت سے زیادہ ہیں۔ اور اس امر کی شہادت ہیں کہ یہ خالق کل کے احکام نہیں۔

اس وقت کتاب احبار ہمارے پیش نظر ہے جس میں مرض جریان کے مریض کے لئے چند احکام دیئے گئے ہیں۔ حالانکہ مرض کسی کے بس کی بات نہیں۔ مریض حدوث مرض کے بعد بے بس ہے لیکن شریعت مسیحی کے احکام قابل غور ہیں جو کتاب احبار وگنتی و سموئیل وغیرہ میں مختلف امراض کے متعلق آئے ہیں سردست ہم صرف مرض جریان کے متعلقہ احکام نقل کئے دیتے ہیں۔ ارباب فہم خود کے رائے قائم کریں کیا ایسے احکام تکلیف لایطاق ہیں یا نہیں اگر ہیں تو کیا وہ کتاب خدائی کتاب ہو سکتی ہے یا کم از کم وہ حصہ جس میں یہ احکام اور اس جیسے اور مسطور ہیں

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب مصنفہ جناب مولانا اشرف علی تھانوی (۱۰؍۲) قیمت مجلد ... (مرکز اہلحدیث)

کلام الٰہی کہا جا سکتا ہے۔ بہرصورت کتاب احبار کی عبارت درج ذیل ہے۔ ناظرین بغور پڑھ کر نتیجہ اخذ کریں:-

"پھر خداوند نے موسےٰ اور ہارون کو مخاطب کر کے فرمایا کہ بنی اسرائیل سے خطاب کرو اور ان کو کہو اگر کسی شخص کے بدن میں جریان کا مرض ہو تو وہ جریان کے سبب سے ناپاک ہے اور جریان کے وقت اس کی ناپاکی یوں ہوگی کہ کیا اس کے بدن سے جریان جاری ہو۔ کیا اس کا بدن جریان سے بند ہو وہ ناپاک ہے۔ جو شخص جسے جریان ہے جس بستر پر سوئیگا وہ بستر ناپاک ہے اور ہر ایک چیز جس پر وہ بیٹھ جائے ناپاک ہوگی۔ اور جو کوئی اس کے بستر کو چھوئے اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے غسل کرے اور شام تک ناپاک رہے۔ اور جو کوئی اس چیز پر جس جگہ جریان والا بیٹھا ہو بیٹھے اپنے کپڑے دھوئے اور پانی میں نہائے اور شام تک ناپاک رہے۔ اور جو کوئی اس کے بدن کو جسے جریان ہے چھوئے تو وہ اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے غسل کرے اور شام تک ناپاک رہے اگر وہ جسے جریان ہے کسی شخص پر جو پاک ہے تھوک دے تو وہ شخص اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے غسل کرے اور شام تک ناپاک رہے۔ اور وہ سب چیز جس پر وہ جریان والا سوار ہو ناپاک ہوگی اور جو کوئی کسی چیز کو جو اس جریان والے کے نیچے ہے چھوئے شام تک ناپاک رہے اور جو کوئی ان چیزوں کو اٹھائے وہ اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے غسل کرے اور شام تک ناپاک رہے۔ اور جس کو یہ شخص جسے جریان ہے بن ہاتھ دھوئے چھوئے اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے غسل کرے اور شام تک ناپاک رہے اور مٹی کا وہ باسن جسکو جریان والا چھوئے توڑا جائے اور ہر ایک باسن جو چوبی ہو پانی سے دھویا جائے اور جب وہ جسے جریان کا مرض ہے چنگا ہو جائے تو وہ سات دن اپنے پاک ہونے کے لئے گنے تب وہ اپنے کپڑے دھوئے اور اپنا بدن بہتے ہوئے پانی سے دھوئے تب وہ پاک ہوگا۔ آٹھویں دن دو قمریاں یا کبوتر کے دو بچے لیکے خداوند کے حضور جماعت کے خیمے کے دروازے پر کاہن کے پاس لائے اور انہیں کاہن کے حوالے کرے اور کاہن گذرانیں ایک خطا کی قربانی کے لئے اور دوسرا سوختنی قربانی کے لئے اور کاہن اس جریان والے کی بابت اس کے لئے خداوند کے آگے کفارہ ہے۔" (ب ۱۵ آیت ۱ تا ۱۶)

ناظرین! غور کریں کہ شریف الطبع خوب آدمی احکام خداوندی پر چلنے کے خواہشمند جو کبھی نہ کسی وجہ سے اس مرض میں مبتلا ہیں یا ہو جائیں وہ ان کی پابندی کر سکتے ہیں اگر نہیں تو مسیحی مذہب کے مفتی صاحبان ان کے حق میں کیا فتویٰ دیں گے۔ مگر فتوے احکام خداوندی سے جو آزادی کوئی وقعت نہ ہوگی۔

نکاح شغار کی تحقیق

یعنی نکاح مبادلہ

چونکہ دور جاہلیت میں عام طور پر تو نکاحوں میں علاوہ نکاح بصورت مہر مقرر ہوتا تھا۔ جس کی صورت یہ تھی کہ ایک شخص اپنی لڑکی یا قریبہ کسی دوسرے کے لڑکے یا قریبی سے نکاح کر دیتا اس شرط پر کہ تو اپنی لڑکی یا قریبہ میرے ساتھ یا میرے لڑکے کے ساتھ نکاح کر دے۔ مہر اس میں کچھ نہ ہوتا تھا۔ اس کا نام "شغار" تھا۔ پس شغار کے معنے اردو میں "نکاح مبادلہ" ہیں اور پنجابی زبان میں "وٹے دا ساک"۔ حدیث شریف میں اس قسم کے نکاح کی بابت منع آیا ہے۔ اب علماء کے دو گروہ ہیں ایک گروہ کہتا ہے شغار میں اگر فریقین کی طرف سے مہر کی نفی ہو تو نکاح جائز نہ ہوگا اگر مہر مقرر ہو تو چاہے بصورت تبادلہ ہو نکاح جائز ہے۔ راقم مضمون مولوی عبد الجلیل صاحب کی تحقیق فریق ثانی سے متفق ہے اس لئے فریق اول کے جواب میں آپ نے مضمون بھیجا ہے جو درج ذیل ہے۔ (مدیر)

پرچہ تنظیم میں اپریل ۱۹۳۵ء سے بطور ضمیمہ مسئلہ شغار کی ایک بسیط تحریر طبع ہو رہی ہے مگر فی الحقیقت وہ تحقیق تحقیق نہیں ہے محدثین کے مسلک سے کوسوں دور ہے۔ حضرت شیخ الہند شمس العلماء مولانا سید محمد نذیر حسین قدس اللہ سرہ العزیز کا مہر کردہ و دیگر اہل حق کا فتوے در بارہ جواز مع المہر و خروج آں از شغار منہی عنہ مطبوع ضمیمہ فتاویٰ نذیریہ موجود ہے پھر مع المہر شغار منہی عنہ میں داخل کرنا متفقہ مسئلہ علماء اہل حدیث کے خلاف کر کے جماعت اہل حدیث میں ایک جداگانہ شق پیدا کرنا ہے۔ مناسب معلوم ہوا کہ اس امر کے متعلق ایک مضمون مختصر حوالہ قلم ہو جس سے حقیقت مسئلہ کی منکشف ہو۔ پس واضح ہو کہ حدیث لا شغار فی الاسلام شغار کو اسلام سے نفی کر رہی ہے یعنی اسلام میں شغار نہیں۔ اس سے یہ بات معلوم ہو رہی ہے کہ اسلام کے سوا کسی اور میں شغار تھا جسکو شارع علیہ السلام اپنے مذہب میں مغایر فرماتے ہیں کتب کے ملاحظہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ جاہلیت یعنی زمانہ رسالت مآب کے قبل کے لوگوں کا ایک معمول بہ نکاح تھا۔ صراح و منتہی الارب میں ہے۔ شغار بالکسر نکاح جاہلیت۔ مختار الصحاح رازی، صحاح جوہری میں ہے۔ الشغار بالکسر نکاح کان فی الجاھلیۃ۔ مصباح المنیر میں ہے۔ وکان

ahmadimuslim.de

وکان شائعًا تاج المصادر بیہقی میں ہے۔ المشاغرۃ من الشغار وھو نکاح کان فی الجاھلیۃ: ابن العربی احکام القرآن میں لکھتے ہیں۔ فان الناس کانوا یتنا کحون فی الجاھلیۃ بالشغار۔ امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں۔ کان الشغار من نکاح الجاھلیۃ ابن الاثیر نہایہ میں اور علامہ محمد طاہر فتنی مجمع بحار الانوار میں تحریر فرماتے ہیں۔ ھو نکاح معروف فی الجاھلیۃ۔ ان ائمہ لغت کی تصریحات سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ یہ جاہلیت کے زمانہ والوں کا ایک قسم کا نکاح ہے۔ زمانہ جاہلیت والوں کا یہ نکاح کس طور کا تھا اس میں رائے زنی کی تو کوئی ضرورت ہی نہیں جب یہ ایک قوم کا مرسوم معاملہ ہے تو بس اس میں ان کا طریق مرسوم معلوم ہو جانا بس کافی ہے جیسے کوئی امر توفیقی ہوا کرتا ہے ان کے مرسومی معاملہ میں فقہاء کو ان کی اصطلاح میں علماء کو رائے زنی کا کیا حق ہے نہایہ ابن الاثیر و مجمع بحار الانوار میں ہے:۔

ھو نکاح معروف فی الجاھلیہ کان یقول الرجل للرجل شاغرنی ای زوجنی اختک او بنتک او من تلی امرھا حتی ازوجک اختی اوبنتی او من امرھا ولا یکون بینھما مھر وتکون بضع کل واحدۃ منھما بضع الاخری۔

مقدمہ ابن رشد مالکی مختصر مدونہ صفحہ ۲۶۳ ج ۲ میں ہے کان الرجل فی الجاھلیۃ یقول للرجل شاغرنی ای زوجنی ابنتک علی ان ازوجک ابنتی بلا مہر علامہ بیہقی تاج المصادر اور جوہری صحاح میں رازی مختصر صحاح یعنی مختار میں اور فاضل جمال صراح میں رقمطراز ہیں۔ واللفظ للتاج المشاغرۃ من الشغار نکاح کان فی الجاھلیۃ وھو ان یقول الرجل للاخر زوجنی بنتک او اختک علی ان ازوجک اختی او بنتی علی ان صداق کل واحدۃ منھما بضع الاخری کانھما رفعا المھر واخلیا البضع منہ ومنہ الحدیث لا شغار فی الاسلام:

قاموس میں ہے:۔ الشغار بالکسر ان تزوج الرجل امراۃ علی ان یزوجک اخری بغیر مہر صداق کل واحدۃ بضع الاخری۔ اہل جاہلیت کا دستور العمل یہ تھا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے کہتے کہ تو مجھ سے اپنی دختر ہمشیرہ یا جو بھی تیرے زیر ولایت ہو نکاح کر دے۔ میں تجھ سے اپنی دختر یا ہمشیرہ یا جو بھی میرے زیر ولایت ہے نکاح کر دیتا ہوں مہر بھر کچھ نہیں فرج لو اور فرج دو۔ آدمی لو اور آدمی دو۔ یہ تھا وتیرہ اہل جاہلیت کا جسے بیک زبان ائمہ لغت نے بیان کیا ہے۔ تاج العروس صفحہ ۳۰۱ ج ۳ میں ہے

قال الشافعی و ابوعبید ہ وغیرھما من العلماء الشغار المنھی عنہ ان یزوجہ الرجل حریمتہ علی ان یزوجہ المزوج حریمۃ لہ اخری ویکون صداق کل واحدۃ بضع للاخری کانھما رفعا المھر واخلیا البضع عنہ:

ابوعبید ائمہ لغت سے ہے اور امام شافعی کون ہیں سب واقف ہیں صاحب تاج العروس ان دونوں بزرگوں کے علاوہ بھی کل علماء سے بالاتفاق بیان کرتے ہیں شغار ممنوع وہی ہے جس میں آدمی اپنی محرمہ دیکر دوسرے کی محرمہ لے بلا مہر فرج منکوحہ دیکر فرج منکوحہ لے مہر بھی یہی سب کچھ یہی۔

بدایۃ المجتہد صفحہ ۳۵ ج میں ہے:۔ فاما نکاح الشغار فانھم اتفقوا علی ان صفتہ ھو ان ینکح الرجل ولیتہ رجلا اخر علی ان ینکح الاخر ولیتہ ولا صداق بینھما الا بضع ھذہ ببضع الاخر واتفقوا علی انہ نکاح غیر جائز لثبوت النھی۔ شغار کی تعریف و توصیف میں سب کے سب علماء متفق ہیں وہ یوں ہے کہ آدمی اپنی ولیہ کا کسی دوسرے سے اس بنا پر نکاح کر دے کہ وہ اپنی ولیہ کا اس سے نکاح کر دے مہر ان میں کچھ نہیں یہی کہ منکوحہ دی منکوحہ لی۔ نیز سب کا اتفاق ہے کہ یہ نکاح بایں صفت جائز نہیں ممانعت ثابت ہونے کی وجہ سے کتاب الام صفحہ ۶۶ ج ۵ میں امام شافعی فرماتے ہیں۔ اذا انکح الرجل ابنتہ او المراۃ یلی امرھا من کانت علی ان ینکحہ ابنتہ او المراۃ یلی امرھا من کانت علی ان صداق کل واحدۃ منھما بضع الاخری ولم یسم لواحدۃ منھما صداق فھذا الشغار الذی نھی عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فلا یحل النکاح جب آدمی اپنی دختر یا اپنی مولیہ جو بھی ہو ان کا نکاح کر دے اس بنا پر کہ دوسرا اپنی دختر یا اپنی مولیہ جو بھی ہو نکاح کر دے مہر میں یہی ایک کی فرج کا لینا دوسری کا دینا کسی ایک کے مہر کا بھی ذکر نہ ہو بس یہی وہ شغار ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

ان عبارتوں سے شغار کی اصلیت و اسکی کیفیت روز روشن کی طرح معلوم ہو گئی اور اہل جاہلیت میں جس طریق سے معمول تھا وہ بھی معلوم ہو گیا۔ بالاتفاق ائمہ لغت و ائمہ اعلام زمانہ جاہلیت والوں کی غرض اس نکاح میں فرج کا فرج کے عوض اپنے لئے حلال کرنے کرانے ہی کی ہوا کرتی تھی۔ لا غیر یہ مقصد نہیں کہ جو نکاح بلا ذکر مہر کے ہوا ہو وہ بھی شغار ہی ہے۔ چونکہ ان کی غرض اصلا مہر کے عدم تقرر کی نہیں ہوتی بلکہ کسی وجہ سے تقرر مہر نہ آیا گر انہیں مہر دینا پڑیگا نکاح کے منعقد ہونے میں شبہ نہیں بخلاف شغار کے کہ اس میں مہر کا تقرر ہی مقصود نہیں ہوتا بلکہ فرج ہی فرج کے مقابلہ میں دیدی اور لے لی۔ یہی ان کی غرض یہی ان کی غائت۔ یہی ان کا عندیہ ہے اور بس چھٹی مل گئی۔ لہذا اس نکاح میں اور اس میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ نیز اگر کوئی اپنی مولیہ دے اور کسی کی مولیہ لے مگر باقاعدہ مہر وغیرہ کے ساتھ فرج کا فرج سے تبادلہ ہی مقصود نہ ہوا اس نکاح کو شغار نہیں کہتے۔ لڑکی لینا لڑکی دینا مہر کے تقرر کے ساتھ شرعاً شغار میں داخل نہیں اہل جاہلیت و اہل اسلام ہر دو کی نیتوں میں ہی زمین آسمان کا فرق ہے۔ اہل جاہلیت کی غرض لڑکی وغیرہ لینا اور دینا بطور تبادلہ کے مہر سے کوئی سروکار نہیں بلکہ فرج حلال کر دینا کرا لینا فرج دے دلا کر یعنی اپنی مولیہ دیکر اس کے عوض میں کسی کی مولیہ لینا ہے اس میں

تفسیر القرآن ۔ مغفور مولانا ثناء اللہ صاحب (ص۱۰۷) عربی زبان میں ہے۔ لغت ۱۰ (رقی)

ahmadimuslim.de

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۱)

(گذشتہ سے پیوستہ)

چنانچہ صحیح بخاری پارہ پانچ صفحہ ۱۲۶ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور پارہ ۷ صفحہ ۲۲ اور پارہ ۸ صفحہ ۱۳ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

"لا تشد الرحال الا الی ثلثة مساجد المسجد الحرام ومسجد الرسول ومسجد الاقصیٰ انتہی"

یعنی نہ باندھے جاویں کجاوے اونٹ پر یعنی سفر کے لئے سوائے تین مساجد کے مسجد خانہ کعبہ اور مسجد نبوی مدینہ طیبہ اور مسجد اقصیٰ بیت المقدس کے لئے انتہی۔

اور مؤطا امام مالک رحمہ اللہ صفحہ ۹ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:۔

"قال لقیت بصرة بن ابی بصرة الغفاری فقال من این اقبلت فقلت من الطور فقال لو ادرکتک قبل ان تخرج الیه ما خرجت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول لا تعمل المطی الا الی ثلثة مساجد الی المسجد الحرام والی مسجدی هذا والی مسجد ایلیا او بیت المقدس بشک انتہی۔

یعنی کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ملاقات کی میں نے بصرہ بن ابی بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ سے تو کہا انہوں نے مجھ سے کہاں سے آئے تم تو کہا میں نے کوہ طور سے تو کہا انہوں نے اگر ملتا میں تم سے پہلے اس سے کہ تم کوہ طور کو جاؤ تو نہ جانے تم طرف کوہ طور کے یعنی میں تم کو نہ چھوڑتا کہ تم وہاں جاتے سنا ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ نہ کام میں لائی جاوے سواری یعنی سفر نہ کیا جائے مگر تین مسجدوں کی طرف مسجد کعبہ کی طرف اور میری اس مسجد کی طرف اور مسجد ایلیا یا کہا بیت المقدس کی طرف اور دونوں ایک ہی ہیں انتہی۔

فتح الباری شرح صحیح بخاری مسلمہ مولوی نعیم الدین میں مرقوم ہے:۔

"فقال الشیخ ابو محمد الجوینی یحرم شد الرحال الی غیرها عملا بظاهر هذا الحدیث واشار القاضی حسین الی اختیاره وبه قال عیاض وطائفة ویدل علیه ما رواه اصحاب السنن من انکار بصرة الغفاری علی ابی هریرة خروجه الی الطور. واستدل بهذا الحدیث فدل علی انه یری حمل الحدیث علی عمومه ووافقه ابوهریرة۔

"یعنی پس کہا شیخ ابومحمد جوینی نے حرام ہے جانا سوائے ان تین جگہوں کے بوجہ عمل کرنے ظاہر اس حدیث کے اور اشارہ کیا قاضی حسین نے اختیار کرنے میں اس کی طرف اور یہی کہا قاضی عیاض نے اور ایک جماعت نے اور دلالت کرتی ہے اس پر وہ جو روایت کی ہے اس کی اصحاب سنن نے انکار کرنے بصرہ غفاری رضی سے ابوہریرہ رضی پر کوہ طور کے جانے میں۔ اور استدلال کیا ہے اس حدیث سے پس دلالت کرتا ہے اس پر کہ شامل کیا حدیث کو اس کے عموم پر اور موافقت کی ان کی ابوہریرہ رضی نے"

اور حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ مستند مولوی احمد رضا خان بریلوی اور مسلمہ مولوی نعیم الدین کے مصفیٰ شرح مؤطا صفحہ ۹ میں فرماتے ہیں

"مترجم گوید رضی اللہ عنہ وارضاہ تحقیق درینجا آنست کہ در جاہلیت سفر میکردند بمواضع متبرکہ بزعم خویش پس آنحضرت صلعم سد باب تحریف فرمود وسفر را برائے مواضع متبرکہ غیر مساجد بقصد خصوصیت تبرک بآں مواضع منع فرمود تا امر جاہلیت رواج نگیرد ایاں نے بینی کہ بصرہ غفاری نہی را شامل طور داشت و ابوہریرہ را از طور منع کرد واللہ اعلم"

یعنی مترجم کہتا ہے رضی اللہ عنہ وارضاہ تحقیق اس مقام میں یہ ہے کہ جاہلیت میں لوگ سفر کرتے تھے مقامات متبرکہ کا اپنے گمانوں پر پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحریف کا دروازہ بند فرمایا اور سفر مقامات متبرکہ کا سوائے (تین) مساجد کے بقصد خصوصیت تبرک ان مواقع کے منع فرمایا تا امر جاہلیت کا رواج نہ پکڑے کیا تو دیکھتا نہیں کہ بصرہ غفاری رض نے منع کو کوہ طور میں شامل رکھا اور ابوہریرہ رض کو کوہ طور پر جانے سے منع کیا واللہ اعلم!

نیز شاہ صاحب موصوف حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں:۔ "اقول کان اهل الجاهلیة یقصدون مواضع معظمة بزعمهم یزورونها ویتبرکون بها وفیه من التحریف والفساد ما لا یخفی فسد النبی صلی اللہ علیه وسلم الفساد لئلا یلتحق غیر الشعائر بالشعائر ولئلا یصیر ذریعة لعبادة غیر اللہ والحق عندی ان القبر ومحل عبادة ولی من اولیاء اللہ والطور کل ذلک سواء فی النهی:

یعنی میں کہتا ہوں تھے اہل جاہلیت کہ قصد کرتے تھے مقامات بزرگ کا اپنے گمان میں زیارت کرتے تھے ان کی اور برکت ڈھونڈتے تھے ان کے ساتھ اور اس میں تحریف اور فساد ہے کہ پوشیدہ نہیں ہے پس بند فرما دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فساد کو کہ نہ مل جاوے غیر شعائر ساتھ شعائر کے تاکہ نہ ہو جاوے ذریعہ عبادت غیر اللہ کا اور حق میرے نزدیک یہ ہے کہ قبر اور جگہ عبادت کسی ولی کی اولیاء اللہ سے اور کوہ طور سب برابر ہیں منع ہونے میں"

نیز شاہ شاہ موصوف تفہیمات الہیہ میں فرماتے ہیں:۔

"من ذهب الی بلدة اجمیر او الی قبر سالار مسعود غازی او ما ضاهاها لاجل حاجة یطلبها فانه آثم اثم کبیر من القتل والزنا

[illegible] (۵۱۱)

ahmadimuslim.de

بس مثلہ الا من کان یعبد المصنوعات او مثل من کان یدعوا اللات والعزی انتہی (صواق ص۲۲۷)

یعنی جو جاوے اجمیر یا سالار مسعود غازی کی قبر کی طرف یا جہاں چاہے اپنی حاجت کے لئے مانگے ان سے تو یہ گناہ ہے کبیرہ گناہ بڑھ کر قتل اور زنا سے نہیں ہے مثل اس کے مگر عبادت معنوعات یا اس کے مثل کی جس طرح پکارتے ہیں لات اور عزی بتوں کو انتہی"

اور شاہ صاحب موصوف کے خلف الصدق شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ مستند مولوی نعیم الدین کے بشرح حدیث لا تشد الرحال تعلیقا علی البخاری فرماتے ہیں :-

"ویؤیدہ ما روی ابوھریرۃ من بصرۃ بن ابی بصرۃ الغفاری حین راجع من الطور وتمامہ فی الموطا وھذا الوجہ قوی من جھۃ مدلول حدیث بصرۃ واللہ اعلم بالصواب انتہی۔

یعنی اور تائید اس کی وہ ہے جو روایت کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بصرہ بن ابی بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ سے جبکہ واپس ہوئے تھے کوہ طور سے اور تمام واقعہ اس کا موطا میں ہے اور یہی وجہ قوی ہے بسبب مدلول حدیث بصرہ کے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ تفہیم ص۵۳۔

علی ہذا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ جیسے زاہد و عاشق زار صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بحالت قیام مقام ربذہ زیارت مسجد نبوی ہی کے لئے حاضر ہوئے چنانچہ شاہ صاحب کے تحفہ اثنا عشریہ ص۳۳۲ میں مرقوم ہے :-

بعد چندے بپائے زیارت مسجد نبوی و ملاقات عثمان بمدینہ آمد۔

نیز شاہ عبدالعزیز صاحب رحمہ اللہ تفسیر فتح العزیز ج۱ ص۵۲۳ بہ بیان اضافت مکہ معظمہ بطرف حق تعالیٰ کے فرماتے ہیں :-

"واگر کسے از قاصدان معابد کفار تفتیش نماید کہ شما برائے چہ و برائے کرمے روید البتہ واضح خواہد شد کہ ایشاں در رفتن ایں مکانات قصد تقرب بمخلوق از مخلوقات خواہ روحانیہ باشند خواہ جسمانیہ مے نمایند و از توجہ بذات خالق غافل محض اند ایں قسم مکانے کہ محض برائے توجہ الی اللہ مقرر و معین باشد در اقطار زمین غیر از خانہ کعبہ و صخرۂ بیت المقدس یافتہ نے شود و لہذا ہمیں دو مکان را لیاقت قبلہ بودن حاصل شد پس آرے معابد کفار اگر مشابہتے دارند با قبور اولیاء و صلحاء یا چلہ ہائے ایشاں دارند نہ با کعبہ و صخرہ شتان بینہما "

اور اگر کوئی شخص کفاروں سے جو اپنے معابد میں پرستش کرتے ہیں تفتیش کرے کہ تم لوگ کس لئے اور کیونکر ان معابد میں جاتے ہو البتہ واضح ہو جاویگا کہ یہ لوگ ان مکانات کے جانے میں ارادہ تقرب کسی مخلوق کا مخلوقات سے خواہ روحانیہ ہوں خواہ جسمانیہ کرتے ہیں اور توجہ ذات خالق حق تعالیٰ کی طرف سے محض غافل ہیں اس قسم کے مکان کہ محض توجہ الی اللہ کے لئے مقرر اور معین ہو کہیں زمین سوائے خانہ کعبہ اور صخرہ بیت المقدس کے پایا نہیں جاتا ہے و لہذا انہیں دونوں مکانوں کو لیاقت قبلہ ہونے کی حاصل ہوئی پس البتہ معابد کفار اگر مشابہت قبور اولیاء و صلحاء یا ان کے چلہ ہائے رکھیں ورنہ کعبہ اور صخرہ بیت المقدس کے ساتھ بڑا فرق ہے "

اور مکرر شاہ صاحب لکھتے ہیں :-

"و از ہمیں جا واضح شد سر تاکیدات بلیغہ کہ در حدیث شریف در نہی از زیارت قبور وارد شد رحال بسوئے موضعی غیر از مساجد ثلثہ و از آنکہ قبور انبیاء را مساجد سازند وارد شدہ مدعا ہمیں است کہ در عمل اکثر جہال را اعتقادے کہ مشرکین را در بزرگان خود بہم رسیدہ است بہم مے رسد و توجہ الی اللہ صرف باقی نمے ماند مگر در پردہ و حجاب آں ارواح و ایں قدر توجہ در آخرت کہ وقت ظہور صلاح و فساد نفس انسانیہ است بکار نمے آید انتہی "

یعنی اور اسی مقام سے واضح ہوا سر تاکیدات بلیغہ کا کہ حدیث شریف میں ممانعت زیارت قبور سے وارد کجاوے باندھنے کی کسی مقام کیلئے سوائے تین مسجدوں کے اور اس بات سے کہ قبور انبیاء کو سجدہ گاہ بنالیں وارد ہوئی ہے مدعا یہی ہے کہ عمل اکثر جہال کا اس اعتقاد پر کہ مشرکین کو اپنے بزرگوں کی نسبت پہنچا ہے حاصل ہوتا ہے اور صرف توجہ الی اللہ باقی نہیں رہتی مگر در پردہ ان ارواح کے اور اس قدر توجہ آخرت میں کہ وقت ظاہر ہونے صلاحیت اور فساد نفس انسانیہ کا ہے کام نہیں آتی انتہی"

اور امام ابن القیم رحمہ اللہ جن سے مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی نے بھی حیات الموات ص۱۴۳ میں استناد کیا ہے۔ اغاثۃ اللہفان مطبوعہ صدیقی بریلی کے ص۲۲۳ میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں :-

کرہ ان یقصد الرجل القبر اذا لم یکن یرید المسجد ورای ان ذلک من اتخاذہ عیداً

یعنی بُرا جانا اس امر کو کہ کوئی شخص قبر نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کا قصد کرے ایسی صورت میں کہ مسجد کا ارادہ نہ رکھتا ہو اور اسکو یہ تصور فرمایا کہ قبر مبارک کو عید ٹھہرانا ہے "

جب حدیث صحیح کے لا تتخذوا قبری عیداً یعنی فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ ٹھہراؤ میری قبر کو عید۔ یعنی مثل عیدگاہ کے۔ اور فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۲ ص۲۸۳ میں سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :-

انہ رای الناس فی سفر یتبادرون الی مکان فسال عن ذلک فقالوا قد صلی فیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال من عرضت لہ الصلاۃ فلیصل والا فلیمض فانما ہلک اھل الکتاب لانھم تتبعوا آثار انبیائھم فاتخذوا کنائس وبیعاً

(تحفۃ الاخوان (بجواب اوضح البیان) مع ضمیمہ کا جواب بھی ساتھ ہے۔ قیمت ۱۲ (مجلد))

ahmadimuslim.de

عرس

بقلم محمد سلیمان صاحب سوداگر [illegible]

یہ نظم بتردید عرس آئی ہے شعراء کرام اسی مضمون کی کوئی اور نظم خدمت دین جان کر جلدی بھیجیں تو اجر کے مستحق ہوں۔ (مدیر)

یہ کیسے حامی ہیں دین متین اسلام کے مسلم   نہ خو بو انہیں مسلم کی نہ کوئی کام کے مسلم
یہی اب رہ گئے ہیں کیا جہاں میں نام کے مسلم   نظر آتے نہیں کیوں وہ سلف ایام کے مسلم
حقیقت میں جو شمع دین روشن کے تھے پروانے

مسلماں تو ہوئے تھے منہ سے اپنے کرکے یہ اقرار   کہ بجز اللہ نہیں کون و مکاں میں صاحب مختار
تھا اقرار رسالت بھی زباں سے ساتھ ہی ہر بار   غرض تعمیل احکام شریعت کا لیا تھا بار
مگر اقرار و وعدے ہوگئے وہ سارے افسانے

صفت اللہ کی مخلوق میں کرنے لگے تسلیم   نہیں اب جاگزیں دل میں رہی قرآن کی تعلیم
نہ ارشاد رسول اللہ کی کچھ عزت و تکریم   خدائی ہوگئی جیسے خدائی بندوں پر تقسیم
مزاروں پر مرادیں لیکے عرسوں میں لگے جانے

کوئی پیش مزار بندۂ خالق ہے سجدہ ریز   سناتا ہے بیاں استادہ ہو کر کوئی غم انگیز
کوئی آیا ہے لیکر عرض مطلب طول و حیرت خیز   یہ سب کو کہئے خالص شرک یا فعل شرک آمیز
نہیں میں جانتا اس سے سوا کہنا خدا جانے

رسول اللہ کا فرمان کیا تھا اور کیا تاکید   کہ میری قبر کو ہرگز بنانا بت نہ جائے عید
کیا امت نے کی ارشاد رسول اللہ کی تائید   یا امت انکی قبروں پہ رچا کر عید کی تردید
یہی حب نبی ہے یا یہ اب ہیں حب سے بیگانے

زیارت کی اجازت کا لغو حیلہ بنانا ہے   زیارت کا اثر بے ساختہ آنسو کا آنا ہے
کہ ہم کو بھی سرائے دہر سے ہونا روانہ ہے   عمل کا توشہ لیکر روبرو خالق کے جانا ہے
مگر برعکس فعل شرک ہے یا ناچ اور گانے

شریعت میں اشارہ بھی اگر اس عرس کا ہوتا   تو سب سے پیشتر اسپر عمل ہوتا صحابہ کا
یا انہیں یا خدا ہوتا ہی نہیں کوئی معاذ اللہ   کہ جن کا عرس یونہی اس زمانے میں ہوا کرتا
الٰہی کیا مسلماں عقل سے بھی اب ہیں بیگانے

امام و مجتہد سے بھی ثبوت اس کا اگر ملتا   کہ لگتا تھا کسی کی قبر پر اسوقت بھی میلہ
امام وقت بھی اک رکن تھا ہو سوکے میلوں کا   مگر صد حیف اسکا کوئی بھی حامی نہیں نکلا
تعجب ہے لگی رسم جہالت ان میں بھر آنے

کہا جاتا ہے جو اللہ کے لاڈلے مشہور   سفارش ان کی ہوتی ہے ضرور اللہ کو منظور
علاوہ اسکے سنتے ہیں کوئی نزدیک ہو یا دور   ہوں زندہ یا ہوں زیر خاک ظاہر ہوں یا ہوں مستور
محض اس واسطے ہم ہو رہے ہیں ان کے دیوانے

تو گویا انکے کہنے کا خلاصہ یہ ہوا مطلب   کہ اللہ نے خدائی کردی انہی کے حوالے اب
یہی حاجات بندوں کی کرینگے انکے پوری سب   نہیں حاجت خدا کی دیکھئے انکو خدائی جب
ستم ہے کس دلیری سے لگے یہ دین کو ڈھانے

اگر زندہ بھی ہوں قبروں میں سارے اولیاء اللہ   تو مطلب یہ کہاں اسکا ہوا کہ کچھ نہیں اللہ
ولی اللہ سے افضل یقیناً ہیں نبی اللہ   تھی انکی کیا یہی تعلیم استمداد غیر اللہ
عقیدے اس قسم کے منگھڑت ہیں اور من مانے

کیا یہ فرض سنتے بھی ہیں وہ انسان کی آواز   تو یہ بالکل غلط ہے کہ وہ ہیں اللہ کے ہمراز
ہمارے واسطے اس کو فرض تو یہ بجز وجہ ناز   کہ ہے ظاہر خدا پر بن کہے بھی اپنا سارا راز
خدا کو چھوڑ کر مخلوق پر کیوں دل لگا آنے

کسی کا یہ بھی کہنا ہے "ہیں تقصیر سراپا ہم"   خدا کے لاڈلوں کا لاتے ہیں یوں اک وسیلہ ہم
وکیلوں سے کہا کرتے ہیں جیسے حال سارا ہم   خدا کے سامنے انکو بناتے ہیں سہارا ہم
لگے پیش خدا بھی اب وکیل اپنا یہ ٹھہرانے

خدا ہی کی صفت معطی ہے جو ہر سائل کو دیتا ہے   نہ در سے اسکے کوئی بھی پھرا خالی نہ پھرتا ہے
وہی نزدیک ہو یا دور سے ہر اک کی سنتا ہے   صفت میں ذات میں ہر بات میں احد ہے تنہا ہے
مگر جن دل میں بو ہے شرک ہو توحید کیا جانے

بھلا یہ لاڈلے قبروں سے کیونکر کرتے ہیں امداد   مگر ان سے تو اک محدود طبقہ ہوگیا شاد و شاد
جو ان کے پاس جاتے ہی نہیں لیکر کوئی فریاد   انہیں فکر غم و آلام سے کرتا ہے کون آزاد
تمہارے دل میں لازم ہیں یہ غور و فکر بھی آنے

نہ ہو گی انبیاء کو بھی بروز حشر جب جرأت   کہ جاکر کچھ کہیں اللہ سے انسان کی نسبت
ہے ظاہر کہ گر وہ انبیاء کی کیسی ہے عزت   تو ہوگی اولیاء اللہ کو کس طرح یہ ہمت
نہیں معلوم ہیں کو اب لگا ہے کون بہکانے

اگر جائیگا کوئی روبروئے خالق اکبر   تو جائیں گے محمد مصطفیٰ ہی بر سر محشر
شفاعت کیلئے امت کی ہونگے آپ ہی مضطر   مگر اول خدا کے روبرو سجدے میں ہوگا سر
باذن اللہ شفاعت پھر لگیں گے آپ فرمانے

مرادیں لیکے جنکے عرس پر تم آج جاتے ہو   جو اس بارہ میں بھی منگھڑت باتیں بناتے ہو
تو کوئی قول بھی انکا تم اس بارہ میں پاتے ہو   یا یونہی جی میں جو آتا ہے کہتے ہو سناتے ہو
بہت افسوس ہے خود ہی ستم اب خود لگے ڈھانے

کوئی کہتا ہے یہ بھی کہ تصوف شے جدا اک ہے   وہ ظاہر راہ ہے اسلام کے بالکل سوا اک ہے
تصوف میں مزامیر و غنا روحی غذا اک ہے   بزرگ دل کے درد دل کی گویا یہ دوا اک ہے
کچھ اس کا لطف دیکھو جب شروع ہوں حال و وجد آنے

حقیقت میں کوئی ایسی بھی ہے اسلام میں کیا راہ   نہ تھے جس راہ سے آگاہ اصحاب رسول اللہ
تعجب ہے نہوں پوری طرح وہ دین سے آگاہ   ستاروں سے جنہیں تشبیہ دیں حضرت رسول اللہ
طریقت یا حقیقت معرفت سے ہوں وہ بیگانے

رسول اللہ ارشاد فرمائیں یہ امت کو   کہ تم میں چھوڑے جاتا ہوں کتاب اللہ سنت کو
نہ بھٹکو گے اگر رکھو گے یاد انکی ہدایت کو   مگر امت جگہ دے دل میں ان دونوں سے غفلت کو
یہ عاشق ہوتے کیا ان پر لگے نفرت سے ٹھکرانے

کوئی اک مسئلہ بھی ہو تصوف کا اگر ایسا   نہ ملتا ہو کتاب اللہ و سنت میں نشاں جس کا
تو امت پر کہیگا کون لازم ماننا اس کا   اگر مانے تو کیا جب نبی میں ہے بھی وہ سچا
نہیں میں جانتا عاشق اسے چاہے کوئی جانے

(باقی)

(۴۲۱)

متفرقات

(بقیہ مضمون از صہ ۱۳)

اہلحدیث پنجاب میں بھی عرسوں کی کمی نہیں اس لئے شعراء پنجاب بھی اپنے جوہر دکھائیں پنجابی نظموں میں لاہوری زبان کے علاوہ ملتان، ڈیرہ جات، پشاور، کی زبانوں میں بھی نظمیں آنی چاہئیں۔ اہل کشمیر بھی توجہ کریں تاکہ سب کو رسالہ کی صورت میں چھاپ کر لاکھوں کی تعداد میں ہر سال ہر جگہ تقسیم کریں اور شاعروں اور ساعیوں کے اعمال نامہ میں باعث برکت ہوں۔ واضح رہے کہ تحریک اہل حدیث کی اصل غرض توحید و سنت ہے۔

اسی لئے مولانا شہید قدس سرہٗ نے سب سے پہلے اسی طرف توجہ فرمائی تھی۔ بس اب بھی اہل توحید (اہل حدیث) کو یہ غرض نہ بھولنی چاہئے۔ اخبار اہلحدیث میں عرصہ ہوا یہ تحریک کی گئی تھی شکر ہے اب یہ آواز قبول ہوئی پس اہل پنجاب، اہل کشمیر، سرحدی بلکہ ملک گجرات، بنگال، مدراس کے اہل توحید سب ادھر متوجہ ہو جائیں۔

معذرت "اہلحدیث" اخبار میں بلکہ سارے ملک پنجاب میں بنگلہ زبان، مدراسی یا گجراتی کے چھپنے کا انتظام نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ان ملکوں کے اصحاب بطور خود وہاں ہی اس کا انتظام کرکے اجر عظیم کے مستحق ہوں۔

ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین

ناظرین اہلحدیث کی خدمت میں اپیل قبل ازیں اخبار اہلحدیث کے تنزل کی بابت ناظرین کو آگاہ کیا جا چکا ہے کہ اگر وہ اہلحدیث کو جاری رکھنا چاہتے ہیں تو اس کی توسیع اشاعت میں مقدور بھر کوشش کریں۔ ایک ایک نیا خریدار پیدا کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔ مگر بہت کم معاونین نے اس طرف توجہ کی ہے۔ اکثر بے خبر ہیں۔ خطرہ ہے

کہ ان کی یہ تغافل کیشی مستقبل میں مضر ثابت نہ ہو

ضرورت معاش اگر کسی جگہ امام مسجد یا مدرس کی ضرورت ہو تو مجھ سے خط و کتابت کریں۔
(مولوی حکیم عبدالقادر دھنا کپور تھلہ پنجاب)

مدرسہ محمدیہ تاجگنج آگرہ میں طلباء کی انجمن اصلاح الکلام کا انعقاد کیا گیا ہے جس کا اہم مقصد یہ ہے کہ طلباء کو تقریر کی پوری مہارت کرائی جائے چنانچہ انجمن کا ہر ہفتہ باقاعدہ اجلاس ہوتا ہے جس میں مختلف مضامین پر طلباء تقریریں کرتے ہیں فقط۔ (نائب سیکرٹری)

مضامین آمدہ عبداللہ صاحب۔ پنڈت آتمانند صاحب خالد جھنگوی وغیرہ۔ مولوی عبداللہ۔ مولوی نور الٰہی۔

وی پی کے متعلق ضروری اعلان

دفتر ہذا سے جن احباب کرام کو وی پی ارسال کیا جاتا ہے وہ اگر گھر پر موجود نہ ہوں یا سفر میں ہوں اور ان کے گھر والے وی پی وصول نہ کر سکیں۔ تو مہربانی فرما کر وی پی کا اطلاعی کاغذ ضرور لے لیا کریں وی پی ایک ہفتہ تک ڈاک خانہ میں امانت رہ سکتا ہے۔ واپس کرنے سے یہ طریقہ بدرجہا بہتر ہے۔

مینجر اہلحدیث امرتسر

مضامین غیر مقبولہ سیکرٹری انجمن احمدیہ لاہور۔ رباعیات متعلقہ مرزا صاحب۔

تصحیح ۲۴ جون ۳۵ء کے پرچہ اہلحدیث امرتسر کے یاد رفتگان میں منشی مشیت اللہ صاحب مرحوم کا مقام اور جس سے ان کو خاص انسیت تھی اس کا نام رہ گیا ہے۔ مرحوم چندوسی کے تھے اور ضلع مراد آباد میں دوا کے نام سے مشہور تھے۔ (قمر بنارسی از چندوسی)

یاد رفتگان (۱) حبیب احمد ولد حافظ محمد شریف ۱۶ جون کو فوت ہو گیا اناللہ۔ (مولوی عبدالواحد از کوٹلی لوہاراں سیالکوٹ) (۲) میرے چھوٹے بھائی منشی عبدالصمد سارٹر انتقال کر گئے۔ اناللہ۔

(عبدالغفار محلہ بھرتی پور جبلپور) (۳) میرے والد صاحب سید محمود علی صاحب پنشنر سپرنٹنڈنٹ پولیس قصبہ بادل ریاست نابھہ یکم جون کو انتقال کر گئے۔ اناللہ۔ (سید بشیر احمد ڈپٹی سٹیشن ماسٹر گھوڑی)

(۴) حاجی کرم الٰہی صاحب جو دہلی کے معمر اہل حدیث بزرگ تھے ۵ جون کو فوت ہو گئے۔ (شیخ محبوب الٰہی دلال پھاٹک حبش خان دہلی) (۵) میرے والد مولوی محمد سلیمان صاحب کیلوی فوت ہو گئے۔ اناللہ (محمد صدیق از موہلے والا ضلع فیروزپور) (۶) میرے بڑے بھائی محمد اسحاق بعارضہ تپ دق انتقال کر گئے۔ (محمد عبدالکریم از جمال پور مونگیر) م

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم۔

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب شیخ محمد اکبر صاحب سب جج بہادر درجہ سوئم جالندھر

بیرو وغیرہ پسران تابا جٹ سکنائے سرائے خاص بنام بنتو ولد سندرو امرو ولد فقیریا ذات جٹ سرائے خاص تھانہ کرتارپور۔ مدعا علیہم

دعوے دخلیابی بذریعہ بیدخلی مدعا علیہم عن نسبت اراضی۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعا علیہم مذکوران تعمیل سمن سے دیدہ و دانستہ گریز کرتے ہیں اور روپوش ہیں۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہم مذکوران جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہم مذکوران تاریخ ۱۰/۷/۳۵ کو مقام جالندھر حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۵/۷/۳۵ بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔ دستخط حاکم (مہر عدالت)

ضرورت دعا بوجہ گرمی بہت تکلیف ہوتی ہے۔ ناظرین باران رحمت کے لئے دعا کریں۔ (ایک مزدور)

۳۔ میرے والد بخشو صاحب انتقال کر گئے۔ (محمد اسماعیل از کاگنارہ) (مدر داخل غریب فنڈ)

(۴۲۲) رازوں کا انکشاف

ملکی مطلع

ملک میں نزول عذاب

ویل للھند من شر قد اقترب

ایک حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھ کر فرمایا۔ عرب کے لئے شر قریب ہے۔

ویل للعرب من شر قد اقترب

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ عرب میں بلائیں، مصیبتیں اور تفرقے پیدا ہوئے۔ ان سب کا نتیجہ عرب کی تباہی کی صورت میں نمودار ہوا۔

نظر غائر سے دیکھیں تو یہی حال ہمارے ملک ہند کا نظر آتا ہے۔ ایک مقام پر بلا نازل ہوتی ہے اس کا ذکر اور مرثیہ ابھی ختم نہیں ہونے پاتا کہ دوسری جگہ پر آفت شدید نازل ہو جاتی ہے۔ صوبہ بہار میں شدید زلزلہ آیا ابھی اس کی تلافی نہ ہوئی تھی کہ کوئٹہ (بلوچستان) میں ایسا سخت زلزلہ آیا کہ اس نے پہلے زلزلے کو بھلا دیا۔ ابھی اس کی تکلیف کا ذکر ہی ہو رہا تھا کہ پشاور میں آگ لگ گئی۔ جس سے بقول اہل پشاور سارا نقصان عمارتوں اور سامان کا ملا کر دو کروڑ روپیہ کے قریب بتایا جاتا ہے۔ ہمدردان بنی نوع ابھی پشاور کے مرثیہ سے فارغ نہ ہوئے تھے۔ کہ ۲- جولائی کو ایبٹ آباد[×] کی تباہی کی خبر آ گئی کہ شہر ایبٹ آباد تین چوتھائی جل کر خاک سیاہ ہو گیا۔ انا للہ! ابھی اس کی خبر لکھنے کی سیاہی خشک نہ ہوئی تھی کہ شمالی بہار میں شدید سیلاب

× ایبٹ آباد صوبہ سرحد میں بڑا آباد شہر ہے جس میں اکثریت مسلمان پٹھانوں کی ہے۔ منہ

آنے کی اطلاع آ گئی۔ غرض آئے دن اہل ہند نئی نئی آفات میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ ان سب تکلیفات کے علاوہ سخت تکلیف یہ ہے کہ دشمنان بنی آدم بمکنہ بعد الوقوع پیدا کرنے کے مشاق (مرزائی صاحبان) ہر تکلیف پر اظہار مسرت کرتے ہیں۔ ان کا قول یہ ہے کہ ان سب آفات کی اطلاع ہمارے رسول (مرزا صاحب) نے دی ہوئی ہے:

حالانکہ تحقیق یہ ہے کہ جو دی ہوئی ہے وہ جھوٹ نکلتی ہے۔ جو اطلاع نہیں دی وہ بتائی جاتی ہے۔ ہاں اس مصیبت سے بڑھکر مصیبت یہ ہے کہ اہل ہند اپنے مصائب میں خدا کی طرف رجوع نہیں کرتے نہ اپنے اعمال بد سے توبہ کرتے ہیں بلکہ دن بدن اپنی غلطیوں میں ترقی کر رہے ہیں۔ جیسا کہ پہلی تباہ شدہ اقوام کا ذکر خدا نے فرمایا ہے۔

فَلَوْلَا إِذْ جَاءَهُم بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا وَلَٰكِن قَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (پ ۷ ع ۱۱)

پہلے لوگوں پر جب ہمارا عذاب آیا تو وہ کیوں نہ ہمارے سامنے جھکے لیکن ان کے دل سخت ہو گئے اور شیطان نے ان کے کام ان کی نظروں میں خوبصورت کر دکھائے۔

خدا نہ کرے یہی حالت اہل ہند کی ہو جائے ان تباہ شدہ مقاموں میں پھر کر دیکھئے اور کان لگا کر سنئے کہیں سے یہ آواز نہ آئے گی کہ ہم نے یا ہم لوگوں نے بالاتفاق فلاں فلاں گناہ چھوڑ دیا۔ بلکہ دن رات اسی ادھیڑ بن میں لگے ہوئے ہیں جس میں پہلے تھے۔ خدا ہمارے حال پر رحم کرے اور اپنی رضامندی کے کام کرنے کی ہمیں توفیق بخشے۔

اسلام اور سیاست

(بقلم مولوی ابو مسعود محمد داؤد صاحب ناظم مدرسہ شکر اوہ)

نوٹ: لاہور کی مسجد کے متعلق جو سکھوں اور مسلمانوں کا جھگڑا ہے۔ اس کے متعلق بایماء گورنر صوبہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا حکم پہنچا ہے کہ لاہور کے متعلق جو مضمون لکھو پہلے انگریزی میں ترجمہ کر کے مجھے دکھا دو۔ چونکہ اتنا وقت نہ تھا اس لئے یہاں سے لاہور کے متعلق مضمون کاٹ کر یہ درج کیا گیا ہے (مدیر)

یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ اسلام دین و دنیا کی مکمل کامیابی کے حصول کے پروگرام کا نام ہے۔ یہ وہ راہ مستقیم ہے جس پر چل کر ایک ادنیٰ ترین انسان بلندی کے انتہائی معراج پر پہنچ سکتا ہے۔ علاوہ ترقی کے جملہ منازل طے کر کے اپنی زندگی کو ایک بہترین زندگی بنا سکتا ہے۔ اسلام ہی وہ دین ہے جس نے دین کے ساتھ دنیا کو بھی آباد کرنے کے احکامات صادر کئے بلکہ دینی کامیابی کو دنیوی کامیابی پر منحصر کر دیا۔ دنیوی جاہ و جلال مال و دولت زراعت و تجارت حکومت و سلطنت الغرض حیات انسانی کے جملہ اسباب و لوازمات پر مفصل تبصرہ کیا اور نوع انسان کو افراط و تفریط سے نکال کر ایک ایسے مقام پر پہنچا دیا جہاں وہ اپنی دینی و دنیوی ترقی کے لئے ہر ممکن کوشش کرنے میں آزاد ہے۔ اسلام میں جس طرح تحصیل رضائے الٰہی کے لئے جدوجہد کرنا ضروری قرار دیا گیا اسی طرح جائز طریقے پر تحصیل دولت و حکومت کے لئے ہر ابن آدم کو آزاد چھوڑ دیا گیا مگر تعصب کا برا ہو جس کی وجہ سے آج اس پر فتن زمانے میں جہاں اسلام میں ہزاروں نقائص بتلائے جا رہے ہیں وہاں یہ آواز بھی بلند کی جا رہی ہے کہ اسلام ترقیات دنیاوی کے حصول میں حائل ہے اور مذہب انسان کو بلندی سے پستی کی طرف لاتا ہے۔ سچ ہے ؎

حقیقت شناس نۂ دلبرا خطا اینجا است

دراصل دشمنان اسلام کی یہ ایک گہری چال ہے جو اسلام کے امنڈتے ہوئے سیلاب کو دیکھ کر نوع انسان کو اس سے روکنے کے لئے اختیار کی گئی ہے اور بہت سے سادہ لوح فریب خوردہ اصحاب اس غلط پروپگنڈا سے متاثر ہو گئے ہیں بالخصوص جدید تعلیم یافتہ طبقہ میں اس کے زہریلے اثرات زیادہ سرایت کر گئے ہیں کہ مذہب

ahmadimuslim.de

ترقی کا مانع ہے اور مذہبی آدمی دنیا میں عزت و آبرو کی زندگی بسر کرنے کا حقدار نہیں۔

نظام زندگی اور اسلام دنیا میں عزت کی زندگی یا دوسرے لفظوں میں آزاد زندگی بسر کرنے اور آزادی کو قائم رکھنے کے لئے اتحاد باہمی پہلی چیز ہے جس قوم میں باہمی اتفاق ہوتا ہے وہ قوم دنیا میں عزت کی زندگی بسر کر سکتی ہے۔ تاریخ کے اوراق پر ازمنہ ماضیہ کی اکثر قومیں اسی چیز کے ہونے اور نہ ہونے سے زیر و زبر ہوتی ہوئی نظر آتی ہیں اسلام نے اپنے اصول منضبط کرتے وقت اول نمبر پر باہمی اتفاق ہی کو رکھا ہے۔ قرآن پاک کی بہت سی آیات اور پیغمبر اسلام علیہ السلام کی بہت سی مرویات اس پر شاہد ہیں بلکہ مذہب اسلام نے کھلے لفظوں میں بتلا دیا ہے کہ ترقیوں کا راز قوت متحدہ میں مضمر ہے باہمی اتفاق کامیابی کی کلید ہے ایک آیت شریفہ میں باری تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

ولا تنازعو فتفشلوا وتذھب ریحکم

قوت متحدہ کو توڑ کر اپنی ہوا مت اکھاڑو! دیکھو! اس رسی کے ٹوٹنے کے بعد تمہارا وقار جاتا رہیگا غور کرنے کا مقام ہے کہ باہمی اتحاد پر جو مذہب اتنا زور دیتا ہو ترقی کے اول زینہ کو جو اس صفائی کے ساتھ بتلاتا ہو قوت متحدہ کو رفعت و بلندی کے حاصل کرنے کا واحد ذریعہ قرار دیتا ہو اس کے متعلق یہ خیال ذہن میں لانا کہ وہ ترقیات میں حائل ہے کسی ڈبل غلطی کا ارتکاب ہے۔ (باقی)

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل

پروفیسر لوتھارپ سٹاورٹ کی مشہور و معروف انگریزی کتاب "دی نیو ورلڈ آف اسلام" کا اردو ترجمہ ہے۔ جس میں مسلمانوں کی موجودہ جد و جہد اور ہندوستان کی موجودہ حالت سے اندازہ لگا کر آنیوالے واقعات کا ذکر کیا گیا ہے۔ قیمت ۸/

ملنے کا پتہ:- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

تاریخ الف نمبر۔ دنیا کی چوٹی کے مشہور مصنفوں (۲۴) کے حالات۔ قیمت ۸/ (منیجر اہلحدیث)

سرکاری اعلان

کونسل آف سٹیٹ کے حلقہ ہائے نیابت پنجاب کے لئے ایک نئی فہرست انتخاب قواعد انتخاب کونسل آف سٹیٹ کے قاعدہ ۹ (۴) کے مطابق اس وقت زیر ترتیب ہے۔

۲۔ کونسل آف سٹیٹ کے حلقہ انتخاب کیلئے وہ شخص انتخاب کنندہ کی حیثیت کے اہل ہے جو حلقہ مذکور میں اقامت رکھتا ہو۔ ۲۱ سال کی عمر کا ہو اور اس میں مندرجہ ذیل قابلیتیں ہوں۔

(الف) وہ ایسی زمین کا مالک یا سرکاری مزارعہ ہو جسپر کم از کم ۵۰۰ روپیہ سالانہ مالیہ زمین تشخیص کیا گیا ہو یا (ب) وہ مالیہ زمین کا جس کی مالیت ۵۰۰ روپیہ سالانہ سے کم نہ ہو جاگیر دار ہو۔

(ج) فہرست انتخاب کا تاریخ اشاعت سے ماقبل مالی سال میں اس پر ایسی آمدنی پر جو ۱۵ ہزار روپیہ سے کم نہ ہو۔ انکم ٹیکس تشخیص کیا گیا ہو یا

(د) وہ مجالس وضع آئین و قوانین ہند کے کسی ایوان کا غیر سرکاری ممبر ہو یا رہا ہو یا قانون حکومت ہند ۱۹۱۵ء یا کسی ایسے قانون کے ماتحت جو اول الذکر قانون کی رو سے منسوخ ہو چکا ہو۔ کے ماتحت ترتیب دادہ انڈین لیجسلیٹو کونسل کا غیر سرکاری ممبر رہا ہو یا مجلس وضع آئین و قوانین پنجاب کا غیر سرکاری ممبر ہو۔ یا کسی زمانہ میں ممبر رہا ہو۔ یا

(ہ) پنجاب کا پراونشل درباری ہو۔ یا

(و) کسی ایسی میونسپل کمیٹی کا غیر سرکاری صدر یا نائب صدر ہو یا رہا ہو۔ جو پنجاب میونسپل ایکٹ ۱۹۱۱ء کے ماتحت قائم کی گئی ہو جبکی آبادی ۲۰ ہزار یا اس سے اوپر ہو۔ یا جو کسی ضلع کے صدر مقام میں واقع ہو یا کسی ایسے ڈسٹرکٹ بورڈ کا غیر سرکاری چیئرمین یا وائس چیئرمین ہو یا رہا ہو جو پنجاب ڈسٹرکٹ بورڈز ایکٹ ۱۸۸۳ء کے ماتحت قائم کیا گیا ہو۔ یا

(ز) برطانوی ہند میں از روئے قانون قائم شدہ کسی یونیورسٹی کی سینٹ کورٹ کا فیلو یا آنریری فیلو یا ممبر ہو یا رہا ہو۔ یا قانون مجالس امداد باہمی ۱۹۱۲ء کی دفعہ ۲ کے مفہوم میں رجسٹرڈ سوسائٹی ہو یا (ط) حکومت کی طرف سے شمس العلما یا مہا مہو اوپدھیایا کے خطاب سے سرفراز کیا گیا ہو۔

(۳) جو اصحاب زیر فقرہ ہائے (الف) و (ب) یعنی مالیہ زمین سے متعلقہ قابلیت کی بنا پر انتخاب کنندگان کی حیثیت میں درج رجسٹر ہونے کے اہل ہوں۔ ان سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے اضلاع کے ڈپٹی کمشنر صاحبان کو مطلع کریں۔ دیگر صاحبان براہ مہربانی صاحب جائنٹ سیکرٹری حکومت پنجاب محکمہ جات منتقلہ لاہور کو ۱۵۔ اگست ۱۹۳۵ء سے پہلے مندرجہ ذیل کوائف سے اطلاع دیں۔

(الف) نام۔ (ب) ولدیت (ج) ذات (د) عمر (ہ) پیشہ۔ (و) جائے اقامت اور نام تحصیل و ضلع معہ ڈاک کے پتہ کے (ز) ان قابلیتوں کی مکمل تفاصیل جن کی بنا پر وہ اپنے نام درج کرانے کی دعویدار ہیں۔

آر۔ جے۔ ایس۔ ڈاڈ ریفار مر کمشنر پنجاب و جائنٹ سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب محکمہ جات منتقلہ۔

لاہور۔ ۵ جولائی ۱۹۳۵ء)

تلاش عزیز مظہر الحق ولد ملک فضیلت کریم ساکن موضع پڈھو کا ڈاک خانہ ٹیکچی ضلع پٹنہ عمر تقریباً چودہ سال۔ ۱۷ جون ۱۹۳۵ء سے فرار ہو گیا ہے۔ اسکے والدین بہت پریشان ہیں۔ ناظرین اخبار کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ اگر پتہ چلے تو احقر کو بذریعہ کارڈ مطلع کریں۔ (حکیم محمد عبداللہ ہاشمی شفاخانہ اسحاق پور پڈھو کا ڈاکخانہ ٹیکچی ضلع پٹنہ)

دعا احقر انواع و اقسام کے تفکرات میں مبتلا ہے اور اعداء کا حملہ بھی ہے۔ مدافعت کی طاقت نہیں ہے۔ ناظرین اخبار خصوصاً حضرت مولانا سیالکوٹی دعاء فرماویں تاکہ مظالم اعداء سے نجات ہو اور دین و دنیا میں خیر و برکت حاصل ہو۔ (سائل مذکور)

اہلحدیث } اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو اور شر سے محفوظ رکھے۔

ahmadimuslim.de

امرت دہارا (رجسٹرڈ)

(تمہارے گھر کا حکیم)

بیماری تکلیف تشویش اور خرچ سے بچاتی ہے ہمیشہ پاس رکھو

قیمت فی شیشی دو روپے۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ نمونہ صرف آٹھ آنہ

مفصل حالات جاننے کے لئے رسالہ امرت مفت منگوا لیں

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:- امرت دہارا (۲۳) لاہور

مومیائی

۲/۵۱

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق، دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ ..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ، آدھ پاؤ ۲ روپے۔ پاؤ بھر ۴ روپے مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

(۴۲۵)

تازہ ترین شہادات

جناب عبدالرحیم صاحب ریونیو انسپکٹر و مکل "آپ نے جو مومیائی پیشتر روانہ کی تھی اس سے فائدہ نظر آیا۔ ایک چھٹانک اور روانہ فرمائیے" (یکم جون ۱۹۳۵ء)

جناب شیخ چھوٹن صاحب داناپور۔ "میں نے کئی حکیموں سے علاج کرایا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا اور آپ کی مومیائی دو روز کھائی تو خدا کے فضل سے اب مجھ کو آرام کی صورت ہے۔ اب ایک چھٹانک شیخ عظیم بخش صاحب کے نام بھیجدیں" (۲۳ جون ۳۵ء)

جناب محمد اسحاق صاحب آرہ۔ "میں نے آپکی مومیائی کئی آدمیوں کو منگا کر دی بہت فائدہ ہوا۔ ایک چھٹانک منشی میاں صاحب کے نام بھیجدیں" (۲۳ جون ۱۹۳۵ء)

پتہ: حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

ہر خاص و عام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

۳ر

طلا نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج و کمزوری۔ جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کر دے اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے طیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے۔ جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلا سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہو چکے ہیں۔ اس کے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے۔ اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔ قیمت ایک بکس ۳ روپے۔

پتہ:- ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

سرمہ نور العین

۲ر

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور عینک سے بے پرواہ کر دیتا ہے۔ نگاہ کی کمزوری کا بےنظیر علاج ہے۔ قیمت، ایک تولہ عہ

منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

قادیان میں زلزلہ برپا کر دینے والی لاجواب کتاب

حالات مرزا

۹/۱۲

یعنی

مرزائی مذہب کی اصلیت

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی و قادیانی تحریک کے لئے شمشیر براں ہے۔ قیمت صرف ۵ر بیرونجات سے منگوانے والے حضرات ۵ر کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔

(پتہ) محمد اسحاق دفتر کتب خانہ حقانی امرتسر

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں ہر قسم کی چھپائی کا کام نہایت اعلیٰ کیا جاتا ہے آزمائش کیجئے۔

محکمہ صنعت و حرفت پنجاب

۳/۲

داخلہ کا اعلان

گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹی ٹیوٹ امرتسر کا نیا سیشن یکم اکتوبر ۱۹۳۵ء سے شروع ہوگا۔

بالائی (A) کلاس اور آرٹیزن (B) کلاس کے داخلہ کی درخواستیں ذیل کے پتے پر ۱۵۔ جولائی ۱۹۳۵ء کو یا اس سے پیشتر پہنچ جانی چاہئیں۔ درخواستیں اس مقررہ فارم پر لکھی جانی چاہئیں جو درخواست دینے پر مل سکتا ہے۔ درخواست دیتے وقت یونیورسٹی کا یا سکول لیونگ سرٹیفکیٹ، چال چلن کی سند اور عمر اور صحت کے سرٹیفکیٹ بھی بھیجنے چاہئیں۔

چند وظیفے جن کی مقدار اوسطاً آٹھ روپے ماہوار ہے قواعد و ضوابط کی شرطوں کے ماتحت بہترین مستحق امیدواروں کو دئیے جاتے ہیں۔

ہندوستانی ریاستوں یا دوسرے صوبوں کے امیدوار بھی داخل کر لئے جاتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ داخلہ کے وقت ڈھائی سو روپے سالانہ کی رقم پیشگی ادا کر دیں۔

منتخب شدہ امیدواروں کو داخلہ کے دن مندرجہ ذیل رقوم بطور امانت داخل کرنی پڑتی ہیں۔

یہ رقوم (نمبر ۵ و ۶ کے سوا) کورس پورا ہوجانے پر واپس لی جا سکتی ہیں۔

۱۔ ضمانت	بالائی کلاس (A) کے لئے	دس روپے
۲۔ ضمانت	آرٹیزن کلاس (B) کے لئے	پانچ روپے
۳۔ ضمانت	برائے کتب لائبریری	پانچ روپے
۴۔ ضمانت	برائے ہوسٹل	دو روپے

۵۔ کھیلوں کے لئے سالانہ چندہ برائے (A) کلاس دو روپے۔ برائے (B) کلاس ایک روپیہ

۶۔ ماہوار ٹیوشن فیس ایک روپیہ برائے (A) کلاس و ۴/ برائے آرٹیزن کلاس۔

ہوسٹل میں بیرونی امیدواروں کے لئے چار آنے ادا کرنے پر جگہ مہیا کر دی جاتی ہے۔

کھڈیوں اور ترقی یافتہ طریق ہائے پارچہ بافی پر نظری اور عملی ٹکنیکل تعلیم کے ساتھ ساتھ رنگریزی۔ فنشنگ اور بلیچنگ کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ آخری سال کے طالب علموں کو کمرشل ٹریڈنگ کلاس میں بھی کام کرنا پڑتا ہے جو تجارتی پیمانے پر پارچہ بافی کی پوری پوری مشق کرانے کے لئے جاری کی گئی ہے۔

پارچہ بافوں کو ریشم بافی اور خوبصورت نقش و نگار کے ڈیزائن تیار کرنے کی تعلیم دینے کے لئے ایک سپیشل کلاس بھی کھولی گئی ہے۔ یہ کلاس اکتوبر ۱۹۳۵ء سے شروع ہو کر چھ ماہ تک رہیگی۔ اسکے داخلہ کے اور دوسرے قواعد وہی ہیں جو آرٹیزن کلاس کے ہیں۔ جن امیدواروں کو کھڈیوں پر پارچہ بافی کا پہلا تجربہ حاصل ہوگا۔ ان کو ترجیح دی جائے گی۔

قواعد کی پوری تفصیلات پراسپکٹس میں درج ہیں، جو ذیل کے پتے سے مل سکتے ہیں۔

دستخط ٹکسٹائل ماسٹر گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹی ٹیوٹ امرتسر

آج کل

۲/۱

یعنی اس موسم میں تو ہماری مشہور ہر دلعزیز خوش ذائقہ ایجاد "اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کرنا اور ہر وقت ہر گھر میں رکھنا بہت ہی ضروری ہے۔ کیونکہ یہ تمام شکایتوں کو دور کر کے معدہ کو متقوی کرتا ہے اور بدن میں خون صالح پیدا کر کے تندرستی بڑھاتا ہے اور دائمی قبض بدہضمی، درد شکم اور نفخ ہوجانا، کمی اشتہا یعنی بھوک نہ لگنا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی آنا، ضعف معدہ، وبائی امراض، ہیضہ، اسہال، پیچش وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے حکمی تاثیر رکھتا ہے بھوک بڑھاتا ہے۔ سخت سے سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے۔ چہرہ پر رونق، رعب و وجاہت پیدا کرتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہو کر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہوجاتا ہے۔ اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے، فساد خون کو زائل کر کے رنگ بدن صاف شفاف کرتا ہے۔ پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے اور وہم فکر دور کرتا ہے۔ دل، دماغ، جگر وغیرہ اعضائے رئیسہ کو طاقت بخشتی ہے۔ قیمت فی ڈبہ عہ محصول ۵ر

اکسیر موتی دانت۔ دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرتا ہے اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہوجاتے ہیں۔ قیمت صرف ۸ر۔ محصول ۵ر

منگانے کا پتہ:۔

اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ کوچہ جٹاں ۳۰۴/۹ امرتسر

(۲۷۶)

ضرورت ہے

۱۲/۱

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ (گورنمنٹ ریکگنائزڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں۔ یاد رہے کہ پنجاب، فرانٹیئر، اور صوبہ دہلی میں ماسوا سکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیویٹ درسگاہ لوکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں۔

پراسپکٹس مفت۔

(مینیجر)

ہندوستانی ممیرے کا سرمہ ۱۵/۲۵

سیاہ وسفید رجسٹرڈ ع ۱۵۷/۱

یہ آنکھوں کی اکسیر و بنیظر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے۔ اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، دھے، ککرے، انکھ جلنی، پرانی لالی، جالا، پھلی، چھڑا، ناخونہ، ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ار کے ٹکٹ بھیجکر منگوالو اور آزمالو قیمت فی تولہ عہ مع خوبصورت سرمہ دانی وسلائی کے ؏ تولہ۔

سرمہ سفید قسم اعلےٰ سچے موتیوں و بیش قیمت ادویات مرکب نہایت سریع الاثر۔ قیمت عـــہ روپیہ تولہ۔

نمونہ مفت منگوائیں۔

(پتہ) منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

تمام دنیا میں بے مثل ۲۶/۵۱

سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوۃ مترجم ومحشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

قادیانی مشن کی تردید کیلئے لاجواب رسائل

محمدیہ پاکٹ بک مجلد۔ مصنفہ منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری۔ جو احمدیہ پاکٹ بک کا مکمل ومفصل اور مدلل جواب ہے۔ مرزائیوں کے پیش کردہ استدلات کا ایسا دندان شکن اور مسکت جواب دیا گیا ہے کہ جس کو بجز تسلیم کر لینے کے اور کوئی چارہ نہیں رہتا۔ قیمت ؏

کاویہ علی الغاویہ مکمل۔ مصنفہ مولوی محمد عالم صاحب آسی امرتسری۔ جس میں مرزائی مشن پر سیر کن بحث کی گئی ہے۔ یہ کتاب بھی مرزائیت کی تردید میں بے نظیر ہے۔ جلد اول ضخامت ۴۱۶ صفحات۔ قیمت عہ۔ جلد دوم ضخامت ۴۵۰ صفحات۔ قیمت ؏۔ **شہادۃ القرآن مکمل۔** مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ جس میں حیات مسیح علیہ السلام کو بدلائل قاطعہ و براہین ساطعہ ثابت کیا گیا ہے لفظ "توفی" کی پوری پوری تشریح کر دی گئی ہے۔ نیز ان تمام قرآنی آیات کا جواب دیا گیا ہے جو مرزا صاحب نے اپنے دعوےٰ پر پیش کی تھیں۔ قیمت حصہ اول ؏۔ دوم عہ۔ مکمل عا روپے۔

الخبر الصحیح۔ یہ بھی مولانا موصوف کے زور قلم کا نتیجہ ہے۔ جس میں حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر پر مفصل بحث و تشریح کر کے بتایا گیا ہے کہ مرزائی لوگ جو قبر مسیح پیش کرتے ہیں بالکل لغو اور بے جا ہے۔ قیمت ۲ر۔ **المسیح الموعود۔** میں حضرت مسیح علیہ السلام کا بطور معجزہ زندہ آسمان پر اٹھایا جانا اور قرب قیامت دوبارہ نزول فرمانا عمدہ طور پر ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۸ر

سودائے مرزا۔ میں مرزا صاحب کے اقوال سے ہی ثابت کر دیا گیا ہے کہ آپ مرض مالیخولیا کے مریض تھے۔ ان کا نبی، مجدد وغیرہ بننا اسی مرض کا نتیجہ ہے۔ قیمت صرف ۴ر

نشان حج اور مرزا۔ میں مسیح موعود کے نشانات کے علاوہ یہ بھی ثابت کیا ہے کہ وہ حج ضرور کرینگے مرزا صاحب چونکہ بغیر حج کئے فوت ہوئے اس لئے وہ مسیح موعود ہرگز نہیں ہو سکتے۔ قیمت ۳ر

حالات مرزا۔ میں مرزائی مذہب کی حقیقت کو تمام تر شرح کیا گیا ہے یعنی ان کے پیرو مرشد اور دیگر علماء کی تحریرات سے مرزا صاحب کے دعاوی کی تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۵ر **عشرہ کاملہ۔** مصنفہ مولوی محمد یعقوب صاحب پٹیالوی۔ اس میں پورے سو دلائل سے قادیانی نبوت وخلافت کی دھجیاں اڑا دی گئی ہیں۔ قیمت ۱۲ر۔ **تحقیق لاثانی۔** یہ کتاب بھی مصنف مذکور کی دوسری تصنیف ہے۔ جس میں آسمانی نکاح پر نہایت عمدہ اور سادہ پیرایہ میں روشنی ڈال کر یہ بھی ثابت کیا ہے کہ مرزا صاحب کے عقائد شریعت حقہ کے بالکل خلاف ہیں۔ قیمت ۱۲ر۔ **غائت المرام۔** یہ کتاب قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم پٹیالوی کی تصنیف ہے۔ جس میں حیات مسیح علیہ السلام پر عالمانہ رنگ میں بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۶ر **تائید الاسلام۔** غائت المرام کا دوسرا حصہ ہے۔ قیمت ۶ر

رسائل مصنفہ بابو حبیب اللہ امرتسری

حج مرزا۔ میں ثابت کیا گیا ہے کہ مسیح موعود ضرور حج کریگا۔ لیکن مرزا صاحب اس کے مصداق نہیں ہو سکتے۔ قیمت ۲ر **سنت اللہ کے معنے۔** جمہور اہل اسلام کے بعض مسلمہ مسائل سے مرزائی صاحبان محض اس لئے منکر ہو جاتے ہیں کہ وہ سنت اللہ (قانون قدرت) کے خلاف ہیں اس میں قانون قدرت کی تحقیق کی گئی ہے۔ قیمت ۲ر **معجزہ اور مسمریزم۔** دونوں چیزوں میں فرق ثابت کرتے ہوئے معجزات حضرت عیسےٰ پر بحث کی گئی ہے اور مرزائی توہمات کی تردید کی ہے ۲ر

(۴۲۵)

مرزا مثیل مسیح نہیں۔ اس میں ۴۲ دلیلوں سے ثابت کیا ہے کہ فرقہ مرزائیہ کا بانی ہرگز مسیح علیہ السلام کا مثیل نہیں۔ قیمت ۲ر

رفع مسیح ابن مریم۔ اس میں حضرت عیسےٰ کے رفع آسمانی اور آمد ثانی کے متعلق امام ابن تیمیہؒ کی کتاب سے استدلال کیا گیا ہے۔ قیمت ۲ر

نزول مسیح۔ آیہ مبارکہ وانہ لعلم للساعۃ کی مفصل تفسیر میں احادیث نبویہ واقوال صحابہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے نزول فرمائیں گے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۳ر

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی قرآن دانی۔ مرزا صاحب کی تصانیف میں سے قرآن شریف کی اکثر آیات بار بار غلط لکھی ہوئی ثابت کی گئی ہیں۔ قیمت ۲ر مرزا قادیانی نبی نہ مع رسالہ عذر لنگ مرزا۔ قیمت ۲ر

عمر مرزا۔ مرزا صاحب قادیانی کی عمر کے متعلق تمام حالات واضح کئے گئے ہیں اور مرزا صاحب کا الہام کے مطابق عمر نہ پانا ثابت کیا گیا ہے ۲ر

حلیہ مسیح۔ اسمیں قرآن مجید اور احادیث نبویہ سے حضرت مسیح ابن مریم کے حلیہ مبارک پر مفصل بحث کی ہے۔ قیمت صرف ۲ر

مرزا کی کہانی مرزا اور مرزائیوں کی زبانی۔ قیمت صرف ار

مغالطات مرزا عرف الہامی بوتل۔ مصنفہ منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری۔ قیمت ۳ر

کفریات مرزا۔ از ایم اسرار احمد صاحب۔ قیمت ۱۰ر

کتب سیر و تواریخ

رحمۃ للعالمین۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر یہ کتاب مستند اور صحیح روایات سے قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان مرحوم پٹیالوی نے مرتب ومدون کی ہے۔ اس کے متعلق محدثین مورخین صلحاء علماء وغیرہ کا اتفاق ہے کہ اس سے بہتر کتاب سیرت نبوی پر کسی زبان میں شائع نہیں ہوئی۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ علیگڈھ اور جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن کے نصاب میں داخل ہے۔ تمام اسلامی فرقوں میں مقبول ہے۔ حصہ اول ۷۔ دوم ۱۲/ ۔ سوم ۲/

سیرت ابن ہشام۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام سوانحعمریوں میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ علامہ ابو محمد عبد الملک نے اصل کتاب عربی زبان میں لکھی تھی۔ یہ اس کتاب کا اردو ترجمہ ہے۔ حضور صلعم کے شجرہ نسب سے

شروع کر کے تا وصال حق تمام کی ومدنی غزوات وغیرہ کو مفصل طور پر قلم بند کیا ہے۔ صحت واقعات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا ہے۔ قیمت ۱۲/

خاتم الانبیاء مسمی بہ اوجز السیر لخیر البشر۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر مگر جامع سوانحعمری۔ سیرت کی نہایت مستند کتاب زاد المعاد، ابن ہشام، حلویہ، سرور المحزون، دوس السیرہ وغیرہ سے سلیس اردو میں جمع کی گئی ہے۔ ان مشہور اوہام کا بھی جواب دیا گیا ہے جو مخالفین اپنی کور باطنی سے آفتاب نبوت پر کیا کرتے ہیں۔ قیمت ۱۰ر

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب۔ مؤلفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ آنحضرت صلعم کے حالات پیدائش سے لیکر تا وفات کل واقعات وجملہ سیر و معجزات خصوصاً واقعہ معراج مولانا موصوف نے نہایت عالمانہ و محققانہ انداز سے قلم بند کئے ہیں۔ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت عہ

صدیق اکبر۔ کلاں۔ از خواجہ عباد اللہ اختر۔ خلافت اسلامیہ کے علمبردار اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زندگی کے حالات اور شاندار واقعات۔ قیمت عہ

صدیق اکبر خورد۔ قیمت ۴ر

الفاروق۔ خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جنگی، سیاسی، انتظامی تدابیر، فتوحات اسلامی کا سیلاب، مسلمانوں کی عظمت وشوکت دلیری وشجاعت وشہامت، ایثار و اولو العزمی، صداقت ومساوات غیر قوموں سے حسن سلوک، پاکیزہ اخلاق وعادات اور صاحب دولت وحکومت اور مالدار ہونے کے باوجود درویشانہ اور سادہ زندگی کے واقعات۔ ہر ایک مسلمان اس کے مطالعہ سے ایک کامیاب ہستی بن سکتا ہے۔ قیمت ۱۲/

ذو النورین۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم کی زندگی کے مبارک حالات اور عثمانی عہد کے واقعات۔ قیمت صرف ۴ر

اسد اللہ۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ خلیفہ چہارم کی مبارک زندگی کے حالات۔ کتابت طباعت کاغذ اعلےٰ۔ قیمت عہ

نوٹ:۔ سب کتابوں کا محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

ملنے کا پتہ

دفتر اہلحدیث امرتسر

الارشاد الی سبیل الرشاد

مصنفہ مولانا حکیم ابو یحییٰ محمد شاہجہانپوری۔ موضوع تقلید اجتہاد پر ایک بے مثل اور بے نظیر کتاب ہے۔ تقلید کی پوری تاریخ من اولہ الی آخرہ اس میں درج ہے۔ اور اہل تقلید اور اہل حدیث کے طرز عمل کا موازنہ نہایت شرح وبسط کے ساتھ مدلل طور پر کیا گیا ہے اور معترضین کے جملہ اعتراضات کے شافی ومسکت جوابات دئیے گئے ہیں۔ محدثین کے کارنامے اور ان کی جملہ خدمات حدیث مشرح طور پر بیان کی ہیں۔ ضخامت ۲۵۰ صفحات۔ قیمت عہ

منگانے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۳ — نمبر ۳۸

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب ...

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ بجان مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	عـــہ
رؤسا و جاگیرداران سے ”	۸
عام خریداران سے ”	۵
” ” ششماہی	۲/۱۲
ممالک غیر سے سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - -	۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتاہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۶- ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۹ جولائی ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

لیکن یہ لقمہ ان سے چبایا نہ جائے گا ... صـــ۱
انتخاب الاخبار - - - - صـــ۲
اہل حدیث حدیث کے مخالف ہیں؟ - صـــ۳
مسیح پھر زمین پر - - - - - صـــ۴
مرزائی سوال جماعت اہل حدیث پر - صـــ۶
نکاح شغار کی تحقیق - - - صـــ۷
الزاق الکعبین صـــ۸ - وس - صـــ۱۰
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - صـــ۱۱
فتاوے - - - - - - صـــ۱۳
متفرقات - - - - - صـــ۱۴
ملکی مطلع - - - - - صـــ۱۵
اشتہارات - - - - صـــ۱۶/۲۰

لیکن یہ لقمہ ان سے چبایا نہ جائیگا

(بقلم مولوی ضیاء اللہ خان عابد از رامپور (یوپی))

عابد ظفرؔ کے شعر پہ اشعار کچھ لکھو
اندازِ گر جو ویسا تو لایا نہ جائے گا

ایمان کے نقش سے جو منقش ہو لوحِ دل
حرفِ غلط وہاں پہ بٹھایا نہ جائے گا

تعمیر ہو جو قصر مشیت کے ہاتھ سے
باطل کی آندھیوں سے وہ ڈھایا نہ جائیگا

قربان ہو جو خدمت قوم ووطن میں خود
نام ونشان اس کا مٹایا نہ جائے گا

جس سر پہ تاج رکھا ہو قدرت کے ہاتھ نے
کوشش سے دشمنوں کی گرایا نہ جائیگا

جس کا ہو پاسبان خداوند ذوالجلال
وہ ظالموں کے شر سے ستایا نہ جائیگا

جس کی حیات کا ہو محافظ وہ بے نیاز
اُس کا چراغِ زیست بجھایا نہ جائیگا

کوشش کریگا اُس کے بجھانے کی جو شقی
وہ خود مٹے گا ایسا کہ پایا نہ جائے گا

حلواءِ تر سمجھتے ہیں ابن سعود کو
لیکن یہ لقمہ اُن سے چبایا نہ جائے گا

ؔ مولوی ظفر علی خان صاحب کے شعر مندرجہ "زمیندار" "فرخدلیے کفر کی حرکت پہ خندہ زن الخ" سے مراد ہے۔

پیارے نبی کے پیارے حالات۔ مؤلفہ مولوی فیروزالدین صاحب ڈسکوی۔ اسمیں آنحضرت صلعم کے مستند حالات زندگی بیان کئے گئے ہیں

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

ضروری اعلان سب سے پہلے صفحہ ۱۴ ضرور ملاحظہ کریں۔

— امرتسر میں ۱۲ جولائی کو صبح ۸ بجے سے ۹ بجے تک موسلا دھار بارش ہوئی۔ ۱۳ جولائی کی صبح کو بھی دوپہر تک بارش ہوتی رہی ۱۴۔ ۱۵ کو مطلع عموماً ابر آلود رہا۔ ٹھنڈی ہوا کے خوشگوار جھونکے آتے رہے۔ بارش کی وجہ سے موسم میں تغیر واقع ہوگیا ہے۔ رات کو سردی ہو جاتی ہے۔

لاہور میں مسجد شہید ہو جانے کی وجہ سے امرتسر میں سکھ مسلم فساد کا اندیشہ محسوس کرتے ہوئے حکام مجاز نے پولیس کی چوکیاں مختلف چوکوں میں بٹھلا دیں اور شہر میں پولیس مین بھی گشت کرتے رہتے ہیں۔ الحمد للہ آج (۱۵ جولائی) تک امرتسر میں کسی قسم کا ناخوشگوار واقع نہیں ہوا۔

— لاہور میں ۸ جولائی سے کرفیو آرڈر جاری ہے اس کا وقت ۸½ بجے شام سے ۵½ بجے صبح تک تھا مگر ۱۳ جولائی سے اس میں تبدیلی کر کے ۱۰ بجے سے ۴ بجے صبح تک کر دیا گیا ہے۔ شہر میں امن امان بڑھتا جاتا ہے۔

چند اشخاص کرفیو آرڈر کی خلاف ورزی کرتے ہوئے گرفتار کئے گئے۔ جن میں سے بعض کو سزا ہوئی اور بعض کو صرف متنبہ کر کے رہا کر دیا گیا۔

۱۴ جولائی کو موچی دروازہ کے باہر باغ میں اسلامی پرچم لہرایا گیا۔

۱۵ جولائی سے ۱۵۔ اگست تک دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا گیا ہے۔ جس کی رو سے تمام جلسے جلوس بند کر دئیے گئے ہیں۔

لاہور گورنمنٹ پنجاب نے اعلان کر دیا ہے کہ مسجد چراغ شاہ جو حکومت نے ۱۸۶۰ء میں کسی سے خرید کی تھی یکم جنوری ۱۹۳۶ء کو مسلمانوں کو واپس کر دی جائے گی۔ یہ مسجد آج کل بطور عدالت سشن کورٹ کے استعمال ہو رہی ہے۔

لاہور کے واقعات کو ملحوظ رکھتے ہوئے پشاور میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔

— پروفیسر پریتم سنگھ (بہائی) نے سکھ قوم کو مشورہ دیا ہے کہ وہ سکھ مسلم اتحاد کو ملحوظ رکھنے کے لئے ایک فنڈ جمع کر کے لاہور میں کسی اور جگہ ایک نئی مسجد بنوا دیں۔

— نینی تال کے قریب ایک جھیل ہے جس کے پاس ایک گڑھا ہے۔ چند دنوں سے اس میں دھواں نکل رہا ہے جو لوگ وہاں سے ٹھیکریاں و پتھر اٹھا کر لائے وہ سب مر گئے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وہاں گندھک وغیرہ کا مادہ ہے۔

پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ کی!

اخبار ہذا کے صفحہ ۱۴ پر جو نمبر درج ہیں ان کی قیمت اخبار ماہ جولائی میں ختم ہے۔ ان کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر جبلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹکارڈ ۲۵ جولائی تک موصول ہو جانی چاہئے۔ ورنہ آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔ (منیجر)

— سرحد سادیہ (اسام) کے پولیٹیکل افسر نے مختلف افسروں کو مطلع کیا ہے کہ ایک بہت بڑا برف کا تودہ جس کا طول ۵۲ میل عرض ۴ میل اور بلندی ۳ میل ہے کوہ ہمالیہ (دریائے برہم پتر کے منبع کے قریب) سے نشیب کی طرف پگھلتا ہوا آرہا ہے۔

— ٹوکیو (جاپان) کی اطلاع ہے کہ ضلع شیزوکا میں شدید زلزلے آنے سے بہت سی عمارات مسمار ہو گئیں۔ کئی مقامات پر آگ لگ گئی۔ نقصان کا اندازہ ابھی تک نہیں لگایا گیا۔

— ترکی سے ایک سو پادری مذہبی لباس نہ پہننے کے حکم سے مجبور ہو کر دوسری جگہ چلے گئے ہیں۔

— مصر کے ولیعہد (جو انگلستان میں فوجی تعلیم حاصل کر رہے ہیں) کے مصارف کے لئے ۱۰ ہزار پونڈ سالانہ مقرر ہوئے ہیں۔

— لندن کا ایک اخبار رقمطراز ہے کہ لندن میں ایک تالاب ہے جہاں لندن یونیورسٹی کے طلبا تیرا کی کرتے ہیں مگر چند دن ہوئے دو ہندوستانی طالبعلموں کو جو لندن یونیورسٹی میں ہی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اس تالاب پر جانے نہیں دیا کیونکہ وہ یورپین نہیں تھے۔

— قاہرہ کی اطلاع ہے کہ دو ہزار مسلمان روسی ترکستان سے ہجرت کر چکے ہیں۔

— لندن کی ایک اطلاع ہے کہ بلفاسٹ میں شورش پیدا ہو جانے کی وجہ سے پولیس کو مجبور ہو کر گولی چلانی پڑی اور لاٹھی چارج بھی کیا جن سے ۳ شورش پسند ہلاک اور بیس مجروح ہوئے۔

— بنوں کے قریب ایک گاؤں میں آٹھ مسلح ڈاکوؤں نے پولیس کا بھیس بدل کر ڈاکہ ڈالا۔ اور بہت سامان لیکر فرار ہو گئے۔

— شنگھائی ۱۲ جولائی کی اطلاع ہے کہ سیلاب سے زیادہ نقصان صوبہ ہونان میں پہنچا ہے کئی گاؤں لاپتہ ہیں۔ میلوں تک پانی ہی پانی نظر آرہا ہے۔ فصلیں بالکل تباہ ہو گئی ہیں۔ چار ہزار سے زیادہ چینی سیلاب کی نذر ہو گئے ہیں۔

— مراد آباد میں بارش ہونیکی وجہ سے غلہ کاٹ گھر زمین میں دھنسنا شروع ہو گیا ہے بہت مکانات گر چکے ہیں۔

— بمبئی میں آتشبازی کے گودام میں دھماکا ہونے سے آگ لگ گئی تقریباً پچہتر ہزار روپے کا نقصان ہوا۔

— امرتسر ہال بازار کوچہ جیلخانہ میں چند مکانوں میں از خود حرکت پیدا ہوتی ہے۔ نقصان کوئی نہیں ہوا۔

اگر آپ بلا استاد انگریزی پڑھنا چاہتے ہیں تو

جدید انگلش ٹیچر

کا مطالعہ کریں جس کو پڑھ کر ہزاروں آدمی انگریزی خوان ہو گئے ہیں۔ قیمت صرف عہ
منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۶-ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ

اہل حدیث حدیث کے مخالف ہیں؟

(۲)

گذشتہ نمبروں میں اس سلسلہ کی ابتداء اور وجہ بتائی گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ معترض حضرات چونکہ علم حدیث کسی حدیث دان سے نہیں پڑھتے دل میں چند خیالات موجزن ہوتے ہیں احادیث نبویہ کو ان پر منطبق کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی لئے تو ان کی ساری کوشش تفسیر بالرائے کی قسم سے ہوتی ہے ورنہ اصل الاصول احادیث نبویہ کو سمجھنے کے لئے یہ ہے کہ بعد صحت سند کے حدیث کی تشریح کرنے میں قرآنی نصوص اور قرآنی اصول کو ضرور ملحوظ رکھا جائے۔ قرآن کے علاوہ دوسری احادیث کو بھی مدنظر رکھا جائے تاکہ احادیث نبویہ میں مخالفت پیدا نہ ہو۔ یہ اصل الاصول ایسا ہے کہ علمائے امت مسلمہ تمام اس پر متفق ہیں خصوصاً حنفیہ کرام تو اس اصول کو بہت ہی ملحوظ رکھتے ہیں مگر ہمارے زمانہ کے رسمی حنفی اس اصول کی پرواہ نہیں کرتے۔ جس کا ثبوت یہی سلسلہ ہے جو عنقریب ختم ہونے والا ہے۔ ہر ذی علم و غیر ذی علم جانتا ہے کہ امت مسلمہ اول سے آخر تک متفق چلی آئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہ تھا۔ بڑے بڑے واقعات یہ ہیں۔

(۱) حضرت عائشہ کو تہمت لگائی گئی۔ جب تک قرآن میں ان کی برائت نازل نہ ہوئی آپ کو خبر نہ ہوئی۔

(۲) خواب دیکھ کر عمرہ کرنے کے شوق میں مع کثیر جماعت صحابہ کے حضور چل پڑے وہاں جا کر روکے گئے تو فرمایا۔ لو استقبلت من امری ما استدبرت ما سقت الھدی (الحدیث)

یعنی اگر یہ واقعہ (مشرکین کا روکنا) مجھے پہلے معلوم ہوتا تو میں قربانی ساتھ نہ لاتا۔

اللہ اکبر! کیسا صاف اعتراف ہے اپنی بیخبری کا۔ عربی میں اسی مضمون کا ایک اخلاقی شعر ہے ؎

لَوْ اَنَّ صُدُوْرَ الْفِعْلِ يَبْدُوْ لِفَتًى
كَاَعْقَابِهٖ لَمْ تُلْفِهٖ يَتَنَدَّمُ

اگر جوان آدمی کو اپنے فعل کا انجام پہلے ہی معلوم ہو جائے تو وہ شرمندہ نہ ہو۔

(۳) غلط خبر سن کر شہد کو ترک کر دیا جس کا ذکر کلام اللہ میں بزجر نازل ہوا۔ اگر آپ کو علم غیب ہوتا تو غلط خبر کو معلوم کر لیتے۔

(۴) دعوت میں مسموم غذا کھانے سے گلے میں ہمیشہ تکلیف نہ رہتی تھی؟

(۵) مرض الموت کی حالت میں دریافت فرماتے این انا میں کہاں ہوں جو عدم علم پر متفرع ہے۔ اس قسم کے سینکڑوں واقعات ہیں مگر نہ ماننے والوں کے حق میں صحیح ہے۔ مَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ

باوجود ان واقعات صحیحہ کے مندرجہ احادیث سے ہم علم غیب کا ثبوت دیکر اہل حدیث کو ان احادیث سے منکر بتایا جاتا ہے۔ مثلاً

"فرمایا رسول اللہ نے جو تمہارا دل چاہے پوچھو خدا کی قسم سب کچھ بتاؤں گا جب تک یہاں کھڑا رہوں۔ انس فرماتے ہیں کہ لوگ سن کر روئے آپ نے بکثرت کہنا شروع کیا کہ پوچھو انس فرماتے ہیں کہ ایک شخص کھڑا ہوا اس نے کہا کہ میری جگہ قیامت میں کہاں ہوگی۔ آپ نے فرمایا کہ دوزخ۔ پھر عبداللہ بن حذافہ کھڑا ہوا اس نے کہا کہ حضرت میرا باپ کون ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تیرا باپ حذافہ ہے پھر آپ نے بار بار فرمایا کہ پوچھو پوچھو میں سب کچھ بتاؤنگا انس نے کہا کہ پھر حضرت عمر نے حضور کے زانو مبارک پکڑ کر عرض کیا کہ ہم اللہ پر راضی ہیں از روئے رب ہونے کے۔ اور ہم اسلام پہ خوش ہیں از روئے دین ہونے کے اور آپ پر خوش ہیں از روئے رسول ہونے کے۔ جب عمر نے یہ کہا تو آپ خاموش ہوئے پھر فرمایا۔ خدا کی قسم ابھی وقت مجھ پر اس دیوار کی طرح جنت اور دوزخ پیش کی گئی میں نے سب خیر اور شر دیکھا جو پہلے نہ دیکھا تھا۔

پس اس حدیث سے حضور کا علم غیب مشاہدہ ثابت ہے۔ جس کے وہابی منکر ہیں۔ کیا جس کو غیب کا علم نہ ہو وہ بار بار کہہ سکتا ہے کہ جو دل چاہے پوچھو میں بتاؤں گا۔ اور یہ بھی نہیں کہ مسائل کی بابت آپ نے فرمایا ہو کہ مسائل پوچھو نہیں آپ نے عام فرمایا کہ جو دل چاہے پوچھو۔ حاضرین نے بھی عام ہی سمجھا مسئلہ نہیں پوچھا پوچھا بھی وہ جو ہنانت غائب تھا۔ پہلے نے پوچھا کہ میرا خاتمہ ایمان پر ہوگا یا کفر پر۔ آپ نے فرمایا کہ کفر پر ہوگا تمہارا ٹھکانا آگ ہے اگر ایمان پر خاتمہ ہونا ہوتا تو آپ جنتی فرماتے کیا صریح آپ کے علم غیب کا پتہ چلتا ہے۔ دوسرے نے پوچھا کہ میرا باپ کون ہے۔ اسکو بھی یاد

مظہر العالمین۔ از حضرت علامہ محمد نعیم صاحب ... (۳۴) جلد اول ...

کہ یہ بھی بھاری عیب ہے۔ رحم کا پتہ نہیں کہ کس شخص کا نطفہ قرار پایا ہے۔ آپ نے وہ بھی بتلا دیا کہ فلاں آدمی کے نطفے سے تو مخلوق ہے وہی تیرا باپ ہے اس کا نام بھی بتا دیا کہ خدا ذ ہے۔

یہ ہے علم غیب جس کا حضور کو علم تھا "

(الفقیہ امرتسر صہ ۳ - ۷ جون ۱۹۳۵ء)

اہلحدیث اگر آپ علم حدیث سے بے خبر تھے تو خیر علم منطق بھی جانتے تو آپ کو معلوم ہو جاتا کہ وقتیہ مطلقہ سلب الکلی کی نقیض نہیں ہو سکتا اس قضیہ کا وقتیہ مطلقہ ہونا خود ان لفظوں سے ظاہر ہے کہ "جب تک یہاں کھڑا ہوں"۔ علاوہ اس کے کیا تمہارا دل گواہی دیتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صوبہ بہار اور کوئٹہ کے زلزلے کا بھی علم تھا یہ بھی علم تھا کہ اتنے اشخاص وہاں مرینگے اتنے اموال ضائع ہونگے۔ اتنا سونا، اتنی چاندی اتنے نوٹ اتنے کپڑے کوڑے وغیرہ۔ خدارا اپنے ضمیر سے شہادت لو اگر تعصب میں دب نہیں رہا تو صاف جواب دیگا کہ ان چیزوں کو کیا دخل وہاں تو واقعات مراد ہیں جو حاضرین سے تعلق رکھتے تھے یا وہ پوچھ سکتے تھے یہ ہے تطبیق جو قرآن و حدیث میں ہوتی ہے۔

خاتمہ شکر ہے معترض کا علم غیب والا مضمون ختم ہوا۔ جسے ہم بھی اس حکم پر ختم کرتے ہیں جو فقہاء کرام کا متفقہ ہے۔

من تزوج بشھادۃ اللہ ورسولہ یکفر لانہ ظن ان الرسول یعلم الغیب ۔

قاضی خان ۔ مالا بد وغیرہ ۔

جو شخص رسول کو آج کل کے واقعات کا عالم الغیب جانے وہ کافر ہے۔

نوٹ یاد رہے اہل حدیث بلکہ کل مذاہب اہلسنت کا عقیدہ سلب الکلی ہے نہ السلب الکلی دونوں میں فرق نہ سمجھنے والے کے حق میں یہ شعر ہے ؎

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطا است
سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجا است

مسیح پھر زمین پر

(اہلحدیث ۱۰ مئی کے ساتھ)

(بقلم مولوی محمد شفیع صاحب ساکن قادر میاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ پنجاب)

دشمنی، کینے اور حسد کا نہ رہنا

یہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت ولتذھبن الشحناء والتباغض والتحاسد یعنی دشمنی، کینہ اور حسد لوگوں سے جاتا رہیگا" اس کا یہ مطلب ہے کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت لوگوں کے دل میں اسلام کی محبت بھر دی جائے گی جیسا کہ صدر اول کے مسلمانوں کے دل میں تھی اور حتی تکون السجدۃ الواحدۃ خیرا من الدنیا وما فیہا[1] سے واضح کیا جا چکا ہے۔

اسلام ایک ایسی نعمت ہے کہ اگر کوئی اسے اختیار کرے تو خدا کے فضل سے صدیوں کے کینے، دشمنیاں اور حسد دور ہو جاتے ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ وہ آپس میں بھائی بھائی بن جاتے ہیں جیسا کہ صدر اول میں نزول قرآن کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں صحابہ کرام میں ہوا کہ انہوں نے صدیوں کے کینے، دشمنیاں اور حسد چھوڑ دیئے اور آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔ کما قال اللہ تعالیٰ کُنْتُمْ اَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖ اِخْوَانًا (الآیہ)[2] صرف زبانی جمع خرچ کرنے والے نہ بنے بلکہ رُحَمَاءُ بَیْنَھُمْ یعنی آپس میں ایک دوسرے کے ہمدرد ہی کے مصداق ہوئے سو اللہ کے فضل سے عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت جو مسلمان ہونگے وہ خالص مسلمان بنینگے۔ وہ آپس کی دشمنیاں، کینے اور حسد چھوڑ دیں گے کینے، دشمنی اور حسد کا نام تک نہیں رہے گا۔

اس میں ایک نکتہ یہ بھی ہے کہ جب ہمارے پیغمبر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو وہ اس وقت بھی زیادہ تر اور بہت جلد عیسائی ہی مسلمان ہوئے اور اب دوبارہ بھی یہی لوگ بلکہ پہلے کی نسبت زیادہ تعداد میں اور بہت ہی تھوڑے عرصہ میں مسلمان ہونگے ان لوگوں کی طبیعتیں اللہ تعالیٰ نے بہ نسبت دوسری اقوام کے نرم بنائی ہوئی ہیں اور قبول حق کی استعداد زیادہ عطا کی ہوئی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَجَعَلْنَا فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْہُ رَاْفَۃً وَّرَحْمَۃً (قرآن)

ترجمہ۔ اور ہم نے عیسائیوں کے دلوں میں نرمی اور مہربانی بھر رکھی ہے"

اور فرمایا و اذا سمعوا ما انزل الی الرسول تری اعینھم تفیض من الدمع مما عرفوا من الحق یقولون ربنا اٰمنا فاکتبنا مع الشاھدین وما لنا لا نؤمن باللہ وما جاءنا من الحق ونطمع ان یدخلنا ربنا مع القوم الصالحین (قرآن)

یعنی عیسائی لوگ کلام الہی کو جو اللہ کے رسول کی طرف اتارا جاتا ہے جب سنتے ہیں تو اے پیغمبر تو دیکھتا ہے کہ اُن کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا۔ کہتے ہیں اے رب ہمارے ہم ایمان لے آئے پس ہمیں اسلام کی گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔ اور کیا وجہ ہے؟ کہ ہم اللہ کے ساتھ اور دین حق کے ساتھ جو ہمیں آپہنچا ایمان نہ لائیں۔ اور ہماری یہ خواہش ہے کہ ہمیں ہمارا رب نیکوکار لوگوں کی معیت نصیب کرے"

پس جب عیسیٰ علیہ السلام اپنی زبان مبارک سے اپنی امت یعنی عیسائیوں کو اسلام کی دعوت دینگے اور قرآن مجید کی آیات پڑھ کر سنائیں گے تو اللہ کے

---

[1] عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت لوگوں کو ایک سجدہ دینا اور دنیا کی چیزوں سے زیادہ پیارا ہوگا۔

[2] تم آپس میں پہلے ایک دوسرے کے دشمن تھے پس اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں الفت ڈالدی اور تم اللہ کی نعمت (اسلام) سے آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔ ۱۲ منہ

فضل سے وہی صدر اول کی طرح یہ لوگ حق یعنی اسلام کو قبول کریں گے اور خالص مسلمان بن جائیں گے اور فاصبحتم بنعمتہ اخوانا کا نظارہ پھر نئے سرے سے دنیا میں نظر آنے لگیگا اور ہر طرف اسلام اور اخوت کا سمندر لہریں مار رہا ہوگا۔ (اللہ تعالیٰ یہ دولت ہمیں بھی نصیب کرے آمین ثم آمین) کینہ، دشمنی اور حسد دنیا میں نام کو نہ رہے گا۔ صدق اللہ العلی العظیم وصدق رسولہ الکریم ونحن علیٰ ذالک من الشاھدین۔

اونٹ کی سواری کا ترک | یہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ولیترکن القلاص فلا یسعیٰ علیہا یعنی اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی۔ ان پر سوار نہیں ہوا جائے گا۔

اس کے سمجھنے کے لئے ہمیں عرب کے پرانے دستور کو دیکھنا پڑیگا کہ ان لوگوں کا رسل و رسائل اور آمد و رفت کے متعلق کیا طریقہ تھا۔ سو یہ سب کو معلوم ہے کہ آج سے کوئی سات آٹھ سال پہلے تک عرب میں یہ دستور رہا ہے کہ عرب لوگ اونٹوں کے ذریعے ہی سفر کرتے تھے اور ایک دوسرے کو ان ہی کے ذریعے پیغام پہنچاتے تھے بلکہ اکثر حصوں میں ابھی تک بھی دستور رائج ہے۔ اب موجودہ وقت میں بعض علاقوں میں موٹر کے ذریعے سفر کیا جاتا ہے اور شائد کسی وقت ریل اور ہوائی جہاز بھی جاری ہو جائیں۔ جیسا کہ بعض خبروں سے ایسا پایا جاتا ہے۔ ایسے ہی دوسرے ممالک کی حالت ہے کہ بعض علاقوں میں ریل اور موٹر کے ذریعے سفر کیا جاتا ہے اور بعض علاقوں میں ابھی تک اونٹوں اور دوسری سواریوں سے کام لیا جاتا ہے۔ عنقریب ہی وہ زمانہ آنے والا ہے کہ ہر شہر اور ہر گاؤں میں پیغام پہنچانے کے لئے بجلی سے کام لیا جائیگا اور لاؤڈ سپیکر یعنی آلۂ صوت ہر جگہ لگا دیئے جائیں گے کہ ہر ایک شخص آلۂ صوت کے ذریعے گھر بیٹھے دوسرے کی بات سن سکیگا۔ اور سفر کے لئے یہ ہوگا کہ ہر گاؤں اور ہر شہر میں بجلی سے چلنے والی ریل، ٹریموے، موٹر، ہوائی جہاز، بحری جہاز، اور سائیکل وغیرہ تیز رفتار سواریوں سے کام لیا جائیگا جب یہ سارا انتظام مکمل ہو جائے گا تو ایک شخص ایک مقام پر تقریر کرے گا، اس کی تقریر دنیا کے ہر گاؤں اور ہر شہر میں بیک وقت سنی جائے گی اور اگر کسی نے دوسرے مقام پر جانا ہوگا تو فوراً کسی تیز رفتار سواری ہوائی جہاز، بحری جہاز، ریل، ٹریموے موٹر اور سائیکل وغیرہ کے ذریعے پہنچ سکے گا۔

یہی وہ دنیاوی ترقی ہے جس سے فائدہ اٹھا کر عیسےٰ علیہ السلام پیغام اسلام کو دنیا کے ہر گوشے میں ایک ہی ساعت میں پہنچا سکیں گے اور دنیا دیکھ لے گی کہ یدخلون فی دین اللہ افواجا یعنی لوگ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہونگے۔ کمہ اپنے لفظوں میں پورا ہو رہا ہے۔

اب یہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لا یدری اولہا خیر ام آخرھا۔ یعنی اسلام کا اول زیادہ شاندار ہے یا آخر۔ بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ اس میں جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلام کا آخر زیادہ شاندار ہونا فرمایا ہے تو وہ کن معنوں میں زیادہ شاندار ہے؟

وہ یہی ہے کہ رسل و رسائل اور آمد و رفت میں اس قدر سہولت ہوگی کہ ایک شخص بیک ساعت تمام دنیا کو اپنا وعظ یعنی پیغام اسلام سنا سکتا ہے۔ اور وہ کام جو کہ پہلے زمانے میں برسوں میں ہوتا تھا اب وہ منٹوں کے اندر ہو سکیگا۔

عیسےٰ علیہ السلام ایک مقام پر کھڑے ہو کر اپنا وعظ براڈ کاسٹ (Broad cast) آلۂ نشر صوت کے ذریعے تمام دنیا میں ایک ہی ساعت میں سنا دیں گے اور لوگ لاؤڈ سپیکر (Loud speaker) آلۂ جہیر الصوت کے ذریعے سن کر نشھد ان لا الٰہ الا اللہ و نشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ ایک ہی ساعت میں پکار اٹھیں گے اور داخل اسلام ہو جائیں گے دنیا مسلمانوں سے بھر جائے گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ اور اللہ کے سچے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ (قرآن) اور یھلک اللہ فی زمانہ الملل کلھا الا الاسلام تملأ الارض من المسلم (حدیث)۔ یعنی نہیں کوئی اہل کتاب مگر عیسےٰ علیہ السلام کے ساتھ ان کی موت سے پہلے ضرور ایمان لائے گا۔ (قرآن)۔ اللہ تعالیٰ عیسےٰ علیہ السلام کے دوسرے دور میں تمام مذہبوں کو نابود کر دے گا اور صرف اسلام کو باقی رکھے گا۔ ساری زمین مسلمانوں سے بھر جائیگی۔ (حدیث)

معذرت | شروع مضمون میں جو احادیث میں نے نقل کیں الحمدللہ کہ اللہ کے فضل سے ان کی شرح جیسی اس فقیر سے ہو سکی عرض کر دی ہے۔ امید ہے کہ [illegible] مباحث جو دوسری احادیث میں درج ہیں ان احادیث کو اپنے اصل الفاظ میں درج کر کے اسی طرح تفصیل سے عرض کئے جائیں گے۔

ابھی قتل دجال، نزول بر منارۂ شرقی، آپ کی شادی، اولاد اور تدفین کے مبحث تشریح طلب ہیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی تشریح کے لئے مہلت اور توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔

اہلحدیث | خدا آپ کی محنت قبول کرے مگر اس کا کیا جواب کہ آپ کے مخاطب وہ لوگ ہیں جن کے اصول کلام ہی اور ہیں۔ لاہور سے مراد پشاور، امرتسر کے معنی دہلی، دمشق سے مراد قادیان، خر دجال سے مراد ریل لیتے ہیں ؎

بیا در بزم رنداں تا بہ بینی عالم دیگر
بہشت دیگر و ابلیس دیگر، آدم دیگر

المسیح الموعود

اس رسالہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کا بطور معجزہ زندہ آسمان پر اٹھایا جانا اور قرب قیامت دوبارہ نزول فرمانا ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۸ر
ملنے کا پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

لہ ترجمہ۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتے ہیں کہ محمد صاحب اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ ۱۲ منہ

قادیانی مشن

مرزائی سوال جماعت اہل حدیث پر

جماعت مرزائیہ کلکتہ نے ایک دو ورقہ اشتہار دیا ہے۔ جس میں علماء اہل حدیث سے (بزعم خود) ایک بڑا بھاری وزنی سوال کر کے اس کا جواب طلب کیا ہے۔ سوال کا خلاصہ یہ ہے کہ

قرآن شریف میں مذکور ہے کہ مومن آل فرعون نے فرعونیوں کو مخاطب کر کے کہا تھا کہ حضرت یوسف تمہارے پاس آئے جب وہ فوت ہو گئے تو تم نے کہا بس اب خدا کوئی رسول نہ بھیجیگا۔ تاہم ان کے بعد رسول آتے رہے تم اہل حدیث بھی کہتے ہو کہ آنحضرت کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا۔

ایسا عقیدہ رکھنے والے مسرف اور شکی ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک گمراہ ہیں۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ کسی نبی کے بعد یہ عقیدہ گھڑ لینا کہ آئندہ کوئی نبی نہ ہوگا گمراہی ہے (ص ۱)

اہلحدیث سارے اشتہار کی جان بس اتنا ہی مضمون ہے۔ احمدی ممبرو! پہلے ہمارا عقیدہ سن لو جو قرآن و حدیث کی روشنی میں یوں ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۔ محمد علیہ السلام تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں لیکن رسول اللہ اور خاتم النبیین ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو بغیر استثنا کے خاتم الانبیاء کا لقب دیا ہے۔ اس کی تفسیر آنحضرت نے اپنے اس ارشاد کے ساتھ فرمائی ہے کہ لا نبی بعدی۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

بتاؤ! ایسا کہنے والا گمراہ ہے یا مہتدی۔ اگر گمراہ ہے تو اپنے گھر کی خبر لو۔ کیونکہ یہ قول تمہارے پیشوا کا ہے جس کی نبوت پر تم بحث کرتے ہو۔ اعتبار نہ ہو تو اس کی کتاب حمامۃ البشریٰ (عربی) صفحہ ۲۰ دیکھو۔ اور اگر ایسا کہنے والا ان لوگوں کی طرح گمراہ نہیں ہے جنہوں نے حضرت یوسف کے بعد کہا تھا کہ اب کوئی نبی نہیں آئیگا پھر اہل حدیث ایسا کہنے سے کیوں ان لوگوں جیسے ہو گئے۔ ایک ہی بات کے قائل کو مومن کہنا اور اسی کے قائل کو گمراہ کہنا سے کہو جی کون دھرم ہے۔

سنو! اصل بات یہ ہے کہ حضرت یوسف کے بعد ایسا کہنے والوں کا قول فرمان خداوندی کی سند کے بغیر تھا اور ہمارا عقیدہ خدا کے ارشاد کے ماتحت ہے علاوہ اس کے ان لوگوں کا قول لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا بری نیت سے تھا ہمارا عقیدہ بھی نیت سے ہے۔ وہ حضرت یوسف کی نبوت کے منکر تھے اس لئے انہوں نے ان کے انتقال کے بعد آئندہ کے لئے رسول آنے کا انکار کیا تو اس نیت سے کیا تھا کہ

یوسف کے مرنے سے بلا ٹلی اب یہ بلا پھر پیدا نہ ہوگی۔

مگر ہم اور مرزا صاحب مذکورہ قول میں اس نیت سے انکاری نہیں بلکہ ہمارا انکار تعلیم خدا و رسول پر مبنی ہے پس دونوں میں فرق ہے۔

لطیفہ ۱۸۹۳ء کا واقعہ ہے جن دنوں مرزا صاحب اور آتھم کا مباحثہ تھا ایک شخص محمد سعید طرابلسی مرزا صاحب کو ملنے آیا مرزائیوں نے اس پر بڑا فخر کیا کہ دور دراز سے علماء عرب ہمارے حضرت صاحب کی ملاقات کو آتے ہیں۔ کسی طرح اس کو میری بھی خبر مل گئی تو وہ مجھے بھی ملنے آیا۔ باتوں باتوں میں کہنے لگا مرزا صاحب کے حق میں میں نے ایک عربی قصیدہ لکھا ہے اس پر انہوں نے مجھے دو سو روپیہ انعام دیا۔ میں نے کہا ذرا سناؤ تو سہی۔ اس نے سنایا تو اس میں ایک شعر یہ بھی تھا جو مرزا صاحب کو مخاطب کر کے کہا گیا تھا ؎

انت الذی وعد الرسول وجیدنا
وعدٌ بہ قد صحت الانباءٗ

یعنی تو (مرزا) وہ شخص ہے جس کی بابت آنحضرت ؐ نے خبر دی تھی کیا اچھا وعدہ تھا جو سچا ثابت ہوا۔

یہ سن کر میں نے اسے کہا (اتومن بانہ المسیح الموعود) میں نے کہا کیا تم اس کو مسیح موعود مانتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ میں نے کہا پھر تم نے یہ کیوں لکھا کہ تو وہی ہے جس کا رسول نے وعدہ کیا تھا۔ اس نے جواب دیا کیا حضورؐ نے دجال کے متعلق وعدہ نہ کیا تھا؟ میں نے کہا کیا تھا۔ مگر تم اس کی تعریف کرتے ہو جو قرینہ ہے اس بات پر کہ تم اس کو دجال نہیں کہتے اس پر وہ بولے میں نے وعدے کی تعریف کی ہے موعود یہ کی نہیں کہ موعود یہ (دجال) برا ہے مگر وعدۂ رسول اچھا ہے جو پورا ہوا۔ تب میں نے کہا

انت مثل المتنبی یمدح مرۃ یہجو اخریٰ

یہ قصہ بیان کر کے میں مشترین کلکتہ سے پوچھتا ہوں کہ تم مرزائی یہ شعر سنتے ہوگے اور اس شعر سے جو سمجھتے ہوگے وہ تمہارے نزدیک ایمان ہوگا اور اس سے قائل کی جو مراد ہے وہ تمہارے نزدیک کفر ہے حالانکہ کلام ایک ہی ہے۔

ٹھیک اسی طرح حضرت یوسف کے حق میں یہ بات کہنے والے بدنیت ہیں اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں کہنے والے نیک نیت ہیں کیونکہ خدا کے حکم سے کہتے ہیں۔ جو کوئی ان دو میں فرق نہ کرے وہ ہمارے اس سوال کا جواب کیا دے سکتا ہے۔ "عقل بڑی یا بھینس"؟

محمدیہ پاکٹ بک بجواب احمدیہ پاکٹ بک
مصنفہ منشی محمد عبد اللہ معمار امرتسری
اس کے مطالعہ سے معمولی اردو دان بھی بڑے سے بڑے مرزائی مناظر کا ناطقہ بند کر سکتا ہے۔ قیمت ۱۲؍ علاوہ محصول ڈاک۔ پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

نکاح شغار کی تحقیق

یعنی نکاح مبادلہ

(۲)

گذشتہ پرچہ میں نکاح شغار کی تحقیق ہو چکی ہے کہ فریقین کا نکاح بلا امر محض مبادلہ میں کر دیتے تھے۔ قبل اسلام یہ رواج تھا۔ اس کے آگے پڑھئے۔ (مدیر)

جس شغار جاہلیت کی ائمہ نے بالاتفاق تعریف کی ہے وہی احادیث مرفوعہ و آثار موقوفہ سے بھی ثابت ہے احادیث مرفوعہ اگرچہ ضعف سے خالی نہیں چونکہ تمام اہل علم کا اس پر اتفاق ہے لہذا قابل احتجاج ہونے میں شبہ نہیں۔ امام ترمذی نے اپنی جامع میں متفقہ محدثین تعریف شغار کی ہے۔ فرماتے ہیں:۔

بعد تعدیل حدیث الشغار ان یزوج الرجل ابنته علی ان یزوجه الاخر ابنته او اخته ولا صداق بینهما۔

میں کہتا ہوں کہ اس تعریف کی مخالفت صریح کسی ایک آدھ محدث سے بھی ثابت نہیں گویا یہ تعریف تمام محدثین و علماء مجتہدین و ائمہ لغت کی متفقہ ہے مرفوع روایتوں میں سے ایک حدیث جابر ہے۔

مرفوعاً نهی عن الشغار والشغار ان ینکح هذه بهذه بغیر صداق بضع هذه صداق هذه وبضع هذه صداق هذه رواه بیهقی۔

دوسرے ابوریحانہ کی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن المشاغرة والمشاغرة ان یقول زوج هذا من هذه وهذه من هذا بلا مهر رواه ابو الشیخ فی کتاب النکاح یہ دونوں فتح الباری ص۱۳۲ ج ۹ میں ہے۔

(۳) عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیس منا من ینتهب ۔ قال لا شغار فی الاسلام والشغار ان تنکح المراتان احداهما الاخری بغیر صداق۔ رواه الطبرانی مجمع الزوائد ص۲۶۵ ج ۴۔

(۴) عن ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا شغار فی الاسلام قالوا وما الشغار قال نکاح المراة بالمراة لا صداق بینهما رواه الطبرانی فی الصغیر و الاوسط مجمع الزوائد ص۲۶۵ ج ۴۔

حافظ ابن حجر عسقلانی تلخیص ص۲۹۰ میں فرماتے ہیں۔ واسناده وان کان ضعیفا لکنا نستانس به فی هذا المقام۔ فتح الباری ص۱۳۲ ج ۹ میں ہے۔

قال القرطبی تفسیر الشغار موافق بما ذکره اهل اللغة فان کان مرفوعا فهو المقصود وان کان من قول الصحابی فمقبول ایضا لانه اعلم بالمقابل واقعة بالحال۔

ہم نے مانا کہ ضعیف حدیث قابل احتجاج نہیں ہوتی مگر میرے محترم دوست کہ احادیث صحیحہ کے جب مقابلہ میں واقع ہو حدیث لا شغار فی الاسلام و ان احادیث ضعیفہ میں کسی قسم کا بھی تعارض نہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو ملاحظہ فرمائیں صحیح صریح نہیں ہوتی تو غیر صحیح سے استدلال یا اس کی طرف اشارہ بالفظ متابعۃ و صناعت کی بنا پر بیان کر دیا کرتے ہیں۔ افصاح نکت ابن الصلاح میں ابن حجر لکھتے ہیں:۔

ومن جملة صفات القبول التی لم یتعرض لها شیخنا الحافظ یعنی زین الدین العراقی ان یتفق العلماء علی العمل بمدلول حدیث فانه یقبل حتی یجب العمل به وقد صرح بذلک جماعة من ائمة الاصول الخ کذا فی التحفة المرضیة الملصقة مع الطبرانی للقاضی حسین بن محسن الانصاری

حافظ صاحب روپڑی نے علامہ شیرخیتی سے نقل کیا ہے۔ ومحل کونه لا یعمل بالضعیف فی الاحکام ما لم یکن تلقته الناس بالقبول فان کان کذلک تعین وصار حجة یعمل به فی الاحکام وغیرها کما قال الشافعی۔ اس جگہ ان احادیث ضعیفہ کے مدلول پر تلقی الناس بالقبول بالاتفاق موجود ہے یہ احادیث لائق احتجاج ہوئیں مع ہذا روایات صحیحین تک ان کی مؤید دیکھو صحیح بخاری کتاب الحیل و صحیح مسلم کتاب النکاح بعد حدیث ابن عمر مرفوعاً قلت لنافع ما الشغار قال ینکح بنت الرجل وینکحه ابنته بغیر صداق وینکح اخت الرجل وینکحه اخته بغیر صداق۔

بخاری باب الشغار کے الفاظ یوں ہیں۔

والشغار ان یزوج الرجل ابنته علی ان یزوجه الاخر ابنته لیس بینهما صداق۔ صحیح مسلم میں بطریق ابوالزناد سے ابوہریرہ کی روایت میں زاد ابن نمیر والشغار ان یقول الرجل للرجل زوجنی ابنتک وازوجک ابنتی وزوجنی اختک وازوجک اختی۔ اس روایت مسلم میں مہر وغیرہ کا ذکر نہیں۔ جس سے ہمارے محترم احباب بے جا فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ جو ان کی کوتاہ نظری ہے ابوالزناد سے مؤطا امام مالک ص۲۹۰ ج ۲ میں ہے ابن وهب عن ابن ابی الزناد عن ابیه قال کان یکتب فی عهود السعاة ان ینهوا اهل عملهم عن الشغار والشغار ان ینکح الرجل المراة وینکحه الاخر امراة بضع احداهما ببضع الاخری بغیر صداق وما یشبه ذلک معلوم ہوا کہ یہ کسی راوی کا اس میں تصرف ہے کہ جس نے لفظ صداق کا حذف کر دیا وہ بھی شاید نہ پہنچنے کی بنا پر نہ یہ کہ عمداً یہ کام کیا ہو بلا ذکر مہر کے جو تفسیر ہے وہ عبیداللہ کی ہے دیکھو نسائی باب تفسیر الشغار جو نہ تابعی اور نہ ہی تبع تابعی ان سے پہنچے علاوہ ازیں حدیث ابوہریرہ میں خود یہ

لفظ موجود ہیں. دیکھو خلافیات امام بیہقی ورق عه في مسئلة الشغار اخبرنا ابو عبد الله الحافظ انا ابو بکر محمد بن احمد بن حاتم ثنا ابو الموجه انا صدقة ثنا عبدة عن ابی کریب عن عبید الله عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الشغار والشغار ان يزوج الرجل ابنته الرجل ويزوج ابنته ولا صداق بينهما۔

اس روایت کی سند کی طرف امام مسلم نے بھی اشارہ کیا ہے. بحمد اللہ حدیث ابوہریرہ میں بھی طاہر کی تفسیر ثابت ہوگئی اب تمامی روایات مرفوعہ موقوفہ تفاسیر طریقہ وعمل اہل جاہلیت وتفاصیل ائمہ لغت وائمہ محدثین وفقہاء ایک ہوگئیں۔ فلربنا الحمد ولہ المنتہ۔

علامہ خطابی کا معالم السنن میں کلام بھی اسی کو مقتضی ہے۔ صفحہ ۱۹۲ ج ۳ میں بعد روایت نافع فرماتے ہیں۔ قال الشيخ تفسير الشغار ما نبته نافع وقد روى ابو داود في هذا الباب باسناده من الاعرج وذكر قصة معاوية بلفظ وكانا جعلاه صداقا ثم قال قال الشيخ فاذا وقع النكاح على هذه الصفة كان باطلا لان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عنه

اگر خطابی کے کلام میں جعلاه صداقا نہ تسلیم کیا جاوے تو ان کے کلام میں مرابط مفقود ہوجاویگا معاویہ کی روایت کو اسی پر محمول کرنا لازمی امر ہے تا اعرج کی اصل روایت کے بھی مخالف نہو اعرج ہی ابوہریرہ کی روایت کا راوی ہے اگر اس پر محمول نہ کیا جاوے تو امیر معاویہ کا یہ لکھنا کہ هذا الشغار الذی نهى عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم بالکل غلط ہوگا چونکہ یہ تعریف کسی طریق سے بھی صحیح نہیں نہ نبی سے ہے نہ ہی صحابہ یا تابعین سے اور نہ ہی ائمہ لغت وفقہاء محدثین وغیرہم سے اور نہ ہی معمول اہل جاہلیت اس کے مساعد ہے (ابو عبد الکبیر محمد عبد الجلیل سامرودی کان اللہ لہ)

اہلحدیث یہ تحقیق ایسی قابل قبول ہے۔ پہلے میرا فتوےٰ یہی تھا مگر واقعات سے ثابت ہوا کہ چند پیسے مہر رکھ کر بھی نکاح شغار میں بڑا فساد یہ ہوتا ہے کہ ایک فریق کا بہو سے کچھ بگاڑ ہوا تو اپنی لڑکی روک لی دوسرے فریق کو تکلیف دینے کیلئے یا ایک فریق نے بوجہ ناچاقی بہو کو معلق رکھا تو دوسرا اسی طرح کرتا ہے اس لئے بسا اوقات بے گناہوں پر بھی ظلم ہوتے ہیں۔ اس لئے آج کل میرا فتویٰ یہ ہے کہ نکاح شغار باوجود مہر کے بھی جائز نہیں۔

الزاق الکعبین

(۳)

(از قلم مولوی محمد احمد صاحب سرامرو)

قولہ فقہاء محدثین میں سے بڑے پائے کے امام طحاوی ہیں وہ لکھتے ہیں کہ دو قدموں کے درمیان صرف چار انگل فاصلہ رکھنا چاہئے۔

اقول۔ میں نے پہلے کہدیا ہے کہ ہمارے نزدیک صرف قرآن پاک اور حدیث رسول اللہ صلعم ہی حجت ہے اور ہاں عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی بشرطیکہ کسی حدیث صحیح کے خلاف واقع نہ ہو ورنہ وہ بھی حجت نہ ہوگا۔ میں نہایت افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ آپ اپنے کو تبع سنت قرار دیتے ہیں اور عمل کرنے کے لئے امام طحاوی کا قول پیش کرتے ہیں یہ آپ کو کب جائز ہے اور میرے نزدیک حجت نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ میں حدیث ہی کو حجت مانتا ہوں اور چونکہ آپ بھی تبع سنت ہیں اس لئے وہ قول آپ کے نزدیک بھی حجت نہیں ہوسکتا۔ دوسرے یہ نہیں معلوم کہ وہ فاصلہ تنہا مصلی کا ہے یا مقتدی کا فاصلہ ہے اور پھر مقتدی کے اپنے دو قدموں کے درمیان کا فاصلہ ہے۔ یا اس کے اور بھائی دوسرے مقتدی کے قدم کے درمیان کا فاصلہ ہے۔ اس کی کوئی تفصیل نہیں ہے بہرحال یہ ان کی ایک رائے ہے۔ پس اگر تنہا مصلی کا فاصلہ مانا جائے تو کیا یہ ضرور ہے کہ چار ہی انگل کا فاصلہ رکھا جائے میں کہتا ہوں کہ ایک بالشت کا فاصلہ رکھئے یا جتنے میں آپ کو آرام ملے۔ یہ تو محض ان کی رائے ہے اگر قیاس ہوتا اور نص صریح کے خلاف ہوتا۔ تو کوئی تبع سنت اس کو تسلیم نہ کرتا۔

قولہ۔ جو لوگ صف میں قدموں کو ملانے کو کہتے ہیں اور جن حدیثوں سے ثابت کرتے ہیں ان حدیثوں کو نقل کرتا ہوں اور ان کا مطلب لکھتا ہوں۔ لوگوں پر خوب ظاہر ہوجائے گا کہ یہ لوگ حدیث کا مطلب غلط سمجھتے ہیں اور تمام لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں کیونکہ ظاہری الفاظ کی پیروی کرتے ہیں اور اصل مطلب تک نہیں پہنچتے ہیں

(۱) اخرج البخاری عن حميد انس عن النبی صلی الله عليه وسلم قال اقيموا صفوفكم فانی اراكم من وراء ظهری فقال انس فكان احدنا يلزق منكبه بمنكب صاحبه وقدمه بقدمه. ترجمہ. بخاری نے حمید سے روایت کی ہے وہ انس سے روایت کرتے ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اپنی صفوں کو سیدھی کرو کیونکہ میں تم لوگوں کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ تو انس نے کہا کہ تو تھا ہم لوگوں میں سے ایک اپنے کندھے کو اپنے ساتھی کے کندھے کے اور اپنے قدم کو اپنے ساتھی کے قدم سے ملاتا۔ (۲) وعن انس رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم سووا صفوفكم فان تسوية الصف من تمام الصلوٰة متفق عليه وفی بعض الروايه حاذوا بالمناكب والاعناق. ترجمہ. اور انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صفوں کو برابر کرو کیونکہ صف برابر کرنا نماز کی تمامی سے ہے۔ بخاری ومسلم. اور ایک روایت میں ہے کندھوں کو مقابل کندھوں کے رکھو اور گردنوں کو بھی۔ مولنا عبد الحق صاحب محدث بخاری کے ترجمہ فارسی میں احدنا کا ترجمہ فرماتے ہیں "یکے ازما" یعنی ایک ہم میں سے اپنے ساتھی کے مونڈھے اور پاؤں سے ملاتا تھا۔ اس کو معلوم ہوا کہ کوئی ملاتا تھا اور کوئی نہیں ملاتا تھا اور وہ صحابہ کرام کی جماعت تھی۔ اس سے صاف ظاہر ہوا کہ قدموں کو ملانا کوئی ضروری عمل نہیں ہے اور نہ کوئی خرابی پیدا ہوتی ہے۔ ورنہ جو صحابہ نہیں ملاتے تھے وہ گناہوں کے

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب مصنفہ مولانا اشرف علی (۱۳۳۸) صاحب تھانوی۔ قیمت ۸؍ (ملنے کا پتہ دفتر اہلحدیث امرتسر)

مرتکب ہونگے۔ نعوذ باللہ منہ۔ بلکہ مراد اس سے مبالغہ ہے۔ یعنی قریب قریب کھڑا ہونا چاہئیے۔ چنانچہ فتح الباری میں لفظ مبالغہ موجود ہے۔ دیکھو عبد اللہ بن عمر غسل کرتے تو سارے بدن پر پانی پہنچانے کے علاوہ آنکھوں کی پلکوں کو الٹ کر پانی پہنچاتے تھے تو کیا اس کے اندر پانی پہنچانا ضرور ہوجائے گا۔ اس سے معلوم ہوگیا کہ چار انگل کا فاصلہ بتایا ہے وہ بہت صحیح ہے۔ اہلحدیث الفاظ ظاہری کے معنی سمجھ کر عوام کو گمراہ کرتے ہیں اور حدیث کے اصل مطلب تک نہیں پہنچتے۔ دیکھو شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی انصاف میں فرماتے ہیں کہ جماعت اہلحدیث میں اکثر ان میں جہلا ہیں وہ حدیثوں کو کچھ نہیں سمجھتے ہیں وہ بالکل نادان ہیں۔ (نوٹ یہ عربی عبارت تھی ترجمہ یاد پر کیا ہے) دیکھو عبداللہ بن عمر غسل کرتے تو سارے بدن پر پہنچانے کے علاوہ پلکوں کو الٹ کر پانی پہنچاتے تو کیا غسل میں ان کے اندر پانی پہنچانا ضروری ہے؟

اقول۔ تسویہ صفوف کے بارہ میں جو حدیثیں ہیں اس کو نقل کرکے جواب دیتا ہوں۔ دو حدیثیں وہی ہیں جن کو مجیب نے نقل کیا ہے۔

(۳) عن ابن عمر رضی اللہ عنہ اعند ابی داؤد صححہ ابن ابی خزیمۃ والحاکم عنہما و لفظہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اقیموا الصفوف وحاذوا بین المناکب وسدوا الخلل ولا تذروا فرجات للشیطان ومن وصل صفا وصلہ اللہ ومن قطع صفا قطعہ اللہ۔ ترجمہ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اپنی صفوں کو سیدھی کرو اور مونڈھے کو مونڈھے کے مقابل کرو اور قدموں کے درمیان کشادگی بند کرو اور فرجوں کو شیطان کے آنے کے لئے مت چھوڑو اور جو صف کو ملائے اللہ اس کو ملائے اور جو صف کو قطع کرے اللہ اس کو قطع کرے یہ حدیث ابوداؤد میں ہے اور ابن خزیمہ اور حاکم نے صحیح کہا ہے۔

(۴) عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سووا صفوفکم فان تسویۃ الصف من تمام الصلوٰۃ رواہ البخاری ومسلم وابن ماجۃ وغیرہم وفی روایۃ للبخاری فان تسویۃ الصف من اقامۃ الصلاۃ۔ ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے اپنی صفوں کو خوب برابر کرو کیونکہ صف کی برابری سے نماز کامل ہوتی ہے۔ یعنی اگر صف سیدھی نہ ہوگی تو نماز ناقص ہوگی یہ حدیث بخاری ومسلم اور ابن ماجہ میں ہے۔ اور علاوہ ان کے اور کتابوں میں ہے۔ اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ صفوں کو خوب برابر کرو کیونکہ تسویہ صف نماز کو قائم کرتا ہے۔ یعنی اگر صف سیدھی نہیں ہوئی تو نماز قائم نہیں ہوئی۔

(۵) رواہ ابوداؤد و لفظہ ان رسول اللہ صلعم قال رصوا صفوفکم وقاربوا بینہا وحاذوا بالاعناق فوالذی نفسی بیدہ انی لاری الشیطان یدخل من خلل الصف کانہا الحذف ورواہ النسائی وابن خزیمۃ وابن حبان فی صحیحہما نحو روایۃ ابی داؤد۔ ترجمہ۔ ابوداؤد نے روایت کی ہے کہ اور اس کا لفظ یہ ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اپنی صفوں کو برابر کرو اور مل جاؤ اور قریب ہوجاؤ اور گردنیں مقابل میں رہیں پس قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں مری جان ہے ضرور میں شیطان کو صف کے درمیان داخل ہوتے ہوئے دیکھتا ہوں جیسے ایک بط ہے۔ اور اس کو نسائی نے روایت کیا ہے اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی صحیحین میں روایت کی ہے۔

(۶) بخاری میں ہے۔ عن انس بن مالک قال اقیمت الصلاۃ فاقبل علینا رسول اللہ صلعم بوجہہ فقال اقیموا صفوفکم وتراصوا فانی اراکم من وراء ظہری۔ ترجمہ۔ انس بن مالک سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نماز کی اقامت کی گئی تو ہماری طرف رسول اللہ صلعم نے اپنا رخ کرکے فرمایا کہ اپنی صفوں کو سیدھی کرو اور خوب مل جاؤ کہ فرجہ باقی نہ رہے کیونکہ میں تم لوگوں کو اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ فتح الباری میں ہے۔ تراصوا ای تلاصقوا بغیر خلل۔ یعنی بغیر فرجہ کے مل جاؤ۔

(۷) عن عائشۃ رض قالت قال رسول اللہ صلعم من سد فرجۃ من خلل الصف بنا اللہ لہ بیتا فی الجنۃ۔ ترجمہ۔ عائشہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو صف کے درمیان کی کشادگی کو بند کرے تو اللہ اس کے لئے جنت میں ایک محل بنائے گا۔ یہ حدیث جمع الفوائد میں ہے۔

(۸) فی البخاری وقال النعمان بن بشیر قال فی فتح الباری ھذا طرف من حدیث اخرجہ ابوداؤد وصححہ ابن خزیمۃ من روایۃ ابن القاسم الجدلی واسمہ حسین بن حریث قال سمعت النعمان بن بشیر یقول اقبل رسول اللہ صلعم علی الناس بوجہہ فقال اقیموا صفوفکم ثلثۃ واللہ لتقیمن صفوفکم او لیخالفن اللہ بین قلوبکم قال فلقد رایت الرجل منا یلزق منکبہ بمنکب صاحبہ وکعبہ بکعبہ واستدل بحدیث النعمان ھذا علی ان المراد بالکعب فی ایۃ الوضوء العظم الناتی فی جانبی الرجل وھو عند ملتقی الساق والقدم وھو الذی یمکن ان یلزق بالذی بجنبہ خلافا لمن ذھب ان المراد بالکعب مؤخر القدم وھو قول شاذ ینسب الی بعض الحنفیۃ ولم یثبتہ محققوھم۔ ترجمہ بخاری میں ہے اور کہا نعمان بن بشیر نے فتح الباری میں کہا کہ یہ حدیث اس حدیث کا ٹکڑا ہے جس کو ابوداؤد نے نکالا ہے اور اس کو ابن خزیمہ نے صحیح کہا ہے ابن قاسم جدلی کی روایت سے اور ان کا نام حسین بن حریث ہے انہوں نے کہا کہ میں نے نعمان بن بشیر سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلعم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تم لوگ اپنی صفوں کو خوب سیدھی اور درست کرو اسکو تین بار فرمایا خدا کی قسم اپنی صفوں کو خوب سیدھی کرو اگر ایسا نہ کروگے تو اللہ تمہارے دلوں کے درمیان اختلاف ڈال دیگا تو نعمان نے کہا کہ میں نے خود اپنے مردوں سے دیکھا وہ اپنے کندھے کو اپنے ساتھی کے کندھے کے ساتھ اور اپنے ٹخنے کو اپنے ساتھی کے ٹخنے کے ساتھ چسپاں کرتا ہے۔ اس حدیث سے یہ بات سمجھی گئی ہے کہ آیۃ وضوء میں

معجم الفرقان ۔ الفاظ قرآنی ... (قیمت ۳)

ahmadimuslim.de

جو لفظ کعب ہے۔ اس سے وہ ہڈی مراد ہے جو پاؤں کے اوپر دونوں جانب ابری رہتی ہے۔ اور وہ ساق وقدم کے ملتقی کے پاس ہے۔ اور وہی ہڈی ایسی ہے جس کو اپنے بازو کے متصل کے ہڈی کے ساتھ ملاسکتا ہے۔ برخلاف اس کے بعض نے کعب سے موخرم القدم کا حصہ مراد لیا ہے یہ قول شاذ ہے اور اس کو بعض حنفیہ کی طرف نسبت کیا ہے حالانکہ اسکے محققین نے اس کو ثابت نہیں کیا۔

(باقی آیندہ)

عرس

(بقلم مولوی محمد سلیمان صاحب سوداگر جیکر دھرپور)

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

مزاروں پر بھلا جاتے ہو تم تو مدعا لیکر   مگر یہ نذریاں جاتی ہیں کیا جرم وخطا لیکر
یا جاتی ہیں برائے نذر قلب پارسا لیکر   یا خوش کرنے کو روح خواجہ سامان غنا لیکر
حضور خواجہ آخر کیسے کیا جاتی ہیں نذرانے

مزاروں پر تو خود پردہ نشینوں کو بھی لے جاؤ   پھریں بے پردہ ہو کر شوق سے لیکن نہ شرماؤ
کوئی گر معترض ہو تو زیارت کی سند لاؤ   ہو غش اس سے شارع کا کوئی تم ضد پر اڑ جاؤ
مگر ہرگز نہ پائیں عیدگاہ عیدین میں جانے

تعجب ہے کہ اک پردہ نشیں مشہور باعصمت   نہ دیکھی ہو کبھی غیروں نے جسکی آجتک صورت
مزاروں پر ہجوم مرد میں پھرتی ہو بازینت   جمال وحسن کی اسکے تماشائی بنے خلقت
وہ جائے گویا عاشق طبع دل پر تیر برسانے

ہے آخر کیا سبب اسکا سمجھ میں کچھ نہیں آتا   کہ ہوں اپنے گھروں میں یہ تو ہو باقاعدہ پردہ
مجال اسکی نہ ہو مارے پرندہ پر وہاں اپنا   مزاروں پر مگر احساس دلمیں کچھ نہ ہو اس کا
کہ پاس آئیں مجاور ہاتھ ان پر رکھ کے جھکوانے

عقیدتمند ہی جائیں بزرگوں کے مزاروں پر   کہیں خود ہی نہ ہو حد ادب سے یاں کوئی باہر
وقوعے پھر بھی ہوں بدکاریوں کے گر وہاں اکثر   تو الزام اسکا تھوپا جائیگا کسطرح غیروں پر
مگر در اصل یہ تو ہر عقیدت مند ہی جانے

سمجھ میں یہ نہ آیا کسکو کہتے ہیں ادب کرنا   یہ گستاخی یا بے ادبی بزرگوں کی نہیں ہے کیا
کہ خواجہ نہ ملا اتنا تو کلیں توڑ ڈالوں گا   نہ پاؤں گا مراد اپنی تو ہرگز میں نہ جاؤنگا
مزاروں پر یہ کیا جاتے ہیں یوں خواجہ کو دھمکانے

اسی کو دین سمجھا ہے یہی اسلام ہے گویا   کہ جیسے جی میں جو آئے ہو تابع شوق ہی اس کا
خدا ہی سے تعلق نہ رسول اللہ سے ان کا   محض دھوکا ہے دم بھرنا ولی اللہ سے الفت کا
ہیں جب اعمال تعلیم شریعت سے جدا گانے

ہر اک آوارہ ناکارہ کو انمیں اب سہولت ہے   کہ بن جائے ولی تو دور پھر افلاس وغربت ہے
بسنر کی کچھ ہے حاجت نہ مشقت کی ضرورت ہے   نہ دنیا میں کوئی اس سے فزوں آسان تجارت ہے

ولی بن جائے کوئی تو ہے کون ایسا جو نہ مانے

کوئی کہتا ہے ہوں آزاد احکام شریعت سے   صلوٰۃ وصوم کو کوئی لغو کہتا ہے نفرت سے
کسی کو بغض ہی ہے عالم قرآن وسنت سے   کوئی ہر گفتگو میں طعن دیتا ہے حقارت سے
کہ اسرار تصوف کیا بھلا جانیں یہ ملانے

بھلا اس سادہ لوحی کا کہیں کوئی ٹھکانا ہو   ہے نظروں میں ولی وہ چال جسکی وحشیانہ ہے
ہے شاہد جس کی ہر حرکت کہ حرکت ملحدانہ ہے   زباں پر جسکے ہر اک لفظ لفظ مشرکانہ ہے
غضب ہے اب ولی ہونے لگے ایسے بھی دیوانے

تمیز اولیا بھی کیا رہا ان میں نہ اب باقی   کہ ہر فعال دیوانہ ہے نظروں میں ولی ان کی
کہ ادنیٰ شے ہے کوئی ذہن میں انکے ولایت بھی   یا ان دیوانوں ہی کیطرح ہستی اولیا کی تھی
ولی مانے کسی کو تو عمل سے بھی تو پہچانے

ولی کا فعل کوئی کب شریعت سے جدا ہوگا   وہ سو جاں سے کتاب اللہ وسنت پر فدا ہوگا
وہ ہر اک گفتگو میں عاشق نام خدا ہوگا   زباں پر یا علی ہوگا نہ کلمہ غوث کا ہوگا
زباں پر ہوگا یونہی ہوگا چاہا اگر یوں اللہ نے"

خدا کی شان بھی اپنی طرح کیا عاجزانہ ہے   یا اللہ تک رسائی اولیا کی حاکمانہ ہے
یا دخل انکا مشیت میں خدا کی جابرانہ ہے   یا حیثیت ہے ایک انکی تعلق ہمسرانہ ہے
کہ چارہ ہی نہ ہوگا ان کی بات اللہ کو بن مانے

خدا کہتا ہے تم مجھ سے کہو میں سب کی سنتا ہوں   کوئی مانگے تو میں ہر مانگنے والے کو دیتا ہوں
جو مجھ کو چھوڑ کے جاتے ہیں انہیں محبوب رکھتا ہوں   جو مجھ سے پھیرتے ہیں رخ تو رخ میں پھیر لیتا ہوں
مگر یہ ہیں کہ اوروں ہی سے بگڑی جائیں بنوانے

خدا پیار کرے ہم کو عبادت کیلئے اپنی   مگر اک تو عبادت ہی کریں ہم غفلت کریں اس کی
نہ رکھیں بعد انکے دلمیں اسکی کوئی پروا بھی   دلیری سے کریں بلکہ ہم اسکے ساتھ گستاخی
کہ کافی اولیا ہیں گر نہ بخشا ہم کو اللہ نے

سلیماں ختم کر کافی ہے تیری اتنی ہی تقریر   دعا کر نظم میں تیری خدا پیدا کرے تاثیر
کشش ایسی ہو اسمیں دل ایسی اسمیں ہو تسخیر   کہ احساس شریعت قوم مسلم کا ہو دامنگیر
تجھے چاہے بھلا جانے کوئی چاہے برا جانے

رحمۃ للعالمین } نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر یہ کتاب مستند اور صحیح روایات سے قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان مرحوم پٹیالوی نے مرتب ومدون کی ہے۔ اس کے متعلق محدثین مورخین صلحاء علماء وغیرہ کا اتفاق ہے کہ اس سے بہتر کتاب سیرت نبوی پر کسی زبان میں شائع نہیں ہوئی۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ علیگڑھ اور جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن کے نصاب تعلیم میں داخل ہے۔ حصہ اول ۶؎۔ دوم ۳؎۔ سوم ۲؎۔ علاوہ محصول ڈاک۔ منگانے کا پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

تفسیر القرآن مصنفہ مولانا ثناء اللہ صاحب ... (۴۸) ... زبان عربی میں بے نظیر تفسیر ...

ahmadimuslim.de

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۱۲)

گذشتہ پرچہ میں صحیح بخاری کی روایت کے الفاظ نقل ہوئے ہیں جن میں ذکر ہے کہ حضرت عمرؓ نے لوگوں کو دیکھا کہ ایک خاص مکان کی تلاش میں جا رہے ہیں تو منع فرمایا۔ اب اس کے آگے ملاحظہ فرمائیں۔ (مدیر)

پس ان احادیث اور ارشادات حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم و ائمہ کرام علماء عظام سے مولوی نعیم الدین کا خود طبع زاد مخالف شریعت ہونا اور تقویۃ الایمان کا صدق مطابق احادیث و ائمہ امت سے واضح ہو گیا کیونکہ عبادت اور قرب حق تعالیٰ برکت حاصل کرنے کے لئے یہی تین مساجد عالم میں مخصوص ہیں جن کے لئے سفر کی صعوبتیں برداشت کرنے کا حکم فرمایا گیا۔ خانہ کعبہ معظمہ میں ایک لاکھ نمازوں کا ثواب اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں ایک ہزار یا پچاس ہزار نمازوں کا ثواب جس میں زیارت مرقد مبارک نبی صلی اللہ علیہ وسلم و مزارات حضرات صحابہ وغیرہم رضی اللہ عنہم کے فضائل و برکات بھی شامل نقد وقت ہیں۔ اور اتباع احادیث و شریعت اور مساجد اللہ الحرام کا حفظ مراتب الامر فوق الادب کا مقتضی ہے۔ اور مسجد بیت المقدس میں پانچسو نمازوں کا ثواب ہے علیٰ ہذا دیگر بکثرت فضائل و برکات ہیں کہ یہ حصہ متبعین سنت کا ہی حصہ ہے نہ مبتدعین ضالین کا۔

اب مریدوں اور طالب علموں کا پیر و استاد کے یہاں اور حضرات صحابہ اور محدثین کا احادیث کی تلاش میں بڑے بڑے سفر فرمانا اسی طرح احباب و اقارب کی ملاقات کو سفر کرنا تجارت و کاروبار وغیرہم کے لئے جانا نصوص آیات و احادیث سے صراحۃً ثابت اور تقرب الی اللہ کا باعث ہے۔ چنانچہ قرآن پاک پارہ گیارہ سورہ توبہ میں ارشاد ہے۔ وما کان المؤمنون لینفروا کافۃ فلولا نفر من کل فرقۃ منہم طائفۃ لیتفقہوا فی الدین ولینذروا قومہم اذا رجعوا الیہم لعلہم یحذرون۔ یعنی اور اس طرح نہیں کہ مسلمان سارے کوچ میں نکلیں تو کیوں نہ جاوے ہر فرقہ میں سے ان کا ایک گروہ تا سمجھ پیدا کریں دین میں اور تا خبر پہنچاویں ڈراویں اپنی قوم کو جس وقت واپس آویں ان کی طرف شاید کہ وہ لوگ بچتے رہیں۔" اور پارہ ۲۲ سورہ فاطر میں ارشاد ہوا۔ وتستخرجون حلیۃ تلبسونہا وتری الفلک فیہ مواخر لتبتغوا من فضلہ ولعلکم تشکرون۔ یعنی اور نکالتے ہو (دریاؤں میں سے) گہنا زیور موتی جسکو پہنتے ہو اور تو دیکھے جہاز ان میں چلتے ہیں پھاڑتے ہوئے تا تلاش کرو اسکے فضل سے اور شاید تم شکر گذار ہو۔

اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوشک ان یضرب الناس اکباد الابل یطلبون العلم الحدیث (معنی شرح موطا ص۲۳۰) یعنی قریب ہے کہ ماریں گے لوگ اونٹوں کے جگر یعنی سفر کرینگے اونٹوں پر اور تیزروی سے چلاوینگے ان کو علم کی طلب میں۔

پس اس کو اس پر قیاس کر کے مولوی نعیم الدین کا محض فریب سے لوگوں کو گور پرستی میں مبتلا کرنا ہے۔ اگر ان سفروں کی مانند قبروں کے لئے سفر کرنا باعث اجر اور ثواب ہوتا تو کسی حدیث کسی صحابی سے بسند صحیح صریح مولوی نعیم الدین کو ثابت کرنا لازم تھا جو احادیث صحیحہ مرفوعہ صحیحین پر راجح ہوتا اگر ممکن ہوتا تو کر دکھاتے فمن ادعی فعلیہ البیان۔

قولہ ص۵۵۱۔ مگر مقصود اس بیدین کا اس سفر کو شرک بتانا ہے جو سرمایۂ سعادات و ذخیرہ برکات ہے یعنی بقصد زیارت مدینہ طیبہ کا سفر۔ چنانچہ لکھتا ہے "کسی کی قبر یا چلہ یا کسی کے تھان پر جانا اور دور سے قصد کرنا اور سفر کے رنج و تکلیف اٹھا کر میلے کچیلے ہو کر وہاں پہنچنا اور وہاں جا کر جانور چڑھانے اور منتیں پوری کرنی اور کسی قبر یا مکان کا طواف کرنا اور اسکے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا وہاں شکار نہ کرنا درخت نہ کاٹنا گھاس نہ اکھاڑنا اور اسی قسم کے کام کرنے اور ان سے کچھ دین و دنیا کے فائدے کی توقع رکھنی یہ سب شرک کی باتیں ہیں۔ (تقویۃ الایمان ص۵۲)

اب وہابی جہاں کہیں کا سفر کریں تو شکار کرتے درخت کاٹتے، گھاس اکھاڑتے پھرا کریں ورنہ تقویۃ الایمان کے حکم سے مشرک ہو جائیں گے۔ تقویۃ الایمان ص۱۱ میں نامعقول باتوں سے بچنے کو بھی شرک بتایا ہے تو فرض ہوا کہ وہابی جب سفر کرے تو ضرور نامعقول باتیں کیا کرے ورنہ تقویۃ الایمان کے حکم سے مشرک ہو جائے گا۔ کم بختوں کی عقلوں پر پردے پڑ گئے ہیں جو ایسی بیہودہ کتاب کو اپنا دین بنائے ہوئے ہیں۔"

اقول۔ ناظرین اہل انصاف نے ملاحظہ فرمایا کہ ہرگز عبارت تقویۃ الایمان میں سفر مدینہ طیبہ کے شرک ہونے کا ذکر تک نہیں ہے یہ محض مولوی نعیم الدین کی تکبندی اور فریب کاری ہے۔ بلکہ جو لوگ دور دور سے قصد کر کے مثل تعظیم و تکریم خانہ کعبہ کی خصوصیات کے بتقریب غیر اللہ کسی کی قبر پر چلہ یا تھان پر جا کر جانور چڑھاتے منتیں پوری کرتے طواف کرتے اس کے جنگل کا ادب کر کے شکار نہیں کرتے درخت نہیں کاٹتے ہیں ان پر شرک عائد ہو جاتا ہے۔ چنانچہ معراج الدرایہ معتبر فقہ حنفیہ میں مرقوم ہے۔ ولو طاف حول مسجد سوی الکعبۃ الشریفۃ یخشی علیہ الکفر انتہی (صواعق ص۲۴۳) یعنی اگر طواف کرے کسی مسجد کے گرد سوائے کعبہ شریف کے تو اس پر کفر کا ڈر ہے۔

پس جبکہ مسجد کے طواف میں خوف کفر ہے تو کسی دوسری جگہ کے لئے خصوصیات کعبہ معظمہ کو تقرباً عمل میں لانا کس درجہ کھلا ہوا شرک و کفر ہوگا۔ مگر یہ سب کچھ مولوی نعیم الدین کی من گھڑت شریعت میں ایمان سمجھا گیا ہے۔ علیٰ ہذا نامعقول باتیں تو ہر وقت ہر جگہ کرنا منع ہیں مگر خانہ کعبہ کی حرمت و عظمت کے لئے وہاں بہت زائد بری ہیں کیونکہ وہاں کا اجر و ثواب جس طرح زائد ہے گناہ و نامعقول کام بھی زیادہ برے ہیں۔ حق تعالیٰ قرآن پاک سورہ بقر میں فرماتے ہیں۔ فمن فرض فیہن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج۔ یعنی پھر جس نے

ترجمۃ القرآن ۔ [illegible] (۹۳۵) قرآن کی مختلف آیات [illegible]

ahmadimuslim.de

لازم کرلیا ان میں سج کرنا تو بے پردہ ہونا عورت سے نہیں ہے نہ گناہ کرنا نہ جھگڑا کرنا۔

معلوم ہوا خانہ کعبہ کی عظمت کے لئے بعض حلال امور بھی حرام فرما دیئے گئے۔ چنانچہ فرمایا ولا تحلقوا رؤسکم حتی یبلغ الھدی محلہ۔ یعنی اور حجامت نہ کرو سر کی جب تک پہنچ نہ چکے قربانی اپنے ٹھکانے پر۔

اب مولوی نعیم الدین کا اپنی بے عقلی سے یہ کہنا کہ جہاں کہیں کا سفر کریں تو شکار درخت گھاس کاٹنے اور اکھاڑنے پھرا کریں مزدرنا معقول باتیں کیا کرے۔ محض بیہودہ گوئی ہے کلام رب العزت تعالیٰ شانہ کی جناب میں مضحکہ پن ہے۔

قولہ ص۱۵۵ و ۱۵۶ "اب احادیث ملاحظہ کیجئے تو اس بے دینی کا بطلان ظاہر اور معلوم ہو کہ معاند بدبخت زیارت روضہ طاہرہ سے روکنے کے لئے یہ تمام بکواس کر رہا ہے۔ حدیث ۱ من زار قبری وجبت لہ شفاعتی۔ حدیث ۲ من زار قبری حلت لہ شفاعتی حدیث ۳ من جاءنی زائرا لا تعملہ حاجتہ الا زیارتی کان حقا علی ان اکون لہ شفیعا یوم القیامۃ حدیث ۴۔ من حج فزار قبری بعد وفاتی کان کمن زارنی فی حیاتی۔ حدیث ۵ من حج البیت ولم یزرنی فقد جفانی۔ خلاصۃ الوفا ص۱۰ و ص۱۲۰۔ حدیث ۶ من زارنی متعمدا کان فی جواری یوم القیمۃ (مشکوۃ ص۲۴۰)

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ زیارت روضہ طاہرہ کے لئے قصد کرکے حاضر ہونا اور اس سے دینی نفع کی توقع رکھنا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ہے۔ اسی کو تقویۃ الایمان میں شرک بتایا ہے۔ معاذ اللہ آستانہ کے سامنے کھڑے ہوکر دعا مانگنے اور التجا کرنے کو بھی شرک کہتا ہے باوجودیکہ یہ اداب زیارت میں سے ہے۔ مفصل بیان ص۳۵ سے ص۴۲ تک گذر چکا ہے۔ اب یہ بھی دیکھئے کہ مدینہ طیبہ کے گرد و پیش کے جنگل کو محترم کس نے فرمایا حرم کس نے بنایا وہاں شکار کرنے درخت کاٹنے گھاس اکھاڑنے سے کس نے منع کیا۔ یہ جاہل بدلگام خاکش بدہن مشرک کس کو کہہ رہا ہے۔ حدیث ۸ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی احرم بین لابتی المدینۃ ان یقطع عضاھا اویقتل صیدھا۔ (مشکوۃ ص۲۳۹) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں مدینہ طیبہ کے دونوں سنگستانوں کے مابین حرام کرتا ہوں اس کے خار دار درختوں کا کاٹنا اور اس کے شکار کو مارنا۔ اسی کو تقویۃ الایمان میں شرک لکھا ہے۔ بے دینوں سے پوچھو کہ ان کے عقیدہ فاسدہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بھی شرک ہے تو پھر توحید کیا وہ شیطان سے سیکھیں گے۔"

اقول ہرگز ہرگز تقویۃ الایمان میں زیارت مدینہ طیبہ اور اس کے حرم محترم ہونے کو جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہے معاذ اللہ شرک و ممنوع نہیں لکھا اس میں اس کے متعلق ایک حرف تک نہیں ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین المفترین۔ یہ محض مولوی نعیم الدین کا اتہام اور بغض و عناد ہے۔ علاوہ ہذا روایات ۱ لغایتہ ۶ منقولہ مولوی نعیم الدین بلاسند و صحت کے عند المحدثین قابل حجت نہیں ہوسکتیں جبکہ ائمہ محدثین رحمہم اللہ نے ان پر حکم ضعف اور موضوعیت کا دیا ہے۔ چنانچہ فوائد المجموعۃ فی احادیث الموضوعۃ ص۴۲ میں مرقوم ہے۔

حدیث من زار قبری وجبت لہ شفاعتی۔

قال فی المقاصد ان ابن خزیمۃ اشار الی تضعیفہ ورواہ البیہقی بلفظ کمن زارنی فی حیاتی وضعفہ وروی من زار قبری کنت لہ شفیعا قال النووی انہ موضوع لا اصل لہ قالہ السیوطی فی الذیل وکذا ماروی بلفظ لم یزرنی فقد جفانی فانہ قال الصغانی ایضا ھو موضوع وکذا قال الزرکشی و ابن الجوزی۔

نیز روایت ص۳ میں مسلمہ بن سالم الجہنی اور عبد اللہ بن عمر العمری واقع ہیں۔ فاما مسلمۃ بن سالم الجہنی البصری فقال ابوداؤد السجستانی انہ لیس بثقۃ نص علیہ الحافظ ابن حجر فی اللسان واما عبد اللہ بن عمر العمری فقال الترمذی فی جامعہ انہ لیس بالقوی عند اھل الحدیث وقال احمد کان یزید فی الاسانید و یخالف وکان یحیی بن سعید یضعفہ وقال عبد اللہ بن علی بن المدینی عن ابیہ ضعیف وقال یعقوب بن شیبۃ فی حدیث اضطراب وقال النسائی ضعیف الحدیث کذا فی تھذیب الکمال وغیرہ من کتب اسماء الرجال۔

اور حدیث ۴ میں حسن بن الطیب اور حفص بن سلیمان واقع ہیں۔ فاما حسن بن الطیب فقال البرقانی انہ ذاھب الحدیث وقال الدارقطنی لا یساوی شیئا حدث بما لا یسمع وعن مطین انہ کذاب واما حفص بن سلیمان فکان واھیا فی الحدیث وقال عبد اللہ بن احمد عن ابیہ انہ متروک الحدیث وقال ابن معین لیس بثقۃ وقال البخاری ترکوہ وقال ابوحثیم متروک لا یحتج بہ وقال ابن خراش کذاب یضع الحدیث کذا فی میزان الاعتدال للامام الذہبی انتہی صواعق ص۳۵ وقال الحافظ ابن الحجر عسقلانی اکثر متون ھذا الاحادیث موضوعۃ۔ کذا فی ھدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل ص۳۰۵ مع التفصیل فمن شاء فلیراجع۔"

پھر جبکہ باوجود صحاح خصوصاً صحیح بخاری و صحیح مسلم اور مؤطا امام مالک کتب طبقہ اول کی احادیث صحیحہ لاتشد الرحال کے جن میں سفر مدینہ طیبہ مسجد نبوی کی زیارت کا فرمان ہے ان کو چھوڑ کر روایات ضعیفہ و موضوعہ جن کو ائمہ محدثین حاملان دین نقادان فن حدیث نے ضعیف و موضوع قرار دیا ہے استدلال میں لانا محض مولوی نعیم الدین کی بددیانتی اور تعصب اہل حق ائمہ سے عناد کا باعث ہے۔ (باقی)

تقویۃ الایمان - جدید اڈیشن۔ معترضین کے اعتراضات (مع) کا جواب بھی ساتھ ہے۔ قیمت ۱۲ر (منیجر)

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

تعاقب اخبار اہلحدیث ۲ ربیع الثانی ۵۴ھ میں آپ کا فتویٰ زکوٰۃ در تعمیر مساجد درج ہے۔ لہٰذا عرض ہے کہ مصرف زکوٰۃ حضرت کے زمانہ میں یا خلفا الراشدین کے زمانہ میں مساجد پر صرف کر دینا ثابت مدلل فرماویں کہ کسی اصحاب کرم نے مسجد پر زکوٰۃ خرچ کی تھی یا نہیں اگر ان دونو زمانوں کے سوا مصرف زکوٰۃ مساجد پر نہیں خرچ ہوئی تو آپ کا فتوےٰ زکوٰۃ مسجد پر صرف کرنا خلاف حدیث ہے۔ (الراقم حافظ عبد الحی اہلحدیث از ٹوہانہ ضلع حصار۔ خریدار اہلحدیث)

جواب تعاقب میں نے عربیت کے قواعد سے آیت کے معنے کئے ہیں اور حوالہ بھی مذہب محدثین کا دیا ہے۔ اس سے زیادہ کی ضرورت نہیں، ہاں سائل کو شائد یہ خبر نہیں کہ اس کے اس فقرے (خلاف حدیث ہے) کے کیا معنے ہیں۔ خلاف حدیث وہ بات ہوتی ہے جو حکم حدیث کی نقیض ہو یعنی حدیث ایک حکم بتائے اور یہ اس کو توڑے۔ ایسا ہے تو آپ وہ حدیث پیش کریں جس میں مذکور ہو کہ زکوٰۃ مسجد پر نہ لگائی جائے۔ پھر کہا جائے گا کہ میرا فتویٰ حدیث کے خلاف ہے۔ اس صورت میں میں رجوع کروں گا۔ لیکن جو صورت یہاں ہے وہ حدیث کے خلاف نہیں۔ اللہ اعلم۔

س عـ۱۶۰ } زید اور بکر دو چچا زاد بھائی ہیں دونوں کی شادیاں ہو چکی ہیں اور ہر دو کے ہاں ایک دو اولادیں بھی ہیں۔ زید چھوٹا ہے اور بکر بڑا۔ بکر کے ایک دو اور بھی بھائی ہیں لیکن زید اپنے باپ کا اکلوتا بیٹا ہے۔ اوائل عمر میں لوگوں نے بکر کی .... بابت زید پر تہمت لگائی جس کے باعث زید اور بکر کے درمیان ناراضگی پیدا ہو کر بول چال بند ہو گئی چونکہ بکر کا والد زندہ ہے اور وہ اپنے لڑکوں کو ساتھ لیکر بول چال اور لینا دینا بند کر بیٹھا۔ بعد چند سال کے زید اور بکر اور بکر کی اولاد آپس میں راضی ہو گئے صرف بکر کا باپ اور اس کا ایک لڑکا ناراضگی پر قائم رہے جس کو عرصہ قریباً پندرہ سال گزر چکا ہے اب زید چاہتا ہے کہ ناراضگی کو ختم کر دیا جاوے اور از روئے شریعت زید کو معافی دیکر آپس میں راضی ہو جاویں۔ لیکن بکر کا باپ اور اس کا بھائی نہیں مانتے۔ حالانکہ گاؤں کے بہت آدمی کوشش کر چکے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ زید شریعت کے ماتحت خدا تعالیٰ کی سزا کا مستوجب ہے کہ نہیں؟

(عبد العزیز اہلحدیث از کوٹلی لوہاراں مغربی)

ج عـ۱۶۰ } حدیث شریف میں آیا ہے روٹھنے والوں میں سے جو سلام کر دے وہ بری ہے۔ جو سلام کو نہ مانے وہ قصوروار ہے۔

(ار واصل غریب فنڈ)

س عـ۱۶۱ } ایک دیہات کے مسلمانوں نے بماتحت سردار قوم پابندی نماز کی آپس میں بندش کی۔ منجانب پنچائت تارک نماز اور بلا عذر مسجد میں آکر نماز نہ پڑھنے والوں پر فی وقت ۱/ جرمانہ مقرر کیا گیا تاکہ حتی الوسع لوگ ترک صلوٰۃ کے مرتکب نہ ہوں۔ بعد میں معلوم ہوا کہ زید بالقصد مسجد میں بعض وقت کی نماز نہیں پڑھتا اور نماز جمعہ بھی دوسری بستی میں جاکر پڑھتا ہے اور امام پر خود تراشیدہ الزام لگاتا ہے۔ اتفاق سے ایک روز مجمع عام میں بموجودگی صاحب سردار زید سے اس کی گفتگو نکل آئی تو زید نے حد درجہ جسارت و بیباکی سے نہایت پر زور لہجے میں کہا کہ میرے نزدیک گھر میں نماز پڑھنا مسجد کے نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ مگر زید سے جب اس کی دلیل پوچھی گئی تو صاف لفظوں میں جواب دیا کہ "چونکہ میں نے گھر میں بعض وقتوں کی نماز پڑھنے کی منت مانی ہے اس لئے گھر میں ادا کرتا ہوں"۔ زید کی اس قسم کی الٹ پھیر اور لایعنی باتیں سن کر اور شریعت غرا کی تحقیر و تضحیک دیکھ کر سردار صاحب برداشت نہ کر سکے مارے غصے کے مجمع سے اٹھ کر چلے گئے۔ مگر بجائے اس کے کہ زید پر سردار صاحب کے اس معنوی ناراضگی کا کچھ مفید اثر ہوتا حد درجہ مضر ہوا اور دن دونی، رات چوگنی سرکشی و جسارت اور بیباکی بڑھ کر خود جماعت میں ایک خلفشار پیدا ہو گیا۔ آخرش جماعت کے کارکن افراد نے محسوس کیا کہ اگر زید کی باتوں اور ناشائستہ حرکتوں کا جلد از جلد کوئی قطعی فیصلہ نہ کیا گیا تو مرض متعدی اور جراثیم متجاوز ہو جائینگے۔ چنانچہ ہفتہ کے اندر ہی باقاعدہ کمیٹی بیٹھی اور زید سے باز پرس ہوئی تو آج زید نے ایک دوسرا پہلو اختیار کرتے ہوئے یہ جواب دیا: "چونکہ امام صاحب نے اپنے خطبہ جمعہ میں یہ بیان کیا ہے کہ تارک جماعت کافر ہے اور خود ترک جماعت کر کے گھر ہی میں نماز پڑھتے ہیں اس لئے میں بھی پڑھتا ہوں نیز ان حرکتوں سے مری غرض یہ بھی ہے کہ امام صاحب کے قول و فعل کی بھی باز پرس کی جائے"۔ ہاں یہ بھی واضح رہے کہ زید کے ان ہر دو اتہام ما سبق کی نہ جماعت کے کسی فرد نے تصدیق کی اور نہ خود امام صاحب اسکے قائل ہوئے کہ تارک نماز جماعت کافر ہے اور نہ ہی خطبہ جمعہ میں انہوں نے یہ بیان کیا اور نہ امام صاحب کا گھر میں نماز پڑھنا ثابت ہو سکا۔ لہٰذا پنچائت کی طرف سے زید کو پانچ روپے جرمانہ اور پانچ جوتے سزا کا حکم صادر کیا گیا۔ جوتے تو فوراً ہی لگا دئیے گئے لیکن جب روپیہ طلب کیا گیا تو زید نے انتہائی سرکشی میں جواب دیا کہ "ہم جرمانہ ہرگز نہیں دینگے پنچائت جو کچھ کر سکتے کر لے وغیرہ"۔ حتیٰ کہ زید کے ایک عزیز نے معاملہ رفع دفع کرنے کے خیال سے یہاں تک ایثار کرتے ہوئے کہا کہ اگر زید نہ دے تو ہم اس کی عوض اپنے پاس سے پانچ جرمانہ ادا کر دیں۔ مگر اس پر بھی باوجود انتہائی افہام و تفہیم اور ہر طرح کے نشیب و فراز دکھلانے کے جب کسی طرح راضی نہ ہوا تو جماعت نے زید سے ترک موالات کا اعلان کر دیا۔ اور یہاں کی جماعت کا ہمیشہ سے یہی دستور ہے کہ جب مجرم کسی طرح قابو میں نہیں آتا تو اسے اسیطرح قابو میں لایا جاتا ہے۔ لہٰذا فی الحال اصلی و صحیح واقعات کا لب لباب اور خلاصہ پیش خدمت کر کے سوال ہے کہ پنچائت کا فعل مذکورہ و کاروائی قابل ملامت و ظلم ہے یا زید کی حرکتیں مذموم و قابل سزا ہیں؟

ج عـ۱۶۱ } زید نے ابتدا میں سرداری تسلیم کی

ahmadimuslim.de

متفرقات

"قادیانی مذہب" حیدرآباد دکن میں جو قادیانی تحریک کی مخالفت جاری ہے اس کا ثبوت اس کتاب کی اشاعت سے ملتا ہے کہ یہ تیسری بار طبع ہوئی ہے۔ ہر طبع میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ تیسری مرتبہ صفحات ۴۰۰ تک پہنچ گئے ہیں ہر قسم کے معلومات کا ذخیرہ ہے۔ زبان شستہ۔ لکھائی چھپائی، کاغذ اچھا۔ قیمت ۶؍۔ ملنے کا پتہ۔ کمال احمد فاروقی بیت السلام حیدرآباد دکن۔

احکام زوجیت نکاح وغیرہ کے مسائل۔ بیوی، خاوند کے حقوق کا ذکر آسان اور شستہ الفاظ میں۔ قیمت ۱؍۔ پتہ۔ مولوی عبداللہ صاحب مستری امرتسر شریف گنج۔

زلازل ہندوستان اور متنبی قادیان زلزلہ کا سبب ترک جہاد ہے جو قادیانی نے منسوخ کیا حوالجات مرزا پر بحث۔ قیمت ۶ پائی۔ پتہ مذکور۔

مکرر یاد دہانی ذیل میں جن خریداروں کے نمبر خریداری درج ہیں ان میں جن کی قیمت ۲۵ جولائی تک وصول نہ ہوگی یا مہلت و انکار وغیرہ کی اطلاع موصول نہ ہوگی ان کے نام ۲۷ جولائی کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔ جس کا وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا

ضروری نوٹ اگر کوئی صاحب گھر پر موجود نہ ہوں یا وی پی وصول نہ کر سکتے ہوں تو وہ مہربانی کر کے وی پی کا اطلاعی کاغذ ضرور وصول کر لیں۔ اس طرح وی پی ایک ہفتہ تک ڈاک خانہ میں امانت رہ سکتا ہے۔ بہ صورت وی پی واپس کر دینے سے بدرجہا بہتر ہے

وی پی واپس نہ کریں کیونکہ فی وی پی ۳؍ فیس رجسٹری دفتر کی گرہ سے خرچ ہوتا ہے جو بصورت واپسی دفتر کو نقصان عظیم کا باعث ہوتا ہے۔

۸۱۳ - ۸۸۷ - ۲۵۳۹ - ۲۸۵۹ - ۳۱۵۷
۳۲۹۰ - ۳۶۰۹ - ۳۶۳۴ - ۴۳۲۲ - ۴۵۲۵
۵۳۲۰ - ۵۵۹۱ - ۶۳۳۴ - ۶۵۴۲ -
۶۵۴۵ - ۶۹۲۴ - ۷۴۳۷ - ۷۴۵۳ -
۷۴۶۰ - ۷۸۷۴ - ۸۰۰۳ - ۸۳۵۷ - ۸۳۶۲ -
۸۴۸۰ - ۸۵۱۸ - ۸۵۳۶ - ۸۵۴۷ - ۸۵۷۸ -
۸۹۷۰ - ۹۰۱۱ - ۹۰۱۹ - ۹۰۶۸ - ۹۲۴۲ -
۹۴۴۸ - ۹۴۶۹ - ۹۸۶۱ - ۹۸۹۰ - ۹۹۰۸ -
۹۹۶۷ - ۹۹۹۱ - ۱۰۱۴۸ - ۱۰۲۲۹ - ۱۰۲۳۷ -
۱۰۳۴۵ - ۱۰۴۱۴ - ۱۰۵۳۰ - ۱۰۵۴۸ - ۱۰۶۲۹ -
۱۰۶۵۹ - ۱۰۶۷۹ - ۱۰۶۸۰ - ۱۰۶۸۲ - ۱۰۷۵۲ -
۱۰۸۸۴ - ۱۰۸۹۶ - ۱۰۹۰۱ - ۱۰۹۰۵ - ۱۰۹۴۲ -
۱۰۹۷۱ - ۱۰۹۷۳ - ۱۰۹۹۲ - ۱۱۰۹۳ - ۱۱۱۶۲ -
۱۱۱۸۵ - ۱۱۱۹۹ - ۱۱۲۰۱ - ۱۱۲۰۵ - ۱۱۲۶۰ -
۱۱۳۱۲ - ۱۱۴۰۵ - ۱۱۴۲۷ - ۱۱۴۳۴ - ۱۱۴۳۹ -
۱۱۵۳۷ - ۱۱۵۹۰ - ۱۱۶۰۲ - ۱۱۶۰۳ - ۱۱۶۳۲ -
۱۱۶۵۵ - ۱۱۶۶۰ - ۱۱۶۶۱ - ۱۱۶۶۷ - ۱۱۶۶۸ -
۱۱۶۷۳ - ۱۱۶۷۴ - ۱۱۶۸۰ - ۱۱۶۸۹ - ۱۱۶۹۰ -
۱۱۶۹۱ - ۱۱۶۹۶ - ۱۱۶۹۸ - ۱۱۶۹۹ - ۱۱۷۰۶ -
۱۱۷۳۴ - ۱۱۷۵۶ - ۱۱۷۵۸ - ۱۱۷۵۹ - ۱۱۸۰۱ -
۱۱۸۰۳ - ۱۱۸۸۲ -

جنازہ غائب بتاریخ ۳ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ بروز جمعہ موتی مسجد علیگڈھ میں لارڈ ہیڈلے فاروق اور مولوی عبدالغفور غزنوی مرحومین کی نماز جنازہ غائبانہ جملہ حاضرین نے ادا کی۔ (مولانا حاجی) یونس خان دتاولی۔ از علیگڈھ۔

انتقال پر ملال یہ خبر نہایت ہی رنج و افسوس سے سنی جائے گی کہ مولانا مولوی محمد امیرالدین صاحب جو گگے متوطن جہلم ریاست جنجیرہ ضلع قلابہ نے ۵ جولائی ۱۹۳۵ء بروز جمعہ بوقت پانچ بجے صبح داعی اجل کو لبیک فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ عنایت کرے اور ان کے متعلقین و پسماندوں کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔ (جماعت المسلمین جہلم)

نظام مساجد مسجدوں کو آباد کرنا ایمان کی علامت ہے اس لئے مسجد پر جو پیسہ خرچ ہو وہ سب خرچوں سے افضل ہے۔ رام پور (یو۔پی) سے ایک صاحب (صولت علی) کو خدا نے توفیق بخشی ہے کہ بذریعہ تحریرات مسلمانوں کو ترغیب دیتے ہیں کہ ہر مسلمان مسجد محلہ میں کچھ نہ کچھ چندہ دیا کرے۔ چندہ نہ دے سکے تو کوئی نہ کوئی خدمت کرے۔ اس امر خاص کے لئے خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو۔

صولت علی صاحب گھیر قلندر خان رامپور (یو۔پی)

تلاش کتب صحاح ستہ مترجمہ مولوی وحیدالزمان صاحب مرحوم کی مجھے ضرورت ہے لہٰذا ناظرین میں سے کوئی صاحب پتہ ذیل پر مطلع فرما دیں کہ یہ کتابیں کہاں سے دستیاب ہو سکتی ہیں ممنون ہونگا۔

حاجی محمد عمر محمد ظہور سلک مرچنٹ صدر بازار مئو ناتھ بھنجن ضلع اعظم گڈھ۔

ضروری اعلان ہمارے ایک دوست جو نوجوان ہونہار عالم ہیں۔ درسیات میں نہایت بہتر استعداد و صلاحیت رکھتے ہیں۔ تفسیر، حدیث، ادب، منطق وغیرہ کا اچھی طرح درس دے سکتے ہیں۔ عربی و اردو تقریر میں بھی اچھی مہارت ہے۔ اس کے علاوہ ابتدائی انگریزی حساب، تاریخ وغیرہ کی تعلیم بھی دے سکتے ہیں۔

جن صاحبان کو ایسے نوجوان ہونہار عالم کی خدمات درکار ہوں وہ جلد سے جلد پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں (نوٹ) جہاں سے پہلے طلبی آئے گی اس جگہ کو ترجیح دی جائے گی۔

پتہ بمعرفت ایڈیٹر رسالہ "سلفیہ" لہریا سرائے دربھنگہ

انجمن تعلیم الاسلام گلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ کا نانواں جلسہ بتاریخ ۲۶-۲۷ جولائی ۱۹۳۵ء منعقد ہوگا جس میں علمائے کرام تشریف لاکر عوام الناس کو مواعظ حسنہ سے مستفیض فرمائیں گے اور اسلام کی خوبیاں اور اتباع سنت کی ترغیب اور اتفاق و اتحاد کی تعلیم اور ناجائز رسوم کی خرابیاں اور مرزا صاحب قادیانی کے حالات بیان کئے جائیں گے۔ استدعا ہے کہ جلسہ میں شریک ہو کر مذہبی اور اخلاقی فیض حاصل کریں۔ الداعی الی الخیر حکیم اسحق سیکرٹری انجمن تعلیم الاسلام گلہ مہاراں ریلوے سٹیشن بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔ (معہ داخل اشاعت فنڈ)

... پاکٹ بک۔ مرزائیت کی تردید میں ایک نہایت اعلیٰ کتاب ہے۔ قیمت ... (۲۴۴) ... (مجلد ...)

ملکی مطلع

ہندوستان کا آیندہ سیاسی مطلع

آج ہندوستان میں آیندہ سیاسیات کا نقشہ بڑے غور سے دیکھا جاتا ہے۔ باوجود اس کے ہندوستانی لیڈر آپس میں سخت مختلف ہیں۔ ایک گروہ آیندہ اصلاحات کو جو ۱۹۳۷ء میں جاری ہونے والی ہیں بہروجوہ قبول کرنے کو تیار ہے یہ گروہ جمہور امت مسلمہ کا ہے۔ دوسرا گروہ کانگرس کا ہے جو بعض حصے میں راضی ہے اور بعض میں ناراض۔ مثلاً اختیارات جو ملیں گے ان کو تو کانگرس قبول کرتی ہے لیکن فرقہ وارانہ حصہ رسدی کو نہیں مانتی تاہم خاموش ہے۔ تیسرا گروہ سکھوں کا ہے جنہوں نے اعلان کیا ہوا ہے کہ ہم کبھی اس فرقہ واری تقسیم کو نہ مانیں گے بلکہ ایک لاکھ خالصہ اس پر قربان کر دیں گے۔

باوجود اس کے ہر گروہ اپنی اپنی جگہ پر قبضہ کرنے کو تیار ہے۔ اندر ہی اندر کوششیں ہو رہی ہیں۔ کسی کی کوشش ممبر بننے کی ہے کسی کی وزارت سنبھالنے کی، کسی کو کوئی عہدہ لینے کا شوق ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ نئی سکیم کی مخالفت خواہ کتنی ہی کی جائے تاہم یہ چل جائے گی۔ آخر کار حکومت کا منشا پورا ہو جائیگا

مقام حیرت ہے کہ ہندوستانیوں کو فرقہ واری مفاد کا جتنا خیال رہتا ہے اتنا ملک کا خیال نہیں ہوتا حالانکہ ملکی فائدے میں سب کا فائدہ ہے۔ ہندوستانی رہنماؤں اور پبلک پر شیخ سعدی مرحوم کی نصیحت کب اثر کرے گی جو فرما گئے ہیں ؎

دولت ہمہ ز اتفاق خیزد
بے دولتی از نفاق خیزد

سرکاری اعلان

گذشتہ چند یوم سے حکومت مسلمانوں اور سکھوں سے گفت و شنید کرتی رہی ہے تاکہ شہید گنج کی مسجد کے متعلق کوئی ایسا تصفیہ ہو سکے جو طرفین کے لئے باعزت ہو۔ مسلمانوں اور سکھوں کے ارکان وفد سے اس مسئلہ کے قانونی پہلو کے متعلق کامل طور پر بحث و تمحیص ہوئی۔ واقعات یہ ہیں کہ متذکرہ بالا عمارت قریباً ۱۷۰ سال سے سکھوں کے قبضہ میں چلی آتی ہے اور مقدمہ بازی کے بعد جس کی ابتدا ۱۸۵۰ء میں ہوئی اس مسجد کے متعلق سکھوں کے دیوانی حقوق کی گوردوارہ ٹریبونل نے ۱۹۳۰ء میں آخری تصدیق کر دی۔ ٹریبونل کے فیصلہ کے خلاف مسلمانوں نے کوئی اپیل دائر نہ کی۔ اس قانونی پہلو کے پیش نظر حکومت کی طرف سے سکھوں سے یہ اقرار لینے کی کوششیں کی گئیں کہ وہ اپنے حقوق کو ایسے طریق پر استعمال نہیں کرینگے جس سے مسلمانوں کے مذہبی احساسات کو صدمہ پہنچے اس مسئلہ کے مختلف امکانی حل طرفین کے سامنے علیحدہ علیحدہ معرض بحث میں لائے گئے اور سکھ لیڈروں کی طرف سے حکومت کو یہ جتایا گیا کہ اس کے حق میں یا خلاف کم از کم اس وقت تک کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیا جائے گا جب تک کہ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کا اجلاس نہ ہو لے جو ۸ جولائی کو قرار پایا تھا۔ اگرچہ حکومت کو ابھی ان حالات کا علم نہیں جن میں مسجد کو منہدم کرنے کا یکایک فیصلہ کیا گیا لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سکھ لیڈروں کا اپنے زیادہ انتہا پسند پیروؤں پر قابو بتدریج زائل ہو رہا تھا کہ ۷ جولائی کی شام کو شاہ عالمی دروازہ کے قریب ایک سکھ کی لاش پائے جانے کی اطلاع ملی۔ اگرچہ فی الواقعہ پوسٹ مارٹم معائنہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ فرض کرنے کی کوئی وجہ نہیں کہ اس شخص کی موت تشدد سے واقع ہوئی۔ لیکن عام سکھوں نے اسے ایک واردات قتل سمجھ لیا اور جوش بہت بڑھ گیا۔ فوری اسباب خواہ کچھ ہی ہوں۔ مسجد کا انہدام ۸ جولائی کو علی الصبح شروع ہو گیا۔ حکومت کو سخت افسوس ہے کہ سکھوں نے ایسے اچانک طور پہ کارروائی کرنا مناسب سمجھا۔ جس سے تصفیہ کے تمام مواقع جاتے رہے۔ اور ایک بہت نازک صورت حالات پیدا ہو گئی۔ فرقہ وارانہ فساد کے خطرہ کو کم کرنے کے لئے وسیع پیمانہ پر احتیاطی تدابیر کا انتظام کیا گیا ہے اور حکومت تمام فریقوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ فضا میں سکون قائم رکھنے میں مدد دیں۔

فضل الٰہی ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب

لاہور ۸- جولائی ۱۹۳۵ء

اسلام اور سیاست

(بقلم مولوی ابو مسعود محمد داؤد صاحب از مدرسہ شکرادہ)

(گذشتہ سے پیوستہ)

عبادات اسلامی میں سیاسی اشارات یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اسلام نے ہر جائز ترقی کو مذہبی رنگ دیا ہے اور ہر مذہبی انسان کو ترقیات کا پیکر بنا کر اس میں عمل و سعی کی روح پھونک دی ہے پس جو شخص جتنا زیادہ مذہبی ہوگا وہ اتنا ہی زیادہ دینی و دنیوی ترقیات کے حصول میں کوشاں رہے گا۔ دولت کمانے کو زراعت کریگا، تجارت کے لئے ملک ملک کی سیر کریگا تاکہ حلال روزی حاصل کر کے اپنا اور اپنے اہل و عیال و متعلقین کا پیٹ بھرے اور حرام سے بچ کر مذہب کی خوشنودی حاصل کرے وہ دولت و خزانہ جمع کرے گا تاکہ اس کو اللہ کے راستے میں زکوٰۃ خرچ کرنے اسلام کو پھیلانے کے لئے دولت کو صرف کرنے کا بہترین موقع مل سکے اور اس طرح وہ اپنے خدا کو راضی کر سکے وہ تاج و تخت کے لئے جدوجہد کرے گا تاکہ عدل و انصاف کی روشنی سے روئے زمین پر اجالا کر دے اور ظلم و استبداد کو نیست و نابود کر دے وہ مردانہ وار میدان مقابلہ میں شیروں کے سے ہاتھ دکھلائیگا تاکہ کمزوروں کی اعانت و حمایت میں اس کی قیمتی طاقت صرف ہو اور باری تعالیٰ اس سے خوش ہو سکیں

الغرض اسلام اور ترقی دونوں چیزیں لازم ملزوم ہیں مگر اکثر کوتاہ بین نظریں اب تک اسلام کے حقیقی فلسفہ کو سمجھنے سے قاصر رہی ہیں اور بدقسمتی سے خود ملت اسلامیہ کی اکثریت نے بھی اسلام کو ایک مراسم کا مجموعہ سمجھ لیا ہے اسی وجہ سے اسلام کی بابت ایسے خام خیالات، دماغوں میں پیدا کر لئے گئے ہیں۔

عمارت اسلامی کے عظیم الشان قلعہ میں داخلہ کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا پڑھنا اور اس پر عمل پیرا ہوتا ہے۔ اس کلمہ شریف میں انسان کو یہ دعوت دی گئی ہے کہ وہ دنیا کو، اہل دنیا کو، اسباب دنیا کو، جبارین و طواغیت کو، ظلم و استبداد کو، غرض جملہ معبودان باطلہ کو ٹھکرا کر محض ایک شہنشاہ حقیقی کی حکومت و سلطنت کا تصور اپنے دل و دماغ میں قائم کرلے اور کسی ظالم و جابر انسان کا تغلب کسی فرعون صفت بادشاہ کی ظاہری شان و شوکت اس کے پائے ثبات میں لغزش نہ پیدا کرسکے اس کلمہ شریف کا پڑھنے والا کسی نمرود صفت، بادشاہ کی ظاہری شان و شوکت سے مرعوب نہیں ہوسکتا نہ وہ جور و استبداد کے سامنے گردن جھکا سکتا ہے نہ کسی ظالم کی حمایت پر آمادہ ہوسکتا ہے۔ اس کو ہر چہار اطراف عالم میں خدائی حکومت الٰہی تسلط نظر آنا چاہئے۔ اور مادی طاقتیں طاغوتانہ تدبیریں استبداد پسند تجویزیں عدل و انصاف کے خلاف حرکتیں حکومت الٰہی کے خلاف سازشیں اس کی آنکھوں میں نقش بر آب کے مانند ہونی چاہئیں۔ جب تک آسمان کے نیچے یہ کلمہ شریف پڑھا جائے گا کوئی طاقتور سے طاقتور جبار و قہار حکومت آرام کی نیند نہیں ہوسکتی۔ یہ دشمنانِ شاہنشاہ حقیقی کے لئے ایک کاری ضرب ہے جس کی چوٹ ہمیشہ انکے سرکش دلوں پر کھٹکتی رہی اور کھٹک رہی ہے اور کھٹکتی رہے گی انشاء اللہ۔

قرونِ اولیٰ کے مسلمان جنہوں نے صحیح طور پر درس توحید لیا اپنی ترقیات کی زندہ جاوید داستانیں تاریخ کے اوراق کی زینت بنا گئے جن کی کامیابیوں پر دنیا رشک کر رہی ہے اور مادہ پرست غافل انسان ان کو حیرت زدہ نظروں سے دیکھ رہا ہے وہ مسلمان نہایت بے بسی و بے کسی کی حالت میں بے سروسامان بغیر تیر و تفنگ و اتواپ و عساکر عرب کے خشک و قحط زدہ ریگستان سے ایک دولتِ ایمان و سرمایہ وحدت لیکر اٹھے اور عنایات ایزدی سے دشت و بیابان، کوہ و سمندروں سے پار ہوتے چلے گئے اسی عاجزانہ حالت میں انہوں نے کسریٰ و قیصر کے تخت الٹ دیئے بڑی بڑی مستحکم حکومتوں کے نام و نشان مٹا دیئے اور ظالمین و جبارین کے بیڑے غرق کر دیئے۔ ساری روئے زمین پر ایک انقلاب عظیم بپا کر کے مشرق و مغرب شمال و جنوب ہر چہار اطراف عالم کو انوار الٰہی کی تجلیات سے منور کر گئے دنیا کی کوئی طاقت ان کے راستے میں حائل نہ ہوسکی۔ یہاں تک جو کچھ عرض کیا گیا یہ کلمہ طیبہ کے پہلے جز کی ایک مختصر سی تشریح ہے۔ دوسرا جز محمد رسول اللہ (صلعم) ہے چونکہ طبع انسانی اس کی متلاشی ہے کہ دنیا میں اس کا کوئی صحیح مرکز ہو جس کی طرف وہ رجوع کر کے نمائش گاہ عالم کی تنگ و دو میں اپنی جولانی دکھلائے اس لئے اس دوسرے حصے میں اس حقیقت کبریٰ پر سے پردہ اٹھا دیا گیا کہ دنیا میں انتہاء عالم تک نوع انسان کی اگر صحیح طور پر کوئی شخص رہنمائی کرسکتا ہے تو وہ صرف محمد عربی کی ذات پاک ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) جو خدا کا فرستادہ اور دنیا و عقبیٰ کی جملہ ترقیات کا حامل ہے۔ جو کامیابی کا زینہ، عدل و انصاف کا مجسمہ، الٰہی حکومت کا صدر اعظم ہے۔ جو انسان کے لئے صحیح مرکز بننے کی پوری پوری قابلیت رکھتا ہے۔ جو ہر قوم ہر ملک ہر ملت کے لئے ایک مکمل نمونہ بن کر آیا ہے۔ جو درویشوں کو درویشی کے صحیح اصول سکھلاتا ہے جو بادشاہوں کو آئین سلطنت کی تعلیم دیتا ہے۔ جو مساوات کا علمبردار اخوت و محبت و اشتراکیت کا منادی ہے۔ جو سرمایہ داروں کا ناصح اور مزدوروں کا ملجا و ماویٰ ہے۔ جو ایک عابد زاہد صوفی صافی باخدا درویش کے درویشانہ لباس میں شاہان عالم کو حکومت الٰہی کے تسلیم کرنے کی دعوت دیتا ہے اور عملی طور پر یہ ثابت کر دکھاتا ہے کہ انسان اگر خدائی حکومت کے زیر سایہ غلامانہ زندگی بسر کرے تو وہ اشرف المخلوقات ہے اگر اس سچی حکومت سے بغاوت کرے تو وہ ذلیل ترین مخلوق ہے۔ الغرض اس راہ نمائے اعظم پیغمبر معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نوع انسان کو ایک ایسے راستے کی طرف بلایا جو یقیناً کامیابی کا واحد راستہ ہے اس وجہ سے کلمہ طیبہ کا یہ حصہ بھی اسلام میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔

نماز پنجگانہ اور سیاسی اشارات

حکومت الٰہی اور اس کے برگزیدہ ڈکٹیٹر کی صدارت تسلیم کرنے کے بعد اب عملی پریکٹس شروع ہو جاتی ہے۔ اسلام نے اس حقیقت کو پہلی دفعہ ہی جانچ لیا تھا کہ انسان کی ترقی کا راستہ اس کی اجتماعی قوت ہی کا نام ہے۔ ہر کامیابی اسی وقت نصیب ہوسکتی ہے جب سارے انسان اتحاد و عمل کے پیکر بن جائیں اسی بنا پر نماز پنجگانہ باجماعت کا سلسلہ مقرر کیا گیا۔

دیکھئے! نماز فرض کے واسطے مسجد میں حاضری دینے اور مسلمانوں کو اس خاص جلسہ میں پانچوں وقت شمولیت کرنے اور ایک مقررہ وقت میں ایک ہی لکیر کے فقیر بن کر کھڑے ہونے اور پھر ایک ہی امام کی اقتداء میں ساری نماز کو ختم کرنے کے متعلق کس شدومد سے احکامات صادر کئے گئے اور خلاف کرنے والوں کے لئے مختلف آرڈی ننسوں کا اجراء کیا گیا اور اس پر اس سختی سے عمل کرایا گیا کہ باوجود ایک مدت مدید گزر جانے اور اس مادی دنیا کے ترقی پذیر ہونے کے ابھی تک اسلامی نماز و جماعت میں وہی شان نظر آتی ہے۔ یہ وہ منظم اجلاس ہے جو ہر مسجد میں جہاں دو چار مسلمان بھی آباد ہیں خواہ انکی سکونت زمین کے کسی کونے پر ہو پانچوں وقت لازماً منعقد ہوتا ہے۔ (باقی)

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل
قیمت ؏۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

تاریخ ... بنگال کے مشہور ... (۴۴۴) ... کے حالات ... (...)

مومیائی ۱۵ ۱۴

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔
ابتدائی سل ودق۔ دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ
کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔
بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی
اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے
دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔......
کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ
کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ
جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا
ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں
مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے
ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے
کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲؎۔
آدھپاؤ ۲؎۔ پاؤ بھر ۴؎ مع محصول ڈاک۔ چھٹانک
بغیر محصول ڈاک علاوہ۔

تازہ ترین شہادات

جناب عبدالرحیم صاحب ریونیو انسپکٹر ومگل: "آپ
نے جو مومیائی پیشتر روانہ کی تھی اس سے فائدہ نظر آیا۔ ایک
چھٹانک اور روانہ فرمائیے" (یکم جون ۱۹۳۵ء)
جناب شیخ چھوٹن صاحب داناپور: "میں نے کئی
حکیموں سے علاج کرایا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا اور
آپ کی مومیائی دو روز کھائی تو خدا کے فضل سے اب
مجھ کو آرام کی صورت ہے۔ اب ایک چھٹانک شیخ
عظیم بخش صاحب کے نام بھیجدیں" (۲۲- جون ۱۹۳۵ء)
جناب محمد اسحاق صاحب آرہ۔ میں نے آپکی مومیائی
کئی آدمیوں کو منگا کر دی بہت فائدہ ہوا۔ ایک چھٹانک
منشی میاں صاحب کے نام بھیجدیں" (۲۸- جون ۱۹۳۵ء)
منگانے کا پتہ:- حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر
دی میڈیسن ایجنسی امرت سر

کوی ونود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا کی تیار کردہ

موتی پاک (رجسٹرڈ) (معجون والا)

جن عورتوں کو اسقاط حمل ہو جاتا ہے ان کو جب حمل کا پتہ لگے اسی وقت اس دوائی کو شروع کر کے
اول تو کل زمانۂ حمل تک ورنہ اس ماہ کے اخیر تک جسمیں حمل گرتا ہے اس دوائی کو کھانا چاہئیے کیونکہ یہ دوائی
نہ صرف حفاظتِ حمل کرتی ہے۔ بلکہ بعدہٗ زچہ و بچہ کو کئی امراض سے محفوظ رکھتی ہے بے نظیر
چیز ہے۔ ہزاروں اس سے فائدہ حاصل کر چکے ہیں۔ قیمت ایکپاؤ دس روپے آدھ پاؤ پانچ روپے
ملنے کا پتہ :- مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ ۲۳ لاہور

ناظرین کرام ۲۲ آپ اس بات سے خوب اچھی طرح واقف ہیں
کہ موسم برسات بہت ہی خطرناک ہوتا ہے کیونکہ اس موسم
میں اگر ذرہ بھی بد پرہیزی ہو جائے یا کھانے کھانے میں ذرہ
بھی بے احتیاطی ہو جائے تو معدہ بہت ہی خراب ہو جاتا ہے
جس سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں مثلاً بدہضمی
درد شکم، نفخ ہو جانا کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی ہونا
ہیضہ، اسہال، بچش، کھانا ہضم نہ ہونا وغیرہ۔ اس لئے آپ کو
چاہئے کہ ہماری مشہور ہر دلعزیز ایجاد "اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کھانا
کھا لینے کے بعد ضرور کیا کریں جو آپ کو ہر طرح سے محفوظ رکھے گی۔
قیمت صرف ۸؍ فی ڈبہ۔ محصول ۵؍۔ زیادہ اشتہار پہلے پرچوں
میں ملاحظہ فرمادیں۔ جگہ تنگ ہونیسے شہادات درج نہیں کیجاتیں
پتہ:- اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

(۴۴۵)

سرمہ نور العین ۳۰

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)
کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو
صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور
عینک سے بے پرواہ کر دیتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا
بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ
مینجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

ضرورت ہے ۱۴

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ (گورنمنٹ ریکگنائزڈ)
کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا
چاہیں۔ یاد رہے کہ پنجاب، فرانٹیر، اور صوبہ دہلی میں
ماسوا سکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیویٹ درسگاہ
لوکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں۔
پراسپکٹس مفت۔ (مینجر)

قادیان میں زلزلہ برپا کر دینے والی لاجواب کتاب

حالات مرزا ۱۰ ۱۲

یعنی

مرزائی مذہب کی اصلیت

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی و قادیانی تحریک کیلئے
شمشیر براں ہے۔ قیمت صرف ۵؍ بیرونجات سے منگوانے
والے حضرات ۶؍ کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔
(پتہ) محمد اسحاق دفتر کتب خانہ حقانی امرتسر

غنیۃ الطالبین

یہ کتاب حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی
مشہور عالم کتاب غنیہ کا اردو ترجمہ ہے۔ حضرت
پیر صاحب کا عقیدہ بھی درج ہے۔ قیمت درجہ اول ۳؎۔ درجہ دوم ۱۲؍
منگانے کا پتہ:- دفتر اہلحدیث امرت سر

ahmadimuslim.de

تمام دنیا میں بےمثل

۳۹/۵۱

سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بےنظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ

انوار الاسلام امرتسر

ہرخاص و عام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

۴۲/۱۱

طلا نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج و کمزوری۔ جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کردے اس کو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جائے گا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے طیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہوجاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلا سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہوچکے ہیں۔ اس کے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔ قیمت ایک بکس للعہ محصول

پتہ: ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

قابل مطالعہ کتب

صحابیات۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے حالات زندگی تو بہت طریق سے لوگ لکھ چکے ہیں اور بہت کچھ لوگوں کو معلوم ہیں مگر خواتین صحابیات کی طرف آج تک کسی کو توجہ نہیں ہوئی تھی۔ اس کتاب میں یہ کمی پوری کی گئی ہے کتابت طباعت کاغذ اعلےٰ۔ قیمت عہ

پیروی صحابیات۔ پنجابی نظم میں صحابہ کرام کی بیویوں کے حالات۔ قیمت ۸ر

ازواج النبیؐ۔ حضور علیہ السلام کی ازواج مطہرات کے حالات مع حسب نسب پیدائش۔ وفات کے حالات بہت عمدہ پیرایہ میں درج ہیں۔ ۸ر

سیف اللہ۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سپہ سالار اعظم کی سوانحمری۔ قیمت عہ

الہارون۔ خلیفہ ہارون الرشید کی سلطنت کا مرقع۔ علمی چرچے۔ خاندان برمک کا عروج و زوال۔ ابو نواس درباری شاعر کے کمالات اور قابلدید واقعات کا ذکر۔ قیمت عہ

المامون۔ اس کتاب کے دو حصے ہیں۔ لیکن ساتھ ساتھ پہلے حصہ میں تمہید، ترتیب خلافت، مامون الرشید کی ولادت۔ تعلیم و تربیت، ولیعہدی تخت نشینی، خانہ جنگیاں اور وفات کے حالات ہیں۔ دوسرے حصہ میں اُن مراتب کی تفصیل ہے جن سے اس عہد کے ملکی حالات اور مامون رشید کے تمام اخلاق و عادات کا اندازہ ہوسکتا ہے نیز اُن تمام کارناموں کی تفصیل ہے جن کی وجہ سے مامون رشید کا عہد علمی حیثیت سے ممتاز ہے کتابت طباعت کاغذ اعلےٰ۔ قیمت عہ

سیرۃ النعمان۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی علمی، تجارتی اور فقیہانہ زندگی، آپ کا اجتہاد، ذہن، حافظہ وغیرہ کے حالات۔ قیمت عہ

(کتابیں منگوانے کا پتہ)

مینیجر اہلحدیث امرتسر

ہندوستانی ممیرے کا سرمہ

۱۶/۲۵

سیاہ و سفید رجسٹرڈ ۱۸۵۷ء

یہ آنکھوں کی اکسیر و بےنظیر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے۔ اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، دھند، ککرے، انکھ جنی، پرانی لالی، جالا، پھلی، پھیڑ، ناخونہ، ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے نمونہ ار کے ٹکٹ بھیجکر منگوالو اور آزمالو۔ قیمت فی تولہ عہ مع خوبصورت سرمہ دانی و سلائی کے عہ تولہ۔

سرمہ سفید قسم اعلیٰ سچے موتیوں و بیش قیمت ادویات سے مرکب نہایت سریع الاثر۔ قیمت عہ روپیہ تولہ۔

نمونہ مفت منگوائیں

پتہ: مینیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سب جج درجہ اول قصور

فرم ایشرداس اننت رام بذریعہ ہنسراج پشوری مل پسران ایشرداس سکنائے پونیاں حصہ دار

بنام اسماعیل و شریف پسران نظام الدین بن کالو و مسماۃ عمری بیوہ گھلا پسر کالو اقوام جٹ سکنائے گھڑیالہ تحصیل قصور۔

دعوےٰ ۱۳۰/-

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی اسماعیل و شریف و مسماۃ عمری مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں اور روپوش ہیں اس لئے اشتہار ہذا بنام اسماعیل، شریف، عمری مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر اسماعیل، شریف، عمری مذکور بتاریخ ۱۲۔ اگست ۱۹۳۵ء بمقام قصور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اسکی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی

آج بتاریخ ۶ جولائی ۱۹۳۵ء بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔ دستخط حاکم

مہر عدالت

مترجم و معریٰ قرآن شریف و حمائلیں

معجز نما متوسط قرآن شریف مترجم بدو ترجمہ مع کامل تفسیر اردو ۵۳ خوبیوں والا۔ زیر متن دو ترجمے۔ ترجمہ اول از مولانا شاہ رفیع الدین دہلویؒ اور ترجمہ دوم از مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے۔ جو کہ اغلاط و خلل لفظی سے پاک ہے۔ اس کے حاشیے پر تفسیر ہے جو وعظ و نصائح کے لئے صحیح ترین روایات کا مجموعہ ہے۔ احادیث و تفاسیر کے حوالہ سے درج ہے۔ کاغذ سفید موٹا حنا شدہ جلد چرمی پختہ۔ اس قرآن میں مسئلہ فاتحہ خلف الامام حواشی میں حنفی مذہب کے مطابق حل کیا گیا ہے۔ ہدیہ ۷ روپے

قرآن شریف مترجم۔ از شاہ عبد القادر صاحب دہلویؒ۔ مجلد پارچہ ۲/۱۲ مجلد چرمی ۳/۸ - **قرآن شریف مترجم**۔ از مولانا شاہ رفیع الدین صاحب تقطیع کلاں۔ خوشخط۔ حنا شدہ۔ جلی ٹائیٹل نہایت خوبصورت اور رنگین جلد چرمی سنہری۔ ہدیہ ۷/۸ - **قرآن شریف معریٰ**۔ پندرہ سطرہ ۱/۱۲ مجلد پارچہ۔ خوشخط و صحیح۔ محض تلاوت کے لئے۔ ہدیہ ۱/۸۔ مجلد چرمی ہدیہ ۱/۱۲

حمائل شریف مترجم۔ ترجمہ با محاورہ تحت اللفظ از مولانا ڈپٹی نذیر احمد دہلوی۔ اس کی خوبیاں تعریف کی محتاج نہیں۔ حنا شدہ مجلد چرمی ہدیہ ۵/۸۔ **حمائل شریف مترجم**۔ ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب بر حاشیہ فوائد موضح القرآن از شاہ عبد القادر صاحب۔ جلد عمدہ پختہ۔ چرمی۔ ہدیہ ۴/۸ روپے۔ **معجز نما حمائل شریف**۔ مترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ حاشیہ پر متعدد مستند عربی تفاسیر کے خلاصے و مطالب عام فہم اردو میں چڑھائے گئے ہیں۔ شروع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانحعمری و فضائل قرآن و اعمال قرآن و فہرست مضامین قرآن وغیرہ۔ ٹائیٹل نہایت مرصع۔ شاندار جلد چرمی۔ پختہ ہدیہ ۵/۸ روپے **حمائل شریف معریٰ**۔ یہ حمائل شریف نہایت خوشخط صحیح ہے۔ اس کا کاغذ سفید چکنا اور ملائم ہے۔ شہر امرتسر میں بڑی احتیاط کے ساتھ طبع کی گئی ہے۔ مجلد پارچہ۔ ہدیہ ۱/۸

حمائل شریف مترجم۔ از جناب مولوی عاشق الٰہی صاحب میرٹھی۔ اس کا ترجمہ مذہب اہل حدیث کے بالکل مطابق ہے۔ بدیں وجہ اہل حدیث حضرات میں بہت مقبول ہے۔ صفحات ۱۰۰۰۔ ہدیہ صرف ۴/۸ روپے۔

اکیس خوبیوں والی حمائل شریف۔ اس حمائل شریف کی تقطیع نہایت موزون ہے۔ جو سفر اور حضر میں کام آسکتی ہے۔ خط نہایت پاکیزہ واضح اور جلی ہے۔ زیر متن ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے۔ جو نہایت معتبر اور مستند ہے۔ حاشیہ پر مختصر مگر جامع المطالب تفسیر ہے جو کہ تفسیر کبیر، ابن جریر، در منثور، خازن، ابن کثیر، مدارک، ابن ابی حاتم، مسند بزار، مسند امام احمد، موضح القرآن، فتح العزیز و صحاح ستہ مثل بخاری و مسلم و ترمذی وغیرہ سے ملخص کر کے حاشیہ پر چڑھائی گئی ہے۔ مجلد چرمی۔ منقش نہایت پختہ۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ دیدہ زیب ہے۔ ہدیہ ۴/۱۲ روپے۔

قرآن مجید تقطیع کلاں مترجم۔ بترجمہ مولانا وحید الزمان صاحب۔ مع حواشی تفسیر وحیدی۔ نہایت خوشخط۔ حروف جلی۔ کتابت، طباعت اور کاغذ بہت عمدہ۔ ضخامت آٹھ سو (۸۰۰) صفحات۔ ہدیہ ۱۰/۸ روپے۔

نجوم الفرقان۔ الفاظ قرآنی کی فہرست۔ جس میں متعدد مرتبہ آنے والے الفاظ پارہ اور رکوع کے حوالہ سے یکجا دکھائے ہیں۔ قابلدید ہے۔ ہدیہ ۳/۸

کتب تفاسیر

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (عربی زبان میں) مؤلفہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالی۔ بڑی شان و شوکت اور حسن منظر سے مقبول خاص و عام ہو چکی ہے۔ تفسیر مذکور جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے بہت پسند فرمائی ہے۔ مفسرین کا متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے۔ ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ قابلدید ہے۔ کاغذ مصری۔ ضخامت ۴۰۲ صفحات۔ قیمت ۴/۸

(۷۴۴)

تفسیر ثنائی (اردو) مصنفہ مولانا صاحب ممدوح۔ یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے۔ جس میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ترجمہ ہے۔ دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے۔ اس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی آٹھوں جلدیں طبع ہو کر بعض مکرر سہ کرر بھی چھپی ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے:-

جلد اول۔ سورہ فاتحہ و بقرہ۔ جلد ثانی۔ سورہ آل عمران و نساء۔

جلد ثالث۔ سورہ مائدہ۔ انعام۔ اعراف۔ جلد رابع۔ از انفال تا سورہ بنی اسرائیل

جلد خامس۔ از بنی اسرائیل تا سورہ شعرا۔

جلد ششم۔ از شعرا تا صافات۔ جلد ہفتم۔ از صافات تا سورہ نجم۔

جلد ہشتم۔ از سورہ قمر تا سورہ والناس۔

قیمت فی جلد علیحدہ علیحدہ دو روپے ہے۔ اور پورا سٹ ایک وقت خریدنے والے سے ۱۲/۸ روپے لئے جائیں گے۔

لکھائی چھپائی کاغذ نہایت اعلیٰ ہے۔ سائز ۱۸×۲۲/۴ ہے۔

تفسیر بیان الفرقان علیٰ علم البیان ۔ مصنفہ حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب ۔ عربی زبان میں اعلےٰ کتابت وطباعت کے ساتھ عمدہ کاغذ اور رنگین سرورق پر طبع کرائی گئی ہے ۔ شروع میں مقدمہ مندرج ہے ۔ جس میں علم معانی، علم بیان وغیرہ کی اصطلاحات درج کی گئی ہیں اور تفسیر میں بھی جہاں کہیں ان اصطلاحات کا ذکر ہے ۔ ان کے نمبر دیدیئے گئے ہیں تاکہ قاری ورق الٹ کر فوراً دیکھ سکے ۔ سردست سورہ فاتحہ وبقرہ کی تفسیر شائع کی گئی ہے ۔ قیمت صرف ۱۲ر

تبویب القرآن ۔ مع حواشی تفسیر وحیدی ۔ از مصنفہ مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی) اس کتاب میں ہر صفحہ کے دو کالم ہیں ۔ ایک میں قرآن مجید کی آیات ہیں اور دوسرے میں ان کا ترجمہ مندرج ہے ۔ اور نیچے تفسیر وحیدی کے حواشی درج ہیں ۔ لائق مصنف نے ہر ایک مضمون کے متعلق تمام آیات قرآنی کو یکجا جمع کر دیا ہے ۔ جس سے علماء طلباء واعظین اور مناظرین کو بے حد آسانی ہوگئی ہے ۔ تمام کتاب کو چار فصلوں میں تقسیم کیا گیا ہے (۱) اعتقادیات (۲) فقہ القرآن ۔ (۳) قصص القرآن ۔ (۴) المتفرقات ہر ایک فصل میں کئی باب ہیں ۔ ہر باب میں ایک مسئلہ زیر بحث ہے ۔ ضخامت ۷۰۰ صفحات ۔ کتابت طباعت عمدہ ۔ قیمت للعہ

تفسیر فاتحۃ الکتاب ۔ مصنفہ مولوی محمد یوسف صاحب جلپوری ۔ یہ تفسیر لباب التاویل کا ایک حصہ ہے ۔ جو مضامین عقلیہ ونقلیہ کے اعتبار سے مجمع البحرین ہے ۔ علاوہ ذاتی استنباط کے ۵۰ کتب کی عبارات سے مرتب کی گئی ہے ۔ اس کو علماء نے بہت پسند فرمایا ہے ۔ کتابت طباعت عمدہ ۔ قیمت ۱۲ر

تفسیر سورہ یوسف ۔ (نظم اردو) سورہ یوسف کو خدا نے احسن القصص فرمایا ہے ۔ واقعی اس میں عجیب ودلچسپ حالات اور معرفت حق اور صبر واستقامت کے نکات ہیں ۔ پوری تفسیر سلیس زبان میں ہے ۔ قیمت ۱۰ر

تفسیر محمدی ۔ اس تفسیر میں لائق مصنف نے پہلے آیت قرآنی لکھ کر نیچے پنجابی زبان میں ترجمہ کیا ہے ۔ پھر اس سے نیچے فارسی میں ۔ بعد ازاں مذکورہ آیتوں کی پنجابی زبان میں نہایت عمدہ تفسیر کرتے ہیں ۔ قیمت جلد اول ۱۲ر ۔ دوم ۱۲ر ۔ سوم ۶ ۔ چہارم ۶ ۔ پنجم ۱۲ر ۔ ششم ۱۲ر ۔ ہفتم ۱۲ر

تفسیر سورہ والتین ۔ از مولانا ابوالکلام صاحب آزاد ۔ قیمت ۸ر

پیارے نبی کے پیارے حالات ہر سہ حصہ

کی قیمت میں

زبردست رعائت

پہلے اس کتاب کی قیمت ۱ر فی حصہ تھی مگر اب بغرض تبلیغ صرف ۱۲ر فی حصہ کر دی گئی ہے ۔ قیمت مکمل سٹ ۱ر ہے ۔ بہت تھوڑے نسخے بقایا ہیں فرمایش جلد بھیجیں ورنہ یہ موقعہ ہاتھ نہ آئے گا ۔

منیجر اہلحدیث امرتسر

اکرام محمدی ۔ (پنجابی نظم) مصنفہ مولانا محمد دلپذیر صاحب بھیروی ۔ اس کتاب میں فاضل مصنف نے سورہ والضحیٰ کی تفسیر کرتے ہوئے آنحضرت صلعم کی سیرت مبارکہ کے متعلق بیش بہا معلومات جمع ہیں ۔ علاوہ بریں دیگر مباحث شرعیہ پر بھی عالمانہ ومحققانہ قلم اٹھایا ہے ۔ قیمت ۱۲ر روپے ۔

تفسیر موضح القرآن ۔ مؤلفہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رح اردو میں تقریباً یوں تو بیسیوں عالموں نے قرآن مجید کی تفسیریں لکھی ہیں مگر اس قدر جامع اور مختصر تفسیر جس کو قریباً تمام عالموں نے مشعل راہ بنایا ہو کسی نے نہیں لکھی ۔ یہ تفسیر اتنی مستند ہے کہ ہندوستان کے تمام عالموں نے صحیح تسلیم کیا ہے ۔ کتابت، طباعت دیدہ زیب ۔ قیمت ۵ روپے

تخریج ہدایہ عسقلانی ۔ فقہ کی مستند کتاب ہدایہ میں جو احادیث بے سند مندرج ہیں ۔ اس کتاب میں ان کو مستند مع تنقید بنایا گیا ہے ۔ مؤلفہ حافظ ابن حجر عسقلانی ۔ علماء اور طلباء کو بہت مفید ہے ۔ قیمت ۲ر دو روپے ۔

مشکوٰۃ شریف عربی ۔ فن حدیث کی مقبول اور مستند کتاب ہونے کیوجہ سے آج اس کا درس ہر جگہ ہو رہا ہے کئی مرتبہ طبع ہو چکی ہے مگر اب کی مرتبہ خاص اہتمام سے چھاپی گئی ہے لکھائی چھپائی عمدہ ۔ قیمت ۔

جامع الترمذی عربی ۔ یہ کتاب حضرت صحاح ستہ ہی میں مشہور ہے بلکہ درس میں بھی داخل ہے ۔ فہرست ابواب رسالہ اصول حدیث وشمائل نفع قوت مغتذی وحاشیہ جدید کے ساتھ طبع ہوئی ہے ۔ قیمت ۳ر

مظاہر حق ۔ یہ مشکوٰۃ شریف کا ترجمہ ہے جسکو اعلیٰحضرت محمد قطب الدین خان صاحب مرحوم محدث دہلوی نے ترجمہ کر کے اور ہر ایک حدیث کے معنی اور مطالب کو خوب اچھی طرح سے واضح اور مدلل بیان کر کے حضرت استاد الکل شاہ محمد اسحٰق صاحب محدث دہلوی مہاجر مکی کی نظر سے گذرانا ہے ۔ کتاب ہذا کی چار بڑی ضخیم جلدیں ہیں ۔ یہ کتاب اگرچہ بارہا چھپی ہے مگر اب کی مرتبہ جس شان سے طبع ہوئی اس کی خوبی ملاحظہ سے تعلق رکھتی ہے ۔ قیمت ۲۰ر

(ملنے کا پتہ)

دفتر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط منفعت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۳ — نمبر ۳۹

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اخبار — امرتسر

اہلحدیث مسلم نجاب... — اس حدیث مصطفیٰ ... نجاب مسلم

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـ
رؤسا و جاگیرداران سے ۔ ۔ ۔
عام خریداران سے ۔ ۔ ۵
ششماہی ۔ ۔ ۔
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ اشلنگ
فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولنا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۶ جولائی ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

سعودی حکومت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ص۱
انتخاب الاخبار ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ص۲
کیا اہل حدیث حدیث کے خلاف ہیں؟ ۔ ص۳
پنجابی تنظیم ص۴ ۔ مذاکرہ علمیہ ۔ ص۴
مسیح موعود جہاد بالسیف کریں گے ۔ ۔ ص۵
آریہ سماج کی اندرونی کمزوری ۔ ۔ ۔ ص۶
ضرورت تبلیغ ۔ ۔ ۔ ۔ ص۷
نظم دربارہ تردید عرس منطے پردہ ۔ ص۹
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان ۔ ص۱۱
فتاوے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ص۱۳
متفرقات ص۱۴ ۔ علمی مطلع ۔ ۔ ۔ ص۱۵
اشتہارات ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ص۱۶/۲۰

67537

سعودی حکومت

(از برق سخن مولوی محمد یعقوب برق بیاپوری عظیم آبادی)

سعودی سلطنت ہے قوم پرور دیکھتے جاؤ
سیاست کس کو کہتے ہیں سیاست اسکو کہتے ہیں
خس و خاشاک فتنہ سے زمیں کو صاف کر ڈالا
عرب کی سلطنت ہے ان دنوں کیا کیا ترقی پر
ہوا ملکِ عرب کا اور سے کچھ اور ہی عالم
سعودی سلطنت کی اس ضیاباری کا کیا کہنا
شنیدہ کے بود مانند دیدہ گو مثل سچ ہے
طوافِ کعبہ پہ پہلے کرے جو وارِ خنجر کا
بچایا بال بال اللہ نے انکو وارِ قاتل سے
کہ ملک ابن سعود اے برق تو اللہ کی رحمت ہے

سراپا ہے جہاں میں عدل گستر دیکھتے جاؤ
عنادی کانپتے ہیں اس کے تھر تھر دیکھتے جاؤ
نظر آتا ہے پاک اللہ کا گھر دیکھتے جاؤ
نہ باور ہو تو بیت اللہ جاکر دیکھتے جاؤ
نہیں کچھ نام کو باقی رہا شر دیکھتے جاؤ
جھلک اٹھا ہے ہر قلب مکدر دیکھتے جاؤ
مگر تم اپنی آنکھوں سے بھی جاکر دیکھتے جاؤ
جسارت اسکی کیسی ہے یہ شر پر دیکھتے جاؤ
فسادی ہیں خجل خود منہ کی کھاکر دیکھتے جاؤ
مگر ہے کیوں عدو کا دل مکدر دیکھتے جاؤ

پیارے نبی کے پیارے حالات۔ مؤلفہ مولوی فیروزالدین صاحب ڈسکوی۔ اسمیں آنحضرت صلعم کے مستند حالات زندگی بیان کئے گئے ہیں اور
قرآن کریم ... [illegible] ... قیمت ... (۲/۹۰) ... خریداران اہلحدیث امرتسر

انتخاب الاخبار

مقامی حالات امرتسر ۱۶۔۱۷ جولائی کو خوب موسلا دھار بارش ہوئی۔ باقی ایام میں ہوا مرطوب چلتی رہی۔ کسی کسی وقت حبس ہوجاتا رہا ہے۔ موسمی حالات خوشگوار ہیں۔ آج ۲۲ تاریخ کو بارش کی ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ ابر آرہے ہیں۔

—— ریلوے روڈ اور کچہری روڈ وسول لائن پر چند ہوٹلوں میں کوٹھی خانے کھلے ہوئے ہیں جن کو بند کرانے کے لئے بلدیہ میں چند معززین نے درخواستیں دی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اب بلدیہ کی طرف سے ہوٹل والوں کے خلاف ۱۵۳ میونسپل ایکٹ کے ماتحت مقدمہ چلایا جاوے گا۔

—— ۲۱ و ۲۳ جولائی کو لاہور میں مسلمانوں پر گولی چلائے جانے کے ماتم میں امرتسر میں مسلمانوں نے مکمل ہڑتال کی۔ ۵ بجے شام کو جامع مسجد خیرالدین میں ایک بہت بھاری جلسہ ہوا۔

لاہور کے حالات حکومت پنجاب کی طرف سے مندرجہ ذیل اصحاب کو زیر دفعہ ۳ پنجاب کریمنل لا اینڈمنٹ ایکٹ ۳۲ء مختلف مقامات پر نظر بند کردیا گیا ہے۔ مولانا ظفر علی خان آف "زمیندار" کرم آباد۔ (۲) سید حبیب شاہ آف "سیاست" و میاں فیروزالدین احمد منٹگمری۔ (۴) ملک لال خان نوشہرہ درکاں۔ (۵) مولوی محمد شاہ سیالکوٹ۔ (۶) حاجی امین الدین صحرائی لاہور۔

—— شاہی مسجد میں مسلمانوں کے جلسے ہوتے رہے جو بعدازاں جلوس کی شکل میں شہر کو آتے تھے۔ پولیس نے ۲۰۔۲۱ جولائی کو گولی چلائی۔ ان گولیوں سے کئی اشخاص مرے اور کئی زخمی ہوئے۔ کرفیو آرڈر کا وقت ۱۹ جنوری سے پھر ۸½ بجے شام سے ۵½ بجے صبح تک کر دیا گیا ہے۔

زلزلہ کی وارداتیں کابل ۸ اجولائی کی اطلاع ہے کہ خوست کے قریب ایک گاؤں میں زلزلہ آنے سے ایک مسجد شہید ہوگئی اور ۲۶ نمازی نیچے دب کر شہید ہوگئے۔

—— جے پور میں ۱۷ جولائی کو صبح تین بجے زلزلہ آیا۔ مگر نقصان جان کوئی نہیں ہوا

—— ۱۶ جولائی کو جزیرہ فارموسیٰ (جاپان) میں زلزلہ آنے سے ۳۵ افراد ہلاک اور ۱۰۰ مجروح ہوئے گذشتہ تین ماہ سے اس جزیرہ میں یہ پانچواں زلزلہ ہے

دھرم سالہ پر قبضہ سوپور (کشمیر) میں کھتریوں کی دھرم سالہ پر سکھوں نے قبضہ کر رکھا ہے۔ جسکی وجہ سے چار سکھ لیڈر گرفتار کئے گئے ہیں۔ ہندو سکھ فساد کا خطرہ محسوس کرتے ہوئے حکومت کشمیر انتظام میں مصروف ہے۔

پہلے اسے پڑھئے!

اخبار ہذا کے صفحہ ۱۴ پر ان خریداروں کے نمبر خریداری و اسماء گرامی درج ہیں جن کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ماہ اگست میں ختم ہوگی۔ اسے ایک بار ضرور پڑھیں اور بعد ملاحظہ قیمت اخبار جلد از جلد بھیجکر مشکور فرمائیں۔ مہلت یا انکار کی صورت میں بھی اطلاع آنی چاہئے۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— یو۔پی گورنمنٹ نے اپنے اعلان کے مطابق ۱۶ جولائی کو تقریباً دو سو قیدی رہا کر دئیے ہیں۔

ہیضہ کی وارداتیں کشمیر۔ سکھر۔ لاڑکانہ۔ حسن ابدال اور صوبہ دہلی سے ہیضہ پھوٹ نکلنے کی خبریں موصول ہورہی ہیں۔

سیلاب سے تباہی گذشتہ ایام میں صوبہ سرحد کے دو مشہور شہروں (پشاور و ایبٹ آباد) کا اکثر حصہ آگ کی نذر ہوچکا ہے۔ حال کی آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ ہوتی کے قریب دریائے کلپانی کا بند ٹوٹ جانے سے ایک گاؤں ۶ گھنٹے زیر آب رہا۔ چار سو کچے مکان اور ایک سو دکانوں اور اسلامیہ سکول کو نقصان پہنچا جس کا اندازہ تقریباً ۲½ لاکھ ہے۔ ضلع ڈیرہ اسمعیلخان کے ایک موضع کے ایک سو مکان تباہ ہوگئے۔

—— ہانگکانڈ (چین) میں دریائے ینگسی کیانگ میں طغیانی آنے سے تمام صوبہ میں تقریباً ایک دلکھ سے زیادہ اشخاص لقمہ اجل ہوگئے۔

جنگ کے بادل اٹلی و ابے سینیا میں جنگ کا خطرہ عرصہ سے لاحق تھا۔ آج ۲۲ کو جنگ شروع ہوجانے کی خبر آئی ہے۔ حکومت اٹلی نے تین سو ہوائی جہاز ابے سینیا کی طرف روانہ کئے ہیں تاکہ اپنی جنگی طاقت کا اظہار کرے۔ اٹلی کی فوج جو سرحد ابے سینیا پر خیمے ڈالے ہوئے ہے اسکے سپاہی گرمی کی شدت سے روزانہ مر رہے ہیں۔ جنکی تعداد تقریباً دس ہوتی ہے

—— مالیر کوٹلہ میں بھی صورت بد سے بدتر ہو رہی ہے۔ گرفتاریاں شروع ہیں۔ شہر میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کردیا گیا ہے۔ (ہمارے احباب اپنی خیریت سے روزانہ اطلاع دیتے رہا کریں)

—— معلوم ہوا ہے کہ چینی ترکستان کے مشہور شہر کاشغر پر سفید روسیوں نے اپنا قبضہ کر لیا ہے۔

انتقال پر ملال میاں محمد شریف صاحب سوداگر چرم امرتسر ۱۹ جولائی بوقت دس بجے قبل دوپہر تین چار ماہ کی علالت کے بعد داعی اجل کو لبیک کہہ گئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم نے لاہوری دروازہ کے باہر عظیم الشان عیدگاہ تعمیر کرائی ہوئی ہے علاوہ ازیں خوش سیرت با اخلاق تھے۔ رحمہ اللہ ؎

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

مضامین آمدہ پنڈت آتما نندہم عدد۔ میاں عبداللہ مولوی عبداللہ اعظمی۔ مولوی نورالہی۔ عبدالعزیز سیکرٹری انجمن اہلحدیث کھیوہ عبدالباسط مقصود حسن۔ عبداللہ نورانی۔ محمد قمرالدین۔ مولوی محمد عبداللہ عقیل عبیدالرحمن۔ خانصاحب مولوی شجاع الدین خان۔

غریب فنڈ میں از فتویٰ فنڈ ۶۔ از خانصاحب مولوی شجاع الدین صاحب جالندھر ملازمت ۱۳ر۔ از حکیم چراغ الدین صاحب شکرگڑھ ۱۲ر۔

سابقہ ۷ر۔ میزان ۳۱ر ۱۱ روپے

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲۳۔ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ

کیا اہلحدیث حدیث کے مخالف ہیں؟

(۱۷)

اس سلسلہ کی دو حدیثیں باقی ہیں جن کا ذکر مع جواب آج کیا جاتا ہے۔ ہم تو یہی کہیں گے کہ خدا بھلا کرے معترضین کا جن کی وجہ سے ہمارے بے خبر ناظرین کو ان احادیث کے معانی صحیح معلوم ہوئے۔ سچ تو یہ ہے کہ ہمارے پاس اس حرکت پر افسوس کرنے کے لئے الفاظ نہیں جو یہ لوگ کرتے ہیں۔ یعنی کسی آیت یا حدیث کی تفسیر یا تشریح آپ کرتے ہیں پھر اس تشریح کو اصل الفاظ کا درجہ دیتے ہیں۔ یہ اصول دراصل مرزا صاحب قادیانی کا ہے جن کا قول ہے۔ میں جس حدیث کو صحیح یا غلط کہہ دوں تو میرا قول ہی صحیح ہوگا اگرچہ سارے محدثین کے خلاف ہی ہو (اعجاز احمدی) مگر اہل علم کے نزدیک یہ اصول کبھی پسندیدہ نہیں ہوا۔ محض ہمدردی کے طور پر ہم ان معترضین کو بتاتے ہیں کہ زیادہ تکلیف نہ کرسکیں تو اپنے مذہب کے ایک ہی مسلم عالم (طحاوی) کی کتاب شرح معانی الآثار ہی مطالعہ کریں۔ تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ کسی فریق کی تشریح کے انکار سے اصل نص (قرآن و حدیث) کا انکار نہیں ہوتا۔ خیر یہ تو ایک علمی اصول ہے جس کو وہی سمجھے جو علم جانتا اور دیانت رکھتا ہو۔ بہرحال ان دو حدیثوں میں سے ایک حدیث یہ ہے:۔

"حضور فرماتے ہیں کہ میں ایک شخص کو علم صبح دوں گا اس کے سبب اس کے ہاتھ میں فتح ہوگی۔ لوگ سب خوشی خوشی حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے ہر ایک کے دل میں یہ خیال کہ ہمیں علم ملے۔ آپ نے دیکھا کہ حضرت علی ان میں نہیں۔ پوچھا کہ علی کہاں ہیں صحابہ نے عرض کیا کہ حضرت وہ آنکھوں سے بیمار ہیں۔ ان کی آنکھوں میں درد ہے۔ آپ نے فرمایا کہ بلاؤ ان کو جب وہ آئے تو آپ نے ان کی آنکھوں میں تھوکا اور دعا کی۔ پس اچھا ہوگیا علی۔ گویا کہ وہ بیمار ہی نہ تھا۔ الخ"

دیکھئے کیا ہی یہ وجود باجود ہے کہ ان کے تھوکنے سے بیماری بھاگ گئی۔ کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ حضور نے حضرت علی کو نفع نہیں دیا۔ پھر بھی کوئی بخاری کی یہ حدیث دیکھ کر یہی کہے کہ وہ نفع نہیں دے سکتے۔ تو کیا اسے حدیث کا منکر نہیں کہا جائیگا۔"

(الفقیہ امرتسر ۲۱ جون ۱۹۳۵ء)

اہلحدیث کون بے دین ہے جو کہے کہ آنحضرت نے کسی کو نفع نہیں پہنچایا معاذ اللہ ایسا بے دین کہیں ملے تو ہمارے پاس اس کو بھیجنا۔ ہم اس سے پوچھیں گے کہ ظالم! شربت بنفشہ اور عرق بادیان تو نفع دیں مگر پیغمبر علیہ السلام نفع نہ دیں۔ توبہ! توبہ!!

اسی طرح ذرہ تکلیف کرکے آپ ہی ہم کو بتائیے گا کہ قرآنی آیت (قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا) کا کیا مطلب ہے۔ کیونکہ اس میں بحکم خدا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلوایا گیا ہے کہ میں تمہارے نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔

ہماری شکایت قدیم ہے کہ ہمارے بھائی ہمارا مذہب سمجھنے کی کوشش تو درکنار توجہ بھی نہیں کرتے۔ سنئے! نفع نقصان دو طرح پر ہے۔ ایک وہ جو انسانی بلکہ مخلوقی طاقت کے اندر ہے۔ اس کے لئے ارشاد ہے۔

تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى

ایک دوسرے کی مدد کیا کرو نیک کام اور پرہیزگاری پر۔ اس درجے میں ہر انسان دوسرے کے لئے نافع وضار ہے بلکہ بے جان چیزیں بھی نافع ضار ہیں۔ دوسرا درجہ وہ ہے جو قدرت نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ ان دونوں کی مثال ہم ایک ہی صورت میں پیش کرتے ہیں۔

مریض کے علاج میں کتنے اشخاص نافع اور مفید ہوتے ہیں۔ حکیم کو بلانے والا، خود حکیم، دوا لانیوالا اور پلانے والا وغیرہ۔ مگر مریض میں شفا پیدا کرنے والا اصل نافع وہی ہے جس کی شان میں حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کا قول ہے۔ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ۝ میں جب بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔

اس مثال سے بالکل واضح ہوسکتا ہے کہ انسانی درجہ میں سب انسان کم و بیش نافع وضار ہیں اس سے بالا درجہ میں نہیں۔ آنحضرتؐ کا حضرت علیؓ کی آنکھوں میں لب مبارک لگانا ایک فعل مقدور انسانی ہے مگر اس میں یہ تاثیر پیدا کرنا کہ آنکھ اچھی ہو جائے قدرت کا فعل ہے۔ اس فعل کو آنحضرت کا فعل سمجھنا بے سمجھی اور قرآن سے نافہمی ہے۔ قرآن مجید میں خدا تعالیٰ نے عام اصول فرمایا ہے۔

مَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ (کسی رسول کے حق میں یہ ممکن نہیں کہ معجزہ دکھا سکے بجز حکم خدا)

پس اگر یہ فعل (شفا چشم علی) فوق طاقت بشریہ ہے تو خدائی فعل ہے نہ انسانی۔ اس سے کسی کو خاصکر ہم کو انکار نہیں۔ ہمیں اس کا منکر کہنا ہم پر افترا کرنا ہے۔

پندرھویں حدیث "سراقہ نے جب پیچھا کیا تو حضرت ابوبکر نے کہا کہ وہ سراقہ آگیا تو حضور نے

رحمۃ للعالمین۔ آنحضرت صلعم کی مستند سوانح عمری قیمت جلد اول ... جلد دوم ... (دفتر اہلحدیث)

فرمایا کہ آگیا ہے تو فکر نہیں ہمارے ساتھ خدا ہے۔ حضور نے دعا کی زمین نے سراقہ کو مع گھوڑے کے پیٹ تک پکڑ لیا۔ یعنی سراقہ مع گھوڑے زمین میں دھنس گیا اور جب اس نے اقرار کیا کہ حضرت میں آپ کا کسی کو پتہ نہیں دیتا مجھے چھوڑ دو۔ تو آپ نے دعا کی پھر زمین نے چھوڑ دیا۔

وہابی اس حدیث کو بھی نہیں مانتے۔ کہتے ہیں کہ حضور نافع اور ضار نہیں۔ یہاں سراقہ کو پوچھئے اُن کے لئے نافع اور ضار ہیں یا نہیں۔ حنفی بھی یہی کہتے ہیں کہ نبی ولی کی خدا سنتا ہے جو چاہیں خدا سے لے لیتے ہیں۔ جیسے یہاں حضور نے کر دکھایا"

(الفقیہ امرتسر ۷۔ جون ۱۹۳۵ء صفحہ ۳)

اہلحدیث وہابی کو اس حدیث سے انکار نہیں مگر آپ جیسے حنفی کے فہم سے انکار ہے۔ کس قدر تعصب ہے کہ معترض خود ہی اس روائت میں وہ الفاظ بھی نقل کرتا ہے جن پر ہم نے خط دیدیا ہے یعنی آنحضرت نے دعا کی۔ کس سے کی؟ خدا سے۔ کیا مانگا؟ یہ کہ اے خدا سراقہ کو ہم سے روک دے۔ یہ دعا قبول ہوئی۔ مریض کی مثال کی طرح یہاں بھی دو فعل ہیں۔ دعا کرنا۔ قبول کرنا۔ پہلا فعل رسالت کا ہے۔ دوسرا فعل الوہیت کا۔ بس ؎

گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی

مختصر یہ کہ اہل حدیث قرآن و حدیث سب کچھ مانتے ہیں اور ان کی تفسیر اور تشریح کرتے ہیں۔ قرآن و حدیث میں مخالفت پیدا نہیں کرتے۔ بس ؎

مجھ میں اک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہوں میں

اہل حدیث کا مذہب

مصنفہ حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب۔

اہل حدیث کے مسلہ مسائل کا مدلل بیان اور دیگر فرقوں کے مسائل پر مختصر تنقیدی نظر۔ قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۶؍ علاوہ محصول۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

پنجابی تنظیم

اہلحدیث ۲۸ جون میں ایک نوٹ اس تنظیم اور اس کے امیر کے متعلق لکھا گیا۔ مسئلہ امارت میں جو اس جماعت نے اپنے مفتی کے فتوے سے ترمیم کی ہے اس کے لحاظ سے ہمیں ان سے کوئی مناقشہ نہیں کیونکہ اب یہ اتنا کہتے ہیں کہ ہم نے انجمنوں کی طرح ایک شخص کو اپنا امیر بنایا ہے جس کی اطاعت ہم پر واجب ہے بیرونی جماعت پر نہیں نہ وہ علیحدہ رہنے میں گنہگار ہیں۔ گو ابھی ان میں سے بعض سر پھرے سابقہ خیال پر ہیں۔ اب ہمارا اعتراض ہے تو صرف اتنا ہے کہ تمہارا امیر بمعنی آمر نہیں بلکہ مبنی للمفعول بمعنی مامور ہے اس کے ثبوت میں ہم نے اپنا ایک حلفیہ بیان شائع کیا تھا جس کی تردید انہوں نے اپنے امیر (سید محمد شریف صاحب) کے نام سے کرائی ہے۔ میں اپنے بیان کے الفاظ اور امیر جماعت تنظیمیہ کے الفاظ دونوں بالمقابل رکھ کر دکھاتا ہوں کہ ان میں سچ کتنا ہے اور جھوٹ کتنا ہے۔

نقل اہلحدیث

میں اللہ تعالے کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ سید محمد شریف صاحب امیر جماعت تنظیمیہ نے مجھ سے کہا کہ یہ لوگ میری تو مانتے نہیں میں کہتا ہوں کہ میں اس عہدے کو چھوڑتا ہوں تو یہ مجھ سے کہتے ہیں تم کافر ہو جاؤ گے۔

(۲۸ جون ۱۹۳۵ء صفحہ ۱)

نقل تردید از جناب محمد شریف صاحب

اخبار اہلحدیث ۲۸ جون کے صفحہ ۱ میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنا حلفیہ بیان شائع کیا ہے کہ "محمد شریف گھڑیالوی نے مجھ کو کہا کہ میں تو امارت کے لائق نہیں میں چھوڑنے کو تیار ہوں مگر عالم تنظیمی مجھ کو چھوڑنے نہیں دیتے کہتے ہیں اگر چھوڑ دو گے تو کافر ہو جاؤ گے۔"

اس بیان کے مولوی ثناء اللہ صاحب خود ذمہ وار ہیں۔ خاکسار کو معلوم نہیں کہ کب اور کیوں میں نے انکے پاس یہ بیان کیا۔"

(تنظیم ۱۲ جولائی ۱۹۳۵ء صفحہ ۵)

ناظرین کرام! تنظیمی عبارت میں جو فقرہ زیر خط درج ہے میری عبارت میں نہیں۔ حالانکہ یہ فقرہ بھی میرا مقولہ بنایا گیا ہے۔ بتائیے اس نقل کو نقل صحیح کہا جائے یا غلط اور اس کے ناقل کو ثقہ راوی کہا جائے یا کیا۔ براہ مہربانی اصول محدثین کے ماتحت جواب دیں کہ جس راوی کا ایک دفعہ بھی جھوٹ ثابت ہو وہ ثقہ ہوتا ہے یا غیر ثقہ۔

نوٹ ہمارا گمان ہے کہ چونکہ سید محمد شریف صاحب بوجہ نزول الماء کے آنکھوں سے معذور ہیں (شفاہ اللہ) اس لئے انہوں نے میرے الفاظ نہ پڑھے ہوں گے نہ جواب خود لکھا ہوگا یہ سب کارروائی یار لوگوں کی ہے۔ بہرحال واقعہ کچھ بھی ہو شرعاً و قانوناً لکھنے والا اور شائع کرنے والا دونوں اس غلط بیانی کے ذمہ دار ہیں۔

علاوہ اس کے شاہ صاحب نے میری تردید میں عدم علم پیش کیا ہے جو میرے علم اور حلفی بیان کی تردید کو بقاعدہ محدثین کافی نہیں۔ کیونکہ علم کی تردید میں عدم علم کام نہیں آتا بلکہ علم العدم چاہئے۔

ہاں میں شاہ صاحب کو یاد دلاتا ہوں کہ آپ مسجد سرکی بنداں امرتسر میں جمعہ پڑھ کر میرے پاس آئے تھے جبکہ میں بوجہ سردی کے دفتر اہلحدیث کی چھت پر دھوپ میں بیٹھا تھا۔ اس موقع پر آپ نے اثنائے گفتگو میں یہ بیان دیا تھا۔ واللہ علی ما اقول شہید

باقی امور کا جواب بھی حسب ضرورت دیا جائیگا انشاء اللہ

مذاکرہ علمیہ

بابت حدیث والیمین علیٰ من انکر

حدیث شریف میں آیا ہے البینۃ علی المدعی والیمین علیٰ من انکر۔ یعنی درصورت دیوانی دعویٰ کے شہادت دینا مدعی کا فرض ہے درصورت نہ ہونے شہادت مدعی کے مدعا علیہ پر حلف ہوگی۔

اس حدیث پر مندرجہ ذیل سوال قابل غور ہیں۔

ahmadimuslim.de

مدعی کی شہادت نہ ہونے کی صورت میں مدعا علیہ کی کئی صورتیں ہیں (۱) دینے سے صاف انکاری ہے (۲) دوسری صورت یہ ہے کہ اسے معلوم نہیں۔ کیونکہ تاجروں میں ایسی صورت بھی ہوسکتی ہے کہ ایک شریک دکان کے نام پر مال لے آئے اور بہی کھاتہ میں درج کرنے سے پہلے ہی مرجائے۔ اب دعویٰ کا جوابدہ جو شریک ہے اسے علم نہیں وہ حلف کن لفظوں میں اٹھائے اگر یہ کہے کہ خدا کی قسم مجھ پر اس کا لینا نہیں تو یہ کہہ نہیں سکتا۔ کیونکہ اس کو عدم علم ہے علم العدم نہیں۔ اسکی دوسری قسم یہ ہے کہ کسی کے باپ نے کسی سے قرض لیا اور مرگیا۔ ترکہ بیٹے نے لیا۔ مدعی نے دعوے کیا۔ اور بیٹا بحیثیت مدعا علیہ پیش ہوا۔ اس کو بھی عدم علم ہے علم العدم نہیں۔ حلف کیا اٹھائے۔ اسی طرح کسی نے قرض لیا۔ یہ یاد ہے کہ لیا۔ یہ بھی خیال ہے کہ دیدیا مگر پختہ یاد نہیں۔ یہ حلف بھی کس طرح کی ہے؟ مختصر یہ ہے کہ حدیث مرقوم میں مدعا علیہ پر جو حلف لازم ہے یہ کس صورت میں ہے علم العدم یا عدم العلم میں دونوں صورتوں میں حلف کے الفاظ کیا ہونگے۔

نوٹ حسب قاعدہ دو ماہ تک مذاکرہ ہذا جاری رہے گا۔

قادیانی مشن

مسیح موعود جہاد بالسیف کریگا

اخبار الفضل قادیان (۴۔ جولائی ۱۹۳۵ء) میں ایک مضمون نکلا ہے جس میں راقم مضمون (اڈیٹر) نے کمال یہ کیا ہے کہ حدیث کی رو سے لکھا ہے کہ

"مسیح موعود کی جماعت جہاد بالسیف نہیں کریگی۔ اس دعوے پر ایک روایت کو دلیل پیش کیا ہے جسکے الفاظ یہ ہیں:۔

"ایک اور حدیث میں آتا ہے عصابتان من امتی احرزھما اللہ من النار عصابۃ تغزوا الہند وعصابۃ تکون مع عیسیٰ بن مریم یعنی میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ آگ سے بچائے گا۔ ایک گروہ وہ ہوگا جو ہندوستان میں جہاد کریگا۔ اور ایک گروہ وہ ہوگا جو عیسیٰ بن مریم کے ساتھ ہوگا۔ اس حدیث کے ماتحت امت محمدیہ کا پہلا گروہ تو وہ ہے جس نے حضرت سید احمد صاحب بریلوی کے ساتھ ہوکر جہاد کیا۔ آپ اپنی صدی کے مجدد اور بنائت راستباز انسان تھے۔ آپ کی جماعت میں بھی بڑے بڑے متقی لوگ تھے۔ جب آپ نے دیکھا کہ پنجاب کے مسلمانوں پر سکھ بہت ظلم کر رہے ہیں۔ جس کی وجہ احکام دینی کی بجا آوری کے سوا اور کوئی نہ تھی تو اس وقت آپ نے مظلوم مسلمانوں کو سکھوں کے مظالم سے نجات دلانے کے لئے اپنا وطن چھوڑدیا۔ اور ایک چھوٹے سے گروہ کے ساتھ سکھوں پر حملہ کرنے کا ارادہ کرلیا۔ یہ وہی بہادر جاں نثاروں کا گروہ ہے۔ جس کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حدیث کے پہلے حصہ میں اشارہ فرمایا مگر اس کے ساتھ ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ ایک دوسرے گروہ کو بھی اللہ تعالیٰ نار جہنم سے بچائیگا اور وہ مسیح موعود کے ساتھی ہیں۔ یہ مقابلہ صاف طور پر بتلاتا ہے کہ مسیح موعود کی جماعت جہاد بالسیف نہیں کریگی۔ کیونکہ یہی ایک بات ہے جو ان دو گروہوں میں مابہ الامتیاز ہے۔ یعنی ایک تو جہاد بالسیف کرنے والے ہیں۔ اور ایک مسیح کے ساتھی۔ اگر دونوں گروہ غازی ہوتے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح فرق بیان نہ فرماتے کہ ایک گروہ ہند میں جہاد کریگا اور دوسرا گروہ مسیح کے ساتھ ہوگا۔ یہ فرق بتلاتا ہے کہ مسیح موعود نے سپاہیانہ رنگ میں ہرگز نہیں آنا تھا۔ بلکہ ایسے رنگ میں آنا تھا کہ وہ نشانات آسمانی کے ساتھ اشاعت اسلام کا کام کرے" (الفضل ۴ جولائی ۱۹۳۵ء ملخصاً)

اہلحدیث حضرت سید احمد صاحب رائے بریلوی کی مجاہدانہ زندگی کا اعتراف ہمارے لئے باعث مسرت ہے اَلْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْأَعْدَاءُ۔ مگر مسیح موعود کے ساتھیوں یا بالفاظ دیگر مرزا صاحب قادیانی اور ان کی جماعت کو جہاد بالسیف کی اعلیٰ خدمت سے سبکدوش کرنے کی کوشش کرنا آیت قرآنیہ کی تصدیق ہے۔

فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا

(جب جہاد کا وقت آیا تو منہ پھیر گئے) ؎

تن آسانیاں چاہیں اور آبرو بھی
وہ قوم آج ڈوبیگی گر کل نہ ڈوبی

سنئے! اول تو اس حدیث کا پتہ نشان نہیں بتایا کہ کس کتاب کی ہے اور کیسی ہے؟ لیکن ہم اس تکلیف میں آپ کو ڈالنا نہیں چاہتے بلکہ سیدھی راہ پر آپ کو لے جاتے ہیں۔ پس سنئے! اس میں شک نہیں کہ مسیح موعود دجال کے لئے آئیں گے۔ اس زمانے کے مسلمانوں کا جو کام صحیح حدیث (ابوداؤد) میں آیا ہے یہ ہے:۔

الجهاد فی سبیل اللہ ماض منذ بعثنی اللہ الی ان یقاتل آخر امتی الدجال۔

(منتقیٰ باب الجہاد فرض کفایۃ)

یعنی فرمایا جہاد اللہ کے راستے میں جاری ہے جب سے خدا نے مجھے نبی کرکے بھیجا ہے یہاں تک کہ میری امت کا آخری حصہ دجال کے ساتھ لڑائی کریگا۔

اگر تم پوچھنا چاہتے ہو کہ یہ کون لوگ ہوں گے تو سنو۔

ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ۔ (مسلم)

یعنی حضور علیہ السلام نے فرمایا تم رومیوں سے غزا (جہاد) کروگے خدا اسکو فتح کریگا۔ پھر تم دجال سے جہاد کروگے۔

یہ حدیث صحیح مسلم کی ہے جو صحیح ہے۔ اس میں جو

سوانح احمدی۔ حضرت سید احمد صاحب بریلوی کی مفصل سوانح عمری قیمت ۱/۱ (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

گروہ دجال کے ساتھ جہاد کرنے والا فرمایا ہے یہی وہ گروہ ہے جو مسیح موعود کے ساتھ ہوگا۔ بس اگر تم حدیث کے مخاطب امت میں سے تم اپنے آپ کو جانتے ہو اور دجال کو سامنے دیکھتے ہو تو جہاد (مقابلہ) کیوں نہیں کرتے؟ حدیث میں آیا ہے دجال مسیح موعود کو دیکھ کر گھلتا پگھلتا جائیگا۔ مشکل یہ ہے کہ مسیح (قادیانی) کے حواری دجال کے سامنے خود گھلے جاتے ہیں اس لئے معلوم نہیں ہوتا کہ مسیح اور مسیح کے ساتھی کون ہیں اور دجال کون؟

ناظرین کرام! کس قدر ظلم ہے کہ ایک اعلیٰ رکن اسلام پر اگر خود عمل نہیں کر سکتے تو اس کو منسوخ کہنے کے کیا معنے؟

احمدی ممبرو! سے

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

آریہ سماج کی اندرونی کمزوری

(از قلم پنڈت آتمانند جی ست دھرم منڈل بٹالہ (گورداسپور)

۲۶ر نومبر ۱۹۳۴ء کو پوجیہ آچاریہ رام دیو جی بی۔اے نے پنڈت مکتی رام آچاریہ گوروکل چوہا بھگتاں۔ سوامی ایشور آنند۔ پنڈت شوآنند۔ پنڈت مکند رام وید شاستری اوشدھالیہ گوروکل سیکشن آریہ سماج راولپنڈی نیز دو دیگر آریہ سماجیوں کے روبرو کہا کہ "آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے پنڈت بدھ دیوجی ودیا النکار و دیگر پنڈتوں کو حکم بھیج دیا ہوا ہے کہ آتمانند کے ساتھ ہرگز مناظرہ یا تبادلۂ خیالات نہ کریں اور سر نہ بھڑا دیں۔"

(کیوں؟ وجہ نامعلوم) آچاریہ رام دیو جی بی۔اے نے مجھ سے مطالبہ کیا کہ میں اپنے چند اعتراضات لکھ کر آچاریہ رامدیو جی کو دیدوں اور آپ عرصہ پندرہ روز کے اندر اندر میرے اعتراضات متعلقہ وید بھگوان کا جواب آریہ پرتی ندھی سبھا کے پنڈتوں یا دیگر ودوانوں سے لے کر مجھے بھیجدینگے ورنہ بصورت کوئی جواب نہ دینے کے آپ مان لیں گے کہ میرے اعتراضات صحیح ہیں اور کہ وید الہامی کتب مقدسہ نہیں ہیں۔ اور میری درخواست پر آپ نے وعدہ کیا کہ اگر آریہ سماجی پنڈتوں نے کوئی تسلی بخش جواب نہ دیا تو میں (آچاریہ رامدیو جی بی۔اے) ست دھرمی بن جاؤں گا۔ جب عرصہ دراز تک آچاریہ صاحب کا کوئی جواب نہ آیا اور میں راولپنڈی سے بٹالہ چلا آیا تو بدیں خیال کہ آچاریہ جی بجائے راولپنڈی کے بٹالہ میں جواب بھیجیں میں نے شروع فروری ۱۹۳۵ء میں قریباً تین ماہ بعد آچاریہ جی کو اپنا وعدہ یاد دلایا اور بٹالہ کا پتہ لکھ بھیجا۔ جس کے جواب میں آپ نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کی طرف سے دو کارڈ نمبری ۵۱/۳۵ مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۳۵ء و ۵۱/۳۵ مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۳۵ء بھیجے جن کے اقتباسات درج ذیل ہیں۔

"میں مذہب کو قرعہ اندازی یا شرطیں لگانے کا مضمون نہیں سمجھتا۔ وید منتروں پر وچار اور ان کے ارتھوں کی ویاکھیا (تشریح) کرنا کوئی بچوں کا کھیل نہیں۔ نہ اس کے متعلق تاریخیں یا میعاد ڈالی جا سکتی ہے ××× میں نے ایسا بیہودہ اور لایعنی وعدہ کبھی نہیں کیا کہ گہرے مسائل پر اگر میں خاص میعاد میں وچار (غور) نہ کر سکا تو میں کسی بے ہودہ مذہب کا پیرو بن جاؤنگا اور آپ کو اپنا گورو مان لونگا۔ گورو۔ پیر اور مسیح ہونے کے دعویداروں کو میں گمراہ یا پاکھنڈی سمجھتا ہوں۔ ایشور نہ کرے کہ میں ان کی طرف کبھی جھکوں سوائے اس غرض کے کہ ان کے دماغ کا علاج کرنے کے قابل ہوسکوں ×××"

(بلفظہ کارڈ نمبری ۵۱/۳۵)

"(۲) آپ کا ۲۲ فروری ۱۹۳۵ء کا طویل خط ملا۔ جواب میں اطلاعاً عرض ہے کہ آپ کا سارے کا سارا خط بے معنی ڈینگوں اور حماقت آمیز تحریر سے پُر ہے اور پوتر وید بھگوان کے متعلق جو ہرزہ سرائی کی گئی ہے وہ ایک خدائی پیغمبری کا دعوے کرنے والے کے لئے تو کیا ایک مہذب انسان کے لئے بھی قابل مذمت ہے۔ ایسی دراز کلامی کی تلافی یا معافی نہیں ہوسکتی ××× آپ کو پورے طور پر پتہ ہونے کے باوجود کہ میں نے ۱۵ دن کے اندر اندر جواب دینے اور نہ دینے کی صورت میں کسی بے ہودہ مت کا پیرو ہوجانے کا وعدہ ہرگز نہیں کیا یونہی جھگڑا بازی سے کام لے رہے ہیں ×××"

(بلفظہ ملخصاً کارڈ نمبری ۵۱/۳۵ مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۳۵ء)

جو عبارت بخوف طوالت میں نے ××× نشان دیکر چھوڑ دی ہے اس میں آچاریہ صاحب نے اپنے ہرشی کی عادت ادا کی ہے یعنی مغلظ گالیاں دی ہیں۔ یہ ہے میرے شکوک کا جواب آریہ سماج کے پاس۔ ع

برستی آگ جو باراں کی آرزو کرتے

حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب فرماتے تھے کہ مسیح کے آنے میں ابھی دیری ہے کیونکہ ایمانداری اور صداقت ابھی تک دنیا سے کلی طور پر مفقود نہیں ہوگی حالانکہ آچاریہ رامدیو جی بی۔اے کا اکابر آریہ سماج میں شاید دوسرا یا تیسرا درجہ سمجھا جاتا ہے۔ اگر ایسے ایسے مہا پرش بھی وعدہ خلافی کریں تو یقیناً مولانا صاحب کا خیال صحیح نہیں ہے۔ آچاریہ جی کے دونوں کارڈوں کا خلاصہ صرف اس قدر ہے کہ مشکوک و معترضہ وید منتروں کا صحیح مطلب تاحال آچاریہ جی مہاراج نیز کسی دیگر آریہ سماجی ودوان کی سمجھ میں نہیں آیا اور نہ ہی اس کے متعلق کوئی تاریخ یا میعاد مقرر کی جا سکتی ہے کہ کب تک ایشور ان منتروں کے معانی کا الہام آچاریہ جی کے دل میں کرے میں نے آچاریہ جی کو جواب میں لکھا تھا کہ جب تک ان منتروں کے معانی آپ پر بذریعہ الہام نہیں اترتے

تب تک تو آپ ایمانداری سے اپنے وعدہ کے موافق ست دھرم کی شرن میں آجائیے اور جب اس "۔۔" بھاشا کی کوئی تکرم آپ لگا سکیں گے۔ آپ کو پوری چھٹی دی جائے گی کہ آپ آریہ سماج میں واپس چلے جائیں۔ کوئی کسی قسم کی ممانعت نہیں ہوگی۔ نیز یہ کہ اگر آپ کو "آچاریہ" کے جلیل القدر منصب سے گر کر "چیلا" بننے کا خوف ہے تو آپ کے ست دھرمی بننے پر میں آپ کو آچاریہ اور اپنا گورو تسلیم کر کے آپ کا چیلا بن جاؤں گا تاکہ آپ کا یہ ڈر بھی دور ہو جائے۔

ست دھرم میں سب کا درجہ برابر اور مساوی ہے کوئی اونچ نیچ نہیں ہے۔ اور نہ ہی میرا نبوت یا پیغمبری کا دعوےٰ ہے بلکہ عاجزی انکساری اور خاکساری کا۔

ناظرین کرام! غور فرما سکتے ہیں کہ جب آچاریہ جی کو تسلیم اور اقرار ہے کہ متذکرہ وید منتروں کا کوئی معقول جواب آج دن تک آچاریہ جی و نیز دیگر آریہ سماجی ودوانوں کو نہیں سوجھا اور نہ سوجھنے کی آئندہ کوئی امید یا میعاد ہو سکتی ہے تو کیا اس کا صاف یہ مطلب نہیں کہ سب آریہ سماجی "بابا واکیم پرمانم" کی اندھی تقلید کے طور پر ہی ویدوں کو خدا کا کلام اور الہام مان رہے ہیں نہ کہ سمجھ بوجھ کر؟ اور ایسی ناسمجھی کی حالت میں پروفیسر رامدیو جی کو اپنے نام کے ساتھ "آچاریہ" لگانے اور ویدک دھرمی کہلانے کا کونسا حق ہے؟

"ویدارتھ پرکاش" چھپوانے سے پہلے میں نے پوجیہ مہاتما ہنسراج جی مہاراج پردھان پرادیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ سندھ و بلوچستان کی خدمت میں رفع شکوک کے لئے خط لکھا تھا جس کے جواب میں آپ نے مجھے "ویدارتھ پرکاش" نامی کتاب کو شائع کروانے اور آریہ سماجی ودوانوں سے تبادلہ خیالات کرنے کی صلاح دی تھی۔ جب میں نے آریہ سماج کے چوٹی کے چند علماء سے تبادلہ خیالات کیا تو سب کو اپنا ہم خیال پایا۔ بعض نے صاف الفاظ میں اقرار کیا کہ ویدوں میں ملاوٹ ہو چکی ہے چنانچہ پنڈت بھگوت دت جی بی۔ اے ریسرچ سکالر وپروفیسر ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور ویدک کوش کی بھومکا صفحہ ۹ اور ۱۰ ہسٹری آف ویدک براہمناز جلد ۲ صفحہ ۷۰ پر تسلیم کرتے ہیں کہ اتھرووید میں "۱۴۰" وید منتر زمانہ مہابھارت کے بعد کی بناوٹ اور ملاوٹ ہیں۔ اس حوالے والفاظ میری تصنیف ویدارتھ پرکاش میں ملاحظہ کیجئے۔ بعض نے کہا کہ ویدوں کا ایک کثیر حصہ صریحاً انسانی تصنیف ہے۔ ایک پنڈت نے فرمایا کہ ویدوں کے مصنف وہی رشی گذرے ہیں جن کا نام سوکتوں کے اوپر لکھا ہوا ہے۔ اور ان میں سے بعض رشی ہم اور آپ سے بہتر تھے اور بعض بدتر۔

میرے سوالات کے جواب میں پنڈت راجا رام صاحب شاستری پروفیسر ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور نے اقرار کیا کہ "جن سوکتوں اور وید منتروں کے رشی مچھلیاں، کتیا، سانپ، نیل کنٹھ، بندر، آگ، پہاڑ اور دریا، نیز حیوان اور بے جان لکھے ہیں وہ سب سوکت اور منتر شاعرانہ تخیلات ہیں نیز یہ کہ ویدوں میں بہت کچھ مغلظات اور مخرب الاخلاق وید منتر پائے جاتے ہیں۔ نیز یہ کہ ویدوں میں تواریخ انسانی پائی جانے سے وید ازلی، ابدی و الہامی اور شروع دنیا میں بنے ہوئے بھی نہیں مانے جا سکتے۔ لیکن ہم آریہ سماجی ہونے کی وجہ سے یہ کمزور پوزیشن اسلام کے مقابلہ میں بیان و ظاہر کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں"۔

میں نے عرض کی کہ چونکہ آپ کے دل میں کمزوری اور چور گھسا ہوا ہے اس لئے اسلام جلدی یا بدیر ضرور فتحمند ہوگا اور ہندو دھرم کو ہضم کر جائیگا کیونکہ جوتی کا ترجمہ جیوتی (نور) اور ہاتھ کا ترجمہ ہاتھی کر کے ویدک برائیوں کی پردہ پوشی نہیں کی جا سکتی اور جس جرنیل کے دل میں چور اور خوف چھپا ہوا ہو وہ ہرگز فتح نہیں پا سکتا۔ ویدوں اور ویدک دھرم کی کمزوریاں اور بداخلاقیاں جاننے کے خواہشمند میری تصنیف "ویدارتھ پرکاش" عرف "ویدک تہذیب" قیمت عہر ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ کاغذ اعلیٰ۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ اس میں درج کردہ معلومات میں سے ہر ایک پانچ پانچ ہزار روپیہ خرچ کرنے سے بھی حاصل کرنا ناممکن تھا۔ ملنے کا پتہ یہ ہے:۔

پنڈت آتمانند ست دھرم منڈل بٹالہ ضلع گورداسپور
یا دفتر اہلحدیث امرتسر

ضرورت تبلیغ

(از ابو علی محمد تقی مدرسہ اسلامیہ نائی منڈی آگرہ)

حضرات! آج آپ کے سامنے تبلیغ کی غرض وغایت اور اس کے فوائد بیان کئے جاتے ہیں آج دنیا کے اندر شائد کوئی ایسی قوم ہو جو اپنے مذہب کی تبلیغ میں جدوجہد نہ کرتی ہو۔ جس طرف جس کی طرف آپ نظر کر کے دیکھیں تو وہ اس کو کسی نہ کسی کام میں مصروف پائے گی۔ یاد رکھئے تبلیغ ایک ایسی چیز ہے کہ جس کے سبب سے دنیا میں ایک مسلمان سے دس اور دس سے سو اور سو سے یہاں تک کہ آج ساٹھ کروڑ مسلمانوں کی آبادی ہے۔ اگر جناب نبی علیہ السلام کو یہ حکم نہ ہوتا کہ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک وان لم تفعل ما بلغت رسالتک الخ اگر نبی علیہ السلام دنیا کے اندر جب آپ کو نبوت ملی اور لوگوں نے اذیت اور تکلیف پہنچائیں تو آپ اگر اپنے اس فرض کو ترک کر دیتے تو نہ ہم اس وقت مسلمان ہوتے اور نہ نبی علیہ السلام کا بول بالا ہوتا بلکہ آپ ہی صرف مسلمان ہوتے۔ لیکن خداوند کریم کا یہی منشا تھا کہ آپ تبلیغ کریں جس کا نتیجہ ہوا کہ اسلام کے پاس مسلمانوں کی اچھی خاصی جمعیت ہو گئی اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے سخت مزاج بھی اسی تبلیغ کے سبب سے مشرف باسلام ہوئے۔ پھر آپ اور آپ کے اصحاب نے جو تبلیغ کی تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مکہ مکرمہ بھی فتح ہو گیا اور تمام عرب نبی کریم کا تابعدار ہو گیا۔ اور پھر دوسرے ملکوں کے بادشاہوں کو بھی فکر پڑ گئی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مسلمان یہاں آ کر بھی اپنے اسلام کا اعلان کر بیٹھیں۔ چنانچہ جو فتوحات حضرت

ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ہاتھوں ہوئیں وہ محتاج بیان نہیں کیونکہ ان کی تفصیل کی مختلف تواریخ شائع ہو چکی آخر یہ سب فتوحات اور مال جو صحابہ کرام کو اور سرکش مشرکین کا استیصال اور یہود کو ہزیمت اور اسلام کا عروج کس چیز سے ہوا جس کا جواب یہی ہوگا کہ سب محض تبلیغ کی بدولت تھا کیا آج بھی اُس تبلیغ کی ضرورت نہیں کہ جب خود مسلمان ذلیل و خوار ہوں اور دوسری قوموں کے سامنے حقیر شمار کئے جاتے ہوں ایسے نازک وقت میں بھی ان کو غفلت کی نیند سے جگایا نہ جاوے یا جگانے والے کے جگانے سے بیدار نہ ہوا جائے تو اس پر بھی تف ہے کیونکہ سب قومیں عروج ترقی پر پہنچ گئی ہیں۔ اور ذلیل اقوام جو کہ کسی زمانہ میں حقیر شمار کی جاتی تھیں آج بلند مرتبہ پر پہنچ گئی ہیں۔ لیکن افسوس کہ مسلمان ایسے کے ویسے ہی غفلت کی نیند میں سوئے ہوئے ہیں۔ بجائے عروج ترقی کے پستی کے گڑھے میں جا رہا ہے نہ تیرے پاس دنیا ہی ہے اور نہ دین۔ حقیقت میں ان سب عوارضات کا سبب صرف دین ہی ہے جب تم نے دین سے روگردانی کی تو ذلیل و خوار ہونے لگے جب تم کو کسی نے اچھی بات بتائی اس کو نہ مانا بلکہ ناصح کو کوئی القاب دیکر ٹال دیا تو آخر رسوا ہوئے آج ہم اسلام کے اور مختلف فرقوں کو درگذر کرتے ہوئے صرف اپنے افراد اہل حدیثوں کو ہی دیکھیں کہ کیا کچھ کر رہے ہیں۔ آپ دین کے جس رکن کی جانب نظر ڈالیں تو آپ کو معلوم ہو جاویگا۔ ایک صرف نماز ہی کی طرف خیال کیجئے کہ اہل حدیث نام پر فخر کرنیوالے فی صدی کتنے نماز پنجگانہ وقت پر ادا کرتے ہیں ایک صرف یہی نہیں بلکہ جس کام پر بھی نظر ڈالیں تو آپ کو بخوبی واضح ہو جاوے گا کہ کیا کچھ ہو رہا ہے۔ دوسرے فرقے خالی ڈھول لے کر بجاتے پھرتے ہیں اور ان کے مبلغ نہ صرف ہندوستان بلکہ بیرون از ہندوستان مثل جاپان، انگلینڈ وغیرہ میں خالی ڈھول پیٹ رہے ہیں۔ جس کے آج اخبارات شاہد ہیں۔ کیا اہل حدیثوں میں کوئی ایسا مبلغ نہیں کہ جو دین کی خدمت میں کمربستہ ہو کر خالصاً لوجہ اللہ تبلیغ کرے افسوس تو یہ ہے کہ اگر کوئی خدا کا بندہ کھڑا بھی ہو تو دوسرے اس کی مخالفت میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ آجکل اہلحدیثوں کو آپس کی مخالفت نے تباہ کر دیا ہے جو کہ دہلی کی آپس کی اشتہار بازی اور جماعت اہل حدیث مراد آباد کی آپس کی ناچاقی وغیرہ شاہد ہیں۔ پس اہل حدیث گروہ کو ہمہ تن توحید و سنت کی تبلیغ پر متوجہ ہو جانا چاہئے۔ واللہ الموفق۔

نظم دربارہ تردید عرس

مع انتخاب از کسوٹی

اولیں حمد خدائے کردگار / بعدہٗ نعت رسولِ کامگار
کچھ بیانِ عرس ہے زیبِ رقم / شرک و بدعت کا جو ہے پہلا قدم
ہوتا ہے قبروں پہ میلا دھوم سے / مرد و عورت کا جھمیلا دھوم سے
کوئی کہتا ہے کہیں گنجِ شریف / کوئی بیٹھا تا ہے پھلواری ردیف
کوئی مخدومِ جہاں جان گشت / کوئی بہرائچ کو کہتا پایہ تخت
کوئی خواجہ پیر کا ہے جاں نثار / سال بھر سے عرس کا ہے انتظار
اہلِ حق جو ہو چکے ہیں اولیاء / مان بیٹھے بدعتی ان کو خدا
مقبروں پر ان کے ہر ہر سال آ / عرس کرتے ہیں بہت ہی دھوم کا
منزلوں سے بوڑھے بچے مرد و زن / آتے ہیں سب چھوڑ کر اپنا وطن
عرس میں ہوتا ہے اتنا دھوم دھام / حج اکبر ہے گویا بالاختتام
چادر، وگاگر لئے مہندی چھڑی / گشت کرتے دھوم سے ہیں بدعتی
ساتھ میں باجے بھی ہیں قوال بھی / مُلّا جی، صوفی بھی اہلِ حال بھی
عورتوں مردوں کا اک جھرمٹ بھی ہے / ناچ بھی گانا بھی اور کھٹ کھٹ بھی ہے
عورتیں پردہ نشیں بھی قوم کی / بے محابا عرس میں ہیں گھومتی
مدعا لکھ لکھ کے اپنی چٹھیاں / اہلِ حاجت ڈالتے ہیں عرضیاں
حال ہے چاروں طرف یہ قبر کے / دست بستہ ہیں ادب سے کچھ کھڑے
کچھ ہیں دوزانو تو کچھ سجدے میں ہیں / کچھ تصور کے لگے جھگڑے میں ہیں
آہ! ہے اسلام کی صورت یہی؟ / عرس والے سوچ کر بتلا تو ہی
لا اِلٰہ کی توڑ کر سیدھی سڑک / قبر پر کرتا ہے سجدہ بے دھڑک
دھجیاں توحید کی اڑنے لگیں / عرس میں اللہ میاں ملتے نہیں
جتنی باتیں ہیں شریعت کے خلاف / عرس والو کب ہوئیں تم کو معاف

ہے حسنؔ نے یہ کسوٹی پر کسا
عرس کے بارہ میں کیا اچھا لکھا

حیات طیبہ۔ سوانحعمری حضرت مولانا اسمٰعیل شہید دہلویؒ۔ اس میں آپ کے زندگی بھر کے کارنامے نمایاں درج ہیں۔ اور سکھوں کے ساتھ مذہبی لڑائیوں کی کیفیت بھی درج ہے۔ قیمت ۱۲ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

(۲۵۹) ... (منیجر اہلحدیث امرتسر)

پردہ

(راقمہ شریمتی لیلاوتی جی اہلیہ آتما نند ست دھرمی از بٹالہ)

۱۱ - اپریل کے اخبار "ملاپ" میں "نئی بدعت" کے عنوان سے مہاشہ خوشحال چندجی خورسند کا ایک بصیرت افروز مضمون شائع ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ مغربی تہذیب کی کورانہ اور مادر پدر آزادانہ تقلید نے نوجوان ہندوستانی لڑکیوں کو بلاشادی زندگی بسر کرنے پر آمادہ کر دیا ہے۔ مہاشہ جی اس بدعت کا باعث اعلیٰ تعلیم سمجھتے ہیں لیکن میرا دعویٰ ہے کہ اس بدعت و اغوا اور دیگر بہتیریں خرابیوں کی واحد ذمہ دار بے پردگی ہے۔ اور یہ وہ سچائی ہے کہ جسے آج نہیں تو کل بے جا آزادی کی لہر میں بہنے والے ہندوستانیوں خصوصاً ہندوؤں کو تسلیم کرنی ہی پڑے گی۔ میں نے اسی ماہ ۱۹۳۴ء کے "اہلحدیث" میں پردہ کی ضرورت و اہمیت کو واضح کر کے دکھلا دیا تھا کہ مستورات کی عفت و عصمت کا سب سے بڑا محافظ ستر یعنی پردہ ہی ہے۔ خود الفاظ استری اور مستورات کا مخزن بھی ستر یعنی پردہ ہے کیونکہ جب تک جوان مرد و عورت ایک دوسرے کو نہ دیکھیں تب تک جذبات کو جنبش نہیں ہوتی۔ اور پردہ ایک دوسرے کو دیکھنے اور ملنے میں سخت رکاوٹ ہونے سے عصمت و عفت کا زبردست معاون ہے نتیجہ صاف ہے کہ جس ملک و قوم کی عورتوں میں پردہ ہوگا وہاں کی عورتیں بے پردہ عورتوں کی نسبت زیادہ تر پاک و صاف ہونگی۔ باوجود اعلیٰ تعلیم کے یورپ و امریکہ میں باکرہ بیویوں کا نہ صرف قحط ہی ہے بلکہ مجھے اپنی بعض معزز یورپین سہیلیوں سے معلوم ہوا ہے کہ بے پردگی کی لعنت کی واحد وجہ سے یورپ میں بڑے سے بڑے آدمیوں کو بھی باکرہ بیوی ملنا ناممکنات سے ہے۔ یہ سب بے پردگی کا ہی کڑوا پھل ہے۔ اگر اب بھی پردہ کا مناسب انتظام نہ کیا گیا تو وہ روز بد دیکھنا دور نہیں جبکہ ہندوستان میں بھی بکارت کا دیوالہ نکل جائے گا[1]۔ اور جو آریہ سماجی اخبارات جو نادان دوست کی مثل پردہ کی مخالفت پر کمربستہ ہیں ہندوستان کی نسوانی تباہی کا موجب گردانے جائیں گے۔ آریہ سماج پردہ کی مخالفت اس لئے نہیں کرتی کہ پردہ میں کوئی برائی برائی انہیں دکھلائی پڑتی ہے ورنہ وہ پردہ کی خرابیوں اور خوبیوں کا مقابلہ کرتی۔ بلکہ اس لئے کرتی ہے کہ پردہ جیسی مفید رسم اسلامی ہے۔

سب سے زبردست اعتراض پردہ کے خلاف یہ کیا جاتا ہے کہ برقعہ یا چادر اوڑھنے سے صحت خراب ہو جاتی ہے۔ میں نہیں سمجھتی کہ جب تمام جسم کپڑوں سے ڈھکے رہنے پر صحت خراب نہیں ہوتی تو برقعہ سے چہرہ اور سر چھپانے سے صحت کیونکر خراب ہو سکتی ہے خصوصاً جبکہ برقعہ میں آنکھوں اور منہ کے سامنے روشنی اور ہوا کے لئے جالی کا خاطر خواہ انتظام رکھا جاتا ہے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ آج کل مغربی آزادی نسواں سے بیہودگی کا درجہ حاصل کر لیا ہے۔ اور عشرت پسند نوجوان مرد و زن آپس میں آزادی کے ساتھ ملنے جلنے کی خواہش سے پردہ کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اور آریہ سماجی اخبار نادان دوست اُن کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں۔ محض اس حسد اور ضد سے کہ خواہ مخواہ اسلامی خوبیوں کو بھی خرابیاں ظاہر کیا جاوے۔ میرا دعویٰ ہے کہ سوائے عیاش طبع نوجوان عورتوں اور مردوں کے کوئی غیرت مند شریف ہندو بھی بے پردگی کو پسند نہیں کرے گا۔ پردہ کی مخالفت محض اس لئے کی جاتی ہے کہ نوجوان مرد ناپاک جذبات کے ماتحت تمام عورتوں کو آزاد دیکھنا چاہتے ہیں۔ مرحوم اکبر الہ آبادی نے کیا خوب کہا ہے ؎

بے پردہ دیکھیں میں نے جو کل چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو میں نے بیبیو! پردہ گیا کہاں؟
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

بقول مرحوم اکبر ٹھیک آریہ سماجیوں کی عقل پہ پردہ پڑ گیا ہے۔ جو محض عداوت اسلامی کی بنا پر پردہ جیسی مفید رسم کی مخالفت کر رہے ہیں۔ بڑے دکھ سے کہنا پڑتا ہے کہ میری تمام عیسائی بہنیں تو سر پر کپڑا رکھنا بھی گوارا نہیں کرتیں بلکہ نصف بازو، نصف ٹانگیں، اور نصف جسم (چھاتی) کو برہنہ رکھنے میں تہذیب جانتی ہیں۔ اور پردہ دار ہندو و مسلمان لیڈیوں کو نیم وحشی اور غیر مہذب سمجھتی ہیں۔ بلکہ پردہ دار شریف ہندوستانی عورتوں کو "لیڈی" کہنے میں بھی عار محسوس کرتی ہیں۔ اور "لیڈی" کا مصداق صرف اُن نوجوان عورتوں کو سمجھا جاتا ہے جو مادر پدر آزاد ہیں۔ عیسائی بہنیں عموماً بناؤ سنگار کر کے بالوں میں کلپ۔ کانٹے، ہیئر پن۔ پھول اور ریشمی فیتے اور ٹائیاں باندھ کر برہنہ چھاتی پھرنا ہی عیسائیت کا امتیاز سمجھتی ہیں۔

میری ہندوستانی و عیسائی ماتاؤ و بہنو! ہوش میں آؤ۔ اور آپ خود پردہ کرو اور اپنی بہو بیٹیوں کو پردہ میں رہنا سکھلاؤ۔ ورنہ یورپ اور امریکہ کی مثل ہندوستان میں بھی باکرہ بیویوں کا قحط پڑ جانے کا اندیشہ ہے۔ اور اے منچلے نوجوانو! اپنی بہنوں اور بیویوں اور بیٹیوں کو نامحرموں کی ناپاک نظروں سے دیکھنے سے شرماؤ۔ اور اے آریہ سماجی نادانو! اس نادان دوستی سے باز آؤ اور ضرب المثل ہندوستانی غیرت کو تباہ مت کرو۔ ہندو بیوی کی ضرب المثل پتی بھگتی اور ستتو (ستی پن) بھی پردہ کے ساتھ ساتھ لازم و ملزوم ہے اگر میری کوئی بہن پردہ کے حسن و قبح پر تحریری بات چیت کرنی چاہے تو میں ہر وقت تیار ہوں۔

لیلاوتی اہلیہ آتما نند بانئے ست دھرم بٹالہ
ضلع گورداسپور

---

[1] ہمارا اپنا خیال ہے کہ مخالفین پردہ کو مرض چشم ہے اسی لئے مکشوفات کی طرف دیکھنے سے منع کرنے پر یہ شعر پڑھا کرتے ہیں ؎

بل بے خودبینی زاہد کہ تیرے دیکھنے کو
منع کرتا ہے لو اور تماشہ دیکھو (اہلحدیث)

(۷۵۷)

اسلامی پردہ شرعی پردہ کی اہمیت وضرورت پر بحث۔ اور مخالفین پردہ کے جملہ اعتراضات کا دندان شکن جواب۔ قیمت صرف ۲/ ، ملنے کا پتہ: دفتر اہلحدیث امرتسر

الزاق الکعبین

(۴)

گذشتہ نمبروں میں صفوں کو سیدھا کرنے اور پاؤں ملانے کی بحث ہوئی ہے۔ آج کی قسط میں مجیب "احدنا" کی تحقیق کر کے معترض کو جواب دیتے ہیں کہ اس سے صرف ایک شخص مراد نہیں ہوتا بلکہ کثرت کے لئے بھی یہ محاورہ عربی زبان میں مستعمل ہے (مدیر)

فی البخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا احسن احدکم اسلامہ فکل حسنۃ یعملھا یکتب لہٗ بعشر امثالھا الی سبع مائۃ ضعف وکل سیئۃ یعملھا یکتب لہ بمثلھا۔ فی فتح الباری کذا لمسلم وغیرھما ولاسحاق راھویہ فی مسندہ من عبد الرزاق اذا احسن اسلام احدکم کان رواہ بالمعنی لانہ من لازمہ ورواہ الاسمعیلی من طریق ابن المبارک عن معمر کالاول والخطاب باحدکم بحسب اللفظ للحاضرین لکن الحکم عام لھم وغیرھم بالاتفاق۔ ترجمہ اور خطاب لفظ احدکم سے باعتبار لفظ کے حاضرین کے لئے ہے لیکن حکم عام ہے ان کے واسطے اور ان کے غیر کے لئے بالاتفاق۔

(۳) عن طلحۃ بن عبید اللہ قال کنا نصلی والدواب تمر بین ایدینا فذکرنا ذلک لرسول اللہ صلعم فقال موخرۃ الرحل تکون بین یدی احدکم ثم لا یضرہ مامر بین یدیہ۔ ترجمہ۔ طلحہ بن عبیداللہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ نماز اور ہم لوگوں کے سامنے جانور آتے جاتے تھے تو اسکو رسول اللہ صلعم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ کجاوہ کی موخر لکڑی تم لوگوں کے سامنے رہے تو جو اس کے سامنے سے گزرے پھر اس کو کوئی نقصان نہیں۔ یہاں یہ معنے مراد نہیں ہے کہ صرف ایک کے سامنے ہو بلکہ جو کوئی مصلی ہو۔

(۵) عن ابی برزۃ کان النبی صلعم یصلی الصبح و احدنا یعرف جلیسہ ویقرء فیھا ما بین الستین والی المائۃ۔ ترجمہ۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم صبح کی نماز پڑھتے تھے اور ہر ایک ہم میں سے اپنے ہمنشین کو پہچان لیتا تھا اور ساٹھ اور سو کے درمیان آیتیں ہوتی تھیں۔ کیا اس کے یہ معنے ہیں کہ ایک ہی آدمی اپنے ساتھی کو پہچانتا تھا اور دوسرا نہیں نہیں بلکہ عام نمازی کا حال تھا۔

(۶) قال سمعت رافع بن خدیج یقول کنا نصلی المغرب مع النبی صلعم فینصرف احدنا وانہ لیبصر مواقع النبل۔ ترجمہ۔ کہا میں نے رافع بن خدیج سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ ہم لوگ مغرب کی نماز نبی صلعم کے ہمراہ پڑھتے تھے تو بعد فراغت کے تیر گرنے کی جگہ کو دیکھ لیتے تھے۔ بخاری میں ہے۔ کیا ایک ہی شخص تیر گرنے کی جگہ دیکھتا دوسرا نہیں۔ نہیں بلکہ جو چاہتا دیکھ لیتا۔ بلکہ عموم معنے مفہوم ہے۔ چنانچہ دوسری حدیث میں اس کی تفسیر واقع ہے۔ وعن ناس من الانصار قالوا کنا نصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المغرب ثم نرجع نترامی حتیٰ ناتی دیارنا فما یخفی علینا مواقع سہامنا۔ رواہ احمد۔ ترجمہ۔ چند انصاری لوگوں سے روایت ہے کہ ہم لوگ مغرب کی نماز رسول اللہ صلعم کے ساتھ پڑھتے تھے۔ پھر اپنے گھروں کو تیراندازی مشق کرتے ہوئے واپس ہوتے اور ہم لوگوں پر تیر کے مواقع پوشیدہ نہیں رہتے یعنی تیروں کے گرنے کی جگہ دیکھ لیتے۔ یہی عموم حدیث مذکور میں بھی مراد ہے۔

(۷) فی حدیث جبرئیل حتیٰ برک بین یدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما یجلس احدنا فی الصلوٰۃ الحدیث۔ ترجمہ حدیث جبرئیل میں ہے کہ یہاں تک کہ نبی صلعم کے سامنے بیٹھ گئے جیسا کہ ایک ہم میں کا نماز میں بیٹھتا ہے۴ نہیں بلکہ معنی عام ہے کہ جتنے مصلی نماز میں بیٹھتے ہیں۔ یہ حدیث بخاری میں ہے۔

(۸) فی الترمذی اذا تثاءب احدکم فلیاخذ یدہ علیٰ فمۃ۔ ترجمہ۔ جب تم لوگوں کو جمائی آئے تم اپنے ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لیا کرو۔ یہ ترمذی میں ہے۔ کیا یہ معنی صحیح ہونگے کہ صرف ایک آدمی اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے اور دوسرا ایسا نہ کرے۔ نہیں بلکہ تمام مسلمان ایسا کریں۔ اس قسم کی بہت سی حدیثیں ہیں۔ کہاں تک شمار کیا جائے۔

اب ایک دو مثالیں قرآن پاک سے بھی دیتا ہوں سورہ احزاب یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ۔ ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب۔ اے نبی کی عورتو تم نہیں ہو جیسی اور عورتیں ہیں۔ دیکھو لفظ اَحَد موجود ہے۔ اس کے معنی ایک کے نہیں ہیں بلکہ معنی عموم کے ہیں۔

۵ پارہ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا۔ ترجمہ۔ یا کوئی تم میں سے پڑے استنجا سے آئے یا عورتوں سے مصاجعت کرے تو پانی نہ آئے تو پاک مٹی سے تیمم کرے آہ کیا اس کے یہ معنی صحیح ہونگے کہ صرف ایک آدمی پاخانہ سے آئے اور صرف ایک آدمی جنبی ہو۔ اور پانی نہ پائے تو تیمم کرے اور ایک سے زائد ہوں تو ان کے لئے یہ حکم نہیں ہے۔ نہیں بلکہ جتنے آدمی اس صفت کے ساتھ موصوف ہوں وہ کر سکتے ہیں حکم عام ہے خاص نہیں۔

فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَہٗ یُؤْمِنُوْنَ۔ ترجمہ۔ اب کونسی حدیث ہوگی جس کے بعد ایمان لائیں گے۔

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے حجۃ اللہ البالغہ تسویۃ صفوف کے بارہ میں حدیث اَرَی الشَّیْطَانَ فِیْ خَلَلِ الصَّفِّ کو نقل فرمایا ہے اور اس کا سربھی بتایا ہے۔ اس مسئلہ میں اہل حدیث سے اتفاق ہے اور بقول نقل آپ نے انصاف یہ فرمایا ہے کہ اکثر اہل حدیث جاہل ہوتے ہیں تو شاہ صاحب کے وقت میں ہندوستان میں اہل حدیث عملی کا وجود بھی نہ تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ عرب حجاز وغیرہ کے لوگوں کی نسبت فرمایا۔

۴ پوری حدیث اور ہے یہ بخاری میں ہے۔ کیا اس سے یہ مراد ہے کہ ایک ہی آدمی جیسا کہ نماز میں بیٹھتا ہے۔

ahmadimuslim.de

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۱۳)

(سلسلہ اشاعت گذشتہ)

چنانچہ مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی حیات الموات ص۱۵۲ میں لکھتے ہیں:-

صحاح جلیلہ مشہورہ بخاری و مسلم کے مقابل ایسی شواذ غریبہ و نوادر مجہولہ اجزائے خاملہ ذکر کرتے شرم نہ آئی اور ایک کتاب میں رطب و یابس مقبول و مردود جو ملے محض جمع کر دینا مقصود ہو دوسری جگہ استدلال و تخریج و تحقیق و تنقیح موجود ہو ان میں فرق کی تمیز نہ پائی۔ اور ص۲۰۰ میں لکھتے ہیں صحت و ضعف حدیث میں تحقیقات فن حدیث کی طرف طبی مشہ نحو سے نہ لیں گے نہ نحوی طب سے۔ مگر مولوی نعیم الدین کو اپنے اعلیٰ حضرت پس سفر بہ نیت مسجد نبوی جس میں عظمت مساجد اللہ کا احترام و نشان ہے اور اسی مقام پر زیارت روضۂ مبارکہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی حسب طریقہ سنت صلوٰۃ و سلام کا شرف حاصل ہے یہ تقدم و تاخر مراتب توحید و سنت میں بفرمان حق تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل توحید اور متبعین حدیث و سنت کو ہی امتیاز حاصل ہے نہ بتدعین گور پرستوں بدنصیب بدبختوں کو۔ چنانچہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ مدارج النبوت ج ۱ ص۳۴۲ میں فرماتے ہیں:-

"واصحاب علم حدیث رانسبتے خاص و آشنائے مخصوص بآں جناب است کہ دیگراں رانیست کہ ہمیشہ احوال و صفات شریف ذکر زمان و ورد جان ایشاں است و معرفت صفات و شناخت احوال تعین و تشخیص مرذات بابرکات او را نزد ایشاں حاصل و ہمیشہ تمثال جمال شریف ملحوظ نظر و نصب العین ایشاں باشد و پیوند باطن بصورت خیالیہ وے قوی و متصل شود و چوں نام شریف مذکور گردد لذت آں در دل بیابند و عظمت مسمی در دل مشاہدہ کنند و متحضر یابند و ہمیشہ حاضر در بارگاہ باشند و ایشاں را دریں باب مشارکت و مشابہت است بحضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کہ مطلع اند بر احوال و افعال و اقوال آنحضرت و مخصوص اند بمصاحبت و مجالست و مکالمت شریف غیر آنکہ ایشاں را صحبت معنوی است و از صحبت صوری مہجور اند"

ایضاً ص۳۴۷ "و ابدال اہل علم اند و امام احمد گفتہ ابدال اگر اصحاب حدیث نباشند پس چہ کساں باشند"

"یعنی اصحاب علم حدیث کو وہ نسبت خاص اور پہچان مخصوص آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاصل ہے کہ دوسروں کو نہیں ہے کہ ہمیشہ احوال و صفات شریف کا ذکر ان کی زبان اور ورد جان میں ہے اور معرفت صفات و شناخت احوال تعین و تشخیص خاص آپ کی ذات بابرکات کے ساتھ ان کو حاصل ہے اور ہمیشہ شکل جمال شریف کی ان کے ملحوظ نظر اور نصب العین رہتی ہے اور رشتہ باطن ان کی صورت خیالیہ میں قوی اور متصل ہوتا ہے اور جب آپ کے نام شریف کا ذکر آتا ہے لذت اس کی اپنے دل میں پاتے ہیں اور عظمت اس نام کی دل میں مشاہدہ کرتے اور متحضر پاتے اور ہمیشہ حاضر بارگاہ میں رہتے ہیں اور ان کو اس باب میں مشارکت اور مشابہت حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ حاصل ہے کہ مطلع ہیں احوال و افعال اور اقوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر اور مخصوص ہیں آپکی مصاحبت اور آپ کی مجالست اور آپکے کلام شریف کے ساتھ بجز اس کے کہ ان کو صحبت معنوی حاصل ہے اور صحبت ظاہری سے حجاب میں ہیں"

"اور ابدال اہل علم ہوتے ہیں اور امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا ابدال اگر اصحاب حدیث نہ ہونگے تو پھر اور کون ہونگے"

اور مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ عجالہ نافعہ میں فرماتے ہیں:-

"و مزاولت ایں علم (حدیث) شخص را معنی صحابیت مے بخشد زیرا کہ در حقیقت معنی صحابیت اطلاع بر جزئیات احوال رسول است و مشاہدہ اوضاع آنجناب در عبادات و در عادات و ایں معنی در صورت بعد زماں در مدرکہ و خیال شخص بنوعی متمکن و راسخ مے شود کہ حکم مشاہدہ دارد و اشارہ بہمیں معنی کردہ است آنکہ گفتہ شعر

اهل الحديث هُمُ اهل النبي و ان
لم يصحبوا نفسه انفاسه صحبوا

"یعنی اور اس علم حدیث کی مزاولت صحابیت کے معنی بخشتی ہے اس لئے کہ درحقیقت صحابیت کے معنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احوال جزئیات سے اطلاع ہونا اور عبادات و عادات آنجناب کی وضع مشاہدہ کرنا ہے اور یہ بات بعد زمان کی صورت میں انسان کے مدرکہ اور خیال میں ایسی جم جاتی اور راسخ ہو جاتی ہے کہ حکم مشاہدہ کا رکھتی ہے اور اسی معنی کی طرف اشارہ کیا ہے جس نے کہا ہے۔ شعر: اہل حدیث بھی اہل نبی ہیں اگرچہ نہیں آپ کی صحبت نہیں آپ کے انفاس و کلام کی صحبت پائے ہوئے ہیں"

برخلاف بتدعین گور پرستوں کے جیطرح مولوی نعیم الدین نے ان کی حیات میں معاذ اللہ آستانہ کے سامنے کھڑے ہو کر دعا مانگنے اور التجا کرنے کو عبادات میں شمار کیا ہے، حالانکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول قبروں پر سلام کے بعد قبلہ رو ہو کر ان کے لئے حق تعالیٰ سے دعا مانگنا تھا اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا بھی معمول آپ کی زیارت مزار مبارک پر بعد عرض و صلوٰۃ سلام کے قبلہ رو ہو کر دعا مانگنا حق تعالیٰ ہی سے رہا۔ اور کتب فقہ ائمہ دین سے بھی یہی عملدرآمد مرقوم ہے۔ کسی صحابی سے اس کے خلاف روایت نہیں۔ چنانچہ مولوی نعیم الدین کے ص۳۵ کے جواب میں مفصل کتب احادیث و فقہ سے گذر چکا ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ مدارج النبوت ج ۲ ص۵۰ میں فرماتے ہیں:-

"مراد از اتخاذ قبور مساجد سجدہ کردن بجانب قبور

است و ایں ہر دو طریق متصور است یکے آنکہ سجدہ بر قبور برند و مقصود عبادت آں دارند چنانکہ بت پرستاں مے پرستند دوم آنکہ مقصود و منظور عبادت مولیٰ تعالیٰ دارند ولیکن اعتقاد کنند کہ توجہ قبور ایشاں در نماز و عبادت حق موجب قرب در رضائے وے تعالیٰ است و موقع عظیم است نزد حق تعالیٰ از جہت اشتمال وے عبادت و مبالغہ در تعظیم انبیاء وے و ایں ہر دو طریق نامرضی و نامشروع است اول خود شرک جلی و کفر صریح ست و ثانی نیز حرام و ممنوع از جہت اشتمال بر شرک خفی و بر ہر تقدیر لعن متوجہ است و نماز کردن بجانب قبر نبی یا مردے صالح بقصد تبرک و تعظیم حرام است و ہیچ کس را از علماء دراں اختلاف نیست۔

یعنی مراد قبروں کو مساجد ٹھہرانے سے قبروں کی طرف سجدہ کرنا ہے اور یہ دو طریق پر ہوتا ہے ایک یہ کہ سجدہ قبروں کو کریں اور مقصود ان کی عبادت رکھیں جس طرح بت پرست بتوں کو پوجتے ہیں دوسرے یہ کہ مقصود اور منظور عبادت مولیٰ تعالیٰ شانہٗ کی رکھیں لیکن اعتقاد کریں کہ توجہ ان کی قبروں کی طرف نماز اور عبادت حق میں موجب قرب اور رضائے حق تعالیٰ کا باعث ہے اور بڑا موقع ہے نزدیک حق تعالیٰ کے شامل کرنے میں ان کو عبادت میں اور مبالغہ کرنا اس کے انبیاء کی تعظیم میں اور یہ دونوں طریق نامرضی اور نامشروع ہیں اول خود شرک جلی کھلا ہوا اور کفر صریح ہے اور دوسرا بھی حرام اور ممنوع بوجہ شمول شرک خفی کے اور دونوں طور پر لعنت متوجہ ہے اور نماز پڑھنا نبی یا کسی صالح شخص کی قبر کی طرف بقصد تبرک اور تعظیم کے حرام ہے اور کسی شخص کو علماء دین میں سے اس میں اختلاف نہیں ہے۔

اور مفصل و مدلل جواب مولوی نعیم الدین کے ہفوات بیہودہ ۳۳ سے ۳۹ تک کا دندان شکن گذر چکا ہے۔

اس کے بعد مولوی نعیم الدین کا یہ کہنا کہ "مدینہ طیبہ کے گرد و پیش کے جنگل کو محرم کس نے فرمایا یہ جاہل بدلگام فحاش بدزبان مشرک کس کو کہہ رہا ہے۔ اسی کو تقویۃ الایمان میں شرک لکھا ہے الخ معاذ اللہ"۔

پس سنو کہ مدینہ طیبہ کے گرد کا حرام ہونا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا احادیث صحیحہ میں وارد ہوا چنانچہ امام نووی رحمہ اللہ شرح صحیح مسلم ج ۱ صفحہ ۴۴۰ میں فرماتے ہیں:۔

"وھذہ الاحادیث حجۃ ظاہرۃ للشافعی و مالک وموافقیھما فی تحریم صید المدینۃ وشجرھا واباح ابوحنیفۃ ذلک۔ صریح فی الدلالۃ لمذھب الجمھور فی تحریم صید المدینۃ وشجرھا وسبق خلاف ابی حنیفۃ۔

ایضاً صفحہ ۴۴۲ ھذا الحدیث صریح فی الدلالۃ لمذھب مالک والشافعی واحمد والجماھیر فی تحریم صید المدینۃ وشجرھا کما سبق وخالف فیہ ابوحنیفۃ کما تقدم ذکرہ عنہ فلا یلتفت الی من خالف ھذہ الاحادیث الصحیحۃ المستفیضۃ"

"یعنی اور یہ احادیث حجت ظاہرہ ہیں امام شافعی رح اور امام مالک رح اور ان کے موافقین کی حرام جاننے میں شکار مدینہ طیبہ اور اس کے درختوں کے اور جائز رکھا ہے اسکو امام ابوحنیفہ رح نے:

"صریح دلالت ہے مذہب جمہور ائمہ پر حرام ہونا شکار مدینہ طیبہ اور اس کے درختوں کا اور خلاف رکھنا امام ابوحنیفہ رح کا اوپر بیان ہو چکا۔

"یہ احادیث صریح دلالت کرتی ہیں مذہب امام مالک رح اور امام شافعی رح اور امام احمد رح اور جمہور ائمہ کے لئے حرام ہونے شکار مدینہ طیبہ اور اس کے درختوں کے حرام ہونے پر جس طرح اوپر بیان ہوا اور خلاف کیا ہے اس میں امام ابوحنیفہ رح نے جس طرح مذکور ہوا ان سے پس التفات نہ کیا جاویگا اس پر جس نے ان احادیث صحیحہ مستفیضہ کے خلاف کیا ہے۔

علیٰ ہذا حامی سنت والحدیث خود جناب شہید فی سبیل اللہ مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ صاحب تقویۃ الایمان ایضاح الحق صفحہ ۲۳ میں منجملہ معمول دین بطریق لزوم و مشروع کے فرماتے ہیں:۔

"ومواضع مخصوصہ از حرمین برائے دعا۔ ومساجد ثلثہ برائے سفر بسوئے آں بجہت تحصیل منفعت اخرویہ:

اور صفحہ ۲۵ میں فرماتے ہیں:۔

"وزیارت مسجد نبوی ومسجد قبا در باب حج"

یعنی اور مقامات مخصوصہ حرمین شریفین مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ کو دعا کے لئے۔ اور تینوں مساجد خانہ کعبہ۔ مسجد نبوی۔ بیت المقدس کا سفر بوجہ حاصل کرنے نفع آخرت کے لئے۔ اور زیارت مسجد نبوی اور مسجد قبا حج کے باب میں ہیں:

نیز مولانا شہید مرحوم صاحب تقویۃ الایمان منصب امامت صفحہ ۱۰۴ میں فرماتے ہیں:۔

"در کتب سابقہ الہیہ در نعت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام نازل شدہ مہاجرہ طیبۃ وملکہ بالشام پس آنچہ از انقیاد کامل و اطاعت بالغ بہ نسبت نبی باید کرد۔ (کذا فی فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۲۰ صفحہ ۳۳۶ فی روایۃ کعب)

یعنی کتب سابقہ الہیہ میں جناب سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعت میں نازل ہوا ہے کہ قیام ہجرت ان کا طیبہ ہے اور ملک ان کا شام ہے پس جو کچھ کہ اتباع کامل اور اطاعت بالغ نبی علیہ السلام کی نسبت کرنی چاہئے:

اور دوسرے باب تقویۃ الایمان فصل اول صفحہ ۲۷ میں حدیث صحیح بخاری نقل فرماتے ہیں:۔

ابغض الناس الی اللہ ثلثۃ ملحد فی الحرم یعنی زیادہ غضب اللہ تعالیٰ کا سب آدمیوں سے تین پر ہے پہلا جو حرم میں گناہ کرے۔

الحق کہ خود مولانا شہید مرحوم نے مثل روز روشن ماہتاب کے کس درجہ بوضاحت تمام مدینہ طیبہ کے حرم محترم ہونے کی تشریح فرما دی۔ اور یہی مذہب حسب احادیث صراحتاً محدثین حاملان سنت اور ائمہ ثلثہ رحمہم اللہ کا ہے۔ مگر مذہب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس کے مخالف ہے۔ (باقی)

(تقویۃ الایمان ۔ جوید او فیض، مرز نمبر ... کے اعتراض (۴۰) کا جواب بحوالہ ... نمبر ۴۰ ...)

ahmadmuslim.de

فتاویٰ

س ۱۶۲ } حالت طہر میں بعد جماع خون کی سرخی معلوم ہو یا حیض معتادہ گزرنے پر بعد غسل بوقت جماع خون آجاوے تو کفارہ ہے یا نہیں ؟

(دیکھے از خریدار اہلحدیث)

ج ۱۶۲ } بعد غسل معمولی خون کا نشان نظر آتا ہو تو موجب کفارہ نہیں۔ اللہ اعلم۔

(ار داخل غریب فنڈ)

س ۱۶۳ } کسی مجلس نکاح میں قاضی صاحب فاتحہ مروجہ پڑھتے ہیں یعنی ایک بار الفاتحہ کہتے ہیں تو حاضرین مسجد کل ایک دفعہ سورہ الفاتحہ اور ایک دفعہ اذاجاء یا سورہ اخلاص پھر درود پڑھ چکنے کے بعد قاضی صاحب ایک طول دعا پڑھتے ہیں۔ اور اہل مجلس آمین آمین کہتے ہیں۔ کیا ایسی مجلس نکاح اور مجلس ولیمہ میں جماعت اہل حدیث کے لوگ ہردو مجلسوں میں شریک ہوسکتے ہیں یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

(عبداللطیف از جماعت اہل حدیث میسور)

ج ۱۶۳ } نکاح میں اصل غرض ایجاب و قبول ہے۔ اس لئے ایجاب قبول کے وقت شریک رہنا جائز ہے باقی رسوم کے متعلق نرم الفاظ میں اتنا کافی ہے کہ یہ بے ثبوت کام ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ مَا عَلَى الَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَلَٰكِنْ ذِكْرَىٰ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝ ناجائز کام کرنے والوں کا حصہ نہ کرنے والوں پر نہیں ہاں ان پر یہ ضروری ہے کہ نصیحت کریں اس طریق سے کہ ان کے قبول کرنے کی امید ہو۔

س ۱۶۴ } جس مدرسہ میں علم صرف، نحو، کلام اللہ، فقہ محمدیہ، علم عقائد، بلوغ المرام، دینیات کی پہلی دوسری تیسری چوتھی پانچویں درجے انجمن حمایت اسلام لاہور نے مشکوۃ المصابیح سے احادیث نبوی کو انتخاب کرکے تالیف کیا ہے) اور علم انگریزی بنگلہ، سنسکرت ان سب علموں کا درس جاری ہے۔ بیت المال سے اس مدرسہ کی تائید و مدد کرنی جائز ہے یا ناجائز ؟ (احقر محمد جمال الدین خریدار اہلحدیث نمبر ۱۱۸۰۷ ضلع بگرا)

ج ۱۶۴ } بیت المال میں مال دینے والوں کی نیت معلوم ہونی چاہئے۔ ان کی نیت پر جواب موقوف ہے۔ کوئی معطی اس نیت سے دیتا ہے کہ میرا پیسہ صرف دینی تعلیم پر لگے تو وہ پیسہ صرف اسی جگہ خرچ کرنا چاہئے۔ اگر بیت المال والوں کی طرف سے عام اعلان ہے کہ ہمارے ہاں انگریزی بنگلہ وغیرہ تعلیم ہوتی ہے۔ اس اعلان پر کوئی معطی بلا شرط دے تو اس کا مال سب کاموں میں خرچ ہوسکتا ہے۔

س ۱۶۵ } اگر کوئی اہل حدیث حنفی المذہب بن کر جماعت اہل حدیث کو بنظر کراہت دیکھے۔ آمین بالجہر، رفع الیدین جیسے سنت نبی سے متنفر ہو اور کذب افترا میں مشغول ہو۔ انتظام دین کے لئے اس شخص سے ترک موالات واجب ہے یا نہیں ؟

(سائل مذکور)

ج ۱۶۵ } ایسے شخص کو بڑی توجہ سے سمجھانا چاہئے۔ بحکم فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ ۝ تاکہ وہ اپنی غلطی سے رجوع کرلے۔

(۲ر داخل غریب فنڈ)

س ۱۶۶ } زانی اور زانیہ کی زناکاری جب ظاہر ہو زانیہ کو چار پانچ ماہ کا حمل بھی ہے کیا ایسی صورت میں از روئے شرع شریف حالت حمل میں زانی کے ساتھ نکاح پڑھا دینا جائز ہے یا نہیں ؟

(خریدار اہلحدیث نمبر ۱۱۰۶۵ علاقہ بمبئی)

ج ۱۶۶ } نکاح بعد وضع حمل جائز ہوگا۔ حنفیہ کے نزدیک حمل کی حالت میں بھی جائز ہے۔

س ۱۶۷ } مفصلہ ذیل باتوں کا بھی حساب خدا قیامت میں لیگا۔ یعنی پڑھے لکھے آدمی جس قدر کتابیں مثلاً مسائل تبلیغ اور قصہ کہانی وناول وغیرہا وغیرہ پڑھتے ہیں اور دینی ودنیوی مناظرہ وغیرہ کرتے ہیں وعظ وغیرہ کہتے ہیں ان کا حساب خدا لیگا یا چھوڑ دیگا۔ اور کراماً کاتبین یہ سب باتیں لکھتے ہیں یا چھوڑ چھاڑ دیتے ہیں۔ قرآن وحدیث سے اس کا جواب عنائت ہو۔ (علی حسن خاں ضلع مظفر پور)

ج ۱۶۷ } قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ۝ جو بھی لفظ منہ سے نکلتا ہے وہ لکھا جاتا ہے۔ اس کے بعد جو قابل معافی ہوتے ہیں وہ خدا معاف کردیتا ہے اور جو قابل گرفت ہیں ان پر گرفت کرتا ہے۔

س ۱۶۸ } بعد حساب کتاب کے دوزخ بہشت اسی زمین کے اوپر رہے گا یا آسمان کے اوپر رہے گا اور انسانی اعمال کا جزا وسزا کہاں پائیگا۔ پل صراط اسی زمین پر ہوگا یا آسمان پر ہوگا اور حساب انکا اسی زمین پر ہوگا یا آسمان پر۔ (سائل مذکور)

ج ۱۶۸ } حساب کتاب اور قیام قیامت زمین پر ہی ہوگا۔

س ۱۶۹ } بعد مرنے کے روح کہاں رہیگا کسی نے کہا ہے کہ علیین وسجین میں روح رہتا ہے۔ کسی نے کہا ہے کہ اسرافیل کے صور میں سوراخ ہے۔ کسی نے کہا ہے کہ قبر میں مردوں کے جسم کے ساتھ جزا وسزا پاتا ہے۔ اس بارہ میں میری عقل حیران ہے۔ قرآن وحدیث سے جواب دیں۔ (سائل مذکور)

ج ۱۶۹ } روح کے لئے عالم ارواح الگ ہے

س ۱۷۰ } ساتوں آسمان کے اوپر اور ساتوں زمین کے نیچے کون عالم ہے اور ہر طبقہ پر پیغمبر و ہادی بھیجے گئے ہیں یا اسی زمین پر ؟ (سائل مذکور)

ج ۱۷۰ } ہر زمین میں خدا نے نبی بھیجے ہیں۔ موسیٰ کموسا کم۔ اللہ اعلم۔ (۱ر داخل غریب فنڈ)

فتاویٰ نذیریہ } مصنفہ حضرت مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی رح

اس میں ہر سوال کا جواب قرآن وحدیث سے درج کیا گیا ہے۔ تاکہ ناظرین کو دقت نہ اٹھانی پڑے پہلے اس کتاب کی قیمت پانچ روپے تھی مگر اب صرف ستے ہے۔ منگانے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

بادرفتگان [illegible] (۱۵۱) ... مغفرت الاسلام [illegible] قیمت ... (مجلد [illegible])

متفرقات

احباب دوستان مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ماہ اگست میں ختم ہے۔ امید ہے کہ وہ ملاحظہ فرماتے ہی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجکر مشکور فرمائیں گے۔ بصورت مہلت یا انکار بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیج دی جائے ورنہ ۳۰ اگست کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔

ضروری اطلاع مہلت یافتگان مکرر مہلت طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمائیں۔ نیز بیرون ہند والے اصحاب بھی قیمت بھیجکر مشکور فرمائیں۔

۷۱۰ عبدالوہاب
۸۱۳ غلام نبی
۱۳۲۵ محمد اسماعیل
۱۵۱۴ محمد حسین
۲۰۰۳ خانصاحب مولوی فیروز الدین خان صاحب
۲۴۰۹ عبدالغنی
۲۴۱۲ محمد حسن
۲۴۵۴ حاجی محمد وارث
۳۲۹۰ مولوی عبدالحلیم
۳۳۰۴ سید مظہر علی
۳۶۳۷ بابو امیرالدین
۳۶۴۳ فیض محمد
۵۱۱۱ عبدالحفیظ
۵۵۹۱ محمد حسین صابری
۵۵۹۵ حاجی عثمان غنی
۵۷۱۳ محمد ہاشم
۶۵۵۱ محمد قاسم
۶۹۲۴ شیخ حاجی عبدالعزیز
۶۹۳۱ حمید الرحمٰن غوری
۷۰۷۰ ابو محمد کریم بخش

۸۰۱۹ مولوی عبدالرحمٰن
۸۰۲۱ بابو شیر احمد خان
۸۰۴۴ سید محمد فرید
۸۰۶۵ سیٹھ حاجی ولی محمد
۸۰۶۷ محمد سلیم
۸۰۷۰ سیٹھ سکندر عبدالقادر
۸۱۸۲ حاجی محمد محی الدین
۸۲۵۹ برکات احمد
۸۴۶۳ منشی محمد داؤد خان
۸۵۲۱ محمد یوسف
۸۵۵۴ سید نعمت اللہ
۸۵۶۰ نظام الدین
۸۵۶۲ محمد ابراہیم
۸۵۹۲ جمعیت علی
۸۶۰۸ مولوی محمد اکبر
۸۹۷۰ میاں احمد حسین
۹۰۱۹ محمد عبداللہ
۹۰۸۷ حفیظ الدین
۹۰۹۱ عبدالسلام
۹۱۲۰ غلام حسن دائیں
۹۱۴۵ رحیم بخش

۹۱۵۲ نور محمد خان
۹۲۰۳ ابراہیم
۹۲۴۲ محمد اسماعیل
۹۴۳۹ عبدالحکیم
۹۴۹۴ محمد یعقوب
۹۵۵۷ غلام ہادی
۹۶۱۶ ایس عبدالرحمٰن اینڈ سنز
۹۶۲۷ محمد ایوب
۹۹۳۰ عبدالمنان
۹۹۹۱ حکیم عبدالحمید
۱۰۰۲۷ حاجی محمد علی
۱۰۱۴۴ شرف الدین
۱۰۱۴۸ عبدالغفور
۱۰۳۵۵ حاجی عبدالخالق
۱۰۴۱۴ مولوی ابوالعطا اللہ دتہ
۱۰۵۳۰ مولوی عبدالوہاب
۱۰۶۶۶ قاسم الدین
۱۰۷۰۲ محمد حسین
۱۰۷۱۲ حاجی عبدالعزیز
۱۰۷۱۳ سلیمان داؤد بھائی
۱۰۷۳۲ رمضان علی
۱۰۷۴۶ ڈاکٹر عبدالحکیم بسمل
۱۰۷۶۳ عبدالغنی
۱۰۸۸۴ ملک سکندر خان
۱۰۹۸۳ روشن علی
۱۰۹۸۸ حاجی شیخ عبدالعزیز بیگ
۱۰۹۹۱ محمد صدیق حسن
۱۰۹۹۲ محمد صادق بٹ
۱۱۱۱۳ عبدالشکور
۱۱۱۲۰ محمد عبدالواحد
۱۱۱۹۲ غلام اللہ
۱۱۲۰۵ ایچ۔ اے رمضانی
۱۱۲۲۹ مولوی ظل الرحمٰن

۱۱۲۳۳ عبدالغنی
۱۱۲۷۵ ایس ایم ضیاء الرحمٰن
۱۱۳۱۲ مولوی علی صاحب
۱۱۴۲۰ محمد بشیر
۱۱۴۳۷ مولوی شمس الدین
۱۱۴۴۳ مولوی عبداللہ
۱۱۴۴۴ خدا بخش
۱۱۴۴۶ عنایت اللہ
۱۱۴۴۷ سکندر خان
۱۱۴۵۲ حکیم محمد احمد
۱۱۴۶۰ مرزا عبدالرؤف
۱۱۴۶۲ مستری محمد رمضان
۱۱۴۶۰ منشی عبدالعزیز
۱۱۴۶۶ میر احمد حسین
۱۱۴۶۸ عبدالمنان
۱۱۵۳۵ حکیم احمد کریم
۱۱۵۵۱ مولوی عبدالرحمٰن
۱۱۶۰۲ عبدالغنی
۱۱۶۰۶ ظفر نظام الدین
۱۱۶۱۶ شیخ محمد محسن
۱۱۶۳۲ سعید الرحمٰن
۱۱۶۴۱ عبدالجلیل
۱۱۶۴۸ مولوی حبیب اللہ
۱۱۶۶۰ صاحبزادہ محمد جعفر علی خان
۱۱۶۶۲ ماسٹر احمد اللہ
۱۱۶۶۸ سیکرٹری انجمن کاشانہ ادب
۱۱۶۷۰ محمد اشرف
۱۱۶۷۳ محمد سعید
۱۱۶۷۷ حفیظ الدین
۱۱۶۸۶ محمد خان
۱۱۷۰۲ شیخ امام الدین محمود احمد
۱۱۷۰۴ بابو عطاء اللہ

۱۱۷۰۵ ماسٹر محمد اسلم بٹ
۱۱۷۰۸ صوبیدار عبداللہ خان
۱۱۷۰۹ مولوی ابوالنعمان عبدالرحمٰن
۱۱۷۱۰ حکیم عبدالرحمٰن
۱۱۷۱۳ حاجی غلام محمد
۱۱۸۱۵ سید عبدالرحیم
۱۱۷۱۶ مولوی عبدالرحمٰن خان وکیل
۱۱۷۱۸ اشرف النساء بیگم

۱۱۷۲۰ حبیب احمد
۱۱۷۲۱ محمد یوسف
۱۱۷۲۲ عبدالحق
- - - - - -
۱۱۷۷۶ ملک دلاور خان
۱۱۷۷۸ مبارک شاہ
۱۱۷۹۵ ایم محمد صاحب
۱۱۸۳۲ پروفیسر محمد عزیز
۱۱۸۸۷ مولوی ثناء اللہ

اخبار "سوراجیہ" دہلی کا ایک نیا بہتان دہلی کے "سوراجیہ" اخبار نے اخبار اہلحدیث پر ایک تازہ افترا کیا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"مسلمانوں کے اخبار اہلحدیث امرتسر میں ایک فتویٰ طلب کیا گیا کہ ایک مولوی صاحب اپنی بیوی صاحبہ کی والدہ محترمہ کو اپنے نکاح میں لانا چاہتے ہیں۔ نکاح جائز ہے یا ناجائز۔ اس پر فتویٰ دیا گیا کہ نکاح حلال ہے۔" (سوراجیہ دہلی ۱۴ جولائی ۳۵ء)

اہلحدیث اڈیٹر صاحب سوراجیہ اس دعوے کا ثبوت دیں کہ اہلحدیث کے کس پرچہ میں ایسا لکھا ہے۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ یہ سراسر بہتان ہے۔ کیونکہ منکوحہ کی والدہ قرآن مجید میں صریح حرام ہے۔ در صورت ثبوت نہ دینے کے بتا دیں کہ جھوٹ بولنے والا بہتان لگانے والا کس جون میں جائیگا؟

عرس کی پنجابی نظمیں اخبار اہلحدیث کی زبان اردو ہے۔ بہ نسبت پنجاب کے دور دور علاقوں میں زیادہ جاتا ہے جہاں پنجابی زبان کوئی نہیں سمجھ سکتا اسلئے پنجابی نظمیں اخبار میں درج نہ ہونگی البتہ سب محفوظ رہینگی جو انتخاب کرکے بصورت رسالہ شائع کی جائینگی انشاء اللہ۔ پنجابی شاعر خوب طبع آزمائی کریں اردو والوں سے پیچھے نہ رہیں۔

نوید ولادت خدا نے بڑھاپے میں مجھے لڑکا بخشا۔ الحمد للہ! (عبدالرحمٰن از دانیوال)

ایضاً (حکیم چراغ الدین از گورداسپور)

(خدا ہمارے باقی بے اولاد دوستوں کو بھی اولاد بخشے)

(۷۶۲)

ملکی مطلع

ہماری مشکلات خدا آسان کرے

لاہور میں مسجد شہید گنج کے متعلق جو کچھ ہو رہا ہے ہمارے ناظرین ان واقعات کے پڑھنے کے مشتاق ہونگے مگر ہم ایسی مشکل میں مبتلا ہیں کہ دنیا میں اس مشکل کی نظیر نہ ہوگی۔

لاہور میں جہاں یہ ہنگامہ محشر بپا ہے وہاں کے ڈپٹی کمشنر صاحب کا حکم ہے کہ جو لکھو وہ سنسر کو دکھاؤ۔ وہاں سنسر اردو اخباروں کے لئے اردو ہی ہے مگر امرتسر کے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کا یہ حکم ہے کہ اردو اخبارات بھی جو کچھ لکھیں وہ اصل مسودہ مع انگریزی ترجمہ کے اشاعت سے چار گھنٹے پہلے میرے دفتر میں آکر مجھے دکھایا جائے۔ یہ کتنا بڑا فرق ہے کہ لاہوریوں کو صرف اردو مسودہ پیش کرنا کافی ہے لیکن امرتسریوں کو انگریزی ترجمہ بھی ساتھ ہی پیش کرنے کا حکم دیا گیا۔ اس حکم کی مشکلات پر غور کیجئے کہ اردو اخبارات کے دفتروں کو جن میں انگریزی کی اعلیٰ لیاقت کا کلرک نہ ہو جو انگریزی میں ترجمہ کر سکے (جیسا کہ اہلحدیث میں بھی نہیں) انگریزی ترجمہ کرانا کتنا مشکل ہے۔ مترجم کو تلاش کرنا پھر اس کی اجرت کا برداشت کرنا پھر اس ترجمہ کو لیکر سرکاری دفتر تک جانے کا خرچہ کتنا ہوگا۔ پھر بھی مضمون کی اشاعت کی اجازت مل جانا مشکوک۔ چنانچہ لاہوری اخبارات میں کالم کے کالم بلکہ صفحات تک نذر سنسر کے سلسلے میں سفید طبع ہوتے ہیں۔ اس صورت میں اہلحدیث جیسا غریب اخبار لکھے تو کیا لکھے اور کیونکر لکھے؟ جبکہ حکم ایسا سخت ہو کہ اس پر یہ کہنا بجا ہو کہ ؎

گھٹ کے مرجاؤں یہ مرضی مرے صیاد کی ہے

ابی سینیا اور اٹلی میں جنگ

ہونے والی ہے

ابی سینیا خالص حبشیوں کی سلطنت ہے جو ایسے سیاہ فام ہیں کہ شیخ سعدی مرحوم کا یہ شعر ان پر صادق آتا ہے۔ ؎

تو گوئی تا قیامت زشت روئی
برو ختم است و بر یوسف نکوئی

مگر مذہب کے لحاظ سے مسیحی ہیں۔ اہل اطالیہ (اٹلی والے) سفید رنگ یورپی قوم (اعلیٰ تعلیم یافتہ، ہر قسم کے سامان جنگ سے مسلح، رومن کیتھولک کے مسیحی ہیں۔ ان دونوں سلطنتوں کی طاقتوں کا اندازہ کرنا (یہ بتانا کہ ان میں کیا نسبت ہے۔ ابی سینیا اٹلی کی نسبت سے نصف ہے یا ربع؟) یہ کام مشکل ہے۔ بظاہر بلی اور شیر کا مقابلہ ہے۔ آیندہ دیکھا جائیگا کہ کون غالب آتا ہے اور کون مغلوب ہوتا ہے۔ شاہ حبش (ابی سینیا) نے بھی اپنی جگہ اعلان کر دیا ہے کہ جئیں گے تو آزاد مرینگے تو آزاد کسی قوم کے ماتحت زندہ رہنا موت سے بدتر ہے۔ ادھر اٹلی کے فرعون مزاج ڈکٹیٹر (مسولینی) نے بھی اعلان کر دیا ہے کہ ہم ابی سینیا کو اپنے ماتحت ریاست کی طرح کر کے سانس لیں گے۔

ان دونوں سلطنتوں میں ابی سینیا کے ساتھ ہمارا دیرینہ تعلق ہے۔ پہلے بھی ایک دفعہ یہ سلطنت نرغہ میں آگئی تھی تو ہم نے دعا سے بلکہ جان و مال سے بھی اس کی مدد کی تھی۔ حدیثوں میں حبش، ہجرت اولیٰ کا ذکر آتا ہے وہ یہی ملک حبشہ ہے جہاں صحابہ کرام نے پہلی دفعہ ہجرت کی تھی جہاں کا نجاشی بادشاہ مسلمان ہو کر مرا تھا۔ جس کا جنازہ غائب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا تھا اور پڑھایا تھا۔ جن دنوں صحابہ کرام اس ملک میں اقامت پذیر تھے اس پر دشمن نے حملہ کیا تھا تو صحابہ کرام نے اس بادشاہ کی فتح کے لئے دعائیں کی تھیں اور جنگ میں مدد دی تھی۔ ہم چونکہ انہی اسلاف کے اخلاف ہیں اس لئے آج ہم بھی اسی سنت صحابہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ابی سینیا کے فتحیاب ہونے کی دعا کرتے ہیں۔ خدا اس کو اٹلی کے مقابلہ میں فتح دے آمین!

اسلام اور سیاست

(از قلم مولوی ابو مسعود محمد داؤد صاحب از مدرسہ شکراوہ)

(گذشتہ سے پیوستہ)

رکوع و سجدہ و قومہ و جلسہ کی درستگی و صحیح ادائیگی میں یہ حکمت عملی رکھی گئی کہ ان سے ملت اسلامیہ میں روحانیت و جسمانیات کی ترقیاں ہوتی رہیں۔ زبان سے کلمات حمد و تسبیح و دعا و استغفار جاری رہیں اور اعضاء الٰہی حکومت کی حفاظت و بقا کے لئے چستی و چالاکی کا پانچوں وقت منظر پیش کرتے رہیں۔ دل بادشاہ حقیقی کی طرف متوجہ ہو جوارح اسکی عقیدت و عظمت کا اظہار کریں۔ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کی ندائے مبارک سے کانوں کو انس حاصل ہو اخروی و دنیوی کامیابی کے لئے ہر مسلمان ہر وقت طیار رہے یہ مبارک آواز کانوں میں پڑتے ہی ہر مسلمان والہانہ انداز میں تحصیل فلاح و ادائے صلوٰۃ کے لئے عدالت الٰہی کے دفتر عالی (مسجد) کی طرف دوڑا چلا آئے یہ وہ راستہ ہے جس پر چلنے والے دنیاوی تعلقات کی پروا نہیں کرتے فلاح حاصل کرنے کے لئے جملہ کاروبار دنیاوی کو چھوڑ دیتے ہیں۔ لہو و لعب بیع و شراء کو جواب دے دیتے ہیں رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله۔

جس ملت میں تحصیل مرام کے لئے اس مضبوطی کے ساتھ بندوبست کیا گیا ہو وہ ملت خائب و خاسر ہو سکتی ہے؟ سچ ہے۔ لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين۔

روزانہ پنجوقتہ اسلامی جلسوں کے بعد ضروری تھا کہ ہفتہ میں ایک دن اردگرد کے جملہ مسلمانوں کو ایک مشترکہ اجلاس میں شمولیت کی دعوت دی جائے اور اس جلسے میں ملت کی ترقی و تنزلی پر غور و خوض کیا جائے اسی مقصد کو ملحوظ رکھتے ہوئے یوم جمعہ اس اہم اجتماع

(۴۹۳)

کے لئے مقرر کیا گیا اور سوائے چند معذورین کے جملہ مسلمانوں پر اس جلسے میں شریک ہونا لازمی قرار دیدیا گیا تاکہ مسلمان ہفتہ وار اپنے پروگرام زندگی پر نظرثانی کرتے رہیں۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کے دکھ درد سے آگاہ ہو۔ صدر جلسہ یعنی امام جمعہ کو ہدایت کی گئی کہ وہ حاضرین کو ضروریات و حالات حاضرہ سے مطلع کرے۔ قوم کے نفع و نقصان سے قوم کو آگاہ کرے روحانی و جسمانی ترقیوں کی طرف قوم کو دعوت دے۔ قوانین الٰہی و آئین حکومت خدائی کا پروپاگنڈا کرے دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کرنے کے طریقے بتلائے الغرض وہ اس مقدس دن میں ایک مناسب وقت اپنے اس لیکچر میں صرف کرے۔ حاضرین کو حکم دیا گیا کہ وہ نہایت غور و توجہ سے امام کے اس لیکچر کو سنیں اور اس کی ہر نصیحت کو ذہن نشین کریں اور ہفتہ واری پروگرام کو اچھی طرح سے دیکھ لیں کہ انہوں نے اپنی قیمتی زندگی کے ان سات دنوں میں خدا کے لئے خدا کی سچی حکومت کے تحفظ و بقا کے لئے اور ملت کے لئے کیا کچھ کیا ہے اور اسکو کیا کرنا ہے

مساجد اللہ کے یہ اجلاس اسلام میں بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ مسجدیں ہی تو ہیں جہاں سے آفتاب اسلام ضوافگن ہوا۔ مسجدیں ہی تو ہیں جہاں سے عدل و انصاف کے چشمے جاری ہوئے۔ مسجدیں ہی تو ہیں جہاں خدائی حکومت کے آئین مرتب کئے گئے۔ مسجدیں ہی تو ہیں جن کو خیر بقاع الارض کہا گیا۔ مسجدیں ہی تو ہیں جن میں بیٹھ کر شاہان عالم کو خدائی حکومت کے قبول کرنے کے لئے پیغامات بدائت بھیجے گئے۔ مسجدیں ہی تو ہیں جن میں خدائی فوج کے دلاور سپاہیوں کی تربیت کی گئی۔ مسجدیں ہی تو ہیں جن میں قوانین الٰہی و آئین حکومت خدائی کا اجراء عمل میں لایا گیا۔

الغرض مساجد اللہ اور مساجد اللہ کے یہ اجلاس اسلام میں ایک خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ کاش مسلمان ان حقائق سے آشنا ہوجائیں پھر ترقی و کامیابی ان کے قدموں کے چومنے کیلئے ہروقت تیار ہے

اجلاس جمعہ کے بعد ضرورت تھی کہ اس قسم کے اسلامی اجتماعات کو مزید وسعت دی جائے۔ بدیں مصلحت صلوٰۃ عیدین کے وسیع اجلاس مقرر کئے گئے اور ملت اسلامی کو حکم دیا گیا کہ ان جلسوں میں وہ نہایت اہتمام کے ساتھ حسب توفیق عمدہ لباس میں اچھی وضع قطع میں نہایت خوشدلی سے اسلامی جوش کو ظاہر کرتے ہوئے حکومت الٰہی کی کامیابی کے نعرے لگاتے ہوئے اپنے آپ کو خدائی فوج کے ادنیٰ ترین سپاہی سمجھتے ہوئے ان قومی و ملی جلسوں میں رونق افروز ہوں اور اس عظیم الشان اسلامی کانفرنس میں خدائی فوج کا منظر اس شان و خوبی کے ساتھ نمائش گاہ عالم میں دکھلایا جائے کہ دنیا پرست انسانوں کی آنکھیں خیرہ ہو جائیں۔ احادیث میں مروی ہے کہ عیدین کے لیکچروں میں خدائی حکومت کے صدر اعظم و وزیر اعظم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ملت کی ترقیات پر مبسوط تقریریں فرمایا کرتے تھے۔ اگر کہیں باغیان حکومت الٰہی کی سرکوبی کے لئے طاقت کا مظاہرہ کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی تو اس کا آپ اسی جلسے میں بندوبست فرمایا کرتے۔ لشکروں کو مرتب فرماتے، آفیسران کا تقرر فرماتے، اخراجات کا بندوبست کرتے۔ الغرض اس قسم کے تعمیری پروگرام اکثر انہی مبارک جلسوں میں مرتب کئے جایا کرتے تھے پھر ساتھ ہی خدائی بشارتوں، آخرت کے عیش و آرام دنیا و اسباب دنیا سے بے پرواہی اور روحانی ترقیات پر آپ ایسے جہاد بھرے الفاظ میں وعظ فرماتے کہ سامعین ان مبارک جلسوں میں عمل و سعی و جہاد فی سبیل اللہ کے پیکر مجسم بن جایا کرتے تھے اور ان کی زندگی ایک نئی زندگی ان کی روح ایک نئی روح سے تبدیل ہو جایا کرتی تھی۔

اسلامی اجتماعات و سیاسیات کا یہ مختصر سا خاکہ آپ کو دکھلایا گیا ہے جن کی نظیر دنیا کا کوئی مذہب پیش نہیں کرسکتا اور نہ اس قسم کے نمونے کسی قوم و ملت میں مل سکتے ہیں۔ یہود و نصاریٰ، ہنود و مجوس، بدھ و جین جملہ اقوام عالم اسلام کے اس عظیم الشان پروگرام حیات کو دیکھ کر حیرت و استعجاب سے انگشت بدنداں ہیں۔ یہ وہ پروگرام ہے کہ جس کو اگر صحیح طور پر آج پھر ملت اسلامیہ تھام لے تو ایک اشارے میں ہوا کا رخ بدل سکتا ہے اور ایک لمحہ میں دنیا کا موجودہ ظالمانہ پروگرام تبدیل ہوسکتا ہے۔ ایک منٹ میں انقلاب عظیم بپا ہوسکتا ہے۔ مادی طاقتیں اور استبداد پسند تدبیریں خاک میں مل سکتی ہیں مگر مسلمان قوم کے موجودہ حالات پر نظر ڈالتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ ہماری بدنصیبی کی مدت ابھی ختم نہیں ہوئی اور ہماری اس مجرمانہ زندگی کے دن ابھی باقی رہتے ہوئے ہیں۔ ہاں امید رکھنی چاہئے کہ ناامیدی اسلام میں کفر ہے۔ وہ دن دور نہیں جبکہ مسلمانوں کی آنکھوں سے پردہ اٹھ جائے اور وہ اپنے اصلی پروگرام زندگی پر کاربند ہوکر پھر ایک دفعہ الٰہی حکومت کا نظارہ اس آسمان کے نیچے پیش کرسکیں۔ ؎

عجب کیا ہے یہ بیڑا غرق ہوکر پھر اچھل آئے
کہ ہم نے انقلاب چرخ گردوں یوں بھی دیکھے ہیں

پیام عمل مسلم زمیندارہ ہیلپنگ سوسائٹی لمیٹڈ امرتسر برانچ کی تجویز جسکو رسالہ "پیام عمل" میں سوسائٹی کی طرف سے بیان کیا گیا ہے۔ خدمت و اشاعت قرآن کریم کے لئے معقول و مفید معلوم ہوتی ہے کیونکہ اس میں ثواب اخروی کے ساتھ ساتھ دنیوی منافع کی بھی توقع ہے۔ امید ہے کہ مسلمان دوست اس میں شریک ہوکر دینی و دنیوی فائدہ حاصل کرینگے۔ مزید حالات رسالہ مذکورہ سے ملاحظہ فرمادیں جو پتہ ذیل سے مفت مل سکتا ہے۔ (منشی محمد عبد الدین ایڈیٹر رسالہ اسلام کوچہ ٹوبگراں امرتسر) راقم عبداللہ ثنائی امرتسری

کینیڈا پارہ کی اہل حدیث جماعت پر احناف برادران کی طرف سے حملوں پر حملے ہورہے ہیں۔ ابتدائی عدالت میں اہل حدیث کامیاب ہوگئے ہیں۔ اب احناف کی طرف سے ہائیکورٹ میں اپیل دائر ہونے والی ہے۔ ناظرین دعاء خیر کریں اللہ تعالیٰ مظلوموں کی مدد کرے۔ آمین!

(۲۶۴) [illegible]

ahmadmuslim.de

ہیضہ کے واسطے امرت دھارا سے بڑھکر دوا نہیں

آج کل ہمیشہ پاس رکھو!

کہ وقت بیوقت بہت سے خرچ تکلیف اور دکھ سے بچاوے۔ نقلوں سے بچو تاکہ بھروسہ کرکے سخت حالتوں میں پیچھے پچھتانا نہ پڑے!

ہیضہ کے دنوں میں ذرا بھی طبیعت خراب ہو پیٹ کی کوئی خرابی ہو فوراً ہیضہ کا شک ہو جاتا ہے آجکل ویسے ہی دن ہیں ذرا سے کھانے پینے کی بدپرہیزی سے طبیعت خراب ہونے لگتی ہے۔ امرت دھارا فوراً ان تکالیف کو دور کر دیتی ہے۔ اگر ہیضہ (ایشور نہ کرے) شروع ہو جاوے تو بھی امرت دھارا فوراً شروع کر دو۔ تمام تکالیف فوراً دور ہونگی۔ اگر کسی سخت حالت میں دست وقے بند نہ ہوتے ہوں کمزوری بہت ہوگئی ہو اور تکلیف کم ہوتی نظر نہ آتی ہو تو فوراً پران داتا کی گولی دیدو۔ ایک ہی گولی سے دست وقے اکثر بند ہو جاتے ہیں۔ دونو ادویات پاس رکھو اور پھر ایشور کی کرپا سے کوئی خطرہ نہیں رہتا ہے!

قیمت امرت دھارا سالم شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ۔ نمونہ کی شیشی آٹھ آنہ قیمت پران داتا صرف ۵ اگولی ایک روپیہ عہ

سینکڑوں راؤں میں سے ایک ایک کا خلاصہ

(امرت دھارا) جناب لالہ ہول چند صاحب بہادر لالہ گیان چند صاحب سب اوورسیر تحریر فرماتے ہیں: "ہماری پن چکیوں کے لالہ صاحب کے لڑکے کو ہیضہ ہو گیا۔ سب گھبرا گئے میں نے وہاں جاکر نہ مصری ڈھونڈھی صرف پانی میں ہی ۳ بوند دے دیں۔ پلاتے ہی فوراً آرام ہو گیا۔"

(پران داتا) جناب محمد دین حافظ علی صاحبان ضلع بلہاری دکن سے لکھتے ہیں:۔ "آپ نے ہیضہ کے لئے جو پران داتا بھیجی تھی اس کا استعمال کیا گیا۔ سچ ہے ایشور نے آپ کی دوائی میں عجیب اثر رکھا ہے۔ خدا اس کا اجر دیوے؟"

خط وکتابت وتار کے لئے پتہ امرت دھارا ۲۳ لاہور **المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور**

(۷۶۵)

۴۳

ناظرین کرام آپ اس بات سے خوب اچھی طرح واقف ہیں کہ موسم برسات بہت ہی خطرناک ہوتا ہے کیونکہ اس موسم میں اگر ذرہ بھی بدپرہیزی ہو جائے یا کھانا کھانے میں ذرہ بھی بے احتیاطی ہو جائے تو معدہ بہت ہی خراب ہو جاتا ہے۔ جس سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں مثلاً بدہضمی، درد شکم، قے ہو جانا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی بہنا، ہیضہ، اسہال پیچش، کھانا ہضم نہ ہونا وغیرہ۔ اس لئے آپ کو چاہئے کہ ہماری مشہور ہر دلعزیز ایجاد "اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کھانا کھانے کے بعد ضرور کیا کریں جو آپ کو ہر طرح سے محفوظ رکھیگی قیمت صرف عہ فی ڈبیہ محصول ۵ر زیادہ اشتہار پہلے پرچوں میں ملاحظہ فرماویں۔ جگہ تنگ ہونے سے شہادات درج نہیں کی جاتیں۔

پتہ:۔ اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

قادیان میں زلزلہ برپا کر دینے والی لاجواب کتاب

حالات مرزا ۱۱/

یعنی

مرزائی مذہب کی اصلیت

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی وقادیانی تحریک کے لئے شمشیر براں ہے۔ قیمت صرف ۵ر بیرونجات سے منگوانے والے حضرات ۶ کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔

(پتہ) محمد اسحاق دفتر کتب خانہ حقانی امرتسر

عہ

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کر دیتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے قیمت ایک تولہ عہ

منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

کتبخانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب طلب کرنے پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔ (مہتمم)

ہندوستانی ممیرے کا سرمہ

سیاہ و سفید رجسٹرڈ ۱۷۵۷ء

یہ آنکھوں کی اکسیر و بےنظیر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے اس سرمے سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا نگاہ کی کمزوری، روہے، اکگرے، انکھ جینی، پرانی لالی، جالا، پھلی، پھیپڑ، ناخونہ، ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ۲ کے ٹکٹ بھیجکر منگوالو اور آزمالو۔ قیمت فی تولہ عہ مع خوبصورت سرمہ دانی و سلائی کے ۴ تولہ۔

سرمہ سفید قسم اعلیٰ سچے موتیوں و بیش قیمت ادویات سے مرکب نہایت سریع الاثر۔ قیمت عنلہ روپیہ تولہ۔

نمونہ مفت منگوائیں

پتہ:- منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

(۶۶۶)

ہر خاص و عام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلا نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج وکمزوری۔ جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کردے اس کو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربے سے تیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر دکھاتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلا سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہو چکے ہیں۔ اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔

قیمت ایک بکس للعہ (تین روپے آٹھ آنے)

پتہ:- ایس۔ ایم عثمان اینڈ کو آگرہ

تمام دنیا میں بےمثل

سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بےنظیر

مشکوٰۃ مترجم ومحشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دو نو بےنظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

قابل مطالعہ کتب

سیرۃ النعمان۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی علمی، تجارتی اور فقیہانہ زندگی۔ آپ کا اجتہاد و ذہن، حافظہ، وغیرہ کے حالات قیمت عہ

سوانح مولانا روم۔ آپ کی پاکیزہ صوفیانہ زندگی کا تذکرہ۔ قیمت ۸ر **مولوی معنوی**۔ یعنی حضرت مولانا روم کی سوانحمری، آپ کے حالات اردو میں نہایت صاف اور سلیس طرز اور عمدہ ترکیب سے لکھی گئی ہے۔ آپ کا نسب ولادت، آپ کے دادا کا حال، اور آپ کے خلیفوں کے حالات نہایت اعلیٰ پیرایہ میں ہیں۔ ۵ر

تاریخ الخلفاء۔ مصنفہ علامہ جلال الدین سیوطی کا اردو ترجمہ۔ جس میں خلفائے راشدین و دیگر خلفاء بنو امیہ و بنو عباس وغیرہ کے حالات سنہ ۱ھ سے ۹۰۳ھ تک درج ہیں۔ اخیر میں ان ائمہ، فضلاء، علماء، اور وقت کی فہرست دی ہے جو انکے عہد میں ہوئے۔ ۱۲ر

مخدرات۔ اس کتاب میں اسلام سے پیشتر اور اسلام کے بعد کی چند نامور اور ممتاز خاتونان ارض کے مفصل و مشرح حالات زندگی درج ہیں۔ قیمت عمر

الغزالی۔ امام غزالی رح کی سوانح حیات۔ قیمت للعہ

حیات حافظ۔ حضرت خواجہ شمس الدین المتخلص حافظ شیرازی کی زندگی کے حالات۔ قیمت ۶ر

حیات سعدی۔ شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رح کے حالات زندگی۔ قیمت صرف ۶ر

حیات خسرو۔ حضرت ابوالحسن امیر خسرو دہلوی رح کی سوانح عمری۔ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت ۶ر

اسلامی سوانحمریاں۔ سولہ مشہور و معروف علماء، کملاء، و فضلاء یعنی فقہاء محدثین، اہل فلسفہ، اہل تصوف، جامع معقول و منقول و اہل باطن حضرات کی سوانحمریاں درج ہیں۔ جن کو مطالعہ کرکے ایک سچے مسلمان کے دل میں جذبہ علم و عمل پیدا ہو جاتا ہے اور یہ کہ ان بزرگوں نے اپنے اوپر صعوبتیں برداشت کرکے کس طرح علم دین و دنیا کی تکمیل کی اور اپنے زمانہ میں یکتائے روزگار بن گئے۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت عہ

حیات طیبہ۔ حضرت مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی رح کی مکمل سوانحمری۔ جس میں آپکا حسب نسب اور زندگی بھر کے کارہائے نمایاں درج ہیں۔ پہلے یہ کتاب بہت غلط اور بدنما کاغذ پر چھپی ہوئی تھی مگر اب دفتر اہلحدیث نے اسے بکمال نہایت صحت کے ساتھ عمدہ کتابت و طباعت کے چھپایا ہے۔ قابلقدر کتاب ہے۔ قیمت ۱۲ر

سوانح احمدی۔ تیرھویں صدی ہجری کے مجدد اعظم حضرت سید احمد صاحب بریلوی کی سوانحمری ایک قابل مطالعہ کتاب ہے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے کارنامے ہر ایک مسلمان کے لئے باعث فخر ہیں۔ سکھوں کے راج میں مسلمانان پنجاب پر زمین تنگ تھی۔ مذہبی آزادی مفقود اور عزت خطرے میں تھی۔ اسوقت جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی دستگیری کے لئے مقرر فرمایا وہ مولانا شہید رح کے مرشد حضرت سید احمد ہی تھے۔ قیمت ۱۲ر

ملنے کا پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

مومیائی

فی تولہ ۴؎/۱

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق، دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲؎۔ آدھ پاؤ ۱۲؁۔ پاؤ بھر ۱۲؁ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

تازہ ترین شہادات

جناب عبدالرحیم صاحب ریونیو انسپکٹر و گنگل۔ آپ نے جو مومیائی پیشتر روانہ کی تھی اس سے فائدہ نظر آیا ہے ایک چھٹانک اور روانہ فرمائیے۔" (یکم جون ۳۵ء)

جناب شیخ چھوٹن صاحب دانا پور۔ میں نے کئی حکیموں سے علاج کرایا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا اور آپکی مومیائی دو روز کھائی تو خدا کے فضل سے اب مجھ کو آرام کی صورت ہے۔ اب ایک چھٹانک شیخ عظیم بخش صاحب کے نام بھیجدیں۔" (۲۲۔ جون ۳۵ء)

جناب محمد اسحاق صاحب آرہ۔ میں نے آپکی مومیائی کئی آدمیوں کو منگا کر دی بہت فائدہ ہوا۔ ایک چھٹانک منشی میاں صاحب کے نام بھیجدیں۔" (۲۸ جون ۳۵ء)

(منگانے کا پتہ)

حکیم محمد سردار خان مید پائنٹر
دی کمیڈین ایجنسی امرتسر

تصنیفات مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم

اسلام کی پہلی کتاب۔ (مع فرہنگ) ذات و صفات باری تعالیٰ اور پیغمبروں اور جنوں اور فرشتوں اور قیامت وغیرہ کا بیان۔ قیمت ۱؎۔ **اسلام کی دوسری کتاب** مع فرہنگ۔ اس میں نماز کے متعلق مسائل لکھے گئے ہیں۔ قیمت ۲؎ **اسلام کی تیسری کتاب**۔ (مع فرہنگ) اس کتاب میں حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق، عدت وغیرہ کے متعلق مضامین لکھے گئے ہیں۔ قیمت صرف ۲؎

اسلام کی چوتھی کتاب (مع فرہنگ) خرید و فروخت، تجارت و زراعت، شراکت، وقف، نذر، قصاص دیت، فرائض وغیرہ کے متعلق ۱۵ باب لکھے گئے ہیں۔ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت ۳؎

اسلام کی پانچویں کتاب۔ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفاء راشدین اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے خطوط اور ان کے کفار سے جنگ و جدال اور فتوحات وغیرہ درج ہیں۔ قیمت ۶؎

اسلام کی چھٹی کتاب۔ اس میں قرآن شریف کی کل دعائیں ایک جا جمع کی گئی ہیں۔ احد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر قسم کے شب و روز کے وظائف اور اذکار درج ہیں۔ قیمت صرف ۶؎

اسلام کی ساتویں کتاب۔ اس کتاب میں اخلاص، اتباع سنت، تعلیم، تعلم، تعظیم علماء کی ترغیب، اور بدعت، بے ادبی علما، بزرگان، بے سود جھگڑے، ترکیب جماعت کی ترغیب اور نماز، روزہ، زکوٰۃ کے متعلق ترغیبی و ترہیبی مسائل درج کئے گئے ہیں۔ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت صرف ۶؎

اسلام کی آٹھویں کتاب۔ اس میں حج، نکاح، جہاد، بیع، شرعی کے مسائل اور طعام، لباس، حدود، حسن معاشرت اور والدین کے ساتھ احسان کرنے اور خلقت خدا کے ساتھ شفقت کرنے کی ترغیب کا بیان ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۶؎ **اسلام کی نویں کتاب**۔ اس میں نیک صحبت، زہد، وصیت اور موت کے ذکر اور دیدار الٰہی، دوزخ، عذاب قبر، اللہ کے ڈر، تقوے، توکل اور صبر کا بیان ہے۔ قیمت ۶؎ **اسلام کی دسویں کتاب**۔ حضرت آدم سے لیکر تمام پیغمبروں کے مفصل حال ہیں۔ خلفائے اربعہ اور بنو امیہ و امام حسنؓ و امام حسینؓ وغیرہ اور خلفائے عباسیہ کے حالات بیان ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔ **اسلام کی گیارھویں کتاب**۔ عقائد اسلام یعنی ثبوت صانع عالم یعنی اللہ عز وجل کے متعلق ۱۰۳ دلائل دیگر توحید اور ثبوت نبوت و حدوث عالم اور صفات باری تعالیٰ اور نبوت و عظمت انبیاء علیہم السلام و ثبوت قیامت، رد تناسخ اور ثبوت معجزات انبیاء علیہم السلام اور کرامات اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ درج ہیں۔ قیمت ۸؎ **اسلام کی بارھویں کتاب** اقسام حدیث و تعریف اصطلاحات حدیث، پانی کے پاک ہونے، اہل کتاب اور مشرکوں کے برتنوں کو پاک کر کے استعمال کرنے میں، بول، منی، مذی وغیرہ احکام، چمڑے کی طہارت کا، استنجا، وضو، جنبی اور حائضہ، جمعہ، میت کے غسل، استحاضہ کے احکام درج ہیں۔ نیز بچوں کی نماز، نمازوں کے اوقات کا، نماز قضا کی ترکیب، اذان، تکبیر، مسائل لباس، تصویر دار کپڑوں کے احکام کا بیان ہے۔ قیمت ۸؎

اسلام کی تیرھویں کتاب۔ احکام نماز۔ کشتی پر یہود و نصاریٰ کے عبادتخانوں وغیرہ میں نماز پڑھنے کے طریق، مسجد کے آداب، قبلہ کے احکام، صفوں کی درستی، نماز میں ہاتھ باندھنے کے بارہ میں مختلف اقوال، قرأۃ فاتحہ خلف الامام، بسم اللہ کے جہر و خفا کے مسائل، رفع یدین فی الصلوات کے اختلافات، رکوع، سجدہ، قومہ، تشہد و سلام پھیرنے اور ان کے بعد کے احکام واضح بیان کر کے نماز

ahmadimuslim.de

کے توڑنے اور مکروہ کرنے اور سلامت رکھنے والے امور بیان کر کے سترہ اور ہر قسم کے نوافل جو فرض رکعتوں کے پہلے یا بعد ہوا کرتے ہیں۔ نیز فرضیت جمعہ و ترغیب تہجد، وتر، نماز اشراق، تحیۃ المسجد الضحیٰ، خاصکر قیام رمضان تراویح کے متعلق جتنے اختلافات یعنی تعداد رکعات اور تعیین و افضلیت وقت وغیرہ کے متعلق ہیں۔ محققانہ طور سے ظاہر فرما کر سجدہ سہو، سجدہ تلاوت، سجدہ شکر، اور عورتوں کے مساجد میں آنے کے متعلق کل احکام جماعت میں شمولیت کا اجر، نیز فرائض و شرائط امام پر مفصل بحث کر کے مسبوق بالجماعت و تارک جماعت اور نابینے لڑکے، غلام، فاسق، مسافر و تیمم کنندہ و نشستہ وغیرہ اماموں کے پیچھے نماز پڑھنے یا نہ پڑھنے اور فرائض نوافل کے لئے جگہ تبدیل کرنے کے بارہ میں مفصل و مدلل مذکور ہے۔ قیمت صرف عہ روپیہ

اسلام کی چودھویں کتاب

اس کتاب میں پہلے نماز کے بقیہ مسائل جیسے بیمار، مسافر، سوار کی نماز اور سفر و حضر کی حد و تعیین ایام اور ابر و بارش کے دن میں نماز کا حکم، اور جمعہ کی فرضیت، ہر بستی و ہر شہر میں غسل وغیرہ کے احکام و خطبہ، چاند کے احکام، سوگ و ماتم، کفن دفن تکبیرات، قرأت، جنازہ علی الغائب قبر کے حالات۔ زیارت قبور اور میت کے ایصال ثواب کے متعلق مفصل بحث کرنے کے بعد کتاب الزکوٰۃ کو شروع کر کے چارپایوں گھوڑوں، کھیتی، پھلوں، شہد، سونا، چاندی، زیور، دفینہ معدن کی زکوٰۃ کے احکام اور زکوٰۃ کے مصارف وغیرہ۔ قیمت صرف عہ

کتاب الروح

(بزبان اردو) مصنفہ امام حافظ علامہ ابن قیم جوزیؒ۔ اس بے نظیر کتاب میں امام موصوف نے عذاب قبر کو ایسے طریق سے بدلائل عقلی و نقلی ثابت کیا ہے کہ مجال انکار نہیں رہتی بلکہ فوراً دماغ میں اس کا تصور جم جاتا ہے۔ علاوہ ازیں روح کی حقیقت و ملاقات ارواح و اموات وغیرہ کل ضروریات کے متعلق ہے۔ قیمت ۱۲

ستینی

(یعنی ساٹھ علوم والی) ترجمہ اردو۔ اور ہر علم کے حالات کو پہلے تین فصول میں ابتدائی مسائل کا ذکر فرما کر پھر بطور سوال جواب ہر علم کے تین تین ادق مسائل کو حل کیا ہے اور جو علوم کسی سبب سے اس قسم کے تحت میں نہ آسکتے تھے انکو مسلسل نو فصلوں میں بیان کر دیا ہے۔ یہ کتاب امام رازی کی تصنیف اور بولتی ہوئی کرامت ہے۔ ۱۲

بادشاہ بننا چاہتے ہو یا ولی

مصنفہ حجۃ الاسلام امام غزالیؒ۔ اس بے نظیر کتاب میں وہ کل وسائل و ذرائع نہایت بسط سے انعام فرما دئیے ہیں جن کے ذریعہ ایک ناتوان پراگندہ دل شخص ظاہری و باطنی ترقی کے اعلےٰ سے اعلیٰ منازل و مدارج تک پہنچ جائے اور بادشاہ سے لیکر رعایا اور فوجیوں، جرنیلوں، عالموں، صناعوں، زراعوں اور ہر طبقہ کے لوگوں کے فرائض و تعلقات پر بحث کر کے کیمسٹری (علم کیمیا) و موسیقی ... و لطیف پیرایہ میں آگاہ فرما کر ... کے بعض نادر نسخہ جات اور بعض ادویہ و اشیاء کے عجیب و غریب خواص۔ سحر و طلسم و عزائم کی حقیقت، روح کی ماہیت اور دیگر روحانی کیفیات کی تشریح فرما کر عالم بالا کی سیر کراتے ہوئے آداب مجلس، تہذیب نفوس نفس ناطقہ روح موت حشر احوال باطنی کی درستی اور مدارج نبوت و سعادت کو لکھ کر مجاہدات و زہد و تقویٰ و مکاشفات و حب و عشق ربانی و دیگر اسرار الٰہی پر روشنی ڈال کر رسالت و کہانت سحر و کرامت معجزات و نیرنجیات میں فرق کرنے کے طریقے واضح کر دئیے ہیں اور ان ابحاث کے دوران میں بعض نہایت قیمتی نکات درج ہیں۔ قیمت صرف عہ

اُردو لغات فیروزی

مؤلفہ مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی۔ جس میں اردو زبان میں مستعمل الفاظ ہندی، سنسکرت، ترکی، رومی وغیرہ کے معانی و ضرب الامثال مشہور مندرج ہیں۔ ضخامت ۱۰۴۸ صفحات۔ اُردو کی مقبول عام لغات ہے۔ کتابت طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۳ روپے۔

قرآن مجید مترجم

از مولانا وحید الزمان صاحب حیدر آبادی۔ جس کے حواشی پر تفسیر وحیدی کے نوٹس دیئے گئے ہیں۔ کتابت، طباعت اور کاغذ نہایت عمدہ۔ سائز کلاں $\frac{22 \times 29}{4}$۔ ضخامت ۸۰۶ صفحات۔ قلم جلی۔ ترجمہ بین السطور۔ قیمت ...۔ علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ:- مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

الترغیب والترہیب

(مترجم اردو بین السطور) مصنفہ امام حافظ عبد العظیم منذریؒ۔ یہ کتاب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ کا بہت بڑا ذخیرہ ہے اور ہر مشروع فعل کی ترغیب اور ممنوع کی ترہیب پر علیحدہ علیحدہ باب باندھ کر اس کے ثواب و عقاب کے بارہ میں مرفوع احادیث لائی گئی ہیں۔ قیمت ...

ضرورت ہے

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ (گورنمنٹ ریکگنائزڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلبا کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں۔ یاد رہے کہ پنجاب، فرانٹیئر اور صوبہ دہلی میں ماسوا سکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیویٹ درسگاہ لوکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں۔ پراسپکٹس مفت۔

دی منیجر

رحمۃ للعلمین

مصنفہ قاضی سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر سب سے مستند یہ کتاب ہے یہی وہ کتاب ہے جو تمام اسلامی فرقوں میں ممتاز ہے۔ عالم، فاضل، مصنف، مؤرخ، محدث، فلاسفر اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ قیمت جلد اول ۱۲۔ دوم ۱۲۔ سوم ۱۲۔

دفتر اہلحدیث امرتسر

حسن البیان۔ بجواب سیرۃ النعمان۔ مصنفہ مولانا ...

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲۰

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۳

نمبر ۴۰

اہلحدیث

اخبار

امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن پس حدیث مصطفیٰ بجان مسلم داشتن

مسئول مدیر

ابوالوفا ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	عـــہ
روٴسا و جاگیرداران سے "	۱۲
عام خریداران سے "	۵
" " ششماہی	۲/۱۲
ممالک غیر سے سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - -	۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

(۷۴۹)

امرتسر یکم جمادی الاول ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۔ اگست ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

کاشانۂ اہل حدیث - - - - - ص۱

انتخاب الاخبار - - - - - ص۲

قادیان کے تین زلزلے - - - - - ص۳

ویدک تہذیب - - - - - ص۵

تائید ترمیمی - - - - - ص۷

تقلیدی جبارت ص۸ علم و عمل - - - ص۹

ہدایۃ الوریٰ الیٰ اقامۃ الجمعۃ فی القریٰ - - - ص۱۰

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - - - ص۱۱

فتاوے - - - - - ص۱۳

متفرقات - - - - - ص۱۴

ملکی مطلع - - - - - ص۱۵

اشتہارات - - - - - ص۱۶-۲۰

67538

کاشانۂ اہل حدیث

(از مولوی محمد ابراہیم صاحب گیانپوری)

ہے منور نور سے کاشانۂ اہل حدیث
شان رحمت کی ہے منزل خانۂ اہل حدیث

کشت سنت میں اگا کیا دانۂ اہل حدیث
حق طلب ہونے لگے دیوانۂ اہل حدیث

زندہ باد اے ساقیِ میخانۂ اہل حدیث
دور میں دائم رہے پیمانۂ اہل حدیث

گندگیِ شرک و بدعت سے ہو کرتا پاک صاف
جس طرف چلتا ہے دستِ شانۂ اہل حدیث

شمع نورِ سنت مرسل پہ استقلال سے
ہوتا رہتا ہے فدا پروانۂ اہل حدیث

کھا کے تیغِ ظلم بھی ہٹتا نہیں سنت سے دور
ہوش میں رہتا ہے ہر دیوانۂ اہل حدیث

میخانۂ سنت سے لادے ساقیا اک جام پاک
اپنے عاشق کو بنا مستانۂ اہل حدیث

ahmadmuslim.de

انتخاب الاخبار

مقامی حالات امرتسر میں ۲۴ جولائی کو صبح آٹھ بجے بارش ہوئی۔ اس کے بعد آج ۲۹ تک بارش نہیں ہوئی۔ گرمی پھر بڑھ گئی ہے۔

— بلدیہ امرتسر نے ملازمین کی وردیاں بنوانے کے لئے سودیشی کپڑا منظور کیا ہے۔

— امرتسر سب جیل میں ایک قیدی ۱۴ روز سے کچھ کھاتا پیتا نہیں۔ دریافت کرنے پر اس نے بتایا ہے کہ مجھے خود معلوم نہیں کہ مجھے بھوک کیوں نہیں لگتی اس کے وزن میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ (قادیانی پریس کیا کہتا ہے؟)

— امرتسر کے حالات بالکل اچھے ہیں کسی قسم کا کوئی ناخوشگوار حادثہ نہیں ہوا۔ البتہ شہر کے مختلف چوکوں میں پولیس کی چوکیاں لگی ہوئی ہیں۔ باہر سے زائد پولیس بھی آئی ہوئی ہے جو پیدل و سائیکلوں پر گشت کرتی رہتی ہے۔

لاہور کے حالات لاہور میں اب امن و امان ہے کسی قسم کا کوئی مظاہرہ نہیں ہوتا۔ ۲۷ جولائی سے کرفیو آرڈر کا وقت تبدیل کرکے ۱۰ بجے شب سے چار بجے صبح تک کر دیا گیا ہے۔

— ۲۸ جولائی کو مسلم رہنماؤں کا متفقہ اجلاس ہوا جس میں تمام مسلم پارٹیوں کا اتحاد ہوگیا ہے۔ (خدا رکھے)

— حکومت پنجاب کی طرف سے سرکاری وغیر سرکاری معززین کی ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جو ۲۰-۲۱ جولائی کو گولیوں سے فوت و مجروح ہوئے ہیں ان کی تحقیقات کرے گی۔

ناجائز کوکین کی برآمد دہلی ریلوے سٹیشن پر پولیس نے ایک مسافر کی تلاشی لی۔ جس کے بستر سے بارہ ہزار روپے کی ناجائز کوکین برآمد ہوئی۔ مسافر کو زیر حراست کر لیا گیا ہے۔

دہلی میں ہیضہ ہیضہ ختم ۲۰ جولائی کو صرف شہر دہلی میں ایک ہفتہ میں ۱۰۲ کیس ہوئے۔ جن میں سے ۵۸ وفات پا گئے۔

دھماکا سے ہلاکت ایسٹ انڈیا ریلوے کی کوئلے کی ایک کان جو بنگال میں آسن سول کے قریب واقع ہے ایک زبردست دھماکا ہونے سے ۲۶ آدمی ہلاک اور ۳۳ مجروح ہوئے۔

دودھ دینے والا بکرا موتی ہاری میں بابو رام بہادر پرشاد ایک بکرا خرید لائے ہیں جو روزانہ ½ سیر دودھ دیتا ہے۔ (موتیہاری کے احباب اسکی بابت مفصل لکھیں)

بیگار بند ضلع میرپور (سندھ) میں اچھوت اقوام سے زبردستی بیگار لی جاتی تھی جواب ممنوع قرار دی گئی ہے۔

کیا آپ کو معلوم ہے؟

کہ

اہلحدیث ۲۶ جولائی صفحہ ۱۴ پر

خطاب دوستاں درج ہے

اگر اسے ملاحظہ نہ فرمایا ہو تو اب ضرور ملاحظہ فرما کر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر جلد یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ **۲۹- اگست سے پہلے پہلے** دفتر ہذا میں ارسال کر دیں ورنہ ۳۰- اگست کا پرچہ بذریعہ وی پی بھیجا جائے گا۔

اور سنئے! اخبار ہذا کا صفحہ ۱ ضرور ملاحظہ ہو۔ کیونکہ اس میں ان خریداروں کے نمبر درج ہیں جنکو اہلحدیث ۲۶- جولائی وی پی بھیجا گیا ہے۔ (مینجر)

مالیر کوٹلہ میں امن ریاست مذکور میں گرفتار شدہ مسلمانوں میں سے بہت سے رہا کر دیئے گئے ہیں۔ اور نواب صاحب مع اپنے خاندان کے شملہ چلے گئے ہیں ریاست میں بالکل امن ہے۔

گرمی سے اموات شمالی اٹلی میں شدت کی گرمی پڑنے سے تیس اشخاص نذر اجل ہوگئے۔

بیس سال قید حکومت یونان نے اپنے ایک وزیر کو بغاوت کے الزام میں بیس سال قید کی سزا دی ہے۔

جاسوسوں کی گرفتاری حکومت ترکیہ نے ۳۵ غیر ملکی جاسوس گرفتار کئے ہیں۔

یہود کے اخراج کا حکم حکومت ترکیہ نے یہودیوں کو ان کی شرارتوں کی باعث حدود ترکیہ سے نکل جانے کا حکم دیا ہے۔

— اٹلی کے ایک بحری جہاز کو سمندر میں ایک ہولناک حادثہ پیش آیا۔ ۲۱ جہازی ملازمین اور بہت سا سامان غرق

— کابل میں جشن آزادی منانے کے لئے جو ۱۵ اگست سے ۲۱ اگست تک ہوگا زبردست تیاریاں کی جا رہی ہیں اس موقع پر ایک عظیم الشان تجارتی نمائش بھی ہوگی۔

قادیان میں تین زلزلے زلزلہ بہار و کوئٹہ کو قادیانی امت اپنے نبی کی صداقت کے نشان پیش کرتی ہے مضمون بالا ان کا دندان شکن جواب ہے جو بغرض تقسیم اشتہاری صورت میں بھی طبع کرایا گیا ہے۔ شائقین ۴ کے ٹکٹ (۱ر برائے محصول ڈاک ۳ر اشاعت فنڈ) میں یکصد طلب کریں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

ثنائی پاکٹ مجلد ضرور ملاحظہ کریں اس میں تمام مذاہب پر عالمانہ انداز میں تنقید کی گئی ہے۔ ہر ایک مذہب کی تردید میں بھی دو دو تین تین ثبوت دیئے ہوئے ہیں۔ غرضیکہ ایک قابل دید چیز ہے۔ قیمت صرف ۶ر علاوہ محصول ڈاک۔

عرس کے متعلق پنجابی زبان میں ایک نظم مولوی غلام رسول صاحب نے ہوشیارپور سے روانہ کی ہے۔ دیگر شعراء حضرات بھی اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں۔

غریب فنڈ میں سابقہ رقم... از سائلین فضل الرحمٰن ۳ر۔ عبداللہ ۳ر۔ عبدالسلام ۳ر۔ شیر محمد ۳ر۔ عبدالرحمٰن ۳ر۔ محمد امین ۳ر۔ فیض الرحمٰن ۳ر۔ چندوڑہ ۳ر۔ کریم عبداللہ ۳ر۔ محمد انور ۳ر۔ عبدالحی ۳ر۔ عبدالعزیز ۳ر۔ عبداللہ ۳ر۔ محی الدین ۳ر۔ میزان ۳ر۔ سائلین مذکورہ کے نام ایک ایک سال کے لئے غریب فنڈ سے اخبار جاری کر دیا گیا۔ نمبر سائلین (۹۰) بذمہ فنڈ ہے۔ ناظرین سے امید ہے کہ اس فنڈ میں دل کھول کر امداد دیکر عنداللہ ماجور ہونگے۔ کار ثواب ہے۔

ضرورت دعا بوجہ گرمی بہت تکلیف ہوتی ہے۔ ناظرین باران رحمت کے لئے خدائے کریم سے دعا کریں۔ (مرزدوں)

جماعت محفوظہ۔ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب کی ایک نئی تصنیف۔ قیمت ۲ر (منیجر اہلحدیث)

ahmadmuslim.de

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

یکم جمادی الاول ۱۳۵۴ھ

قادیان کے تین زلزلے

مرزا صاحب بڑے ہوشیار اور زمانہ شناس تھے آپ کی امت بھی اسی قدر ہوشیار ہے۔ کوئی موقع نہیں چوکتے۔ جونہی دنیا میں کوئی حادثہ ہوا انہوں نے سر اٹھایا اور فوراً اعلان کر دیا کہ ہمارا دعویٰ ثابت۔ چاول سفید ہوں یا سرخ نہیں بہرحال گول۔ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء سے ۳۱ مئی ۱۹۳۵ء تک ہندوستان میں تین سخت زلزلے آئے۔ ان تینوں زلزلوں کو مرزا اور امت مرزا نے اپنے صدق پر دلیل بتایا۔ پہلے زلزلہ (۴ اپریل ۱۹۰۵ء) کے وقت مرزا صاحب خود زندہ تھے انہوں نے اسی روز (۴ اپریل) ہی کو ایک طویل اشتہار دیا جس میں بعنوانِ "تو جان نہ جان میں تیرا مہمان" کھینچ تان کر اپنے الہاموں سے زلزلہ کی پیشگوئی ثابت کی۔ جس کا جواب اسی زمانہ اہلحدیث مورخہ ۱۴ اپریل میں دیا گیا تھا جو ۱۶ مارچ ۱۹۳۴ء کے اہلحدیث میں مکرر نقل ہو چکا ہے۔ اس کے بعد ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء کو صوبہ بہار میں زلزلہ آیا تو قادیان سے صداقت مرزا کی آواز اٹھی کہ ہمارے بڑے حضرت کے کہنے کے مطابق یہ زلزلہ آیا ہے۔ اس کا جواب اہلحدیث مورخہ ۹ فروری ۱۹۳۴ء اور ۲ مارچ ۱۹۳۴ء میں دیا گیا اور بذریعہ اشتہار بھی شائع کیا گیا۔ اس کا خلاصہ یہ تھا کہ جس زلزلہ کی پیشگوئی کو زلزلہ بہار پر لگایا جاتا ہے اس کی بابت مرزا صاحب نے صاف لکھا ہوا ہے کہ میری زندگی میں پوری ہوگی۔ ملاحظہ ہو ضمیمہ جلد ۵ براہین احمدیہ ص ۹۷۔ اب جبکہ کوئٹہ میں زلزلہ شدیدہ آیا تو قادیان میں گھی کے چراغ جلے۔ قادیانی پریس اور قادیانی خلیفہ نے بھی کھول کر اس سے اپنی سچائی کا ثبوت دیا۔ اس لئے ہم نے اہلحدیث مورخہ ۲۰ جون ۱۹۳۵ء میں سوال کیا تھا کہ

> اس قسم کے حادثات کو مدعی کے ساتھ دو وجہ سے تعلق ہو سکتا ہے (۱) ایک یہ کہ اس کے انکار کی وجہ سے ہوئے ہوں۔ (۲) دوم اس وجہ سے کہ اس کی پیشگوئی کے مطابق ہوئے ہوں۔ یہ زلزلے کس قسم سے ہیں قسم اول سے ہیں یا قسم دوم سے؟

ہمارے اس سوال کا جواب صاف لفظوں میں تو قادیان سے آیا نہیں۔ اس لئے ہم خود ہی بتاتے ہیں کہ مرزا صاحب اس قسم کے حادثات کو کس وجہ سے اپنی صداقت کی دلیل بتایا کرتے تھے۔ موصوف کی نظم متعلق زلزلہ میں سے ابتدائی اشعار یہ ہیں ؎

> پھر چلے آتے ہیں یارو زلزلہ آنے کے دن
> زلزلہ کیا اس جہاں سے کوچ کر جانے کے دن
> تم تو ہو آرام میں ہم اپنا قصہ کیا کہیں
> پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے سخت گھبرانے کے دن
> کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
> ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن
>
> (حقیقۃ الوحی صفحہ اخیر)

اشعار مرقومہ کے چھٹے مصرعہ میں صاف مذکور ہے کہ زلزلے اور دیگر عذابات مرزا صاحب کی تکذیب کرنے کی وجہ سے لوگوں پر آتے ہیں اور آتے رہیں گے چنانچہ قادیان کے نامی شاعر (گویا استاد داغ) مولوی غلام رسول آف راجیکی اپنی ایک تازہ نظم (مشابہ نثر) میں اس دعویٰ کا ذکر کرتے ہیں

> یہ دیکھ کر بھی نشانِ نصرت یہ دیکھ کر بھی نشانِ عظمت
> نہ سوچیں پھر بھی یہ عقل والے تو صدق کیا بے نشاں رہیگا
> جو پہلے نبیوں کے وقت آئے ہوئے ہیں ظاہر عذاب سارے
> رہینگے جاری یہ تبھی جب تک یہ بیخ جہاں بدعناں رہیگا
> یہ قادیان ہے نبی کی بستی یہ تخت گاہ رسول حق ہے
> خدائے قادر کا ہے یہ وعدہ یہ بلدہ دار الامان[1] رہیگا
> خدائی قہری تجلیوں کے ظہور کا ہے یہ وقت عبرت
> کہیں زلازل کہیں حوادث کا دور دورہ عیاں رہیگا
>
> (الفضل ۱۱۔ جولائی ۱۹۳۵ء ص ۵)

ان اشعار میں بھی وہی اظہار ہے جو مرزا صاحب کی مذکورہ عبارت سے عیاں ہے کہ زلزلے اور عذاب مرزا صاحب کی تکذیب اور انکار کی سزا ہے۔ پس اب یہ عذابات اور زلزلے وغیرہ اس آیت کے ماتحت ہوئے جس کے الفاظ یہ ہیں:۔ اَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ (پ ۱۰ ع ۱۰)

یعنی خدا نے آسمانی فوج بھیجی جس کو تم لوگوں نے نہ دیکھا اور کافروں کو عذاب کیا یہی سزا کافروں کی ہے۔

نتیجہ اگر یہ ارشاد مرزا حق ہے اور اس کے متعلق تائیدی نظم بھی صحیح ہے تو یہ نتیجہ بھی لاریب صحیح ہے کہ ایڈیٹر اہلحدیث (فاتح قادیان) مع اپنے سٹاف اور مع ممبران و کارکنان احرار خدا کے نزدیک مستوجب سزا نہیں ورنہ زلزلہ سے نہ بچتے (اعاذنا اللہ)

احمدی ممبرو! کیا کہتے ہو؟

چونکہ یہ نتیجہ بالکل صحیح اور قابل قبول ہے اس لئے اخبار الفضل کے ہوشیار اڈیٹر نے مرزا صاحب کی تصریحات کے خلاف پہلو بدل کر یوں لکھا کہ

"ہم یہ نہیں کہتے کہ بعض حوادث کا آنا مرزا صاحب کی صداقت کا ثبوت ہے بلکہ ہم جو کچھ کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ حضرت مرزا

[1] احرار کے ہوتے ہوئے بھی دار الامان؟ (اہلحدیث)

رحمۃ للعالمین۔ آنحضرت صلعم کی مستند سوانح عمری (۲۲) جلد اول ص ۲۲۰ ۔ (ماخوذ از اہلحدیث)

مرزا صاحب کی پیشگوئی کے ماتحت ان کا غیر معمولی طور پر آنا اور مسلسل آنا آپ کی صداقت اور خدا تعالیٰ کے زور دار حملوں کا ثبوت ہے۔ (الفضل ۶ جولائی ۱۹۳۵ء)

پس اب یہ مضمون ہماری پیشکردہ دو صورتوں میں سے دوسری صورت میں داخل ہوا۔ یعنی زلزلہ بہار اور زلزلہ کوئٹہ کی بابت مرزا صاحب قادیانی نے پیشگوئی کی تھی اس کے مطابق وقوع ہوا۔ پس اب مطلع صاف ہے۔ ہم وہ پیشگوئی دیکھنا چاہتے ہیں جو تینوں زلزلوں (کانگڑہ بہار اور کوئٹہ) کی بابت مرزا صاحب نے کی تھی۔ کانگڑہ (پنجاب) میں ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو زلزلہ عظیمہ آیا۔ اس سے پہلے مرزا صاحب نے ۲۷۔ فروری ۱۹۰۵ء کو ایک اشتہار دیا۔ جس کی روح رواں یہ عبارت ہے۔

عفت الدیار محلھا و مقامھا یعنی یہ ملک عذاب الٰہی سے مٹ جانے کو ہے۔ نہ مستقل سکونت امن کی جگہ رہے گی اور نہ عارضی امن کی جگہ یعنی طاعون کی وبا ہر جگہ عام طور پر پڑیگی۔ (اشتہار الوصیت)

جب کانگڑہ میں زلزلہ آیا تو مرزا صاحب نے حسب عادت جھٹ پینترا بدل کر اس اشتہار کو زلزلہ کانگڑہ پر لگا دیا۔ آج بھی اخبار الحکم ۷ جولائی ۱۹۳۵ء میں اس سے کام لیا گیا ہے۔ حالانکہ زلزلہ کانگڑہ اس اشتہار کی تاریخ سے صرف ایک مہینہ بعد آیا تھا۔ اگر عالم الغیب کی طرف سے مخلوق خدا کو تنبیہہ کرنی ہوتی تو بہت آسان تھا کہ بجائے طاعون کے زلزلہ کہہ دیتا۔ مگر ایسا نہیں ہوا کیونکہ یہ لفظ الہام میں نہیں ہاں بعد حدوث زلزلہ نکتہ بعد الوقوع کے ماتحت بات بنائی گئی ہے مفصل اخبار اہلحدیث مورخہ ۰ پرچہ ۱۶ میں ملاحظہ ہو۔

زلزلہ بہار ملک میں طاعون کی روانی دیکھ کر پہلے تو مرزا صاحب کا رخ طاعون کی طرف رہتا تھا۔ زلزلہ کانگڑہ کے بعد آپ کا رخ زلزلوں کی طرف ہو گیا۔ آپ نے ایک قیامت خیز زلزلہ کی خبر دی جس کو بعد انتقال مرزا صاحب ان کے مریدین زلزلہ بہار پر لگاتے ہیں۔ مگر قربان جائیں خدائے قدوس کے جس نے فرما دیا ہے کہ انکار کرنے والوں کے ہاتھ پاؤں گواہ گزرینگے۔ ٹھیک اسی طرح ہم مرزا صاحب کے دستہائے مبارک کو پیش کر کے ان کے دعاوی کو غلط ثابت کرتے ہیں۔

پس با انصاف ناظرین مرزا صاحب کی ہدایت کے مطابق غور سے سنیں آپ فرماتے ہیں۔

آپ ذرہ کان کھول کر سن لو کہ آئندہ زلزلہ کی نسبت جو میری پیشگوئی ہے بار بار وحی الٰہی نے مجھے اطلاع دی ہے کہ وہ پیشگوئی میری زندگی میں اور میرے ہی ملک میں اور میرے ہی فائدے کے لئے ظہور میں آئے گی۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۹۷)

کون نہیں جانتا کہ مرزا صاحب کا انتقال مئی ۱۹۰۸ء میں ہوا اور زلزلہ بہار جنوری ۱۹۳۴ء میں آیا۔ ناظرین غور کریں چھبیس ۲۶ سال کا فاصلہ کوئی معمولی بات نہیں۔ اتنے فاصلے کو قطع کر کے زلزلہ بہار کو مرزا صاحب کی زندگی میں لے جانا مشکل بلکہ محال تو بیشک ہے۔ مگر ان لوگوں پر سب کچھ آسان ہے جو دمشق سے مراد قادیان ملن جاتے ہیں۔ جس کی بابت یہ شعر موزوں ہے ؎

لطف پر لطف ہے املا میں میرے یار کے یار
ہائے حلی سے گدھو لکھتا ہے سوز سے ھمار

زلزلہ کوئٹہ ۳۱۔ مئی ۱۹۳۵ء کو یہ زلزلہ آیا۔ امت مرزا نے اس کو بھی مرزا صاحب کی صداقت کا نشان بتایا ہے چنانچہ اخبار الفضل میں مرزا صاحب متوفی کے الفاظ نقل کئے گئے ہیں:۔

"زلزلہ کا نشان خدا تعالیٰ پانچ دفعہ دکھلائے گا۔ اور چونکہ یہ الہام زلزلہ کانگڑہ کے بعد ہوا اس لئے یہ یقینی بات ہے کہ ابھی تین اور ہیبت ناک زلزلے آنے والے ہیں۔ پھر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ پانچ زلزلے تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد آئیں گے۔ اگر کانگڑہ کے زلزلہ کو شامل کر لیا جائے تب بھی دو زلزلے باقی رہتے ہیں ہر دفعہ کا زلزلہ پہلے کی نسبت زیادہ نقصان دہ اور دہشتناک ہوتا ہے۔"

(الفضل ۱۰ جون ۱۹۳۵ء صفحہ ۷)

اہلحدیث اس حوالے میں جن پانچ زلزلوں کا ذکر ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"وحی الٰہی سے معلوم ہوتا ہے کہ پانچ زلزلے آئیں گے اور پہلے چار زلزلے کسی قدر ہلکے اور خفیف ہونگے اور دنیا ان کو معمولی دیکھے گی اور پھر پانچواں زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا کہ لوگوں کو سودائی اور دیوانہ کر دے گا یہاں تک کہ وہ تمنا کرینگے کہ وہ اس دن سے پہلے مرجاتے۔ اب یاد رہے کہ اس وحی الٰہی کے بعد اس وقت تک جو ۲۲۔ جولائی ۱۹۰۶ء ہے اس ملک میں تین زلزلے آچکے ہیں۔ یعنی ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء اور ۲۰ مئی ۱۹۰۶ء اور ۲۱ جولائی ۱۹۰۶ء مگر غالباً خدا کے نزدیک یہ زلزلوں میں داخل نہیں ہیں کیونکہ بہت ہی خفیف ہیں شاید چار زلزلے پہلے ایسے ہونگے جیسا کہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کا زلزلہ تھا اور پانچواں قیامت کا نمونہ ہوگا واللہ اعلم"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۳ کا حاشیہ)

اہلحدیث اس عبارت کی تشریح خود مرزا صاحب نے اسی کتاب کے صفحہ ۱۰۰ پر یوں کی ہے:۔

"پہلے یہ وحی الٰہی ہوئی تھی کہ وہ زلزلہ جو نمونہ قیامت ہوگا بہت جلد آنے والا ہے اور اس کے لئے یہ نشان دیا گیا تھا کہ پیر منظور محمد لدھانوی کی بیوی محمدی بیگم کو لڑکا پیدا ہوگا اور وہ لڑکا اس زلزلہ کے ظہور کیلئے ایک نشان ہوگا اس لئے اس کا نام بشیر الدولہ ہوگا کیونکہ وہ ہماری ترقی سلسلہ کے لئے بشارت دیگا اسی طرح اس کا نام عالم کباب ہوگا کیونکہ اگر لوگ توبہ نہیں کرینگے تو بڑی بڑی آفتیں دنیا میں آئینگی ایسا ہی اس کا نام کلمۃ اللہ اور کلمۃ العزیز ہوگا کیونکہ وہ خدا کا کلمہ ہوگا جو وقت پر ظاہر ہوگا اور اس کے لئے اور نام بھی ہونگے مگر بعد اس کے میں نے دعا کی کہ اس زلزلہ نمونہ قیامت میں کچھ تاخیر ڈال دی جائے اس دعا کا اللہ تعالیٰ نے اس وحی میں خود ذکر فرمایا اور جو اب بھی دیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے رب اخر وقت ھذا۔ اخرہ اللہ الی وقت مسمّٰی یعنی خدا نے دعا قبول کر کے اس زلزلہ کو کسی اور وقت پر ڈال دیا ہے اور یہ وحی الٰہی قریباً چار ماہ سے اخبار بدر اور الحکم میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے اور

ahmadimuslim.de

چونکہ زلزلہ نمونہ قیامت آنے میں تاخیر ہو گئی اس لئے ضرور تھا کہ لڑکا پیدا ہونے میں بھی تاخیر ہوتی۔ لہذا پیر منظور محمد کے گھر میں ۱۷ جولائی ۱۹۰۶ء کو بروز سہ شنبہ لڑکی پیدا ہوئی اور یہ دعا کی قبولیت کا ایک نشان ہے اور جو لڑکی پیدا ہونے سے قریباً چار ماہ پہلے شائع ہو چکی تھی مگر یہ ضرور ہو گا کہ کم درجہ کے زلزلے آتے رہیں گے اور ضرور ہے کہ زمین نمونہ قیامت زلزلہ سے رکی رہے جب تک وہ موعود لڑکا پیدا ہو۔ یاد رہے کہ یہ خدا تعالیٰ کی بڑی رحمت کی نشانی ہے کہ لڑکی پیدا کر کے آیندہ بلا یعنی زلزلہ نمونہ قیامت کی نسبت تسلی دیدی کہ اس میں بموجب وعدہ اخرہ اللہ الی وقت مسمّی ابھی تاخیر ہے اور اگر ابھی لڑکا پیدا ہو جاتا تو ہر ایک زلزلہ اور ہر ایک آفت کے وقت سخت غم اور اندیشہ دامن گیر ہوتا کہ شاید وہ وقت آ گیا اور تاخیر کا کچھ اعتبار نہ ہوتا اور اب تو تاخیر ایک شرط کے ساتھ مشروط ہو کر معین ہو گئی۔ منہ۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۰ و صفحہ ۱۰۱ کا حاشیہ)

اہلحدیث پس اب تو خود مرزا صاحب ہی کے کلام سے ثابت ہو گیا کہ زلزلہ نمونہ قیامت ایسی شرط سے مشروط ہے جس کا تحقق اب ناممکن الوقوع ہے۔ کیونکہ پیر منظور محمد اور اس کی بیوی دونوں اس جہان سے مرزا صاحب کی طرح چل دئیے ہیں۔ پس بحکم اذا فات الشرط فات المشروط سب کارخانہ ہی درہم برہم ہو گیا ؎

نی قدح بشکست و آں ساقی نماند

نہ منظور محمد کے گھر میں عالم کباب لڑکا پیدا ہوا نہ زلزلہ نمونہ قیامت نشان صداقت مرزا واقع ہوا۔ اسی کو کہتے ہیں ؎

نہ نو من تیل ہو نہ رادھا ناچے

احمدی دوستو! شرط کے بغیر مشروط کو ثابت رکھ کر کیوں بے وضو نماز پڑھتے ہو؟ ؎

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانہ میں دستور نکلا

نوٹ یہ مضمون اشتہار کی صورت میں بھی ناظم شعبہ اشاعت کی طرف سے شائع ہو گا شائقین تعداد مطلوبہ سے جلد اطلاع دیں امداد اشاعت فنڈ فی سینکڑہ تین آنے محصول چار آنے کل موازی سات آنے پیشگی ارسال کریں۔

ویدک تہذیب

(از قلم پنڈت آتما نندجی ست دھرم منڈل بٹالہ ضلع گورداسپور)

رسالہ "اسلام" کانپور میں شری پنڈت دیوی دت جی بھٹ ایڈووکیٹ کا ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ جس کا جواب "آریہ مسافر" لاہور کے مرزائی نمبر مجریہ ۲۵۔ نومبر ۱۹۳۴ء کسی پنڈت وشوناتھ جی شاستری ایم۔ اے نے دیا ہے۔ میں نے تو پنڈت وشوناتھ جی اور مہاشہ چرنجی لال جی پریم ایڈیٹر آریہ مسافر سے درخواست کی تھی کہ لاہور میں میرے ساتھ زبانی مباحثہ کر کے فیصلہ کر لیا جاوے لیکن دونوں اصحاب نے زبانی مناظرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ ایسا ہی کالج پارٹی کے پنڈت واچسپتی جی ایم۔ اے نے بھی تقریری مناظرہ سے گریز کیا۔ خیر آریہ مسافر کے مضمون کا مکمل جواب تو پنڈت دیوی دت جی خود دینگے اگر انہیں آریہ مسافر والا جواب مل گیا۔ اور کسی ہندو یا آریہ اخبار نے اُن کا جواب الجواب شائع کر دیا۔ کیونکہ پنڈت دیوی دت جی بھٹ اُردو نہیں جانتے اور اُن کے ہندی کے مضامین ہندی اخبار شائع نہیں کرتے نیز چونکہ ایڈووکیٹ صاحب نے یہ سب اعتراضات مجھ سے ہی سُن کر آریہ سماج اور ویدوں کو خیرباد کہی تھی۔ اس لئے آریہ سماجی مجیب کے مضمون پر سرسری نوٹ فی الحال میں ہی لکھ دیتا ہوں۔ مرزائی نمبر میں باقی تمام مضامین حضرت مرزا کے متعلق ہیں اور ہونے بھی چاہئیں۔ جیسا کہ مرزائی نمبر کے نام سے ظاہر ہے۔ لیکن وید کے متعلق چند اعتراضات اور اُن کا جواب شاید اس تعلق سے مرزائی نمبر میں دیا گیا ہے کہ مرزا صاحب بھی ویدوں کو خدا کا کلام اور منزہ من الخطا الہامی کتب مقدسہ تسلیم کرتے تھے۔ ورنہ اور کسی وجہ سے اس مضمون کا تعلق مرزائی نمبر سے نہیں ہو سکتا۔ خواہ مرزا صاحب اور سوامی دیانندجی دوبارہ بھی جنم لیکر کیوں نہ آجاویں۔ لیکن ویدوں کو الہامی ثابت کرنا ناممکن ہے۔ بیچارے مرزائیوں اور آریہ سماجیوں کی کیا ہستی ہے جو ویدوں کو الہامی ثابت کر سکیں۔ دریا میں بہتے ہوئے کالے ریچھ کو کملی سمجھ کر پکڑنے والے کی طرح میں تو ویدوں کی حیا سوز اور مخرب الاخلاق تعلیم کو شائع کرنے سے بدیں خوف اجتناب اختیار کرتا ہوں کہ ویدوں کی تعلیم سے عوام کے اخلاق پر بُرا اثر پڑنے کا احتمال ہے۔ چنانچہ پوسٹ آفس بٹالہ کے پوسٹل کلرک پنڈت ...... نے وید پر عمل کر کے اپنی سگی دختر نیک اختر کو حاملہ کر ڈالا تھا اور کچہری میں یہی بیان دیا تھا کہ ہمارے مذہب میں ایسا کرنا جائز ہے۔ اسی خوف سے کہ عام ہندوؤں میں ویدوں کی یہ تعلیم سرایت نہ کر جائے میں تو اجتناب کرنا چاہتا ہوں لیکن اب ہمارے آریہ سماجی احباب کملی کی شل میرا پیچھا نہیں چھوڑتے اور اسی مضمون کو بار بار دُہراتے رہتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ ؎

ہر چند بشوئی پلید تر گردد

والا حال ہو گا۔ پنڈت وشوناتھ جی لکھتے ہیں کہ:۔

"کیول (صرف) تھوڑی سی لوکک (زمینی) سنسکرت پڑھ لینے سے ہی ویدوں کا ارتھ کرنے لگ جانا ٹھیک نہیں معلوم دیتا۔"

غرض یہ ہے کہ خود پنڈت وشوناتھ جی اور سوامی دیانندجی بھی تو زمینی سنسکرت پڑھے ہوئے تھے نہ کہ آسمانی۔ پھر اس بارہ میں سائل اور مجیب دونوں برابر ہیں۔ کیا مجیب آسمان سے خدائی سنسکرت پڑھ کر اُترے ہوئے ہیں۔ جو ایڈووکیٹ صاحب کو یوں طعنہ دیتے ہیں؟ ایڈووکیٹ صاحب پنڈت وشوناتھ جی سے کہیں زیادہ سنسکرت دان ہیں۔ پنڈت وشوناتھ جی رگوید ۳۔۳۱۔۱ کا جس میں باپ کو اپنی سگی بیٹی میں آب پاشی کرنے کی اجازت دی گئی ہے یہ جواب لکھتے ہیں کہ:۔

"اس منتر کی نرکت میں دیا کھیا (تشریح) کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ اگر پتا کا پتر نہ ہو اور صرف پُتری (بیٹی) ہی ہو تو پتا (باپ) جب پُتری کا دان یعنی وواہ (بیاہ) کرتا ہے تو اُس (بیٹی) کا پہلا لڑکا خود لے لیتا ہے۔"

میں پنڈت جی کے جواب کا تبصرہ صرف یہی لکھتا ہوں کہ جھوٹے پر خدا کی لعنت"۔ اگر نرکت کی کسی عبارت سے پنڈت وشوناتھ

۴ اور نیز دعا کی سچائی کا ایک نشان ہے۔

باسٹھ کے سارے حالات ثبت صفحہ (۲۲۳) دورہ ۱۲ سے ۳۰ کمل ۶ رجسٹرڈ اہلحدیث

ahmadimuslim.de

صاحب یہ ثابت کر دکھلائیں کہ

"پتا (باپ) جب پُتری (بیٹی) کا دان یعنی

بِواہ کرتا ہے تو اُس کا پہلا لڑکا خود لے

لیتا ہے"

تو میں ایڈوکیٹ صاحب سے نہ صرف اعتراض واپس لینے کی درخواست ہی کروں گا بلکہ ویدپرچار فنڈ میں کچھ چندہ بھی دلوا دوں گا اور پنڈت جی کو پیٹ بھر کھیر بھی میں کھلاؤں گا۔ ورنہ ناظرین کرام سمجھ لیں کہ آریہ سماجی لوگ کس طرح جھوٹ بول کر پردہ پوشی کیا کرتے ہیں اور عذرِ گناہ بدتر از گناہ کی زندہ مثال ہیں۔ دوسرا سفید جھوٹ پنڈت وشونا تھ جی ایم۔ اے یہ بولتے ہیں کہ:-

"شری سائین آچاریہ جن کو سب لوگ سکالر

مانتے ہیں۔ انہوں نے بھی اس منتر میں سُورج

اور اُشا (شفق) کا ورنن مانا ہے"

میں سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہنا چاہتا کہ جھوٹے پر لعنت۔ اگر پنڈت جی سائین کے ترجمہ میں سے سورج اور شفق کا فرضی استعارہ دکھلا دیں تو پیٹ بھر مٹھائی انعام ورنہ اپنی ڈگریوں کے واسطے دروغگوئی سے منہ باز آویں اور ایم۔ اے کی ڈگری کو بدنام نہ کریں۔ نرکت کا جو ترجمہ ڈاکٹر لکشمن سروپ صاحب کا مجیب نے پیش کیا ہے وہ نہ صرف غلط ہی ہے بلکہ کذب ہے۔ لفظ [illegible] کا لغوی ترجمہ "داہ پراپنے" مصدر سے لے جانے والا ہے لیکن اس وید منتر میں "دہنی" لفظ سے باپ ہی مراد ہے۔ چنانچہ شری سائین آچاریہ جن کو سب لوگ سکالر مانتے ہیں لکھتے ہیں کہ:-

ترجمہ۔ بلا بیٹے والا جو باپ بیٹی کو دیگر کل میں

لے جاتا ہے وہ "دہنی" کہلاتا ہے۔ وہ باپ

شاسن کرتا ہے وغیرہ۔

(۳) ایڈوکیٹ صاحب نے یجروید ادھیائے ۲۳ منتر ۲۱ جس میں یجمان کی بیوی کو گھوڑے کے ساتھ ...... کرنے کی تلقین کی گئی ہے پیش کر کے بقول سوامی دیانند جی فدائی ترجمہ شت پتھ براہمن کی زبردست شہادت بھی گزرانی تھی نیز اتھروید ۲-۳-۴ جس میں عورتوں کو بیل سے ..... کرانے کی تلقین اور تعلیم دی گئی ہے۔ نیز اتھروید کانڈ ۲، سوکت ۲، منتر ۱ و ۲ و ۳ جن میں آدمیوں کے اعضائے مخصوصہ کو ہاتھی۔ گدھے۔ گینڈے۔ آسٹریلین وائیلڈ گھوڑوں اور جنگلی بھینسوں کے اعضائے مخصوصہ کے برابر بڑھ جانے کی آشیرباد دی گئی ہے پیش کئے تھے۔ اس کے جواب میں آریہ سماجی مجیب شری پنڈت وشونا تھ جی نے یہ لکھا ہے کہ:-

"وید سب ستیہ ودیاؤں کا پستک (کتاب) ہے

اس (وید) میں سب ودیاؤں (علوم) کا بیان

ہے۔ اگر کسی ستھان پر کام (کوک) شاستر کا

ذکر آگیا تو اس میں کوئی ہرج کی بات نہیں ہے

"سائنس آف سیکس" کو دنیا کا کوئی بھی مہذب

ملک بُرا نہیں کہتا" (بلفظہ)

یعنی عورتوں کا گھوڑوں اور سانڈوں۔ سے ذلیل ابہام کروانا اور خدائے آریان کا انسانوں کے لنگ ہاتھی گھوڑے گدھے گینڈے وغیرہ حیوانوں کے اعضائے تناسل جتنے بڑھ جانے کی آشیرباد دینا پنڈت وشونا تھ جی کے خیال میں ویدک زمانہ کی نہایت اعلیٰ تہذیب تھی جس کی طرف آریہ سماج دنیا کو واپس لوٹانا چاہتی ہے ؎

گر ہمیں مکتب است و ہمیں ملا

کارِ طفلاں تمام خواہد شد

خدا ایسی ویدک تہذیب سے بچائے۔ ویدک تہذیب کو اچھی طرح جاننے کے خواہشمند میری تصنیف "وید ارتھ پرکاش" عُرف "ویدک تہذیب" ضرور ملاحظہ فرماویں قیمت ۳/ (منیجر)

بقیہ مضمون از صفحہ

وکا نعد لا نہیں ان پر تعجب فرض نہ ہو۔ اے خدا کے بندو عقل سے کام لو۔ اس آیت کا مطلب وہ نہیں جو آپ نے سمجھا۔ بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ مسلمانو اگر بیع ہی کر رہے ہو تو اذان نماز جمعہ سن کر بیع ترک کر دو۔ اور بیع کا نام اس واسطے خاص کیا کہ وہ اروج الاسباب ہے یعنی اس کو بھی چھوڑ دو اور اللہ کی یاد کی طرف چلو۔ ہاں ایک اثر مرتضوی جو لا جمعۃ ولا تشریق الا فی مصر جامع ہے۔ مگر اس سے شہر کی شرطیت ثابت نہیں۔ کیونکہ ایک تو موقوف (قول) ہے جو صحیح بھی نہیں۔ صحیح بھی ہوتا تو بمقابلہ مرفوع حجت نہیں۔ چہ جائیکہ ائمہ نے اس اثر کو ضعیف بھی کہا ہے چنانچہ امام نووی نے کہا ہے متفق علیٰ ضعفہ یعنی اس کے ضعیف ہونے پر اتفاق کیا گیا ہے۔

اور صاحب فتح القدیر نے اس اثر مرتضوی کی نقل کے بعد لکھا ہے۔ کفیٰ بقول علیؓ قدوۃ واماما لیکن وہ حدیث مرفوع جو آنحضرت ؐ سے علیؓ نے دربارہ رفعیدین حاکم میں روایت کی ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جب نازل ہوئی سورہ کوثر تو آنحضرت ؐ نے جبرئیل سے فرمایا کہ نحر کیا ہے جو حکم کرتا ہے مجھ کو اس کے ساتھ رب میرا کہا جبرئیل نے کہا جب تو تحریمہ باندھے نماز کا اٹھا دونوں ہاتھوں کو اور ایسا ہی جب تو رکوع جاوے اور جب رکوع سے سر اٹھائے۔ یہ نماز ہماری ہے اور نماز تمام فرشتوں کی جو سات آسمانوں میں ہیں۔

فتح القدیر والوں نے اس میں نہیں فرمایا۔ کفیٰ بحدیث علی فی رفع الیدین قدوۃ واماما۔ اس لئے کہ رفعیدین آپ کے امام کے نزدیک جائز نہیں تقلید شخصی کا پابند کبھی حدیث نبوی اور حکم قرآنی پر عمل نہیں کرتا۔ اسی لئے تقلید بمقابلہ نص شرک ہے

اس کے بعد ایک اور عرض سن لیجئے کہ اصول فقہ حنفی میں لکھا ہے کہ حکم قرآنی کے مقابلہ میں خبر واحد ظنی پر عمل جائز نہیں اور عموم کتاب اللہ کی تخصیص خبر واحد سے ناجائز ہے اور یہ نص پر از خود زیادتی کرنے کی مانند ہے اور یہ زیادتی قرآن کو منسوخ کرتا ہے اور زیادتی ساتھ خبر مشہور یا متواتر کے جائز ہے اور کتاب اللہ کے مقابلہ میں خبر واحد رد کی جاتی ہے کیونکہ قرآن قطعی ہونے کی وجہ سے مقدم ہے اور مسلم الثبوت میں یہی لکھا ہے کہ حنفیہ کے نزدیک عموم کتاب اللہ کی تخصیص خبر واحد سے جائز نہیں جب تک کہ کسی قطعی سے اس کی تخصیص نہ ہو چکی ہو۔ دیکھو اب آیت قطعی الدلالت کی تخصیص اثر موقوف سے ہو رہی ہے جو قول علی رضی اللہ عنہ کا ہے چہ جائیکہ خبر واحد مرفوع سے بھی جائز نہیں اور متواتر اور مشہور

ahmadimuslim.de

تائید ترمیمی

اہلحدیث ۷ جون میں ایک مضمون نگار مولوی داؤد (شگراوہ) نے علماء اہل حدیث کو توجہ دلائی تھی کہ کتب حدیث کی خدمت کریں۔ شروح لکھیں، حواشی لکھیں وغیرہ۔ مولوی محمد عبداللہ صاحب عقیل مئوی اعظمگڈہی نے اس پر کچھ لکھا ہے جو درج ذیل ہے (مدیر)

۷ جون ۳۵ء کے پرچہ اہلحدیث میں مکرمی مولوی محمد داؤد صاحب دام مجدہ کا مضمون "جماعت اہلحدیث کیا کر رہی ہے" نظر سے گزر کر دل میں اتر گیا۔ مضمون کے اخیر میں آپ نے نامہ نگاران جماعت کو بھی تائید مزید کے لئے متوجہ فرمایا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ آپ نے بات کام کی کہی اور تحریک کار آمد و مفید تر پیش فرمائی ہے جس کی تعمیل جماعت کے لئے از صد ضروری اور باعث ذاتہ المرامی ہے۔ واللہ المستعان و علیہ التکلان۔

لیکن سوال یہ ہے کہ یہ کام (صحاح ستہ وغیرہ کتب حدیث پر حاشیہ و شرح لکھنا یا بطرز جدید تدوین وغیرہ کرنا) جماعت کی طرف سے ہونا چاہئے یا بطور شخصی اگر شخصی طور پر منظور ہے تو ہمارے سرتاج و فخر اہل حدیث حضرت مولانا شیر پنجاب مدظلہٗ نے جو نوٹ دیا ہے اس پر میرا بھی صاد ہے۔ "نہ لگے نہ پھٹکڑی اور رنگ آوے چوکھا"۔ لیکن اگر کوئی مجھ سے یہ پوچھے کہ کیا کوئی مدرس اپنے زمانہ تدریس میں اس اہم کام کو بطریق احسن نباہ بھی سکتا ہے تو میں یقیناً لاجواب ہو جاؤں گا۔ ممکن ہے حضرت فاتح قادیان مدظلہٗ اپنی حاضر جوابی سے کوئی جواب دے سکیں۔ اور اگر جماعت کی طرف سے ہونے اور کرانے کا منشا ہے تو اس سے قبل بطور مبادیات بعض اور کام کرنے ضروری ہیں جن کا مفصل اظہار میں نے اپنے ایک اہم مضمون "نالۂ دلگداز" میں بطریق احسن کیا ہے۔ جو دہلی کے اخبارات کو بھیج چکا ہوں جسے ایک ماہ سے زیادہ عرصہ ہوا۔ واللہ اعلم بالصواب کیوں ذاتہ المرامی نہیں ہوئی (خدا خیر کرے)

نامہ نگاروں کی اکثریت سے پوچھئے کہ کیا گذرتی ہے۔ ممکن ہے مدیران اخبار و اڈیٹران رسائل کو اس سے بھی زائد مصائب کا سامنا ہو مثلاً بعض مضامین کا سلسلہ دو دو اور تین تین برس تک کسی خاص مصلحت کے ماتحت جاری رکھ کر اوراق اخبار کو پُر کرنا پڑتا ہو وغیرہ ع ہر کس بخیال خویش خبطے دارد۔ بہرکیف اس جملہ معترضہ کے بعد گذارش ہے کہ جب تک قابل اعتماد تنظیم جماعت نہ ہوگی کوئی اجتماعی و جمہوری معتد بہ کام ہونا معلوم۔ اور ہمارا جہاں تک تجربہ ہے تنظیم جماعت کے نام ہی سے بعض حضرات گھبرا اٹھتے ہیں۔ (گو بلاوجہ نہ سہی) لیکن ہم نے اپنے خیال سے اس کی ایک جدید و آسان ترین صورت اپنے مضمون "نالہ دلگداز" میں پیش کی ہے۔ خدا کرے وہ شائع ہو کر منظر عام پر آوے اور مفید جماعت و کار آمد اہل حدیث ہووے ؎

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

ہاں ہمارے محترم مولوی محمد داؤد صاحب نے اپنی ضرورت پیشکردہ کا حل جن اسمائے گرامی سے وابستہ فرمایا ہے میں تہ دل سے اس کی تائید کرتا ہوں کہ بلاریب ان میں بعض حضرات اس سے کہیں زیادہ خدمت دین کے نہ صرف لائق و اہل ہیں بلکہ ذمہ دار و جواب دہ بھی ہیں۔ خداوند کریم انہیں توفیق بخشے کہ وہ اپنے فرائض منصبیہ کا احساس فرما کر نہ صرف جماعت و مذہب بلکہ خود اپنی ضرورت اخروی پوری کرنے کے لئے کمربستہ ہو کر عنداللہ ماجور و عندالناس مشکور ہوں۔ فی الحال ضرورت داعی ہے اگر انہوں نے اس کا استقبال فرمایا اور اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے زندہ جاوید کا کوئی نسخہ اپنے لئے صحاح ستہ وغیرہ میں تجویز کر لیا تو گوئے سبقت لے گئے۔ خدا کرے مرے منظر انتخاب سے قبولیت کی آواز آوے۔ فی الحال اتنے ہی پر اکتفا اور اس شعر پر اختتام ہے کہ ؎

ایسا جی کہ بعد مرنے کے یاد تو کوئی گاہ گاہ کرے

مگر ساتھ ہی جماعت اہل حدیث کی خدمت میں دست بستہ گذارش کر دینا چاہتا ہوں کہ حضرات محققین یا علمائے اہل حدیث بھی تو انسان اور بابا آدم ہی کے گندم خور اولاد ہیں۔ ضروریات زندگی انہیں بھی دامنگیر ہے۔ ان کے بھی بی بی بچے اور خانگی تعلقات ہیں۔ انہیں بھی روپیوں پیسوں یا کم از کم قوت لایموت و اسباب مایحتاج کی احتیاج و ضرورت ہے۔ آخر جب جماعت کی فرمائش و ایماء پر ایک اہم و معتد بہ کام کریں گے تو کیا جماعت کا اولین فرض نہیں ہے کہ ان کی ضروریات زندگی میں ان کا ہاتھ بٹائے تاکہ وہ کسی قدر اطمینان و دلجمعی کے ساتھ اس خدمت کو بطریق احسن انجام دینے کے قابل ہو سکیں۔ درانحالیکہ جب ایک معمولی مضمون ریش کے متعلق دس روپے بطور انعام پیش کئے جاتے ہیں تو کیا اس مفید ترین و مہتم بالشان کام کے لئے صفر ہی صفر۔ نہیں نہیں ہرگز نہیں بلکہ میرا تو خیال ہے کہ "خدمت حدیث فنڈ" یا "تصنیف فنڈ" کے نام سے خاص ایک فنڈ کھولا جائے۔ جس سے محشی و شارح اور مصنف حضرات کی امداد مایحتاج بھی کی جاوے اور بعد تکمیل اشاعت بھی۔ لہٰذا میں خود اس فنڈ کے افتتاح کی پرزور تحریک کرتا ہوا بطور خود عشہ روپے دینے کا وعدہ بھی کرتا ہوں بشرطیکہ کام ہو اور کماحقہ ہو۔ اور اس وقت انشاء اللہ مزید امداد بھی کی جا سکتی ہے۔ فقط۔

ہم بھی دیگر مضمون نویسوں سے دست بستہ استدعا کرتے ہیں کہ جماعت کی اصل چیز جو درحقیقت اس کی جان اور روح رواں ہے وہ صرف تنظیم و تشبیک ہے پھر اس کے بعد جماعت جو کام بھی چاہے گی کرے گی اور وہ انشاءاللہ ہو کر رہے گا۔ لہٰذا نامہ نگاروں اور مضمون نویسوں کو اس کی طرف خاص اور متفقہ توجہ کی ضرورت ہے۔ السعی منا و الاتمام من اللہ

عقیل مئوی کان اللہ لہ

اہلحدیث تنظیم کا لفظ ایمان کی طرح اسلامی اصطلاح میں بہت محبوب ہے اس لئے ہر جماعت اسے پسند کرتی ہے بلکہ بعض تو اپنے نام کا جزو بنا لیتی ہیں۔ لیکن عمل اس کے خلاف ہوتا ہے چند افراد باحیثیت یا

(۸۸۵)

بے حیثیت جمع ہو کر ایک طریق پسند کر کے سب لوگوں کو مجبور کرتے ہیں کہ اس کی پیروی کریں۔ اس موقع پر میں اہل علم کے سامنے ایک منطقی قاعدہ پیش کروں تو غالباً مفید ہوگا افراد متفقۃ الحقیقت کے جواب میں تمام مشترک نوع ہوتا ہے مگر مختلفۃ الحقیقت کے لئے جنس قریب کبھی جنس بعید کبھی جنس ابعد جو مفہوم بھی ان افراد مختلفہ کو جامع ہو پیش ہونا ضروری ہے وہاں نوع کو پیش کرنا علم و عقل کے خلاف کرتا ہے۔ تنظیم کرنے والے اس منطقی اصول کو بھول جاتے ہیں اس لئے دھکے کھاتے ہیں۔

خدا سب کو ہدایت کرے اور توفیق دے۔

تقلیدی جسارت

مولوی مرتضیٰ حسن صاحب ابن شیر خدا دیوبندی کا دعوے ہے کہ پہلا غیر مقلد شیطان ہے کیونکہ اس نے بلا دلیل آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا اس لئے وہ مردود و ملعون ہوا۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف کے الفاظ یہ ہیں :-

"عالم میں پہلا ظلم اول جرم پہلی نافرمانی ابتدائی کفر ارتداد بے ایمانی فسق گناہ کبیرہ ترک تقلید ہوا بدترین کفار و مرتدین و مجرمین کا سردار سارے فساق اور حرام کاروں کا افسر اعلیٰ وہ جو سب سے پہلے غیر مقلد ہوا یعنی شیطان ابلیس ملعون نے خدائے قدوس کے اس حکم کو کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرے بے دلیل تسلیم نہ کیا۔ تسلیم القول بلا دلیل ہی تقلید ہے یعنی کسی قول کو بلا دلیل تسلیم کرنا مان لینا یہ تقلید ہے۔ شیطان نے اللہ تعالیٰ کے اس قول مذکور کو بلا دلیل تسلیم و قبول نہ کیا بلکہ دلیل کا مطالبہ کیا۔ یعنی شیطان کو اول غیر مقلدین اور عدم تقلید کو سرچشمہ ضلالت اور کفر کہنا صحیح ہے یا نہیں؟

(العبد ل گوجرانوالہ)

اس کے جواب میں فرعون کا قصہ قابل ذکر ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام فرعون کے پاس تشریف لے گئے تو فرمایا قد جئتکم ببینۃ من ربکم فارسل معی بنی اسرائیل یعنی بلا شبہ میں تم لوگوں کے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے معجزہ لیکر آیا ہوں تو (اے فرعون) بنی اسرائیل کو میرے ساتھ کردے۔ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا۔ قال ان کنت جئت بآیۃ فات بہا ان کنت من الصادقین۔ یعنی واقع میں اگر کوئی معجزہ لیکر آیا ہے (اور اپنے دعوے میں) تو وہ (معجزہ) لاکر دکھا۔ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کے قول کو بلا دلیل تسلیم نہیں کیا بلکہ دلیل کا مطالبہ کیا۔ فالقیٰ عصاہ فاذا ھی ثعبان مبین ونزع یدہ فاذا ھی بیضاء للنظرین۔ یعنی اس پر موسیٰ علیہ السلام نے زمین پر لاٹھی ڈال دی تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ صریح ایک اژدہا ہے اور اپنا ہاتھ (باہر) نکالا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ دیکھنے والوں کی نظروں میں چمک رہا ہے"

غور کیجئے اگر فرعون کا مطالبہ کرنا بے جا ہوتا تو موسیٰ علیہ السلام معجزہ دکھاتے کیوں؟

"ناظرین! مولوی مرتضیٰ حسن صاحب نے جوش تعصب میں شیطان کو اول غیر المقلدین بتایا حالانکہ شیطان کا فعل ترک تقلید نہ تھا بلکہ ترک حکم تھا جس کی وجہ سے وہ ملعون فاخرج منہا فانک رجیم کہکر راندۂ درگاہ کیا گیا۔ یہاں جواباً یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ دلیل سے سوال کرنا بلکہ عدم تقلید کو سرچشمہ کفر و ضلالت کہنا فرعون جیسے شقی ازلی سے بھی بڑھی ہوئی جسارت ہے۔

العدل والو! کیا تمہاری ایمانی غیرت کا یہی تقاضا ہے؟ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ؎

بہ شر بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

(راقم ابو رضا عبد اللہ اعظمی مدرسہ فیض عام مئو ضلع اعظم گڈھ)

اہلحدیث مولانا مرتضیٰ حسن صاحب کی بہت پرانی تحریر پر آپ نے مواخذہ کیا ہے۔ شائد ابھی نظر سے گذری ہے۔ پرانے جواب کے علاوہ ایک جدید جواب ہمیں سوجھا ہے۔ دلیل طلب کرنے والا تو بقول موصوف غیر مقلد

ملہ خفنسن من امر دبہ دیکھو۔ (پ ۱۵ - ۱۲)

شیطانی گروہ میں داخل ہوا۔ مگر بے دلیل کام کرنیوالا (ومن یدع مع اللہ الٰہا آخر لا برہان لہ بہ) مقلد مشرک ہوا۔ ناظرین میں سے کوئی صاحب تکلیف کر کے مولانا ممدوح سے جواب لیکر بھیجدیں درج اخبار کیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔

علم و عمل

(از حافظ عبد اللہ بیادرم مہتمم جامعہ عربیہ دار السلام عمر آباد مدراس)

علم صاحب علم کے لئے زینت اور شرافت ہے۔ فنون علم و ادب کو تلاش کر خدا تجھے کامیاب کرے۔ اے علم کے تلاش کرنے والے کتنا بہترین علم تو جمع کرتا ہے جسکے مقابلے میں موتی اور سونے کی کچھ حقیقت نہیں۔

برادران محترم! آج ہماری نظروں کے سامنے ایسی اقوام موجود ہیں جن کی ایک زمانہ میں کچھ حقیقت ہی نہ تھی۔ ان کے مسکن جنگل کی جھاڑیاں اور پہاڑوں کے غار تھے۔ ان کی غذائیں جنگل کے پھل اور پتیاں تھیں ان کے لباس وحشی جانوروں کے چمڑے تھے اور ان کی اخلاقی حالت اس شعر سے بھی بدتر تھی ؎

نو چیدن و پھاڑیدن و جامہ دریدن
کتا ز تو بلی ز تو جندہ ز تو آموخت

بہرکیف وہ لوگ ہر قسم کی جہالت و بربریت سے متصف تھے۔ چند دن بھی گزرنے نہ پائے کہ ان میں تہذیب و تمدن کی لہریں اوٹھتی ہوئی نظر آنے لگیں ان کے زمین دوز مسکن بلند محلوں میں بدل گئے۔ ان کی جنگلی غذائیں بھی عمدہ لذیذ و شیریں قسموں سے مبدل ہوگئیں ان کے مرتنے اور غیر موزوں لباس۔ بجائے چمڑے کے دیباج و حریر ہوگئے۔ آج دنیا ان کے اس انقلاب پر ششدر و حیران اور اس کی حقیقت میں متفکر و پریشان ہے۔ آئیے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ ان لوگوں نے کس طرح ترقی حاصل کی۔

اس قوم میں ایک بڑا محقق پیدا ہوا اس نے سوچا کہ خدائے تعالےٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ انسان ہر قسم کی ترقی حاصل کرسکتا ہے۔ کیونکہ

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب مصنفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ قیمت ۱۲ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

اللہ تعالیٰ نے اسے غور و فکر کا مادہ عطا کیا ہے آخرکار ایک دن اس نے اپنی قوم کے روبرو پرجوش تقریر کی۔ دوران تقریر میں کہا کہ "کسی ہیرے کی پوری آب و تاب اور چمک دمک کا عالم اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کو چاروں طرف سے اس کو تراشا نہ جائے اور کسی پتھر پر گھس کر اس کو جلا نہ دی جائے۔ اسی تراش و خراش کے بعد اس کی اصلی قدر و قیمت اور حقیقت ظاہر ہوتی ہے۔" جن لوگوں نے اس دنیا میں اپنی بدتر حالت کو درست، مفلسی، غلامی سے نجات اور اپنی زندگی کو بہترین بنایا انہوں نے اپنی خاص تدبیر پر عمل کیا اور اپنے نصب العین پر پہنچنے کے لئے کمال درجہ کی جدوجہد کی۔ مقرر موصوف نے اپنا آخری جملہ اس طرح کہا۔ جس زندگی کا خاکہ ہمارے دماغ میں آچکا ہے اس کو حاصل کرنے کی غیر متناہی کوشش کرنی چاہئے ورنہ ہمیں ترقی و عروج نصیب نہ ہوگا۔

حضرات! آئیے میں اس وقت آپ کی توجہ تاریخ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ اگر آپ تاریخ کی ورق گردانی کریں تو تاریخ بار بار اسی خیال کو دہراتی ہوئی ملے گی کہ دنیا میں ہر قوم اسی وقت گامزن ہو سکتی ہے جب وہ اپنے لیڈر کے بتائے ہوئے راستہ پر چلے۔ اور علم کے ساتھ عمل بھی کرے۔ علم کوئی بھی ہو بغیر عمل کے اپنے عالم کو کامیاب نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی شخص صرف سائنس کے نظریے معلوم کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو یقیناً وہ شخص کامیاب نہیں ہو سکتا۔

اسلام نے انسان کا پہلا کام علم اور عمل بتایا ہے اور علم ہی کو مابہ الامتیاز کا آلہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کا یہ مضمون بھی اسی کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ ملائکہ کو حضرت آدم علیہ السلام کے فضل و کمال کا انکار تھا۔ مگر جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ علم عطا فرمایا جو فرشتوں کو نہ تھا تو فوراً مان گئے اور تذلّلے وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ الخ سنتے ہی سر تسلیم خم کر کے سربسجود ہوئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ابتداءً علم ہی نے انسان کو فضل اور کمال کے درجہ تک پہنچایا اور علم ہی نے حضرت آدم کو ایک ممتاز ہستی ثابت کر دیا۔

اگر کوئی طالب حق بے لاگ اور خالی الذہن ہو کر تاریخ علم کا مطالعہ کرے تو اس پر یہ حقیقت اظہر من الشمس ہو جائے گی کہ جس وقت سردار کونین رہبر عالم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلعم کا ظہور دنیا میں ہوا تو اس وقت دنیا میں قتل اور غارت گری کا بازار گرم تھا اور تہذیب و تمدن کا کوئی ضابطہ اور قانون نہ تھا۔ زبردست زیردستوں پر ہر قسم کا ظلم روا رکھتے تھے۔ لیکن حضور اکرم نے مبعوث ہوتے ہی ان کو ہر ایک قسم کی معاشرتی، تمدنی اور سیاسی تعلیم بدرجہ اتم دی اور خود عملی حیثیت سے بھی بہترین نمونہ بن کر دنیا کو دکھا دیا۔ اسی کا یہ نتیجہ تھا کہ قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے اس تعلیم کی عملی تصویر کھینچ کر اپنی ہر طرح کی کامیابی تمام عالم کے سامنے پیش کر دی اور آج ان کا نام تاریخ کے صفحات پر آفتاب کی طرح درخشاں نظر آ رہا ہے۔ اسلام کے تفوق کی وجہ اس کی اپنی تعلیم ہے جو انسان کو مادی اور روحانی دونوں ضرورتوں کو حاوی ہے۔ دراصل قرون اولیٰ کی شاندار کامیابیاں صرف اسی وجہ سے تھیں کہ انہوں نے اللہ اور رسول صلعم کی تمام تعلیمات و احکام پر پابندی سے عمل کیا اور انہی کو اپنا نصب العین اور دستور العمل بنایا۔ بالآخر اپنی پرزور طاقت ایمانی سے دنیا کو حیران کر دیا۔ آج تقریباً چودہ سو سال گذر گئے، علم کا جو پودا حضور اکرم صلعم نے لگایا تھا وہ کچھ نہ کچھ موجود رہا۔

اس میں کچھ شک و شبہ نہیں کہ اسلام نہ صرف دنیاداری کی تعلیم دیتا ہے اور نہ صرف دینداری کی۔ نیز اسلام کا ہرگز یہ منشا نہیں کہ تم دنیا اور دین کے تمام تعلقات نظرانداز کر کے صرف اللہ اللہ کرو اور اوراد و وظائف میں اپنی عمریں صرف کر دو۔ اور یہ بھی غرض نہیں کہ خدا اور رسول صلعم سے رشتہ توڑ کر شرع کے تمام احکام بھول کر فقط روپیہ کمانے میں لگ جاؤ۔ نہیں بلکہ خدا اور رسول نے جتنے احکام صادر کئے ہیں ان پر عمل پیرا ہو کر اپنی زندگی بسر کرو۔

برادران محترم! غور کیجئے زمانہ گذشتہ کے نیک لوگ جن کا نام اس دنیا میں آفتاب کی طرح چمک رہا ہے ان کی ترقی اور شہرت کی کیا وجہ ہے؟ میرے نزدیک اس کی ایک اور صرف ایک وجہ ہے وہ یہ کہ انہوں نے جو کچھ علم سیکھا اس پر عمل پیرا بھی ہوئے۔ صرف بڑی کتابوں کی ورق گردانی سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ اس قسم کے لوگوں کو اسلام نے نہایت ہی نفرت کی نظر سے دیکھا ہے۔ جیسا کہ قرآن حکیم کا ارشاد ہے۔ مثل الذین حملوا التوراۃ ثم لم یحملوھا کمثل الحمار یحمل اسفارا الخ دور جدید میں بھی انسان کو کمال درجہ تک پہنچانے کا یہی واحد ذریعہ ہے کہ انسان جو کچھ سیکھے اس پر عمل بھی کرے۔ رسول اکرم صلعم اور آپ کے صحابہ کرام باوجود ہر طرح کی ظاہری بے سروسامانی کے اس زمانے کی بہترین متمدن سلطنتوں کے مقابلہ میں صف آرا ہو گئے اور اپنی زبردست قوت ارادی اور عملی قوت سے آرام طلب اور عیش پرست اقوام کو شکست فاش دیکر ہمیشہ کے لئے ان کو سلا دیا۔

رسول خدا محمد صلعم کے پاس نہ بندوق تھی نہ توپ نہ ہوائی جہاز تھے نہ ڈائنامیٹ۔ صرف ایک ہی ایک اوزار تھا جس کے استعمال سے مخالفین کی تمام ہمتیں شکست اور حوصلہ پست ہو گئے۔ اس اوزار کا نام عمل ہے جس کا استعمال ترک کر دینے اور اسکو بھول جانے کی وجہ سے آج مسلمان تنزل میں پڑے ہیں نہ آج مسلمان کا وہ رعب باقی رہا اور نہ ہی وہ اقتدار جس کے ساتھ ہمارے اسلاف بدرجہ اتم متصف تھے۔ عمل ہی سے غلبہ، طاقت، قدرت، کامیابی، دولت، ہمت، اور عظمت حاصل ہوتی ہے۔ اس کے بغیر کوئی نعمت حاصل نہیں ہو سکتی۔ کامیاب زندگی کے متمنی کے لئے لازمی ہے کہ احکام رب کی اطاعت کرے اور اپنی قوت عمل کو منشائے ربی کے مطابق حرکت دے۔ اس طرح نفس کی برائیوں سے بچ کر دنیا کی ہر بھلائی سے مستفید ہو سکتا ہے۔ اگر انسان عمل کے بغیر کچھ حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کی یہ تمنا کبھی پوری نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس کی یہ آرزو قانون رب کے خلاف ہے۔ برادران ملت!

کفریات مرزا۔ مرزائیت کی تردید [illegible]

ahmedimuslim.de

علم حاصل کرنے کے بعد اس پر عمل بھی کیجئے۔ تحصیل علم کی خاطر چین تک بھی چلے جائیے۔ تجارت کی غرض سے افریقہ و امریکہ تک پہنچ جائیے۔ غرض جہاں بھی جائیے اپنے خالق حقیقی اور دین کو فراموش نہ کیجئے۔ اپنے ہر ہر قدم پر اسوہ رسول صلعم کو مدنظر رکھئے۔ طالب علم کے لئے رسول اکرم نے فرمایا۔

من سلک طریقا یطلب فیہ علما سلک اللہ بہ طریقا من طرق الجنۃ وان الملئکۃ لتضع اجنحتہا رضیً بطالب العلم وان العالم یستغفر لہ من فی السموات ومن فی الارض والحیتان فی جوف الماء۔ ترجمہ: جو شخص طالب علم کے لئے قدم اٹھاتا ہے خدا تعالیٰ اس کو جنت کے رستوں پر لے چلتا ہے۔ فرشتے اس کی رضامندی کے لئے اپنے پر زمین پر پھیلا دیتے ہیں۔ ایک عالم کے لئے آسمان و زمین کی ساری چیزیں حتیٰ کہ مچھلی بھی پانی کے اندر دعائے مغفرت کرتی ہے۔

موجودہ وقت میں مصیبت عام ہونے کی صرف یہی وجہ ہے کہ اس زمانے کے بہت سے عالم بے عمل ہیں۔ کیا عالم باعمل کے لئے رسول اکرم محمد مصطفےٰ صلعم کی یہ خوشخبری کافی نہیں؟ آپ نے فرمایا۔ فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم۔ پھر آپ نے دوسری جگہ فرمایا ہے۔ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل اور ایک جگہ فرمایا نوم العالم افضل من عبادۃ الجاہل۔ مطلب یہ ہے کہ جاہل عبادت کرتا ہے لیکن اس کی اور عالم کی عبادت میں فرق ہے وہ یہ کہ عالم خدا کو اچھی طرح پہچانتا ہے اور اسکے اٹل قانون توحید کو کماحقہ سمجھ جاتا ہے جس کی بدولت کسی دھوکہ باز کے دھوکہ میں نہیں آتا۔ جیسا کہ فضل العالم الخ والی حدیث بخوبی ثابت کر رہی ہے بہرحال علم ایک بے بہا اور غیرفانی دولت ہے۔ جیسا کہ کسی نے کہا ہے سے

علم کی دولت ہے ایسی لازوال
جس کے آگے گنج قاروں کیا ہے مال

عالم باعمل کی فضیلت قرآن کریم سے بھی ثابت ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء۔ یعنی عالم ہی خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔ اگر کوئی عالم بظاہر حقیر و ذلیل نسب سے ہی کیوں نہ ہو وہ معزز سمجھا جاتا ہے۔ لیکن جاہل آدمی کتنے ہی بڑے خاندان سے تعلق رکھتا ہو پھر بھی لوگوں کے نزدیک حقیر و ذلیل شمار کیا جاتا ہے۔

مسلمانو! خوب کوشش کر کے علم حاصل کرو اور اپنے بچوں کو بھی علم سکھاؤ۔ تم کو جتنا علم ہے اس پر خود بھی عمل کرو اور دوسروں کو بھی علم کی طرف متوجہ کرو۔ بغیر عمل کے علم بے پر و بال ہے۔

ہدایۃ الوریٰ الیٰ اقامۃ الجمعۃ فی القریٰ

(از مولوی عبدالعزیز صاحب قلعہ میاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ پنجاب)

اس زمانہ میں بعض علماء اہل الرائے نے فتوے دے رکھا ہے کہ نماز جمعہ دیہات والوں پر فرض نہیں اور اگر کوئی گاؤں میں ادا کرے تو وہ بعد نماز جمعہ کے احتیاطی چار رکعت ظہر پڑھے۔ میں کہتا ہوں کہ ادلہ صریحہ صحیحہ باعلیٰ صورت منادی ہیں کہ نماز جمعہ اوپر ہر مکلف کے بدوں مستورات کے ہر حالت میں بدون سفر و مرض و غلامی ہر جگہ میں شہر ہو یا گاؤں یا کوئی اور آبادی خواہ جنگل میں ہو یا پانی کے کناروں پر اور حاکم مسلمان ہو یا کافر جماعت کے ساتھ فرض ہے اور جماعت کے لئے دو آدمی کافی ہیں۔ ایک امام اور ایک مقتدی۔ جیسا کہ نمازوں میں ایک مقتدی کے ساتھ جماعت منعقد ہو جاتی ہے۔ اور جمعہ کے تارک کے حق میں وعید شدید وارد ہوئی ہے جیسا کہ کتب حدیث میں بسط موجود ہے۔ بھلا اس امر قرآنی سے جو متناول ہر فرد مومن ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الیٰ ذکر اللہ وذروا البیع زیادہ دلیل اور حجت واضح تر اور کیا ہوگی۔ اسمیں کوئی تخصیص شہر کی نہیں بلکہ عموم امکنہ کی مفید ہے۔ اور نیز اس آیت میں تمام مومنین مخاطب ہیں خواہ شہر میں ہوں یا گاؤں میں یا جنگل میں یا پانی کے کناروں پر غرض جہاں آبادی ہو وہاں ہی نماز جمعہ فرض ہے اور جماعت دو آدمی سے منعقد ہو جاتی ہے کوئی چالیس اور تین کی حد نہیں۔ اور اس آیت میں ان شرائط کا جن کی فقہا نے کتب فروع میں تفصیل کی ہے اور صحت جمعہ کے لئے ان کو شرط ٹھہرایا ہے کہاں ذکر ہے اور اگر ان شرائط کا کسی حدیث صحیح میں جو صالح احتجاج ہو اور عموماً کتاب اللہ کی تخصیص بھی کر سکے ذکر ہے تو وہ حدیث کہاں ہے۔ ایسی حدیث متواتر یا مشہور چاہئے تب صالح تخصیص عموم کتاب اللہ ہوگی۔ جیسا کہ کتب اصول میں مصرح ہے اگر ایسی حدیث نہ ملے تو صحیح متفق علیہ ہی سہی اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو حدیث مرفوع ہی سہی جس کی ایک دو ائمہ مشہورین میں سے کسی نے تصحیح کی ہو بھلا ایسی دلیل کا وجود کہاں۔ الغرض اس آیت میں خطاب عام ہے تمام مومنوں کو خواہ شہری ہوں یا دیہاتی یا جنگل میں رہنے والے یا پانی کے کناروں پر بسنے والے۔ ہاں اگر دیہاتی اہل ایمان سے نہیں تو نہ پڑھا کریں۔ ہمارے بھائی حنفیہ کرام تو بہت کوشش کر رہے ہیں کہ یا ایہا الذین آمنوا سے دیہاتیوں کو خارج کر کے جمعہ کی فرضیت ان سے دور کی جاوے اور اگر بیع کے لفظ سے ہمارے بھائیوں نے شہر سمجھ رکھا ہے تو یہ باطل ہے اس لئے کہ یہاں بیع کا چھوڑنا اس لئے فرمایا کہ جمعہ کے وقت اگر بیع بھی مسلمان کر رہے ہوں تو چھوڑ کر آجائیں خواہ وہ اپنے شہر میں ہو یا دیہات میں یا جنگل میں۔ اور اگر اس سے مراد لی جاوے کہ بیع کرنے والوں پر ہی جمعہ فرض ہے تو اس سے یہ لازم آئے گا کہ جو اصحاب حرفت و پیشہ شہر میں ہیں ان پر نماز جمعہ فرض نہیں۔ مثلاً سنار، بڑھئی، جولاہ، دھنیے، زراعت پیشہ یا درزی یا مولوی لوگ جو دکاندار نہیں یا اور کسب کرنے والے مثلاً کاتب یا لوہار یا ٹھیکہ دار یا تمام ملازم سرکار جو شہر میں

تفسیر بیان القرآن عربی علم البیان۔ عربی زبان میں (۴۸) سورہ فاتحہ و بقرہ کی مجمل تفسیر قیمت ۱۲ر (رقم)

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۱۴)

گذشتہ ہفتے سے مدینہ طیبہ کے حرم ہونے کی بحث ہورہی ہے ۔ آج ناظرین بقیہ بحث پڑھیں ۔ جو درج ذیل ہے ۔ (مدیر)

چنانچہ درمختار فقہ حنفیہ مسلمہ مستندہ مولوی نعیم الدین کے صفحہ ۱۹۹ میں مرقوم ہے ۔ لاحرم للمدینۃ عندنا یعنی مدینہ حرم نہیں ہے ہمارے نزدیک " اسی طرح دیگر کتب فقہ حنفیہ میں مرقوم ہے ۔ پس کس گھڑے میں ہیں مولوی نعیم الدین جن کا بڑے زور سے فیضان رحمت صفحہ ۳ میں یہ دعویٰ ہے کہ میں اہلسنت وجماعت مقلد حنفی المذہب ہوں اور مجھ کو سوائے تقلید کے اور چارہ نہیں ۔ اور فرائد النور صفحہ ۹۰ و ۱۴ میں دوسروں کو فہمائش کرتے ہیں کہ فقہ حنفی چھوڑتے شرم آنا چاہئے اپنی فقہ حنفی کی پیروی کیجئے "

حیف اس تقلید و کذابی پر جو احادیث حرم مدینہ طیبہ کی آڑ میں تقلید حنفی المذہب کی بھی ناک کاٹ دی اور مولانا شہید مرحوم کو مورد الزام بیہودہ کا اتہام لگا کر سب وشتم روافض سے بھی زائد کیا گیا ۔ جو فی الواقع درپردہ امامنا المعظم امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ پر شرک عائد کیا گیا ۔ معاذ اللہ تعالیٰ من ھذا الجہل والخبث

سہ چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنہ پاکان برد

حالانکہ حقیقت میں جن مقامات کا حرم محترم ہونا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے جس طرح قبوں چلوں تھانوں کے مقامات پرستش کے صحراء و حوالی مزارات کو مثل حرم پاک خانہ کعبہ کے کرلینے کو تقویۃ الایمان میں ارشاد فرمایا گیا ہے وہ بیشک داخل شرک ہیں ۔ بخلاف مدینہ طیبہ کے کہ حرم محترم ہونا احادیث صحیحہ سے منصوص ہے ۔

قولہ صفحہ ۱۵۶ ۔ یہ تو ان بدنصیبوں کو کیا معلوم ہوگا روضہ طاہرہ کعبہ مکرمہ بلکہ عرش معلیٰ سے بھی افضل ہے ۔ علامہ عابدین شامی ردالمحتار ج ۲ صفحہ ۲۹۶ میں فرماتے ہیں ۔ فان الکعبۃ افضل من المدینۃ ماعدا القبر الشریف الاقدس وکذا الضریح افضل من المسجد الحرام وقد نقل القاضی عیاض وغیرہ الاجماع علی التفضیل حتی علی الکعبۃ وان الخلاف فیما عداہ ونقل من ابی عقیل الحنبلی ان تلک البقعۃ افضل من العرش وقد وافقہ السادات البکریون علی ذلک ۔ جس روضہ پاک کا یہ مرتبہ ہے اسکی زیارت کے لئے حاضر ہونا اس کے سامنے دعا کرنا اور مرادیں مانگنا شرک بتایا جائے خدا کی پناہ "

اقول ۔ پھر اسی غرض شرکیہ کے لئے تو مولوی نعیم الدین نے روضہ مطہرہ کو کعبہ مکرمہ ومعظمہ اور عرش معلیٰ سے افضل بتاکر اس کے سامنے دعا کرنا مرادیں مانگنا بتایا اور اس کے خلاف کہنے والوں کو بدنصیب کہا حالانکہ یہ وہ شرک ہے جس کے متعلق جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ڈرا کر فرمایا ۔ اللھم لاتجعل قبری وثنا یعبد اشتد غضب اللہ تعالیٰ علی قوم اتخذوا قبور انبیاءھم مساجد ۔ رواہ مالک فی الموطا صفحہ ۹۳ ۔ یعنی اللہ نہ بنا دیجیو میری قبر کو بت کہ پوجی جاوے شدت سے غضب ہوا اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں پر جنہوں نے کرلیا اپنے پیغمبروں کی قبروں کو سجدہ " اور خود مولوی نعیم الدین نے بھی اپنے رسالہ اسواط العذاب صفحہ ۵ میں لکھا ۔

چھٹی حدیث میں اس سے بھی زیادہ صراحت ہے کہ ارشاد فرمایا میری قبر کو بت نہ بنانا کہ پوجی جائے اللہ کا سخت غضب ہے اس قوم پر جس نے انبیاء کی قبور کو مساجد بنایا ۔ اس حدیث نے بتادیا کہ قبروں کو مسجد بنانے کے یہ معنے ہیں کہ ان کی عبادت کی جائے یا کم ازکم انہیں قبلہ بناکر ان کی طرف نماز پڑھی جائے ۔ اور اسی وجہ سے حضور نے یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائی ، اور اس سے اپنی امت کو باز رہنے پر تنبیہ فرمایا یہ ہر مسلمان کا ایمان ہے اور ہر مومن قبر کی عبادت کو شرک جانتا ہے ۔

معاذ اللہ کون مومن ہوگا کہ قبر کو معبود بنائے انتہی حالانکہ برخلاف اس کے یہ امر بدیہی مثل آفتاب روشن ہے کہ مسلمان بتہ عین قبروں کو سجدے طواف نذر ومنت چڑھاتے مرادیں مانگتے ندائیں کرتے ہیں جس طرح مولوی نعیم الدین نے بھی قبر کے سامنے تقویۃ الایمان کی ضد میں مرادیں مانگنے کو شرک نہ ٹھہرایا معاذ اللہ منہ "

پھر جبکہ ائمہ کرام نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ مکہ مکرمہ افضل ہے یا مدینہ طیبہ کیونکہ حرم محترم جانب اللہ تو دونوں ہی ہیں اور افضلیت بھی من وجہ دونوں میں ہے ۔ بلکہ طائف کے جنگل وج کو بھی حدیث میں حرام فرمایا ہے ۔ مگر جمہور ائمہ اس جانب ہیں کہ مکہ مکرمہ افضل ہے اور بعض اس طرف ہیں کہ مدینہ طیبہ افضل ہے ۔ چنانچہ امام نووی رحمہ اللہ شرح صحیح مسلم ج ۱ صفحہ ۴۴۶ میں فرماتے ہیں :۔

" فی مکۃ والمدینۃ ایتہما افضل ومذھب الشافعی وجماھیر العلماء ان مکۃ افضل من المدینۃ وان المسجد مکۃ افضل من مسجد المدینۃ ۔ قال اھل مکۃ والکوفۃ والشافعی وابن وھب وابن حبیب المالکیان مکۃ افضل ۔

اور امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ جن کو مولوی نعیم الدین نے کلمۃ العلیا صفحہ ۱۱ میں شیخ المشائخ قاضی القضات اوحد الحفاظ والرواۃ لکھا ہے ۔ فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۴ صفحہ ۹۳ میں فرماتے ہیں :۔

قولہ الا المسجد الحرام ۔ واستدل بھذا الحدیث علی تفضیل مکۃ علی المدینۃ لان الامکنۃ تشرف بفضل العبادۃ فیھا علی غیرھا مما تکون العبادۃ مرجوحۃ وھو قول الجمھور ۔

اور پارہ ۷ صفحہ ۲۳۳ و صفحہ ۲۳۶ میں فرماتے ہیں :۔

ان بعض البقاع افضل من بعض ولم یختلف العلماء فی ان المدینۃ فضلا علی غیرھا وانما اختلفوا فی الافضلیۃ بینھما وبین مکۃ ۔ لاکن لایلزم من حصول افضلیۃ المفضول فی شئ من الاشیاء ثبوت الافضلیۃ لہ علی الاطلاق ۔

پھر خود ردالمحتار فقہ حنفی مسلمہ مولوی نعیم الدین کی

تبویب القرآن ۔ مع حواشی تفسیر وحیدی ۔ اسمیں (۴۹) قرآن کی مختلف آیات مع ترجمہ یکجا ہیں ۔ قیمت للعہ دیجیے

ج ۲ ص۱۹ام مصری میں مرقوم ہے :۔

وفی آخر اللباب وشرحه اجمعوا علی ان افضل البلاد مکة والمدینة زادهما الله تعالیٰ شرفاً وتعظیماً واختلفوا ایهما افضل فقیل مکة وهو مذهب ائمة الثلاثة والمروی عن بعض الصحابة وقیل المدینة وهو قول بعض المالکیة والشافعیة وهو مروی عن بعض الصحابة۔

اور مولوی احمد رضا خان صاحب ملفوظات حصہ دوم ص۱۱ میں مرقوم ہے :۔

غرض حضور مدینہ طیبہ میں ایک نماز پچاس ہزار کا ثواب رکھتی ہے اور مکہ معظمہ میں ایک لاکھ کا اس سے مکہ معظمہ کا افضل ہونا سمجھا جاتا ہے۔ اور سیّدنا جمہور حنفیہ کا یہی مسلک ہے اور امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک مدینہ طیبہ افضل ہے"۔

پس بخلاف جمہور ائمہ کے بعض مالکیہ میں قاضی عیاض رحمہ اللہ کے قول کی بنا پر جو اسی اختلاف افضلیت کی فرع ہے تصریح الاقدس کو بلاخلاف بتانا کیونکر صحیح ہوگا۔ چنانچہ فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۵ ص۶۳ میں مرقوم ہے :۔

استثنی عیاض البقعة التی دفن فیها النبی صلی الله علیه وسلم فحکی الاتفاق علی انه افضل البقاع وتعقب بان هذا لایتعلق بالبحث المذکور لانه محله مایترتب علیه الفضل للعابد۔ وسبب تفضیل البقعة التی ضمت اعضاءه الشریفة انه روی ان المرء یدفن فی البقعة التی اخذ منها ترابه عندما یخلق رواه ابن عبد البر فی اواخر تمهیده ومن طریق عطاء الخراسانی موقوفاً وعلی هذا فقد روی الزبیر بن بکار ان جبرئیل اخذ التراب الذی خلق منه النبی صلی الله علیه وسلم من تراب الکعبة فعلی هذا فالبقعة التی ضمت اعضاءه من تراب الکعبة فیرجع الفضل المذکور الی مکة ان صح ذلک والله اعلم۔

اور ردالمحتار ج ۲ ص۲۴۳ میں مرقوم ہے :۔

وقد صرح التاج الفاکهی بتفضیل الارض علی السموات لحلوله صلی الله علیه وسلم بها۔ وقال النووی الجمهور علی تفضیل السماء علی الارض۔

پس مطابق روایت امام ابن عبد البرار و زبیر بن بکار رحمہما اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد اطہر زمین مکہ مکرمہ سے مخلوق ہوا اور مدفن مبارک مدینہ طیبہ میں بہرحال دونوں مقامات متبرکات کی افضلیت من وجہ متحقق ہے اور حسب تصریح علامہ شامی کے بقول جمہور ائمہ تفضیل سماء علی الارض ثابت ہوکر فضیلت عرش اعظم بھی واضح ہوگئی۔

مگر حیف ہے مولوی نعیم الدین کی بددیانتی اور تبراگوئی پر کہ اس بناء اختلاف بقول بعض کے اپنی مرادیں مانگنے کے نشہ شرکیات میں جمہور اکابر ائمہ کرام رحمہم اللہ جن میں بقول امام نووی اہل کوفہ اور بقول شیخ الطائفہ مولوی صاحب بریلوی جمہور حنفیہ بھی ہیں۔ سب کو بدنصیب قرار دیکر خود اپنی بدنصیبی سے مولوی نعیم الدین نے اپنی دنیا اور آخرت تباہ کی۔

قولہ ص۱۵۱ ردالمحتار ج ۲ ص۲۶۳ میں ہے۔

وان یاتی القبر الکریم فیسلم ویدعو ویسال الله الخ۔ خلاصہ یہ کہ رخصت کے وقت حاضر ہوکر سلام عرض کرے اور دعا کرے۔ یہ توفقہ کی عبارت ہے۔ قرآن کریم میں حضرت رب العزت ارشاد فرماتا ہے۔ ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاءوك فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحیما۔ تقویۃ الایمان والے کا شرک تو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں تعلیم فرما دیا وہ آستانہ پاک کے سامنے دعا کرنے کو شرک بتا رہا ہے۔ یہ نہیں ارشاد ہوتا کہ گنہگار مسجد میں جائیں کعبہ شریف میں آئیں اور بقول اسمٰعیل کسی کی چوکھٹ کے آگے دعا نہ مانگیں کہ یہ تقویۃ الایمان میں شرک بتایا ہے بلکہ یہ ارشاد ہے کہ آستانہ رسول پر حاضر ہوں ملخصاً بلفظہ۔

اقول۔ ردالمحتار کی عبارت سے جس میں مزار مبارک پر عرض سلام کے بعد دعا وسوال اللہ تعالیٰ سے صراحتاً مرقوم ہے مگر مولوی نعیم الدین نے بلا ترجمہ مجملاً فریبانہ با ظلمانہ خلاصہ نکالا کہ اور دعا کرے جس طرح خود اوپر تصریح کی کہ زیارت کے لئے حاضر ہونا اس کے سامنے دعا کرنا اور مرادیں مانگنا۔

پس اگر یہ شرکیہ روگ نہ ہوتا تو صاف مطابق اصل کے ترجمہ کیا جاتا کہ دعا وسوال اللہ تعالیٰ سے کرے پس یہ ہے شرکیات نعیمیہ کی خفیہ فریب کاری۔ علیٰ ہذا آیت وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا الخ پارہ ۵ سورہ نساء کا حکم جو بزمانہ حیات نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تھا نہ بعد وفات شریف۔ خود مولوی نعیم الدین کی مسلمہ مستندہ بوارق بدایونی ص۲۲۶ میں اس کا ترجمہ مرقوم ہے۔ اور ان لوگوں نے جس وقت اپنا برا کیا تھا اگر آتے تیرے پاس پھر اللہ سے بخشواتے اور بخشواتا ان کو رسول تو اللہ کو پاتے معاف کرنے والا مہربان۔

یعنی اگر وہ اپنے نفاق پر نادم ہو کر رسول کے پاس آتے اور خود بھی اللہ سے اپنی مغفرت چاہتے اور رسول بھی ان کے لئے معافی کی دعا مانگتا تو اللہ ان کی دعا قبول فرما لیتا۔ کیونکہ منافقین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رنج پہنچایا تھا اس لئے حاضر ہونے کو شرط فرمایا گیا۔ یہی اس آیت کا سیاق وسباق ہے۔ چنانچہ تفسیر مظہری ص۶۳۸ میں مرقوم ہے :۔

ای المنافقون بالنفاق والتحاکم الی الطاغوت تائبین بالاخلاص۔ بالتوبة عن النفاق واعتذروا الی الرسول صلی الله علیه وآله وسلم بالاخلاص۔

پس مولوی نعیم الدین کا یہ کہنا کہ یہ نہیں ارشاد ہوتا کہ گنہگار مسجد میں جائیں کعبہ شریف میں آئیں اور بقول اسمعیل کسی کی چوکھٹ کے آگے دعا نہ مانگیں بلکہ یہ ارشاد ہے کہ آستانہ رسول پر حاضر ہوں۔

کس قدر ظلم اور بے انصافی ہے کیونکہ مولانا شہید مرحوم کا یہ فرمانا کہ کسی قبر کی چوکھٹ کو بوسہ دیوے ہاتھ باندھ کر التجا کرے مرادیں مانگے تو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے۔ بلاشبہ حق ہے۔ جس طرح علامہ شامی جو مولوی نعیم الدین کے بڑے مستند ہیں ردالمحتار جلد ۲ ص۱۱۳ ایضاً مصری ص۱۳۹ میں فرماتے ہیں کہ جو اکثر عوام مزارات پر جا کر کہتے ہیں یا سیدی فلاں اگر میرا غائب آ جاوے یا مریض اچھا ہو جاوے یا میری حاجت پوری ہو جاوے تو تمہارے لئے اتنا سونا اتنی چاندی اتنا کھانا اور چراغ کیلئے تیل دونگا تو یہ اس کا کفر ہے انتہیٰ ملخصاً جس کی

تبویب القرآن۔ جدید اڈیشن۔ مع حواشی تفسیر وحیدی قرآن کی مختلف آیات مع ترجمہ یکجا ہیں۔ قیمت ۱۲

ahmadimuslim.de

فتاوی

س ۱۷۱ } کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے جوتا پہن کر نماز پڑھی اگر پڑھی تو کاہے کا ہے پڑی یا ہمیشہ پڑھی؟ (علی از سری نگر کشمیر)

ج ۱۷۱ } جوتا مثل کپڑے کے ہے۔ پاک ہے تو بے اختلاف نماز جائز ہے ناپاک ہے تو بالاتفاق ناجائز۔ اس لئے آنحضرت نے گاہے پاک جوتے میں نماز پڑھی ہے۔ حضرت انسؓ سے سوال ہوا تھا کیا آنحضرت نعلین سمیت نماز پڑھا کرتے تھے۔ حضرت انس نے کہا ہاں پڑھا کرتے تھے۔ (بخاری) مسئلہ تو یہی ہے لیکن جہاں اس پر عمل کرنے میں تفرقہ پیدا ہوتا ہو وہاں اس فعل کو بحکم حدیث ترک کر دینا بھی سنت ہے۔ کیونکہ فساد اور تفرقہ حرام ہے بلکہ نیکیوں کو برباد کرنے والا ہے (حی الحالقۃ)

س ۱۷۲ } زید بعد نماز جمعہ چار رکعت پڑھتا ہے اس مقصد سے کہ اگر نماز جمعہ میں کسی قسم کا بھول ہو تو وہ نماز جمعہ کے بدلے یہ چار رکعت ظہر کی ہو جائے گی یہ چار رکعت احتیاطاً پڑھتا ہے۔ آیا یہ پڑھنا زید کا از روئے قرآن و حدیث صحیح ہے یا غلط؟ (سائل ثناء اللہ خریدار اہلحدیث نمبر ۱۱۸۰۷ ضلع مالدہ)

ج ۱۷۲ } غلط۔ خلاف سنت اور وہم پرستی ہے

س ۱۷۳ } گائے کی قربانی قرآن مجید فرقان حمید سے ثابت ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۷۳ } قرآن مجید میں قربانی کا نام نسک ہے اور نسک کی بابت فرمایا ہے۔

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ (پ ۱۷۔ ع ۱۲)

یعنی ہر ایک امت کے لئے ہم (خدا) نے قربانی کا حکم دیا ہے تاکہ اللہ کا نام ذکر کریں انعام کی قسم کے چارپاؤں پر۔ لغت کی رو سے گائے انعام میں داخل ہے علی الابل والبقر والغنم۔ گائے کا نام خاص کر نہیں ذکر کیا۔ کیونکہ انعام بولنے سے گائے اس میں آجاتی ہے۔ اس لئے یہ مسئلہ مسلمانوں میں بے اختلاف مروج ہے۔

س ۱۷۴ } پیروں کا ماننا از روئے قرآن و حدیث ثابت ہے یا نہیں۔ ایک حنفی مولوی مالدہ کا کہتا ہے کہ پیروں کا ماننا قرآن سے ثابت ہے دوسری وجہ پیر کا ماننا یہ ہے کہ آج اگر کسی کا کوئی مقدمہ پیش ہو تو بغیر وکیل کے مقدمہ ہو نہیں سکتا۔ اسی طرح یہ پیر ہمارے گناہ اللہ تعالیٰ سے وکالت کر کے بخشوائیں گے۔ آیا قرآن کریم اور حدیث صحیح سے ماننا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۷۴ } قرآن شریف میں رسول علیہ السلام کو ہادی، مرشد اور مطاع بنانے کا حکم ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ (پ ۳۔ ع ۱۲) میری (رسول اللہ کی) پیروی کرو خدا تم سے محبت کریگا

س ۱۷۵ } (۱تا۳) کیا حدیث من مات و لیس فی عنقہ بیعۃ مات میتۃ جاھلیۃ (مسلم) صحیح ہے؟ (۲) فی زمانہ قابل عمل ہے یا نہیں؟ (۳) اگر نہیں تو کیوں کوئی نص صریح یا احادیث محمد صلی اللہ علیہ وسلم مانع ہیں؟ (۴) اگر حدیث مذکور قابل عمل ہے تو امام و سردار کی سخت ضرورت امت محمدیہ میں ہے یا نہیں؟ (ابو الحسان محمد سلیمان باول ریاست نابھہ)

ج ۱۷۵ } (۱تا۴) (۱) صحیح ہے۔ (۲) غیر منسوخ ہے تفصیل یہ ہے کہ امام شرعی اصطلاح میں نبی کو اور نبی کے بعد دوسرے درجہ میں اسلامی بادشاہ کو کہا جاتا ہے جیسے ارشاد ہے الامام جنۃ یقاتل من ورائہ (امام کے حکم کے ماتحت جنگ کی جائے) اس حدیث کا مطلب بہت سیدھا اور سیاسی پیچیدگیوں سے بالکل صاف ہے یعنی امام بصفت مذکورہ کسی ملک میں برسر حکومت ہو جس کا حکم نافذ ہو۔ اس ملک میں رہنے والا کوئی شخص اس کی بیعت اطاعت سے الگ رہے اور اسی علیحدگی میں مر جائے تو وہ شخص گمراہی میں مریگا کیونکہ اس نے بڑی نعمت کی ناشکری کی۔ لیکن جس ملک میں کوئی شخص ایسا امام نہ ہو وہاں دوسری حدیث کا عمل دخل ہوگا۔ اذا لم تکن جماعۃ ولا امام (بخاری) وہاں انفرادی زندگی گزارنے کا حکم ہے۔ کیونکہ عدم امام کے وقت تفرق اتصال ہو کر مسلمان بلکہ سارے انسان مختلف گروہوں میں منقسم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ارشاد ہے فاعتزل تلک الفرق کلھا۔ ان سب پارٹیوں سے الگ ہو رہنا۔

نتیجہ ہماری اس تشریح کا نتیجہ یہ ہے کہ اہل عرب پر اس حدیث کا حکم نافذ ہے کیونکہ وہاں امیر اور امام منفذ احکام موجود ہے (زادہ اللہ بنصرہ) ہم اہل ہند کے لئے دوسری حدیث واجب العمل ہے۔ ہاں نصب خلیفہ کرنے کے مکلف ہم بھی ہیں۔ کتب عقائد میں یہ مسئلہ بالتصریح لکھا ہے شرح عقائد وغیرہ ملاحظہ ہو۔ رہے آج کل کے امام اور امیر سو یہ لوگ بطور امیر سفر کے ہیں۔ ایسے امیر چند بھی ہوں حرج نہیں۔ ان کی اطاعت خاص افراد پر خاص کاموں میں ہے اس سے بڑھ کر نہیں جو ان میں سے خود یا اس کا کوئی حواری اس سے زیادہ کا دعوی کرتا ہے وہ اپنی حد سے تجاوز کرتا ہے جس کا وہ عند اللہ جواب دہ ہوگا۔

س ۱۷۶ } (۵تا۶) (۵) امام و سردار کیلئے محض شرط قریشیت ہی ہے یا ما اقاموا الدین بھی؟ (۶) اگر قریش ما اقاموا الدین نہ پایا جائے تو دوسری قوم میں بلحاظ ما اقاموا الدین امام و سردار ہو سکتا ہے یا نہیں؟

ج ۱۷۶ } (۵و۶) قسم اول کے لئے اگر لائق قریشی مل سکے تو قریشیت بہتر ہے نہ ملے تو جو شخص بھی لائق ہو۔ الائمۃ من القریش خبر ہے انشا نہیں فافہم۔ دوسری قسم کے واسطے قومیت کوئی شرط نہیں صرف لیاقت شرط ہے۔

نوٹ۔ جو لوگ ضرورت زمانہ بتا کر نالائقوں کو قابل کی حیثیت میں پیش کرتے ہیں ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جو جوان لڑکی کی شادی کسی ناقابل شخص سے کر دے۔ ایسی شادی پر ولیمہ کی دعوت چاہے کتنی ہی شان و شوکت سے ہو مگر اغراض شادی کے لحاظ سے بالکل بے سود اور نفی کے درجے میں ہے۔

س ۱۷۷ } اگر کوئی قریش یا عوام الناس حدیث ہذا کے بوجہ تغافل و تجاہل عامل نہ ہوں تو حدیث مذکور بالا کو زندہ کرنے کا کیا طریقہ اختیار کیا جاوے اگر نہیں تو کیوں؟

ج ۱۷۷ } زبان سے ترغیب اور تبلیغ کرنا۔

س ۱۷۸ } جماعت بلا امام و سردار کے بھی جماعت کا حکم رکھتی ہے یا نہیں؟ (ابو الحسان محمد سلیمان ریاست نابھہ)

ج ۱۷۸ } امام بخاری تو ایسی صورت میں جماعت کی

متفرقات

ثنائی برقی پریس امرتسر کے متعلق اطلاع

ثنائی برقی پریس امرتسر میں کام کرانے یا کسی امر کے دریافت کرنے کے متعلق جو صاحب خط وکتابت کریں وہ براہ راست "منیجر ثنائی برقی پریس امرتسر ہال بازار" کے نام سے کیا کریں۔ دفتر اہلحدیث اور پریس مذکور کا فاصلہ بہت زیادہ ہے۔ اس لئے احباب کے اس قسم کے خطوط کئی دفعہ پڑے رہتے ہیں جس سے ان کا حرج ہوتا ہے۔ لہذا نوٹ کریں کہ آئندہ اخبار اہلحدیث کے متعلق دفتر اہلحدیث میں لکھیں۔ اور پریس کے متعلق مراسلت یا ارسال زر وغیرہ پریس کے پتہ پر کیا کریں۔

نامہ نگار اصحاب | ایک ہی کاغذ پر کئی ایک باتیں لکھ دیتے ہیں۔ مثلاً مضمون کے ساتھ کسی کتاب کی فرمائش یا کسی پرچہ کے نہ پہنچنے کی شکایت، یا کسی مردہ کی وفات کی اطلاع۔ ایسا کرنے سے بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ آئندہ کو ہر بات الگ کاغذ پر لکھا کریں۔ چاہے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں پر لکھیں۔ لیکن ہر ایک مضمون الگ ہو۔ مثلاً شکایتی کاغذ الگ، اطلاعی الگ، فرمائشی الگ وغیرہ

تلاش عزیز | ابو حفص اللہ بخش واجلی کہاں ہیں جس کسی صاحب کو علم ہو وہ براہ مہربانی راقم کو اطلاع دیں۔ (عبدالعزیز خالد۔ از سیالکوٹ میانہ پورہ مسجد شیخاں)

یاد رفتگان | آہ! مولوی سلطان احمد لاہوری جماعت اہلحدیث کے پرانے رکن، اشاعت سنت میں سرد وگرم آزمودہ، ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہو گئے۔ اناللہ! مرحوم بڑے عیالدار تھے۔ متعدد صلبی بیٹے بیٹیاں اور نبیرے نواسے چھوڑ گئے۔

ایضاً | ایک نوجوان صالح عبدالجلیل اولاد اور دو بیویاں چھوڑ کر فوت ہو گیا۔ (خطیب محمد ایوب از سکندر آباد دکن)

ایضاً | میری بہن مہر النساء عمر ۶۰ سال فوت ہو گئی۔ اناللہ! (محمد ثناء اللہ خریدار اہلحدیث ضلع مالدہ)

اہلحدیث | ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم۔

معاونین اہلحدیث | کو "اہلحدیث" کی بقا کے لئے اسکے دائرہ اشاعت کو حتی الامکان وسعت دینی چاہئے تاکہ توحید وسنت کی صدا بلند ہو۔ اس میں طرفین کا فائدہ ہے۔ اس لئے ہر ایک خریدار ایک ایک نیا خریدار پیدا کرے۔ ہمسایہ اقوام اپنی اشاعت کے لئے بہت کچھ کر رہی ہیں مگر افسوس ہے کہ جس جماعت کا کام ہی صرف توحید وسنت کی اشاعت تھا وہ آج کل بالکل خاموش ہے۔

مدرسہ علوم القرآن مدینہ منورہ | کی جو رقوم دفتر ہذا میں بطور امانت جمع ہیں ان میں سے مورخہ ۲۷ جولائی ۳۵ء کو مبلغ [illegible] روپیہ بدست مولوی عبدالرحمن صاحب آزاد منیجر مدرسہ مذکور ساکن گوجرانوالہ کو دیئے گئے۔

مقدمات میں کامیابی | احناف کی طرف سے جماعت اہل حدیث کیندرہ پاڑہ ضلع کٹک پر جو مقدمات دائر تھے ان میں جماعت اہل حدیث کو تین عدالتوں سے فتح نصیب ہوئی الحمد للہ۔ مگر اب مخالفین نے ہائیکورٹ میں اپیل دائر کر دی ہے۔ اس لئے اس کی پیروی بھی لازمی ہے سابقہ روپیہ فراہم شدہ خرچ ہو چکا ہے اب آخری منزل باقی ہے۔ اصحاب خیر اس دفعہ بھی امداد فرمائیں۔

راقم میر محمد شریف امین وخازن انجمن اہل حدیث کیندرہ پاڑہ ضلع کٹک۔

ایضاً | احناف نے ہم پر دو فوجداری مقدمات دائر کر رکھے تھے۔ جن میں ہمیں کامیابی ہو گئی ہے اب ہمارا ایک مقدمہ ان پر دائر ہے۔ ناظرین اس میں کامیاب ہونے کی دعا کریں۔ عبدالغنی اینڈ برادرز ٹرلام۔

قانون مسجد | جو اردو وانگریزی میں بصورت کتاب چھپا ہوا ہے۔ اس کی مقدمہ مذکور میں اشد ضرورت ہے جس کسی صاحب کے پاس ہو ضرور بھیج دیں۔ کار ثواب ہے۔ (عبدالغنی مذکور)

تلاش معاش | احقر مدرسہ دیوبند کا فارغ التحصیل اور الہ آباد یونیورسٹی کا عالم بھی ہے۔ درس تدریس سے بخوبی ماہر ہے۔ ضرورت مند اصحاب مجھ سے خط وکتابت کریں (ابو عرفان محمد سلیمان بہاری موضع چھندوارہ ڈاک خانہ بھینڈاری ضلع پٹنہ)

وی پی بھیجے گئے | مندرجہ ذیل خریداران کو حسب الاعلان مورخہ ۱۹ جولائی اخبار اہلحدیث کے وی پی بھیجے گئے۔ اب مکرر یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ خدانخواستہ اگر کسی صاحب کا وی پی واپس ہو جائے تو وہ قیمت اخبار بہت جلد ارسال کر دیں۔ ورنہ وی پی کے واپس موصول ہونے کے بعد ایک ہفتہ تک انتظار کر کے اخبار بھیجنا بند کر دیا جائیگا۔

۲۸۵۹ - ۳۲۵۷ - ۴۴۳۴ - ۴۵۳۵ - ۵۳۲۹
۷۵۴۵ - ۸۵۱۸ - ۸۵۳۶ - ۸۵۴۷ - ۸۵۶۸
۹۸۹۰ - ۹۹۶۷ - ۱۰۳۴۵ - ۱۰۶۸۲ - ۱۰۹۷۱
۱۰۹۷۳ - ۱۱۲۰۱ - ۱۱۴۳۴ - ۱۱۵۹۰ - ۱۱۶۸۹
۱۱۶۹۱ - ۱۱۶۹۸ - ۱۱۶۹۹ - ۱۱۷۰۹ - ۱۱۸۰۳

قیمت جلد بھیجیں | مندرجہ ذیل حضرات کی قیمت ختم ہوئے کئی ماہ ہو چکے ہیں۔ کئی دفعہ یاد دہانی کرانے کے باوجود تاحال وصول نہیں ہوئی اس لئے آخری اطلاع دی جاتی ہے کہ ۱۵ اگست تک قیمت ضرور بھیجدیں ورنہ مجبوراً اخبار بند کر دیا جائے گا۔

۸۱۳ - ۶۳۳۶ - ۶۶۶۴ - ۷۴۵۳ - ۸۹۷۰
۹۰۱۹ - ۹۲۴۲ - ۹۶۹۱ - ۱۰۳۱۴ - ۱۰۴۴۵
۱۰۵۳۰ - ۱۰۵۴۸ - ۱۱۱۹۴ - ۱۱۳۱۳ - ۱۱۵۰۲
۱۱۹۰۲ - ۱۱۹۳۲ - ۱۱۹۵۹ - ۱۱۹۶۰ - ۱۱۹۶۷
۱۱۹۹۸ - ۱۱۷۷۳

مضامین آمدہ | عبدالعزیز۔ صوفی محمد عالم۔ محمد سلیمان عبدالعزیز ناگی۔ محمد عابد۔ مقصود حسن۔

غیر مقبولہ | تعلیم شریعت۔

جلسہ دستار بندی | مدرسہ محمدیہ لشکر گوالیار کا جلسہ ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ کو منعقد ہوا۔ جس میں دو فارغ التحصیل طلباء مولوی محمد انور و مولوی عبدالرحیم کو مدرسہ کی طرف سے دستار بندی کرائی گئی۔ (سیکرٹری مدرسہ)

جنازہ غائب | مسجد اہل حدیث حیدر آباد دکن میں لارڈ ہیڈلے فاروق اور مولوی عبدالغفور غزنوی مرحومین کا جنازہ غائب پڑھا اور دعائے مغفرت کی۔ (یونس خان منیس دتاولی ضلع علیگڑھ)

محمدیہ پاکٹ بک۔ مرزائیت کی تردید میں ایک فاضلانہ (۵۸۴) نئی تصنیف۔ قیمت ۱۲/ (منیجر اہلحدیث)

ملکی مطلع

ملک حجاز پر مسلم مہربانوں کی نظر

یورپ میں مذہبی اور اخلاقی ہر قسم کے عیب ہیں. بلکہ یہ کہنا بھی بجا ہے کہ دنیا کے سارے مذاہب بالاتفاق جن کاموں کو برا جانتے ہیں وہ آج یورپ میں پائے جاتے ہیں. مگر پھر بھی یورپین قومیں ترقی پر ہیں. اس کی وجہ کیا ہے؟ وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے ملکی کام پر ہر طرح متفق ہیں. ان میں بھی پارٹیاں ہیں مگر جو پارٹی برسر اقتدار آتی ہے دوسری جو ابھی کل تک برسر حکومت تھی وہ آج کی برسر حکومت جماعت کی مدد نہ کریگی تو مخالفت بھی نہ کریگی. اس لئے تنازع کی صورت پیدا نہیں ہوتی. ہم ایشیائیوں خاصکر مسلمانوں میں یہ وصف نہیں. ان میں عام طور پر یہ پایا جاتا ہے کہ مخالف پارٹی برسرکار پارٹی کے کام میں خلل اندازی کرتی ہے. اور کچھ نہ ہو تو اپنے حریف کو بدنام کرنے سے تو باز نہیں رہتی.

اس میں شک نہیں کہ ملک حجاز (حرمین شریفین) مسلمانوں کا مشترک ملک ہے گو وہاں حکومت کسی قوم کی ہو مگر روحانی تعلق سب کو برابر ہے. اس لئے جن دنوں ترکوں کی حکومت تھی سب مسلمان عملی ہمدردی کرتے تھے. مگر جب سے نجدی قوم کو خدا نے خدمت مقامات مقدسہ سپرد کی ہے ہندوستان کے قبہ پسند حضرات لگاتار مخالفت کرتے چلے آئے ہیں. اس لئے کہ انتظام اچھا نہیں؟ نہیں بلکہ اس لئے کہ نجدیوں نے توحید کے نشے میں تمام قبے گرا دیئے جو توحید میں خلل انداز تھے. جہاں مسلمان غیراللہ کے آگے سربسجود ہوتے تھے. پس اس فعل پر ساری خفگی ہے ہمارا معاصر اخبار "سیاست" لاہور اس مخالفت میں پیش پیش ہے. چنانچہ اسی اخبار کی تحریک سے کانپور میں چند بریلوی خیال کے قبہ پسند علماء کرام نے جمعیۃ العلماء کے نام سے ایک رزولیوشن پاس کیا ہے. جس کے الفاظ یہ ہیں.

مرکز اسلام کو خطرۂ عظیم

مرکزی جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا یہ جلسہ ملک حجاز و نجد ابن سعود اور انگریزی کمپنی کے معاہدہ تعدین پر کامل غور کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ یہ معاہدہ مرکز اسلام حرمین شریفین کے لئے ایک شدید سیاسی خطرہ ہے اور اس جلسہ کی رائے میں حجاز کی مذہبی و سیاسی آزادی میں صریح مداخلت ہے اور اس لئے اس سے مذہب و سیاست کے خلاف جو خطرناک نتائج برآمد ہونگے ان کی ذمہ واری معاہدہ کرنے والے فریقین پر عائد ہوگی. بس یہ جلسہ اس معاہدہ کے برخلاف پرزور صدائے احتجاج بلند کرتا ہے اور اس کے خلاف ایک موثر و وسیع لائحہ عمل تیار کرنے کے لئے یہ قرار دیتا ہے کہ اس معاہدہ کی اردو و انگریزی کاپیاں ممبران اسمبلی و اراکین کونسل اور ہر خیال و مشرب کے علماء و زعما کے نام بھیج کر استصواب رائے کیا جائے اور اس کے بعد ایک اہم کانفرنس میں جس میں ہر خیال کے مسلمان شریک ہوں اس معاہدہ کے خلاف عملی کاروائی کرنے کے لئے موثر قدم اٹھایا جائے."

(سیاست لاہور. ۲۶ جولائی ۱۹۳۵ء ملک)

اہلحدیث کاش! ہمارے معزز علماء اس معاہدہ کو خود دیکھتے اور اس کے الفاظ نقل کرتے. حقیقت یہ ہے کہ اس معاہدہ میں حرمین شریفین داخل ہی نہیں. پہاڑوں میں پٹرول اور تیل مٹی وغیرہ کی تلاش کا ٹھیکہ ایک امریکن کمپنی کو دیا گیا ہے وہ بھی ماورائے حجاز. اس پر ان لوگوں کو رنج کیوں ہے؟ رنج اس لئے ہے کہ عرب کے پہاڑوں سے اگر یہ چیزیں مل گئیں تو حکومت نجدیہ کو بڑی قوت حاصل ہوگی جو ان برادران اسلام کو ناگوار ہے کیونکہ ان کا اصول وہی ہے جو کسی عربی شاعر نے اپنی قوم کا حال بیان کرتے ہوئے بتایا ہے

صُمٌّ اِذَا سَمِعُوا خَيْرًا ذُكِرْتُ بِهٖ
وَاِنْ ذُكِرْتُ بِشَرٍّ عِنْدَهُمْ اُذُنٌ

میری قوم جب میری کوئی اچھی بات سنتی ہے تو کان سے بہری ہو جاتی ہے اور جب کوئی برائی سنتی ہے تو ہمہ تن گوش ہو جاتی ہے.

اس جماعت کی نیک نیتی کا ثبوت اتنا ہی کافی ہے کہ جب حکومت حجاز کی یمنی حکومت (جو زیدی فرقہ کی نیم شیعہ ہے) سے جنگ چھڑ گئی تو اہل سنت والجماعت کے یہ ارکان دل سے متمنی تھے کہ نجدیوں کو شکست ہو. کیوں؟ اسلئے کہ

ہم نہ پہنچیں اپنے مطلب کو نہ پہنچیں پر خدا
یہ نہ سنوائے کہ مطلب غیر کا پورا ہوا

آخر جو ہوا دنیا نے دیکھ لیا. اب جو تجویز یہ حضرات کرینگے اس کا انجام بھی دیکھ لینگے. انشاءاللہ.

ریاست مالیرکوٹلہ

پنجاب میں ایک اسلامی ریاست ہے. موجودہ والی ریاست کے والد نواب ابراہیم علی خان صاحب بڑے نیک دل حاکم تھے. دو عالم مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی (امرتسری) اور مولوی نظام الدین صاحب مرحوم ان کے مصاحب رہتے تھے. ریاست میں بالکل معمولی عملہ تھا. ایک تحصیلدار، ایک عدالتی (حاکم) اور محکمہ پولیس اور بس. محاصل کل اڑھائی لاکھ سالانہ تھے. نہ کوئی شراب کی دکان تھی نہ نشہ نہ قماربازی. رعایا سب خوش و خرم تھی. موجودہ نواب صاحب نے ریاست کو ترقی دی شراب کے ٹھیکے دئیے اور دکانیں جاری ہوئیں. سٹے سے بڑی آمدنی ہوئی. قماربازی کی اجازت ملی بے انتظامی اور فضولخرچی کے باعث ریاست مقروض ہوگئی. نواب صاحب کا وظیفہ مقرر ہوگیا. محاصل کی جانچ پڑتال کے لئے انگریزی حکومت نے ایک افسر مقرر کر دیا. آج کل ریاست میں بڑا فساد ہے ہندوؤں نے (شاید کسی دشمن کے بہکانے سے) آرتی کرنا (گانا بجانا) نماز مغرب کے ساتھ ہی شروع کر دیا. مسلمانوں نے فریاد کی. نواب صاحب نے دفعہ ۱۴۴ نافذ کرکے مسلمانوں کو نماز مغرب کے لئے مساجد میں جانے سے روک دیا. مسلمانوں نے اس حکم کو اپنے دین کی ہتک جان کر حکم عدولی کی. نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان پٹے اور سینکڑوں داخل جیل ہوئے ابھی ان مظلوموں کی رستگاری کا فیصلہ نہ ہوا تھا کہ اخبارات میں خبر آگئی کہ نواب صاحب مع اہل و عیال ریاست

لہ بعد میں خبر آگئی کہ سب مسلمان رہا کردیے گئے اور آرتی کا وقت بعد

مالیرکوٹلہ چھوڑ گئے۔ ایسی حالت زار میں برضی خود گئے ہیں تو شان حکومت کے خلاف ہے اور اگر باشارہ حکومت اعلیٰ گئے ہیں تو اس شعر کا مصداق ہے ؎

دیدی کہ خونِ ناحق پروانہ شمع را
چنداں امان نداد کہ شب را سحر کند

اٹلی اور ابی سینیا

گذشتہ پرچہ اہلحدیث میں ہم بتا چکے ہیں کہ بوجہ ہجرت اولیٰ ہم کو ابی سینیا (حبشہ) سے خاص تعلق ہے۔ اس لئے اس کے حالات سے ہمیں دلچسپی ہے آج ایک مضمون کا اقتباس اس غرض سے درج کیا جاتا ہے۔ (اہلحدیث)

"یہ امر صاف ظاہر ہے کہ اگر ابی سینیا کے مختلف نسلی اور مذہبی طبقے متحد ہو کر اٹلی کا زبردست مقابلہ کریں تو اسے نہ صرف ایک طویل عرصہ کے لئے جدوجہد کرنی پڑے بلکہ اسے یہ جدوجہد نہایت ہی مہنگی پڑے۔ اس وقت ابی سینیا میں غیر ممالک اور خاصکر اٹلی کے خلاف بے اعتمادی اور بدگمانی کا زبردست جذبہ پیدا ہو رہا ہے اور لوگوں میں اپنے وقار اور اپنی شان کو برقرار رکھنے کا حد سے بڑھ کر خیال ہے۔ تمام ملک متحد ہو رہا ہے۔ یہ اندازہ لگانا ناممکن ہے کہ طویل جنگ میں یہ اتحاد قائم رہ سکتا ہے یا نہیں۔ لیکن اس کا نتیجہ کم از کم اتنا ضرور ہوگا کہ اٹلی کو اپنے مقصد کے حاصل کرنے میں کئی مشکلات پیش آئیں گی۔ جب تک ابی سینیا میں پھوٹ نہ ہو میگدالہ کی طرف ہماری پیشقدمی اور ایری ٹیرین میدان پر اٹلی کا قبضہ ناممکن ہے۔ مینلیک (شاہ حبش) نے اپنی زبردست شخصیت اور بے شمار سامان جنگ اور اپنی فوجی قابلیت کے باعث ابی سینیا کی چھوٹی چھوٹی ریاستوں پر اپنا تسلط قائم رکھا۔ اس نے تمام مسلح اور غیر مسلح صوبجات کو متحد بنا کر ایک عظیم الشان سلطنت قائم کر لی۔ اور خانہ بدوش قبائل کو اپنے ماتحت کر لیا۔ مگر اس کی موت کے بعد کئی موقعوں پر نفاق انگیز طاقتیں رونما ہوئیں۔ لیکن اگر اب بھی تمام ابی سینیا متحد ہو جائے تو اٹلی کو کئی پیچیدگیوں کا سامنا کرنا پڑیگا۔ کیونکہ ابی سینیا کو فوجی سپاہیوں کی جو بہادری اور ہوشیاری میں اطالوی سپاہیوں سے کم نہ ہوں گے۔ کمی نہ ہوگی۔ البتہ اتنی تکلیف ضرور ہوگی کہ ابی سینیا میں ذرائع آمد و رفت اچھے نہیں۔ اس لئے ایک مقام پر ایک لاکھ سے زیادہ فوجی سپاہیوں کا اکٹھا ہونا مشکل ہو جائے گا اور وہ بھی زیادہ عرصہ تک وہاں نہیں رہ سکیں گے کیونکہ مقامی خوراک کا ذخیرہ اس کے لئے ناکافی ثابت ہوگا۔

سامان جنگ اس کے علاوہ فوج کو صرف رائفلوں سے ہی مسلح کیا جاسکتا ہے اور وہ بھی پرانے نمونوں کی اور خراب حالت میں ہیں۔ موجودہ زمانہ کی رائفلوں اور مشین گنوں و دیگر سامان حرب کی ملک میں بہت کمی ہے۔ بارود وغیرہ کی بہم رسانی بہت محدود ہے۔ نیز ابی سینیا کے لوگ اتنے اچھے نشانہ باز بھی نہیں۔ ان کی طبیعت جنگجویانہ واقع ہوئی ہے۔ مگر انہیں موجودہ زمانہ کے جنگی ہتھیاروں سے کام لینا نہیں آتا۔ اس لئے یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اگر وہ اپنی پرانی روایات پر ہی قائم رہے تو ان کے کامیابی حاصل کرنے کے امکانات بہت کم ہوں گے اور جب تک دشمن ملک غلطیاں نہ کرلے۔ ان کے لئے مشین گنوں اور رائفلوں کا مقابلہ کرنا ناممکن ہو جائے گا۔ اطالوی افریقہ اور یورپ میں کئی لڑائیاں لڑ چکے ہیں اور وہ فن سپاہ گری کے ماہر ہیں۔ اور ابی سینیا کے محض چند ہزار سپاہی ایسے ہونگے جنہوں نے یورپین طرز کی فوجی تعلیم و تربیت حاصل کی ہوئی ہوگی ان کے لئے طویل عرصہ تک اپنی حفاظت کرنا مشکل ہوگا کیونکہ سامان جنگ اور رسد کی باقاعدہ بہم رسانی ناممکن ہوگی۔ لیکن اگر ابی سینیا کی فوج نے اِکے دُکے اور بے قاعدہ حملے کرنے شروع کر دیئے تو اطالوی فوج کا ایک جگہ پر ڈٹ کر لڑنا مشکل ہو جائیگا۔

اطالوی نقطۂ نگاہ اگر اس تمام معاملہ کو اطالوی نقطۂ نگاہ سے دیکھا جائے تو کسی ایسی مہم کی جس کا جلدی سے فیصلہ ہو سکے کوئی توقع نہیں۔ چونکہ سڑکیں اور آمد و رفت کے دیگر ذرائع خراب ہیں۔ اس لئے برسات کے موسم میں مہم کو جاری رکھنا اور بھی مشکل ہو جائیگا۔ اگر اٹلی کو جبوتی ریلوے کے استعمال کا موقعہ مل جائے تو اس کا کام نہایت آسان ہو سکتا ہے۔ لیکن اس حالت میں اسے اپنی بستیوں میں اپنے طاس قائم کرنے پڑیں گے۔" (پرتاپ لاہور ۲۸ جولائی ۱۹۳۵ء صفحہ ۱۳)

لاہوری مسلمان

قضیہ مسجد شہید لاہور میں مسلمانان لاہور ناکام ہو کر آپس میں لڑنے لگ گئے۔ جماعت احرار کے خلاف عموماً ہر جگہ مخالفت اور بدگوئی کی جارہی ہے۔ اخبار ریاست بلکہ احرار کا حامی اخبار "زمیندار" بھی احرار کے مخالف ہوگئے ہیں۔ اناللہ! ایسی صورت میں جتنی بھی ناکامی ہو قرآن مجید کی صداقت ہے۔ جس کا ارشاد ہے۔ لَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ بعد کی خبر ہے کہ سب پارٹیاں متفق ہو گئی ہیں۔ (خدا کرے)

سرکاری اعلان

پنجاب گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ ۲۰ اور ۲۱ جولائی کو گولی چلنے اور پولیس اور فوج کی جمعیت کے ساتھ لوگوں کی مڈبھیڑ سے جو اشخاص مقتول و مجروح ہوئے ہیں ان کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے جس کے ارکان حسب ذیل ہیں۔ (۱) کرنل ایچ۔ کے راونٹری ایم۔ سی۔ آئی۔ ایم۔ ایس (چیئرمین) (۲) میاں عبدالعزیز بیرسٹرایٹ لا (۳) خلیفہ شجاع الدین بیرسٹرایٹ لا۔ (۴) خانصاحب میاں امیرالدین۔ (۵) مسٹر کے۔ ڈی۔ ایف۔ مورٹن۔ آئی۔ سی۔ ایس۔ (سیکرٹری)

کمیٹی سول سرجن کے دفتر واقع کچہری روڈ لاہور میں روزانہ اپنا اجلاس کریگی اور جن اشخاص کو مقتولین و مجروحین کی تعداد کے متعلق کچھ معلومات حاصل ہوں ان سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ تعطیلات کے علاوہ کسی روز ۹ اور ۱۱ بجے قبل دوپہر کے درمیان کمیٹی کے روبرو حاضر ہوں۔ پنجاب گورنمنٹ پہلے ہی اعلان کر چکی ہے کہ کوئی شخص جو خود زخمی ہو یا نہ ہو کمیٹی کے روبرو آئیگا اس پر مقدمہ نہیں چلایا جائے گا۔

مقتولین و مجروحین کی جو فہرست سردست حکام کے پاس موجود ہے اس کا ملاحظہ صاحب سول سرجن کے دفتر میں معمولی اوقات دفتر کے اندر کیا جاسکتا ہے۔

لاہور ۲۹ جولائی ۱۹۳۵ء

فضل الٰہی
ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب

ahmadmuslim.de

ہیضہ کے واسطے امرت دہارا سے بڑھکر دوا نہیں

آج کل ہمیشہ پاس رکھو!

کو وقت بیوقت بہت سے خرچ تکلیف اور دکھ سے بچاوے۔ نقلوں سے بچو! تاکہ بھروسہ کر کے سخت حالتوں میں بھی پچھتانا نہ پڑے ہیضہ کے دنوں میں ذرا بھی طبیعت خراب ہو پیٹ کی کوئی خرابی ہو فوراً ہیضہ کا شک ہو جاتا ہے آج کل ویسے ہی دن ہیں ذرا سے کھانے پینے کی بدپرہیزی سے طبیعت خراب ہونے لگتی ہے۔ امرت دھارا فوراً ان تکالیف کو دور کر دیتی ہے۔ اگر ہیضہ (ایشور نہ کرے) شروع ہو جاوے تو بھی امرت دھارا فوراً شروع کر دو۔ تمام تکالیف فوراً دور ہونگی۔ اگر کسی سخت حالت میں دست وقے بند نہ ہوتے ہوں کمزوری بہت ہوگئی ہو اور تکلیف کم ہوتی نظر نہ آتی ہو تو فوراً **پران داتا** کی گولی دیدو۔ ایک ہی گولی سے دست وقے اکثر بند ہو جاتے ہیں۔ دونو ادویات پاس رکھو اور پھر ایشور کی کرپا سے کوئی خطرہ نہیں رہتا ہے۔

قیمت امرت دہارا سالم شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ۔ نمونہ کی شیشی آٹھ آنہ۔ قیمت پران داتا صرف ۵ گولی ایک روپیہ

سینکڑوں رائوں میں سے ایک ایک کا خلاصہ

(امرت دھارا) جناب لالہ مول چندصاحب بہادر لالہ گیان چند صاحب سب اوورسیر تحریر فرماتے ہیں۔ ہماری پن چکیوں کے لالہ صاحب کے لڑکے کو ہیضہ ہو گیا سب گھبرائے۔ میں نے وہاں جا کر معری ڈھونڈی صرف پانی میں ہی ۳ بوند دیدیں۔ پلاتے ہی فوراً آرام ہو گیا۔

(پران داتا) جناب محمد دین حافظ علی صاحبان ضلع بلہاری دکن سے لکھتے ہیں:۔ آپ نے ہیضہ کے لئے جو پران داتا بھیجی تھی اس کا استعمال کیا گیا۔ سچ ہے ایشور نے آپ کی دوائی میں عجیب اثر رکھا ہے۔ خدا اس کا بدلہ دیوے۔ (۸۵)

خط وکتابت ونار کے لئے پتہ:۔ **المشتہر منیجر امرت دہارا اوشدھالیہ امرت دہارا بھون امرت دہارا روڈ۔ امرت دہارا ڈاک خانہ لاہور** امرت دھارا ۲۳ لاہور

قادیان میں زلزلہ برپا کر دینے والی لاجواب کتاب

حالات مرزا

۱۲/۱۲

یعنی

مرزائی مذہب کی اصلیت

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی وقادیانی تحریک کے لئے شمشیر براں ہے۔ قیمت صرف ۵، بیرونجات سے منگوانے والے حضرات ۵ کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔

(پتہ) محمد اسحاق دفتر کتب خانہ حقانی امرتسر

مفت۔ کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب

۲۶/ **ناظرین کرام** آپ اس بات سے خوب اچھی طرح واقف ہیں کہ موسم برسات بہت ہی خطرناک ہوتا ہے کیونکہ اس موسم میں اگر ذرہ بھی بدپرہیزی ہو جائے یا کھانا کھانے میں ذرہ بھی بے احتیاطی ہو جائے تو معدہ بہت ہی خراب ہو جاتا ہے۔ جس سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں مثلاً بدہضمی، درد شکم نفخ ہو جانا، کھٹے ڈکار آنا۔ منہ سے بدمزہ پانی بہنا، ہیضہ، اسہال، پیچش، کھانا ہضم نہ ہونا وغیرہ۔ اس لئے آپ کو چاہئے کہ ہماری مشہور ہردلعزیز ایجاد اکسیر ہاضمہ کا استعمال کھانا کھانے کے بعد ضرور کیا کریں۔ جو آپ کو ہر طرح سے محفوظ رکھیگی۔

قیمت فی ڈبہ ۸، محصول ۵، زیادہ اشتہار پہلے پرچوں میں ملاحظہ فرماویں۔ جگہ تنگ ہونے سے شہادات درج نہیں کی جاتیں۔

پتہ:۔ **اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر**

۴/

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور عینک سے بے پرواہ کر دیتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۸

منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

سیف اللہ۔ حضرت خالد بن ولید رضی کی سوانحعمری۔

قیمت ۸۔ ملنے کا پتہ:۔ **دفتر اہلحدیث امرتسر**

ahmadimuslim.de

مومیائی

۲۳/۱۵

مصدقہ علماء اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق، دمہ، کھانسی، اریزش، کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور شانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جہاں یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲؍ - آدھ پاؤ ۲؍ - پاؤ بھر ۴؍ مع محصول ڈاک - ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

تازہ ترین شہادات

جناب عبدالرحیم صاحب ریونیو انسپکٹر وٹمگل "آپ نے جو مومیائی پیشتر روانہ کی تھی اس سے فائدہ نظر آیا۔ ایک چھٹانک اور روانہ فرمائیے۔" دیکم جون ۱۹۳۵ء

جناب شیخ چھوٹن صاحب داناپور "میں نے کئی حکیموں سے علاج کرایا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اور آپ کی مومیائی دو روز کھائی تو خدا کے فضل سے اب مجھ کو آرام کی صورت ہے۔ اب ایک چھٹانک شیخ عظیم بخش صاحب کے نام بھیجیں۔" (۲۲ جون ۱۹۳۵ء)

جناب محمد اسحاق صاحب آرہ "میں نے آپکی مومیائی کئی آدمیوں کو منگا کر دی بہت فائدہ ہوا۔ ایک چھٹانک منشی میاں صاحب کے نام بھیجدیں۔" (۲۸ جون ۱۹۳۵ء)

منگانے کا پتہ:- **حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرت سر**

(۸۶۶)

تمام دنیا میں بےمثل

۱۵/۱

سفری شمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بےنظیر

مشکوٰۃ مترجم ومحشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بےنظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

ہندوستانی ممیرے کا سرمہ

۲۵/۱۵

سیاہ وسفید رجسٹرڈ ۱۶۷۵

یہ آنکھوں کی اکسیر و بےنظیر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ کی دوائیاں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے۔ اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، دھوہے، اکرے، انکھ جنی، پرانی لالی، جالا، پھلی، پھیڑ، ناخونہ، ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ۱؍ کے ٹکٹ بھیجکر منگوالو اور آزمالو۔ قیمت فی تولہ عہ مع خوبصورت سرمہ دانی وسلائی کے ۴؍ تولہ۔

سرمہ سفید قسم اعلیٰ اچھے موتیوں وبیش قیمت ادویات سے مرکب بنائت سریع الاثر قیمت عنہ روپیہ تولہ۔

نمونہ مفت منگوائیں

پتہ:- منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

ہر خاص وعام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلا نو ایجاد رجسٹرڈ

۱۱/۴

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج وکمزوری جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کردے اس کو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے طیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلا سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہو چکے ہیں۔ اس کے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔ قیمت ایک بکس ۳؍ مع

پتہ:- **ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ**

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب جج صاحب بہادر مطالبہ خفیفہ بٹالہ

نمبر مقدمہ ۳۰۳ بابت ۱۹۳۵ء

لالہ گنیا لال ولد موہن لال کھتری سیٹھ سکنہ قادیان تحصیل بٹالہ

بنام سلطان ولد خدابخش ذات راجپوت سکنہ قادیان تحصیل بٹالہ

دعویٰ -/۳۵

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی سلطان مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام سلطان مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر سلطان مذکور تاریخ ۲۶/۷ کو مقام بٹالہ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آویگی

آج بتاریخ ۲۳/۷/۳۵ بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

ahmadimuslim.de

ضرورت ہے ۱/۲

سکول فار الیکٹریشنز کو دھیانہ (گورنمنٹ ریکگنائزڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں۔ یاد رہے کہ پنجاب، فرانٹیر اور صوبہ دہلی میں ماسوا سکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیویٹ درسگاہ لوکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں۔ پراسپکٹس مفت۔ (منیجر)

دانت ۱/۲

نو ایجاد کرشمہ ایم اے رجسٹرڈ

پین لیس ٹوتھ ایکسٹریکٹر پانچ بوند لگانے سے ہلتا اور بغیر ہلتا ہوا داڑھ دانت بلا تکلیف اور بنہایت آسانی سے نکل آتا ہے بالکل بے ضرر ہے، اور ارسی خواہ ہاتھ سے اٹھا لیجئے۔ قیمت فی تولہ شیشی ۱۲؍ علاوہ محصول ڈاک

پتہ۔ ایم۔ اے کیمیکل ورکس رجسٹرڈ کچھلا گیٹ ادجھیانی (بدایوں) یو۔ پی

شائقین عطریات و اہلحدیث حضرات

خاص طور پر توجہ فرمائیں۔ اگر آپ کو عطریات وغیرہ کی ضرورت ہو تو خالص مال ہم سے منگوائیے۔ اول تو آپ کے بھائی کی امداد ہوگی۔ دوسرے فی روپیہ ایک آنہ تبلیغ اہلحدیث امرتسر مولانا ثناء اللہ کی خدمت میں جائیگا۔ عمل مال نقد یا وی پی روانہ ہوگا۔

عطر گلاب۔ کیوڑہ۔ حنا۔ مشک حنا۔ خس۔ چنبیلی۔ موتیا۔ وغیرہ فی تولہ ۱۲؍۔ عہ۔ عہ۔ ۶؍ سے عہ تک۔ روح خس فی تولہ ۶؍۔ ۔ ے۔ عہ۔ روغن چنبیلی۔ بیلہ۔ گل روغن وغیرہ فی سیر عہ۔ ۶؍۔ ے۔ للعہ۔ عہ۔ عہ۔ فہرست کلاں طلب کرنے پر روانہ ہوگی۔

پتہ یہ ہے:۔

نورالحسن انوارالحسن

کارخانہ عطر قنوج۔ یو۔ پی

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس سید سجاد حسین صاحب جعفری

ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔

ڈسٹرکٹ جج بہادر سرکار ریاست مالیر کوٹلہ

بابو سنگھ پسر دین سنگھ جٹ سکنہ موضع بالیوال تحصیل احمد گڑھ۔ عذردار۔

بنام جیوا پسر سندر جٹ سکنہ موضع بھوگیوال ڈگریدار۔ تلسی پسر سریا رام قوم اگروال سکنہ سنگرور مدیون۔ معذرواں۔

درخواست عذردار برائے واگذاری جگہ مقروقہ

مقدمہ مندرجہ صدر میں تلسی مدیون کے نام چند دفعہ نوٹس جاری ہوئے مگر تعمیل نہیں ہوئی۔ عذردار نے درخواست مع بیان حلفی پیش کی ہے کہ تلسی مدیون دانستہ روپوش ہے اور لاپتہ ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار بنا تلسی پسر سریا قوم اگروال سکنہ سنگرور مدیون۔ عذردار کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بتقرر ۱۱۔ اگست ۱۹۳۵ء کو حاضر ہوکر وجہ ظاہر کرو کہ کیوں جگہ مقروقہ قرقی سے واگذار نہ کی جاوے۔ بصورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔

آج بتاریخ ۱۵۔ جولائی ۱۹۳۵ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم (مہر عدالت)

حیات طیبہ

سوانحعمری مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ اس میں آپ کا حسب نسب اور زندگی بھر کے کارہائے نمایاں درج ہیں۔ سکھوں کے ساتھ جہاد کی وجہ اور لڑائیوں کا مفصل ذکر ہے۔ ہر مسلمان کے قابل مطالعہ کتاب ہے۔

قیمت ۸؍۔ پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

کتب تفاسیر

مصنفہ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (عربی) بڑی شان و شوکت اور حسن منظر سے مقبول خاص و عام ہوچکی ہے۔ تفسیر مذکور جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے بہت پسند فرمائی ہے۔ مفسرین کا متفقہ اصول "القرآن یفسر بعضہ بعضاً" کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے۔ ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ کاغذ مصری۔ کاغذ، کتابت، طباعت نہایت اعلیٰ۔ قیمت للعہ

تفسیر ثنائی (اردو) یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے۔ جس میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ترجمہ ہے۔ دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے۔ اس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی آٹھوں جلدیں طبع ہوکر بعض مکرر سہ کرر بھی چھپی ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے:۔

جلد اول۔ سورہ فاتحہ و بقرہ۔ جلد ثانی:۔ سورہ آل عمران و نساء۔ جلد ثالث:۔ سورہ مائدہ، انعام، اعراف۔ جلد رابع۔ از انفال تا سورہ بنی اسرائیل۔ جلد خامس:۔ از بنی اسرائیل تا سورہ شعراء۔ جلد ششم۔ از شعراء تا صافات۔ جلد ہفتم از صافات تا سورہ نجم۔ جلد ہشتم۔ از سورہ قمر تا والناس۔ قیمت فی جلد علیحدہ علیحدہ دو روپے اور کل سٹ کی قیمت ۱۲؍ روپے۔

تفسیر بیان الفرقان علی علم البیان

عربی زبان میں اعلیٰ کتابت و طباعت کے ساتھ عمدہ کاغذ اور رنگین سرورق پر طبع کرائی گئی ہے۔ شروع میں مقدمہ درج ہے۔ جس میں علم معانی و بیان وغیرہ کی اصطلاحات درج کی گئی ہیں۔ اور تفسیر میں بھی جہاں کہیں ان اصطلاحات کا ذکر آیا ہے ان کے نمبر دیئے گئے ہیں، تاکہ قاری ورق الٹ کر فوراً دیکھ سکے۔ سردست صرف سورہ فاتحہ و سورہ بقرہ کی تفسیر شائع کی گئی ہے۔ قیمت ۱۲؍

نوٹ:۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ ملنے کا پتہ:۔ **دفتر اہلحدیث امرتسر**

(۴۸۶)

ahmadimuslim.de

کتب متعلقہ اہل حدیث

مصنفہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری

اہل حدیث کا مذہب - اہل حدیث کے مسلمہ مسائل کا مدلل بیان اور دیگر فرقوں کے مسائل پر مختصر تنقیدی نظر - کتابت، طباعت عمدہ - قیمت ۶؍

تقلید شخصی و سلفی - جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ سلف صالحین اخذ مسائل میں صرف قرآن و حدیث کو اپنا نصب العین بناتے تھے اور کوئی کسی کا مقلد نہ تھا قیمت صرف ۵؍

حدیث نبوی اور تقلید شخصی - اس رسالہ کے پہلے حصہ میں حجیت حدیث شریف پر ناقابل تردید دلائل دے کر فرقہ اہل قرآن کا منہ بند کیا گیا ہے - دوسرے حصہ میں مقلدین اور غیر مقلدین علماء کی تحریروں سے ثابت کیا ہے کہ اہل حدیث اور احناف کا نزاع لفظی ہے۔ اخیر میں تقلید شخصی کے اثبات کی تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۳؍

آمین رفع یدین - ہر دو مسائل پر عالمانہ بحث کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ یہ دونوں مسائل احادیث نبویہ سے ثابت ہیں۔ قیمت ۱؍

علم الفقہ - اس رسالہ میں بتایا گیا ہے کہ اصل علم فقہ میں قرآن و حدیث ہے اور اہل حدیث اصل علم فقہ سے منکر نہیں ہیں۔ کتابت طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۱؍

فقہ اور فقیہ - اس رسالہ میں علم فقہ کی حقیقت اور فقیہ کی جامع تعریف اور مسئلہ تقلید کا فیصلہ علمی اصول سے کیا گیا ہے کتابت طباعت عمدہ - قیمت ۳؍

تنقید تقلید - یہ وہ تحریری مباحثہ ہے جو مولانا مرتضیٰ حسن صاحب دیوبندی کے مضمون مندرجہ اخبار "العدل" گوجرانوالہ کے جواب میں اخبار "اہلحدیث" امرتسر میں شائع ہوتا رہا جس میں فریقین کی تحریریں اصلی اور پورے الفاظ میں نقل ہیں۔ جس قدر حصہ اخبار میں شائع ہوا ہے اس کے علاوہ جدید حواشی بھی درج کئے گئے ہیں۔ یہ رسالہ مسئلہ تقلید میں بے نظیر ہے۔ کتابت طباعت عمدہ قیمت ۵؍

فتوحات اہل حدیث - ان مقدمات کا مجموعہ جو مابین اہل حدیث اور احناف مختلف مقامات میں رونما ہوئے۔ ہندوستان کی ہائیکورٹوں اور لندن کی پریوی کونسل کے فیصلہ جات جو اہل حدیث کے حق میں ہوئے۔ قیمت چار آنے

اجتہاد و تقلید - اس رسالہ میں بھی مسئلہ تقلید شخصی پر نئے انداز سے عالمانہ بحث کی گئی ہے اور مسئلہ اجماع کی حجیت اور عدم حجیت پر تحقیق انیق کی گئی ہے اور ثابت کیا ہے کہ دروازہ اجتہاد کا ہمیشہ کھلا رہے گا۔ قیمت چھ آنے (۶؍)

(تصنیفات دیگر مصنفین) سجدہ تعظیم - اس رسالہ میں قرآن و حدیث کی روشنی میں واضح کر دیا گیا ہے کہ سجدہ تعظیم غیر اللہ کے واسطے ہرگز جائز نہیں اور مجوزین کے تمام دلائل کا خاطر خواہ جواب دیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۲؍

صراط مستقیم - یہ کتاب حضرت مولانا اسماعیل شہید رحمہ نے علم تصوف کے بیان میں بزبان فارسی لکھی تھی۔ جس کا اردو میں ترجمہ کر دیا گیا ہے۔ مصنف موصوف نے مباحث تصوف و سلوک پر ایسا فاضلانہ قلم اٹھایا ہے کہ طریقت کے ادق مسائل روشنی میں آگئے ہیں اور ساتھ ساتھ ان امور شرکیہ اور بدعیہ کی تردید کرتے ہوئے جو گمراہ پیر اور فقیر تصوف کے رنگ میں جہلا کے سامنے پیش کرتے ہیں ثابت کر دکھایا ہے کہ شریعت و طریقت دو متضاد چیزیں نہیں ہیں۔ بلکہ ایک ہی شجر توحید کے پھل اور پھول ہیں۔ لکھائی چھپائی عمدہ - کاغذ نفیس - قیمت صرف ۱۲؍

فتاویٰ نذیریہ - حضرت میاں صاحب مولانا سید نذیر حسین صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تمام عمر کے ہر قسم کے فتاویٰ کا مجموعہ۔ تمام سوالات کا جواب قرآن و حدیث کی رو سے ہے۔ دو ضخیم جلدیں ہیں۔ قیمت بجائے ۸ کے ۶ روپے

ہدایۃ المعتدی فی القراۃ للمقتدی (اردو) مصنفہ مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی - اس رسالہ میں الحمد کی فرضیت کو کمال درجہ بدلائل عقلی و نقلی ثابت کیا ہے کہ دیکھنے والے کو بجز سر تسلیم خم کرنے کے کوئی چارہ نہیں۔ مانعین کے جوابات بھی کافی طور پر دیئے ہیں جس کا جواب مخالفین سے آج تک نہ بن پڑا۔

عقائد اہلحدیث مع فتاویٰ - اس کتاب میں [illegible] ہے۔ اہل حدیث کے عقائد کا مجملاً و مفصلاً بیان کیا [illegible] مذہب چلا آرہا ہے۔ فرقہ ناجیہ اہلحدیث ہی ہے۔ مذہب [illegible] الزاموں کی تردید۔ کتب حدیث [illegible] کے متعلق سرکردہ علماء احناف دیوبندی مولانا رشید احمد گنگوہی وغیرہ کے اقوال۔ ان [illegible] میلاد، تیجہ، چہلم، مولود اور عرس کو بدعت ثابت کیا ہے۔ قیمت ۴؍ [illegible] - کتاب ہذا جو سات جلدوں تک طبع ہو چکی ہے۔ مذہب اہلحدیث کے صحیح مسائل کی جزئیات پر حاوی ہے۔ قیمت فی جلد ۸؍

القول المبین - مصنفہ مولوی غلام علی صاحب امرتسری۔ اس رسالہ میں تقلید شخصی کا بطلان آیات بینات و احادیث صحیحہ اور اقوال ائمہ کے ذریعہ سے ثابت کیا گیا ہے قیمت ۸؍

خیر الکلام فی وجوب الفاتحۃ خلف الامام بجواب رسالہ اتباع سید الانام فی عدم وجوب القراۃ خلف الامام مع رسائل اربعہ۔ اس میں فاتحہ خلف الامام کی فرضیت ثابت کرتے ہوئے چاروں مسائل سینہ پر ہاتھ باندھنا۔ تراویح۔ آمین بالجہر رفع یدین پر عالمانہ روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۴؍

معیار حق - مصنفہ مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی یہ کتاب مولانا موصوف کی بڑی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جس میں شیخ الکل نے مسئلہ تقلید کو نہایت عالمانہ پیرایہ میں حل فرمایا ہے بفضلہ تعالیٰ کتاب ہذا آج تک لاجواب ہے اور مقلدین سے جواب نہیں بن پڑا۔ قیمت ۱۲؍

ہدایت المسلمین فی جواب المقلدین - اس رسالہ میں فاتحہ خلف الامام رفع یدین آمین بالجہر۔ سینہ پر ہاتھ باندھنے۔ گاؤں میں جمعہ پڑھنے کا ثبوت وغیرہ بہت مسائل مفصل و مدلل بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ۸؍
محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

(ملنے کا پتہ)

منیجر اہلحدیث امرتسر

Delhi

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک او خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۴۱

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

پس حدیث — معظم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـہ
رؤسا و جاگیرداران سے ۔ ۔ ۔ ۱۰ے
عام خریداران سے ۔ ۔ ۔ ۵ے
۔ ۔ ۔ ۔ ششماہی ۳ے
ممالک غیر سے سالانہ ۔ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲؍

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے

امرتسر ۸ جمادی الاول سنہ ۱۳۵۴ھ مطابق ۹۔ اگست سنہ ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

دکھا یارب مجھے کوئے محمدؐ ۔ ۔ ۔ ص۱
انتخاب الاخبار ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ص۲
صوت قادیاں دہلی میں ۔ ۔ ۔ ۔ ص۳
نئے نبی کا نیا الہام ۔ ۔ ۔ ۔ ص۵
ختم نبوت و قادیانی امت ۔ ۔ ۔ ص۵
امیر جماعت لاہور و خلیفہ قادیان سے ایک سوال ص۶
ایک سوال کا جواب ۔ ۔ ۔ ۔ ص۶
سردار دو عالم کا خلق عظیم ۔ ۔ ۔ ص۸
مختصر حالات امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ۔ ص۱۰
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان ۔ ص۱۱
فتاوے ص۱۳ ۔ متفرقات ۔ ۔ ص۱۴
ملکی مطلع ص۱۵ ۔ اشتہارات ۔ ص۱۶–۲۰

دکھا یارب مجھے کوئے محمدؐ

67539

(از منشی محمد شریف صاحب منشی فاضل ضلع لائلپور)

صبا لے چل مجھے سوئے محمد — ہے دل میں خواہش کوئے محمد
معطر ہوگیا سب باغِ عالم — ہے پھیلی جا بجا سو بوئے محمد
مشرف ہوگا دیدارِ خدا سے — کہ دیکھا جس نے یاں روئے محمد
منور کر دیا سارے جہاں کو — بہت پُر نور تھا روئے محمد
سعادت مند ہیں اس میں نہاتے — رواں ہے دہر میں جوئے محمد
ہوئے اغیار بھی جس سے مسخر — وہ پُر تاثیر تھی خوئے محمد
ہوا نابود دیو کفر و الحاد — چلا جب تیر ابروئے محمد
ہوئی دنیا سے پنہاں ظلمتِ کفر — عیاں جب ہوگیا روئے محمد
ہے بیشک اُس کا جنت میں ٹھکانا — ہوا جو عاشق خوئے محمد
دعا مانگ اے شریف ہر دم خدا سے — دکھا یارب مجھے کوئے محمد

قرآن مجید مترجم۔ از مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی، جس کے حواشی پر تفسیر وحیدی کے نوٹس دیئے گئے ہیں، سائز ۲۲×۲۹ ضخامت ۸۰۰

(۴۸۹)

انتخاب الاخبار

مقامی حالات کئی دنوں سے بارش نہ ہونے کی وجہ سے گرمی بہت بڑھ گئی تھی۔ خدا کا شکر ہے کہ ۲-۳ اگست کو قریب صبح کے اچھی بارش ہوئی۔ خصوصاً ۳ اگست کو تو موسلا دھار بارش ہوئی۔ ہوا بھی مرطوب ہے۔ موسم بھی قدرِ خوشگوار ہے۔ (۹۰)

لاہور و پنجاب و ہندوستان لاہور میں اب بالکل امن و امان ہے۔ ۲ اگست سے کرفیو آرڈر (حکم مانع ۸ بجے شام سے ۴ بجے صبح تک) منسوخ کر دیا گیا ہے۔ شہر میں کاروبار بدستور جاری ہے۔

—— مسمی محمد رفیق کو جس کے خلاف گزشتہ ایام میں ایک سکھ کے قتل کے الزام میں مقدمہ دائر تھا سشن جج لاہور نے دس سال قید با مشقت کی سزا دی۔

—— معلوم ہوا ہے کہ دریائے جہلم میں طغیانی آنے سے ضلع جہلم کی بہت سی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں دو نعشیں بھی پانی میں تیرتی ہوئی برآمد ہوئیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بہت مویشی بھی نذرِ آب ہو گئے ہیں۔

—— سپرنٹنڈنٹ پولیس شیخوپورہ سانگلہ ہل کے قریب ریلوے لائن عبور کر رہے تھے کہ کار ریلوے ٹرین سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گئی مگر موصوف بمع دیگر ساتھیوں کے بال بال بچ گئے۔

—— پشاور میں قمار بازوں کی دو جماعتوں میں فساد ہو جانے سے دو آدمی ہلاک اور تین شدید مجروح ہو گئے ہیں۔

—— ہفتہ مختتمہ ۳ اگست کو ہندوستان سے ۷۵ لاکھ ۷۶ ہزار ۶۳۷ روپے کا سونا بمبئی سے ممالک غیر کو بھیجا گیا ہے۔ جب سے برطانیہ نے طلائی معیار ترک کیا ہے ہندوستان سے ۲ ارب ۷۳ کروڑ ۹۲ لاکھ ۶۳ ہزار ۱۲۲ روپے کا سونا غیر ممالک کو بھیجا جا چکا ہے (نتیجہ۔ بہت سے کاروبار کی بندش ہو گئی ہے)

—— سشن جج کلکتہ کی جان لینے کی سازش کے سلسلہ میں پولیس نے سات بنگالیوں کو گرفتار کیا ہے۔

—— کلکتہ کے ایک آریہ سماجی لیڈر جہاشہ پنالال سوتے ہوئے چھری سے قتل کئے گئے۔ (کیوں؟ نامعلوم)

—— کلکتہ میں ایک سکھ پولیس کانسٹبل کو ایک بیگناہ کو مارنے کے الزام میں ۸۰ روپے جرمانہ کی سزا ہوئی۔

—— کوئٹہ میں سڑکوں کی صفائی کا کام جاری ہو گیا ہے ایک سو سے زائد نعشیں برآمد ہو چکی ہیں۔ ملبہ کو اٹھانے کیلئے ایک لائیٹ ریلوے بنائی جائے گی۔

آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا

کہ

جن خریداروں کی قیمت ماہ اگست میں ختم ہے ان کو اہلحدیث ۲۶ جولائی میں اطلاع دی جا چکی ہے ہر خریدار کے نمبر خریداری پر سرخ نشان کر کے پرچہ بھیجدیا گیا تھا اگر وہ نمبر کسی صاحب کو نہ ملا ہو تو جلد طلب کر لیں اور جو حضرات اس پرچہ کو ملاحظہ فرما چکے ہوں وہ

۲۹ اگست سے پہلے پہلے

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو بھی تاریخ مذکورہ تک دفتر میں اطلاع بھیجدیں تاکہ

وی پی نہ بھیجا جائے۔ (منیجر)

—— شکار پور کی ایک اطلاع ہے کہ وہاں کا ایک حلوائی کوئٹہ میں مٹھائی بنایا کرتا تھا۔ زلزلہ آنے سے اس کی دکان گر گئی مگر وہ اندر محفوظ رہا اور مٹھائی وغیرہ کھا کر جیتا رہا۔ اپنی کوشش سے ہی ۴۷ دن کے بعد باہر زندہ نکلا۔

—— آگرہ کی اطلاع مظہر ہے کہ رادھا سوامی مت دیال باغ آگرہ کے گورو صاحب جی مہاراج کی زیرِ صدارت رادھا سوامیوں کا جلسہ ہوا جس میں قرار پایا کہ تمام رادھا سوامی یکم ستمبر سے یورپین لباس اختیار کریں۔

ممالک غیر ناروک سٹریٹ لندن میں پچیکمیں رہے تھے کہ یک لخت تیس سانپ نکل آئے جن کو زندہ پکڑ لیا گیا۔ نقصان کوئی نہیں ہوا۔

—— جرمن کے سائنسدانوں نے عمارتی لکڑی سے کھانڈ تیار کرنا معلوم کر لیا ہے۔ ان کا تجربہ ہے کہ سو ٹن لکڑی سے اسی ٹن کھانڈ تیار ہو سکتی ہے۔

—— لندن ۲ اگست۔ انڈیا بل پر ہز مجسٹی ملک معظم نے مہر ثبت کر دی ہے۔

—— خراسان کے قریب علاقہ چغتائے میں زبردست سیلاب آیا جس سے لاکھوں کروڑوں روپوں کا نقصان ہوا۔ تیس جانیں ضائع ہوئیں اور بیس ہزار مویشی سیلاب میں بہ گئے۔

—— ایران کے شمالی حصہ میں ژالہ باری سے فصلوں اور عمارتوں کو بہت نقصان پہنچا۔ (اعاذنا اللہ)

—— چین کے علاقہ منچوکاؤ میں یکم اگست کو قیامت خیز سیلاب آنے سے شہر آنتنگ اور شنکھا شو ڈوب گئے اندازہ لگایا گیا ہے کہ ایک ہزار اشخاص ڈوب گئے ہیں اور دس لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔ جزیرہ نکانوشما کے دریائے یلو میں بھی سیلاب آنے سے بارہ سو افراد ڈوب گئے اور ۴ سو مکانات بہہ گئے۔

—— حکومت بلغاریہ نے نیا قانون مرتب کیا ہے جس کی رو سے جملہ سیاسی جماعتیں توڑ دی گئی ہیں پولیٹیکل کنٹ، وپمفلٹ ضبط کر لئے گئے ہیں بسیاسی جماعتوں کے حامیوں کو ملک بدر کر دیا جائے گا جو لوگ ایسی ایجی ٹیشنوں میں حصہ لیں گے انہیں جرم ثابت ہو جانے پر گولی سے اڑا دیا جائیگا۔

پیروی صحابیات (منظوم پنجابی) جو حال ہی مولوی عبد الکریم صاحب فیروزپوری نے پنجابی زبان میں تالیف فرمائی ہے۔ مسلمات کے لئے بے بہا تحفہ ہے۔ اس میں رسول مقبول صلعم کی بیشمار صحابیوں کے حالات، عبادات، احکام خدا و رسول کی فرمانبرداری مفصل مذکور ہے مسلمانوں کو اپنی بیویوں اور لڑکیوں کو یہ کتاب ضرور پڑھانی چاہئے۔ قیمت صرف آٹھ آنہ ہے۔ منیجر اہلحدیث امرتسر سے طلب کریں۔

—— نذ عبادت وسرمایہ سعادت - جس میں عبادت کا فلسفہ عجیب پیرایہ میں لکھا گیا ہے - قیمت ۸ر (منیجر اہلحدیث امرتسر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۸۔ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ

صوت قادیان دہلی میں

ناظرین آگاہ ہونگے کہ مولوی عبدالوہاب ساکن دہلی صدر بازار کا دعویٰ تھا کہ میں امام جماعت ہوں۔ ان کے انتقال کے بعد ان کے صاحبزادہ حافظ عبدالستار نے ان کی جانشینی میں بھی ہوئی کیا بلکہ مزید ترقی کی کہ بغیر میرے مانے کسی مسلمان کی نجات نہ ہوگی بلکہ واصل جہنم ہوگا کیونکہ میں امام ہوں؛ پس ناظرین بطور اصطلاح کے یاد رکھیں کہ امام اول سے مراد مولوی عبدالوہاب صدری مرحوم اور امام ثانی سے مراد حافظ عبدالستار ابن المرحوم ہیں۔ (مدیر)

اہلحدیث ۲۱ محرم (۲۶۔ اپریل ۱۹۳۵ء) میں ایک مضمون نکلا تھا جس میں دہلی کے امام اول اور امام ثانی کی امامت پر بحث تھی۔ اس کا جواب دہلی کے رسالہ صحیفہ میں نکلا ہے مگر جواب ایسا ہے کہ اس کو جواب کہنا معتقدین کو خوش کرنا ہے۔ حقیقت میں ہمارے جواب کی تسلیم ہے۔ اصل یہ ہے کہ ہم حسب مقولہ ثبت العرش ثم انقش اصل کے بعد فرع کو لیا کرتے ہیں۔ اصل کو چھوڑ کر فرع پر چلے جانا بے اصولا پن ہے۔ ہم نے تفصیل سے بتایا تھا کہ امام شرعی اصطلاح میں چار ہیں۔ (۱) انبیاء کرام (۲) ہادیان اسلام۔ (۳) خلفاء اسلام۔ (۴) نماز میں پیش امام۔ پھر پوچھا تھا کہ دہلی میں ایک صاحب جو آج کل بھی امام جماعت غرباء اہل حدیث اپنے آپ کو کہتے ہیں یا ان کے والد ماجد کہتے تھے۔ ان چار اقسام میں سے کس قسم کے امام ہیں؟ یہ معمولی سوال نہ تھا بلکہ تعیین دعویٰ سے سوال تھا جس کا جواب دینا علم کلام میں ضروری ہے۔ مگر دہلوی امامت کے وکیل (مجیب) نے ہمارے مضمون کو مضحکہ خیز، طفلانہ نکتہ چینی، بے جوڑ، متضاد، لایعنی مضمون وغیرہ کہہ کر اپنے حلقہ اثر کو خوش کر لیا ہوگا۔ لیکن ہمارے سوال کا جواب دیکر اہل علم کی نظر میں سرخرو نہ ہوئے۔ کیونکہ یہ بتانا ضروری تھا کہ چار قسم کے اماموں میں سے آپ کا امام کونسی قسم سے ہے۔ اس لئے حق تو یہ ہے کہ گفتگو ختم کر دی جائے تا وقتیکہ تعیین مدعا نہ کریں جواب کی ضرورت نہیں۔ اس کے علاوہ ہمیں یہ بھی گلہ ہے کہ مجیب صاحب دہلوی نے ہم پر ناحق بہتان لگایا ہے جو لکھا ہے کہ

مولانا ثناء اللہ امرتسری تنظیمی فرقہ کی وکالت کرتے ہیں۔ (صحیفہ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ ص۵)

حالانکہ ناظرین اہلحدیث خوب جانتے ہیں کہ ہم کو تنظیمی جماعت (جو سید محمد شریف صاحب کی برائے نام امارت میں منظم ہیں) سے بھی سخت اختلاف تھا کیونکہ ان کی بھی بعض تحریریں غلو تک پہنچی ہوئی تھیں کہ

"ہمارے امیر کی جو اطاعت نہ کریگا وہ جاہلیت کی موت مرے گا"

مگر اب جبکہ انہوں نے اعلان کر دیا ہے کہ:۔

یہ حدیث ہمارے امیر کے لئے نہیں ہمارا امیر مثل امیر سفر کے ہے جو چاہے ہماری جماعت میں داخل ہو کر کام کرے۔ جو داخل نہ ہو وہ گناہگار نہیں۔ (رسالہ امارت طبع دوم ص۱۳)

اس روز سے ہم نے ان کو اس وجہ سے مورد عتاب نہیں رکھا۔ ہاں یہ کہنے کا حق ہم کو حاصل ہے کہ اس صورت واقعیہ میں تمہارا اپنے امیر کو امیر صوبہ پنجاب لکھنا غلط بیانی ہے جو ایک مذہبی جماعت سے بعید ہے نیز تمہارا امیر امارت کے بوجھ کا متحمل نہیں چنانچہ تم خود عملاً اور وہ قولاً ہماری رائے سے متفق ہے۔ اس لئے دہلوی مجیب کا یہ کہنا کہ ہم تنظیمی جماعت کے وکیل ہیں سراپا افترا اور بہتک ہے۔ دوسرے یہ بھی افترا ہے کہ کسی دہلوی سوداگر نے ہم سے مضمون لکھوایا ہے (خیر)

ہم نے لکھا تھا کہ امام زادہ دہلوی کا بیان صحیح نہیں کہ بحکم حدیث ہماری جماعت کے امام (ذات خاص) کے حکم کے ماتحت سب کام ہوا کریں یہاں تک کہ وعظ یا مناظرہ بھی ہمارے حکم کے بغیر جائز نہیں (خطبہ امارت ص۸) ہم نے واقعات صحیحہ سے بتایا تھا کہ آپ کے اول امام مولوی عبدالوہاب مرحوم اہل حدیث کانفرنس کے صدر جلسہ کے ماتحت وعظ فرمایا کرتے تھے۔ حکم سے شروع کرتے حکم سے بند ہو جاتے۔ ان کے اس فعل سے معلوم ہوا کہ وہ اپنے کو خود اس حدیث کا مصداق نہ جانتے تھے۔ اس کا جواب مجیب لبیب نے نہیں دیا اور دے بھی نہیں سکتے۔ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا ۔ ہم نے دہلوی آواز کو قادیانی آواز کی مثل کہا تھا کیونکہ جو مضمون قادیانی آواز کا ہے وہی دہلوی کا ہے۔

یعنی بغیر تسلیم نبوت قادیان یا بغیر تسلیم امامت دہلویہ صدریہ (ہرگز نجات کی صورت نہیں)

اس کے جواب میں مجیب صاحب نے ہم پر سخت الزام لگایا ہے کہ ہم نے عبارت نقل کرنے میں خیانت کی کیونکہ صفحہ ۹ کی عبارت کو صفحہ ۸ سے تعلق تھا جو اہلحدیث چھوڑ گیا چنانچہ قابل مجیب کے الفاظ یہ ہیں:۔

مولانا صاحب امرتسری نے (خطبہ امارت کے) ص۸ کی عبارت چھوڑ کر صرف ص۹ کی عبارت بمصداق لا تقربوا الصلوۃ اپنے ناظرین اجنا

رحمۃ اللعالمین۔ آنحضرت صلعم کی مستند سوانح عمری۔ جلد اول ۶ مجلد (۱۹۵) جلد دوم ۶ مجلد ۸ (ملنے کا پتہ: دفتر اہلحدیث)

اہلحدیث کی خدمت میں پیش کی ہے جو بالکل دیانت کے خلاف ہے۔ (صحیفہ ربیع الاول ۵۴ھ)

اہلحدیث یہ ایک ایسا الزام ہے جو ہم نے اپنی چالیس سالہ تصنیفی عمر میں اپنے حق میں نہیں سنا۔ اس لئے ہمیں سخت رنج ہوا کہ ہم سے ایسی خیانت کیوں ہوئی جو نہ صرف دیانت کے خلاف ہے بلکہ ہماری اپنی روش کے بھی خلاف ہے۔ ہمیں گمان ہوا کہ صفحہ ۸ پر صفحہ ۹ کے لئے کوئی ایسی عبارت ہوگی جس کو باصطلاح علماء اصول بیان مغیر کہا جاتا ہے۔ مگر جب اس الزام کے بعد صفحہ ۸ کو بغور دیکھا تو ہمارا رنج مبدل بخوشی ہوگیا ہم نے جان لیا کہ ہمارا مواخذہ پنجۂ شیر کی طرح مضبوط ہے جو مجیب کی نازک کلائی نہیں کھول سکتی کیوں؟ اسلئے کہ سے

انا صخرۃ الوادی اذا ما زوحمت

ہاں مجیب نے ہماری گرفت کو اپنے ناظرین کے سامنے کمزور دکھانے کو صفحہ ۸ کا بہانہ بنایا ہے۔ چاہئے تھا کہ قابل مجیب خطبۂ امارت کے صفحہ ۸ و ۹ کی عبارت کو خود بھی نقل کر کے سامنے رکھتے تاکہ ان کے ناظرین روشنی میں رائے قائم کر سکتے۔ مگر انہوں نے کسی وجہ سے ایسا نہ کیا تو ہم کیوں اپنے اور ان کے ناظرین کو بے خبری میں رکھیں اس لئے ہم دونوں صفحات کی عبارت متنازعہ نقل کر کے ناظرین کے انصاف پر چھوڑتے ہیں۔ دہلوی امام دوم (حافظ عبدالستار ابن مولوی عبدالوہاب مرحوم) لکھتے ہیں:

ہر شخص کی تبلیغ معتبر نہیں یاد رہے کہ ہر کس و ناکس ملا مولوی انجمن وکانفرنس آل انڈیا وغیرہ اہل حدیث اور دیگر مدارس کو شریعت محمدیہ کی طرف سے ہرگز اجازت نہیں کہ وہ بغیر ماتحتی امام وقت کے وعظ و درس کہے یا فتویٰ دے۔ مسئلہ بتائے یا مسلمانوں میں جمعہ جماعت عیدین وغیرہ قائم کرے یا درس و تدریس کا سلسلہ قائم کرے چنانچہ فرمان نبوی ہے لَا یَقُصُّ اِلَّا اَمِیْرٌ اَوْ مَامُوْرٌ اَوْ مُخْتَالٌ (ابوداؤد)

جہاں امام جماعت نہ ہو میرے بھائیو! کسی فرد بشر سوداگر یا مسافر کو یہ شرعی اجازت نہیں ہے کہ وہ ایسے شہر یا بستی میں قیام کرے جہاں امام نہ ہو۔* چنانچہ آنحضرت صلعم کا ارشاد ہے فَاِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمْ بَلَدًا لَیْسَ فِیْہِ سُلْطَانٌ فَلَا یُقِیْمَنَّ بِہٖ (کنز) ہاں اگر آپ (بزعم خود) یہ کہیں کہ ہندوستان کے طول و عرض میں تو امام کا وجود ہی مفقود ہے تو آپ کے اس اعتراض کا جواب بھی آج سے تیرہ سو برس پہلے ہی رسول اللہ صلعم نے فرما کر حکم دیدیا ہے کہ جس شہر یا بستی میں امام نہ ہو تو وہاں کی عیش و عشرت اور اپنی کوٹھیاں و بنگلے چھوڑ کر بجائے فواکہ پھل و للال روٹی و قورمے۔ فیرنی بریانیاں وغیرہ کھانے کے بیابان جنگل میں اپنی بقیہ زندگی کے لمحات اس مصیبت سے بسر کیجئے درختوں کے پتے و جڑیں کھائیے۔ حتیٰ کہ اس دار فانی سے کوچ کریں ملاحظہ ہو بخاری، مسلم و بروائت صحیح۔ جلدی سے جلدی امام کی ماتحتی میں اپنے نفس امارہ اور دولت قارون پر لات مار کر جماعت غرباء اہل حدیث کے ساتھ داخل ہو کر قرآن حدیث کے عامل ہو جائے ورنہ ہرگز ہرگز نجات کی صورت نہیں بلکہ ان ملا مولویوں کے مناظرے اور مباحثے و جنگ و جدال پر میدان حشر میں آپ کو کف افسوس مل کر ہیہات کہتے ہوئے بے فائدہ رونا ہوگا۔ ایسا نہ ہو کہ ہمراہی ان ملا مولویوں کے آپ کو بھی جہنم میں داخل کر دیا جائے اور کہیں یوں نہ کہنا پڑے کہ رَبَّنَا اِنَّا اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَکُبَرَاءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا " (خطبہ امارت صفحہ ۹)

ناظرین کرام! اللہ غور فرمائیں کہ ہم نے جو صفحہ ۹ کے حوالے سے لکھا تھا کہ دہلوی امام نجات اخروی اپنی اطاعت پر موقوف رکھتے ہیں جیسے قادیانی نبی اور ان کے اتباع (اتباع مرزا) پر۔ ہمارا یہ بیان صفحہ ۹ کی بنا پر تھا۔ کیا صفحہ ۸ پر اس کے لئے کوئی بیان مغیر یا شرط وغیرہ ہے؟ مہربانی کر کے ایک دفعہ پھر دیکھ جائیے ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ صفحہ ۸ کی عبارت بیان مغیر کیا وہ تو صفحہ ۹ کی مؤید ہے۔ پھر ہم نے دیانت کے خلاف کیا یا مجیب نے فہم کو جواب دیا۔

* صفحہ ۸ ختم آگے صفحہ ۹ شروع (اہلحدیث)

تقاضا آپ کے امام دوم نے جو روائت کنز کے نام سے نقل کی ہے اس کے متعلق آپ سے اور آپکے پیش رو حافظ عبداللہ* صاحب روپڑی سے بھی ہمارا تقاضا ہے کہ بقاعدہ محدثین پہلے اسکی تصحیح کریں پھر اس کو پیش کریں ورنہ خرط القتاد۔

ہماری رواداری ملاحظہ کیجئے کہ ہم اس کو روائت بے ثبوت کہہ کر بھی معناً صحیح جانتے ہیں۔

سنئے! اس میں "سلطان" کا لفظ ہے اور سلطان باسیاست بادشاہ کو کہتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔ السلطان ظل اللہ۔ پس روایت مذکورہ کے معنی یہ ہیں کہ جہاں کوئی باقاعدہ حکومت نہ ہوگی وہاں امن و امان بھی نہ ہوگا اس لئے سفر کرتے ہوئے کسی ایسی بستی میں قیام نہ کیا کرو جہاں کوئی حاکم نہ ہو اگر تمہیں کوئی لوٹ لے تو تم کس سے کہو گے۔ بالکل عاقلانہ پند سودمند ہے۔

نتیجہ دہلوی مدعی امامت نے اور روپڑی مؤید امارت نے اس روائت کو نقل کر کے خوب فیصلہ کیا ہے کہ یہ دونوں صاحب اپنے لئے یا اپنے امیر کے لئے جس امامت کے مثبت ہیں وہ باسیاست سلطان ہے جس کے ہم بھی منکر نہیں اس لئے کھلے لفظوں میں اس کے اظہار کی ضرورت ہے تاکہ منکرین بھی قائل ہو کر مل جائیں۔ دونوں صاحب حوصلہ کریں تو کیا بات ہے سے

مٹا نہ رہنے دے جھگڑے کو یار تو باقی
رکھے ہے ہاتھ ابھی ہے رگ گلو باقی

لطیفہ غالباً عرصہ ۱۵-۱۶ سال کا ہوا ہوگا کہ میں شہر بداؤں گیا وہاں سے بھونسی پہنچا وہاں سنا کہ ایک صاحب زمیندار معمر بزرگ مولوی عبدالقادر (غفر اللہ لہ ان امامت) کہتے ہیں میں امیر المومنین ہوں۔ میں نے ان سے ملنا چاہا اتنے میں ان کو اپنے گاؤں میں میری خبر پہنچ گئی تو وہ خود ہی تشریف لے آئے۔ آدمی ذی علم حنفی مذہب کے فقیہ تھے۔ میں نے پوچھا کیا آپ امیر المومنین ہیں۔ فرمایا۔ ہاں مجھے چند لوگوں نے اپنا امیر بنایا ہے اب دو صورتیں مسلمانوں کے سامنے ہیں یا تو مجھے مانیں

* امام ثانی سے پہلے حافظ عبداللہ صاحب روپڑی نے اپنی دلیل میں یہ روائت لکھی ہے چنانچہ ملاحظہ ہو رسالہ امارت صفحہ [illegible]

* یعنی ایسا ہی مرقوم ہے۔

سیرت ابن ہشام۔ آنحضرت صلعم کی سب سے پہلی سوانح عمری۔ قیمت ۔ (منیجر اہلحدیث)

یا مجھ میں کوئی عیب بتا کر کسی اور کو بنالیں۔ میں اس بزرگ کی صورت بزرگانہ اور سیرت مخلصانہ دیکھ کر چپ رہا کہ ان کو امارت کا شوق ہے مگر جانتے نہیں کہ

شیر قالین دگراست شیر نیستاں دگراست

حیرت ہے کہ افراد اہل حدیث اماماں دین کی تقلید تو چھوڑ بیٹھے تھے مگر مصنوعی اماموں کی اطاعت میں ایسے کیوں منحصر ہو گئے کہ غیر بیعت والوں کی نجات کے بھی قائل نہ رہے۔ یا للعجب وضیعۃ الادب۔

قابل مجیب ہمارے جواب میں کچھ کھسیانے سے ہو کر ہماری غلطیوں کے الاہنے دینے میں مشغول ہو گئے۔ ہمارا تجربہ شاہد ہے کہ کمزور پہلو والے ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ مجیب نے ہماری چند اغلاط (بخیال خود) کا اظہار اس لئے کیا ہے کہ ہمارا پرانا قضیہ امرتسری جو مکہ معظمہ میں اعلیٰ امیری مجلس میں طے ہو چکا ہے ناواقفوں کی نگاہ میں پھر تازہ ہو جائے۔ ہم اس قسم کی گفتگو کو دفع الوقتی کیلئے طرح متحمل جان کر رخ نہیں کیا کرتے اگر آئندہ لکھینگے تو بحکم آلغرض ہم اتنا ذکر بھی نہ کریں گے۔

ہمارا مواخذہ سن لو پھر اس کے دفعیہ کے لئے سر توڑ کوشش کرو۔ تمہارے دفع اشتباہ کے لئے ایک تمہید بتا دینی ضروری ہے۔ نجات دو قسم پر ہے۔ (۱) ایک نجات دنیاوی تکلیف سے جیسا قرآن کے علاوہ حدیثوں میں دعائیں بکثرت آئی ہیں۔ اللھم نج ولانا فلانا۔ مسلمان گرفتار بدست اعدا تھے ان کو چھڑانے کے لئے دعا مانگی گئی تھی۔

نوٹ اخبار اہلحدیث سے جتنے ثبوت تنظیم میں نجات حاصل ہونے کے آپ نے نقل کئے ہیں ان سب میں یہی دنیاوی نجات مراد ہے۔ یعنی تفرقوں اور فسادوں سے نجات تنظیم میں ہے۔

(۲) دوسری نجات اخروی جہنم سے ہے اس کے لئے ایمان اور اعمال صالحہ کے ساتھ آج کل کے کسی مصنوعی امام کی بیعت یا اطاعت داخل یا مدار نہیں آپ نے جو خطبہ امارت کے صفحہ پر اپنی اطاعت نہ ماننے پر جہنم کی دھمکی دیتے ہوئے لکھا ہے۔

ایسا نہ ہو کہ مِن علما مولویوں کی ہمراہی میں آپ کو بھی داخل جہنم کر دیا جائے۔

اس دعوے کا ثبوت دیجئے ورنہ ہمارے دعویٰ کی تصدیق کیجئے کہ یہ آواز قادیانی صوت کی بازگشت ہے

اعیان اہل حدیث آپ لوگوں نے حضرت سید احمد صاحب رائے بریلوی کی امامت و امارت ضرور سنی ہو گی اس جیسی کوئی ہو تو قابل قبول جانیں جو اس جیسی نہ ہو اور دعویٰ اس جیسا کرے تو اس کو قادیانی دعویٰ کی طرح سمجھیں اور صاف کہہ دیں ؎

این ہمہ از بچے آن دانست کہ زر نے خواہد

قادیانی مشن

نئے نبی کا نیا الہام

قادیانی امت میں آج کل کئی ایک نبی ہیں ایک دو تو قادیان ہی میں ہیں بعض ادھر ادھر بھی نور پھیلا رہے ہیں۔ ان سب سے سرکردہ نبی مولوی فضل خان ساکن ڈنگا بنگیاں (پنجاب) ہیں۔ جو اپنے الہامات شائع کر کے پبلک کو فائدہ پہنچاتے رہتے ہیں۔ چنانچہ جدید الہامات کا جو قلمی آیا ہے اس میں حسب سنت مرزا چند اشخاص کی موت (چھ سال کے اندر) کی خبر دی ہے۔

(۱) مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان۔

(۲) مرزا مبارک احمد ولد خلیفہ قادیان موصوف۔

(۳) چودہری فتح محمد سیال۔ قادیان۔

(۴) عبداللہ خان ولد میاں محمد علی خان آف مالیرکوٹلہ۔

(۵) مولوی صدرالدین آف لاہور۔

(۶) ڈاکٹر مرزا یعقوب لاہور۔

(۷) چودہری منظور الٰہی۔ لاہور۔

(۸) مستری غلام محمد (ملہم) لاہور۔

(۹) ڈاکٹر سر اقبال۔ لاہور۔

ان کے علاوہ بھی چند لوگ ناقابل ذکر ہیں۔ یہ خط یکم جولائی ۱۹۳۵ء کا ہے۔ اسمیں یہ بھی لکھا ہے کہ "تاریخ معین بتانا منع ہے"۔

(تاکہ غلطی نہ ہو جائے؟ اہلحدیث)

ختم نبوت اور قادیانی امت

ایک ٹریکٹ مرتبہ محمد علی اجمیروی (پنجابی) ہماری نظر سے گزرا جس کی سرخی ہے "عقیدہ ختم نبوت احمدیہ جماعت کا جزو ایمان ہے"۔ اس ٹریکٹ میں اس طرح دھوکہ دیا ہے جس طرح عیسائی لوگ بائبل سے توحید کی آیات نقل کر کے کہا کرتے ہیں کہ ہم بھی موحد ہیں۔ یہاں تک کہ پادری فنڈر لکھتا ہے کہ مشرک حیوان ہے۔ مگر توحید کی تشریح ان کے نزدیک اور ہے اور مسلمانوں کے نزدیک اور۔ اسی طرح خاتم النبیین کی تشریح مسلمانوں کے نزدیک یہ ہے لا نبی بعدی "آنحضرت کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔ مگر قادیانی اصطلاح اس کے خلاف ہے۔ وہ ختم نبوت کے معنے یہ کرتے ہیں کہ:۔

اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا ہے یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو نہیں بخشی اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش× ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔ (حاشیہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۶) (ٹریکٹ مذکور صفحہ ۱)

اہلحدیث یہ عبارت ملک کی عام زبان اردو میں ہے اس کا مضمون صاف ہے کہ امت مرزا بلکہ خود مرزا صاحب بھی آنحضرت صلعم کو خاتم النبیین ان معنے میں نہیں مانتے جن معنے میں سب مسلمان مانتے ہیں۔ بلکہ ان کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت نبی گر خاتم ہیں۔ چنانچہ ان کے عقیدے کا ایک شعر ان کا مافی الضمیر جاننے کو کافی ہے ؎

جو آئے ابتدا میں رونق غار حرا ہو کر
گئے واپس نبی گر اور ختم الانبیاء ہو کر

(الفضل ۲۲ مارچ ۱۹۳۵ء)

پس خاتم النبیین ان دو معنے کے لحاظ سے بالکل مثل توحید کی مانند ہے جس کے قائل عیسائی اور مسلمان دونوں ہیں مگر تشریح دونوں کی اس قدر الگ ہے کہ ایک دوسرے کو توحید کا منکر قرار دیتا ہے۔ قرآن شریف خود

× مثل سنگ تراش؟ (اہلحدیث)

عیسائیوں کے دعویٰ توحید کو بے اعتبار جان کر ان کے عقیدہ کے لحاظ سے فرماتا ہے :-

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوٓا إِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ (پ ۶ - ع ۱۴)

اسی طرح مسلمان بھی قادیانی تشریح کو بے اعتبار جان کر کہتے ہیں اور ٹھیک کہتے ہیں۔

لقد کفر الذین قالوا ان محمدا خاتم النبیین یعنی جاعل النبیین - تَشَابَهَتْ قُلُوبُهُمْ ۔

امیر جماعت لاہور و خلیفہ قادیان سے ایک سوال

ایک احمدی کے قلم سے

حضرت مرزا صاحب (قادیانی) نے اپنے آپ کو خاتم الخلفاء اور محمدی سلسلہ کا چودھواں خلیفہ پیش کیا ہے اور بقول حضرت مرزا صاحب حضرت عیسیٰ موسوی سلسلہ کے چودھویں خلیفہ اور خاتم الخلفا سلسلہ موسویہ ہیں جیسا کہ حضور نبی کریم صلعم بھی اس کی تائید میں فرماتے ہیں کہ میرے اور عیسیٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ پس عرض ہے کہ جن مسلمانوں نے حضرت مرزا صاحب کو مانا ہے امام آخر زماں سمجھ کر مانا ہے جس کا اسلام میں آخری مجدد سمجھا ہے۔ تو اب سوال یہ ہے کہ جیسے حضرت مرزا صاحب حدیث کے ماتحت صدی کے سر پر ہو کر اپنی صداقت فرماتے ہیں اب جو صدی ختم ہو کر پندرھویں صدی شروع ہو گی تو کوئی امام آئے گا یا نہیں۔ اگر کوئی آگیا تو حضرت مرزا صاحب آخری نہ رہے اور مسلمان آخری کو ہی ماننے کے قائل ہیں۔ اگر کوئی نہیں آئیگا تو حدیث ہر صدی کے سر پر مجدد آنے کی غلط ہو کر الزام قائم ہوگا اگر کہو کہ مرزا صاحب کے تابع ہو کر صدی کے سر پر آئیگا تو نبی کریم بند کرتے ہیں اور مرزا صاحب اس کی تائید کرتے ہیں جیسا کہ میں اوپر عرض کر چکا ہوں۔ اگر آپ اسلام سے یا حضرت مرزا صاحب سے کچھ بھی تعلق رکھتے ہیں تو میں انہی کا واسطہ دیکر آپ سے ملتمس ہوں کہ مجھے ضرور جواب سے مشکور فرما دیں۔ اور اگر خود جواب نہ دیں تو آپکی سند سے کوئی آپ کا نمائندہ ہی جواب دیدے

(خاکسار علی محمد تجن والا احمدی محمدی مسلمان ممبر انجمن اہل اسلام متصل مسلم ہائی سکول لاہور)

ایک سوال کا جواب

الہامات مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت مرزائیہ لاہوری

از قلم مفتی صاحب ریاست مانگرول (کاٹھیاواڑ)

یوں تو مرزا صاحب آنجہانی کی کوئی کتاب خالی نہیں جس میں بڑے شد و مد کے ساتھ رسالت و نبوت بلکہ تشریعی نبوت کا دعویٰ نہ کیا ہو لیکن حسب ذیل الہامات قابل غور ہیں کوئی شخص مرزا صاحب کو مخاطب کر کے کہتا ہے :

(۱) قُلْ يَآ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا۔ اے مرزا کہہ دے کہ لوگو میں تم سب کی طرف خدا کا رسول ہو کر آیا ہوں ۔ (البشریٰ جلد دوم ص۵۶ و اشتہار معیار الاخیار)

(۲) يٰسٓ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۔ اے سردار (مرزا) تو مرسل ہے (رسولوں میں سے ہے) سیدھی راہ پر۔ (حقیقۃ الوحی ص۱۰۷ مصنفہ مرزا صاحب)

(۳) إِنَّآ أَرْسَلْنَآ إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ أَرْسَلْنَآ إِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُولًا۔ ہم نے (خدا نے) تمہاری طرف رسول بھیجا ہے جیسا فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا (حقیقۃ الوحی ص۱۰۱)

(۴) وَمَآ أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِينَ ۔ ہم نے (خدا نے) تجھے (مرزا کو) رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص۸۲)

(۵) سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا۔ پاک ہے خدا جس نے اپنے بندے (مرزا) کو رات کی سیر (معراج) کرائی (ضمیمہ حقیقۃ الوحی ص۸۵)

(۶) هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهٗ بِالْهُدٰى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّينِ كُلِّهٖ ۔ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَّأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ أَحْمَدُ ۔ وغیرہ ۔

یہ سب قرآن شریف کی آیات ہیں جو سردار دو جہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نازل ہوئیں مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ یہ آیات میری شان میں مجھ پر وحی کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ جو آیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اور جو دوسرے انبیاء کرام کی شان میں ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ نے دوبارہ مرزا صاحب کی شان میں نازل کی ہیں صراحۃً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی برابری کا دعویٰ ہے۔ خدا نے جن خطابات جلیلہ مخصوصہ سے اپنے حبیب پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب فرمایا انہی خطابات سے مرزا صاحب کو مخاطب فرمایا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کے نزدیک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مرزا صاحب برابر ہیں۔ آخر صاف ہی کہہ دیا ہے

منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد (در ثمین)

پھر اللہ تعالیٰ مرزا صاحب کو کہتا ہے۔ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ ۔ اے مرزا اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا (حقیقۃ الوحی ص۹۹) مرزا صاحب کے کلمات پر غور فرمائیے۔ مطلب صاف ہے اگر مرزا صاحب نہ ہوتے تو آسمان بھی نہ ہوتے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہ ہوتے۔ معاذ اللہ رسول اللہ صلعم کی اتنی توہین اور اپنی اتنی بڑائی۔ انجام کار صاف ہی کہہ دیا کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہوں۔ ع۔

لَهٗ خَسَفَ الْقَمَرُ الْمُنِيرُ وَإِنَّ لِي

غسا القمران المشرقان أتنكر (اعجاز احمدی ص۷۱)

یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے

چاند گرہن ہوا تو کیا ہوا میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا گرہن ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین، اپنی بڑائی، معجزہ شق القمر کا انکار۔ حقیقۃ الوحی میں لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات تین ہزار ہیں اور میرے بڑے بڑے نشانات تین لاکھ ہیں۔ استغفر اللہ

(۷) سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلا مصنفہ مرزا صاحب ص۱۱)

(۸) ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی و رسول ہیں۔ (اخبار ۱۲ مارچ ۱۹۰۸ء)

(۹) خدا تعالیٰ نے میری تعلیم میری بیعت اور میری وحی کو مدار نجات ٹھیرایا ہے۔ (اربعین ع۴ ص۶ مصنفہ مرزا صاحب)

(۱۰) جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔ (حقیقۃ الوحی ص۱۶۳)

(۱۱) ایک ایک شخص جسکو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے وہ مسلمان نہیں ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص۱۶۳)

(۱۲) جو مسیح موعود (مرزا صاحب) کو نہیں مانتا وہ کافر ہے۔ (ملخصاً حقیقۃ الوحی ص۱۷۹)

(۱۳) تحفہ گولڑویہ کے ص۱۸ پر اپنی امت کو حکم ہوتا ہے کہ تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ نیز فتاویٰ احمدیہ ص۸۳)

ایضاً یہی نہیں کہ مرزا صاحب خود ہی رسول تھے بلکہ آپکے والد صاحب بھی رسول اللہ تھے۔ چنانچہ مرزا صاحب کی وحی میں خدائے تعالیٰ مرزا صاحب کو کہتا ہے۔

اِنِّیْ مَعَکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللہِ۔ میں تیرے ساتھ ہوں اے رسول اللہ کے بیٹے۔ (ریویو دسمبر ۱۹۰۵ء) معاذ اللہ سردار دو جہاں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے والد تو رسول نہ تھے مگر مرزا صاحب کے والد بھی رسول تھے۔

در ثمین و حقیقۃ الوحی میں آدم علیہ السلام سے لیکر خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلعم تک تمام انبیاء کے نام اور صفات اپنے لئے مخصوص کئے ہیں۔ اور مرزا صاحب کو اپنی وحی پر ایسا ہی یقین ہے جیسا کہ تمام پیغمبروں کی وحی کا۔ نیز مرزا صاحب کی وحی خطا سے ایسی ہی پاک ہے جیسا کہ قرآن۔

در ثمین میں فرماتے ہیں:۔

زندہ شد ہر نبی بآمدنم
ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم
انبیاء اگرچہ بودہ اند بسے
من بعرفان نہ کمترم ز کسے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مرزا صاحب تمام شان میں بڑھکر ہیں حقیقۃ الوحی ص۱۴۸۔ خدا نے اپنے اختیارات مرزا صاحب کے حوالے کر دیئے ہیں۔ چنانچہ مرزا صاحب کی وحی میں خدا فرماتا ہے۔ اِنَّمَا اَمْرُکَ اِذَا اَرَدْتَّ شَیْئًا اَنْ تَقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ اے مرزا تیری شان یہ ہے کہ جب کسی چیز کو تو کہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے حقیقۃ الوحی ص۱۰۵۔ نیز نصرۃ الحق میں اس کی تصریح ہے۔ مرزا صاحب سے خدا نے بیعت بھی کی خدا کے پیر بھی بنے (دافع البلا ص۶۵) خدا نے مرزا صاحب کو توحید دی۔ تفریدی کے القاب سے بھی ملقب کیا ہے۔ علاوہ ازیں مرزا صاحب اولوالعزم رسولوں اصحابوں، ماموں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت امام حسین علیہ السلام سے بھی افضل تھے۔ فرماتے ہیں:

کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم
اینک منم کہ حسب بشارت آمدم
عیسیٰ کجا است تا بنہد پا بہ منبرم

ماشاء اللہ آپ باوجود ان دعاوی کے شیریں زبان بھی بہت تھے۔ شیخ سعد اللہ صاحب لدھانوی کی نسبت لکھتے ہیں۔ ذلیل۔ فاسق، شیطان، ملعون، سفیہوں کا نطفہ، بدگو، خبیث، مفسد، منحوس، اے ابن بغا وغیرہ۔

مشتے نمونہ از خروارے۔ یہ گوہر فشانی مرزا صاحب اور ان کے پیروؤں کو مبارک ہو۔ قرآن شریف کا کثیر حصہ جس میں جہاد کا ذکر ہے۔ وہ مرزا صاحب کی وحی سے منسوخ ہو گیا دیکھو اربعین وغیرہ۔ اول تو دعاوی بالا ہی جھوٹ ہیں۔ اس کے علاوہ بھی مرزا صاحب نے بہت جھوٹ بولا ہے۔ کہیں لکھ دیا کہ اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں۔ کہیں کہ قرآن میں اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ قَرِیْبًا مِّنَ الْقَادِیَانِ لکھا ہوا ہے۔ ازالہ ص۷۷ میں مکہ، مدینہ، قادیان تین شہروں کا نام قرآن میں اعزاز کے ساتھ لکھا ہوا ہے براہین احمدیہ ص۵۵۔ میرے وقت میں خدا نے حج کو جانا بند کر دیا (حقیقۃ الوحی ص۱۹۸) ایسے شخص اور اس کے پیروؤں کے مرتد اور گمراہ ہونے میں کوئی شک نہیں ہے جو مسئلہ ختم نبوت کو باطل ٹھیرا کر اپنی نبوت کا مدعی ہو اور دوسروں کے واسطے نبوت و رسالت کا دروازہ کھولتا ہو، اپنے نہ ماننے والے دنیا کے ستر کروڑ مسلمانوں کو کافر کہتا ہو۔ باوجود اس کے مولوی محمد علی صاحب مرزا غلام احمد صاحب کو مسیح موعود مانتے ہوئے کس معصومانہ انداز میں لکھتے ہیں کہ

ہم مرزا صاحب کو مجدد اور ظلی بروزی نبی مانتے ہیں مستقل نبی نہیں مانتے۔ آپ کے ماننے یا نہ ماننے کا سوال نہیں مدعی کے دعاوی اور مدعی کو مع دعاوی کے ماننے کا سوال ہے، اس کا آپ اعلان کر چکے ہیں۔ (اخبار پیغام صلح جلد ۱ ص۲۵)

نیز پیغام صلح جلد اول ع۴۲ ۱۶ ماہ اکتوبر ۱۹۱۳ء میں پیغامیوں کا اعلان ہے۔ خدا کو شاہد کر کے لکھا ہے کہ "ہمارا ایمان ہے حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) اللہ تعالیٰ کے سچے رسول تھے۔"

پھر کیسے کہا جاتا ہے کہ ہم کلمہ گو کو کافر نہیں کہتے۔ اگر واقعی نہیں کہتے تو پھر کلمہ گو کو کافر کہنے والے کو کافر اور اقوال بالا کے قائل کو مفتری اور کذاب کیوں نہیں کہتے یا کم از کم یہی اعلان کر دیا جائے کہ ہم مرزا صاحب کی کتابوں کے ان صفحوں کو نہیں مانتے جن میں اقوال بالا اور سب و شتم درج ہے اور ان کی اشاعت بند کر دیں۔ مگر وہ یہ نہیں کر سکتے جبکہ مرزا صاحب کو مسیح موعود مانتے ہیں تو ان کے ایک ایک حرف کو سچا جانتے اور مانتے ہیں۔ مذہب سے ناواقف مسلمانوں اور مغرب زدہ مسلمانوں کو تقیہ (منافقت کر کے) دھوکہ دیتے اور ان ہی کے روپیہ سے مرزا صاحب کی تصانیف کی اشاعت کرتے ہیں جن میں مندرجہ بالا اقوال درج ہیں۔ حتیٰ کہ مترجم قرآن شریف کی شرح اور حاشیہ میں بھی حضرت مرزا غلام احمد کی اشاعت ہو رہی ہے۔ مجددیت کی بجائے احمدیت (مرزائیت) پھیلائی جا رہی ہے۔ لہٰذا مسلمان خصوصاً علماء و زعماء محمدیان ہوشیار ہو جائیں کہ مرزائی تمام فرقے قادیانی ہوں یا لاہوری

٭ بلکہ دس لاکھ (تذکرۃ الشہادتین مصنفہ مرزا ص۴۱)

ahmadimuslim.de

کمالی ہوں یا ظلی بروزی سب اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کو مٹا کر احمدیت اور غلام احمد کو پھیلانا چاہتے ہیں۔ یہ فرقے اسلام اور مسلمانوں کے لئے سخت خطرناک ہیں۔ یہ لوگ مرزا غلام احمد کو سرورِ کائنات رحمۃ للعالمین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی طرح کم[لہ] نہیں سمجھتے۔ مرزا صاحب پر جب کوئی اعتراض کیا جاتا ہے تو یہ لوگ فوراً وہی اعتراض رسول اللہ صلعم پر کر دیتے ہیں۔ ہر ایک مسلمان پر فرض ہے کہ وہ احمدی (مرزائی) مذہب سے خود بچے اور مسلمانوں کو بچانے کی کوشش کرے۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

سردارِ دو عالم کا خلقِ عظیم

(از عبد الغفار خان صاحب نزیل بھاٹا پارہ ضلع رائے پور (سی پی))

ناظرین ابتداء اسلام کا زمانہ ہے آنحضور طائف میں اشاعت حق کے لئے تشریف لے جاتے ہیں اور آپ توحید باری کا پیام لوگوں کو سناتے ہیں لیکن سننے اور قبول کرنے کی بجائے وہاں اس کا مضحکہ اڑایا جاتا ہے اور خلق کا جواب ترش روئی سے دیا جاتا ہے۔ اور بعض وحشی درندے آپ کے پیچھے لگ جاتے ہیں۔ طائف سے لے کر مکہ تک تمام راستہ آپ پر ظلم وستم اور سنگباری کی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ جسم مبارک لہولہان ہو جاتا (۷۹۶)
اور نعلین مبارک خون سے تر ہو جاتی ہیں اور حالت یہ ہے کہ اب اگر سرکار مدینہ بھی حضرت نوح کی طرح یہ بددعا کرتے رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا۔

اے رب ہمارے روئے زمین پر منکرین سے اور بدبخت کا بسنے والا ایک گھر بھی باقی نہ چھوڑ۔ تو اس امر کا آپ کو حق حاصل تھا اور خلاف بھی نہ ہوتا۔ اسی سبب سے اللہ کا فرشتہ آتا ہے اور کہتا ہے کہ آپ اس قوم کے لئے بددعا کریں تاکہ اس قوم کی بجائے اللہ تبارک و تعالیٰ دوسری قوم آباد کرے اور دنیا از سر نو آباد ہو مگر آپ بددعا کی بجائے یہ ارشاد فرماتے ہیں:۔ اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون۔ اے رب ہمارے مری قوم کو عقل اور ہدایت دے کہ وہ مجھے جانتی نہیں ہے اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ لوگ اگر خدائے واحد پر ایمان نہیں لاتے تو کیا عجب ہے ان کے بیٹے اور پوتے ایمان لے آئیں گے۔

طائف کا یہ واقعہ مصیبت کا کوئی تنہا واقعہ نہیں ہے بلکہ آپ کی مبارک تبلیغی زندگی میں جو مصائب سالہا سال تک برابر پیش آتے رہے یہ تو اس سلسلہ کی صرف ایک کڑی ہے لیکن کسی موقع پر بھی آپ کی شفقت و مہربانی میں کمی نہیں ہوئی اور محبت کی وہ آگ جو اپنی قوم کے لئے آپ کے جسم اطہر کے اندر موجود تھی کسی میں بھی اس کے شعلے کمزور نہیں ہوئے۔ اسی سلسلہ میں ہم کو یہ احادیث صحیحہ یاد رکھنی چاہئیں۔ بخاری شریف میں ہے:۔

قال لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحشاً ولا لعاناً و سباباً کان یقول عند المعتبۃ ما لہ ترب جبینہ۔ نہ تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو اور نہ کسی کو اور نہ چیز کو لعان کرنے والے اور نہ کسی پر سب وشتم کرنے والے اگر بہت ہی غصہ فرماتے تو یہ فرماتے اسے کیا ہو گیا ہے اس کی پیشانی خاک آلودہ ہو دوسری حدیث اور ملاحظہ فرمائیے جبکہ آپ کو کفار کے حق میں بددعا کرنے کے لئے کہا جاتا ہے تو آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ قربان جائیے اپنے رسول امی پر۔ صحیح مسلم شریف میں ہے:۔

عن ابی ھریرۃ قال قیل یا رسول اللہ۔ ادع علی المشرکین قال انی لم ابعث لعاناً و انما بعثت رحمۃ۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آپ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ مشرکین پر بددعا کیجئے تاکہ وہ ہلاک ہو جائیں آپ فرماتے ہیں کہ میں لعنت کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا ہوں بلکہ رحمت کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ کیا ہمارے اخلاق میں آج اپنوں کیلئے اتنی گنجائش ہے کہ وہ ہمیں تکلیف دیں اور ہم کو انتقام کا موقعہ دیں اور ہم ان کے حق میں بددعا تک گوارا نہ کریں۔

صلح حدیبیہ ان سب سے بڑھ کر اسلام کی حقیقی قوت کا واقعہ صلح حدیبیہ کا مشہور واقعہ ہے۔ ناظرین اب وہ زمانہ ہے صدائے حق پھیل چکی ہے اور وہ ذات کہ جس نے سابقین کو بشارت دی تھی کہ میں ہی رب الارباب اور خداوند خدا ہوں اور فاران کی وادیوں میں اپنی فوجوں کے ساتھ اپنے جلال وجبروت کو ظاہر کرنے والا ہوں: اور وہ مبارک ہستی کہ جنہیں مکہ کی گلیوں میں برسہا برس تک ستایا گیا تھا اب وہی ایک لشکر جرار کے ساتھ کہ جس کے سیلاب کے روکنے سے سمندر اور پہاڑ عاجز ہو گئے، اب وہ فوج خدا کے گھر کے دروازہ تک پہنچ چکی ہے اور چاہتی ہے کہ امن و امان کے ساتھ اپنے جد امجد حضرت ابراہیم کے تعمیر کردہ خانۂ خدا میں اپنے فریضہ کو ادا کرے اور واپس چلی جائے راستے میں روک کر جاتے ہیں باوجودیکہ الٰہی تلوار کی ایک ہی ضرب میں مخالفین کا ہمیشہ کے لئے فیصلہ کر سکتی تھی لیکن اس پر تیار ہو جاتے ہیں کہ مخالفین کے ساتھ امن اور رواداری کی بنیاد پر معاملہ طے کر لیا جائے۔ گفتگو ہوتی ہے اور مخالفین کی ہر شرط قبول کر لی جاتی ہے اور یہ ایسی شرطیں ہیں کہ حضرات صحابہ کرام میں دل چل مچ جاتی ہے کہ ایسی دب کر صلح کی گئی ہے کہ کوئی فاتح بھی اتنا دب کر صلح نہیں کر سکتا۔ مگر یہی دب جانا اور مخالفین کو خوش کر دینا اور مجاہدین کے گرم خون پر رواداری کا ایسا ٹھنڈا پانی ڈال دینا تھا کہ آج بھی دنیا کی کوئی ریاست اور فوجی ضابطہ اسے قبول نہیں کر سکتا۔ مگر درحقیقت فاتح و مفتوح کی صلح نہ تھی بلکہ رواداری کا لاثانی مظاہرہ اور روح اور اخلاق کی فتح عظیم تھی اسی دب جانے نے سنگ دل مخالفین کے قلوب کو شق کر ڈالا اور ان میں اسلام کی اصلی محبت کی شعاعیں داخل ہونے کی کھڑکیاں کھول دیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تھوڑی سی تھوڑی مدت

لہ مولانا معاف فرمائیے کم کیا اونچا سمجھنے کے مکلف ہیں۔ اس الہام کے کیا معنے ہیں تیرا (مرزا کا) تخت سب تختوں سے اونچا بچھایا گیا (حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۹) یہ سب کا لفظ سور کلیہ کا ہے یا نہیں؟ (اہلحدیث)

میں تمام جزیرہ عرب فاتح اعظم کے قدموں پر تھا۔ اور مخالفین کی بھی جماعتیں رب الافواج کے لشکروں سے بدل گئیں۔ ٹھیک اسی طرح کا وہ واقعہ ہے جبکہ کائنات قلوب کا سب سے بڑا فاتح ایک جرار فاتح لشکر کے ساتھ جہاں خدا کا وہ گھر ہے جس میں اس کے ہر گھر سے بڑھکر اس کی تقدس کا لحاظ کیا گیا ہے۔ جس گھر میں سب سے زیادہ اُس کی محبت کے پاک آنسو بہائے گئے ہیں اب یہ وہ قوت ہے کہ مخالفت کی ہر طاقت پاش پاش ہو چکی ہے اور مخالفین کا ہر فرد صرف فاتحین کے رحم پر ہے۔ اُن فاتحین کے رحم پر جنہیں انہیں کے ہاتھوں دکھ پہنچایا گیا تھا۔ جنہیں اُن کے گھروں سے نکالا گیا تھا۔ جن سے خدا کے اس گھر کو چھڑایا گیا تھا جو اُن کو دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر عزیز تھا۔ لیکن اُس وقت قتل عام کی بجائے بخشش عام کی منادی کی جاتی ہے کہ اے وہ لوگو! جنہوں نے مجھے ستایا اور دکھ دیا ہے میں تمہیں معافی کا پیام عام دیتا ہوں۔ آج کے دن میرے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا باقی نہیں ہے۔ وہ خدا جس نے مجھے تمہارے لئے ہر طرح کا اختیار دیا ہے۔ اُسی کے نام پر میں تمہیں معاف کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ وہ بھی تمہیں معاف کردے!

اخلاق نبوی میں بیشمار واقعات ہیں جو رحمۃ للعالمین کی شان رحم و کرم کو مختلف صورتوں سے ظاہر کرنیوالے ہیں۔ منجملہ ان کے ایک مہمان کا واقعہ ہے۔ کچھ غیر مسلم لوگ تھے جو مدینہ طیبہ میں ہم وطنی کے سلسلے میں آئے تھے اور آپ کے مہمان ہوئے تھے۔ آپ نے ایک ایک مہمان ایک ایک صحابی کے سپرد کر دیا کہ وہ میزبانی کا حق ادا کریں۔ اُن میں ایک شخص تھا۔ کسی نے بھی اسے قبول نہ کیا۔ کیونکہ وہ نہایت درشت خو اور بدشعار تھا۔ لیکن اس سب سے برے کو آپ کے سوا کون قبول کر سکتا تھا۔ جو فرماتے ہیں۔ الصالحون للہ والطالحون لی اچھے لوگ اللہ کے لئے ہیں اور بُرے میرے لئے ہیں۔ چنانچہ اس بُرے مہمان کو آپ نے اپنا مہمان رکھا۔ اور حجرہ نبوی میں اسے جگہ دی گئی۔ رات کو کھانا اُسے دربار نبوی سے بھیجا گیا۔ اور اس نے اتنا زیادہ کھالیا کہ معدہ ہضم نہ کر سکا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اُسے اسہال شروع ہوا۔ اور حجرۂ نبوی اور بستر اجو اسے آرام کے لئے عطا فرمایا گیا تھا۔ آلودہ نجاست ہو گیا۔ علی الصبح یہ اس خوف سے کہ لوگ اسے اس شرارت کی سزا نہ دیں بہت پہلے اٹھ کر بھاگ نکلا۔ لیکن اپنی تلوار بھول گیا۔ آپ تشریف لائے تو مہمان کو حجرہ میں نہ پایا۔ اور افسوس کیا کہ مہمان بغیر رخصت چلے گئے۔ ادھر مہمان کو اپنی تلوار یاد آگئی۔ ڈرتے ڈرتے حجرہ نبوی تک پھر آ پہنچا تو آکر یہ ماجرا دیکھا کہ فخر الانبیاء سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم خود اپنے دست مبارک سے آلودہ نجاست کپڑوں کو صاف کر رہے ہیں اور مہمان کو دیکھ کر عتاب کی بجائے آپ نے فرمایا کہ تم ہم سے ملے بھی نہیں اور چلے گئے۔ اُس نے کہا میری تلوار رہ گئی ہے۔ آپ نے فوراً تلوار اس کے حوالے کر دی اور بغیر اس کے کہ چشم مبارک اور ابرو پر ذرہ برابر بھی کسی ناگواری کا اثر ہو۔ اس کی نجاست سے کپڑوں کی پاکی اور صفائی میں مشغول ہو گئے۔ یہ دیکھ کر کون ایسا ہوگا خواہ وہ کیسا ہی دشمن انسان ہی کیوں نہ ہو کہ اس کا پتھر سا دل پانی پانی نہ ہو جائے۔ چنانچہ یہ شخص اسی وقت قدم مبارک پر گرا اور پکار اٹھا۔

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ۔

یہ ہے عفو کی بے نظیر مثال کہ درندوں جیسے ظالم دشمنوں پر قابو پاکر پھر انہیں معاف کر دیا۔ جس اخلاقی تلوار نے ان کے دلوں کو ایسا گھائل کر دیا کہ ہمیشہ کے لئے ان کی گردنیں اسلام کے آگے جھک گئیں۔ اسلام راستی کی تلوار کے ساتھ پھیلا نہ کہ لوہے کی تلوار کے ساتھ۔ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مختصر خاکہ جو اوپر کی چند سطور میں دکھایا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کس طرح وہ ننھا سا بیج جو حضور علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں سے بویا گیا تھا ایک عظیم الشان درخت بن گیا۔ اور رفتہ رفتہ اس کی شاخیں ہر اطراف اکناف عالم میں پہنچ گئیں اور دنیا اس کے نیچے بسیرا کرنے لگی۔ اخلاق فاضلہ کے ساتھ اسلام کی تعلیم کو لیکر جان نثاران اسلام دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیل گئے اور ایک عالم کو اسلام کے جھنڈے کے نیچے جمع کر دیا۔ یہ مت خیال کرو کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔ کیونکہ اسلام نے کبھی تلوار سے ابتدا نہیں کی۔ بھلا جو پاک کتاب ببانگ دہل یہ اعلان کرتی ہے کہ

لا اکراہ فی الدین۔ یعنی دین میں جبر جائز نہیں۔ وہ کب اس بات کی اجازت دے سکتی ہے کہ مذہب کی اشاعت تلوار کے ذریعہ سے کی جائے۔ پھر خود حضور علیہ السلام کا وصف حسنہ اظہر من الشمس ہے کہ تیرہ سال تک مکہ میں سخت سے سخت دردناک آلام و مصائب برداشت کئے ہیں۔ لیکن تلوار نہیں اٹھائی۔ یہاں تک کہ اتمام حجت کی غرض سے اپنا عزیز وطن چھوڑ دیا اور ہجرت کر کے مدینہ شریف چلے گئے۔ لیکن جب ظالموں نے وہاں بھی چین سے نہ بیٹھنے دیا اور حق کو تلوار کے زور سے مٹانا چاہا تو آپ نے تلوار اٹھائی۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ اُن جنگوں میں ہی آپ کو ایسے اعلیٰ اخلاق دکھلانے کا موقع ملا جو بغیر جنگوں کے مخفی رہتے۔ آپکو خدا تعالیٰ نے ظالم دشمنوں پر فتح دی اور آپ نے ان کو معاف کر دیا۔ اس بات کو بھی ثابت کر دیا کہ سچا رحم (۴۹۷)
کرنے والا اور عفو کرنے والا وہی ہے کہ جسے طاقت ملے اور رحم کرے۔ سچا سخی وہی ہے کہ جسے دولت ملے اور وہ تقسیم کر دے۔ ہزار در ہزار درود و سلام اس عالی مرتبہ نبی پر جس نے حق کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے انتہائی تکلیفیں اٹھائیں اور مصیبتیں جھیلیں اور بنی نوع انسان کی بہبودی و خیر خواہی میں اپنی جان تک کی پروا نہ کی۔

رحمۃ للعالمین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے مستند سوانح مبارک جو کہ تمام اسلامی فرقوں میں مقبول ہے۔ مصنف علامہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم۔ کتابت طباعت کاغذ نہایت اعلیٰ۔ قیمت جلد اول عا۔ جلد دوم عہ سوم عہ۔ (ملنے کا پتہ)

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

مختصر حالات رئیس المحدثین

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

از قلم ایم عبدالعزیز خالد جھنگوی وزیر پورہ سیالکوٹ

آپ جمعہ کے دن ۱۳ شوال ۱۹۴ھ ہجری المقدس میں حضرت علامہ محدث اسماعیل بن ابراہیم کے گھر پیدا ہوئے اور لیلۃ الفطر ۲۵۶ھ ہجری میں اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو تشریف لے گئے۔ اوائل عمری میں والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا تھا۔ پرورش کا بوجھ والدہ ماجدہ کے ذمہ رہا۔ آپ شروع ہی سے لہو ولعب اور کھیل کود سے سخت متنفر تھے۔ یہ شعر آپ پر صادق آتا تھا ؎

بالائے سرش ز ہوشمندی ؛ مے تافت ستارہ بلندی

آپ ابھی دس برس ہی کے تھے کہ تحصیل علم کا شوق غالب ہوا۔ اس زمانے میں طلبا حدیث کا دستور العمل تھا کہ جو کچھ اپنے اساتذہ کی زبانی سنتے تھے جھٹ اپنے صحیفوں میں نوٹ کر لیتے تھے۔ لیکن امام بخاری صاحب ہمیشہ احادیث کی نقل سے استغنا برتتے تھے۔ حافظہ (۷۸) اس قدر بلند تھا کہ باوجود نہ لکھنے کے مدتوں بعد اپنے ہم جماعتوں کو لفظ بلفظ سنا دیتے تھے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات لکھنے والے طلبا اپنے صحیفوں کی درستی امام بخاری صاحب سے کراتے تھے جب ایک استاد سے دوسرے استاد کی خدمت میں بغرض حصول علم حدیث تشریف لے جاتے تھے تب پچھلی احادیث اپنے صحیفہ میں نقل فرماتے تھے اور ہر ایک حدیث کے لئے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ اس کے بعد اس حدیث کو اپنی صحاح میں نوٹ کرتے تھے۔ چنانچہ خود فرماتے ہیں:- ما وضعت فیہ حدیثا الا صلیت رکعتین یعنی میں نے اپنی صحاح میں کوئی حدیث نقل نہیں کی جب تک کہ دو رکعتیں نہیں پڑھ لیں۔ حافظہ کی نسبت خود ہی رقمطراز ہیں:- احفظ مائۃ الف حدیث صحیح و مائتی الف حدیث غیر صحیح۔ یعنی مجھے ایک لاکھ صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح حدیثیں یاد ہیں؛ حدیث کے لینے میں یہاں تک احتیاط کرتے تھے کہ ایک دفعہ کسی عالم متبحر ماہر کی خدمت میں علم حدیث حاصل کرنے گئے۔ اتفاق سے اُن کی گھوڑی بھاگ گئی تھی۔ گھوڑی پکڑنے کے لئے انہوں نے خالی برتن دکھا کر گھوڑی کو پکڑ لیا۔ امام صاحب نے وہاں سے حدیث نہ لی کہ مبادا گھوڑی کی طرح میرے ساتھ بھی دھوکا کریں۔ نیز ایک دفعہ آپ جہاز پر سوار تھے پانچسو پونڈ کی تھیلی پاس موجود تھی ساتھ ہی شاگرد تھے کہ ایک آدمی کی جہاز میں چوری ہو گئی اور اس نے اپنا شک امام صاحب پر ظاہر کیا۔ امام صاحب نے اپنی تھیلی سمندر میں پھینک دی۔ شاگردوں نے عرض کی کہ یا حضرت تھیلی تو آپ کی تھی آپ نے سمندر میں کیوں پھینک دی۔ فرمانے لگے مجھے خطرہ تھا کہ اگر تلاشی میں تھیلی میرے ہاں دستیاب ہوتی تو مجھ سے کسی نے حدیث نہیں لینی تھی اور حدیث کا ادب ملحوظ رکھ کر میں نے اپنی تھیلی سمندر میں پھینک دی ہے۔ جس کے ہاں سے امام صاحب حدیث نقل فرماتے تھے ان شرائط کو ملحوظ رکھتے تھے۔

(۱) حدیث ثقہ راویوں سے منقول ہو۔ اور اس کا سلسلہ کسی مشہور اصحابی تک پہنچے۔ (۲) جو راوی حدیث کی تائید کریں ان میں کسی قسم کا اختلاف نہ ہو۔ (۳) سند حدیث بالکل متصل ہو منقطع نہ ہو۔ (۴) حدیث کے راویوں کا سلسلہ سچا عادل کامل ہونا لازمی ہے (۵) راوی مدلس اور مختلط نہ ہوں۔ ان کا حافظہ بھی قوی ہو۔ اور وہ سلیم الاعتقاد ہوں وہمی نہ ہوں۔

"اکمال اسماء الرجال" میں لکھا ہے کہ امام صاحب ایک دفعہ بغداد تشریف لے گئے وہاں کے علماء آپ کو آزمانے کے لئے آپ کے گرد جمع ہو گئے۔ اور دس دس آدمیوں کی دس ٹولیاں ہو گئیں۔ انہوں نے امام صاحب کے سامنے ایسی احادیث پیش کیں جن کے متنوں اور اسنادوں میں کچھ گڑ بڑ تھی۔ جب تمام پڑھ چکے تو امام صاحب نے فرمایا۔ اما حدیثک الاول فکذا والثانی کذا علی النسق الی آخر العشرۃ یعنی تیری پہلی حدیث اس طرح ہے دوسری اس طرح ہے۔ دس تک علی ہذا القیاس تمام آدمیوں کی حدیثیں بھی سنا دیں اور انہیں ان کی غلطیوں سے بھی آگاہ کر دیا۔ جس سے ان علماء کرام کے دلوں پر امام صاحب کے حافظہ کی دھاک بندھ گئی۔

امام صاحب دنیادار نہ تھے۔ آپ کی زندگی علمی اور سادہ تھی اور آپ انتہا درجہ کے صفائی پسند تھے۔ اثنائے درس میں ایک شخص نے داڑھی سے تنکا نکال کر فرش پر ڈال دیا۔ امام صاحب نے اٹھا کر باہر پھینک دیا۔ امام صاحب کے متعلق علمائے باکمال نے اپنے خیالات کا اظہار اس طرح فرمایا ہے۔

(۱) محمد بن اسماعیل افقہ عندنا و ابصر من احمد بن حنبل (ابومصعب) محمد بن اسماعیل ہمارے نزدیک بہت زیادہ فقیہ ہیں۔ اور امام احمد بن حنبل سے زیادہ صاحب بصارت ہیں۔

(۲) وعنہ۔ لو ادرکت مالکا و نظرت الی وجہہ و وجہ محمد بن اسماعیل لقلت کلاھما واحد فی الفقہ والحدیث۔ اگر مجھے مالکؒ ملیں اور میں مالکؒ اور محمدؒ بن اسماعیلؒ کے چہرہ کی طرف دیکھوں تو کہوں دونوں فقہ اور حدیث میں ایک ہیں۔

(۳) فضل محمد بن اسماعیل علی العلماء کفضل الرجال علی النساء (رجاء بن مرجی) فضیلت محمد بن اسماعیل کی مثل فضیلت مردوں کے عورتوں پر ہے۔

(۴) ما رأیت تحت ادیم ھذہ السماء اعلم بالحدیث بن محمد بن اسماعیل البخاری (محمد بن اسحٰق) میں نے اس آسمان کے نیچے محمد بن اسماعیل بخاری سے زیادہ حدیث جاننے والا کسی کو نہیں دیکھا۔

(۵) قال محمد بن احمد المروزی کنت نائما بین الرکن والمقام فرایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام فقال لی یا ابا زید الی متی تدرس کتاب الشافعی ولا تدرس کتابی فقلت یا رسول اللہ ما کتابک قال جامع محمد بن اسماعیل البخاری۔ محمد بن احمد مروزی فرماتے ہیں۔ میں ایک دن رکن اور مقام کے درمیان سویا ہوا تھا کہ میں نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا فرماتے تھے تو امام شافعی کی کتاب پڑھتا ہے۔ اور میری نہیں پڑھتا میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کی کتاب کیا ہے۔ فرمایا جامع محمد بن اسماعیل بخاری۔ (باقی بر صفحہ ۱۲ کالم ۲)

امام بخاریؒ کی مختصر سوانح قیمت ۲ر (منیجر اہلحدیث امرتسر)

ahmadimuslim.de

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۱۵)

گذشتہ ہفتہ نذر لغیر اللہ اور استعانت کی بحث ہوئی ہے۔ آج اس سے آگے پڑھیں۔

مولوی نعیم الدین لکھتے ہیں:۔

قولہ صفحہ ۱۵۸۔ "ردالمحتار جلد ۱ صفحہ ۳۹ میں ہے۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔ میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کی قبر پر حاضر ہوتا ہوں اور جب کوئی حاجت پیش آتی ہے تو دو رکعتیں پڑھ کر حضرت امام کی قبر کے پاس دعا کرتا ہوں تو مراد جلد حاصل ہوجاتی ہے۔ قال انی لاتبرک بابی حنیفۃ واجئی الی قبرہ فاذا عرضت لی حاجۃ صلیت رکعتین وسالت اللہ تعالیٰ عند قبرہ فتقضی سریعاً۔

تقویۃ الایمان کے اسی سلسلہ شرکیات میں زائر کا راہ میں اس بزرگ کے نام کا ورد کرنا ہی لکھا ہے یہ بھی خاص حضور علیہ الصلوٰۃ کی زیارت پر حملہ ہے کہ درود شریف کا ورد آداب زیارت میں سے اور موجب سعادت ہے۔ مگر وہابی دین میں یہ شرک لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ملخصاً بلفظہ

اقول۔ ردالمحتار میں جو قول امام شافعی رحمۃ اللہ کا مناقب امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ میں منقول ہے محض بلا سند وصحت ہے جو حجت نہیں ہوسکتا کیونکہ عند القبر نماز پڑھنا خوف فتنہ قبر پرستی سے خالی نہیں ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری پارہ ۲ صفحہ ۲۶ میں خلیفۃ روایت ہے:۔

"ورای عمر بن الخطاب انس بن مالک یصلی عند قبر فقال القبر القبر۔

یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو ایک قبر کے پاس نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا کہ قبر ہے قبر ہے"

فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۵ صفحہ ۴۹۲ میں مرقوم ہے

فیلزم اتخاذ المسجد عند القبر وقد یکون القبر فی جہۃ القبلۃ فتزداد الکراھۃ۔ وقد یقول بالمنع مطلقاً من یری سد الذریعۃ وھو ھنا متجہ قوی انتہی۔ یعنی پس لازم آویگا ٹھہرالینا مسجد کا قبر کے پاس اور اگر جہت قبلہ میں ہوگی تو زیادہ کراہت لازم آویگی اور تحقیق فرمایا گیا ہے مطلقاً منع ہونا بوجہ بند کرنے ذریعہ فساد کے اور اس کی وجہ قوی ہے انتہی"

اور مجمع البحار میں مرقوم ہے:۔

"فان منھم من قصد لزیارۃ قبور الانبیاء والصلحاء ان یصلی عند قبورھم ویدعو عندھا او یسالھم الحوائج فھذا لا یجوز عند احد من علماء المسلمین فان العبادۃ وطلب الحوائج والاستعانۃ حق للہ وحدہ" انتہی صواعق صفحہ ۱۳۴۔

یعنی اگر وہ اُن لوگوں میں سے ہیں جو قصد کرتے ہیں قبور انبیاء اور صلحاء کی زیارت کا کہ قبروں کے پاس نماز پڑھیں اور قبروں کے پاس دعا اور حاجات کا سوال کریں پس یہ جائز نہیں ہے کسی علماء مسلمین کے نزدیک کیونکہ عبادت اور طلب حاجات اور مدد مانگنا صرف اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے پس یہ کیونکر متیقن ہوسکتا ہے کہ امام شافعی جیسے مقتداء جامع اصول و فروع مسدودہ ذریعہ فساد کو مفتوح فرمادیں پھر اس میں صاف تصریح ہے کہ نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں جسکو مولوی نعیم الدین نے اپنے مدعائے شرکیہ کے نفع حاصل کرنے کے لئے صرف یہ کہا کہ امام کی قبر کے پاس دعا کرتا ہوں۔ تاکہ قبر پرست جان لیویں کہ صاحب قبر سے دعا مانگتے تھے۔ کیونکہ خود مولوی نعیم الدین نے تصریح کر دی ہے کہ زیارت کیلئے حاضر ہونا اس کے سامنے دعا کرنا اور مرادیں مانگنا۔ ورنہ لفظ عربی سالت اللہ کا ترجمہ صاف کرنا تھا کہ اللہ سے سوال کرتا ہوں۔ پس یہ صریح دھوکہ دہی اور اعلاء شرک ہے عام لوگوں کو گمراہی میں مبتلا کرنا ہے۔ نعوذ باللہ من سوء الاعتقاد۔

علیٰ ہذا تقویۃ الایمان کے اسی سلسلہ شرکیات میں زائر کا راہ میں اس بزرگ کے نام کا ورد کرنا جسکو مولوی نعیم الدین نے نقل کیا ہے اگرچہ اس میں ہرگز نہیں ہے مگر مضمون دراصل معنی میں صحیح ہے کیونکہ دوسرے مقام پر اس کے قریب الفاظ مرقوم ہیں۔ چنانچہ تقویۃ الایمان صفحہ ۸ میں لکھا ہے کہ

"سو جو کوئی کسی کا نام اٹھتے بیٹھتے لیا کرے اور دور و نزدیک سے پکارا کرے اور بلا کے مقابلہ میں اسکی دہائی دیوے اور دشمن پر اس کا نام لیکر حملہ کرے اور اس کے نام کا ختم پڑھے اور یوں سمجھے کہ جب میں اس کا نام لیتا ہوں زبان سے یا دل سے تو وہیں اس کو خبر ہوجاتی ہے اور اس سے میری کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی اور جو مجھ پر احوال گزرتے ہیں سب کی ہر وقت اسے خبر ہے اور جو بات میرے منہ سے نکلتی ہے وہ سب سن لیتا ہے اور جو خیال و وہم میرے دل میں گزرتا ہے وہ سب سے واقف ہے سو ان باتوں سے مشرک ہوجاتا ہے اور اس قسم کی باتیں سب شرک ہیں انتہی ملخصاً"

لہٰذا اس میں کیا کلام ہوسکتا ہے جس کی تفصیل تائیدات از کلام ربانی اور احادیث رسول یزدانی وائمہ کرام اور علمائے ذوی الاحترام سے واضح ہوچکی۔ بھلا اس میں (۹۹ خاص فداہ امی و ابی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مرقد مبارک پر کیا حملہ ہے جس کا تقویۃ الایمان میں ہرگز ذکر تک نہیں ہے یہ محض مولوی نعیم الدین کا بہتان وعناد ہے۔ لعنت اللہ علی الکاذبین المفترین۔

باقی درود شریف پڑھنا خصوصاً مدینہ طیبہ کے سفر میں باعث خیر و برکات اور افضل عبادات ہے کہ یہ حق تعالیٰ کی جناب میں التجا و دعا ہے البتہ آپ کو متصل حاضر و ناظر جان کر سنانے کا عقیدہ شرک ہے۔ چنانچہ امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۲۶ صفحہ ۲۵ میں فرماتے ہیں:۔

"المقصود بالصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم التقرب الی اللہ بامتثال امرہ۔

یعنی مقصود درود شریف پہنچانے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر حق تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنا ہے اور اس کے حکم کی بنا پر"

اور خود مولانا شہید مرحوم دوسرے باب تقویۃ الایمان کی پانچویں فصل صفحہ ۱۸۱ میں حدیث نقل فرماتے ہیں:۔

وصلوا علیّ فان صلوتکم تبلغنی حیث کنتم۔ رواہ

ahmadimuslim.de

انسانی - یعنی اور درود بھیجو مجھ پر اس لئے کہ درود تمہارا پہنچایا جاتا ہے مجھ کو تم کہیں ہو"

مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ "البلاغ المبین" صفحہ ۴۳ میں دربارہ افعال شرکیہ فرماتے ہیں :-

" و بعضے وظائف بطریق اذکار مشتمل بر ندائے اسمائے بزرگان در صبح و شام التزام کردہ اند "

یعنی اور بعضے وظائف بطور اذکار مشتمل ندائے بزرگان کے نام کے صبح اور شام لازم کرتے ہیں "

اور جناب قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمہ اللہ مستند مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کے ارشاد الطالبین صفحہ ۱۸ میں فرماتے ہیں :-

" و ذکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم بروجہی کہ در شرع وارد نشدہ است چنانچہ بطور وظیفہ یا محمد یا محمد یا محمد گفتہ باشد روا نباشد ۔

یعنی اور ذکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی اس طریقہ پر جو شرع میں وارد نہیں ہوا جیسے کوئی شخص بطور وظیفہ کے یا محمد یا محمد یا محمد کہتا ہو روا نہ ہوگا۔

پس مولوی نعیم الدین نے تحریف و بہتانات کا باب مفتوح (۸۰۰)
کر کے کس بری طرح عام لوگوں کو بدظن کر کے گمراہ کیا ہے۔ معاذ اللہ من سوء العقیدۃ والعمل۔

قولہ صفحہ ۱۵۹ و ۱۶۰ " تقویۃ الایمان میں شرک کی باتوں میں یہ بھی لکھا ہے۔ اس کی دیوار سے اپنا منہ اور چھاتی ملنا اور اس کا غلاف پکڑ کر دعا کرنی۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۔ اگرچہ دیوار سے منہ اور چھاتی ملنا اور غلاف پکڑنا آداب زیارت میں سے نہیں ہے بلکہ بہتر یہ ہے کہ زائر روضہ شریف سے کسی قدر فاصلہ پر رہے کہ اس میں ادب زیادہ ہے۔ غرض دیوار سے چمٹنا یا پردوں سے لپٹنا آداب زیارت نہیں چہ جائیکہ اس کو شرک بتا کر اپنا نامہ اعمال سیاہ کیا جائے نابینا کو یہ نظر نہ آیا کہ اس کا طبع زاد شرک کہاں تک پہنچیگا۔ دیوار کا خاص قبر شریف پر رخسار رکھ دینا تو صحابہ کرام سے ثابت ہے ایسا ہی خلاصۃ الوفا صفحہ ۶۱ میں ہے۔ قبور صالحین کو بوسہ دینے کا جواز منقول ہے۔ اگرچہ عوام کی گمراہی کے اندیشہ سے اس میں احتیاط کا مناسب ہے لیکن جو افعال کہ ثابت ہیں ان کو محض اپنی رائے فاسد سے بیدھڑک شرک بتا دینا صحابہ پر الزام شرک لگانا اور کھلی گمراہی ہے۔ ملخصاً بلفظہ "

اقول - ہرگز یہ عبارت تقویۃ الایمان فہرست شرکیات کے ذیل میں نہیں ہے یہ محض مولوی نعیم الدین کی بہتان بندی و بددیانتی کا ثمرہ ہے۔ بلکہ یہ خانہ کعبہ کی خصوصیات میں واقع ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کے لئے اپنے بندوں کو بتائے ہیں "پس خانہ کعبہ کی دیوار مقام ملتزم سے چھاتی کا ملنا ثابت اور عبادت و برکت کا موجب ہے۔ چنانچہ موطا امام مالک رحمہ اللہ صفحہ ۳۲۰ میں روایت ہے :- مالک انہ بلغہ ان عبد اللہ بن عباس کان یقول ما بین الرکن والمقام الملتزم۔ جس کا ترجمہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :-

" عبد اللہ بن عباس مے گفت درمیان رکن اسود و مقام ابراہیم ملتزم است یعنی جائیکہ معانقہ با دیوار کعبہ باید کرد۔ و علیہ اہل العلم انہ یجتہد فی الدعا فی المواضع المتبرکۃ و یلتزم بین الرکن والباب " - یعنی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا درمیان حجر اسود اور مقام ابراہیم کے ملتزم ہے یعنی اس مقام میں معانقہ دیوار کعبہ سے کرنا چاہئے اور اسی طریقہ پر اہل علم کا عمل ہے کہ بہت کوشش کرے دعا مانگنے میں مواضع متبرکہ میں اور ملتزم درمیان رکن اور دروازہ کے واقع ہے "

پس جس طرح حصول برکت کے لئے ملتزم میں چمٹ کر دعا کی جاتی ہے اسی طرح قبور کے ساتھ یہ افعال بجا لانے مفضی الی شرک ہونگے جیسا کہ خود مولوی نعیم الدین نے بھی ان امور کو آداب زیارت سے باوجود نقل کرنے آثار مردود بلا سند کے خود رخسار و بوسہ وغیرہ قبر کو گمراہی کا باعث قرار دیا ہے۔ لہذا یہی دلیل اس کے مشرک و کفر ہونے کی قبر پرستوں کے حق میں بس ہے ورنہ اگر شرک کہنے سے کھلی گمراہی ہے تو گمراہ بتانے سے بھی کھلی گمراہی واضح ہو گئی کیونکہ گمراہی کا مآل کار شرک تک پہنچتا ہے۔

چنانچہ مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ بلاغ المبین صفحہ ۱۸ میں فرماتے ہیں :-

" و نیز مشابہت بعضے عبادات کہ در خانہ کعبہ از برائے خدائے تعالیٰ کردہ میشود نسبت بقبور پیران خود باہتمام تمام بجا مے آرند چنانچہ پوشش غلاف پردہ ہائے رنگا رنگ و استلام و تقبیل و طواف۔

یعنی اور مشابہت بعض عبادات میں کہ جو خانہ کعبہ خدائے تعالیٰ کے لئے کی جاتی ہیں اپنے پیروں کی قبروں کی نسبت بڑے اہتمام سے بجا لاتے ہیں جیسے غلاف پردہ ہائے رنگین اور قبروں کا چھونا بوسہ دینا طواف کرنا "

اور کبیری شرح منیۃ المصلی فقہ حنفیہ مستند مولوی نعیم الدین صفحہ ۵۶۳ میں مرقوم ہے :- وقال شرف الائمۃ (وضع الید علی القبر) بدعۃ وعن جار اللہ العلامۃ مشائخ مکۃ ینکرون ذلک و یقولون انہ عادۃ اھل الکتاب وفی احیاء العلوم الدین انہ من عادۃ النصاری انتھی ولا شک انہ بدعۃ لا سنۃ فیہ ولا اثر عن صحابی ولا عن امام ممن یعتمد علیہ فیکرہ ولیس یعھد الاستلام فی السنۃ الا للحجر الاسود والرکن الیمانی خاصۃ انتھی

یعنی اور فرمایا شرف الائمہ نے ہاتھ رکھنا قبر پر بدعت ہے اور مروی ہے مشائخ مکہ مکرمہ علامہ جار اللہ سے کہ اس کا انکار فرماتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ عادت اہل کتاب کی ہے اور احیاء العلوم میں ہے کہ یہ عادت نصاریٰ کی ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ یہ بدعت ہے اس میں سنت سے کچھ ثابت نہیں اور نہ کسی ایک صحابی کے اثر سے ثابت اور نہ کسی امام معتمد سے ثابت پس یہ مکروہ ہے اور سنت نہیں ہے چھونا سوائے حجر اسود اور رکن یمانی کے خاصۃً "　(باقی)

تقویۃ الایمان جدید اڈیشن - معترضین کے اعتراضات کا دندان شکن جواب بھی ساتھ درج ہے۔ قیمت ۱۲ علاوہ محصول ڈاک - پتہ :- (منیجر اہلحدیث امرتسر)

ahmadimuslim.de

فتاوی

مستفتی صاحبان شرائط دفتر کی پابندی کیا کریں قلمی جواب کے لئے واپسی لفافہ پر اپنا پورا پتہ لکھا کریں۔ قلمی یا مطبوعہ کے لئے فی جواب ۲ پائی حق غریب فنڈ آنا ضروری ہے۔ تحریر صاف خوشخط ہوا کرے۔ (مفتی)

س ع ۱۷۹} زید کی دکان کریانے کی ہے اس میں ہر قسم کی چیز فروخت ہوتی ہے۔ اس میں ہندوؤں کی پوجا کا سامان بھی فروخت کیا جاتا ہے۔ از قسم کافور، گلال، عود ناریل وغیرہ، یہ چیزیں از روئے شرع زید (مسلم) کو فروخت کرنی چاہئیں یا نہیں۔ یہ چیزیں اہل ہنود خرید کر بتوں کی نذر کرتے ہیں۔ اس کا جواب قرآن حدیث سے عنایت فرماویں مشکور ہونگا۔

ج ع ۱۷۹} جو چیز فی نفسہ حرام ہے اس کا بیچنا کسی طرح جائز نہیں جیسے خمر اور خنزیر۔ جو چیز فی نفسہ حرام نہیں بلکہ وہ استعمال کرنے والے کے فعل سے حرام بن جاتی ہے اس کا بیچنا حرام نہیں جیسے انگور یا گیہوں وغیرہ۔ شراب بنانے والے جن چیزوں کی شراب بناتے ہیں انکی بیع جائز ہے فعل ناجائز ہے۔ یہ مسئلہ آیت مرقومہ ذیل سے استنباط ہو سکتا ہے۔

وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (پ ۱۴ - ع ۱۵)

(حق غریب فنڈ ملفوف سے برآمد نہیں ہوا)

س ع ۱۸۰} خصی بکرے کی قربانی جائز ہے یا نہیں چونکہ اس جانور کا ایک عضو بے کار کر دیا جاتا ہے۔

ج ع ۱۸۰} رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خصی مینڈھوں کی قربانی کی۔ ابو رافع کہتے ہیں ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکبشین املحین اقرنین موجئین (احمد) ابن ماجہ میں بھی اسی معنی کی روایت موجود ہے واللہ اعلم۔ (۲ پائی داخل غریب فنڈ)

س ع ۱۸۱} ایک شخص نے کچھ جائداد خرید کر کے اپنے مرشد کے نام پر وقف کر دی اور خود اس جائداد کا متولی و منتظم رہا۔ پیر صاحب کے اکثر مرد و زن مرید ہیں پیر صاحب لاولد فوت ہو گئے۔ واقف متولی بھی ایک عرصہ کے بعد لاولد فوت ہو گیا اور اپنے رشتہ داروں میں سے ایک مرد لائق، دیندار اور قابل کو اپنی تولیت کی وصیت کر گیا اور خود بھی اپنی زندگی میں چند مرتبہ اس شخص کو کہا اور لکھا۔ پیر صاحب کے دیگر خاص مریدوں میں سے اور جو متولی مرحوم کے پیر بھائی بھی تھے اور پیر صاحب کی خدمت میں اور متولی مرحوم کی اکثر مدد کیا کرتے تھے انہوں نے بھی متولی مرحوم کی وصیت کو مانا اور قبول کر لیا۔

(نوٹ) وقف جائداد کے مقام پر اذان، صلوٰۃ، خطبہ عیدین وجمعہ وغیرہ تلاوت قرآن و فاتحہ اور ہدایات امور شرعی وغیرہ اکثر ہوا کرتی ہے۔

اب ایک عورت جو خود کو ان کی مرید قرار دیکر اس وقف جائداد کی تولیت کا دعویٰ کرتی ہے اور مدام پیر صاحب کے ساتھ رہنے کا۔ اب ان دونوں میں کون زیادہ تر مستحق ہے۔ بینوا وتوجروا۔ (غ۔ ی۔ خ)

ج ع ۱۸۱} جس کا ثبوت ہے وہ متولی ہوگا۔ عورت مذکورہ کا ثبوت نہیں۔

س ع ۱۸۲} ایک مرد صاحب جائداد نے اپنی بی بی کے نام بعوض مہر مؤجل آٹھ ہزار روپیہ کے اپنی جائداد فروخت کر کے رجسٹری بھی کر دیا× اور اسی تاریخ کو اپنا ایک مکان بھی مسماۃ کے نام ہبہ کر دیا ہے لیکن قبضہ مرد کا ہی شروع سے آخر تک رہا۔ حتیٰ کہ نزول میں اور کمیٹی وغیرہ میں جائداد مرد کے نام پر ہی قائم رہی یہ صورت قریباً پچیس برس تک رہی اب مسماۃ نے اپنی جائداد اپنے ایک پروردہ کے نام جو نابالغ ہے بچند شروط ہبہ کر دی اور اپنے خاوند کو اور لڑکے کے باپ کو وصی کر دیا تاوقتیکہ لڑکا بالغ نہ ہو یہ حالت بھی بدستور سابق چھ برس تک رہی۔ اب مسماۃ کا بھی انتقال ہو چکا ہے اور مرد بدستور چار برس تک قابض رہا اب مرد کا بھی انتقال ہو چکا ہے جو اپنا ایک ہمشیرہ زادہ چھوڑ گیا ہے اور مسماۃ کا وہ پروردہ بھی اب ۱۸ سالہ ہو کر دعویٰ پیش کرتا ہے۔ اب ان دونوں میں کون مستحق ہے۔ بینوا وتوجروا (غ۔ ی۔ خ)

× قریب دو ہزار روپیہ کے سالانہ آمدنی کی جائداد۔

ج ع ۱۸۲} حنفی مذہب میں ہبہ کے مکمل کرنے کیلئے قبضہ شرط ہے۔ محدثین کے نزدیک قبضہ شرط نہیں اس لئے اہل حدیث کے نزدیک ہبہ مذکور مکمل ہے حنفی مذہب میں نہیں۔ ہبہ کرنے کا ثبوت اگر ہے تو نزول وغیرہ کا ثبوت مضر نہیں۔ جس مذہب میں قبضہ شرط ہے اس کے مطابق مرد کا ہمشیرہ زادہ وارث ہوگا۔ اللہ اعلم۔

س ع ۱۸۳} ایک شخص نے اپنی کچھ جائداد ایک شخص کے نام بچند شروط ہبہ کر دی کہ فروخت وغیرہ نہ کرنا کہ میرا نام زندہ رہے وغیرہ۔ اس کی آمدنی سے صرف منتفع ہوتا رہے۔ (اور دوسری جائداد اپنے ہی نام پر چھوڑ کر مر گیا) اب وہ شخص مر گیا۔ بعد کو موہوب لہ نے اس ہبہ شدہ جائداد کو فروخت وغیرہ کرنا شروع کر دیا ہے کیا ایسا کرنے سے وہ منع کیا جا سکتا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ع ۱۸۳} سوال ہذا میں جو فروخت نہ کرنے کی شرط ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہبہ نہیں بلکہ وقف ہے اس لئے بیع کرنا جائز نہیں۔ بیع سے روک دینا چاہئے اللہ اعلم۔

س ع ۱۸۴} وہی متوفی نے جو کہ اپنی کچھ جائداد اپنے نام پر چھوڑ کر لاولد مر گیا تھا وہ اپنا ایک ذی رحم وارث چھوڑ گیا۔ متوفی کے ذی رحم نے اسکے ترکہ پر دعویٰ پیش کیا ہے اور اسی موہوب لہ نے جس نے ہبہ شدہ جائداد کو فروخت وغیرہ کرنا شروع کر دیا ہے اپنے باپ و چچا وغیرہ کی شہادت میں پیش کر کے اپنا عصبہ ہونا میت کی طرف یوں ثابت کر رہا ہے کہ متوفی کے دادا اور میرے پردادا آپس میں سگے بھائی تھے۔ حالانکہ اسکے باپ چچاؤں نے بھی ان لوگوں کو دیکھا بھالا نہیں۔ کیا ایسے لوگوں کی شہادت جنہوں نے خود ان کو دیکھا بھالا نہیں مستند ہو سکتی ہے؟ (سائل مذکور)

ج ع ۱۸۴} اس سوال کا جواب فریقین کے بیانات اور شہادتوں کے سماع پر موقوف ہے جس کا ثبوت ہوگا

ahmadimuslim.de

متفرقات

اہلحدیث کی توسیع اشاعت کے لئے گذشتہ پرچہ میں ناظرین سے اپیل کی گئی ہے۔ امید واثق ہے کہ ہر ایک خریدار اس کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریگا دراصل یہ آپ حضرات ہی کا کام ہے۔ ادارہ اہلحدیث کے ذمہ جس قدر فرائض ہیں ان کی ادائگی میں حتی المقدور کوشش کی جاتی ہے۔

حساب دوستاں اہلحدیث ۱۰-۲۶ جولائی و ۲-اگست میں شائع کیا جا چکا ہے۔ اسے ملاحظہ فرمانا اور اس پر عملدر آمد کرنا بھی ناظرین کا فرض اولیں ہے۔

فائدہ کی صورت تو یہی ہے کہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجدیا کریں۔ اگر مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیجدیا کریں۔ تاکہ "وی پی بھیجنے کی ضرورت نہ رہے ؏
کیونکہ اس سے واپسی کا خطرہ ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں محصول رجسٹری کا خرچ بھی دفتر کی گرہ سے ہوتا ہے۔ (۸۰۲)

رسید مضامین آمدہ مولوی ابوسعید عبدالعزیز۔ محمد یعقوب برق ڈاکٹر کے۔ اے۔ خان۔ شیخ احمد دہلوی۔

مضامین غیر مقبولہ ادو جزو اسلام۔

انقلاب زمانہ پنجابی نظم میں بے پردگی کی خرابیاں بیان کی گئی ہیں۔ قیمت ایک پیسہ۔ ملنے کا پتہ:۔ میاں غلام رسول ناظم انجمن اہلحدیث ہوشیار پور۔

مدرسہ اہل حدیث باڑی ریاست دھولپور قریباً ۱۰ سال سے خدمت قرآن و حدیث میں مصروف ہے۔ یہ مدرسہ راجپوتانہ میں اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ طلباء کی تعلیم، رہائش اور خورد و نوش کا انتظام مدرسہ کی طرف سے خاطر خواہ ہے۔ یہ درس گاہ پُرفضا مقام پر شہر اور اسٹیشن کے درمیان عمدہ عمارت میں واقع ہے۔ طلباء شائقین قرآن حدیث بہت جلد بذریعہ درخواست داخلہ اجازت حاصل کرکے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔
الملتمس سیکرٹری مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھولپور

(۸، داخل غریب فنڈ)

مدرسہ اصلاح المسلمین پٹنہ سے طلبا کا اخراج ۲۸-ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ کو مدرسہ مذکور نے مندرجہ ذیل دو طالب علموں کو ان کی بد اخلاقی کی وجہ سے خارج کر دیا ہے۔ (۱) محمد ادریس ولد یعقوب منڈل مرحوم ساکن موضع بابوان ٹاپو۔ بھیم نگر ضلع بھاگلپور۔
(۲) سجاد علی ولد عبدالمجید بسواس رنگی پور جھنگل ضلع مالدہ۔
(مہتمم مدرسہ مذکور)

غریب فنڈ میں از مدرسہ محمدیہ باڑی ۸ سابقہ بقایا بذمہ فنڈ ۶/۵ بقایا بذمہ فنڈ ۱۳/ اس ہفتہ تین سائلین کے داخلے وصول ہوئے ہیں۔ احباب خیر و دیگر شائقین اشاعت توحید و سنت اس فنڈ کی حتی الامکان امداد کرکے عند اللہ ماجور ہوں۔

ایک ضروری تصحیح

اخبار اہلحدیث سن رواں کی جلد بتیس ۳۲ ہے مگر کاتب کی غلطی سے اہلحدیث ۱۰ مئی ۱۹۳۵ء ۲۹ سے تینتیس ۳۳ شائع ہو رہی ہے۔ صحیح ۳۲ ہی ہے۔ ناظرین تکلیف فرما کر اپنی اپنی فائلوں میں اسکی قلمی تصحیح کریں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

"قادیاں میں تین زلزلے"

عنوان بالا کا مفصل مضمون اہلحدیث ۲-اگست میں شائع کیا گیا ہے۔ بغرض تقسیم اشاعت فنڈ سے اشتہاری صورت میں کثیر تعداد میں طبع کرایا گیا ہے۔ اشاعتی انجمنوں کا فرض ہے کہ اسے تقسیم کریں تاکہ عوام کو حق و باطل کی تمیز ہو جائے۔

صرف سات آنہ (۴ر امداد اشاعت فنڈ اور ۳ر بغرض محصول ڈاک) بھیجکر یکصد اشتہار طلب کریں۔

نوٹ:۔ وی پی کوئی صاحب طلب نہ کریں۔ قیمت بہرحال پہلے آنی چاہئے۔

(منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر)

بقیہ مضمون از صفحہ ۱۰

(۶) قال النجم الفضل رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام ومحمد بن اسماعیل خلفہ فکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خطا خطوۃ یخطو محمد و یضع قدمہ علی خطوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویتبع اثرہ۔ کہا نجم بن فضل نے کہ میں نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کے پیچھے محمد بن اسماعیل بخاری تھے۔ جس وقت آپ پاؤں اٹھاتے تھے محمد بن اسماعیل بھی پاؤں اٹھاتا تھا اور اپنا قدم آنحضرتؐ کے نقش قدم پر رکھتا تھا۔

(۷) امام بخاری ہمعصروں میں سب سے افضل تھے۔ (مورخ ابن کثیر)

(۸) امام بخاری اپنے زمانے کے فاروق اعظم تھے۔ اگر گروہ صحابہ میں ہوتے تو آفتاب بن کر چمکتے (امام قتیبہ)

(۹) امام بخاری کی نظیر دنیا میں نہیں ہے۔ (امام مسلم)

(۱۰) اگر میں اپنی عمر سے دیکر دوسرے کی عمر بڑھا سکتا تو امام بخاری کی عمر بڑھاتا۔ میری موت معمولی بات ہے اور بخاری کی موت علم کی خانہ بربادی ہے (یحیٰی بن جعفر) تلک عشرۃ کاملۃ۔

یہ مختصر تحریر امام صاحب کی زندگی کا سواں بلکہ ہزارواں حصہ بھی نہیں۔ امام صاحب سے اپنے زمانہ میں ایسے کمالات ظاہر ہوئے جن کا تحریر میں لانا آسان کام نہیں۔ اور میری تو کیا ہستی ہے کہ میں امام صاحب کے کمالات صفحہ کاغذ پر لاؤں ہاں محبت کے جوش میں چند الفاظ نوک قلم ہیں۔

احب الصالحین ولست منھم
لعل اللہ یرزقنی صلاحا

ناظرین! امید ہے کہ ان کے پڑھنے سے باقی حالات کو اسی پر قیاس کرلیں گے اور ان سے یہ بھی امید ہے کہ بخاری شریف جو امام صاحب کی محنتوں کا نتیجہ ہے اور بقول محمد بن احمد مروزی حضرت خاتم المرسلین کی کتاب ہے پر عمل پیرا ہو کر متبعین رسولؐ کے زمرہ مطہرہ سے ہو جائیں گے۔ ان ارید الا الاصلاح ما توفیقی الا باللہ۔

تجرید بخاری ہر دو حصہ مجلد۔ ترجمہ مع متن۔ صحیح بخاری کی تمام حدیثوں کا مجموعہ مع حذف اسانید۔ قیمت ۲ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

احراری اور قادیانی

پنجاب میں ایک جماعت اسلامیہ ہے جس کا نام احرار اسلام ہے۔ یہ جماعت عموماً ملکی اور مذہبی کاموں میں دخل دیا کرتی ہے اور بڑے حوصلے سے دخیل ہوتی ہے۔ تحریک کشمیر میں انہوں نے بڑا کام کیا تھا۔ چند دنوں سے ان کا رخ قادیانی قلعہ کی طرف ہے۔ جس کا اثر یہ ہے کہ قادیانی قلعہ کا افسر (میاں محمود) اور قادیانی اخبارات احراری کا نام ورد زبان رکھتے ہیں۔ ہائے احرار نے ستایا! ہائے احرار نے مارا! یہی احرار مسجد شہید گنج لاہور کی وجہ سے آج کل خواص و عام کے مورد عتاب ہیں۔ پبلک ان پر آوازے کستی ہے۔ انکی تقریروں میں رخنہ انداز ہوتی ہے، منہ سے نا ملائم الفاظ کہتی ہے بلکہ ہاتھوں سے بھی ناشائستہ افعال کرتی ہے۔ جو بحکم تِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ہمارے خیال میں بالکل معمولی بات ہے۔ اور جس وجہ سے پبلک احرار پر خفا ہے وہ وجہ ہمارے نزدیک بھی معقول ہے۔ مگر قادیانی اخبارات اور مبلغین اس کو زیادہ اہمیت دیکر اپنی کرامت کا اظہار کر رہے ہیں یہ بات ذرہ قابل غور ہے۔ ان کو تاریخ احمدیہ پر نظر کرنی چاہیئے۔ سب سے پہلے ۶ ستمبر ۱۸۹۵ء کی تاریخ یاد کریں کہ ڈپٹی آتھم عیسائی کی میعاد موت گزرنے پر جب وہ زندہ رہا تو پبلک نے مرزا کے حق میں کیا کیا کہا۔ یاد نہ ہو تو اس زمانہ کے چند اشعار جو عام طور پر اشتہارات میں شائع ہوئے تھے سُن لیں ؎

ایسی مرزا کی گت بنائیں گے
سارے الہام بھول جائیں گے
خاتمہ ہووے گا نبوت کا
پھر فرشتے کبھی نہ آئیں گے

؎ غضب تھی تجھ پہ ستمگر چھٹی ستمبر کی
نہ دیکھی تو نے نکل کر چھٹی ستمبر کی
ذلیل و خوار ندامت چھپا رہے تھے کتھا
تیرے مریدوں پہ محشر چھٹی ستمبر کی

ہم اس مخالفت اور بدگوئی کا نقشہ نہیں دکھا سکتے جس کا مظاہرہ چھٹی ستمبر ۱۸۹۵ء کو کیا گیا۔ یہ ہنگامہ ایک مقام پر نہ تھا۔ سارے ملک میں تھا۔ اغیار تو بازاروں میں اچھلتے کودتے پھرتے تھے اور مخلص احمدی حضرات (فدائیان مرزا) سر چھپائے گوشہ نشین تھے۔ ایسے دم بخود کہ کاٹو تو لہو نہیں بلاؤ تو جواب نہیں دیتے ؎

نہ چھیڑ اے نکہت باد بہاری راہ لگ اپنی
تجھے اٹھکیلیاں سوجھی ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں

ہم انصاف سے کہتے ہیں کہ احرار کے خلاف اس وقت جو مظاہرہ ہے اس مظاہرہ کا عشر عشیر (سواں حصہ) بھی نہیں جو مرزا صاحب قادیانی کے برخلاف ستمبر ۱۸۹۵ء میں یا اپریل ۱۹۱۲ء میں ہو چکا ہے۔ جب لودھانہ کے مباحثہ میں فریق مرزائیہ کو شکست ہوئی اور انہوں نے سہ صد روپیہ بطور تاوان دیا۔ حالانکہ ان دونوں شکست خوردوں میں بڑا فرق ہے۔ احرار کوئی رسول نہیں، ملہم نہیں، مسیح نہیں، مہدی نہیں کہ ان کا دعویٰ مؤید من اللہ ہونے کا ہو۔ برخلاف اس کے مرزا صاحب کا دعویٰ تھا کہ مجھے خدا نے بتایا ہے کہ تیری فتح ہوگی۔ فریق مخالف جو انسان کو خدا بنا رہا ہے پندرہ مہینوں میں بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جاویگا اس روز حق کی فتح ہوگی لنگڑے چلیں گے اندھے دیکھیں گے وغیرہ۔ اہل حق سے مراد مرزا صاحب کی ذات خاص تھی۔ اور اہل باطل سے مراد ڈپٹی آتھم (عیسائی مناظر) اور اسکی پارٹی تھی جو اس پیشگوئی کے خاتمہ پر بڑے مزے سے اچھلتی پھرتی تھی اور اشعار گاتی تھی جن میں سے ایک دو یہ ہیں ؎

پنجۂ آتھم سے ہے مشکل رہائی آپ کی
توڑ ہی ڈالیں گے وہ نازک کلائی آپ کی
ڈھیٹھ اور بے شرم بھی دنیا میں ہوتے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

ہم امید رکھتے ہیں کہ جس طرح پہلا پہلوان اپنی شکست سے دل برداشتہ نہ ہوا تھا اسی طرح احرار بہادران بھی دل گردہ مضبوط کرکے یہ شعر ؎

گرتے ہیں شاہسوار ہی میدان جنگ میں
وہ طفل کیا گریگا جو گھٹنوں کے بل چلے

پڑھتے ہوئے میدان قادیان میں جا براجیں گے۔

نوٹ زمانہ کا انقلاب ہوتا رہتا ہے۔

گوشوارہ حساب آمد و خرچ
آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس
بابت ماہ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ

آمد ماہ حال

چندہ معرفت دفتر اہلحدیث دہلی	عہ
سیٹھ داؤد بہار صاحب سورابیہ جاوا	عہ
بابو غفور علی صاحب لدھیانہ	۶
بذریعہ مولوی عبد اللہ صاحب واعظ دہلوی	عبہ ۲ر
" مولوی عبد الرزاق صاحب واعظ مظفر گڈھی	ععہ ۴ر
" مولوی عبد المجید صاحب واعظ باکبر آبادی مالدہی	للعہ ۲ر (۸۰۳)
" مولوی عبد الرحمن صاحب واعظ فرخنگری	للعہ ۲ر
" مولوی شمس الدین صاحب واعظ کشمیری	معہ ۴ر
" مولوی رشید احمد صاحب واعظ گورگانوی	ے
" مولوی عبد المجید صاحب واعظ گورگانوی	۴ر
" مولوی بیرام صاحب آنریری واعظ پشاوری	۶
" مولوی نصیر الدین صاحب واعظ بھرتپوری	عہ
میزان آمد ماہ حال	۱۵۵

(خرچ بتفصیل ذیل)

۳۳ مدارس متعلقہ اہل حدیث کانفرنس

(۱) بنام مدرسہ اہل حدیث ہالہ سندھ حیدر آباد	عبہ ۴ر
(۲) " مدرسہ " قطب صوبہ دہلی	عہ
(۳) " مدرسہ " باڑی علاقہ دھول پور	عہ
(۴) " مدرسہ " بیگوڈ علاقہ اودے پور	عہ
(۵) " مدرسہ " تکورت لریس تبت کشمیر	عہ
(۶) " مدرسہ " خواری تبت کشمیر	معہ
(۷) " مدرسہ " بلغار "	معہ

ahmadimuslim.de

(۸) بنام مدرسہ اہلحدیث کپورتھلہ اسٹیٹ معہ
(۹) ″ مدرسہ ″ رجیوہ ضلع گوڑگانوہ معہ
(۱۰) ″ مدرسہ ″ ٹنگر گوالیہار معہ
(۱۱) ″ مدرسہ ″ گھالتہ ضلع گورگانوہ معہ
(۱۲) ″ مدرسہ ″ شکراوہ ضلع گورگانوہ ے
(۱۳) ″ مدرسہ ″ منڈولہ پہاڑ گنج دہلی سے
(۱۴) ″ مدرسہ ″ سمسولہ کلاں ضلع میرٹھ ۵
(۱۵) ″ مدرسہ ″ سیدپور ″ صہ
(۱۶) ″ مدرسہ ″ تبوڑی ″ صہ
(۱۷) ″ مدرسہ ″ رتن پور ضلع مرادآباد صہ
(۱۸) ″ مدرسہ ″ بسیٹ پورہ ضلع گورکھپور صہ
(۱۹) ″ مدرسہ ″ پریوا نرائن پور پرتاب گڈھ صہ
(۲۰) ″ مدرسہ ″ ناگ پور سرکل عکہ صہ
(۲۱) ″ مدرسہ ″ لالپور ریاست رامپور صہ
(۲۲) ″ مدرسہ ″ گہاٹیرا ضلع گورگانوہ صہ
(۲۳) ″ مدرسہ ″ جہٹانا ″ صہ
(۲۴) ″ مدرسہ ″ اوڑکی علاقہ بھرتپور صہ
(۲۵) ″ مدرسہ ″ لاڈمکا ″ صہ
(۲۶) ″ مدرسہ ″ دیواکری ریاست الور (امداد بنام)
(۲۷) ″ مدرسہ ″ وڈور ضلع ڈیرہ غازیخان صہ
(۲۸) ″ مدرسہ ″ دیرسیرا ضلع مظفر گڈھ صہ
(۲۹) ″ مدرسہ ″ کوٹلی لہاراں ضلع سیالکوٹ صہ
(۳۰) ″ مدرسہ ″ بڑہ باڑی سلہٹ بنگال (امداد بند)
(۳۱) ″ مدرسہ ″ ردی فتنی ضلع سلہٹ (امداد بند)
(۳۲) ″ مدرسہ ″ کوسی ضلع گیا ے
(۳۳) پیش امام مسجد کوچہ قابل عطار دہلی ے
مولانا عبدالرحمٰن صاحب مرحوم مبارکپوری عہ ۴؍
مولوی خیر محمد صاحب نظامانی حیدرآباد سندھ عسہ

میزان ۲۳۵ ۸؍

نام واعظین	تعداد تنخواہ	سفر خرچ	میزان کل خرچ
مولوی عبداللہ صاحب	صہ	۶؍	معہ ۹؍
مولوی عبدالرزاق ″	دعہ	ے ۲؍	لعہ ۲؍
مولوی شمس الدین ″	دعہ	ے	معہ
مولوی عبدالمجید ″	عسہ	۳؍	عسہ ۳؍
مولوی عبدالرحمٰن ″	صہ	ے ۱۳؍	دعہ ۱۳؍
مولوی عبدالمجید ″	ے	للعہ ۱۴؍	عسہ ۱۴؍
مولوی نصیرالدین	عسہ	۱۰؍	لعہ ۱۰؍
مولوی رشید احمد	عسہ	۶؍ ۹؍	عسہ ۹؍
مولوی بہرام صاحب	-	-	-

میزان ۱۳۵ ۸؍ ۱۵

خرچ دفتر اہل حدیث کانفرنس دہلی

بنام محرر دفتر - - - - سہ
کرایہ دفتر - - - - - عسہ
ٹکٹ - - - - - - ۴؍
خاکروب - - - - - - ۳؍
میزان للعہ ۴۳ روپے ۷ - ۰ -
میزان کل خرچ ۱۶۱ للعہ ۱۴؍ کی ۸ الحسنہ ۲۵۹

(عبداللہ فنانشل سیکرٹری اہل حدیث کانفرنس دہلی)

ہندوستان و برہما میں فوجی اور بحری سرمایۂ امداد

ہندوستان و برہما کا فوجی و بحری سرمایۂ اعانت ۱۹۲۳ء میں اس غرض سے قائم کیا گیا تھا کہ ہندوستانی فوج کے ان مصافی اور غیر مصافی جوانوں کو جو معذور الخدمت ہو گئے ہوں یا ایسے جوانوں کے لواحقین کو امداد دی جائے جو جنگ عظیم میں یا ہندوستان سے باہر یا سرحدی فوجی خدمت یا ہندوستان میں دیگر کارزاری مہموں کے دوران میں جاں بحق ہو گئے ہوں۔ سرمایہ مذکور میں سے بقدر آمدنی سال میں دو مرتبہ زر اعانت تقسیم کیا جاتا ہے۔ اور اس کا معتد بہ حصہ پنجاب کو ملتا ہے۔ گذشتہ تقسیم بابت نصف سال مختتمہ ۳۰۔ جون ۱۹۳۵ء پر پنجاب میں ۵۱۴۰ روپیہ بانٹا گیا۔ یہ امداد رہن شدہ زمین کو چھڑانے، قرضہ بیباق کرنے، مکانات کی مکرر تعمیر و مرمت، لڑکیوں کی شادی، دوکانیں کھولنے اور ہمہ قسم اغراض کے لئے دی گئی۔ لاہور۔ ۳۰۔ جولائی ۱۹۳۵ء

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

جاپان میں ہندوستانی طلبا

ٹیکنیکل تعلیم کے لئے وہاں جانے سے پیشتر مالی انتظام کرنا ضروری ہے

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

ہز میجسٹی ملک معظم کے قنصل جنرل متعینہ کوبے جاپان نے حکومت ہند کو اطلاع دی ہے کہ گذشتہ ایک دو سال سے چند ہندوستانی طلبا یا شاگرد تعلیم یا تربیت حاصل کرنے کی غرض سے جاپان گئے اور ان میں بہت کم اس امر سے واقف تھے کہ جاپان میں رہنے کے لئے کتنے روپیہ کی ضرورت ہے اور ایسی مثالیں موجود ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ روپیہ کی قلت کے باعث طلبا کے طرز زندگی کا ان کی تعلیم پر برا اثر پڑا ہے۔ بنا بریں قنصل جنرل موصوف نے یہ تجویز کیا ہے کہ اگر ہندوستان میں مقامی حکام ٹیکنیکل تعلیم کے واسطے عازمان جاپان کو یہ مشورہ دیں کہ وہ وہاں جانے سے پیشتر روپیہ کا بخوبی بندوبست کر لیں تو اس سے طرفین کو فائدہ پہنچیگا۔ (لاہور یکم اگست ۱۹۳۵ء)

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل

پروفیسر لوتھارپ سٹاڈرڈ کی "نیو ورلڈ آف اسلام" کا اردو ایڈیشن یعنی صدی سابقہ و حال کی اسلامی جد و جہد کا اصلی فوٹو۔ مشرق قریبہ میں مغربی سیاست بعد از جنگ کی مفصل روئداد، ہندوستان کے سیاسی اقتصادی اور معاشرتی تغیرات کی دلچسپ کیفیت اور ان سب کی بنا پر آنے والے امکانات کا صحیح جائزہ سائز ۲۶×۲۰/۸ ۔ ضخامت ۴۰۲ صفحات۔ مرتبہ ملک عبدالقیوم صاحب بی۔ اے (علیگ) بیرسٹرایٹ لاء کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت عہ

مسدس حالی۔ (مع حیات حالی) ہندوستان کے مشہور و معروف قومی شاعر خواجہ الطاف حسین حالی کی مشہور شہرہ آفاق تصنیف۔ قیمت ۱۲؍

ہر دو کتب ملنے کا پتہ:۔
دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

ہیضہ!

اگرچہ ایک خوفناک و مہلک وباء ہے تاہم

امرت دھارا

تمہارے گھر کا حکیم

رجسٹرڈ

اس کے لیے بھی ہمیشہ ایک موثر حفظ ما تقدم اور کامل علاج ثابت ہوئی ہے

امرت دھارا معدہ کی امراض عمومی و خانگی تکالیف کیلئے نہایت ضروری دوا ہے

ہمیشہ اپنے پاس رکھئے!

قیمت فی شیشی سالم دو روپیہ آٹھ آنہ۔ نصف شیشی سوا روپیہ۔ نموعنہ کی شیشی آٹھ آنے

-/8/2 -/4/1 -/8/-

احتیاط نقلوں سے بچو کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں دھوکہ دیکر دکھ و تشویش کو بڑھا دیں گی۔ صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو۔

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ **المشتہر** منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا ۲۳ لاہور امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاک خانہ **لاہو** ر

سرمہ نور العین

علا

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

منیجر دواخانہ نور العین مالیرکوٹلہ (پنجاب)

اُردو لغات فیروزی۔ اردو زبان کے تمام مستعمل الفاظ وغیرہ اور انکے معنی۔ قیمت ۱۲ (منیجر اہلحدیث)

عہ ۲۳

ناظرین کرام آپ اس بات سے خوب اچھی طرح واقف ہیں کہ موسم برسات بہت ہی خطرناک ہوتا ہے کیونکہ اس موسم میں اگر ذرہ بھی بدپرہیزی ہوجائے یا کھانا کھانے میں ذرہ بھی بے احتیاطی ہوجائے تو معدہ بہت ہی خراب ہوجاتا ہے جس سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہوجاتی ہیں مثلاً بدہضمی، درد شکم، نفخ ہوجانا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی بہنا، ہیضہ، اسہال پیچش، کھانا ہضم نہ ہونا وغیرہ۔ اس لئے آپکو چاہئے کہ ہماری مشہور مرد لعزیز ایجاد "اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کھانا کھانے کے بعد ضرور کیا کریں جو آپ کو ہر طرح سے محفوظ رکھیگی۔ قیمت درجن عہ فی ڈبہ محصول ۵ر۔ زیادہ اشتہار پہلے پرچوں میں ملاحظہ فرماویں۔ جگہ تنگ ہونے کی وجہ سے شہادات درج نہیں کی جاتیں۔

پتہ:- **اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر**

مومیائی

عہ ۱۵ ۴۳

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ، کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد، عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کیجاتی قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ ہے۔ پاؤ بھر ہے مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ

(۸۰۵)

تازہ ترین شہادات

جناب حافظ محمد فرید صاحب جگدل "مرض دمہ میں مبتلا ہوں۔ ایک بار منگا چکا ہوں فائدہ بہت کچھ پایا ایک چھٹانک بذریعہ وی پی دربھنگہ کے پتہ سے بھیجدیں۔" (۲۔ جولائی ۳۵ء)

جناب سید محمد ...... صاحب چشتی میر منشی نوشہرہ۔ "اس سے قبل جو مومیائی منگائی تھی آپ کے دوسرے مومیائی فروشوں سے ارزاں اور بااثر پایا ہے۔ ایک چھٹانک ارسال فرمائیں" (۱۸ جولائی ۳۵ء)

جناب حکیم محمد یٰسین صاحب بھروٹیا۔ "آپ کے یہاں سے تین مرتبہ مومیائی منگا چکا ہوں مفید معلوم ہوتی ہے ۲ چھٹانک اور ارسال فرمائیں" (۲۳۔ جولائی ۳۵ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:-

حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر
دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

ahmadimuslim.de

ہندوستانی ممیرے کا سرمہ ۱۹/۲۵

سیاہ و سفید رجسٹرڈ ۱۸۵۷ء

یہ آنکھوں کی اکسیر و بےنظیر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، دوہے، ککرے، انکھ جلنی، پرانی لالی جالا، پھلی اچھڑ، ناخونہ، ایسے سخت امراض ہیں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ار کے ٹکٹ بھیجکر منگوالو اور آزمالو۔ قیمت فی تولہ عہ مع خوبصورت سرمہ دانی و سلائی کے ۱۲ تولہ۔ نمونہ مفت۔

سرمہ سفید قسم اعلیٰ بچے موتیوں و بیش قیمت ادویات سے مرکب نہایت سریع الاثر۔ قیمت عللہ روپیہ تولہ۔

نمونہ مفت منگوائیں۔

پتہ۔ منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

ہر خاص و عام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام ۷/۱۱

طلا نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج و کمزوری۔ جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کر دے۔ اس کو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے طیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلا سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہو چکے ہیں۔ اس کے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے۔ اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔

قیمت ایک بکس ۳ روپے۔

پتہ:- ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

باجلاس جناب سب جج صاحب بہادر مقام نواں شہر

نالش نمبر ۹۳ بابت ۱۹۳۵ء

لابھ سنگھ ولد میا ذات جٹ سکنہ سجادل پور پرگنہ نواں شہر مدعی۔ بنام فضل شاہ ولد چھجو ذات فقیر ساکن سناوہ پرگنہ نواں شہر۔ مدعا علیہ۔

دعویٰ ۵۸/۹/-

مقدمہ مندرجہ عنوان میں درخواست مدعی سے پایا جاتا ہے مسمی فضل شاہ مدعا علیہ مذکور تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے اور روپوش ہو جاتا ہے۔ معمولی طریقہ سے تعمیل ہونی مشکل ہے اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور بتاریخ ۲۲ ۸/۳۵ بوقت ۱۰ بجے صبح حاضر عدالت ہذا ہو کر اصالتاً پیروی و جوابدہی مقدمہ ہذا کی نہ کریگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۲۳ ۷/۳۵ بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم (مہر عدالت)

تمام دنیا میں بےمثیل ۴۲/۵۱

سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بےنظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دو نو بےنظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

ضرورت ہے ۱۱/۱۲

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ (گورنمنٹ ریکگنائزڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں۔ یاد رہے کہ پنجاب، فرانٹیر، اور صوبہ دہلی میں ماسوا سکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیویٹ درسگاہ لوکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں۔ پراسپکٹس مفت۔ (منیجر)

دانت ۲/۲

نو ایجاد کرشمہ ایم۔ اے رجسٹرڈ

ہیں لیس لوشن ایکسٹریکٹر پانچ بوند لگانے سے ہلتا اور بغیر ہلتا ہوا واقعہ دانت بلا تکلیف اور نہایت آسانی سے نکل آتا ہے بالکل بےضرر ہے۔ اعتبار سے خواہ ہاتھ سے اٹھا لیجئے۔ قیمت فی تولہ شیشی ۱۲ علاوہ محصولڈاک

پتہ:- ایم۔ اے کیمیکل ورکس رجسٹرڈ کھیلاگیٹ اوجھیانی (بدایوں) یو۔پی

شائقین عطریات و اہلحدیث حضرات ۲/۱

خاص طور پر توجہ فرمائیں۔ اگر آپ کو عطریات وغیرہ کی ضرورت ہو تو خالص مال ہم سے منگوائیے۔ اول تو آپ کے بھائی کی امداد ہوگی۔ دوسرے فی روپیہ ایک آنہ تبلیغ اہلحدیث امرتسر مولانا ثناء اللہ کی خدمت میں جائیگا مکمل مال نقد یا وی پی روانہ ہوگا عطر گلاب۔ کیوڑہ۔ حنا۔ مشک حنا۔ خس۔ چنبیلی۔ موتیا وغیرہ فی تولہ ۱۲ عہ۔ ۱۲ ۔ ۱ ۔ عہ تک۔ روح خس فی تولہ ۱ ۔ عہ۔ روغن چنبیلی۔ بیلہ۔ گل روغن وغیرہ فی سیر عہ ۱ ۔ ۱۲ ۔ عہ ۔ عہ۔ فہرست کلاں طلب کرنے پر روانہ ہوگی۔ پتہ یہ ہے:-

نورالحسن انوارالحسن کارخانہ عطر قنوج (یو۔پی)

تفسیر بیان الفرقان علیٰ علم البیان (عربی)

مصنفہ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب۔ عربی زبان میں سورہ فاتحہ و سورہ بقرہ کی جدید تفسیر۔ قیمت ۱۲

ملنے کا پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

کتب متعلقہ اہل حدیث

البرہان العجائب۔ (مصنفہ مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی) اس رسالہ میں مسئلہ فاتحہ خلف الامام پر ایسے زبردست دلائل دیے گئے ہیں کہ مخالف کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قیمت ۴ر۔ **تحفہ اہل حدیث**۔ المعروف بہ انکشاف جدید در تحقیق تقلید۔ مصنفہ مولوی ابو تراب محمد حسین صاحب ہزاروی۔ جس میں مسئلہ تقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے اور ثابت کیا ہے کہ امت محمدیہ میں ہیں شخص ابو حنیفہ نامی گزرے ہیں۔ کتابت طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۱۰ر

ظفر المبین فی رد مغالطات المقلدین۔ کتاب ہذا میں پچاس مغالطے شرح کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں جو مقلدین کی طرف سے حضرات غیر المقلدین یعنی اہلحدیثوں پر عمل بالحدیث کی مخالفت کرنے کو پیش کئے جاتے ہیں۔ مصنف کتاب ہذا نے ان کا عالمانہ مگر دندان شکن جواب دیا ہے۔ دوران بحث میں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق، رضاعت، عشر، نذر، ذبیحہ وغیرہ کے متعلق مشہور فقہی مسائل کو احادیث صحیحہ سے ثابت کرتے ہوئے فقہ حنفیہ کے مخالف حدیث مسائل کی حقیقت الم نشرح کی گئی ہے۔ قیمت ۶ **اثبات التوحید**۔ یہ کتاب قاضی فضل احمد لدھانوی کی کتاب "انوار آفتاب صداقت" کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ قاضی مذکور نے جماعت اہل حدیث، شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رح، مولانا محمد اسماعیل شہید رح، مولانا رشید احمد گنگوہی رح نیز متعدد علماء دیوبند اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی پر کفر کا فتویٰ صادر فرمایا ہے۔ "اثبات التوحید" میں قریباً تیس مختلف مسائل پر بحث کرکے قرآن و حدیث کے نصوص قطعیہ کی رو سے تمام اعتراضات کو توڑ دیا ہے۔ کتابت طباعت کاغذ اعلیٰ۔ قیمت عہ

حسن البیان بجواب سیرۃ النعمان۔ مصنفہ مولانا عبد العزیز رحیم آبادی۔ اس کتاب میں "سیرت النعمان" کے تمام اعتراضات کے دندان شکن جواب دیئے ہیں جس کو خود علامہ شبلی نے تسلیم کیا۔ قابلدید کتاب ہے۔ قیمت عہ

جمع الرسالتین۔ اس میں کھانا سامنے رکھ کر اور قبروں پر فاتحہ پڑھنے کی تردید عالمانہ طریق سے کی گئی ہے۔ نیز احادیث نبوی کا زمانہ نبوی میں کتابی صورت میں جمع ہوجانے کا بےنظیر ثبوت دیا گیا ہے اور مسائل بھی زیر بحث ہیں۔ ۸ر

الارشاد الیٰ سبیل الرشاد۔ مصنفہ مولانا حکیم ابو یحییٰ محمد شاہ جہانپوری۔ موضوع تقلید اجتہاد پر ایک بےمثل اور بےنظیر کتاب ہے۔ تقلید کی پوری تاریخ من اولہ الیٰ آخرہ اس میں درج ہے۔ اور اہل تقلید اور اہل حدیث کے طرز عمل کا موازنہ نہایت شرح و بسط کے ساتھ مدلل طور پر کیا گیا ہے اور معترضین کے جملہ اعتراضات کے شافی و مسکت جوابات دیئے گئے ہیں۔ محدثین کے کارنامے اور ان کی جلالت شان مشرح طور پر بیان کی ہیں۔ ضخامت ۲۵۰ صفحات۔ قیمت ۱۲ر

الاثار المتبوعہ۔ رد اعلام المرفوعہ مؤلفہ مولانا محمد عبد اللہ مئوی۔ سائز ۲۰×۲۶/۸ ضخامت ۱۵۴ صفحات۔ قیمت ۸ر۔ اہل حدیث کا مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص ایک مجلس میں تین طلاقیں دے تو وہ ایک طلاق ہی ہوتی ہے مخالفین نے اس کی تردید میں ایک رسالہ اعلام المرفوعہ شائع کیا جس میں تین طلاقیں ہی ثابت کیں۔ خدا بھلا کرے مولانا عبد اللہ صاحب کا کہ انہوں نے رسالہ زیر تبصرہ میں مخالفین کی تمام دلائل کا قلع قمع کرکے ثابت کیا کہ وہ طلاق واحد ہی ہوگی۔ قابلدید ہے۔

مجموعہ خطب دوازدہ ماہی مترجم اردو۔ جس میں بارہوں مہینے کے خطبے از تالیفات مولانا اسماعیل شہید رح، مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رح درج ہیں۔ جو سراسر برکت ہی برکت ہیں۔ قیمت عہ **خطبہ دوازدہ ماہی** (عربی) جو کہ خاص عربی زبان میں ہے اور تمام عرب شریف میں پڑھا جاتا ہے۔ قیمت ۸ر۔

خطبات التوحید۔ مؤلفہ مولانا حمید اللہ صاحب محدث دہلوی۔ قیمت ۱۰ر

مجموعہ خطب مواعظ حسنہ۔ یہ کتاب خطبوں کا مجموعہ حضرت مولانا نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم کی تصنیف ہے۔ کتاب کے دو کالم ہیں ایک میں اصل عربی لفظ ہیں۔ دوسرے کالم میں اردو ترجمہ ہے۔ جمعوں عیدوں کےعلاوہ استسقاء وغیرہ کے خطبے بھی درج ہیں۔ اس موضوع پر یہ کتاب خاص مفید ہے قیمت عا روپے۔ **خطبات التوحید جدید**۔ مصنفہ مولانا ابو الحسن صاحب۔ ترمیم شدہ مولانا نور الحسن صاحب مع خطبات شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رح و شاہ اسماعیل صاحب شہید رح۔ کتابت طباعت کاغذ عمدہ۔ ۱۲ر

کتاب الصلوٰۃ یعنی نماز کریمی۔ مصنفہ مولوی عبد الکریم صاحب امرتسری جس میں نماز کے تمام مسائل مفصل درج کئے گئے ہیں۔ مثلاً وضو، غسل، تیمم، اذان، تسویہ الصفوف، رفع الیدین، فاتحہ خلف الامام، آمین بالجہر، جلسہ استراحت، رفع سبابہ، جمعہ، صلوٰۃ اللیل، وتر، نماز تراویح، نماز اشراق ضحیٰ، صلوٰۃ التسبیح، نماز حاجت، استخارہ، نماز کسوف خسوف، نماز استسقاء، نماز استغفار، نماز خوف وغیرہ مفصل تحریر کئے گئے ہیں۔ عربی عبارتوں کے صحیح تراجم بھی دیئے ہیں۔ تاکہ معمولی لیاقت والے بھی فائدہ حاصل کرسکیں۔ ضخامت ۱۴۴ صفحات۔ سائز ۲۰×۲۶/۸۔ کتابت، طباعت کاغذ اعلیٰ۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت صرف آٹھ آنہ (۸ر) **وعظ بےنظیر**۔ بےبہا تالیف ہے اس میں حسب ذیل دس وعظ ہیں۔ فضائل بسم اللہ۔ فضائل درود شریف معراج شریف۔ لقاء الٰہی۔ اعمال صالح، صدقہ فضائل، تقویٰ، رحمت الٰہی، اطاعت والدین، توکل، صورت و قلب و زینت۔ قیمت ۱۲ر **احسن المواعظ**۔ حصہ اول۔ مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب دہلوی۔ قیمت ۴ر

ahmadimuslim.de

تصانیف شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ

ولی اللہ۔ ثابت کیا ہے کہ صبی اور مجنون مرفوع القلم ہونے کی وجہ سے احکام شرعی کے مکلف نہیں اور نہ ان کو درجہ ولایت حاصل ہے اور نہ وہ بے شرع پیر فقیر جو اپنے تئیں خدا رسیدہ ہونے کا دعوی کرتے ہیں اس مرتبہ علیا پر فائز ہو سکتے ہیں اور ثابت کیا ہے کہ شریعت کا تازیانہ ہر ایک کے لئے یکساں ہے۔ قیمت ۵/

قوالی۔ اس کتاب میں یہ مسئلہ ہے کہ کونسا سماع مباح ہے اور کونسا حرام ہے اور کونسا طاعت الہیٰ کا ذریعہ ہے ایک مفصل بحث کی ہے۔ کتاب وسنت کے دلائل کی روشنی میں مسئلہ ہذا کو تشنہ توضیح نہیں رکھا۔ غرض یہ رسالہ صوفیائے باطل پرست کے لئے تازیانہ شریعت ہے جس کی زد سے ان کی رکیک حجتیں پارہ پارہ ہو جاتی ہیں۔ قیمت صرف ۸/

تفسیر آیہ کریمہ۔ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ کی تفسیر ہے۔ جس میں سب سے اول لفظ دعا پر محققانہ بحث کی ہے۔ اس کے بعد دعا یونس علیہ السلام (آیہ کریمہ) کے الفاظ کے متعلق علیحدہ علیحدہ تفسیری نکات بیان کر کے بتلایا ہے کہ آیہ کریمہ میں رفع مصیبت کی خاصیت کیوں ہے؟ قیمت ۱۲/

ائمہ اسلام۔ اجتہادی اور فروعی مسائل میں ائمہ دین کے اختلاف کی نہایت عمدہ وجہ بیان کی ہے۔ قیمت ۱۲/

الوصیۃ الکبریٰ۔ اس کتاب میں فرقہ ناجیہ اہلسنت والجماعت کے عقائد کا خلاصہ نہایت مختصر مگر جامع الفاظ میں پیش کیا گیا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اس سے سادہ، مختصر اور آسان صورت میں عام عقائد کا مجموعہ مرتب نہیں ہوا۔ قیمت ۴/ (۴۰۸)

الوصیۃ الصغریٰ۔ الوصیۃ الکبریٰ کی طرح یہ بھی نہایت جامع وصیت ہے جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ ابن جبل رض صحابی کو کی تھی۔ جس کا لب لباب تقویٰ، توبہ، استغفار، مکارم اخلاق، مداومت ذکر سعی فی الدین اور دعا وغیرہ کی تعلیم ہے۔ قیمت ۴/

تفسیر سورہ فلق والناس (مع متن عربی) اس تفسیر میں امام موصوف نے پہلے تمام علماء متقدمین کے اقوال نقل کئے ہیں جو لفظ غاسق، وقب، وسواس، رب، ملک، اللہ کے متعلق ان کی تفسیروں میں پائے گئے ہیں۔ اس کے بعد نہایت پرزور استدلات سے راجح ترین قول کی تحقیق کی ہے۔ علاوہ اور مباحث کے جو سلسلہ تفسیر میں ضمناً آگئے ہیں آیہ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ کی تفسیر کرتے ہوئے شیاطین الجن اور شیاطین الانس کے مکر اور وسواس پر نہایت جامع اور مطول بحث کی ہے۔ قیمت ۹/

تفسیر سورہ اخلاص۔ جس میں مادہ پرستی اور تثلیث کی بنیاد جڑ سے اکھاڑی گئی ہے۔ عیسائیوں اور دیگر مادہ پرست اقوام کے ساتھ مناظرہ کرنے والے اصحاب کے لئے ایک تیغ برہنہ کا کام دیگی۔ اس کتاب کے رٹ کر جانے کے بعد مناظر ہر جگہ فتح پانے کا اہل ہوگا۔ قیمت ۶/

تفسیر سورۃ الکوثر۔ مترجمہ از مولوی عبد الرزاق ملیح آبادی۔ قیمت ۴/

زیارت القبور (اردو مع متن عربی)۔ قرآن وحدیث کے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ زیارت قبور کا مسنون طریق کیا ہے۔ جو لوگ قبروں پر جا کر مردوں کو پکارتے، ان سے طرح طرح کی حاجات طلب کرتے۔ قبروں کی پرستش کرتے اور پیر کی نذر دیتے ہیں۔ ان کے تمام افعال داخل شرک ہیں۔ کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۶/

العقیدۃ الواسطیہ (اردو) یہ کتاب اصول ایمان کی تفسیر ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ، ملائکہ، کتب، رسل، تقدیر اور یوم آخرت پر جس طرح ایمان رکھنا چاہئے۔ اس کی پوری پوری تشریح ہے۔ ضمن میں صفات الہیہ مثلاً استواری، نزول وغیرہ اور شفاعت رسول صلعم اور فضائل صحابہ اور دیگر مفید مضامین پر دلچسپ بحث ہے۔ قیمت ۶/

بندگی۔ ترجمہ رسالہ "العبودیت" اس کتاب میں آیت يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمْ کی نہایت جامع اور بسوط تفسیر فرمائی ہے۔ قیمت ۶/

مجذوب۔ اس رسالہ میں شیخ الاسلام نے مجذوب۔ مجنون اور ولی اللہ کی حقیقی شان وحیثیت کو واضح کر کے بتلایا ہے کہ مجنونوں کو مجذوب نام دیکر انہیں مقدس سمجھنا نہیں چاہئے۔ قیمت ۴/

درجات الیقین۔ صوفیائے کرام کے مطالعہ کے لئے یہ کتاب ایک بیش بہا تحفہ ہے۔ معرفت الہیٰ کا گنجینہ اور قرآنی تعلیم کا نچوڑ ہے۔ قرآن شریف میں جو یقین کے تین مراتب علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین مذکور ہیں۔ اس کتاب میں ان کی تفسیر ہے۔ قیمت ۴/

العروۃ الوثقیٰ۔ اس رسالہ میں خالق و مخلوق کے درمیان واسطہ شفاعت اور کتاب وسنت کی رو سے اس کی حقیقت واضح فرمائی ہے۔ جس میں شفاعت دعا وغیرہ کی تشریح کی گئی ہے۔ قیمت ۶/

کتاب الوسیلہ۔ اس میں محض لفظ "وسیلہ" کی بحث نہیں بلکہ اسلام کے اصل الاصول توحید پر نہایت جامع اور مستند کتاب ہے۔ اصل میں توحید کی پرجوش دعوت ہے۔ شرک کے سر پر مہلک ضرب ہے، بدعت وتقلید کے گلے پر چھری ہے نیز قبر پرستی کے متعلق جھوٹی روایات وحکایات، زیارت القبور، بدعیہ وشرکیہ وغیرہ افعال کی نسبت ائمہ اربعہ کے مسلک ومذاہب اور ان کے اقوال اور قرآن سے استدلال کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۲/

رحلت مصطفےٰ۔ اس میں آنحضرت صلعم کے مرض الموت وبعد الموت واقعات کو بڑے دلچسپ اور نصیحت آمیز پیرائے میں قلم بند کیا گیا ہے ناممکن ہے کہ اسے پڑھ کر آپ کے قلب میں رقت پیدا نہ ہو۔ ۱۲/

اصحاب صفہ۔ محققانہ طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ اصحاب صفہ کتنے تھے کہ شریف میں رہتے تھے یا مدینہ میں اور ان کی بسر اوقات کیونکر ہوتی تھی۔ قیمت ۱۰/

صداقت رسول۔ ثابت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت آپ کی صداقت کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ ایسی سیرت رکھنے والا نبی ہی ہو سکتا ہے۔ قیمت ۴/ (ملنے کا پتہ)

دفتر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲
یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۴۲

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنتی

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

دین ما بہ کلام خدا و مصطفی داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بجان مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عسہ
رؤسا وجاگیرداران سے " ے
عام خریداران سے " صہ
ششماہی ۲/۴
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ اشلنگ
فی پرچہ - - - - - - ۲/

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۵ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۶ اگست ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک (۸۰۹)

فہرست مضامین

بے قراری مسلم - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - - ص۲
تفسیر قرآن ایک پادری کے قلم سے - - ص۳
مرزا صاحب قادیانی کا انتہائی درجہ - ص۵
اہل حدیثوں سے میری درخواست - - ص۷
سوال متعلق رفع الیدین - - - ص۸
تحریک اہل حدیث موضع محبت پور کھیوہ ص۹
حاجی عبدالرحمن صاحب کا انتقال - - ص۱۰
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - ص۱۱
کوئٹہ میں زلزلہ کیوں آیا؟ - - ص۱۳
متفرقات ص۱۴ - ملکی مطلع - - ص۱۵
اشتہارات - - - - - ص۱۶ تا ۲۰

67590

بیقراریٔ مسلم

(از ماسٹر محمد شریف صاحب چک ۲۳۸ ضلع لائلپور)

جمالِ حسن تو یکبار دیدن آرزو دارم ۔۔۔ کلیم آسا بدرگاہت طپیدن آرزو دارم
نوائے نغمۂ وحدت کہ از میرِ حجاز آمد ۔۔۔ دریں ہندوستاں اکنوں شنیدن آرزو دارم
ازاں بادہ کہ آید جوش زمردانِ غازی را ۔۔۔ کنارِ آبِ گنگ اکنوں چشیدن آرزو دارم
زمستیٔ مۓ توحید آں جوش جنوں خواہم ۔۔۔ قبا و جامۂ خود را دریدن آرزو دارم
نوائے عندلیبِ زار در گوشم ہمے آید ۔۔۔ بیا ساقی کہ در گلشن چمیدن آرزو دارم
ہوائے ہند ناساز و دلِ من بیقرار ایں جا ۔۔۔ برخت خود سوئے یثرب چلیدن آرزو دارم
سرت گردم مرا از پیش خود اکنوں مراں ساقی ۔۔۔ مئے وحدت بجان و دل خریدن آرزو دارم
شریفؔ از حالتِ مسلم دلِ من ایں چنیں نالد
کہ کہ لالہ گوں از دل کشیدن آرزو دارم

قرآن مجید مترجم۔ از مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی جنگ حواشی بر تفسیر وحیدی کے نوٹس دیئے گئے ہیں۔ سائز ۲۲×۲۹/۴ ضخامت ۸۰۶ صفحات۔

بمطبع اہلحدیث امرتسر ... طبع ہوکر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوا

انتخاب الاخبار

مقامی حالات امرتسر میں ۴۔ اگست کے بعد بارش نہ ہونے سے گرمی روز بروز بڑھ گئی تھی۔ ۱۱۔ اگست کو تھوڑی سی بارش ہو جانے سے موسم میں کچھ تغیر واقع ہوگیا۔

—— ۹۔ اگست کو مسجد شیخ خیر الدین مرحوم میں مجلس احرار کی طرف سے جو شہدا لاہور منانے کے لئے جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مولوی مظہر علی اظہر نے تقریر کرکے احرار کے خلاف جو نفرت پھیلی ہوئی ہے اس کا ازالہ کیا۔ دوران تقریر میں دو تین حضرات نے جلسہ میں ہلچل مچانے کی کوشش کی جنکو سامعین نے ہی مارا۔

—— امرتسر شہر اور اس کے دیگر مضافات میں بالکل امن ہے۔ کسی قسم کی مذہبی منافشت وغیرہ نہیں کاروبار بدستور جاری ہے۔

لاہور و پنجاب لاہور میں بھی بالکل امن وامان ہے۔ لاہوری اخبارات پر سے سنسر ہٹا لیا گیا ہے شہر میں صرف گوردوارہ شہید گنج پر گورہ فوج کا پہرہ ہے۔ باقی تمام جگہوں سے پہرے ہٹا لئے گئے ہیں۔ گورنر پنجاب و فنانس ممبر شملہ چلے گئے ہیں۔ باقی ممبران کونسل وغیرہ بھی شملہ جانے والے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ شہید گنج ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں حکومت پنجاب کا دولاکھ روپیہ خرچ ہوگیا ہے۔

—— لاہور کے لالہ فقیر چند ایم۔ ایل۔ اے صدر پنجاب کانگریس نیشنلسٹ فوت ہوگئے۔

—— موضع بوڑیوالہ ضلع شیخوپورہ میں سکھ مسلم فساد ہونے سے ۱۷ اشخاص زخمی ہوئے۔ وجہ فساد کھیتوں میں بکریاں چرانا تھا۔

—— موکھل ضلع گوجرانوالہ سے ۲۵ ہزار کی چوری ہوئی تھی۔ پولیس نے بڑی محنت سے اس سلسلہ میں پانچ ڈاکو گرفتار اور کچھ مال برآمد کیا ہے۔

—— شملہ میں کثرت بارش کی وجہ سے کئی عمارتیں اور سڑکیں خراب ہوگئی ہیں۔ ریاست جنگا میں ایک مکان گرنے سے ایک کنبہ خاندان نیچے دب کر مرگیا۔

—— حکومت پنجاب نے لیبر ریسرچ سوسائٹی اور اس کی سب کمیٹیوں کو خلاف قانون قرار دیا ہے۔

ہندوستان کے حالات ہفتہ مختتمہ ۱۰۔ اگست کو ہندوستان سے ۷۵ لاکھ ۹۱ ہزار ۵۹۷ روپے کا سونا ممالک غیر کو بھیجا گیا ہے۔

—— صوبہ آسام میں گذشتہ فروری سے جون تک ۱۹۸۶۔ اموات صرف ہیضہ سے واقع ہوئیں۔

—— خان عبدالغفار خان (سرحدی گاندھی) کو بریلی جیل میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ انکے وزن میں ۲۵ پونڈ کی کمی ہوگئی ہے۔

یاد رکھنے کی بات

یہ ہے

کہ اگر آپ کی قیمت ماہ اگست میں ختم ہے تو فی الفور بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو جلد از جلد اطلاع دیں ورنہ

اہلحدیث ۳۰۔ اگست وی پی بھیجا جائے گا

اگر آپ قیمت اخبار مہلت یا انکار کی اطلاع بھی نہ بھیج سکیں تو دفتر سے جب آپ کے نام وی پی بھیجا جائے اسے ضرور وصول کرلیں۔ اگر اسی وقت وصول نہ کر سکیں تو وی پی کا اطلاعی کاغذ لیکر ایک ہفتہ تک ڈاکخانہ میں امانت رکھا دیں۔ مگر اسے واپس کسی صورت نہ کریں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— مدراس کونسل میں ایک سال کی مزید توسیع کر دی گئی ہے۔

—— جبلپور میں ۱۲ مسلح ڈاکوؤں نے ایک ساہوکار کے ہاں ڈاکہ ڈالا اور ہزاروں روپیہ کا مال لیکر فرار ہوگئے۔

—— جھانسی سے پچاس میل کے فاصلہ پر زمین میں ایک میل لمبا اور دو فٹ چوڑا شگاف پیدا ہوگیا ہے۔

—— ایبٹ آباد سے دو فوجی سکھ رجمنٹ سے رائفلوں سمیت فرار ہوگئے ہیں جنکی گرفتاری کیلئے پانچ سو روپیہ انعام مقرر ہوا ہے

ضرورت کتب حدیث مترجم کتب خانہ مدرسہ سعیدیہ کے لئے ایک ایک نسخہ صحیح مسلم مترجم اردو و سنن ابی داؤد مترجم اردو، و سنن نسائی مترجم اردو و سنن ابن ماجہ مترجم اردو کی ضرورت ہے جن حضرات کے پاس یہ چاروں کتابیں بغرض فروخت موجود ہوں خواہ وہ کتب فروش ہوں، یا اپنا خاص نسخہ علیحدہ کرنا چاہیں وہ ذیل کے پتہ پر اطلاع دیں۔

محمد ابوالقاسم۔ سعید منزل دارانگر بنارس سٹی

یاد رفتگان شیخ عبدالقیوم صاحب رئیس حشوہ (الہ آباد) جو مخیر اہل حدیث تھے نوجوانی میں اولاد صغیرہ چھوڑ کر یکایک قضا کر گئے۔ ناظرین ان کا جنازہ غائب ادا کریں (محمد ابوالقاسم مذکور) اللھم اغفرہ وارحمہ

قادیان میں تین زلزلے عنوان ہذا کا اصل مضمون اہلحدیث ۹۔ اگست میں مفصل شائع ہوچکا ہے جسے بغرض تقسیم اشتہاری صورت میں اشاعت فنڈ سے طبع کرایا گیا ہے۔ تبلیغی انجمنیں و دیگر شائقین حضرات بکثرت منگوا کر تقسیم کریں۔ صرف سات آنہ کے ٹکٹ (۴ محصولڈاک ۳ امداد اشاعت فنڈ) وصول ہونے پر ایک سو اشتہار بھیجے جا سکتے ہیں۔ (منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر)

ثنائی پاکٹ بک مجلد جس میں تمام مذاہب پر تنقید کرکے ان کی تردید میں دو دو مثالیں دیکر دریا کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ آج ہی منگالیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ قیمت ۶/ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

غیر ممالک معلوم ہوا ہے کہ غازی مصطفےٰ کمال پاشا روس کی سیاحت کو جانے والے ہیں۔

—— خوست (وزیرستان) میں ۸۔ اگست کو ہولناک طوفان آنیسے عمارات و مکانات کو بہت نقصان پہنچا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ طوفان ۱۰۔۱۵ میل کے رقبہ میں آیا درختوں کے گرنے سے اکثر راستے ناقابل گزر ہیں۔ جا بجا پرندوں اور حیوانات کی لاشوں کے انبار لگے پڑے ہیں۔

—— فلپائن سے ۸۔ اگست کی اطلاع ہے کہ طوفان سے اٹھارہ سو اشخاص ہلاک اور ہزاروں لوگ خانماں برباد ہوگئے ہیں۔ ایک چٹان کے گرنے سے پچاس آدمی نیچے دب کر مرگئے۔

مباحثہ گوشت خوری - جو [illegible] میں مولانا حکیم بشیر احمد صاحب و مہاتما نتیانند جی سماجی کے مابین بمقام اٹاوہ ہوا تھا اور اسمیں اسلام کو فتح کامل نصیب ہوئی تھی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۵ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ

تفسیر قرآن
ایک عیسائی پادری کے قلم سے

عیسائیوں کی طرف سے قرآن شریف کے متعلق جتنی تصانیف ہندوستان میں پادری فنڈر کے زمانہ سے کچھ عرصہ پہلے تک شائع ہوئیں سب صورتاً و معنیً مخالف تھیں۔ چندروز سے عیسائی پادریوں (جو اسلام چھوڑ کر اُدھر گئے ہیں) کی طرف سے جو تصنیف نکلتی ہے وہ صورتاً موافق اور معناً مخالف ہوتی ہے۔ یہی روش کی مثال میں بصورت آخری حملہ کے ہم وہ کتاب پیش کرتے ہیں جس کا نام ہے عدم ضرورت قرآن" اس کے مصنف پادری ٹھاکر داس تھے۔ اس کا جواب ہم نے کتاب "تقابل ثلاثہ" (توریت، انجیل اور قرآن کا مقابلہ) کی صورت میں دیا۔ اس کتاب میں قرآن مجید کی کھلی مخالفت اور واضح تردید تھی۔

اس کے بعد دوسرا دور شروع ہوا جو صورتاً مخالف نہیں مگر معناً سخت مضر ہے۔ اس کی مثال پادری سلطان محمد خان کی تصانیف "ہمارا قرآن" وغیرہ ہیں۔ جن میں (اپنا بنگر) دکھایا گیا ہے کہ قرآن شریف کے سارے مضامین کتب سابقہ سے ماخوذ ہیں اس لئے اس کی ضرورت نہیں۔ اس کا جواب بھی اخبار اہلحدیث میں مرۃ بعد مرۃ دیا گیا۔

آج جس کتاب کا نام زیب عنوان ہے یہ بھی قسم دوم سے ہے جو پادری جے۔ علی بخش صاحب نے لکھی ہے۔ اس میں قرآن شریف کی سورتوں کی تقسیم کی اور مدنی میں کر کے ساری کی سورتوں کو ایک جلد میں جمع کر کے یکجا کیا گیا ہے دوسرے حصہ میں شاید مدنی ہونگی۔ ان میں سے ایک ایک سورت کو لے کر کتب سابقہ کے حوالوں سے موافق بتایا ہے۔ اس سے بھی یہی غرض ہے کہ قرآن شریف ان کتب سے ماخوذ ہے۔ مگر جو مسئلہ قرآن اور انجیل (بلکہ بقول مسیحیان ساری بائیبل) میں اختلافی ہے۔ جہاں اس کا ذکر آیا ہے وہاں سے پادری صاحب بڑی عقلمندی سے خاموش نکل گئے ہیں۔ ہم پادری صاحب کی اس عقلمندی کی داد دیتے ہیں۔ مثلاً

سورہ مریم میں حضرت مسیح کی پیدائش اور تعلیم کا مختصر مگر دوسری جگہ کی نسبت مفصل ذکر آیا ہے جسکے الفاظ مع ترجمہ یہ ہیں:۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ○ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ○ قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَٰنِ مِنْكَ إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ○ قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا ○ قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا ○ قَالَ كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ

(ترجمہ) اور (اے پیغمبر) قرآن میں مریم کا مذکور (بھی لوگوں سے بیان) کرو کہ جب وہ اپنے لوگوں سے الگ ہوکر پورب رُخ ایک جگہ جا بیٹھیں اور لوگوں کی طرف سے پردہ کر لیا تو ہم نے اپنی روح (یعنی جبرئیل) کو اُن کی طرف بھیجا تو وہ اچھے خاصے آدمی کی شکل بن کر اُن کے روبرو آکھڑے ہوئے وہ (اُن کو دیکھ کر) لگیں کہنے کہ اگر تم پرہیزگار ہو تو میں تم کو خدا کا واسطہ دیتی ہوں (کہ میرے سامنے سے ہٹ جاؤ) (جبرئیل) بولے کہ میں تو بس تمہارے پروردگار کا بھیجا ہوا (فرشتہ) ہوں (اور) اس لئے (آیا ہوں) کہ تم کو (ایک) پاک طینت لڑکا دوں وہ بولیں میرے ہاں کیسے لڑکا ہو سکتا ہے حالانکہ (نہ تو نکاح کے طور پر) مجھ کو کسی مرد نے چھوا اور نہ کبھی میں بدکار رہی۔ (جبرئیل نے) کہا (جیسا میں کہتا ہوں) ایسا ہی (ہوگا) تمہارا پروردگا

رحمۃ للعالمین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مفصل سوانح عمری۔ جلد اول قیمت دوم ۔ سوم ۔ (۱۱ء) (دفتر اہلحدیث)

قیمت عہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر۔

وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا فَحَمَلَتْهُ
فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ○ فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ
النَّخْلَةِ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا
مَّنْسِيًّا ○ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ
رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ○ وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ
تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ○ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ
عَيْنًا فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ
نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ○ فَاَتَتْ
بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا ○ يٰٓاُخْتَ
هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ○
فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِى الْمَهْدِ صَبِيًّا ○
قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ○ وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا
اَيْنَ مَا كُنْتُ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ○
وَّبَرًّا بِوَالِدَتِيْ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا ○ وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ
وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ○ ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ
الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ○ مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ سُبْحٰنَهٗ
اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ○ وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ
فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ○ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ
فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ○ اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ
يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ وَاَنْذِرْهُمْ
يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○

فرماتا ہے کہ تمہارے ہاں بے باپ لڑکا پیدا کرنا ہم پر آسان ہے اور (اس کے پیدا کرنے سے) غرض یہ ہے کہ لوگوں کے لئے ہم اُس کو (اپنی قدرت کی) ایک نشانی قرار دیں اور دنیا میں ہم اُس کو اپنی رحمت (کا ذریعہ بنائیں) اور یہ بات (ہمارے ہاں سے) فیصل ہو چکی ہے۔ اس پر مریم کو (آپ سے آپ بیٹے کا) حمل رہ گیا اور وہ حمل لیکر کہیں الگ دُور کے مکان میں ہو بیٹھیں پھر درد زہ اُن کو ایک کھجور کے درخت کی جڑ میں لے پہنچا (اور وضع حمل کیوقت انکو تکلیف ہوئی تو وہ ربول اٹھیں) اے کاش میں اس سے پہلے مرچکی ہوتی اور دنیا کے پردے کر ناپید ہو کر کبھی کی) بھولی بسری ہوگئی ہوتی پھر جبرئیل نے (اس چشمے سے جو) مریم کے تلے (خدا کی قدرت) سے رہ نکلا تھا) اُن کو آواز دی کہ آزردہ خاطر نہ ہو (دیکھو) تمہارے پروردگار نے تمہارے تلے ایک چشمہ بہا دیا ہے اور کھجور کی جڑ کو (پکڑ کر) اپنی طرف کو ہلاؤ۔ تم پر پکی پکی تازہ کھجوریں جھڑ پڑیں گی۔ پھر (مزے سے کھجوریں) کھاؤ اور (چشمے کا پانی) پیو اور (بیٹے کو دیکھ کر) آنکھیں ٹھنڈی کرو (اور اپنے بچے کو لیکر چلو) پھر (رستے میں) تم کو کوئی آدمی نظر پڑے (اور وہ تم سے پوچھے) تو (تم اشارے سے) کہہ دینا کہ میں نے (خدائے) رحمٰن کے لئے روزے کی منت مان رکھی ہے تو میں آج کسی آدمی سے بات نہیں کرسکتی۔ پھر مریم لڑکے کو گود میں لئے اپنی قوم کے پاس لائیں وہ (دیکھ کر) لگے کہنے کہ مریم! یہ تو نے بہت ہی نالائق کام کیا۔ اے ہارون کی بہن نہ تو تیرا باپ ہی برا آدمی تھا اور نہ تیری ماں ہی بدکار تھی (تو خلاف خاندان تو یہ کیا حرکت کر بیٹھی) تو مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا (کہ جو کچھ پوچھنا ہے اس سے پوچھ لو) وہ لگے کہنے کہ ہم گود کے بچے سے کیسے بات کریں (اس پر بچہ) بول اٹھا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اُس نے مجھ کو کتاب (انجیل) عنایت فرمائی اور مجھ کو پیغمبر بنایا۔ اور کہیں بھی رہوں مجھ کو بابرکت کیا اور مجھ کو حکم دیا کہ جب تک زندہ رہوں نماز پڑھوں اور زکوٰۃ دوں اور (نیز) مجھ کو اپنی ماں کا خدمتگزار بنایا اور مجھ کو سخت گیر اور بدراہ نہیں کیا اور مجھ پر خدا کی امان جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں مرونگا اور جس دن (دوبارہ) زندہ اُٹھا کھڑا کیا جاؤں گا۔ (اے پیغمبر) یہ ہے عیسٰی بن مریم (کی حقیقت) سچی سچی بات جس میں لوگ جھگڑا کرتے ہیں۔ خدا کو شایان نہیں کہ وہ (کسی کو) بیٹا بنائے وہ پاک (ذات) ہے جب وہ کسی کام کا کرنا ٹھان لیتا ہے تو بس اُس کو اتنا ہی فرما دیتا ہے کہ ہو اور وہ ہو جاتا ہے اور کچھ شک نہیں کہ اللہ میرا (بھی) پروردگار ہے اور تمہارا (بھی) پروردگار ہے تو (لوگو!) اُسی کی عبادت کرو یہی سیدھا رستہ ہے (اور یہی دین عیسٰی لیکر آئے تھے) پھر (نصاریٰ کے) فرقے لگے آپس میں اختلاف کرنے سو اُن لوگوں کے حال پر افسوس ہے جو کفر کرتے ہیں کہ (اُن کو قیامت کے) بڑے (سخت) دن (خدا کے حضور میں) حاضر ہونا پڑے گا۔ جس دن یہ لوگ ہمارے حضور میں حاضر ہوں گے کیسے کچھ سنتے دیکھتے ہوں گے مگر اُس وقت تو یہ ظالم (اندھے اور بہرے بنے ہوئے) کھلی گمراہی میں پڑے ہیں اور (اے پیغمبر) ان لوگوں کو (اس رنج و) افسوس کے دن (یعنی قیامت کی مصیبت سے) ڈراؤ کہ جبکہ (آخر) فیصلہ کر دیا جائے گا اور (اس وقت تو) یہ لوگ غفلت میں ہیں اور ایمان نہیں لاتے۔ (پارہ ۱۶ - رکوع ۵)

سیرت ابن ہشام [illegible] (۸۱۳) [illegible] (منیجر اہلحدیث امرتسر)

ahmadmuslim.de

اہلحدیث | جو شخص ان آیات کے الفاظ کو سرسری نظر سے بھی دیکھیگا وہ یقین کریگا کہ ان آیات میں حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر کرنا محض اس غرض سے ہے کہ مسیح کی الوہیت کا ابطال ہو اور مسیحیوں کے عقیدہ متضمن الوہیت مسیح کی اصلاح۔ پادری علی بخش صاحب اپنی تفسیر میں ان آیات کے پاس سے بعزت و احترام گزر گئے نہ مسیحی عقیدے کی تائید کی نہ قرآنی فرمان کی تصدیق سے رموز عاشقاں عاشق بداند

ہماری رائے | اسی طرح اور بھی کئی جگہ ایسا ہی کیا ہے۔ پادری صاحب کی نیت تو عیاں ہے کہ قرآن شریف کو کتب سابقہ سے ماخوذ ثابت کرکے ان کا رہین منت بتایا جائے۔ تاہم ہم اس کو بھی قرآنی خدمت جانتے ہیں۔ اور پادری صاحب سے درخواست کرتے ہیں کہ اس کی دوسری جلد بھی جلدی شائع کریں قیمت عہ (ایک روپیہ) ہے۔ ملنے کا پتہ:۔
پادری جے علی بخش لاہور گوال منڈی۔

قادیانی مشن

مرزا صاحب قادیانی کا انتہائی درجہ اور قرآن شریف سے تعلق

(از نامہ نگار)

مرزا صاحب نے جناب حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب مدظلہ کے اس سوال کے جواب میں کہ "کیوں تمہاری وحی از قبیل اضغاث احلام اور حدیث النفس نہیں ہے" نزول المسیح میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔ اس سے اختصاراً اقتباس ہدیہ ناظرین کرتا ہوں "تاکہ واضح ہوجاوے کہ مرزا صاحب کو قرآن کریم کے ساتھ کس قدر محبت، عقیدت اور استفادہ کا تعلق تھا۔ اور کیا مرزا صاحب نے جو درجہ پایا اور خدا کو پہچانا اور ہر برائی اور گناہ سے محفوظ رہے یہ قرآنی رہبری اور اتباع نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے تھا یا اُس کلام کی برکت کا نتیجہ تھا جو مرزا صاحب پر نازل ہوا؟ سنئے! مرزا صاحب "نزول المسیح ص۹۸ پر یوں رقمطراز ہیں:۔

"سو اسی طرح میرا حال ہے خدا کا کلام جو میرے پر نازل ہوا اور ہوتا ہے وہ میری روحانی والدہ ہے (نہ قرآن مجید) جس سے میں پیدا ہوا اُس نے مجھے ایک وجود بخشا جو پہلے نہ تھا اور ایک روح عطا کی جو پہلے نہ تھی۔ میں نے ایک بچے کی طرح اس کی گود میں پرورش پائی اور اسی نے مجھے ہر ایک ٹھوکر سے سنبھالا۔ اور ہر ایک گرنے کی جگہ سے بچا لیا (نہ قرآن مجید نے) وہ کلام ایک شمع کی طرح میرے آگے آگے چلا۔ یہاں تک کہ میں منزل مقصود تک پہنچ گیا۔ انتہی"

تھوڑی سی کلام کے بعد لکھتے ہیں:۔ (ص۹۸)

"میں کیونکر اس سے انکار کروں اُس نے (میرے الہام نے) تو مجھے خدا دکھلایا اور چشمہ شیریں کی طرح معارف کا پانی مجھے پلاتا رہا۔ انتہی"

پھر ص۹۹ پر یوں تحریر فرماتے ہیں:۔

"دل من برد و الفت خود داد
خود مرا شد بوحی خود استاد"

(میرا دل لے لیا اور اپنی محبت مجھے دی۔ اور اپنی وحی سے خود میرا استاد ہوگیا)

اس شعر میں صاف بتا دیا کہ بلا واسطہ غیرے خدا میرا استاد ہوگیا (غالباً ظلی نبوت کا دعوی ابتدا میں تھا) اور

"وحی او را عجب اثر دیدم
روئے آں مہر زاں قمر دیدم"

(یعنی میں نے اس کی وحی کا عجب اثر دیکھا۔ اس سورج کو (خدا کو) میں نے اسی چاند (الہام) سے دیکھا)

ان عبارتوں سے بکمال وضاحت عیاں ہے کہ خدا کی معرفت مرزا صاحب کو اپنے الہام سے ہوئی نہ قرآن مجید سے۔ اسی طرح مرزا صاحب کا ہر بدی سے محفوظ رہنا اور مدارج علیا حاصل کرنے کا باعث صرف اُن کا اپنا الہام ہے نہ قرآن مجید۔ قرآن مجید اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور ان کی طفیل حصولِ نبوت کا ادعا صرف مسلمانوں کی تالیف کی وجہ سے تھا جو بعد از رفع ضرورت اصلیت آشکارا کر دی۔

(۳) کیا مرزا صاحب کے مامور ہونے کے وقت قرآن شریف اپنے برہان اور فرقان ہونے کے درجہ سے گر چکا تھا یا اپنی اُسی سابقہ حالتِ نزول پر بحالہ ھدًی للناس درجہ پر قائم تھا۔ اور مرزا صاحب کی بعثت کے وقت نئے و تازہ کلام الٰہی کی ضرورت تھی یا اُس یقین کے حصول کے لئے جو انسانی ترقی اور گناہ سے بچنے اور قرب الٰہی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے قرآن حکیم ہی کافی تھا۔ سنئے! اس کی تفصیل مرزا صاحب نزول المسیح کے ص۹۲ پر یوں تحریر فرماتے ہیں:۔

"یقین کا ذریعہ خدا کا کلام ہے جو یُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ کا مصداق ہے سو چونکہ عہد نبوت پر تیرہ سو برس گزر گئے ہیں اور تم نے وہ زمانہ نہیں پایا جبکہ قرآن صدہا نشانوں اور چمکتے ہوئے انوار کے ساتھ اتر رہا تھا۔ اور وہ زمانہ پایا جس میں خدا کی کتاب، اس کے رسول اور اس کے دین پر ہزارہا اعتراض عیسائی اور دہریہ اور آریہ وغیرہ کر رہے ہیں۔ اور تمہارے پاس بغیر لکھے ہوئے چند ورقوں کے جن کی اعجازی قوت سے تمہیں خبر نہیں اور کوئی ثبوت نہیں اور جو معجزات پیش کرتے ہو وہ محض قصوں کے رنگ میں ہیں۔ تو اب بتلاؤ کہ تم کس راہ سے اپنے تئیں یقین کے بلند معیار تک پہنچا سکتے ہو اور کس طریق سے دشمن کو بتلا سکتے ہو کہ تمہارے پاس خدا پر یقین لانے

کفریاتِ مرزا۔ مرزا صاحب قادیانی کی زندگی میں ... (۸۱۲)

کے لئے اور گناہ سے بچنے کے لئے ایک ایسی چیز ہے جو دشمن کے پاس نہیں تا وہ انصاف کرکے تمہارے مذہب کا طالب ہو جاوے۔ اس حرکت سے ایک عقلمند کو کیا فائدہ کہ ایک گوبر کو چھوڑ کر دوسری گوبر کو کھاوے۔ سچائی کو ہر ایک سعید دل لینے کو تیار ہے بشرطیکہ سچائی اپنے نور کو دکھلاوے۔ جس اسلام کو آج یہ مخالف مولوی اور ان کا گروہ غیر مذہب کے لوگوں کے سامنے پیش کر رہے ہیں وہ صرف پوست ہے نہ مغز۔ اور محض افسانہ ہے نہ حقیقت انتہی" (صفحہ ۹۲)

عبارت بالا میں مرزا صاحب نے یہ ظاہر فرمایا ہے کہ گناہ سے بچنے اور خدا پر یقین کرنے اور مینار بلندی تک پہنچنے کا ذریعہ خدا کا کلام ہوتا ہے اور جب تک صدہا نشان اور چمکتے ہوئے انوار مشہودات کے درجہ پر قرآن حکیم کے ساتھ رہے اُس وقت تک قرآن مجید کی رہبری کمل رہی مگر جب سے وہ نشانات اور انوار درجہ شہود سے اوجھل ہوتے ہوئے منقولی رنگ اختیار کر گئے تو قرآن مجید کی رہبری کمزور ہوتی گئی۔ اب ایسا وقت ہے کہ قرآن مجید مسلمانوں کے نزدیک بجز چند لکھے ہوئے ورقوں کے اور کسی درجہ کا نہیں رہا۔ اس کی اعجازی قوت مسلمانوں سے مخفی ہو گئی اور معجزات قصوں کے رنگ میں آ گئے تو اب مسلمان بتلائیں کہ کتاب اللہ پر ایسی حالت وارد ہو جانے کے بعد اُن کے پاس کونسی چیز ایسی ہے جو دشمن کے پاس نہ ہو۔ تاکہ دشمن اسلام کا طالب ہو سکے اور عقلمند انسان ایسا نہیں کر سکتا کہ ایک گوبر کو چھوڑ کر دوسری گوبر کو کھائے یعنی الہامی کتابیں مخالفین کے پاس بھی ہیں۔ وہ کیونکر اپنی کتابیں چھوڑ کر قرآن شریف کی طرف متوجہ ہو سکتے ہیں۔ مرزا صاحب نے وجوہ بالا بیان کرتے ہوئے ثابت کر دیا کہ مسلمانوں کے پاس کچھ نہیں رہا۔ صرف قرآن شریف تھا مگر حالات وارده نے اس کو اپنے اصلی درجہ پر نہیں رہنے دیا۔ اور اب وہ صرف چند لکھے ہوئے ورقے ہیں اور بس۔ اس سے ایسا یقین پیدا نہیں کیا جا سکتا جس سے خدا کی طرف وصول ممکن ہو یا جس سے گناہ چھوڑے جا سکیں۔ نیز غور کیجئے کہ مرزا صاحب کے دماغ میں دیگر مذاہب کی کتب اور قرآن شریف کی تشبیہ کے لئے گوبر[1] کے سوا اور کوئی چیز نہیں آ سکی؟ قرآن مجید کے اصلی درجہ سے گر جانے کا ذکر مرزا صاحب دوسری جگہ یوں فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف خدا کا کلام تو ہے بلکہ سب سے بڑا مگر وہ تم سے بہت دور ہے تمہاری آنکھیں اُسکو دیکھ نہیں سکتیں۔ اور اب وہ تمہارے ہاتھ میں ایسا ہے جیسا کہ توریت یہودیوں کے ہاتھ میں۔ اسی وجہ سے اگر تم انصاف کرو تو گواہی دے سکتے ہو کہ بباعث اس کے کہ اس پاک کلام کے یقینی انوار تمہاری آنکھوں سے پوشیدہ ہیں تم اس سے باطنی تقدس کا کچھ بھی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے انتہی"۔ (صفحہ ۹۳)

صاف کہہ دیا کہ قرآن مجید کا اب وہی درجہ ہے جو قرآن کے نزول کے وقت توریت کا تھا۔ توریت اُن حالات کی بنا پر جو اُس پر وارد ہوئے ہدایت کرنے کے قابل نہیں رہی تھی۔ مرزا صاحب کے عندیہ میں قرآن بھی اپنے انوار کے پوشیدہ ہو جانے سے اس قابل نہیں رہا کہ اس سے باطنی تقدس حاصل کیا جا سکے۔

(۳) اب خدا تک پہنچنے کا ذریعہ اور تمام بیماریوں کا علاج مرزا صاحب اس کلام کو بتاتے ہیں جو تازہ بتازہ مرزا صاحب پر نازل ہوا۔ سنئے:۔

"اس لئے قبل اس کے جو تم مرد خدا کی لعنت تمہاری پردہ دری کرے یقین اپنے نوروں کے سمیت آیا کوئی آسمان تک نہیں پہنچا سکتا۔ مگر وہی جو آسمان سے آتا ہے۔ اگر تم جانتے کہ خدا کا تازہ بتازہ اور یقینی اور قطعی کلام تمہاری بیماریوں کا علاج ہے تو تم اس سے انکار نہ کرتے جو عین صدی کے سر پر تمہارے لئے آیا انتہی"۔

(صفحہ ۹۵ نزول المسیح)

دوسری جگہ صفحہ ۹۵ پر فرماتے ہیں:۔

"غرض تمام برکات اور یقین کی کنجی وہ کلام قطعی اور یقینی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بندہ پر نازل ہوتا ہے۔ انتہی"

ایضاً لکھتے ہیں:۔

"اور یہ کہ کیونکر یقین کی آنکھ سے خدا کو دیکھا جاوے اس کا جواب کوئی مجھ سے سنے یا نہ سنے مگر میں یہی کہوں گا کہ اس یقین حاصل کرنے کا ذریعہ خدا کا زندہ کلام ہے جو زندہ نشان اپنے اندر اور ساتھ رکھتا ہے۔ جب وہ آسمان سے اترتا ہے۔ تو نئے سرے مردوں کو قبروں سے نکالتا ہے" انتہی صفحہ ۹۵

کیا خوب ہی وضاحت فرما دی کہ تم نہیں جانتے کہ میرا الہام جو اپنے نوروں کے سمیت آیا خدا تک پہنچا سکتا ہے اور برکات و یقین کا قفل میری الہام و کلام کی کنجی کے بغیر نہیں کھل سکتا اور میں یہی کہوں گا کہ یقین کے حاصل کرنے کا ذریعہ خدا کا زندہ کلام ہے جو زندہ نشان اپنے اندر اور ساتھ رکھتا ہے۔ اور وہ وہی ہے جس کے گواہوں اور نشانوں کی فہرست "نزول المسیح" کے آخر میں نمبر شمار کے ساتھ آپ نے دی ہے۔ قرآن مجید کے معجزات صرف قصے ہو گئے جو بقول مرزا صاحب ایسے قصے ہندوؤں کے پاس زیادہ ہیں اور قرآن حکیم کی اعجازی قوت مسلمانوں سے مخفی ہو گئی۔ اب قرآن مجید حسب تصریحات مرزا صاحب نعوذ باللہ مردہ کتاب ہے۔ ہدایت کے قابل وہ زندہ کلام الٰہی ہے جس کے نشانات بھی زندہ ہیں اور مشہود ہیں اور مرزا صاحب پر نازل ہوتا ہے۔

(۴) مرزا صاحب کا الہام توریت، انجیل سے کم نہیں اور نہ قرآن مجید سے اس کا درجہ کم ہے۔ جو شخص اُس کلام کو جو مرزا صاحب پر نازل ہوا اگر توریت، انجیل اور قرآن حکیم سے درجہ میں کم سمجھے تو وہ جھوٹا اور لعنتی ہے۔ چنانچہ نزول المسیح میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"لیکن اگر کوئی کلام یقین کے مرتبہ سے کم تر ہو تو وہ شیطانی کلام ہے نہ ربانی۔ کیونکہ تم جانتے ہو کہ جب آفتاب طلوع کرتا ہے اور اپنی کرنیں

[1] میاں محمود خلیفہ قادیان نے لاہوری مرزائیوں کو روٹی کے اس ٹکڑے سے تشبیہ دی تھی جو گندی روڑی پر گرا ہو اس تشبیہ کو لاہوری جماعت نے بہت برا سمجھا تھا۔ کیا وہ اس (گوبر والی) تشبیہ کو بھی برا جانیں گے۔ (شاید) (اہلحدیث)

اطلاع: وحی علی الفاظ - مرزائیت کی تردید میں ایک (۱۴م) بے نظیر کتاب ... حصہ اول ۸ حصہ دوم ۱۲ (مجموعی)

زمین پر چھوڑتا ہے تو اس کی روشنی ایسی صاف دنیا پر پڑتی ہے کہ کسی دیکھنے والے کو اس کے نکلنے میں شک باقی نہیں رہتا اور نہ وہ کہہ سکتا ہے کہ کل کا سورج تو یقینی تھا مگر آج کا شکی ہے" صفحہ ۱۰۱

اس سے واضح ہے کہ جس طرح دنوں کی روشنی میں تفاضل نہیں ہوتا۔ اور ہر دن روشنی دینے والا ایک ہی سورج ہوتا ہے۔ اسی طرح خدا بھی ایک ہے۔ اُس کے الہام اور کلام بھی ایک درجہ پر ہوتے ہیں۔ اور یہ بھی ثابت ہوگیا کہ ہر ایک دن میں اُسی دن کی روشنی کام آتی ہے نہ اُس سے پہلے دن کی روشنی۔ اسی طرح وہی الہام اور کلام مفید ہوتا ہے جو اُسی وقت کا ہو اور اُس کے نشانات بھی زندہ ہوں اور وہ صرف مرزا صاحب کا کلام ہے نہ قرآن مجید۔

ع آنچہ من بشنوم ز حکم خدا
بخدا پاک دانمش ز خطا
ہمچو قرآں منزہ اش دانم
از خطا ہا ہمیں است ایمانم
(نزول المسیح صفحہ ۹۹)

(جو خدا کی وحی میں سنتا ہوں۔ اللہ کی قسم میں اسکو خطا سے پاک سمجھتا ہوں اور قرآن کی طرح اُسکو منزہ جانتا ہوں اور یہی میرا ایمان ہے)

اپنے الہام کو قرآن کی طرح منزہ عن الخطا سمجھنا مرزا صاحب کے ایمان میں داخل ہے لہذا کوئی آدمی صرف مرزا صاحب پر ایمان لاکر مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک مرزا صاحب کے جمیع الہام پر ایمان نہ لائے اور اس کو باقی کتب آسمانی کے برابر نہ سمجھے۔ اور یہ وہی مرزا صاحب ہیں جو مصلحتاً کسی وقت یہ کہتے تھے

ع من نیستم رسول نیاوردہ ام کتاب
(ازالہ اوہام) اور

ع قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
(براہین احمدیہ)

ع من خدا را بدو شناختہ ام
دل بدیں آتشش گداختہ ام
بخدا ہست ایں کلام مجید
از دہان خدائے پاک وحید

(میں نے اُسی الہام سے خدا کو پہچانا اور اُسی الہام سے میرا دل جلا۔ خدا کی قسم یہ (میرا الہام) کلام مجید ہے جو خدائے پاک واحد کے منہ سے نکلا ہوا ہے)

" آں یقینے کہ بود عیسےٰ را
بر کلامے کہ شد برو القا
آں یقینے کلیم بر تورات
آں یقیں ہائے سید السادات
کہ نیم زاں ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین"

(وہ یقین جو (حضرت) عیسیٰ کو اُس کلام پر تھا جو اُس پر نازل ہوا۔ اور وہ یقین جو (حضرت) موسیٰ کو تورات پر تھا اور وہ یقین جو سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو (اپنی کتاب قرآن پر) میں اپنے الہام پر یقین کرنے میں اُن سب سے کم نہیں ہوں اور جو کم کہے وہ جھوٹا اور ملعون ہے)

جب مرزا صاحب کا الہام تمیع انبیاء کے الہام اور خصوصاً قرآن کریم سے کم نہیں اور اپنے اندر اور ساتھ زندہ نشانات اور انوار اور برکات رکھتا ہے اور دوسری سابقہ کتابوں کے نشانات جب مردہ ہوگئے اور ان کے معجزات قصوں کے رنگ میں آکر محض فسانہ کی صورت اختیار کر گئے اور اُن کا درجہ صرف چند لکھے ہوئے ورقوں سے زیادہ نہ رہا ہو اُن کی اعجازی قوت دنیا سے مستور ہو گئی ہو تو پھر انصاف سے بتائیے کہ ہدایت پانے کے لئے کیا صرف وہی الہام اور کلام معین نہیں ہوگا جس میں فضائل مذکورہ تازہ موجود ہوں۔ اور وہ حسب تصریح مرزا صاحب وہی زندہ کلام ہے جو اُن پر ہی نازل ہوا۔ جب وہ نازل ہوتا ہے تو نئے سرے مردوں کو قبروں سے نکالتا ہے۔

دراصل مرزا صاحب الہامات کی مستقل کتاب رکھتے ہیں اور مستقل نبوت کے دعویدار ہیں۔ باقی ظل، بروز اور امتی نبی ہونے کی پیچیدگیاں وقتی اور دورانی کیفیتیں ہیں جو حصول مقصد کے لئے عوام الناس کے سامنے رکھ کر اُن کی وحشت اور اضطرار کو رفع کرنے کے واسطے پیش کی گئیں۔

چنانچہ نزول المسیح صفحہ ۹۹ پر تحریر فرماتے ہیں:-

ع آنچہ داد است ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بتمام
زندہ شد ہر نبی بآمدنم
ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم

(ہر نبی کو جو جام دیا گیا مجھے وہ سب جام پوری طرح دئے گئے۔ ہر نبی میرے ہی آنے سے زندہ ہوا ہر رسول میرے پیراہن میں چھپا ہوا ہے)

کیا یہ وہی درجہ نہیں جو تمام مسلمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص سمجھتے ہیں ع

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اہل حدیثوں سے میری درخواست

امید ہے کہ آپ ضرور منظور فرمائینگے

ایک وقت تھا کہ جماعت اہل حدیث کے افراد میں اس قدر اتحاد تھا کہ ہر شخص دوسرے کا دلی خیرخواہ تھا۔ افراد کم تھے لیکن آپس میں دلی محبت رکھتے تھے۔ دور دور سے سفر کر کے ایک دوسرے کو ملتے تھے۔ غرض حدیث المومنون کالبنیان یشد بعضہ بعضا کے پورے مصداق تھے۔ لیکن اب حالات نے اتنا پلٹا کھایا ہے کہ نہ وہ محبت ہے نہ ہمدردی نہ وہ کشش ہے۔ یہی سبب ہے کہ ترقی رفتار کی اب پہلے کی طرح نہیں۔ اس لئے میری گذارش اور درخواست ہے کہ احباب آپس میں صحیح اسلامی الفت پیدا کریں۔ نصیحت سے کام لیں، نفاق اور تنازع سے احتراز کریں۔ نیک دلی اور صاف گوئی سے ایک دوسرے کی اصلاح المومن مراۃ المومن کا یہی مطلب ہے۔ اور اُسی چیز کو نظر انداز کرنے سے یہ ساری مصیبتیں رونما ہو رہی ہیں جن کی اصلاح آپ چاہتے ہیں۔

خاکسار عبداللہ اہل حدیث
از گوجرانوالہ (پنجاب)

حیات طیبہ۔ سوانحعمری مولانا اسماعیل شہید دہلوی
قیمت ۱۲؍ ملنے کا پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

المامون۔ خلیفہ ہارون رشید کی زندگی کے حالات ۱۵؍ اور مشہور واقعات۔ قیمت ۶؍ (دفتر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

سوال متعلق رفع الیدین

(از مولوی نور حسین صاحب گرجاکھی ضلع شیخوپورہ)

کسی سائل نے اخبار اہلحدیث ۴ دسمبر ۱۹۳۲ء میں دریافت فرمایا ہے کہ

"آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم و ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، امام حسن، امام حسین امام زین العابدین، شیخ عبد القادر، امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد، خواجہ معین الدین چشتی، حضرت نظام الدین اولیا، امام غزالی رضوان اللہ علیہم اجمعین بحالت نماز رفع یدین کے عامل تھے یا نہیں؟"

جواب (۱) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ نماز میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ چنانچہ عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں اَنَّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدیہ حذو منکبیہ اذا افتتح الصلوٰۃ واذا کبر للرکوع و اذا رفع راسہ من الرکوع رفعھما وفی روایۃ البیہقی فما زالت تلک صلوٰتہ حتی لقی اللہ تعالیٰ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ہی نماز شروع کرتے وقت اپنے مونڈھوں تک ہاتھ اٹھایا کرتے تھے اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے اس وقت بھی رفعیدین کرتے۔ اور بیہقی نے یہ بھی نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہونے تک رفعیدین سے نماز پڑھتے رہے۔

(بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ موطا امام محمد۔ تلخیص الحبیر۔ جزو رفع الیدین علامہ سبکی ص ۳)

(۲) عن ابی بکر الصدیق انہ کان یصلی ھکذا یرفع یدیہ اذا افتتح الصلوٰۃ واذا رکع واذا رفع راسہ من الرکوع۔ وقال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان یفعل مثل ذلک۔ رواہ البیہقی وقال رواتہ ثقات"۔

یعنی خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز شروع کرنے اور رکوع جانے اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت رفعیدین کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں نے تمام عمر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ہے آپ بھی میری طرح رفعیدین عند الرکوع کیا کرتے تھے۔ (تلخیص الحبیر۔ مسند احمد۔ بیہقی جلد ۲ ص ۷۳۔ جزو رفع الیدین علامہ سبکی ص ۶)

(۳) خلیفہ دوم حضرت فاروق اعظم عمر بن الخطاب بھی نماز میں رفعیدین کیا کرتے تھے۔ انہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ اذا کبر و اذا رفع راسہ من الرکوع۔ اور فرماتے تھے کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہمیشہ رکوع جانے اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت رفعیدین کیا کرتے تھے۔ (دارقطنی۔ بیہقی جلد ۲ ص ۷۴۔ جزو رفع الیدین بخاری۔ جزو رفع الیدین علامہ سبکی ص ۶)

(۴) خلیفہ سوم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی رفعیدین کیا کرتے تھے۔ (دیکھو جزو رفع الیدین علامہ سبکی ص ۹)

(۵) خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی نماز میں رفعیدین کیا کرتے تھے اور فرماتے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرئیل تشریف لائے اور فرمایا ان اللہ یامرک اذا تحرمت للصلوٰۃ ان ترفع یدیک اذا کبرت و اذا رفعت راسک من الرکوع فانھا صلواتنا وصلوٰۃ الملٰئکۃ الذین فی السموات السبع۔ کہ اے محمد اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ جب تم نماز میں کھڑے ہو اور رکوع کرو اور رکوع سے سر اٹھاؤ تو رفعیدین کیا کرو۔ بیشک میں بھی اور ساتوں آسمان کے فرشتے بھی رفعیدین کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ (تفسیر کبیر۔ بیہقی جلد ۲ وتنویر ص ۹)

(۶) امام حسن وحسین وزین العابدین رضی اللہ عنہم اپنے نانا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اپنے باپ حضرت علی کے خلاف نہیں کر سکتے۔ لہذا وہ بھی رفعیدین کیا کرتے تھے۔

(۷) شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں رفع الیدین عند الافتتاح والرکوع والرفع منہ۔ کہ نماز کے شروع اور رکوع جانے اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت رفعیدین کرنی چاہئے اور خود بھی کرتے تھے۔ (غنیہ ص ۹)

(۸) امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا رفعیدین کرنا ثابت نہیں۔

(۹) امام شافعی اور احمد بن حنبل اور امام مالک رفعیدین کے عامل تھے۔ (دیکھو ترمذی ص ۳۶ و جزو رفع الیدین علامہ سبکی ص ۱۱ و میزان شعرانی جلد ۱ ص ۱۲۹)

(۱۰) خواجہ معین الدین چشتی و نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہما کا حال مجھے معلوم نہیں۔ اگر کسی صاحب کو معلوم ہو تو لکھ دیں۔

(۱۱) حضرت امام غزالی کا رفع الیدین کرنا اظہر من الشمس ہے۔ (احیاء العلوم)

غرضکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سب کے سب رفعیدین فی الصلوٰۃ کے عامل تھے۔ لم یستثن منھم واحد۔ ایک بھی ایسا صحابی نہیں جو رفعیدین نہ کرتا ہو۔ ولم یصح من احد منھم ترکہ"۔ ایک بھی ایسا صحابی نہیں جو رفعیدین نہ کرتا ہو۔ ولم یصح عن احد منھم ترکہ۔ اور کسی صحابی سے ترک رفعیدین صحیح ثابت نہیں ہوا۔ اسیطرح تابعین میں سے بڑے بڑے اکابر، سعید بن جبیر، عطا ابن رباح، مجاہد، قاسم بن محمد، سالم بن عبد العزیز، نعمان بن ابی عباس، الحسن بصری، ابن سیرین، طاؤس، مکحول، عبد اللہ بن دینار، نافع، ابن مبارک وغیرہ سب کے سب نماز میں رفعیدین کیا کرتے تھے (جزو رفع الیدین علامہ سبکی ص ۱۱)

(۱۲) وذھب الاوزاعی والحمیدی وجماعۃ غیرھما الی انہ واجب وانہ یفسد الصلوٰۃ بترکہ۔ (جزو رفع الیدین علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ ص ۱۱)

بلکہ امام اوزاعی اور حمیدی اور ایک ائمہ کی جماعت تو اس بات کے قائل ہیں کہ رفع الیدین واجب ہے اور اس کے ترک کرنے سے نماز باطل ہوجاتی ہے۔ اس لئے کہ جب تمام عمر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم رفعیدین

ahmadimuslim.de

کرتے رہے اور آپ نے حکم بھی دیا (صلوا کما رأیتمونی اصلی) کہ جس طرح میں نماز پڑھتا ہوں تم بھی اسی طرح پڑھو۔ پھر جو شخص آپ کی طرح نماز نہ پڑھے اور آپ کے امر کی اطاعت نہ کرے اس کی نماز کس طرح ہو سکتی ہے

(۱۳) سائل صاحب کا یہ لکھنا کہ فلاں فلاں بزرگ رفع یدین کے عامل تھے یا نہیں؟ ٹھیک نہیں بلکہ سائل کو صرف یہ سوال کرنا چاہئے تھا کہ آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم رفع یدین کے عامل تھے یا نہیں؟ یا زیادہ سے زیادہ اتنا پوچھ سکتے تھے کہ صحابہ کرام نے کس طرح کیا؟ باقی بزرگان دین میں سے کوئی کرے یا نہ کرے ہمیں کیا ہم تو صرف اس بات کے قائل ہیں سہ

ہوتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

اور قیامت کو بھی یہی سوال ہوگا کہ تم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح نماز ادا کی یا نہیں؟ یہ نہیں پوچھا جائیگا کہ فلاں بزرگ کی طرح پڑھی یا نہ پڑھی اللہ تعالیٰ ہمیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پہ چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

تحریک اہلحدیث موضع محبت پور کھیوہ

اور

قابل توجہ جماعت اہلحدیث

موضع محبت پور کھیوہ ضلع گجرات پنجاب میں ایک چھوٹا سا قصبہ دریائے جہلم کے عین جنوبی کنارے پر جلالپور جٹاں کے بالمقابل واقع ہے۔ جس کی آبادی دو اڑھائی ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ اگر اس روشنی کے علمی زمانہ میں کوئی جاہل سے جاہل طبقہ رسومات بد کا پابند بجز اغلب پیشہ مسلمانوں کی طرف سے پیش کیا جا سکتا ہے تو وہ اس قصبہ کی تین چوتھائی مسلمانوں کی آبادی ہے جو قدیم سے لیکر عہد حاضر تک بڑی سختی سے غیر شرعی امور کی پابند اور تعلیم سے حد درجہ متنفر ہے۔ شعائر اسلامی کی ان کے نزدیک کوئی وقعت نہیں ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتے ہیں مگر پیروی چودھویں صدی کے پیروں فقیروں کے دین کی کرتے ہیں۔ رسول اکرم کے دین کی بنا جن پانچ اصول پر قائم ہے۔ برخلاف اسکے یہ چوری، زنا، اغوا، جھوٹ، کشت و خون پانچ اصول کے معتقد ہیں۔ متبعین اسلام صرف مسجدوں میں جاکر عبادت کرتے ہیں مگر ان کی سجدہ گاہیں کئی ایک اور بھی ہیں۔ حج کے پیروکار سال بھر میں صرف ایک مرتبہ بیت اللہ کا حج اور مدینہ منورہ کی زیارت کرتے ہیں اور یہ سال میں کئی حج مختلف مقامات پر کر آتے ہیں۔

مقلدین میں چار امام مانے جاتے ہیں مگر ان کے نزدیک ہر وہ شخص قابل تقلید ہے جو خاندان سادات سے تعلق رکھتا ہو، اُمی ہونے کے باوجود علم التعویذ سے واقف ہو تسخیر کا ماہر ہو، جلب زر کے تمام اصول بخوبی جانتا ہو، فنا فی النساء ہو، قرآن بالتفسیر پڑھنے سے منع کرتا ہو، اور ہر ایک مسئلہ کی تردید صرف اس ایک کلمہ سے کہ "ایسا کہنے اور کرنے والے وہابی ہیں" کر سکتا ہو، پکی روٹی، نجات المومنین، احوال الآخرۃ اور قصص الانبیاء کا حافظ ہو، قرآن و حدیث کا مخالف لیکن ملفوظات اور فقہ کا پابند ہو، "کلوا واشربوا" کے فلسفہ کو مدنظر رکھتے ہوئے پابند صوم و صلوٰۃ نہ ہو، خصوصاً رزق، اولاد، شادی وغیرہ دنیاوی مشکلات کا مشکل کشا ہو، اور اس کا مشن صرف نذر و نیاز لینا، حاضری عرس کی تاکید کرنے، سجدہ تعظیم کرانے، اہل قبور کی پرستش کرنے تک محدود ہو، اور اس طرح نبیوں ولیوں، بزرگوں کی تعلیم کی کمل طور مخالفت کر کے ان کی پوری پوری روح آزادی کر سکتا ہو حتیٰ کہ بوقت ضرورت نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، کے مسائل میں مناسب ترمیم و تنسیخ کر سکتا ہو۔

آپ حیران ہونگے کہ ایسے کفرستان میں دین حق کا کیونکر ظہور ہوا۔ میں قارئین اہلحدیث کی دلچپی کے لئے کچھ مختصر بیان کرتا ہوں وہو ہذا۔

بزرگوں سے سنا ہے کہ بہت پہلے ایک متبع سنت خاندان نے یہاں آکر نزول اجلال فرمایا۔ اس خاندان کے مشہور عالم حضرت قاضی محبوب عالم صاحب گزرے ہیں۔ مولانا نعمان صاحب مرحوم بھی اسی خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ جو یہاں سے ہجرت کر کے جہلم میں جب سکونت پذیر ہوئے تھے۔ مولانا غلام رسول صاحب موضع ترڑ والے اور مولوی برہان الدینؒ صاحب بھی اسی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ قاضی صاحب مرحوم نے اس گاؤں کے مسلمانوں کو اپنے پند و نصائح سے صراط مستقیم پر لانا چاہا اور مدتوں سر توڑ کوششیں کرتے رہے لیکن یہ تیرہ دل انسان ہرگز اصلاح پذیر نہ ہوئے اور انہوں نے ثابت کر دیا کہ ختم اللہ علیٰ قلوبہم الخ کے مخاطب ہم ہی ہیں۔ آخر ناچار موصوف ان کو ان کے اپنے حال پر چھوڑ کر موضع دیونہ ضلع گجرات چلے گئے اور وہاں جاکر "دین الہیٰ" کی تبلیغ شروع کر دی اور گاؤں کے گاؤں کو متبع سنت بنا لیا۔ اور کامیابی کے بعد عین عروج کے زمانہ میں جبکہ گلشن سنت بہاروں پر تھا داعی اجل کو لبیک کہا۔ خداوند کریم انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین۔

محبت پور کے افراد اہل حدیث ان کے بعد ان کے ایک شاگرد رشید فدائے سنت ابو الفضل میاں اللہ دین "چھبر حق گو" کے بھی مرہون منت ہیں جنہوں نے مرتے دم تک اشاعت توحید اور اعلائے حق کو نہ چھوڑا۔ اور جماعت کے لئے ایک شاہراہ عمل چھوڑ گئے اور اپنے استاد قاضی صاحب مرحوم کے اثر کو حین حیات تک دائرہ احباب و خویش میں محفوظ رکھا۔ رحمہ اللہ علیہ

اب قاضی صاحب کے خاندان سے مولوی محمد نصیر اللہ صاحب کھیوہ میں اور محمد نذیر حسین صاحب جہلم میں باقی ہیں اور بذات خود متبع سنت ہیں لیکن ان کے عہد میں حلقۂ اشاعت وسیع نہیں ہوا۔ اور شرک و بدعت

ے خاتمہ مرزائیت پر ہوا۔ (اہلحدیث)

خورشید صداقت۔ اسلام کی خوبیاں اور سلطان محمود (کی ضرورت) ۔ قیمت ۱۲ (دفتر اہلحدیث)

زور پکڑ گیا۔ فسق و فجور کے دروازے ایک دفعہ پھر کھل گئے۔ اور سب مرد و عورت، جوان بوڑھے ننگے ہو کر ایک ہی حمام میں نہانے لگے۔ عالم نما جاہل پیر دل اور داڑھی منڈھے فقیروں نے جب میدان خالی پایا تو ڈیرے ڈال ڈال کر ان بچاروں کو پھانس لیا اور متاع دین و دنیا لوٹ کر چلتے بنے۔ اس بیکسی اور ابتری کی حالت میں غیرت حق جوش میں آئی اور چند شیدایان رسول کے دلوں میں اتباع سنت کی تڑپ پیدا کر دی۔ ان میں مولوی عزیز احمد صاحب پہلے مبلغ ہیں جنہوں نے توحید کی اشاعت کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ موصوف مسلمانوں کو پابند قرآن و حدیث بنانے کے نہائت ہی مشتاق ہیں۔ تقریر پر تاثیر اور طریقہ تبلیغ نہائت عمدہ پایا جاتا ہے۔ بہت آدمی ان کے پند و موعظت سے متاثر ہو کر راہ راست پر آچکے ہیں۔ اس دعوت حق کو سب سے پہلے لبیک کہنے کا شرف موضع کھرولوا اور کرڑوں میں چوہدری سردار خان کو حاصل ہے چونکہ مولوی صاحب تعلیم حاصل کر رہے ہیں اس لئے میدان تبلیغ خالی ہے اور خطرہ ہے کہ ضعیف الاعتقاد پھر لوٹ نہ جائیں اور جماعت آیندہ ترقی نہ کر سکے اس وقت میاں سلطان احمد (جو کہ ایک بزرگ ولی اللہ میاں محمد موسم علیہ الرحمۃ کی اولاد سے ہیں) چوہدری مراد بخش، چوہدری بگنے خان گاؤں میں موجود ہیں۔ اور حتی الوسع جماعت کی ہر ممکن امداد کر رہے ہیں مولوی حبیب اللہ صاحب ساکن بھاگو وال اور حافظ خوشی محمد صاحب سکنہ کالو والی اسی جماعت کے سرگرم کارکن ہیں۔ مگر اپنے اپنے گاؤں میں دین حق کی اشاعت کرتے ہیں اور اس طرح یہاں کے آدمیوں کو بدستور رشد و ہدایت کی ضرورت باقی رہتی ہے۔ سردار "اہل حدیث" کا فرض ہے کہ وہ گاہ بگاہ اپنے مبلغ اس طرف روانہ فرمائیں۔ یہاں یہ ذکر کرنا انسب اور ضروری معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ ماہ رمضان میں اہل حدیثوں کو صرف مسجد میں آٹھ تراویح پڑھنے سے ہی نہیں روکا گیا بلکہ مکان پر پڑھنے سے بھی منع کیا گیا ہے اور طرح طرح کی دھمکیاں دی گئی ہیں۔ مگر شیدایان رسول نے بالکل ہمت نہیں ہاری اور ثابت قدم رہ کر مخالفین کی مدافعت کی ہے۔

اس مقام پر ماسٹر محمد شفیع صاحب مدرس کھیوہ کا میں نام لئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ ماسٹر صاحب پہلے شخص ہیں جنہوں نے گاؤں میں آٹھ تراویح علی الاعلان پڑھنے کی ابتدا کی۔ اور امامت کا سہرا میاں صاحب عبد الکریم کے سر ہے جنہوں نے مخالفین کی دھمکیوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ان کی ملازمت و امامت کو ترک کر دیا۔ میاں صاحب قابل ہونہار نوجوان ہیں۔ اور جماعت کے لئے بہت کچھ مفید ثابت ہوں گے۔

اب اس جماعت کے سرپرست اعلیٰ، فلک توحید کے روشن ستارے میاں روشن الدین صاحب ڈرائیور کی تحریک سے منشی فضل الدین احمد چھبر آمادہ ہو گئے ہیں کہ آیندہ رمضان المبارک سے پہلے پہلے جماعت اہل حدیث کے لئے ایک مسجد اور درسگاہ کی بنیاد رکھیں اور توحید کی نشر و اشاعت کے بہترین ذریعے فوراً عمل میں لائیں۔ منشی صاحب کا مدت سے خیال تھا لیکن جماعت کی اقلیت و انتشار ہمیشہ مانع تکمیل رہی۔ خداوند کریم ان کو اپنے ارادوں میں کامیاب کرے۔ جماعت کی بہت سی امیدیں ان سے وابستہ ہیں۔ اور جماعت کی زندگی کا انحصار ان ہی دو مکرم ہستیوں پر ہے۔

آخر میں "سردار اہل حدیث" اور برادران اہل حدیث کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اس وقت اپنی اس نادار او بیکس جماعت کی ہر طرح امداد فرما کر حوصلہ افزائی فرمائیں۔ اور تعمیر مسجد اور درس گاہ کے لئے حسب توفیق زر اعانت سے مدد کریں اور پنجاب کے ایک چوتھائی مسلمانوں کو اس ذریعہ سے قعر مذلت و ضلالت سے بچا لیں۔ یہ بہت سا علاقہ علماء اور مخیر اصحاب کی توجہ و اعانت کا مستحق ہے۔

سیکرٹری انجمن اہل حدیث محبت پور کھیوہ
ضلع گجرات (پنجاب)

حاجی عبد الرحمن صاحب کا انتقال

افسوس صد افسوس کہ بنارس مدن پورہ کے مشہور تاجر پارچہ جات زری بنارسی فرم حاجی تاج محمد حاجی عبد الرحمن کے مالک اور جماعت اہل حدیث کے سردار جناب حاجی حافظ عبد الرحمن صاحب کا طویل علالت کے بعد بتاریخ ۶ جمادی الاول ۵۴ھ بروز سہ شنبہ ۹ بجے صبح انتقال ہو گیا انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت پکے دیندار صوم و صلوٰۃ کے پابند، تہجد گذار، نہائت خوش اخلاق، کریم النفس، بڑے مہمان نواز، سراپا انکسار تھے۔ مرحوم مہمانان بے نوا کی خدمتگزاری خود اپنے ہاتھوں سے انجام دیتے۔ مرحوم مذہب اور قوم کے سچے خادم اور غمگسار تھے۔ آپ کے انتقال سے نہ صرف جماعت اہلحدیث بلکہ عام مسلمانان بنارس کا ناقابل تلافی نقصان ہوا۔ مرحوم مذہبی اور قومی معاملہ میں نہایت دلچسپی سے حصہ لیتے تھے۔ چنانچہ بنارس کے ہندو مسلم فساد کے موقع پر آپ ہی کی ذات سے مدنپورہ میں امن قائم رہا اور جب ہندو دکانداروں نے کھانے کی رسد بند کر دی تو آپ ہی نے غلہ وغیرہ کا انتظام اپنے کو خطروں میں ڈال کر نہائت حسن خوبی سے کر دیا۔ زلزلہ بہار کے موقع پر ایک معقول رقم فراہم کر کے متزلزلہ مقاموں پر ایک امدادی وفد بھیجا۔ آپ علم دوست اور علماء کے بڑے قدردان تھے۔ آپ نے زر کثیر صرف کر کے مدرسہ کی ایک نہایت شاندار عمارت تیار کرائی۔ ابھی ایام علالت میں مدرسین و طلبا کی اقامت کے لئے ایک وسیع عمارت قریباً ۱۵ ہزار روپیہ خرچ کر کے خرید کی۔ آپ ہی کی وجہ سے بنارس کے اہل حدیثوں کے لئے عیدگاہ کی ایک نہایت وسیع زمین خریدی جا چکی نیز آپکا ارادہ تھا کہ اپنی مسجد کی توسیع اور مدرسہ کو چندہ سے ہمیشہ کے لئے مستغنی کر دیں افسوس کہ عمر نے وفا نہ کی ورنہ اس کی تکمیل بھی آپ ضرور فرماتے۔ کچھ جائداد مدرسہ کے متعلق کر دی ہے۔ دینی علوم کے ساتھ آپ مروجہ تعلیم کے بھی حامی تھے۔ چنانچہ مسلم ہائی اسکول کو جو نزع کی حالت میں تھا۔ انتقال سے چند روز پہلے ایک کافی رقم دے کر اسکے استحکام کی صورت قائم کر دی۔

ahmadimuslim.de

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۱۹)

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

اور خود امام سید سمہودی مدنی رحمہ اللہ وفاء الوفا تاریخ مدینہ طیبہ میں فرماتے ہیں:۔

ومنها اجتناب الانحناء للقبر عند التسليم قال ابن جماعة قال بعض العلماء انه من البدع ويظن من لا علم له انه شعائر التعظيم واقبح منه تقبيل الارض للقبر اذ لم يفعله السلف الصالح والخير كله فی اتباعهم ومن خطر بباله ان تقبيل ابلغ فی البركة فهو من جهالة وغفلة لان البركة انما هی فيما وافق الشرع واقوال السلف وعملهم قال وليس عجبی ممن جهل ذلك فارتكبه بل عجبی ممن افتی بتحسينه مع علمه بقبحه ومخالفته لعمل السلف۔ استشهد لذلك بالشعر انتهی قلت وقد شاهدت بعض جهال القضاة فعل ذلك بحضرة الملاء وزاد عليه وضع الجبهة كهيئة الساجد فتبعه العوام ولا حول ولا قوة الا بالله انتهی صواعق ص۱۲۳

یعنی اور منجملہ ممنوعات کے قبر کے واسطے سلام کے وقت جھکنا ہے فرمایا ابن جماع نے کہ بعض علماء نے اس کو بدعت کہا ہے۔ اور جو شخص بے علم ہے وہ اس کو تعظیم کے طریقوں میں سے خیال کرتا ہے اور اس سے زیادہ برا قبر کے پاس کی زمین کو چومنا ہے۔ کیونکہ اس کو سلف صالحین نے نہیں کیا ہے اور تمام بھلائیاں سلف صالحین کے اتباع میں ہیں اور جس کے دل میں یہ وسوسہ گذرا کہ زمین کو بوسہ دینا زیادہ برکت کا سبب ہے تو یہ اس کی جہالت اور غفلت کی وجہ سے ہے کیونکہ برکت انہیں چیزوں میں ہے جو شرع اور سلف کے اقوال اور ان کے اعمال کے مطابق ہوں فرمایا کہ مجھے تعجب اس سے نہیں ہے جو بوجہ اپنی جہالت کے اس نے کیا بلکہ تعجب اس سے ہے جو باوجود اس عمل کے قبیح ہونے اور سلف کی مخالفت کے اس کی تحسین پر فتویٰ دیتا ہے انتہی۔ میں کہتا ہوں کہ میں نے بعض جاہل قاضیوں کو حضرت ملا صاحب کے سامنے اس فعل کو کرتے ہوئے دیکھا ہے اور پیشانی رکھنے کو مثل سجدہ کرنے والے کے اس نے زیادہ کیا پھر دیکھا دیکھی عوام نے اس کا اتباع کیا ولاحول ولاقوۃ الا باللہ انتہی!

نیز علامہ سید سمہودی مدنی رحمہ اللہ وفاء الوفا جلد اول ص۳۹۹ میں فرماتے ہیں:۔

"بنی عمر بن عبد العزيز علی ذلك البيت هذا البناء الظاهر وعمر بن عبد العزيز زاده لان يتخذه الناس قبلة تخص فيه الصلاة من بين مسجد رسول الله صلی الله عليه وسلم قال قاتل الله اليهود اتخذوا قبور انبيائهم مساجد وقال اللهم لا تجعل قبری وثنا يعبد الحديث وقال العلامة زعفرانی رحمه الله وضع اليد علی القبور ومسه وتقبيله من البدع التی تنكر شرعاً وروی عن انس بن مالك رای رجلاً وضع يده علی قبر النبی صلی الله عليه وسلم فنهاه وقال ما كنا نعرف هذا علی عهد رسول الله صلی الله عليه وسلم وقد انكره مالك والشافعی واحمد اشد الانكار (صواعق ص۱۲۳)

یعنی ہاتھ رکھنا قبر پر اور بوسہ دینا بدعت ہے جس پر شرع میں انکار کیا گیا ہے اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے ایک شخص کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر ہاتھ رکھے ہوئے دیکھا تو اس کو منع کیا اور فرمایا کہ ہم اس فعل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں جانتے بھی نہ تھے۔ اور تحقیق اس فعل کا امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ نے بڑی سختی کے ساتھ انکار کیا ہے۔ انتہی۔

پس الحمد للہ کلام اکابر ائمہ امت خصوصاً امام سید سمہودی مسلمہ مولوی نعیم الدین سے حسب تصریح احادیث وائمہ دین کے سخت انکار ثابت ہوا کہ پیشانی رکھنا اور چومنا قبر کو مانند ہیئت سجدہ کے ہے اور بمشابہت خصوصیات خانہ کعبہ بیت اللہ الحرام وحجر اسود کے تقرباً وتعظیماً قبروں پر غلاف پردے ڈالنا بوسہ دینا ہاتھ سے چھونا منجملہ عادات یہود ونصاریٰ کے جن پر قبور انبیاء علیہم السلام کو سجدہ گاہ بنا لینے پر لعنت فرمائی گئی۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ڈرا کر دعا فرمائی کہ یا اللہ میری قبر کو بت نہ بنا دینا کہ پوجی جاوے ورنہ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ تنبیہہ کسی غیر مسلم کے لئے تھی نہیں بلکہ متبدعین گور پرستوں مدعیان توحید ومحب نبوی کے لئے یہ تنبیہات ارشاد ہوئیں۔ ومن كان فی هذه اعمی فهو فی الاخرة اعمی واضل سبيلا۔ یعنی اور جو اس میں اندھا رہا وہ آخرت میں اندھا اور راستہ سے بھٹکا رہا:

پس یہ سب امور باعث گمراہی اور مآل شرک کے ہیں کسی اثر صحابی اور معتمد امام سے ثابت نہیں لہٰذا کماحقہ تقویۃ الایمان کی تائید وتصدیق واضح ہو گئی اور مولوی نعیم الدین کے انکار وبہتانات کی قلعی کھل گئی۔ اور مزید تفصیل اس کی مولوی نعیم الدین کے جواب میں گذر چکی جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا۔

قول ص۱۹۰ وص۱۹۱۔ تقویۃ الایمان میں انہیں شرکیات کے سلسلہ میں یہ بھی لکھا ہے:۔ اس کے کنوئیں (کے پانی) کو تبرک سمجھ کر پینا بدن پر ڈالنا آپس میں بانٹنا غائبوں کے واسطے لے جانا (یعنی یہ سب باتیں شرک ہیں: تقویۃ الایمان ص۔۔) ظالم نے کنوئیں کے پانی کو تبرک سمجھ کر استعمال کرنا کہاں سے شرک بنا دیا جو بات ہے بے دلیل من گھڑت ہے اور چھانٹ چھانٹ کر ان چیزوں کو شرک بتایا ہے جن کا ثبوت شریعت میں موجود ہے اور جن کی تعلیم دی گئی ہے ان کنوؤں کی زیارت کے لئے جانا اور ان کے پانی کو تبرک بنانا مستحب ہے جن سے حضور نے پانی پیا، طہارت فرمائی، مدینہ طیبہ کے خدام اپنے برتن لاتے جن میں

حیات طیبہ ـ سوانح عمری مولانا اسماعیل شہید (۸۱۹) [illegible]

پانی ہوتا تو آپ ہر برتن میں اپنا دست مبارک ڈال دیتے۔ اب تقویۃ الایمان والا کس کو شرک کہیگا۔

حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا جبہ جسکو حضور پہنتے تھے اس کو بیماروں کے لئے دھویا کرتے تھے اس سے مقصد یہ ہوتا تھا کہ اس جبہ شریف کے دھوون سے بیماروں کو شفا حاصل ہو۔ تقویۃ الایمان والا تو بزرگوں کے کنوئیں کے پانی کا بطور تبرک استعمال کرنا بھی شرک کہتا تھا یہاں ملبوس شریف کا غسالہ تبرک ہے۔ خلاصۃ الوفا ۹۳ مشکوٰۃ شریف ۱۹۵ وصفحہ ۳۷۴۔ ملخصاً بلفظ:

اقول - وباللہ التوفیق بصدق الیقین یہ محض مولوی نعیم الدین کا کذب وافتراء عامیانہ جہل وعناد ہے جس میں ہرگز سچائی کا شمہ تک نہیں کہ تقویۃ الایمان میں اس کے کنوئیں کے پانی کو تبرک جان کر پینا وغیرہم شرک ہے معاذ اللہ منہ۔ جھوٹے مفتری پر حق تعالیٰ کی ہزاروں بلکہ لاکھوں لعنت۔ جس پر کھلی دلیل یہ ہے کہ خودہی اس کو بریکٹ میں لکھا (یعنی یہ سب باتیں شرک ہیں) اور نسبت مولانا شہید مرحوم کی طرف کیا گیا اگر یہ فی الواقع تقویۃ الایمان میں ہوتا تو بریکٹ میں لکھنے کی کیا ضرورت تھی یہ محض مغالطہ وفریب دہی عوام کے لئے کیا گیا۔ اس پر مولانا شہید مرحوم کو ظالم بتا کر ان کا کیا بگاڑا خود اپنا ہی ٹھکانا جہنم میں بنایا۔

اب ناظرین با انصاف چشم حق بین سے ملاحظ فرمادیں کہ تقویۃ الایمان صفحہ ۹ میں تو خصوصیات کعبہ معظمہ کے متعلق یہ فرمایا ہے کہ بعضے کام تعظیم کے اللہ نے اپنے لئے خاص کئے ہیں کہ ان کو عبادت کہتے ہیں جیسے اس کے کنوئیں (زمزم) کے پانی کو تبرک سمجھ کر پینا، بدن پر ڈالنا، آپس میں بانٹنا غائبوں کے لئے لے جانا وغیرہم۔ چنانچہ احادیث میں زمزم شریف کی خصوصیت کے بہت فضائل وارد ہیں۔ صحیح بخاری پارہ ۱۳ صفحہ ۲۴۴ میں روایت ہے:

"فقال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم برکتہ (زمزم) بدعوۃ ابراھیم صلی اللہ علیہ وسلم۔ یعنی آب زمزم برکت دعا ابراہیم علیہ السلام ہے۔

فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۶ صفحہ ۱۲۳ میں مرقوم ہے۔ قال ابن بطال وغیرہ اراد البخاری ان الشرب من ماء زمزم من سنن الحج وفی مصنف عن طاؤس قال شرب نبیذ السقایہ من تمام الحج۔ یعنی فرمایا ابن بطال وغیرہ نے ارادہ کیا امام بخاری نے کہ پینا آب زمزم کا منجملہ سنن حج کے ہے۔ اور مصنف میں حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا پینا شربت سقایہ زمزم کا منجملہ پورا ہونے حج کے ہے۔

نیز فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۶ صفحہ ۱۲۳ میں مرقوم ہے۔ وفی المستدرک حدیث ابن عباس مرفوعاً ماء زمزم لما شرب لہ رجالہ موثوقون۔

اور سنن ابن ماجہ شریف صفحہ ۵۶۶ میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول زمزم لما شرب لہ۔ یعنی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی زمزم کا ہر اس کام ومقصد کے لئے ہے جس کے لئے پیا جاوے۔ یعنی جس مطلب کے لئے پیا جاوے وہی مدعا حاصل ہو۔ شفا کے لئے پیو تو شفا ہو پناہ کیلئے پیو تو پناہ ملے۔ پیاس کے لئے پیو تو پیاس بجھے۔ حاشیہ ابن ماجہ میں امام سراج الملت بلقینی رحمۃ اللہ سے منقول ہے زمزم شریف حوض کوثر سے بھی افضل ہے۔ چنانچہ فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۱۵ صفحہ ۲۵۵ میں مرقوم ہے۔

فغسل قلبی فی روایۃ مسلم فاستخرج قلبی فغسل بماء زمزم وفیہ فضیلۃ ماء زمزم علی جمیع المیاہ قال ابن ابی جمرۃ وانما لم یغسل بماء الجنۃ لما اجتمع فی ماء زمزم من کون اصل مائھا من الجنۃ ثم استقر فی الارض فارید بذلک بقاء برکۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الارض۔ یعنی (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شب معراج واقعہ شق صدر میں فرمانا) پس غسل دیا گیا میرے قلب کو روایت صحیح مسلم میں ہے پس نکالا گیا میرا قلب پھر دھویا گیا آب زمزم سے۔ اور اس میں فضیلت ہے آب زمزم کی تمام پانیوں پر کہا ابن ابی جمرہ نے اور سوائے اس کے جو نہیں غسل دیا گیا جنت کے پانی سے اس لئے کہ اجتماع آب زمزم کی اصل جنت کے پانی سے ہے پھر ٹھہرایا گیا زمین میں پس مادہ کیا گیا اس کے ساتھ باقی رہنے برکت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زمین میں۔

سنن ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۲۳ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انھا کانت تحمل من ماء زمزم وتخبر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یحملہ۔ یعنی حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا زمزم کو غائبین کے لئے مدینہ طیبہ لے جایا کرتیں اور فرماتیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی لے جایا کرتے تھے۔

علی ہذا حدیث میں وارد ہے کہ تپ جہنم کی بھاپ ہے تم اس کو آب زمزم سے بجھاؤ رواہ احمد وابن ابی شیبۃ وابن حبان فی صحیحہ۔ روئے زمین پر کوئی کنواں زمزم سے بہتر نہیں ہے۔ رواہ الطبرانی وابن حبان بسند حسن عن ابن عباس رضی اللہ عنہ۔ فرمایا مومن اور منافق میں یہ فرق ہے کہ مومن خوب تن کر کھینچکر پیتے ہیں جس سے کوکیں بھر جاتی ہیں اور منافق تن کر نہیں پیتے۔ حدیث مرفوع ابن عباس رضی اللہ عنہ میں ہے بہتر پانی روئے زمین پر زمزم کا پانی ہے اس میں طعام طعم شفاء سقم ہے۔ یعنی کھانے کا کام دیتا ہے بیماری کو دفع کرتا ہے رواہ الطبرانی فی الکبیر ورواتہ ثقات وابن حبان فی صحیحہ۔ اطباء کا مقولہ ہے کہ کوئی پانی قائم مقام غذا نہیں ہوتا۔ مگر یہ حدیث شریف مولوی نعیم الدین جیسے طبیب یونانی احتقانی کے مقولہ کو رد کرتی ہے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ جب ابتدا اسلام میں مکہ مکرمہ آئے ان کے پاس کچھ کھانا نہ تھا ایک مہینہ تک زمزم شریف پیتے رہے ایسے توانا فربہ ہوگئے کہ پیٹ میں شکنیں پڑگئیں رواہ مسلم وغیرہ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جب زمزم پیتے تو یہ دعا کرتے اے اللہ میں تجھ سے علم نفع

کوئٹہ میں زلزلہ کیوں آیا

(فتاوٰی کے ناکافی ہونے سے اس مضمون کو جگہ دی گئی (مدیر)

کون نہیں جانتا کہ کوئٹہ میں جو قیامت خیز زلزلہ آیا ہے اس نے اس علاقے کو تہ و بالا کر دیا ہے۔ تمام اخبارات میں اس کے متعلق مضامین لکھے جا چکے ہیں مگر کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ کسی اخبار میں اس زلزلہ کو آسمانی بلا خدائی قہر اور گناہوں کی سزا سے تعبیر نہیں کیا ہے۔ کیوں نہ ہو موجودہ تعلیم، سائنس اور الحاد نے موجودہ تعلیم یافتہ طبقہ کے خیالات پر اس قدر گہرا اثر کیا ہے کہ وہ اصل حقیقت سے بالکل ناآشنا ہو چکے ہیں۔ دیندار طبقے اور علماء کرام سے اگر کوئی درست کلمہ اس کے متعلق نکل جاتا ہے تو عوام ان پر آوازے کستے ہیں۔ میں اپنے تمام دیندار اہل حدیث بھائیوں کی خدمت میں پرزور الفاظ میں ملتجی ہوں کہ وہ ان الفاظ پر غور کریں اور اپنے دیگر اہل حدیث بھائیوں تک یہ آواز پہنچا دیں کہ کوئٹہ کے زلزلہ کے اسباب مندرجہ ذیل ہیں

ہر برے کام میں اہل کوئٹہ تمام حدود سے تجاوز کر گئے تھے۔ شرم و حیا، عفت و عصمت، امانت و دیانت، رحم و شفقت، عدل و انصاف سے ان لوگوں کے ذہن خالی ہو چکے تھے۔ مگر ان کی بجائے سینما اور ناٹک کی ہوس آباد ہو رہے تھے، مسجدیں ویران اور بت آباد ہو رہی تھیں۔ اور ان سب سے بڑھ کر زنا، لواطت، شراب نوشی، قمار بازی، دھوکہ، مکر، فریب، جور و ظلم، شرک و الحاد ان لوگوں کی زندگیوں کے پروگرام میں جزو لاینفک کا درجہ حاصل کر چکے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا کے عذاب نے اس سرزمین کو عبرت کے لئے منتخب کیا۔ اور اس کو تباہ کر کے دکھا دیا۔ تاکہ اسکے دیکھنے اور سننے والے خدا کی نافرمانیوں سے باز رہ کر مطیعانہ زندگیاں بسر کریں۔

اب کئی الحاد پرست یہ اعتراض کرینگے کہ یورپ کے بعض شہروں میں کوئٹہ سے زیادہ عیاش اور بدکار لوگ آباد ہیں اور خاصکر لندن میں جملہ عیوب کوئٹہ سے کئی گنا زیادہ ہیں تو پیرس یا لندن سے زیادہ اس کا مستوجب کوئی اور علاقہ نہ تھا، تو اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب دنیا میں نافرمانوں کو سزا دینی چاہتا ہے تو ان بستیوں میں سے جس کو چاہتا ہے ہلاک کر دیتا ہے تاکہ دوسروں کو وہاں سے عبرت حاصل ہو۔

دوسرا اعتراض یہ ہو سکتا ہے کہ کوئٹہ میں کئی ایک نیک انسان بھی تھے، سینکڑوں کی تعداد میں نمازی بھی تھے۔ کئی ایک حامل قرآن بھی ہونگے۔ بہت سے پیر اور صوفی منش بھی تھے تو کیا وجہ ہے کہ کوئٹہ پر عذاب نازل ہوا اور لندن یا پیرس جو منبع ام الخبائث ہے اب تک ویسے کا ویسا ہی ہے؛ تو اس کا جواب صرف اس قدر ہے کہ کوئٹہ کے جملہ عیوب کو اہل کوئٹہ دیکھ کر دل میں برا نہیں مانتے تھے۔ ان سب نیک لوگوں کی نیکیاں اپنی ذات کے لئے تھیں اپنی نیکیوں کا اثر ان لوگوں نے دوسروں تک نہیں پہنچایا نہ ہی بدوں کو ان کی بدی سے منع کیا اور نہ ہی ان کے بد افعال کو دل میں برا جانا۔ اس لئے ان کا نیک ہونا ادنے درجہ کے مومن سے بھی کم تھا۔ وہ اپنے خیال میں سب کچھ تھے مگر خدا کی نظر میں کچھ بھی نہ تھے۔

کہا جاتا ہے کہ کوئٹہ میں رات کے تین بجے زلزلہ آیا تھا اور جو لوگ صبح اٹھنے اور عیش و عشرت میں مشغول ہو جانے کی خوشی میں نیند کے مزے لے رہے تھے ہمیشہ کے لئے تہ خاک سلائے گئے۔ یہ منظر بے حد ہولناک اور بھیانک معلوم ہوتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کی سنت ایسے ہولناک عذابوں کے لئے شروع سے ایسی ہی ہے جیسا کہ قرآن پاک کی آیت سے معلوم ہوتا ہے:

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَاۗىِٕلُوْنَ

ترجمہ:۔ لوگو! تمہارے رب کی طرف سے جو احکام نازل ہوئے ہیں ان پر چلو اور اسے چھوڑ کر اور کارسازوں کے پیچھے نہ دوڑتے پھرو۔ افسوس تو یہ ہے کہ تم بہت ہی کم نصیحت حاصل کرتے ہو اور کتنی ہی بستیاں ہیں جن کو ہم نے ہلاک کیا تو ان پر ہمارا عذاب رات کے وقت آیا یا جب وہ دوپہر کو سوئے پڑے تھے۔

بہرحال کوئٹہ کا زلزلہ ایک عذاب آسمانی تھا جو دنیا والوں کو خدائے قدوس کی نافرمانی سے ڈرانے آیا تھا۔ اگر ہمارے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا کچھ بھی خوف و ہراس ہے تو ہمارا فرض ہے کہ سب سے پہلے ہم ذاتی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں اور اس کے بعد اپنے اپنے متعلقین کی امداد کریں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچ رہیں۔

صوفی محمد عالم خادم مسجد جامع اہل حدیث
میانہ پورہ سیالکوٹ

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱)

فجزاہ اللہ خیرا الجزاء۔

خدا کے فضل سے آپ کے ورثا سے خلف الصدق اولاد ذکور مولوی عبدالاحد و مولوی عبدالمتین و عبدالحق ہیں۔ یہ تینوں صاحبان فی الحقیقت سر لابیھم کے صحیح مصداق ہیں۔ ان لوگوں سے پوری امید ہے کہ اپنے والد مرحوم کی روش کو اختیار کر کے انکی روح پرفتوح کو شاد کام فرماوینگے۔ خداوند عالم مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا سچا جانشین بنائے آمین۔

دعا ہے کہ رب العزت مرحوم کے خاندان کو دین و دنیا میں ہمیشہ بامراد و باعزت رکھے ؎

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

قاری احمد سعید مدرس مدرسہ اسلامیہ عربیہ
مدن پورہ بنارس۔ ۱۳ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ

الحدیث اہل حدیث کانفرنس کا سالانہ جلسہ جس کی دعوت م...

ص بنارس میں دی گئی تھی مرحوم کی علالت کی وجہ سے نہ ہوسکا۔ مرحوم کی تعریف میں ہم اتنا ہی کہتے ہیں کہ اہل حدیثان بنارس حافظ عبدالرحیم مرحوم کے انتقال سے یتیم ہوکر حاجی عبدالرحمن کی حیات میں گویا چچا کے زیر سایہ تھے۔ اب وہ سایہ بھی نہ رہا انا للہ! استدعا ہے کہ ناظرین اہلحدیث مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں اور خلوص دل سے دعاء مغفرت کریں اللھم اغفر لہ وارحمہ

متفرقات

ہمدرد توجہ فرمائیں اخبار اہلحدیث اپنی خدمت میں بتائیدہ تعالیٰ برابر قدم زن ہے۔ تیس سال کے عرصہ میں کوئی قدم اس کا توحید و سنت کی ترویج میں پیچھے نہیں رہا۔ مگر اس کے ہمدردوں کی رفتار مختلف رہی ہے اگر ہمدرد بھی اس کی اشاعتی امداد میں ایسے ہی چست رہیں تو مقصد پورا ہو جائے۔ امید ہے ہمدردان "اہلحدیث" جدید خریدار بنانے پر توجہ قلبی فرمائیں گے۔

العدل حنفی اخبار "العدل" گوجرانوالہ ماہ جولائی کے شروع سے نہیں آیا۔ عرصہ سے مزمن مرض میں مبتلا تھا خدا جانے ختم ہو گیا یا عارضی التوا ہے۔ منیجر العدل اگر بغرض اشاعت اطلاع بھیجیں تو درج کی جاوے گی۔ بلحاظ اسلامی شرکت کے ہماری دعا ہے خدا اسے زندہ رکھے۔

اچھی تجویز ہے ہمارے مکرم مولانا حاجی یونس خان صاحب رئیس دتا ڈلی پنجاب میں مسجد شہید گنج کے متعلق مسلمانوں کی تکلیف محسوس کر کے تحریر فرماتے ہیں کہ پنجاب کے کل مسلمان مجتمع ہو کر حفاظت حقوق کی انجمن قائم کر کے سب اہل اسلام سے چندہ لیں۔

تجویز معقول ہے مگر اس ہفتہ کے لاہوری روزانہ اخبار دیکھ کر ممدوح کی نظر بھی اس آیت کی طرف منعطف ہو گئی ہو گی۔ تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتّٰى (ھداھم اللہ)

خریداران کوئٹہ زلزلہ کوئٹہ میں ہر آدمی اپنے تعلق داروں کے فکر میں مغموم تھا۔ دفتر اہلحدیث کے تعلق دار اس کے خریدار تھے۔ جن کی بابت بذریعہ اخبار بار بار دریافت کیا گیا۔ الحمد للہ سب خیریت سے ہیں صرف منشی محمد شفیع صاحب تحصیلدار قلات کی اطلاع نہیں آئی۔ گو اہلحدیث برابر جاتا ہے اور واپس نہیں آتا۔ امید ہے موصوف اپنی خیریت سے سرفراز فرمائینگے۔

نوٹ مرزائی جماعت کے کئی آدمی مر گئے اور اہلحدیث کے خریدار سارے سلامت رہے۔ فاعتبروا یا

اولی الالباب۔

شہادۃ القرآن والخبر علیٰ بشریۃ خیر البشر قرآن مجید میں توحید کے بعد حضرات انبیاء کرام خصوصاً سرور انبیاء علیہم السلام کی بشریت جیسی صاف اور صریح الفاظ میں منصوص اور مصرح ہے اس سے زیادہ کوئی مسئلہ مصرح نہیں مگر مسلمانوں کی بدقسمتی کہیں یا جہلاء ذہنی نام رکھیں بشریت رسول سے انکار کرنے لگے ہیں۔ یہ رسالہ ایسے منکروں کے جواب میں ہے خدا مصنف کو جزائے خیر دے۔ قیمت ۳ر۔ ملنے کا پتہ مولوی محمد اکبر۔ جام پور ضلع ڈیرہ غازی خان (پنجاب)

حیات مسنونہ

مسلمان کا اعلیٰ معراج کمال یہ ہے کہ اس کی زندگی مطابق سنت نبویہ ہو۔ اس مقصد کو ملحوظ رکھ کر مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالی نے "حیات مسنونہ" تصنیف فرمائی ہے جو اس لائق ہے کہ مخیر اصحاب اور انجمن ہائے اہل حدیث اس کتاب کو عام لوگوں میں تقسیم کرائیں۔ قیمت فی نسخہ ۲ر۔ فی صدی بغرض تقسیم دس روپیہ عہ

(منیجر اہلحدیث امرت سر)

نوبت مرزا مرزا صاحب قادیانی کے متعلق مضامین متفرقہ از قسم پیشگوئیاں وکذبات وغیرہ پر بحث کی گئی ہے قیمت قسم اول ۸ر قسم دوم ۱۲ر۔ پتہ یہ ہے۔ ایس۔ ایم۔ خالد۔ وزیر آباد (پنجاب)

مسلم گزٹ کلکتہ کلکتہ کے اہل توحید مسلمانوں نے ملی ضروریات کے ماتحت روزانہ اخبار جاری کیا ہے جو بڑی آب و تاب سے چلتا ہے۔ قیمت سالانہ للعہ۔ پتہ۔ منیجر مسلم گزٹ کلکتہ

حضرت محمد رسول اللہ گذشتہ ربیع الاول میں شہر قصور میں سیرت النبی کے جلسہ کے موقعہ پر مولوی محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے (امرتسری) سب جج قصور نے سرور کائنات کی سیرت پر ایک پر اثر اور مفید لیکچر دیا تھا جسے ٹریکٹ کی صورت میں شائع کرایا گیا ہے۔ ار محصول ڈاک بھیجنے پر پتہ ذیل سے مفت حاصل ہو سکتا ہے۔ ملک خدا بخش ایڈووکیٹ قصور

مجسمہ رحمت اجس میں آیہ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین کی تفسیر مختلف پہلوؤں سے نظم میں بطور مسدس کے لکھی گئی ہے۔ ۸ × ۲۲/۱۸ کے ۱۵۲ صفحات کتابت طباعت معمولی۔ قیمت ۸ر پتہ حافظ شیر محمد محوی مصنف مجسمہ رحمت متصل پولیس اسٹیشن انبالہ شہر

المرقات فی احکام الصلوٰۃ مؤلفہ مولوی ابو عبد الجبار محمد جمال صاحب امرتسری۔ سائز ۸ × ۲۲/۱۸۔ ضخامت ۸۸ صفحات۔ کتابت طباعت درجہ اوسط قیمت ۶ر محصول ڈاک ۱ر پتہ۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

اس کتاب میں نماز کے متعلق ہر قسم کے مسائل عام فہم پیرایہ میں درج ہیں۔ تمام دعاؤں کا اردو ترجمہ بھی ساتھ ساتھ ہے۔

ضرورت دعا خاکسار کا خالہ زاد بھائی عبد الرشید ہائیڈرو الیکٹرک ڈیپارٹمنٹ میں عرصہ تین سال سے ملازم ہے بفضلہ کنفرم ہو چکا ہے اب مستقلی کے لئے اس کے کاغذات وغیرہ افسران بالا کے پاس گئے ہوئے ہیں تمام ناظرین سے خصوصاً ملتمس ہوں کہ اسکے حق میں مستقل ہو جانے کی دعا فرمائیں۔ (قاضی منظور حسین محرر دفتر اہلحدیث امرتسر)

دعائے صحت مولوی نور محمد صاحب ساکن امرتسر عرصہ سے مختلف امراض میں مبتلا رہے ہیں آج کل انکے گھٹنوں میں درد ہے۔ چلنے پھرنے کی بجائے صاحب فراش رہتے ہیں۔ ان کی جانب سے تمام ناظرین کی خدمت میں عموماً اور مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی، مولانا ابو القاسم صاحب بنارسی، مولانا محمد منیر خان بنارسی و مولانا عبد النور صاحب مظفر پوری کی خدمتمیں خصوصاً التماس ہے کہ انکے لئے دعائے صحت کریں۔ اللھم اشفاہ بشفائک ودواہ بدوائک۔

ایضاً خاکسار کچھ عرصہ سے بمرض جریان سخت تکلیف میں ہے۔ ناظرین میرے لئے دعائے صحت فرمائیں۔ (خریدار اہلحدیث نمبر ۲۸۸۷)

ایضاً راقم بھی عرصہ سے مختلف امراض کا شکار ہو رہا ہے

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

لاہوری مطلع پہلے سے مکدر تر

ایک مثال کسی بادشاہ نے اپنے دشمن کے مقابلے میں ایک جرار فوج بھیجی کہ قلعہ فتح کرکے آئے گی۔ سوء اتفاق سے اسے کامیابی نہ ہوئی بادشاہ اور ارکان دولت اس فکر میں تھے کہ رپورٹ سن کر اس شکست کی تلافی کرینگے۔ وہ فوج ایسی ناشائستہ تھی کہ واپسی کے وقت راستے ہی میں آپس میں لڑکر کٹ مری۔ ناظرین غور کریں کہ وہ بادشاہ اور اس کا ملک کیسا بدنصیب ہوگا۔

اس سے زیادہ بدنصیب پنجاب کے مسلمان ہیں (خدا ان کے حال پر رحم کرے) عرصہ تین سو سال سے ایک مسجد المعروف مسجد شہید گنج لاہور میں سکھوں کے قبضے میں تھی جو اپنی شکل و صورت میں ہو بہو کھڑی تھی۔ سکھوں نے اسے گرا کر اپنے عقیدہ مطلب مکان بنانا چاہا۔ مسلمانوں کو جوش آیا۔ حکومت نے سکھوں کا قبضہ صحیح تسلیم کرکے ان کی حمایت کے لئے مسجد کے ارد گرد فوجی پہرا لگا دیا۔ ادھر مسلمان ہزاروں کی تعداد میں جمع ہوکر شاہی جامع مسجد سے غول کے غول نعرہائے تکبیر لگاتے ہوئے مسجد مذکور کی طرف چلے۔ راستے میں روکے گئے، فوج نے گولی چلائی۔ مسلمان بے کسی کی حالت میں گولیوں سے شہید ہوئے کئی زخمی ہوئے (غفر اللہ لہم) پھر عوام کیا کرتے کچھ لیڈروں کو حکومت نے جلاوطن کردیا۔ باقی رہنماؤں میں اختلاف اغراض کے ساتھ اختلاف رائے ہوا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مسلم پبلک کا غول واپس آگیا اور جوش ٹھنڈا پڑ گیا۔ جس کو اخباری اصطلاح میں کہا جاتا ہے کہ امن امان ہوگیا۔ سکھوں نے مسجد گرادی اور مکان بنانا شروع کردیا۔ اناللہ!

تعصب کا برا ہو لاہور کے آریہ اخبار ہاں وہ آریہ جن کا اصول ہے کہ ہمیشہ سچ بولو اور سچ ماننے کو تیار رہو۔ انہوں نے آج تک جتنے مضامین لکھے ان میں جو کچھ حق گوئی کی اور حق پسندی کا نمونہ دکھایا اس کے متعلق اتنا ہی بتانا کافی ہے کہ مسجد کو مسجد لکھنا بھی انہیں گوارا نہیں ہوا کبھی "مسجد نما" کبھی "بشکل مسجد"۔ اور اگر مسجد لکھا بھی تو نشان منقولہ ڈال کر یوں لکھا "مسجد"۔ جس سے ان کے دل کا حال معلوم ہوتا تھا کہ وہ سکھوں کی حمایت میں یہاں تک تلے ہوئے ہیں کہ مسجد کے وجود سے بھی منکر ہیں۔ حالانکہ سکھ اس سے منکر نہیں تھے۔ سکھ اس لئے اس مسجد کو اپنی ملک جانتے تھے کہ قبضہ دراز کی وجہ سے عدالت مجاز نے ہم کو دی ہوئی ہے۔

خدا کی شان انہی دنوں میں ہندو قوم کو یہ بدلہ ملا کہ سکھوں نے سوپور (کشمیر) میں ایک مندر پر حملہ کردیا کہ یہ ہمارا گوردوارہ ہے۔ یہ ہے ناحق پسندی کا معاوضہ۔

خیر اس سکون کے بعد مسلمانوں میں اختلاف شدید ہوا۔ ایک پارٹی دوسرے کو ایک لیڈر دوسرے کو ملامت کرنے لگا۔ زبانی نہیں بذریعہ اخبارات اور اشتہارات یہ ہنگامہ بے تمیزی دیکھ کر مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے اخبار "زمیندار" لاہور مورخہ ۳۔ اگست میں ایک بسیط مضمون ناصحانہ صورت میں شائع کرایا۔ جسکو پڑھ کر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مولانا صاحب موصوف نے آنسوؤں کے پانی سے اس کو لکھا ہے۔ افسوس اس کا بھی اثر وہی ہوا جو بخار کی تیزی میں کونین کا ہوتا ہے۔ لاہوری اخبار تو اس قدر کھل کھیلے ایک دوسرے پر بیدھڑک کیچڑ پھینکنے لگے۔ احرار پارٹی نے بھی اپنے نقطہ نظر کے لحاظ سے ایک اخبار "مجاہد" جاری کیا جو فریق ثانی کے جوابات نظم و نثر میں دینے کو میدان صحافت میں نمودار ہوگیا۔ اب زمیندار، سیاست اور مجاہد کی مثلث متساوی الاضلاع مسلمانوں کے قلوب پر آرے چلا رہی ہے۔ ایک دوسرے کی مذمت اور رازہائے مخفیہ صادق یا کاذبہ کا اظہار کیا جارہا ہے۔ زمیندار میں ایک نظم لکھی گئی جس کی سرخی مع چند اشعار یوں ہے:-

احرار کا جنازہ مولانا حبیب الرحمن لودھانوی
اور چودھری افضل حق کی اسلام فروشی کے
کندھوں پر:

اللہ کے قانون کی پہچان سے بیزار
اسلام اور ایمان اور احسان سے بیزار
اسلامیوں کے خون سے پہلے کھیلنے ہولی
احرار کو پھر آج لکھیں نہ کیوں اشرار
پنجاب کے احرار ہیں اسلام سے بیزار
الیٰ آخرہ (زمیندار ۱۰۔ اگست ۳۵ء)

اس کے جواب میں ایک نظم "مجاہد" میں نکلی ہے جس کی سرخی مع نمونہ اشعار حسب ذیل ہے:-

قوم کا جنازہ مولانا ظفر علی خان کی اولاد پرستی
اور اختر علی خان کی عیش پرستیوں کے
کندھوں پر:

اللہ کے قانون کی پہچان سے بیزار
اسلام اور ایمان اور احسان سے بیزار
ناموس پیمبر کے نگہبان سے بیزار
مرزا سے موالات ہے احرار سے بیزار
اور اس پہ یہ دعویٰ ہے کہ اسلام کا اخبار
اخبار کہاں یہ تو ہے اسلام کا غدار
کھاتا ہے مسلمان ادھر سینے پہ گولی
موٹر میں ادھر نکلی زمیندار کی ٹولی
اسلامیوں کے خون سے چلی کھیلنے ہولی
کیوں ڈوب کے مرتا نہیں لے اختر بدکار
اخبار زمیندار ہے اسلام کا غدار
الیٰ آخرہ (مجاہد ۱۱۔ اگست ۳۵ء)

برادران! یہ ان اعیان کا نمونہ ہے جو کل ہی قادیان کے جلسے میں دوش بدوش بیٹھے تھے۔ آج یہ کیفیت ہے جس کا مظاہرہ اوپر مذکور ہوا (اناللہ!)

دوسری طرف قادیانی پارٹی جو انگریزی مثل ڈیوائڈ اینڈ رول اور فارسی مصرعہ سے

مجموعہ پانچ کتب۔ مرزائیت کی تردید میں لاجواب کتابیں تالیف مصنف۔ قیمت عمر (منیجر اہلحدیث امرتسر) (۸۲۳)

ahmadimuslim.de

دو مرغ جنگ کنند فائدہ تیر گر

کے معنی خوب جانتی ہے۔ وہ بھلا ایسے موقع پر ہاتھ پر ہاتھ دھرے کیسے خاموش بیٹھی رہتی۔ اس نے ظاہری اور باطنی طور پر وہ ہاتھ مارے کہ بلحاظ وقت شناسی کے ان کو شاباش کہنے کو جی چاہتا ہے۔

نتیجہ اس مکروہ جنگ کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ اہل اسلام مجموعی حیثیت سے ذلیل اور شرمندہ ہیں اور خود غرض اپنی اغراض پوری کرنے میں کوشاں ہیں

فلیبك على الاسلام من كان باكيا

معذرت اس مکروہ جنگ کی وجوہات ہمیں معلوم ہیں مگر ہم ان کو ظاہر نہیں کر سکتے۔ تاکہ ہم بھی کسی پارٹی میں نہ سمجھے جائیں ؎

مصلحت نیست کہ از پردہ بروں افتد راز
ورنہ در مجلسِ رندان خبرے نیست کہ نیست

اللهم الف بین قلوبنا وانصرنا علی عدوك وعدونا۔

رپورٹ ماہواری

واعظین آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس

بابت ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۵۳ھ

(۱) مولوی عبد اللہ صاحب واعظ دہلوی نے بمقام بھوانی پور، کپورتھلہ، جالندھر، ہوشیار پور۔ ڈھلوان امرتسر، پٹی، مومن آباد ضلع لاہور کا دورہ کیا۔

(۲) مولوی عبد الرزاق صاحب واعظ مظفر گڈھی نے مقام خان پور سیداں۔ چک ۱۳۵ شمالی پالیال بھینی اللہ داد۔ چاہ احمد والہ۔ ڈائرہ، چاہ ٹاٹیوالا مظفر آباد، چاہ ملانزانوالہ۔ بستی قصابان، شیر شاہ، بستی بوہر، چاہ عبد العزیز والہ شاہکوٹ، کریوالہ ضلع مظفر گڈھ و ملتان کا دورہ کیا۔

(۳) مولوی شمس الدین صاحب واعظ کشمیری نے سری نگر اور اس کے مضافات کشمیر میں دورہ کیا۔

(۴) مولوی عبد الرحمن صاحب واعظ فرخنگری نے مقام سٹھیہ، سیانہ ضلع بلند شہر، چاند پور، صدر الدین نگر، نجیب آباد ضلع بجنور، مراد آباد، بادلی ٹانڈا، لالپور رام پور اسٹیٹ، رتن پور ضلع مراد آباد گڈھ، بابو گڈھ، بکسر، دیا نگر، مظفر نگر کا دورہ کیا۔

(۵) مولوی رشید احمد صاحب واعظ نیمکاوی گورگانوی نے مقام راجولی، دیواکری ریاست الور، جہانڈا، سیکری جنجار، شکراوہ، نیمکا، لغوری، اندانہ، لیوڑا، اکانہ، راوتکا، علاقہ بھرتپور و گورگانوہ کا دورہ کیا۔

(۶) مولوی عبد المجید صاحب واعظ گورگانوی نے مقام ساکرس، رینالہ، کھینچاتاں، اونمرا، خان محمد پور، ہوکا، رنیٹھ، الال پور، دیولا، بی بی پور، کنجیر، گھڑا والی، ٹونکا، کم ریڑہ ضلع گورگانوہ کا دورہ کیا۔

(۷) مولوی نصیر الدین صاحب واعظ بھرتپوری نے مقام نگلہ کنجاں، متھرا، تراوڑہ، ڈوڈولی، نیٹھڑہ، جٹہرہ، بونواڑی، گنیگا کا، جیوت، لوہینگا، اودلکا، سمراری باس، نتہرہ، علاقہ بھرت پور و گورگانوہ کا دورہ کیا۔

(۸) مولوی عبد المجید صاحب واعظ باکر آبادی مالدہی نے مقام باڑوانگا، ونشت پور، شاہ زادپور، سعید پور، دیل پور، بھینس بلتھانی، بودمیہ، اٹل پڑا، پانڑواجار، نیما سرائے، شاہ پور، موچیہ، سری بھوجا ضلع مالدہ بنگال کا دورہ کیا۔

(۹) مولوی بہرام صاحب آنریری واعظ پشاوری نے پشاور اور اس کے مضافات میں دورہ کیا۔

(محمد امین نائب ناظم (سکرٹری) اہل حدیث کانفرنس۔ دہلی)

سمال ٹاؤن کمیٹیوں کا نظم و نسق

سنہ ۱۹۳۳ء کے آغاز میں صوبہ پنجاب کے اندر ۱۱۴ سمال ٹاؤن کمیٹیاں کام کر رہی تھیں۔ ان میں سے دو یعنی کھنہ (لدھیانہ) اور ترن تارن (امرتسر) کو میونسپلٹیوں میں تبدیل کر دیا گیا۔ اور نیاز بیگ (لاہور) کی سمال ٹاؤن کمیٹی کو توڑ دیا گیا۔ اس طرح پنجاب میں ان کمیٹیوں کی تعداد ۱۱۴ سے گر کر ۱۱۱ ہو گئی۔ ان کمیٹیوں کی کل آبادی پانچ لاکھ کے قریب تھی۔

۷۰۹ ممبروں میں سے ۵۶۳ منتخب شدہ تھے۔ ۱۱۵ غیر سرکاری اور ۳۱ سرکاری پریزیڈنٹ تھے جو سب اب منتخب شدہ تھے۔ سال کے دوران میں ۴۴ سمال ٹاؤن کمیٹیوں میں عام انتخابات وقوع پذیر ہوئے۔ ۲۵۲ میں سے ۱۶۰ نشستوں کے متعلق مقابلہ عمل میں آیا۔ اگرچہ ان جملہ انتخابات میں مقابلہ شدید تھا۔ لیکن نہ کوئی ابتری پھیلی۔ اور نہ کسی انتخابی جرم کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

آمدنی اور خرچ سمال ٹاؤن کمیٹیوں کی کل آمدنی جس میں پچھلے سال کا بقایا بھی شامل ہے۔ سال ماسبق کی نسبت بقدر ۴ ہزار روپے کے زیادہ یعنی ۴۴۴۲۰۱۲۰ روپیہ تھی۔ آمدنی کی سب سے بڑی مدات کرایہ، ٹرمینل ٹیکس۔ شخصی قصباتی محصول اور جائداد پر کا قصباتی محصول تھیں۔

ظاہری نتیجہ یہ ہے کہ کمیٹیاں واجب الوصول رقوم کی ادائیگی میں پابندی پر زور نہیں دیتیں۔ سمال ٹاؤن کمیٹیوں کے لئے یہ ایک خوشخبری ہوگی کہ آیندہ سمال ٹاؤن اور دیگر ایکٹوں کے ماتحت جرمانوں سے جو آمدنی ہوگی اس کو صوبجاتی محاصل میں شامل کرنے کی بجائے مقامی فنڈوں میں داخل کیا جائیگا جس سے ان کی آمدنی میں کافی اضافہ ہو جائیگا۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل

پروفیسر لوتھارپ سٹاڈرٹ کی "نیو ورلڈ آف اسلام" کا اُردو ایڈیشن، یعنی صدی سابقہ وحال کی اسلامی جدوجہد کا اصلی فوٹو۔ مشرق قریبہ میں مغربی سیاست بعد از جنگ کی مفصل روئداد، ہندوستان کے سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی تغیرات کی دلچسپ کیفیت اور ان سب کی بنا پر آنے والے امکانات کا صحیح جائزہ۔ ضخامت ۴۴۲ صفحات۔ مؤلفہ ومترجمہ ملک عبد القیوم بی۔ اے (علیگ) بیرسٹر ایٹ لاء۔ قیمت ایک روپیہ (عہ) (ملنے کا پتہ)

دفتر المحدیث امرتسر

خون کے آنسو۔ مسلمانوں کی موجودہ تباہ کن روش (۴۲۴) اور اس کا علاج۔ قیمت ۴ر (ملنے کا پتہ دفتر المحدیث امرتسر)

ہر خاص و عام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلاؤ ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فزانس کا ایجاد علاج و کمزوری۔ جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کر دے۔ اس کو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فزانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے طیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے۔ جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلا سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہو چکے ہیں۔ اس کے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔ قیمت ایک بکس تین روپے آٹھ آنے (۳؍۸)

(ملنے کا پتہ)

ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

ہندوستانی ممیرے کا سرمہ

سیاہ و سفید رجسٹرڈ ۱۰۵۷ء

یہ آنکھوں کی اکسیر و بینظیر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ کی دوائیں لیچکے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، روہے، ککرے، انکھ جبنی، پرانی لالی جالا، پھلی، پھڑ، ناخونہ، ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ار کے ٹکٹ بھیج کر منگوالو اور آزما لو۔ قیمت فی تولہ عہ مع خوبصورت سرمہ دانی وسلائی کے عہ تولہ۔ نمونہ مفت۔

سرمہ سفید تمام اعلے سچے موتیوں و بیش قیمت ادویات سے مرکب نہایت سریع الاثر۔ قیمت عللہ روپیہ تولہ۔

نمونہ مفت منگوائیں

پتہ:۔ منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور بڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کیجاتی قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ ۔ پاؤ بھر عہ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

(۸۲۵)

تازہ ترین شہادات

جناب حافظ محمد فرید صاحب جگدل

"مرض دمہ میں مبتلا ہوں۔ ایک بار منگا چکا ہوں فائدہ بہت کچھ پایا۔ ایک چھٹانک بذریعہ دی پی درج بھنگ کے پتہ سے بھیجیں" (۲۰۔ جولائی ۳۵ء)

جناب سید محمد سرور صاحب چشتی میر منشی نوشہرہ

"اس سے قبل جو مومیائی منگائی تھی اُسے دوسرے مومیائی فروشوں سے ارزاں اور با اثر پایا ہے۔ ایک چھٹانک ارسال فرمائیں" (۱۸ جولائی ۳۵ء)

جناب حکیم محمد یٰسین صاحب بھروٹیا

"آپ کے یہاں سے تین مرتبہ مومیائی منگا چکا ہوں۔ مفید معلوم ہوتی ہے ۶ چھٹانک اور ارسال فرمائیں" (۲۳۔ جولائی ۳۵ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)

حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر دی مینڈلین ایجنسی امرتسر

شائقین عطریات و اہلحدیث حضرات

خاص طور پر توجہ فرمائیں۔ اگر آپ کو عطریات وغیرہ کی ضرورت ہو تو خالص مال ہم سے منگوائیے۔ اول تو آپ کے بھائی کی امداد ہوگی۔ دوسرے فی روپیہ ایک آنہ تبلیغ اہلحدیث امرتسر مولانا ثناء اللہ کی خدمت میں جائیگا مکمل مال نقد یا دی پی روانہ ہوگا۔ عطر گلاب، کیوڑہ۔ حنا۔ مشک حنا، خس، چنبیلی، موتیا وغیرہ فی تولہ ۱۲؍۔ عہ۔ عہ۔ ۔ ۔ ۔ روح خس فی تولہ ۔ ۔ ۔ روغن چنبیلی۔ بیلا۔ گل روغن وغیرہ فی سیر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ فہرست کلاں طلب کرنے پر روانہ ہوگی پتہ یہ ہے:۔

نور الحسن انوار الحسن کارخانہ عطر قنوج (یوپی)

ناظرین کرام

آپ اس بات سے خوب اچھی طرح واقف ہیں کہ موسم برسات بہت ہی خطرناک ہوتا ہے کیونکہ اس موسم میں اگر ذرہ بھی بے پرہیزی ہو جائے یا کھانا کھانے میں ذرہ بھی بے احتیاطی ہو جائے تو معدہ بہت ہی خراب ہو جاتا ہے جس سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں مثلاً بدہضمی، درد شکم، نفخ ہو جانا کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی بہنا، ہیضہ، اسہال، پیچش کھانا ہضم نہ ہونا وغیرہ۔ اس لئے آپکو چاہئے کہ ہماری مشہور ہر دلعزیز ایجاد "اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کھانا کھانے کے بعد ضرور کیا کریں جو آپ کو ہر طرح سے محفوظ رکھیگی۔ قیمت صرف عہ فی ڈبہ محصول ۵ و زیادہ اشتہار پہلے پرچوں میں ملاحظہ فرماویں جگہ تنگ ہونے سے شہادات درج نہیں کی جاتیں۔

پتہ:۔ اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں ہر قسم کی سادہ و رنگین چھپائی کا کام نہایت اعلیٰ کیا جاتا ہے۔ (منیجر پریس)

ahmadimuslim.de

سرمہ نور العین

۶۵/۶

(مصدقہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

ضرورت ہے

۱۲/۳

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ (گورنمنٹ رجسٹرڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں یاد رہے کہ پنجاب، فرانٹیر اور صوبہ دہلی میں ماسوا سکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیویٹ درسگاہ لوکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں۔ پراسپکٹس مفت (منیجر)

تمام دنیا میں بےمثیل

۵۱/۴۳

سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بےنظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی

اُردو کا ہدیہ سات روپے

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

(۸۲۶)

قابل دید کتابیں

الفرقان بین اولیاء الرحمٰن و اولیاء الشیطان } امام ابن تیمیہ رح کی عربی تصنیف کا اردو ترجمہ۔ اس کتاب میں کتاب و سنت کے حوالجات پیش کر کے صادق اور کاذب، اصلی اور نقلی اولیاء و مشائخ میں شناخت کردی گئی ہے جعلی مکاروں، شعبدہ بازوں اور اصلی واصلین حق کی کرامات میں فرق بتلایا گیا ہے مکاروں کے بےشمار سربستہ رازوں کا پردہ فاش کیا گیا ہے با اخلاص اولیاء اللہ حضرت جنید رح، حضرت بایزید بسطامی، حضرت ابو سفیان دارانی رح وغیرہ کی تعریف کی گئی ہے۔ مثلاً معجزات و کرامات، معیار نبوت عبد و رسول اور ملک و نبی میں افضل کون ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت عیسیٰ ع سے کیونکر افضل ہے۔ قیمت عہ

حسین و یزید } حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور یزید بن معاویہ رض کا معاملہ تیرہ سو برس سے مسلمانوں کے سامنے ہے مگر آج تک صاف نہیں ہوا اگر آپ کو تاریخ اسلام کے اس سب سے زیادہ پیچیدہ مسئلہ کی پوری تحقیق منظور ہے تو یہ رسالہ پڑھئے ناممکن ہے کہ آپ مطمئن نہ ہو جائیں۔ قیمت ۵

مناظرہ ابن تیمیہ رح } بادشاہوں کے روبرو شیخ الاسلام کو صوفیوں نے چیلنج دیا تھا کہ مناظرہ کریں۔ اگر حق کا دعویٰ ہے تو ان کے ساتھ جلتی ہوئی آگ میں گھس پڑیں۔ شیخ الاسلام نے یہ دونوں چیلنج منظور کرلئے اور ایسی شکست دی کہ تاریخ کا ایک یادگار واقعہ بن گئی۔ خود شیخ کے قلم حقیقت رقم نے یہ رسالہ مرتب فرمایا ہے۔ جسکا یہ اردو ترجمہ ہے۔ قیمت ۵

سیرت امام ابن تیمیہ رح } مصنفہ چودہری غلام رسول صاحب مہر بی۔ اے چیف اڈیٹر "انقلاب" لاہور۔ یہ کتاب سات ابواب پر مشتمل ہے۔ ولادت اور تعلیم و تربیت تحریک تجدید کے آغاز اور ابتلاء و مصیبتیں۔ جہاد بالسیف۔ مصر میں طلبی اور ابتلا کا دور۔ قیام دمشق قید اور وفات۔ عام اخلاق اور تصانیف۔ حضرت امام اور بعد کا دور۔ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت ۹

الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید } (مولفہ قاضی محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ) اردو ترجمہ از مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے بمبئی۔ جس میں امام صاحب موصوف نے مسئلہ توحید کو اس درجہ نکھار کر دکھ دیا ہے کہ شرک کے ادنےٰ شائبہ کی بھی آمیزش نہیں رہتی اولہ توحید میں سے بعض اہم دلائل یکجا جمع کر کے قبر پرستی اور توسل وغیرہ کے برخلاف اتمام حجت کردیا ہے۔ حجم ۱۰۴ صفحات۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلےٰ۔ قیمت ۱۲

ادب العرب } مصنفہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب۔ عربی زبان کی صرف نحو کو نہایت عمدہ اور آسان طریق سے بیان کیا گیا ہے کہ مبتدی کو بالکل سہولت ہو گئی ہے۔ قیمت ۴

عربی بول چال } مصنفہ حافظ عبد الرحمٰن صاحب امرتسری۔ عربی زبان سیکھنے، عربی اخبارات پڑھنے اور عربی میں خط و کتابت کرنے کے واسطے فائدہ مند ہے مع مفصل فرہنگ دو ہزار سے زائد الفاظ جدیدہ جو آج کل مصر و شام میں مستعمل ہیں۔ قیمت حصہ اول ۱۲ حصہ دوم ۱۲

شرح اصول اکبری (عربی) } مصنف کتاب نے طلبائے عربی زبان پر ایک بڑا احسان کیا ہے کہ علم صرف کی مشکلات کو ایسے آسان اور مدلل پیرائے میں بیان کیا ہے کہ ایک غبی طالب علم بھی کماحقہ مستفید ہو کر فن کی مشکلات پر حاوی ہو سکتا ہے۔ قیمت ۸

ملنے کا پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

قابل دید طبی کتاب

(تصانیف حکیم حاجی غلام جیلانی صاحب امرتسری)

کلید حکمت } اس کا طرز بیان نرالا ہے۔ جلد اول سر سے پا تک ہر ایک مرض کے اشارات، بشارات، انذارات جن پر بڑے بڑے حکماء حاذقین اور اطباء کاملین کی تشخیص کا راز مضمر ہے درج ہیں جو آپ کو کسی طب کی کتاب میں نہ ملیں گے۔ بعدہٗ علمی بحث کو ایسے اختصار اور عام فہم طب کا نچوڑ لیکر درج کیا ہے۔ گویا فی الحقیقت سمندر کوزہ میں بند کیا ہے۔ اس طرح علمی بحث مرض اور اس کی پیدائش کے اسباب بعد میں ساڑھے آٹھ سو سے زائد نسخہ جات چٹکلے جو ہر جگہ ہر وقت صرف کوڑیوں میں بلکہ بے دام بہانت آسانی سے مہیا ہو سکیں اور منٹوں میں فائدہ دکھائیں درج کئے گئے ہیں۔ اس کتاب سے طبیب غیر طبیب جو تھوڑا لکھا پڑھا ہو پوری طرح فائدہ اٹھا سکتا ہے اور تھوڑی تعلیم کا آدمی اس کو یاد کر کے پورا طبیب بن سکتا ہے۔ قیمت حصہ اول عہ۔ دوم عہ

مجربات جیلانی } (ہر دو جلد) یہ دونوں کتابیں جدید اصول کی نرالی ہیں۔ کیونکہ حکیم صاحب نے انتہائی فراخدلی اور عالی حوصلگی سے وہ اسراری اور صدری نسخے جن کے اخفا میں شائقین سعی بلیغ کو کام میں لاتے تھے۔ بلا بخل شائع کر کے اپنی فیاضی کا پورا ثبوت دیکر دنیا کو مرہون منت کر لیا۔ جو بھی ان نسخوں کو تجربہ کرتا ہے حکیم صاحب کی جرأت اور ہمت کی توصیف میں رطب اللسان ہے۔ چنانچہ سینکڑوں شکریہ کے خطوط چلے آتے ہیں۔ کتابوں کا دوسرا ایڈیشن بھی قریب الاختتام ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت فی جلد عہ (ایک روپیہ) مکمل عہ

نشاط زندگی } بقائے نسل انسانی کا فعل اور اس کے تمام اونچ نیچ جس سے لوگ غلط کاریوں سے بچ کر فطرتی جذبے کا صحیح استعمال کریں اور متعدی بیماریوں کا علاج جو باعث ان کی غفلت اور بے پروائی کے نہایت خوفناک نتائج پیدا کرتی ہیں۔ پرانی امراض و نیز ان کا علاج جس سے ہر شکایت کا ازالہ ہو سکے درج ہیں۔ شروع کتاب میں کتاب کے تمام عنوانات کی فہرست دی گئی ہے۔ تاکہ ناظرین کو تلاش میں دقت محسوس نہ ہو۔ کتاب کو ملاحظہ فرما کر شان خدا نظر آئے گی۔ قیمت فی جلد عہ

مجربات کانفرنس } پنجاب طبی کانفرنس نے پنجاب اور ہندوستان بھر کے سر برآوردہ تجربہ کار کہنہ مشق اور ماہرین فن اطباء کے وہ مجربات جو صدیوں سے نسلاً بعد نسل ان کے سینوں میں مقفل تھے اور جن پر ان کی شہرت کا مدار تھا بعد محنت اور کوشش کے ساتھ حاصل کر کے ایک طبی بورڈ کی تصدیق کے بعد نہایت اہتمام سے چھپوا دیئے گئے ہیں۔ کتاب ہذا میں اکثر اطباء کے فوٹو بھی ہیں۔ قیمت بے جلد عا۔ مجلد عہ

مسیحائی گوہر طب } (مصنفہ حکیم محمد حسین صاحب سردول گڑھی۔) اس کتاب میں ہر بیماری کے جلد اثر، مجرب نسخہ جات درج ہیں بڑی خوبی یہ ہے کہ نسخہ جات کم خرچ اور بالانشین کے مصداق ہیں۔ کتاب ہذا ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہے۔ قیمت صرف عہ

بہار شباب } یہ کتاب مسیح الملک حکیم حافظ اجمل خان صاحب کے والد بزرگوار حکیم محمود احمد خان مرحوم کی کتاب ضیاء الابصار کا اردو ترجمہ ہے۔ اس میں بازاری کوک شاستروں کی طرح محض تک بندیوں سے کام نہیں لیا گیا بلکہ حکیم صاحب نے اپنے خاندان کے اور اپنے تجربہ شدہ نسخہ جات جو صدیوں سے سینہ بسینہ چلے آتے تھے رفاہ عام کے لئے بلا بخل درج کر دیئے گئے ہیں۔ مثلاً میاں بیوی کے رشتہ کا اصلی اور صحیح مطلب کیا ہے۔ کن باتوں سے وہ خاوند کی فرمان بردار اور کن باتوں سے نافرمان اور دشمن ہو جاتی ہے، مواصلت کے صحیح طریقے۔ تندرست و خوبصورت اولاد پیدا کرنے، درازی عمر کے وجوہ وغیرہ سب درج ہیں۔ نیز ایسے ایسے عجیب نسخہ جات درج ہیں کہ جو شائقین حضرات کو ہزاروں روپے خرچ کرنے سے بھی نہ مل سکے۔ قیمت عہ

(۸۲۸)

(تصانیف حکیم محمد عبداللہ صاحب روڑی)

کنز المجربات } اسمیں وہی نسخہ جات درج ہیں جو بارہا تجربہ کی کسوٹی پر کسے جا چکے ہیں اور جو خاصیت یہ کہ کتابی نہیں بلکہ صدری سنیاسی ہیں اس میں ایسے زود اثر نسخے درج ہیں کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ ضخامت ۵۰۰ صفحات قیمت بے جلد عہ۔ مجلد عہ۔ حصہ دوم بے جلد عہ۔ مجلد عہ

کنز المفردات } اس میں مفرد ادویات کے ذریعہ بڑی سے بڑی پیچیدہ امراض کا علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت عہ

خواص بادام۔ قیمت ۴ر۔ خواص پیاز قیمت ۵ر، خواص گھیکوار قیمت ۹ر
خواص پھٹکڑی قیمت عہ خواص برگد قیمت ۴ر، خواص پیپل قیمت ۴ر
خواص آک قیمت عہ خواص انار قیمت ۴ر، خواص ریٹھا قیمت ۶
خواص سونف ۸ر، خواص کیکر ۴ر، خواص نیم ۴ر، خواص لیموں ۶ر، خواص گشنیز ۳ر
خواص ہلدی ۴ر، خواص نمک ۳ر، خواص ارنڈ ۷ر، خواص دھتورہ ۶ر
خواص دودھ ۱۲ر، خواص تربوز ۲ر، خواص گاجر ۳ر، خواص مولی ۵ر، خواص مرچ ۴ر
خواص گھی ۴ر، خواص لہسن ۴ر، خواص ستیاناسی ۴ر، خواص اندرائن ۳ر

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

تصانیف خواجہ عبدالحی صاحب فاروقی استاد التفسیر جامعہ ملیہ دہلی

بیان } یہ سورہ آل عمران کی تفسیر ہے۔ اس میں الوہیت مسیح، معجزات ابن مریم اور وفات وحیات عیسےٰ علیہ السلام پر حکیمانہ بحث کی گئی ہے۔ احبار و رہبان کے عقائد باطلہ اور اعمال فلسفہ کی اس زمانہ کے ان نام نہاد ارباب تصوف و احسان کے یقینیات واہیہ اور اعمال شنیعہ کے ساتھ تطبیق دی گئی ہے۔ جو صحیح راہ سلوک و احسان سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ حجم ۳۱۰ صفحات۔ کاغذ ولائتی۔ قیمت عہ

صراط المستقیم } اس میں سورہ انفال و توبہ کے حقائق و معارف کو دلکش انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ موجودہ ضروریات و احتیاجات کو بطور خاص ملحوظ رکھا ہے۔ اور ان حقائق و معارف کی وضاحت و صراحت پر خاص طور سے زور دیا ہے جن سے مسلمان دور جا پڑے ہیں۔ یہ محض تفسیر ہی نہیں بلکہ مسلمانوں کے لئے ایک بلند پایہ دعوت عمل ہے اور انہیں ذلت و نامرادی کی جانگسل زنجیروں سے آزاد کرنے کی ایک زبردست تحریک ہے۔ قیمت ۱۲؍

عبرت } احسن القصص یعنی سورہ یوسف کی تفسیر۔ نصیحت آمیز اور عبرت انگیز نتائج کا مرقع۔ کتابت و طباعت دیدہ زیب۔ کاغذ دبیز چکنا ضخامت ۱۰۰ صفحات۔ سائز ۲۰×۲۶/۸۔ قیمت ۸؍

برہان } سورہ نور کی عالمانہ و محققانہ تفسیر۔ امت اسلامیہ کے لئے مکمل لائحہ عمل۔ قابل دید ہے۔ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت ۸؍

ذکریٰ } یعنی پارہ عم کی عالمانہ تفسیر۔ جس میں جزاء و سزا کا مفصل ذکر کرتے ہوئے سینکڑوں علمی مسائل زیر بحث آگئے ہیں۔ اس پارے میں چھوٹی چھوٹی سورتیں ہیں جن کو مسلمان پنجگانہ نمازوں میں تلاوت کرتے ہیں۔ اس لئے اس پارے کی تفسیر کا جاننا ہر مسلمان کے لئے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ کتابت طباعت دیدہ زیب، کاغذ دبیز سفید چکنا ضخامت ۲۷۲ صفحات۔ سائز ۲۰×۲۶/۸۔ قیمت ۱۲؍

ہمارے رسول } آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آسان اور مختصر حالات زندگی۔ بچوں کے لئے خاص طور پر مفید ہے۔ لکھائی چھپائی بہت عمدہ۔ کاغذ دبیز سفید چکنا۔ قیمت ۵؍ (پانچ آنے)

الارشاد الی سبیل الرشاد

مصنفہ مولانا حکیم ابو یحییٰ امام خاں صاحب نوشہروی۔ موضوع تقلید اجتہاد پر ایک بے مثل اور بے نظیر کتاب ہے۔ تقلید کی پوری تاریخ من اولہ الی آخرہ اس میں درج ہے۔ اور اہل تقلید اور اہل حدیث کے طرز عمل کا موازنہ نہایت شرح و بسط کے ساتھ مدلل طور پر کیا گیا ہے اور معترضین کے جملہ اعتراضات کے شافی و مسکت جوابات دیئے گئے ہیں۔ محدثین کے کارنامے اور ان کی جملہ خدمات حدیث مشرح طور پر بیان کئے ہیں۔ قیمت ۸؍ ضخامت ۵۰۰ صفحات۔ سائز ۲۰×۲۶/۸

ملنے کا پتہ:۔ مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر

سبیل الرشاد } اس کے ابتدا میں ایک مبسوط مقدمہ ہے۔ جس میں مجلس شوریٰ کی ترتیب، ارکان کے انتخاب اور عہد جمہوریہ اسلامیہ کے شرائط و لوازمات پر بحث کی ہے۔ خلفاء راشدین کا نظام حکومت کیا تھا۔ ان کی مجالس شوریٰ کا انعقاد کن اغراض و مقاصد کے ماتحت ہوتا تھا اور کس طریق سے یہ تمام امور طے ہوتے تھے ان سب کی اطلاع سبیل الرشاد سے ملے گی۔ کاغذ کتابت طباعت اعلیٰ قیمت ۱۰؍

بصائر } اس رسالہ میں بنی اسرائیل کے ان واقعات و حوادث کو جن کا قرآن مجید میں بیان ہے۔ نہایت دلکش رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ اور ایسی تصویر کھینچی ہے کہ آج کل کے مسلمانوں کی حالت کا نقشہ سامنے آجاتا ہے۔ لیاتین علیٰ امتی ما اتی علیٰ بنی اسرائیل والی پیشگوئی کے پورا ہونے کی پوری تصدیق ہے۔ کاغذ، کتابت، اور طباعت عمدہ ہے۔ قیمت ۶؍

خلفائے اربعہ } آنحضرت خاتم الانبیاء سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کے چاروں خلیفوں کے حالات اور عہد حکومت کے ملکی واقعات بالکل آسان اور مختصر پیرائے میں بیان کئے گئے ہیں۔ چھوٹے بچوں کے لئے تحفہ ہے۔ کیونکہ اسلامی تاریخ کے اس علم زریں سے ان کو واقفیت حاصل کرانا ضروری امر ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ بہت عمدہ ہے۔ سائز ۲۰×۲۶/۸۔ ضخامت ۱۰۲ صفحات۔ قیمت ۱۰؍

ملنے کا پتہ:۔ **دفتر اہلحدیث امرتسر**

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

ahmadimuslim.de

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ۔ ۱۔
یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۴۳

اہل حدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	عہ
رؤسا و جاگیرداران سے "	لعہ
عام خریداران سے "	صہ
" " ششماہی	عہ/۳
ممالک غیر سے سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ	۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۲۲ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۳ اگست ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

خطاب بہ اہل حدیث - - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص۲
وہابیت پر بہتان - - - - - ص۳
مولانا ثناء اللہ اشکا کھیت پھل لا رہا ہے۔ ص۵
عرس (نظم) - - - - - ص۶
مذاکرہ علمیہ (فوٹوگرافی) - - - ص۶
مسلمانوں کی تباہی کا صحیح علاج - - ص۸
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - ص۱۱
فتاویٰ - - - - - ص۱۳
متفرقات - - - - - ص۱۴
ملکی مطلع - - - - - ص۱۵
اشتہارات - - - - - ص۱۶-۲۰

خطاب بہ اہل حدیث

(از قلم مولوی عبدالحکیم صاحب آزاد مظفرپوری)

خواب غفلت سے ذرا بیدار ہو اہل حدیث
دین کی تبلیغ کرتے تھے امامانِ ھُدیٰ
غرق دریائے ضلالت قوم مسلم آج ہے
یہ زبوں حالی ہے کہ پہلی سی کچھ خوبو نہیں
طاعت اللہ اور اجرائے سنت کے عوض

دین کی تبلیغ کر ہشیار ہو اہل حدیث
تجھ کو بھی اس فعل پر اصرار ہو اہل حدیث
اٹھ مدد کر تاکہ بیڑا پار ہو اہل حدیث
جو معالج تھا وہی بیمار ہو اہل حدیث
ہے یقیں جنت ترا گھر بار ہو اہل حدیث

التجا آزاد کی تجھ سے ہے اے رب قدیر
بادۂ توحید سے سرشار ہو اہل حدیث

67541

تقویۃ الایمان مکمل۔ مصنفہ مولانا اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ جس میں تذکیر الاخوان، رسالہ حارق الاشرار، رسالہ راہ سنت و خط مولانا صاحب موصوف دفتری مولانا

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

مقامی حالات امرتسر میں ۱۹۔ اگست کو کئی یوم کے بعد بارش ہوئی۔ موسم عموماً خوشگوار رہا۔ رات کو خنکی ہو جاتی ہے۔

—— ۱۸۔ اگست کو رات کے ۹ بجے مجلس احرار کی طرف سے چوک لوہگڑھ میں جلسہ ہوا جس میں مولوی محمد داؤد غزنوی اور مولوی مظہر علی احراری نے اپنی اپنی تقریر میں عوام میں احرار کی بابت جو نفرت پھیلی ہوئی ہے اس کا ازالہ کیا۔ کوئی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہوا۔

لاہور کے حالات مسجد شہید پر سکھ عمارت بنا رہے ہیں۔ مسجد مذکور کے نزدیک ایک بزرگ کا کوشاہ صاحب کی برجی تھی۔ سکھوں نے اسے بھی صاف کر کے اس جگہ پر قبضہ کر لیا۔ قبر کے متولی نے دعویٰ دائر کیا ہے۔ پولیس کے تفتیش کرنے پر پانچ سکھ گرفتار کئے گئے جن کو عدالت نے ایک ایک ہزار کی ضمانت پر رہا کر دیا۔

—— مسمی فیروز الدین کے قبضہ سے بیس تولہ ناجائز افیون برآمد ہونے سے عدالت نے اسے ایک سال قید بامشقت کی سزا دی۔

—— مسجد شہید لاہور کے سلسلہ میں حاجی امین الدین صحرائی کو حکم امتناعی کی خلاف ورزی کرنے کے سلسلہ میں ایک سال قید اور سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی نیز اسی سلسلہ میں ملک محمد عمر کو تین ماہ قید کی سزا ہوئی اور غلام حسین کو ایک سال کے لئے ایک ہزار روپیہ ضمانت ادا کرنے پر رہا کر دیا گیا۔

—— دریائے راوی میں طغیانی آ جانے سے شاہدرہ کے نزدیک پانی پھیل گیا۔ ایک کشتی الٹ جانے سے ۱۷۔ اشخاص غرق ہو گئے۔

پنجاب وہندوستان ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کراچی نے حکم دیا ہے کہ دکاندار دکانوں میں گراموفون باجوں کے آگے لاؤڈ سپیکر نہ لگایا کریں۔ کیونکہ ہجوم ہو جانے سے راستہ رک جاتا ہے۔

—— ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جالندھر نے

تین ہندو نوجوانوں کو پندرہ ہزار روپیہ چلتی گاڑی سے اڑانے کے سلسلہ میں تین تین سال قید کی سزا دی۔

—— بنگال کونسل نے سرکاری دواخانوں کے لئے ½۳ لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔

—— دہلی میں رحیم الدین نامی کے مکان پر پولیس نے چھاپہ مارا۔ ڈھائی سو کے قریب ڈھلے ہوئے روپے اور پانچ چھ سیر چاندی برآمد ہوئی اسکو گرفتار کر لیا گیا۔

—— پٹنہ میں پولیس کانسٹبلوں کی بھرتی کیلئے تین ہزار نوجوان انٹرویو کیلئے آئے جنمیں سے صرف سات لئے گئے۔

ناظرین کرام مطلع رہیں

کہ آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ نیز اخبار ہذا کا چندہ ضرور بالا خط کریں۔ تاکید آعرض ہے۔ (منیجر)

اہلحدیث کانفرنس

کی زندگی چاہتے ہیں تو اس کی مدد کریں ورنہ شکایت بے جا ہوگی۔ (ناظم)

جمعیۃ تبلیغ اہلحدیث پنجاب

قائم ہو گئی ہے

عنقریب مفصل اعلان شائع ہوگا۔ انشاء اللہ

خاکسار محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

—— ریاست دھار میں ایک پرانی مسجد پر دربار دیاست نے قبضہ کر لیا ہے جسکے خلاف مقامی مسلمان ایجیٹیشن کر رہے ہیں۔

غیر ممالک معلوم ہوا ہے کہ حجاز میں ریلوے تعمیر کرنے کیلئے حکومت سعودیہ اور ایک انگریزی کمپنی کے مابین جو گفت و شنید جاری تھی وہ اب ختم ہونے والی ہے آئندہ موسم سرما میں جدہ میں ایک موتمر منعقد ہوگی جس میں حجاز ریلوے کے معاہدہ پر دستخط ہونگے۔

مولوی ابوالعرفان محمد سلیمان اکھیار رہادی وصہ سے لاپتہ ہیں کسی صاحب کو علم ہو یا مولوی صاحب خود یہ نوٹ پڑھیں تو راقم کو اطلاع دیں۔

(محمد شناء اللہ منڈ پور ڈاک خانہ گاجل ضلع مالدہ)

تلاش معلم بچوں کی دینی دنیاوی تعلیم کے لئے استاد کی ضرورت ہے جو اہل توحید متبع سنت باخلاق ہو۔ مزید معلومات کے لئے خط وکتابت پتہ ذیل پر ہو۔

حاجی عبدالرحیم عبدالقیوم تاجران چاہ بازار چاندپور بنگال

ایک خوش الحان عالم وواعظ کی ضرورت

مدراس ٹاؤن مدرسہ اسلامیہ مسجد چار دینار میں ایک عالم کی ضرورت ہے جو باعمل اور خوش الحان ہو۔ بچوں کو صحیح قراءت کے ساتھ قرآن باترجمہ پڑھا سکے۔ اچھا واعظ اور کامیاب مبلغ ہو۔ سردست تنخواہ تیس ۳۰ روپیہ ماہوار ہوگی اور دو وقت کا کھانا۔ وعظ سن کر رکھا جائیگا ورنہ کرایہ دیکر رخصت کر دیا جائیگا۔ لاہور اور دہلی والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواستیں بھیجنے کا پتہ درج ذیل ہے۔

شیخ اسمٰعیل اینڈ سنز بادشاہ بیڑی دھوبی پیٹ مدراس

ضرورت معلم اگر کوئی معلم جو کہ کافیہ، فصول اکبری، مشکوٰۃ شریف مصری، گلستان، بوستان پڑھا سکے تو دس روپیہ ماہوار اور دو وقت کی خوراک اسکو دیجائیگی۔

حکیم اسحٰق سکنہ گلہ دہاساں ڈاکخانہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ

دعائے صحت عاجز کا فرزند کچھ عرصے سے بیمار ہے ناظرین دعائے صحت کریں (حکیم اسحٰق مذکور)

ختم نبوت انجمن حمایت اسلام لاہور کے پچاسویں سالانہ جلسہ پر مولانا غلام مرشد صاحب لاہوری نے جو ختم نبوت پر تقریر فرمائی تھی انجمن مذکور نے ٹریکٹ کی شکل میں شائع کر دی ہے۔ قیمت مرقوم نہیں غالباً مفت ہوگی دفتر انجمن حمایت اسلام لاہور سے طلب کریں۔

رسول جہاں پاکٹ سائز کا ٹریکٹ جس میں جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات و اخلاق، عادات مبارکہ کا ذکر ہے۔ بچوں کے لئے بہت مفید ہے۔ ۱ کے ٹکٹ بھیج کر مفت طلب کریں۔ پتہ یہ ہے:۔

(انجمن رفیق الاسلام گوڑگانوہ دپنجاب)

مضامین آمدہ نسیم الانصاری۔ عبدالعزیز۔ عبدالصمد۔ عبدالغفار۔ محمد راغب۔ مولوی عبدالجلیل۔ مولوی محمد داؤد، عدد۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲۲ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ

وہابیت پر بہتان

(۲)

یہ سلسلہ اہلحدیث ۷ جون ۱۹۳۵ء میں شروع ہوا تھا۔ اس کے بعد جس وجہ سے رک گیا اس کا ذکر ۱۴۔ جون کے پرچے میں کیا گیا کہ اخبار الفقیہ کے ایک مضمون کا جواب دینا مقدم تھا جو ختم ہوگیا۔ آج اس سلسلہ کا نمبر دوم ذکر کیا جاتا ہے مگر ایک مشکل آن پڑی ہے کہ بے انصاف معترض اہل حدیث کے کسی اصول پر اعتراض نہیں کرتا افراد اہل حدیث کی تصنیفات پر اعتراض کرتا ہے پھر لطف یہ ہے کہ اس میں بھی دروغ اور آمیزش سے کام لیتا ہے۔ چونکہ ان تصنیفات میں بعض بہت مدت کی ہیں جو آج کل بمشکل کہیں کہیں مل سکتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک ان کو دیکھ نہ لیں جواب مکمل نہیں ہو سکتا اور وہ اپنی نایابی یا کمیابی کی وجہ سے ملتی نہیں لہذا جواب میں دیر ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہم بقیہ جواب آج شروع کرتے ہیں۔ جس نمبر کی کتاب ہمارے پاس نہ ہوگی اس نمبر کو سردست کتاب کے ملنے تک ملتوی کر دیں گے اور کتاب کی تلاش رکھیں گے۔

(نوٹ) ۳ تک کا جواب اہلحدیث ۷ جون سنہ رواں میں دیا گیا ہے۔

۴۔ متعہ کرنا نزدیک بعض صحابہ کے جائز ہے

لیکن بوقت ضرورت ۱۲ کتاب نزل الابرار ج ۲ صفحہ ۳۳ تا صفحہ ۳۵۔ نوٹ۔ بنداوہیں *

جواب ۴۔ ایمانداری تو یہ تھی کہ مصنف نزل الابرار نے جو دعویٰ کیا ہے اس کا ثبوت پوچھتے اگر ثبوت مل جاتا تو اس کو اس حکایت میں صادق جانتے نہ ملتا تو کاذب کہتے۔ لیکن یہ کہاں کا انصاف ہے کہ ایک شخص ایک قول یا فعل کی حکایت کرے تو اس کو اس کا قائل یا معتقد بتایا جائے۔ مثلاً کوئی شخص یہ کہے کہ بعض علماء حنفیہ کے نزدیک سوائے انگوری خمر کے باقی شرابیں بغرض قوت پینی جائز ہیں تو انصاف اس کا مقتضی ہے کہ ایسے شخص سے اس دعوے کا ثبوت پوچھا جائے پھر اگر وہ کسی معتبر کتاب (مثلاً ہدایہ کتاب الاشربہ) سے ثبوت دیدے تو اس کے دعویٰ کو صحیح جان کر خاموش ہو جائیں۔ ثبوت نہ دے سکے تو کاذب کہا جائے لیکن یہ کسی صورت میں بھی نہ کہا جائے گا کہ یہ شخص شراب خوری کو جائز کہتا ہے۔ ایسا کہنے والا دراصل اپنے مذہب کی کمزوری کو چھپا کر دوسرے کے سر تھوپتا ہے۔ پس سنئے! مصنف نزل الابرار نے جو کہا ہے وہ کتب تفسیر میں مصرح ملتا ہے۔ ہم بطور نمونہ صرف ایک تفسیر کی عبارت نقل کرتے ہیں۔

قال ابن عباس انما تحل المتعة للمضطر كما تحل الميتة له. تفسیر خازن زیر آیت فما استمتعتم	ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا سوائے اس کے نہیں متعہ سخت مضطر (مجبور) کے لئے حلال ہے جیسے مردار کا کھانا مجبور کے لئے۔

ایمان اور دیانت سے حصہ رکھتے ہو تو ہمارا حوالہ دیکھ کر اپنے پیشوا (لکھنے یا لکھانے والے) سے پوچھو کہ نزل کی عبارت اور تفسیر خازن کی عبارت میں کیا فرق ہے۔ پھر ان کو کہو سے

جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی تم سے سیکھ جائے

۵۔ وطی فی الدبر کی حرمت ظنی ہے یقینی نہیں۔ کتاب نزل الابرار جلد ۲۔ اور یہ مشہور بات ہے کہ وہابی ظن و تقلید کو نہیں مانتے تو اب وہابی مجتہد کا یہ مطلب ہوا۔ کہ عورتوں لڑکوں کی دُبر زنی کی جائے تو کوئی ہرج نہیں۔ یہ ہیں تقلید چھوڑنے کی برکتیں کہ اب لواطت بھی جائز ہو رہی ہے حالانکہ اسلام میں لوطی کا حکم قتل کا ہے۔"

جواب ۵۔ چونکہ تم نے صفحہ کا حوالہ نہیں دیا اس لئے جہاں جہاں گمان ہو سکتا تھا ہم نے اس مسئلہ کو دیکھا مگر نہیں پایا۔ سچے ہو تو عبارت بحوالہ صفحہ کتاب بذریعہ پوسٹ کارڈ ہم کو بھیجو۔ ہم اسے دیکھ کر غلط کو غلط اور صحیح کو صحیح کہہ دیں گے۔ ہاں ہمارا مذہب یہ ہے کہ وطی فی الدبر حرام ہے۔

۶۔ قرآن کو گندگی میں ڈالنا بوقت ضرورت جائز ہے۔ ایسا ہی اس کو پاؤں کے نیچے رکھ کر بلند مکان سے طعام اتارنا درست ہے۔ دیکھو کتاب تحریق الاوراق صفحہ ۸ مصنفہ غلام علی وہابی ۱۲۔ یہ ہیں تقلید چھوڑنے کی لعنتیں کہ قرآن کو بھی بے عزت کیا جا رہا ہے۔ اور جو ہم پر نعوذ باللہ پیشاب سے تحریر مصحف کا الزام لگایا جاتا ہے قطعاً جھوٹ ہے۔ بلکہ نقط قیل سے وہابیوں اور ان کے دوسرے بھائیوں کا مذہب بیان کیا گیا ہے ۱۲۔"

جواب ۶۔ ۲۲ سال ہوئے جب یہ فتویٰ شائع ہوا تھا

* اور رافضیوں میں کوئی فرق نہ رہا کہ وہ بھی متعہ جائز رکھتے ہیں اور وہابی بھی جائز رکھتے ہیں۔ بلکہ بعض صحابہ کرام پر بھی متعہ زنا کی تہمت جڑ دی اور خدا سے حیا نہ کیا!"

اہل حدیث کا مذہب۔ مصنفہ مولانا ثناء اللہ صاحب (۴۳۱) قیمت ۱۲ دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

چند صفحات کا ٹریکٹ ہے اس لئے اس کی تلاش میں ہم کو بڑی دقت ہوئی۔ غالباً معترض کا بھی یہی مقصود تھا۔ سنئے! ہم اس کے صفحات ۴ و ۵ کی اصل عبارت نقل کئے دیتے ہیں۔ مفتی مرحوم حدیث انما الاعمال بالنیات کا ذکر کرکے اس پر تفریعات ذکر کر رہے ہیں مثلاً فرماتے ہیں:۔

اسی طرح قذف قرآن قاذورات میں با طلاق و علامت کفر کی نہیں اگر بالجبر یا کسی اور عذر سے ہو تو رخصت ہے یہ سب مسئلے موافق اصول حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ کے ہیں معتبرات حنفیہ مثل اشباہ دیکھنی چاہئے۔" (تحریق اوراق صفحہ ۴)

عبارت مرقومہ سمجھ کر بغور پڑھ کر بتاؤ۔ مفتی صاحب مرحوم کیا کہہ رہے ہیں یہ مسئلہ اہل حدیث کا بتا رہے ہیں یا حنفیہ کرام کا؟ اسی لئے تو اس فتویٰ پر علمائے حنفیہ امرتسر کے دستخط بھی ثبت ہیں۔

دوسرا مسئلہ بھی سنو اور کانوں سے روئی اور تیل نکال کر سنو! آنکھوں کی پٹی کھول کر پڑھو مولوی غلام علی مرحوم لکھتے ہیں:۔

رد المحتار میں لکھا ہے کہ بعض علماء شافعی مذہب سے سوال کیا گیا کہ اگر کھانا ایک شخص کا بلندی پر رکھا ہوا ہے اور اس کو بھوک لگی ہوئی ہے اور اس کھانے کو بلندی سے اتارنے کے واسطے بدون اس کے کہ قرآن شریف کو پاؤں کے تلے رکھ کر کھانا اوتارے اور کوئی تدبیر نہیں آیا کیا حکم ہے ایسی ضرورت کی حالت میں قرآن شریف کو پاؤں کے تلے رکھ کر کھانا اتارے یا نہ۔ اوس نے جواب دیا کہ ظاہر جواز ہے۔ اور اسی طرح اگر کشتی میں ہوتے قرآن شریف کو نیچے ڈالنے کی حاجت پڑے تو ڈالنا جائز ہے۔" (تحریق اوراق صفحہ ۵)

او افترا کرنے والو! بتاؤ کتاب رد المحتار کس مذہب کی کتاب ہے۔ بتاؤ فرقہ شافعیہ سنی ناجی کی ہے یا وہابی فرقہ کی؟ سچ کہتے ہوئے شرماؤ نہیں ورنہ دنیا کیا کہیگی۔

او نادانو! شیشے کا گھر بنا کر دوسروں پر پتھر نہ برساؤ ورنہ چکنا چور ہوجاؤ گے۔

نوٹ:۔ ع۹ ملتوی

ع۱۰ "منی مرد و عورت کی پاک ہے۔ اور ایک قول میں اس کا کھانا بھی درست ہے۔ دیکھو کتاب فقہ محمدیہ کلاں صفحہ ۱۴۱"

جواب ع۱۰ فقہ محمدیہ میں منی کی بابت یہ لکھا ہے کہ:۔

اگر کپڑے پر منی لگ جائے اور دھونے سے اس کا نشان نہ جائے تو مضائقہ نہیں اور جب کھرچنے سے کپڑے پر سے اتر جائے تو کپڑا پاک ہوجاتا ہے۔

(حصہ اول صفحہ ۲۵ نجاستوں کا بیان)

اس دعوے کا ثبوت حدیث شریف میں ملتا ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں:۔ کنت افرکہ من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیصلی فیہ (مسلم)

منی کے کھانے کا ذکر اس کتاب میں نہیں۔ ہاں اگر تمہارا دل کھانے کو چاہتا ہے تو ہم تم کو فقہ کی بڑی مستند کتاب کے حوالے سے تمہارے چچازاد بھائیوں کے ہاں دعوت کرا دیتے ہیں۔ اسے دیکھئے اور شوق پورا کیجئے۔ فقہ حنفیہ کی مستند کتاب مبسوط سرخسی میں لکھا ہے:۔

وقال الشافعی رحمہ اللہ طاھر لحدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال المنی کالمخاط فامطہ عنک ولو باذخرۃ ولانہ اصل لخلقۃ الآدمی فکان طاھراً کالتراب لاستحالۃ ان یقال الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم خلقوا من شئی نجس وھذا لان المستحیل من غذاء الحیوان انما یکون نجساً اذا کان یستحیل الی نتن وفساد والمنی غیر مستحیل الی فساد ونتن فھو کاللبن والبیضۃ۔ (مبسوط جلد اول صفحہ ۸۱)

امام شافعی منی کو پاک کہتے ہیں حدیث ابن عباس کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ انبیاء کرام بھی اسی سے پیدا ہوئے کھانے کی جس چیز میں بدبو پیدا نہ ہو وہ پاک ہے پس وہ منی مثل دودھ اور انڈے کے ہے۔

او وہابی پھولوں کو سونگھنے والو! کبھی اس دودھ انڈے (منی) کا مزہ چکھنا چاہو تو اپنے چچیرے بھائیوں (شافعیوں) کی دعوت قبول کرلینا۔

(نوٹ) ع۹۔ ع۱۰۔ ع۱۱ ملتوی۔

ع۱۲۔ عورت کی شرمگاہ کا پانی پاک ہے۔ فقہ محمدیہ کلاں صفحہ ۱۴۱ سطر ۲۲ و کنز الحقائق وحید الزمان صفحہ ۱۶ عبارت بعینہ رطوبت الفرج والخمر وبول الحیوانات لا تنجس عندنا"

جواب ع۱۲ فقہ محمدیہ میں نہیں ملا مگر کنز الحقائق میں ہے تمہارے پاس اگر کوئی دلیل ان چیزوں کی نجاست پر ہے تو پیش کرو ہم مصنف کے ہمراؤں تک اسے پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ بول الحیوانات کی بابت وہی حدیث سند ہے جس کو ہدایہ میں بھی نقل کیا گیا ہے۔

لا باس ببول ما یوکل لحمہ

جس جانور کا گوشت کھایا جائے اس کے بول سے خوف نہیں۔

ع۱۳۔ "دس عورتوں کو ایک نکاح میں رکھنا ایک مرد کو درست ہے۔ نبی کی کوئی تخصیص نہیں۔ عرف الجادی صفحہ ۱۱۵"

جواب ع۱۳ - دس تک کیا اٹھارہ تک کہو اور ثبوت دیکھنا ہو تو تفسیر کبیر میں زیر آیت مثنیٰ وثلاث دیکھو اور اپنے قصور علم کا اعتراف کرو۔

ع۱۴۔ "مرزا کافر نہیں فقط فریبی ہے اور اس کا دعویٰ غلط ہے۔ پرچہ اخبار اہلحدیث۔ ۱۷۔ اگست ۱۹۱۰ء"

جواب ع۱۴۔ جھوٹ ہے، افترا ہے، بہتان ہے۔ سنو! اہلحدیث (۱۷۔ اگست نہیں) ۱۶۔ اگست میں سوال وجواب یوں لکھا ہے:۔

س۔ مرزا غلام احمد کے حق میں کیا اعتقاد رکھنا چاہئے؟

ج۔ مرزا قادیانی مدعی نبوت کاذب ایک دجال ہے ۱۶۔ اگست ۱۹۱۰ء۔

حدیث شریف میں مدعیان نبوت کو دجال کہا گیا ہے۔ پڑھو حدیث ثلاثون دجالون کلھم یزعم انہ نبی اللہ جو لفظ حدیث میں ہے وہی ہم نے کہہ دیا۔ تم کو اور تمہارے پیش رو کو پسند نہ آئے تو اپنے ایمان کی خیر مناؤ۔

ناظرین ان عقل کے مالکوں سے پوچھو کہ کیا "دجال" "کافر" سے کم ہے کیا "دجال" "کافر" سے بدتر نہیں؟ پھر یہ کیا ستم ہے جو ان بہتان گروں نے روا رکھا ہے۔

فَاَتٰلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝

معیار حق۔ تقلید کی تردید میں بینظیر کتاب مصنفہ مولانا (شیخ الکل) سید نذیر حسین محدث دہلوی۔ قیمت ۱۲ر (دفتر اہلحدیث)

(ربوٹ) ۱۵ ملتوی۔

۱۶ : سوتیلی دادی کا نکاح پوتے سے جائز ہے۔
پرچہ اہلحدیث ثناء اللہ مورخہ ۱۱ رمضان ۱۳۳۵ھ

جواب ۱۶ - جھوٹ بکتے ہو۔ تمہارے پیشرو نے دانستہ جھوٹ کہا اور تم کو جھوٹ میں پھنسایا یہاں تک کہ تاریخ اور سنہ بھی تم نے غلط لکھا۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ مسئلہ رمضان ۱۳۳۵ھ میں غلط چھپ گیا تھا جس کی اصلاح ۳ - شوال ۱۳۳۵ھ مطابق ۷ - اکتوبر ۱۹۱۰ء کے اہلحدیث میں فوراً کر دی گئی جس کو تمہارے پیشرو خوب دیکھ چکے ہیں مگر ٹیڑھی جوتی میں ٹیڑھا پیر چلا جاتا ہے۔

۱۷ : مشرک کی اقتداء نماز میں درست ہے۔
اخبار اہلحدیث ۲۹ ۱۹۱۵ء۔ گویا ہندو کے پیچھے ان کی نماز جائز ہے۔

جواب ۱۷ - جھوٹ بکتے ہو اور بہتان لگاتے ہو جھوٹ کی پردہ پوشی کے لئے تم نے اخبار کی تاریخ نہیں لکھی۔ ہاں سنو! جہاں ایسا لکھا ہے وہاں قائل اسلام مشرک (تمہارے جیسا) مراد ہے۔ ہندو مشرک منکر اسلام مراد نہیں۔ اپنا الزامی دعویٰ اخبار اہلحدیث میں دکھا دو تو ایک روپیہ انعام لو۔

۱۸ : ثناء اللہ کا عذاب قبر سے انکار۔
تفسیر ثنائی ص ۱۰۰۔ جو صراحۃً کفر ہے۔

جواب ۱۸ - جھوٹ محض بہتان اسی لئے تم نے تفسیر ثنائی کا مکمل حوالہ (جلد مع صفحہ) نہیں دیا۔ ہم تم کو اس کی تردید کا حوالہ دیتے ہیں۔ زیر آیت النار یعرضون علیہا غدوًا وعشیا۔ تفسیر ثنائی دیکھو۔

۱۹ - لوح محفوظ و تقدیر الٰہی کا انکار۔ تفسیر ثنائی عربی ص ۱۲۹ و ص ۱۲۶ و ص ۲۵ و ص ۳۶۹۔

جواب ۱۹ - محض جھوٹ اور افترا ہے جس سے تم نے سنا یا سیکھا ہے اس نے بھی افترا کیا۔ سچے ہو تو عبارت پیش کرو اور جواب لو۔

۲۰ : ثناء اللہ کو جن علماء نے بوجہ تصنیف تفسیر ثنائی کے کافر و بیدین قرار دیا جن میں عبد الحق عبد التواب سلطان محمود بھی ہیں اگر ملاحظہ کرنا ہو تو رسالہ اربعین غزنوی ص ۱ تا ص ۳ ملاحظہ فرما دیں۔

جواب ۲۰ - محض جھوٹ بکتے ہو تفسیر ثنائی پر کسی نے کفر کا فتویٰ نہیں دیا۔ ہاں ذرہ اپنی اور اپنے پیشرو کی علمیت تو دیکھو کہ تمہاری عبارت کی ترکیب کیا ہے (جن علماء نے) اس جن کی خبر کیا ہے جسے اتنی بھی خبر نہیں وہ بھلا ہمارے اس باریک سوال کا جواب کیا دے سکتا ہے۔
عقل بڑی یا بھینس؟ (باقی)

قادیانی مشن

مولٰنا ثناء اللہ صاحب کا کھیت پھل لا رہا ہے

(از قلم عبد الخالق ڈیردی سابق واعظ اہل حدیث کانفرنس دہلی)

ناظرین آج آپ کے سامنے ایک خاص نمبر ہے۔ مختلف مضامین زیر نظر ہونگے لیکن اصل یہ ہے کہ یہ تمام کاروائی بحیثیت مضمون و مناظرہ خواہ وہ کتاب قادیانی مذہب مصنفہ الیاس برنی کی صورت میں ہو یا تصنیفات معماری کے رنگ میں تحفظ انجمن ہو یا جمعیت احرار کی صورت میں یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ بنیاد دراصل جو آخری فیصلہ کی صورت میں منجانب اللہ قائم ہو ظاہر ہوئی وہ مولانا فاتح قادیان کا وجود اقدس ہے باقی سب اسی کی فروع اور شاخیں ہیں جس طرح کہ پنجاب کے طول و عرض میں کوئی بھی مدعی نبوت ہو وہ مرزا صاحب کے کھیت کا پھل ہے کیونکہ آپ ہی سے باب نبوت مفتوح ہوا ہے!

مرزا صاحب کا ارشاد | فرماتے ہیں یہ انتشار نبوت اس حد تک ہوگا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائیگا اور نابالغ بچے بھی نبوت کرینگے اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے۔ (ضرورت الامام ص ۵)

پس ہماری نگاہ میں نہیں بلکہ تمام با انصاف اور بصیرت افروز نگاہوں میں جس طرح احمد نور کابلی، بوٹا جہلمی عبد اللہ تیماپوری وغیرہم مدعیان نبوت مرزا صاحب کے کھیت کا پھل ہیں بعینہٖ اسی طرح جماعتی رنگ میں ہو خواہ انفرادی حالت چھوٹی ہو یا بڑی جمعیت پنجاب میں ہو یا دکن میں جو بھی قادیانی نبی کے متعلق کام ہے یا آئندہ ہوگا وہ حضرت فاتح قادیان کا ثمرہ ہے۔ ؎

؎ اس اعلان کے بعد مرزا صاحب دو سال کے اندر فوت ہو گئے اگر موت نہ آتی تو ضرور تکمیل تک کام پہنچتا۔ تعجیل موت نے سب کام خراب کیا مرزا صاحب کا کیا قصور۔

اے باد صبا ایں ہمہ آوردۂ تست

اظہار مقصد | اس مختصر مگر ضروری تمہید کے بعد میری خادمانہ التجا صرف یہ ہے کہ ہم مرزا صاحب آنجہانی پر منصفانہ نگاہ ڈالتے ہیں تو آپ کا مقصد تشریف آوری صرف خدمت اسلام پر مبنی نہیں بلکہ آپ نے اس کی تکمیل کو اپنا معیار صداقت ٹھہرایا ہے مرزا صاحب فرماتے ہیں:۔ "میرے آنے کے دو مقصد ہیں اولاً مسلمان اصل اسلام پر قائم ہو جائیں۔ ثانیاً عیسائیوں کیلئے کسر صلیب ہو اور ان کا مصنوعی خدا نظر نہ آوے دنیا اس کو بھول جائے خدا واحد کی عبادت ہو۔ (الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۵ء)

مرزا صاحب نے مختلف مقامات پر خود اس کی تشریح کر دی ہے تاکہ فرمان جناب شرمندہ احسان اغیار نہ ہو بلحاظ اختصار دو حوالے درج ذیل ہیں۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں:۔ "مسیح موعود جس کے نام سے میں آیا ہوں اس کے زمانہ میں تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جاوینگی اور ایک ہی مذہب اسلام ہو جائیگا" (چشمہ معرفت ص ۸۳) خبر دے ہے کہ اختلاف اور فرقہ بندی کی موجودہ عداوت مسلمانوں سے نہیں بلکہ تمام اقوام عالم کا اختلاف مٹ کر فقط اسلام کی اصل تصویر دنیا کے سامنے قائم ہو یعنی فقط ایک ہی مذہب اسلام ہو۔

(۲) "میرا کام جس کے لئے میں کھڑا ہوں یہ ہے کہ میں عیسٰے پرستی کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر قائم کروں پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں

نوٹ: یہ مضمون اہلحدیث کے مرزا نمبر میں شائع نہ ہو سکنے کے باعث آج درج کیا جاتا ہے۔ (مدیر)

پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود کو کرنا چاہیئے تھا تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مرگیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔ غلام احمد بدر قادیان ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء)

ناظرین! آپ کے اعلان سے صاف ظاہر ہے کہ اس دن ۱۹۰۶ء تک یہ دونوں حقیقی مقصد ظہور میں نہیں آئے اور مئی ۱۹۰۸ء کو حضور واصل آنجہانی ہوئے یعنی کیا مسلمانوں کی اصلاح ہوئی عام مسلمان تو درکنار خود مریدوں کی بھی اصلاح نہ کر سکے۔ سنئے! مرزا صاحب کی شہادت ہم پیش کرتے ہیں:۔ "ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاکدلی اور پرہیزگاری اور للہی محبت باہم پیدا نہیں کی میں انہیں سفلہ اور خود غرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنیٰ خود غرضی کی بنا پر لڑتے ہیں اور ایک دوسرے سے دست بداماں ہوتے ہیں بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں وغیرہ اشتہار ملحقہ شہادۃ القرآن صـ)

آئیے! اصول اسلام کے ماتحت آپ کو بتلاؤں کہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ کا نقشہ آنجناب صلعم نے کیا بتلایا ہے ولتذ ھبن الشحناء والتباغض والتحاسد ولیدعون الی المال فلا یقبلہ احد۔ مشکوٰۃ باب نزول المسیح) مسیح موعود کے زمانہ میں لوگوں کے بغض و حسد دور ہو جائیں گے اور مال کی طرف بلائے جائیں گے کوئی قبول نہ کریگا۔

اب آپ ذرا عیسٰی پرستی کے ستون کو دیکھئے کہ کہاں تک کمزور ہوا۔ اس کے لئے مردم شماری ۱۹۱۱۔۲۱۔۳۱ کی بالترتیب شاہد ہے کہ عیسائی آبادی بڑھ رہی ہے۔ کیوں نہ ہو مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے پچاس الماریاں کتب حکومت کی تائید میں لکھیں اور اسلامی ملک میں بکثرت شائع کیں۔ یہی وجہ ہے کہ عیسائی آرگن بہانگ دہل کہہ رہا ہے کہ قادیانی نبی عیسائیت کا مبلغ ہے۔

"قادیانی اور لاہوری دوستو! غور سے سنو۔ آجتک مسلمان یہ مانتے رہے کہ حضرت عیسٰی کو یہودیوں نے صلیب نہیں دی مگر مرزا جی کہتے ہیں کہ انہوں نے مصلوب کیا اور یہ سمجھ کر دفن بھی کر دیا کہ وہ مرگئے۔ مگر دراصل وہ صلیب پر مرے نہ تھے بلکہ مردہ سا ہوگئے تھے یعنی مسیحیوں کا سارا عقیدہ مان گئے صرف سا کی کسر رہ گئی ہے اب ہمیں مسلمانوں کو یہ منوانا آسان ہوگیا کہ حضرت مسیح مصلوب ہوگئے اور اسی پر تمام مسیحی دین کا مدار ہے کیونکہ پولوس رسول کہتے ہیں اگر مسیح مصلوب نہیں ہوا تو تمہارا ایمان بے فائدہ ہے۔ ۴۰ کروڑ مسلمانان عالم کو مسیح کی مصلوبیت منوانے والے قادیانی نبی خدا جانے کس منہ سے کہتے پھرے کہ میرے دم سے تمام ونشان مسیحیت مٹ جائے گا۔"

(المائدہ لاہور ۱۹۳۵ء)

قادیانی دوستو! کیا اب بھی میدان مناظرہ میں آکر بولوگے کہ مسلمان عیسائیوں کا خدا زندہ بتلا کر عیسائیت کی امداد کر رہے ہیں۔ یہ وہ بات ہے کہ حضرت فاتح قادیان ایدہ اللہ نے مدتوں پہلے فرمائی تھی کہ عیسائیت کی بنیاد کفارہ پر ہے چونکہ مسیح مصلوب نہیں ہوا اس لئے کفارہ باطل ہے نہ بانس ہونہ بانسری بجے۔ کیا اب شہد شاھد من اھلھا کے باوجود بھی انکار پر مصر رہو گے۔ انصاف سے کہنا عیسائیت کے مروج اور مبلغ آپ ہیں یا مناظر اسلام۔

اب نتیجہ ناظرین پر چھوڑتا ہوں کہ مرزا صاحب آنجہانی نے اسلام کی کتنی خدمت کی اور اپنے اصول مقررکردہ کے مطابق کہاں تک کامیاب ہو کر تشریف لے گئے۔ جلدی میں یہ نہ کہہ دینا سے

بنے کام کیونکر کہ ہے سب کار الٹا
ہم الٹے بات الٹی یار الٹا

اب دوسری چیز اسلامی توقیر و تعظیم ہے وہ دیکھنے میں مغائرت کثیرہ کے ساتھ نہیں بلکہ سرزمین قادیان میں بالکل کالعدم ہے یا دوسرے لفظوں میں اسلام اور ہادی اسلام سے کھلی عداوت ہے یہی وجہ ہے کہ قادیانی پریس کا ضروری اور بہترین شغل صرف مخالفت اسلام ہے۔ ایک دو حوالے درج ذیل ہیں:۔

"حضرت مسیح موعود کا ذہنی ارتقا آنحضرت صلعم سے زیادہ تھا اس زمانہ تمدنی ترقی زیادہ ہوئی ہے اور یہ جزوی فضیلت ہے جو حضرت مسیح موعود کو آنحضرت صلعم پر حاصل ہے۔ نبی کریم کی ذہنی استعدادوں کا پورا ظہور بوجہ تمدن کے نقص کے نہ ہوا ورنہ قابلیت تھی۔" (قادیانی ریویو مئی ۱۹۲۹ء)

(۲) "یہ بالکل صحیح ہے کہ ہر شخص ترقی کرسکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پاسکتا ہے حتیٰ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ سکتا ہے" (ڈائری خلیفہ قادیان ۱۹۲۲ء)

(۳) "میرا ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود اس قدر رسول کریم کے نقش قدم پر چلے کہ وہی ہو گئے۔ ولیکن کیا شاگرد استاد کا مرتبہ ایک ہو سکتا ہے گو شاگرد علم کے لحاظ سے استاد کے برابر ہو جائے کہ جو کچھ رسول کریم کے ذریعہ سے ظاہر ہوا وہی مسیح موعود نے کر دکھایا اس لحاظ سے برابر بھی ہوسکتا ہے۔" (ذکر الٰہی صـ)

ناظرین! یہ ہے نفخ منہ خار دار زقوم قادیانی نبی کا درخت جس کے ترشح سے دنیائے اسلام ہر وقت بیزار اور متنفر ہے خدا جانے یہ لوگ کس منہ سے عوام کو کہتے ہیں کہ ہم خدمت اسلام کر رہے ہیں صاف کیوں نہیں کہتے کہ شاہ دین کی طرح جلسہ قادیان کو ظلی حج قرار دیکر لوگوں کو مکہ اور مدینہ منورہ سے ہٹا کر قادیان کو کعبہ بنانا مقصود اصلی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ مرزا نمبر کے لئے فقط یہی کافی ہے کہ حضرت فاتح قادیان زندہ ہیں اور آپکا آخری فیصلہ شان ایزدی کے ساتھ خوب پھل لا رہا ہے۔ اصلھا ثابتٌ و فرعھا فی السماء۔ زندہ باد۔ واللہ یھدی الیہ من یشاء

ٹ لاہور اور قادیان کے دو مرکز صرف مرزا صاحب کے لئے مصدق بنے ہوئے ہیں تاکہ کسی منکر کو انکار کی گنجائش باقی نہ رہے۔ ۱۲

ٹ کیا قادیان میں کوئی روپیہ قبول نہیں کرتا؟ الا خلیفہ اور اس کے اتباع۔ منہ

ٹ یعنی وفات مسیح پر جس پر تمام قادیان کا بیت المال خرچ ہوتا ہے اور مسلمانوں کو مسیحی پادریوں کے لئے مستعد کیا جاتا ہے۔ منہ

ٹ اس واسطے پچاس الماریاں پر کہیں منہ

ٹ ان الفاظ کو نہایت غور سے پڑھو ۱۲۔

ٹ "اہلحدیث" بتلائے کہ تمدن سے کیا مراد ہے جو حضور صلعم اور عہد فاروقی میں نہیں تھا اور آج محکومیت کے باوجود قادیانی احباب پر محیط ہے۔ ۱۲

تحریر پاکٹ بک، مرزائیت کی تردید ... (۴۳۰) تصنیف ... (بحوالہ اہلحدیث امرتسر)

عرس

بسلسلہ ۱۹ جولائی ۳۵ء

عرس کے متعلق بڑے وسیع پیمانے میں اشاعت کرنے کا ارادہ ہے۔ شعراء سے درخواست کی گئی تھی کہ اردو اور پنجابی زبان میں عرس کی خرابیاں نظم کرکے بھیجیں۔ مولوی سلیمان صاحب چکر دھر پوری کی نظم ۱۲-۱۹ جولائی کے اہلحدیث میں درج ہوئی ہے اس کا بقیہ آج درج ہے۔ شعراء کشمیر اور پنجاب خاموش ہیں اپنی زبان کے جوہر کیوں نہیں دکھاتے۔ یہ بات کئی دفعہ لکھی گئی ہے کہ لاہوری زبان ملتان سے ورے ورے خوب سمجھی جاتی ہے۔ ملتان اور ملتان سے پرے پنجاب کے لئے الگ نظم چاہئے جو ڈیرہ غازی خان کے سخی سرور وغیرہ کے عرسوں میں تقسیم ہو کر مفید ہو۔ خدا کے بندو! خدائی آواز پہنچاؤ، آگے بڑھو۔

نوٹ ہمارا مقصد سارے ہندوستان بلکہ ساری دنیا میں توحید پھیلانا ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ ہمارے ہاں سوائے اردو، پنجابی اور بمشکل کشمیری کے کسی اور زبان کی طباعت کا انتظام نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اہالی بنگال، گجرات اور مدراس وغیرہ سے ہم سفارش کرتے ہیں کہ وہ بھی اس کام کو اپنے ہاں انتظام سے کریں۔ ہم سے جو امداد چاہیں گے حتی الوسع دی جائیگی۔ (مدیر)

کوئی کہتا ہے اس کا تو کوئی منکر نہیں ہوگا
کہ بے زینے کوئی چھت پر مکاں کے چڑھ نہیں سکتا
یہی مطلب ہے اللہ کے پیاروں سے وسیلہ کا
کہ یہ زینے ہیں اللہ تک رسائی کے لئے گویا
لگے یہ دین کے اندر بھی عقلی گھوڑے دوڑانے

کوئی کہتا ہے یہ دستور ہے دنیا میں ہر اک جا
کہ خود کہہ کر کسی سے کام جب اپنا نہیں بنتا
تو طالب انساں ہوتا ہے محتاج انساں سے سفارش کا
پھر اس دستور سے کیسے ہے دربار خدا بالا
سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ کیا کہتے ہیں مُلا نے

ہو دنیاوی ضرورت تو کہیں ہر اک سے جا کر
یہ پیش انساں لیکر جائیں فریادوں کا اک دفتر
مگر اللہ کے پیاروں سے کہیں ہم تو یہ شرک گر
کہا کرتے ہیں دنیا میں گناہ اس سے نہیں بڑھکر
سمجھ تو خود نہیں انکو ہمیں آئے ہیں سمجھانے

ہیں رسم و قاعدے دنیا کے دنیا کیلئے ہی کیا
نہیں بلکہ غلط ہے قول ایسا کہنے والوں کا
نمونے ہیں یہ دربار خدا کی رسم کے گویا
ہے دستور ایک دونوں کا ہو دنیا یا کہ ہو عقبیٰ
یہ سمجھائینگے کیا ہم کو ہمیں آئے ہیں بہکانے

غرض باتیں بناتے ہیں یہ یونہی جی سے گھڑ گھڑ کر
رہا قرآن و سنت کا نہ اب کچھ بھی اثر دل پر
کوئی پوچھے کہ کچھ بھی ہے اگر دل میں خدا کا ڈر
تو ہم کو یہ دکھا دو تم کہیں قرآن کے اندر
کہ جو کچھ کہہ رہے ہو تم وہ فرمایا ہے اللہ نے

خدا کے پاس لیکر کب گئے تم مدعا اپنا
کہ تم کو کہہ دیا اس نے تمہاری میں نہیں سنتا
تمہیں لازم نہ تھا آنا مرے دربار میں تنہا
وسیلہ لیکر آنا تھا یہاں میرے پیاروں کا
بغیر اس کے نہیں سنتا میں بندہ خواہ کچھ جانے

وسیلہ تو ہے یہ در اصل اللہ تک رسائی کا
کہ انساں خاص اللہ کو ہی سمجھے کارساز اپنا
سمجھتا ہے اگر انساں ٹھیک اللہ کو ایسا
تو یہ اس تک رسائی کا وسیلہ بھی ہے اور زینہ
وسیلہ یہ نہیں ہے کہ بزرگوں کو خدا جانے

کسی ایسی ضرورت کا کسی انسان سے کہنا
کہ ہو انسانی طاقت میں رفع بھی اس ضرورت کا
تو انساں کا اک انساں سے طلبگار مدد ہونا
تمہارے مدعا کو ہیچ کہو کرتا ہے ثابت کیا
ہیں معنی اسکے اہل قبر کو حاجت روا جانے ؟

دعا کر نیکو کہنے کا خدا سے کس کو ہے انکار
مگر زندہ ہوں جن سے اسکا کرنا ہو تمہیں اظہار
ہے ظاہر یہ کہ موتیٰ سے بجز کہنا ہی محض بیکار
سنا سکتے نہیں ان کو ہم اپنا مدعا زنہار
کہ کی لا تسمع الموتیٰ ہمیں تعلیم اللہ نے

کوئی کہتا ہے نجومی کرے گر غیب کا اظہار
تو کرلے ہر کوئی بے عذر ایسے علم کا اقرار
مگر اللہ کے پیاروں پہ عیاں ہوں غیب کے اسرار
تو منکر صاف کر دیں انہیں ایسی بات کا انکار
پھر ان کی ایسی نادانی کو کوئی کس طرح مانے

یہ مانا جیسا کہتے ہو ہے علم نجم ایسا ہی
مگر اک علم ہے یہ تو مسلّم ہے جو تم کو بھی
جسے لاریب کر سکتا ہے حاصل جس کا چاہے جی
بہ آسانی ہر اک انساں بن سکتا ہے نجومی
مگر کس نے کہا نجومیوں کا قول سچ جانے

کوئی کہتا ہے جانا گر عبث ہوتا مزاروں پر
نہ ہوتا فائدہ اہل مزاروں سے اگر کہہ کر
تو کیسے بامراد آتا بھلا انساں واپس گھر
تھا نا ممکن کہ ہوتا دامن مقصود پُر گوہر
جب ایسی بات ہے تو کیوں نہ ان کی منتیں مانے

بہت بہتر اگر سمجھا دو از راہ کرم یہ بھی
کہ کرتا ہے مرادیں کون پوری بت پرستوں کی
شجر کے پوجنے والے بھی پاتے ہیں مراد اپنی
تو کیا سچ ہے کہ پاتے ہیں شجر کے پوجنے سے ہی
بتا دو کیا انہیں بھی کوئی اب حاجت روا مانے ؟

عیاں ہے یہ کہ مشرک بھی اسی دنیا میں ہیں آباد
شجر کو اور حجر کو مان کر معبود ہیں وہ شاد
ہر اک رنج و مصیبت میں انہی سے کرتے ہیں فریاد
بظاہر ہو بھی جاتے ہیں غم و آلام سے آزاد
تو کیا مخلوق معبودوں کو ہی ان کے خدا جانے

نہیں بلکہ طلب کرکے جو غیر اللہ سے بھی ہیں شاد
کیا کرتا ہے ان کی بھی وہی اللہ ہی امداد
ہے دنیا میں ہر اک انسان اپنی رائے میں آزاد
کہ اللہ سے ہی یا مخلوق سے جاکر کرے فریاد
مگر رکھا ہے دن اک فیصلہ کا اس کے اللہ نے

ہے فعل شرک سے مشرک کے اس درجہ خدا بیزار
کہ فرماتا ہے مشرک کی نہ ہوگی مغفرت زنہار
تعجب ہے کہ مشرک اس سے پہلے تھے تو تھے اغیار
مگر ہے گرم مسلم سے بھی اب تو شرک کا بازار
لگے اپنی خوشی سے گویا قعر شرک میں جانے

راقم خاکسار محمد سلیمان سوداگر چکر دھر پور

اثبات التوحید۔ اہلحدیث کی ایک کتاب [illegible] (۳۵۱) [illegible]

مذاکرہ علمیہ

فوٹوگرافی

اطلاع مذاکرہ علمیہ کی مدت دو ماہ ہوتی ہے اس کے بعد بند۔ ۲۶ جولائی کے اہلحدیث میں مذاکرہ علمیہ بابت یمین منکر شائع ہوچکا ہے۔ اس پر بھی توجہ فرمادیں۔ (مدیر)

اخبار اہلحدیث میں چند مرتبہ تصویر کے متعلق مختلف حضرات کے مضامین شائع ہوئے لیکن موجودہ فوٹوگرافی کے متعلق کسی نے بھی نہیں لکھا۔ موجودہ دور میں دستی مصوری تقریباً معدوم ہے اور ہر جگہ فوٹوگراف سے کام لیا جاتا ہے۔ اس وقت تمام رسائل، اکثر اخبارات اور تقریباً کل علمی کتابیں فوٹوگرافی کی تصویروں سے مزین ہیں تو سوال یہ ہے کہ کیا فوٹوگراف کی تصویروں کو دیکھنا جائز ہے۔ علمی مضامین کی امداد کے لئے کتابوں میں ان کی تصویریں دے سکتے ہیں اور وہ تمام رسائل جو تصویروں سے مزین ہوتے اور ادبی خدمات کر رہے ہیں کیا ہم ان کو مطالعہ کر سکتے ہیں؟ غرض اس قسم کے بہت سے سوالات ہیں جو اکثر انسانی دماغوں میں چکر لگا رہے ہیں اور جن کا حل فوٹوگرافی کے حل پر موقوف ہے۔ میں نے حتی الوسع اسکے حل کرنے کی کوشش کی ہے لیکن صاحب قلم علماء سے درخواست ہے کہ وہ بھی اس طرف متوجہ ہوں اور اپنی تحقیق سے عوام کو مستفیض فرمائیں کیونکہ اس وقت یہ چیز ہماری زندگی کا جزو لاینفک ہوگئی ہے اور نظر انداز کر دینے کے قابل نہیں ہے۔

تصویر کی دو قسمیں ہیں ایک تو وہ جس کا ذکر حدیث شریف میں وارد ہے اور دوسری وہ جو حدیث میں مذکور نہیں ہے۔ پھر قسم اول یعنی جس کا ذکر حدیث میں ہے اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو وہ تصویر جو سایہ دار ہے مثلاً مجسمہ اور دوسری وہ جو سایہ دار نہیں ہے جیسے نقش و نگار وغیرہ۔ پہلی قسم بالکل حرام اور دوسری قسم مندرجہ ذیل حدیثوں کی رو سے مباح ہے۔ زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابوطلحہ نے یہ حدیث بیان کی رسول اللہ صلعم نے فرمایا فرشتے اس مکان میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویریں ہوں۔ بسر فرماتے ہیں ایک بار زید بن خالد مریض ہوگئے تو ہم چند اشخاص ان کی عیادت کو گئے ہم لوگ ایک ایسے گھر میں ٹھہرے جس کے پردے پر تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ میں نے عبداللہ خولانی سے کہا کہ زید بن خالد تو تصویر کے متعلق حدیث بیان کرتے ہیں تو عبداللہ نے کہا* انہوں نے یہ جملہ کہا تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نقش و نگار وغیرہ مباح ہیں ورنہ ایک حدیث کے راوی کے مکان میں مصور پردہ کیسے رہ سکتا ہے۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک پردہ تھا جسے وہ اپنے مکان کے کسی گوشہ میں لٹکائے ہوئے تھیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو یہاں سے ہٹادو کیونکہ اس کی تصویریں میری نماز میں خلل انداز ہوتی ہیں۔ دوسری روایت میں یہ بھی مذکور ہے کہ جبرئیل نے گاؤ تکیہ بنالینے کا حکم دیا اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کی تصویریں مباح ہیں۔ اگر حرام ہوتیں تو پھر جبرئیل علیہ السلام تکیے بنالینے کا حکم نہ دیتے کیونکہ حرمت کی صورت میں یا تو اس کو پھاڑ دیا جاتا یا جلا دیا جاتا۔ اس قسم کی اور بھی بہت سی حدیثیں ہیں جن سے نقش و نگار وغیرہ کی اباحت ثابت ہوتی ہے۔

تصویر کی دوسری قسم وہ ہے جو حدیث شریف اور فقہاء کے کلام میں مذکور نہیں ہے جس کو ہم فوٹوگراف یا تصویر شمسی کہتے ہیں۔ فوٹوگراف کی تصویروں میں انسانی ہاتھ کو کچھ دخل نہیں ہوتا بلکہ خود اللہ تعالیٰ ان کو اپنے آفتاب کی روشنی سے بناتا ہے اور انسان ایک حیلہ کے ذریعے ان کو اپنے قبضہ میں کر لیتا ہے۔ جیسا کہ ایک شخص اپنی تصویر آئینہ میں دیکھتا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ آئینہ میں تو تصویر دیکھنی مباح ہو اور اگر اسی تصویر کو کسی حکمت کے ذریعے باقی رکھ لیا جائے تو حرام ہو۔ آئینہ میں جو تصویر منقش ہوتی ہے اس میں اور تصویر شمسی میں کچھ فرق نہیں ہے کیونکہ فوٹوگرافی تصویر بھی در حقیقت ظلال شمسی ہے جیسا کہ آئینہ والی تصویر ہے۔ اگر میرا یہ کہنا مبالغہ نہ ہو تو میں کہوں گا کہ جو شخص کسی دیوار یا اونٹ اور بکری کے سائے کو جو آفتاب کی روشنی کی وجہ سے پڑتا ہے۔ حرام کہے تو یقیناً عقل سے خالی اور شریعت سے جاہل ہے۔ ایک انسان محض اسی سایہ کو ایک خاص قسم کے شیشہ پر منطبع کر لیتا، پھر اس کو اپنے قبضہ میں کر لیتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ فوٹوگرافی تصویریں ہمارے ہاتھوں سے نہیں بنائی جاتی ہیں اور ان تصویروں کا دیکھنا اسی طرح ہے جس طرح ہم کسی چیز کے سایہ کو دیکھتے ہیں اور ان کا اپنے قبضہ میں رکھنا اسی طرح ہے جیسا کہ ہم گائے، بیل وغیرہ اپنے پاس رکھتے ہیں۔ اس بنا پر من صور صورا والی حدیث میں جو وعید ہے اس کا مستحق فوٹوگرافر نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کی صنعت کو اس میں کچھ دخل نہیں ہے۔ اس کے جواز کا استنباط قرآن مجید کی اس آیت سے بھی ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ الم تر الی ربک کیف مد الظل ولو شاء لجعلہ ساکنا دیکھو تو خدا کیسا قادر ہے کہ اس نے ہر چیز کے سائے پھیلا دیئے اور اگر چاہے تو ان سایوں کو ٹھہرا سکتا ہے بس آج خدا نے چاہا اس لئے انسانی دماغ میں وہ حکمت پیدا کر دی جس سے ایک شخص ان سایوں کو روک لے۔ لہٰذا اس سے معلوم ہوا کہ سایہ کو روک لینا جسے ہم فوٹوگرافی کہتے ہیں کوئی حرام چیز نہیں بلکہ بعض صورتوں میں تو واجب ہے کیونکہ ان سایوں یا تصویروں پر اکثر علوم کی تعلیم موقوف ہے اور تعلیم واجب۔ لہٰذا یہ بھی واجب ہو جائیں گی کیونکہ مقدمۃ الواجب واجب مسلم اصول ہے جیسا کہ وجوب صلوۃ پر وجوب وضو متفرع ہے یا جیسا کہ امام شافعی کے نزدیک غسل ذراع کے ساتھ غسل مرفق بھی واجب ہے کیونکہ اس کے بغیر غسل ذراع ہو نہیں سکتا یا یوں سمجھئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ والسماء ذات البروج وقدرہ منازل۔ تو جب تک برج اور منازل کی تصویریں ہمارے سامنے نہ ہوں گی کس طرح ہم ان کو سمجھ سکتے ہیں اور پھر ہمارے سامنے خدا کی حکمت اور قدرت کا ظہور کس طرح ہو سکتا ہے۔ ہاں جب ہم ان تصویروں کو ملاحظہ کریں گے تو خدا کی قدرت ہماری سمجھ میں آجائے گی جس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ ہماری توحید بالکل ٹھوس اور مضبوط

* کہ باطل ٹھیک لیکن ساتھ ہی الا رقماً فی ثوب بھی تو کہا تھا کیا تم نے نہیں سنا میں نے کہا نہیں، عبداللہ نے کہا

ظفر المبین فی رد مغالطات المقلدین۔ مقلدین کے (۳۰۶) اعتراضات کے جوابات۔ قیمت ۱۲ (دفتر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

ہو جائے گی اور ہم صحیح معنے میں خدا کے شکر گزار ہونگے۔

مذکورہ بالا تحریر سے منتج ہوا ہوگا کہ فوٹو گرافی دو بہت بڑے اہم اسباب کی وجہ سے نہ صرف جائز بلکہ واجب ہے۔ اولاً توحید و شکر۔ دوم تعلیم۔ یہی دونوں چیزیں ایک انسان کے لئے اہم بالذات اور مقصود بالذات ہیں۔ پھر تصویر کشی کس طرح حرام ہو سکتی ہے۔ بالفرض اگر یہ بھی تسلیم کر لیا جائے کہ جواز تصویر کی حدیث اور ابو طلحہ کی حدیث میں الا رقما فی ثوب نہیں وارد ہوا تو کیا پھر بھی فوٹو گرافی مطلقاً ممنوع ہوگی۔ ہرگز نہیں۔ اس دلیل کو غور سے ملاحظہ فرمایئے۔ ایک حدیث ہے لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب او صورۃ۔ فرشتے اس مکان میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویریں ہوں۔ اس حدیث میں رسول اللہ صلعم نے نفس حرمت کے اعتبار سے کتا اور تصویر دونوں کو مساوی قرار دیا لیکن دوسری حدیث میں شکاری کتے یا بھیڑ بکریوں کی حفاظت کے لئے جو کتے رکھ لئے جائیں ان کی اجازت فرمائی۔ اس کی وجہ یہی ہو سکتی ہے کہ یہ دونوں قسم کے کتے ہمارے لئے مفید ہیں۔ کیونکہ ہم ان سے اپنی بکریوں کو خطرناک جانوروں سے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ جب ان کتوں کے ایک محض معمولی فائدے کی وجہ سے رکھنے اور استعمال کرنے کی اجازت ہے تو فوٹو گراف کی تصویریں جو ہمارے لئے کتوں سے ہزاروں درجہ مفید تر ہیں کیا عموم حرمت تصویر سے مستثنیٰ نہیں کی جا سکتیں جس طرح مفید کتے عموم حرمت قلب سے مستثنیٰ کئے گئے۔ اکثر حالتوں میں انسان کی زندگی انہیں تصویروں پر موقوف ہے۔ آج یورپ، امریکہ، جاپان والوں نے ایسے علوم حاصل کر لئے ہیں جن سے اکثر قومیں جاہل ہیں۔ ان لوگوں نے ثابت کیا ہے کہ حیوانات کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو وہ جن کو ہم دیکھتے ہیں اور دوسرے وہ جو ہماری نظروں سے مخفی ہیں۔ مخفی حیوانوں کے اعتبار سے ظاہر حیوان بالکل کم ہیں۔ یقین کیجئے کہ زمین کے تمام ظاہر حیوان، ان دقیق حیوانوں کی تعداد کے مساوی نہیں ہو سکتے جو اس انسان کے جسم میں موجود ہوتے ہیں جو طاعون یا چیچک یا ٹائیفائڈ بخار میں مبتلا ہو۔ یہ تمام بیماریاں انہیں چھوٹے اور دقیق حیوانوں سے پیدا ہوتی ہیں جن کو ہم جراثیم کہتے ہیں ان خطرناک جانوروں سے بچنے کے لئے علماء یورپ نے ان جراثیم کا فوٹو لیا اور ان کو اصلی حجم سے لاکھوں بار بڑا کر کے انسانی دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اس طرح کرنے سے ان حضرات نے خدا کے ہزاروں۔ لاکھوں بندوں کو خوفناک مصیبت سے بچا لیا اور اس طرح حفظان صحت کی تدابیر اختیار کیں کہ ہر ایک ملک کی مردم شماری میں قابلقدر اضافہ ہو گیا۔ اگر یہ لوگ ان جراثیم کی تصویر نہ لیتے تو کون یقین کرتا جس کا یہ انجام ہوتا کہ یہ جراثیم اپنا کام نہایت آسانی کے ساتھ کر سکتے۔ غور کیجئے کہ فوٹو گرافی کے ایک عمل سے کس قدر خدا کی حکمت کا ظہور ہوا اور اس کی تدبیر کس طرح ہمارے سامنے جلوہ گر ہو گئی۔ تو پھر کیا ان تصویروں کے فائدے کتوں سے بھی کم ہیں؟ ہرگز نہیں۔ اب مسئلہ بالکل صاف ہے جب کتوں کے ایک معمولی فائدہ کی بنا پر ان کی عموم کراہت باقی نہیں رہتی تو پھر فوٹو گراف کی تصویریں باوجود اپنے بیش بہا ہزاروں فائدوں کے کیوں مطلقاً ناجائز اور غیر مباح ہو سکتی ہیں اور کیوں ان کی کراہت نہیں دور ہو سکتی؟ آپ کو معلوم ہے کہ آج دق اور سل کے مریضوں کے پھیپھڑوں کا فوٹو لیا جاتا ہے پھر اسکے مطابق علاج کر کے ان کو مصائب کے خوفناک پنجوں سے نجات دلائی جاتی ہے۔ اب کتے اور تصویروں میں فرق یا مساوات آپ کی عقل پر موقوف ہے۔ ایک تو یہ کہ بکریوں کی حفاظت کی وجہ سے بالفعل بعض کتے کی کراہت ساقط ہو جاتی ہے دوم یہ کہ مریضوں کے پھیپھڑوں کی تصویروں کی وجہ سے ازالہ مرض کیا جاتا ہے تو کیا اس صورت میں بعض تصویروں کی حرمت جس کو ہم فوٹو کہتے ہیں عموم حرمت تصویر سے ساقط نہیں ہو سکتی۔ بکریوں کی حفاظت اہم ہے یا انسان کی حفاظت۔ آپ خود سمجھ سکتے ہیں۔

جب علماء جامع ازہر سے فوٹو گرافی کے متعلق سوال کیا گیا تو وہاں کے بڑے بڑے مختلف المذاہب علماء کا متفقہ فیصلہ یہ ہوا کہ "جو تصویر حرام ہے وہ یہ ہے کہ انسان اپنے ہاتھ سے ایک ایسی صورت بنائے جو حیوان کے مشابہ ہو۔ لیکن کسی حیوان کی صورت کو شیشے کے ذریعے حبس کر لینا یہ تصویر ہی نہیں ہے اس بنا پر حرام بھی نہیں ہے جیسا کہ ایک شخص آئینے کے ذریعے اپنی صورت حبس کر لیتا ہے اور یہ حبس حرام نہیں ہے"۔ اس فتوے سے تو یہ معلوم ہوا کہ فوٹو گرافی تصویر ہی نہیں ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کیونکہ تصویر اور فوٹو گرافی دونوں کے مفہوم میں تضاد ہے۔

اب ہم آپ کے سامنے ایک دوسری آیت پیش کرتے ہیں۔ پہلے یہ آیت گزر چکی الم تر الی ربک کیف مد الظل۔ فوٹو گرافی میں دو چیزیں ہوتی ہیں۔ بڑی چیز کو چھوٹی اور چھوٹی کو بڑی کر دینا بعینہ جنگ بدر میں یہی صورت وقوع پذیر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، واذ یریکموھم اذ التقیتم فی اعینکم قلیلا۔ پھر آگے فرمایا۔ اذ یریکھم اللہ فی منامک قلیلا ولو اراکھم کثیرا لفشلتم۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے قلیل فوج کو کثیر اور کثیر فوج کو قلیل بغیر کسی کمی کے آنکھوں میں دکھایا بعینہ اسی طرح فوٹو گرافی میں بھی بغیر کسی کمی کے قلیل کو کثیر اور کثیر کو قلیل کر دیا جاتا ہے۔ اور اس سے بڑے بڑے کام انجام پاتے ہیں۔ مثلاً وہ شخص جو خلق السموات کی تفسیر لکھتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ کرۂ آسمان کی تصویر بھی تفسیر میں دے تاکہ مطالعہ کرنے والا کماحقہ خدا کی قدرت سمجھ سکے اور یہ تصویر یقیناً جراثیم سے لاکھوں بار بڑی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کفار کی آنکھوں میں کثیر کر کے دکھایا اور کفار کو مسلمانوں کی آنکھوں کے سامنے قلیل کر دیا اور خواب میں بھی رسول اللہ کی چشم مبارک میں ان لوگوں کو قلیل کر دیا۔ یہ تمام صرف اس وجہ سے کیا تاکہ مسلمان جنگ میں بزدلی نہ دکھائیں بلکہ ہمت سے کام لیں اور آگے بڑھیں۔ پھر اسلام کی اشاعت ہو۔ اسی طرح فوٹو گرافی میں بھی نباتات، حیوانات اور فلک و کواکب وغیرہم کی تصویریں چھوٹی کر کے دکھائی جاتی ہیں تاکہ انسان خدا کی قدرت و حکمت سے واقف ہو اور علوم حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ غرض مسلمانوں کی آنکھوں میں جیش کفار کی تصغیر نشر علم کے لئے ہوئی کیونکہ اسلام کی اشاعت میں اشاعت علم ہے۔ اسیطرح فوٹو گرافی

حسن البیان ۔ مصنفہ مولانا عبدالعزیز ... رحیم آبادی (۳۷۸) ...

ahmadimuslim.de

میں بھی چیزوں کی تصغیر نشر علم کے لئے ہوتی ہے۔ دونوں کا مقصد ایک ہی ہے پھر تصویر کشی کس طرح حرام ہو سکتی ہے؟ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید میں جنگ بدر والی آیتوں سے باشارۃ النص خدا کا یہی مقصود ہے کہ مسلمان بھی حسب موقعہ اسی طرح سے کام لیں بڑے کو چھوٹا اور چھوٹے کو بڑا کر کے دکھائیں تاکہ دراست میں کمال حاصل ہو اور یہ بغیر فوٹو ہو نہیں سکتا۔ لہٰذا مذکورہ بالا آیت سے باشارۃ النص فوٹو گرافی کا ثبوت ملتا ہے۔ پھر اس کو کس طرح مطلقاً حرام کہا جا سکتا ہے؟

تصویر سے متعلق جو قدیم شبہات کئے جاتے تھے وہ سب آج باد ہوا ہیں اور اس وقت ایک متخصص کے نزدیک ان کا وزن کچھ بھی نہیں ہے۔ فافہم وما یعقلہا الا العالمون۔ (عبید الرحمٰن رحمانی دربھنگوی پروفیسر جامعہ عربیہ دار السلام عمر آباد)

اہلحدیث شرعی نکتہ نگاہ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تصویر کے منع کی وجہ دستی صنعت نہیں بلکہ نفس تصویری ممنوع ہے تاکہ مسجود نہ ہو جائے۔ مضمون نگاران اس نکتہ کو ملحوظ رکھ کر جو چاہیں لکھیں دو ماہ تک مدت ہے۔

مسلمانوں کی تباہی کا صحیح علاج

از قلم محمد حسین شاکر متعلم مدرسہ دار السلام عمر آباد، مدراس

برادران ملت! اگر دنیا کے چاروں جانب نظر غائر سے دیکھا جائے تو مسلمان، اقتصادی، معاشرتی، اخلاقی اور تمدنی غرضیکہ ہر حیثیت سے تباہی اور قعر ذلت میں پڑے ہیں۔ دنیا میں سب سے زیادہ ذلیل قوم آج اگر کوئی قوم ہے تو صرف قوم مسلم ہے۔

ناظرین! کیا وجہ ہے کہ مسلمان قعر ذلت میں پڑے ہیں کیا اسلام ان کو تباہی کی طرف لے جاتا ہے یا وہ خود اسلام کے قوانین پر عمل پیرا نہ ہونے کی وجہ سے تباہ و برباد ہو رہے ہیں؟ ناظرین! میں کہوں گا کہ اسلام کبھی بھی ان کو تباہی اور بزدلی کی تعلیم نہیں دیتا۔ ہاں مسلمان خود اسلام کے قوانین مقدسہ پر عمل پیرا نہ ہونے کی وجہ سے تباہ و برباد ہو رہے ہیں۔ اگر اسلام تباہی اور بزدلی کی تعلیم دیتا تو ہمارے اسلاف کو اتنی ترقی کیونکر ہو سکتی تھی۔ عرب کی وہ وحشی قوم جن کی حالت بیان کرنا گویا پانی کو ٹھنڈا اور آگ کو گرم کہنا ہے دیکھئے! مگر وہی جب اسلام کے قوانین اور اللہ کے احکام پر عمل پیرا ہوتی ہے تو کس قدر ترقی کرتی ہے۔

اسلام اور اللہ کا تو یہ حکم تھا کہ ایک دوسرے کی برائی نہ کرو۔ آپس میں ایک دل ہو کر رہو جماعت میں تفرقہ نہ کرو۔ ایک امیر کا حکم مانو۔ اپنی جماعت و ملت کی حفاظت اور بقا قومی کے لئے جان کی قربانی کرو، ایثار کرو، اپنے مقاصد میں تعلیمات اسلامیہ کی تبلیغ میں اگر کوئی رکاوٹ ہو تو وطن کو ترک کرو۔ اولاد کی پرواہ نہ کرو مال و متاع کو حقیر سمجھو، دشمن سے پیٹھ نہ پھیرو، دنیا کی لذتوں کو چھوڑ دو، شہوتوں کو مطیع کرو، کائنات عالم اور قوانین فطرت کا مطالعہ کرو۔ کان آنکھ اور ذہن کا صحیح استعمال کرو، نماز کی پابندی کرو، ایک مرکز پر جمع ہو جاؤ نفس کو قابو میں رکھو، غیبت نہ کرو، وعدوں کو پورا کرو، دنیا میں غالب بن کر رہو وغیرہ وغیرہ۔ یہی وہ مقدس احکام ربانی تھے جن پر عمل پیرا ہونے کی وجہ سے لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ عرب جو شرک و بت پرستی میں رہنے کے باعث ایک مدت سے اپنی اخلاقی اور روحانی قوتوں کو کھو چکے تھے۔ مساوات و اخوت کے بجائے شقاق و نخوت میں سرشار تھے اور کل حزب بما لدیہم فرحون کی ایک زندہ تصویر تھے۔ ان قیود و بند سے آزاد ہو کر ان کے سینے نور ربانی سے منور ہو گئے۔ صاحب عمل اور بااخلاق ہو گئے۔ سب کے سب ایک ہی لڑی میں پرو دیئے گئے ایک خدا، ایک رسول، ایک جماعت، ایک مقصد غرض ہر طرف وحدت ہی وحدت کا سماں نظر آنے لگا۔ کسی کی کسی سے کچھ کدورت نہ رہی۔ بے جان مجسمے جو کسی وقت میں ان کی قسمت کے مالک تھے حقارت و ذلت کے ساتھ ٹھکرا دیئے گئے۔ سب طرف خدا کی حکومت دلوں پر قائم ہو گئی۔ صفائی قلوب اور اتحاد کا زبردست مظاہرہ کیا گیا۔ ایک مقصد لیکر اٹھے اور اس کی تکمیل میں وہ ثبات قدمی، جانبازی اور سرگرمی عمل دکھائی کہ آخر کار باطل پرستوں سے صداقت حق کی قوت کا لوہا منوا لیا۔

اب یہ بدوی عرب ایک منظم جماعت اور دین و دنیا کے مالک ہو گئے۔ ناظرین کرام! آپ نے دیکھا کہ ان احکام ربانی میں کیسی زبردست قوت و طاقت موجود تھی کہ تخریب کو تنظیم، افساد کو اصلاح، ضعف کو قوت، نفرت کو الفت، عداوت کو محبت، ذلت کو عزت، برائی کو نیکی، نااہلی کو لیاقت، بے حیائی کو حیاداری اور مردہ دلی کو زندہ دلی سے بدل کر راہ گم گشتہ کو سیدھی راہ پر لگا دیا۔

برادران ملت! اس سے آپ یہ نہ سمجھ لیں کہ یہ شرف صرف عربوں ہی کے لئے مخصوص تھا بلکہ قانون قدرت ہی یہ ہے۔ جیسا کہ قرآن حکیم کا ارشاد ہے وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم جب تک عبادت کا یہ مفہوم لیا گیا مسلمان محنت و مشقت کے عادی صبر و استقلال کے پہاڑ اور سرگرم عمل رہے ہر جگہ کامیابی نے انکا اقدام کیا

اب تک جو کچھ میں نے بیان کیا وہ تمام ترقی اور اسباب ترقی کی کہانیاں تھیں۔ آئیے! ذرا آپ کو اسکا دوسرا پہلو بھی بیان کر دوں تاکہ آپ ہماری ترقی اور تنزل دونوں سے واقف ہو جائیں اور پھر مرض کی تشخیص اور اس کا علاج کریں۔ تاریخ عالم اٹھا کر دیکھئے تو قوموں کے زوال کا سب سے بڑا سبب آپ کو عیش پرستی ملیگا یعنی جب کوئی قوم تہذیب و تمدن کے زیور سے آراستہ ہو کر عیش و عشرت میں اپنی زندگی بسر کرنا شروع کر دیتی ہے تو اس کے فوجی محاسن یکسر فنا ہو جاتے ہیں اور اس کو ہمسایہ قوم کے حملہ کا مطلق خطرہ نہیں رہتا اور یہ بالکل بدیہی بات ہے کہ جو قوم فوجی محاسن سے محروم ہوگی وہ ہمیشہ ذلیل و پست رہیگی اسی اصول کو قرآن کریم نے بار بار بیان کیا ہے۔ اسی اصول کے سمجھ لینے کے بعد مسلمانوں کی تباہی کے اسباب کا تصور آپکے ذہن میں آ گیا ہوگا۔ (باقی)

قرآن کے آئینہ میں مسلمانوں کی موجودہ بری حالت کی وجہ اور اس کا علاج۔ (۸۳۸)

ahmadimuslim.de

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۱۶)

گذشتہ ہفتے سے آب زمزم کے متعلق بحث ہورہی ہے۔ آج ناظرین اس سے آگے پڑھیں

(مدیر)

پس یہ مختصراً کعبہ معظمہ کی منجملہ خصوصیات کے فضائل زمزم شریف کے ناظرین کرام نے ملاحظہ فرمائے جس سے تقویۃ الایمان کی تائید اظہر من الشمس واضح ہے۔ اس کے سوا مدینہ طیبہ کے کنوؤں یا تبرکات نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کا منع ہونا تقویۃ الایمان میں ہرگز نہیں ہے۔ یہ محض مولوی نعیم الدین کا افتراء وبہتان ہے۔ معہذا جس خصوصیت سے تبرک جان کر زمزم کا استعمال ثابت اور موکد ہے کسی دوسرے کنوئیں کے پانی کا اس کی مثل جاننا بھی ثابت نہیں۔ البتہ انبیاء وصالحین کے تبرکات صحیحہ کو متبرک جان کر اس سے مشرف ہونا مستحب اور باعث اقتضائے محبت ہے جس طرح خود مولوی نعیم الدین نے بھی مستحب ہی لکھا ہے اس میں کیا جائے مقال ہے چنانچہ چند مواقعہ حسب احادیث صحیحہ ہدیہ ناظرین ہیں۔

صحیح بخاری پارہ اول صفحہ ۱۳۵ میں حضرت محمد ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ سے (یہ دونوں تابعین ہیں) میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک ہیں جو پہنچے ہیں مجھے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے تو فرمایا عبیدہ نے میرے پاس ایک بال بھی ہو جاوے تو دنیا وما فیہا سے زیادہ محبوب ہے۔"

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنے سر مبارک کے بال مبارک تقسیم فرمائے امام احمد کی روایت میں اتنا زائد ہے کہ آپ نے فرمایا ان کو خوشبو میں رکھو اور اس میں تبرک ہونا بالوں مبارک کا ثابت ہوا۔ فتح الباری۔ ایضاً پارہ اول صفحہ ۱۳۴ و پارہ ۱۷ صفحہ ۵۳ میں روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیالہ میں پانی منگا کر اس میں دونوں ہاتھ اور مونہہ مبارک دھویا اور اسی میں کلی کی پھر ابو موسیٰ اور بلال رضی اللہ عنہما سے فرمایا اس میں سے تم دونوں پیو اور اپنے مونہہ اور سینوں پر چھڑک لو اور خوش رہو دونوں نے پیالہ لیکر تعمیل کی ام سلمہ رضی اللہ عنہا پردہ کے پیچھے سے بولیں میرے لئے بھی چھوڑ دو انہوں نے باقی ام سلمہ کو دیدیا:

نبی صلے اللہ علیہ وسلم وضوء فرماتے تو صحابہ غسالہ وضو کو لیکر اپنے بدن پر پھیر لیتے۔

نیز پارہ اول صفحہ ۱۳۴ میں روایت ہے کہ محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ کے مونہہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی فرمائی تھی اور صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غسالہ وضوء لینے پر آپس میں لڑتے تھے اور سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کے سر پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پھیرا اور وہ سات برس کے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غسالہ وضوء کا پانی پیا۔ ایضاً صحیح بخاری پارہ ۵ صفحہ ۶۶ اور پارہ ۲۵ صفحہ ۵۲ میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چادر حاشیہ دار بن کر لائی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میں نے آپ کے لئے بنی ہے کہ میں آپ کو پہناؤں پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قبول فرمایا اور آپ کو اس کی ضرورت بھی تھی آپ نے اس کا تہبند بنالیا پھر ایک شخص نے آپ کو پہنے ہوئے دیکھ کر عرض کیا کہ کیا اچھی ہے یہ مجھے دیدیجئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا پس مکان میں تشریف لے گئے اور چادر اتار کر بھیجدی تو صحابہ نے اس کو ملامت کی کہ تو نے اچھا نہ کیا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چادر کو قبول فرمایا اور آپ ضرورت مند تھے اور تو نے آپ سے سوال کیا اور تو جانتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی سائل کو رد نہیں فرماتے ہیں تو اس نے جواب دیا قسم اللہ کی میں نے پہننے کے لئے نہیں سوال کیا بلکہ میں اس میں برکت کی امید رکھتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پہنا ہے اس چادر میں میرا کفن کیا جائے پس اس کو اسی چادر میں کفنایا گیا۔

ایضاً صحیح بخاری پارہ ۲۳ صفحہ ۳۷ مع فتح الباری روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ مبارک تھا جس میں تبرکاً پانی پیا جاتا تھا اور عاصم الاحول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ مبارک اور امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا اس پیالہ مبارک کو بصرہ میں اور پیا اس سے اور وہ خرید اگیا تھا میراث نضر بن انس رضی اللہ عنہ سے آٹھ ہزار کو۔

نیز صحیح بخاری پارہ ۴ صفحہ ۲۴ میں روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وضو کا پانی لئے ہوئے تھے اور لوگ لپک لپک کر آپ کے غسالہ وضوء کو لیکر مونہہ پر ملتے تھے اور جسے نہ ملتا وہ دوسرے کے تر ہاتھ سے اپنا ہاتھ تر کر کے مونہہ پر ملتا۔

ایضاً پارہ ۲۴ صفحہ ۹ میں روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک تھے جب ان کے پاس کوئی بیماری یا کسی حاجت والا آتا تو ان کو پانی میں ہلاکر پانی دیدیتیں۔

نیز صحیح بخاری پارہ ۲۶ صفحہ میں روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سو کر اٹھے تو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے آپ کا پسینہ اور بال مبارک جو گرے ہوئے تھے ایک شیشی میں خوشبو کے ساتھ جمع کر لئے تھے اور قریب وفات کے وصیت فرمائی تھی کہ ان کو میرے کفن میں لگانا چنانچہ ایسا ہی کیا گیا:

علیٰ ہذا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک تھے وفات کے قریب وصیت کی کہ ان کو میری ناک میں رکھ دینا انتہی ازالۃ الخفا مقصد اول فصل پنجم صفحہ ۳۱۶۔

علاوہ بریں ہزاروں واقعات تبرکات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے احادیث صحیحہ میں وارد ہیں جن کا شمار دشوار در دشوار ہے جو محب سنت ہی کے لئے باعث محبت ہیں۔ چنانچہ مولانا شہید مرحوم صاحب تقویۃ الایمان منصب امامت صفحہ ۳۲ میں فرماتے ہیں۔

"پس بگوئیم کہ مقامات انبیاء وکمالات ایشان ہرچند بسیار از بسیار ست وخارج از حد شمار کہ در احصار آں از دسترس ما مردم کہ از احاد امتیم متعسرست

بہشتی زیور ... مصنفہ مولانا اشرف علی تھانوی (۸۳۹)

ahmadimuslim.de

بل متعذر۔ محب ایشاں محب حضرت رب الارباب است ومبغض ایشاں مبغض آنجناب محبت ایشاں باعث رفع درجات ست الخ:

یعنی پس میں کہتا ہوں کہ مقامات اور کمالات انبیاء علیہم السلام ہر چند زیادہ سے زیادہ اور حد شمار سے باہر ہیں اور ہم جیسے آدمیوں سے کہ احاد امت سے ہیں اس کا احاطہ اور احصار دشوار ہے۔

ان کا محب حق تعالیٰ کا محبوب ہے اور ان سے بغض رکھنے والا حق تعالیٰ کا دشمن ہے ان کی محبت باعث ترقی درجات ہے۔"

پس جبکہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پانی میں وضوء وکلی مبارک فرمانا اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا اس ماء مستعمل غسالہ مبارک کو تقرباً و تبرکاً پینا اور جسم پر ملنا احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا جو مولوی نعیم الدین کے طریقہ میں ناپاک بنجاست غلیظ تک ہے۔ چنانچہ کبیری شرح منیۃ المصلی مستند فقہ حنفیہ صفحہ ۱۴۸ میں مرقوم ہے:۔

اما الماء المستعمل فتنجس بنجاسۃ غلیظۃ عند ابی حنیفۃ۔ اور دیکھو اپنی فتاویٰ رضویہ جلد اول صفحہ ۲۹۲ میں مرقوم ہے "ماء مستعمل طاہر ہے مطہر نہیں اس سے وضوء نہ ہوگا اور یہ پینا مکروہ۔ صحیح یہی ہے کہ اس سے پانی مستعمل ہو جائیگا اور اس سے وضوء صحیح نہ ہوگا نہ یہ کہ صرف کراہت"

پس مولوی نعیم الدین کی تبراگوئی یقیناً شائبہ رفض ہے۔ کیونکہ اگر تبرک کی حد اعتدال سے بڑھ جاویگی تو البتہ ممنوع اور شرک تک کی بھی نوبت پہنچ جاویگی چنانچہ امام بیہقی رحمہ اللہ کی شعب الایمان میں عبدالرحمٰن بن قراد صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم توضأ یوماً فجعل اصحابہ یتمسحون بوضوءہ فقال لھم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما یحملکم علی ھذا قالوا حب اللہ ورسولہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من سرّہ ان یحب اللہ ورسولہ او یحبہ اللہ ورسولہ فلیصدق حدیثہ اذا حدث ولیؤد امانتہ اذا ائتمن ولیحسن جوار من جاورہ۔

مشکوٰۃ صفحہ ۴۲۴۔ یعنی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روز وضو فرمایا تو صحابہ نے آب وضو لیکر اپنے بدن پر ملا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم اس کو کس لئے کرتے ہو تو عرض کیا گیا اللہ اور اس کے رسول کی محبت کے باعث تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم میں سے جس کو خوش آوے کہ دوست رکھے اللہ اور اسکے رسول کو یا دوست رکھے اس کو اللہ اور اس کا رسول پس چاہئے کہ سچ بولے جس وقت بولے اور چاہئے کہ امانت کو ادا کرے جو امانت رکھی جاوے اور چاہئے کہ نیکی کرے اپنے پڑوسی سے جو اسکے پڑوس میں ہو۔"

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ مستند مولوی نعیم الدین کے اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ جلد رابع صفحہ ۱۲۵ میں اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:۔

"یعنی دعوائے محبت خدا و رسول خدا یا امثال ایں امور کہ مسح باب وضوست مثلاً چنداں مؤنت ندارد و بر نفس شاق نیست و ثابت نگردد عمدہ دراں امتثال اوامر و نواہی ست خصوصاً ایں امور کہ صدق حدیث و ادای امانت و حسن جوار ست

یعنی دعویٰ محبت خدا اور رسول خدا کا محض ایسی ہی باتوں پر موقوف نہیں ہے کہ مثلاً پانی وضو مل لیا جاوے کہ چنداں نفس پر شاق نہیں ثابت نہیں ہوتا بہتر اس کے لئے بجالانا اوامر کا اور بچنا نواہی سے ہے خصوصاً یہ امور کہ صدق حدیث اور ادائے امانت اور احسان ہمسایوں کے ساتھ کرنا ہے"

اور مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جن کو خود مولوی نعیم الدین نے کلمۃ العلیا صفحہ ۲۲ میں رحمۃ اللہ تعالیٰ لکھ کر مستند مانا ہے۔ البلاغ المبین صفحہ ۱ میں فرماتے ہیں:۔

"مخفی نماند کہ تعظیم اشیاء منسوبہ بزرگان دفعۃً موجب کفر و اشراک نیست اما رفتہ رفتہ ایں وادعضال از حد خود گذشتہ بیماری نفاق پیدا مے آرد و ایں نفاق آنست کہ چوں علماء باللہ چنیں تعظیم کنندگان را مانع آیند ایشاں حیلہ و اعتذار غلبہ محبت بہ نسبت بزرگان دین میکنند و میگویند حرکات ما از بہ سبب غلبہ حال صادر میشود پس گاہے کہ ایں بیماری از حد خود میگزرد در دام شرک جلی گرفتار مے شوند ما یضاً صفحہ ۱۳ نیز مشابہت بعضے عبادات کہ در خانہ کعبہ از برائے خدا تعالیٰ کردہ مے شود نسبت بقبور پیران خود باہتمام بجا مے آرند چنانچہ۔ تبرک نمودن غسالہ قبر بجائے آب زمزم:

یعنی یہ امر پوشیدہ نہیں کہ تعظیم کرنا اشیاء نسبت کردہ بزرگان کا کلیۃً موجب کفر و شرک نہیں ہے لیکن رفتہ رفتہ یہ داد عضال اپنی حد سے گزر کر مرض نفاق لے آتا ہے اور سبب اس نفاق کا یہ ہے کہ جو علماء ربانی ایسی تعظیم کرنے والوں کو مانع ہوتے ہیں یہ لوگ حیلہ اور عذر غلبہ محبت نسبت بزرگان دین کے کرتے ہیں اور کہتے ہیں حرکات ہمارے بسبب غلبہ حال کے صادر ہوتے ہیں پس اور کبھی کہ یہ بیماری اپنی حد سے گزر جاتی ہے شرک جلی میں صاف صاف گرفتار ہو جاتے ہیں۔ نیز مشابہت بعض عبادات میں کہ خانہ کعبہ میں حق تعالیٰ کے لئے کی جاتی ہے نسبت اپنے پیروں کی قبروں کے ساتھ اہتمام سے بجالاتے ہیں جس طرح تبرک جاننا غسالہ قبر کا بجائے آب زمزم کے انتہی:"

علی ہذا خود مولوی نعیم الدین کے سرغنہ مولوی صاحب بریلوی السنیۃ الانیقۃ فی فتاویٰ افریقہ رضوی پریس بریلی کے صفحہ ۱۳ میں لکھتے ہیں:۔ "حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہزاروں طرح جس کا انسداد فرمایا ہے مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت ان کے کمالات عالیہ دیکھ کر حد سے گزری اور انکو خدا اور خدا کا بیٹا کہہ کر کافر ہوئے ہمارے حضور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کمالات اعلیٰ کی برابر کس کے کمال ہو سکتے ہیں جتنے کمال ہیں سب حضور ہی کے کمال کے پرتو اجلال ہیں" ایضاً۔ "لہٰذا حضور اقدس بالمؤمنین رؤف رحیم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی رحمت نے اپنی امت کے حفظ ایمان کیلئے ہر آن ہر ادا سے اپنی عبدیت اور اپنے رب کی الوہیت ظاہر فرمائی کلمۂ شہادت میں رسول سے پہلے عبدہ

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س ۱۸۵} سمع موتیٰ یعنی ہر ایک مردہ آدمی اور انتقال شدہ ولی وغیرہ دنیوی باتیں سن سکتے ہیں یا نہیں

(محمد امیر الدین از زنجبار)

ج ۱۸۵} قرآن مجید کے زمانہ نزول میں مشرکین عرب اور عیسائی وغیرہ جن جن بزرگوں کو پکارتے تھے ان میں نبی اور ولی بھی تھے ان سب کو ایک جا کر کے فرمایا وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَہٗٓ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَھُمْ عَنْ دُعَآئِھِمْ غٰفِلُوْنَ ۝ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ کَانُوْا لَھُمْ اَعْدَآءً وَّکَانُوْا بِعِبَادَتِھِمْ کٰفِرِیْنَ ۝ (پ ۲۶ ع ۱) یعنی جو لوگ اللہ کے سوا لوگوں سے دعائیں کرتے ہیں ان سے بڑا گمراہ کون ہے؟ حالانکہ وہ (جن کو پکارا جاتا ہے) ان پکارنے والوں کی پکار سے بے خبر ہیں اور جب قیامت میں لوگ جمع کئے جائیں گے تو وہ ان کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی عبادت (دعا) سے انکار کر دیں گے ؛

یہ آیت صاف الفاظ میں بتا رہی ہے کہ اولیاء اور انبیاء کو اس دعا جیسے واقعات کا علم نہیں یہ انتہائی بات ہے کہ وہ اپنے پکارنے والوں کی پکار سے بھی بے خبر ہیں اور قیامت کے روز جب ان کو خبر ہوگی تو وہ ان پکارنے والوں کے دشمن اور منکر ہو جائیں گے۔

س ۱۸۶} بعد مرگ ولی یا نبی کی کرامات کا سلسلہ جاری رہتا ہے یا نہیں ؟ (سائل مذکور)

ج ۱۸۶} معجزات اور کرامات دو قسم کی ہیں ایک عملی، دوم علمی۔ عمل یہ ہے کہ ان کے ہاتھ (ذریعہ) سے خلاف عادت کوئی کام ہو جائے جیسے شق القمر وغیرہ یہ تو بعد انتقال ختم ہو جاتا ہے۔ علمی یہ کہ آیندہ زمانے کے متعلق کوئی خبر دی ہو وہ بعد انتقال پوری ہو جائے اس قسم کی کرامت بعد انتقال بھی ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ حضور نے فرمایا تھا کہ میرے بعد تیس دجال ہونگے جو نبوت کا دعویٰ کریں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ یا فرمایا تھا میرے بعد اسلام کا نام ہی نام رہ جائیگا۔ چنانچہ یہی ہو رہا ہے۔ اس قسم کے معجزات یا کرامات بعد انتقال بھی واقع ہو جاتی ہیں۔

س ۱۸۷} کیا دوسرے کے خطوط بغیر اجازت بالقصد پڑھا کرنا شرعی نقطہ نگاہ سے جائز ہے یا ناجائز

(خریدار اہلحدیث نمبر ۶۵۳۵)

ج ۱۸۷} کھلا کارڈ پڑھنا منع نہیں۔ بند ملفوف پڑھنا منع ہے کیونکہ وہ محفوظ ہوتا ہے۔ اللہ اعلم۔

س ۱۸۸} ایک شخص مروت پور میں ہیں جن کا نام بودھن خان ہے ان کا دو قطعہ مکان ہے۔ ایک قطعہ مکان میں خود بال بچوں کے ساتھ رہتے ہیں اور ایک قطعہ مکان میں ان کی پوتوہ رہتی ہیں بودھن خان نے اپنے پوتوہ کے ناراضگی کی وجہ سے خانہ خرچہ دس بارہ روز تک نہیں دیا تھا۔ لڑکا اپنے باپ کے یہاں کھاتا ہے۔ ان کی پوتوہ نے پنچ لوگ کے یہاں دادخواہ ہوئیں کہ ہمارا شوہر اور خسر ان دونوں آدمیوں میں سے کوئی آدمی کھانا خرچہ نہیں دیتا ہے آپ لوگ بودھن خان سے کہہ کر کھانا خرچہ دلوا دیجئے۔ پنچ لوگ بودھن خان کے دروازہ پر گئے۔ پنچ لوگوں نے ابھی کچھ بھی سوال نہ کیا تھا کہ یک بیک بودھن خان نے پنچ لوگوں کو گالی دیا۔ پنچ لوگ بودھن خان کے دروازہ پر سے واپس چلے آئے اس وقت سلطان پور، مروت پور ان دونوں موضع کے لوگ ایک جگہ جمع ہو کر رائے پاس کر کے بودھن خان کو ذات سے کھانا پینا مرنا جینا ہر ایک باتوں سے ترک کر دیا اور پنچ لوگوں نے کہا کہ جو شخص اس کا ساتھ دیگا اس کا بھی بائیکاٹ کر دینگے۔ حالانکہ بودھن خان اپنے پوتوہ کو کھانا خرچہ برابر دیتے تھے اور دیتے آئے پوتوہ نے جھوٹ تہمت لگا کر پنچوں سے کہی تھی۔

مروت پور میں ایک شخص کے ہاں میت ہوئی اس میت کو مٹی دینے کے لئے میت کے مورث کے دروازہ پر بودھن خان بھی گئے۔ صاحبان مروت پور و سلطان پور نے میت کے مورث سے کہا کہ بودھن خان میت کے ہمراہ نہ جائے ورنہ ہم لوگ واپس چلے جائیں گے۔ بودھن خان کو یہ خبر معلوم ہوئی تو میت کے مورث کے دروازہ پر سے واپس اپنے دروازہ پر چلے آئے۔ بودھن خان بہ حیثیت مسلمان ہونے کے پیچھے سے قبرستان گئے پھر ان لوگوں نے میت کے مورث سے کہا کہ بودھن خان اگر ہم لوگوں کے ساتھ میت کا جنازہ پڑھیں گے اور مٹی دیویں گے تو ہم لوگ نہ نماز جنازہ پڑھیں گے نہ مٹی دیویں گے۔ اس مجلس میں میت کے مورث کے دروازہ سے قبرستان تک دو مولوی بھی موجود تھے جن کا نام مولوی محمد سعید خان صاحب و مولوی محمد مہدی خان صاحب ہیں ان لوگوں نے کچھ نہیں کہا۔ میت آٹھ بجے شب کو ہوئی تھی۔ دس بجے دن تک طیاری ہوتی رہی۔ بودھن خان ان لوگوں کا ہاتھ پکڑ اور معافی کا خواستگار ہوا کہ مجھ کو جنازہ کی نماز اور مٹی سے مت روکیں۔ پنچ لوگوں نے نہیں مانا اور بہت رنج ہو کر میت کے مورث پر دباؤ ڈالا۔ دباؤ دینے سے میت کے مورث کو مجبور ہو کر کہنا پڑا کہ بودھن خاں آپ چلے جائیے۔ آخر کار بودھن خان کو پنچ لوگوں نے قبرستان سے نکال دیا نہ جنازہ کی نماز پڑھنے دی نہ مٹی دینے دی۔ ایسی حالت میں اُن مولویوں پر اور ان پنچوں پر صحیح حدیث و قرآن شریف سے مطلع کریں کہ کیا فتویٰ عاید ہوگا۔

(رمضان احمد خان موضع مروت پور)

ج ۱۸۸} پنچ قوم نے اتفاق سے بنائے ہونگے اس لئے بودھن خان نے ان کو گالیاں دیکر بہت برا کیا۔ پنچوں نے بودھن خان کو جنازہ سے روک کر برا کیا۔ دونوں صاحب معافی مانگیں۔ بودھن خان توبہ کے علاوہ پنچوں کی اطاعت کا وعدہ کرے اللہ اعلم۔

(از داخل غیب نند)

س ۱۸۹} حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیس رکعات تراویح کی کوئی حدیث صحیح آئی ہے یا نہیں۔

(خریدار نمبر ۱۰۳۷۳)

ج ۱۸۹} کسی صحیح حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیس رکعت ثابت نہیں۔ گیارہ رکعتیں صحیح روایات سے ثابت ہیں (بخاری)

فتاویٰ نذیریہ مصنفہ مولانا سید نذیر حسین صاحب [illegible]

متفرقات

مکرر یاددہانی | مندرجہ ذیل خریداروں کو مکرر یاددہانی کرائی جاتی ہے کہ آپ کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ماہ اگست میں ختم ہے جس کی اطلاع بھی آپ کو اہلحدیث ۲۶۔ جولائی میں کردی گئی تھی آج (۱۸۔ اگست) تک آپ کی طرف سے قیمت اخبار نہ ہی مہلت یا انکار کی اطلاع وصول ہوئی ہے۔ اگر ۲۵۔ اگست تک وصول نہ ہوگی تو نمبر ۳۰۔ اگست کا اہلحدیث وی پی بھیجا جائیگا۔

وی پی واپس نہ کریں | اگر کوئی صاحب کسی وجہ سے وی پی وصول نہ کرسکیں تو از راہ عنایت اسے واپس نہ کریں۔ کیونکہ اس سے طرفین کا نقصان ہوتا ہے۔ ہاں آپ وی پی مذکور کو ایک ہفتہ تک ڈاکخانہ میں بطور امانت رکھوالیں اور پھر وصول کرلیں مگر واپس ہرگز ہرگز نہ کریں۔

۱۵۱۲ - ۲۰۰۳ - ۲۴۰۹ - ۲۳۱۲ - ۲۴۵۴ - ۳۶۴۳ - ۵۱۱۱ - ۵۵۹۱ - ۵۵۹۵ - ۶۵۲۱ - ۷۰۷۰ - ۸۰۱۹ - ۸۰۲۱ - ۸۰۴۴ - ۸۰۶۵ - ۸۰۶۷ - ۸۰۷۰ - ۸۲۵۹ - ۸۴۶۳ - ۸۵۳۱ - ۸۵۵۴ - ۸۵۹۲ - ۸۶۰۸ - ۹۱۵۲ - ۹۲۰۳ - ۹۵۵۷ - ۹۶۱۶ - ۹۶۲۷ - ۱۰۰۳۷ - ۱۰۱۴۴ - ۱۰۱۴۸ - ۱۰۳۵۵ - ۱۰۷۰۲ - ۱۰۷۱۲ - ۱۰۷۱۳ - ۱۰۷۳۲ - ۱۰۹۸۳ - ۱۰۹۸۸ - ۱۰۹۹۱ - ۱۱۱۱۲ - ۱۱۲۳۳ - ۱۱۴۳۷ - ۱۱۴۴۳ - ۱۱۴۴۴ - ۱۱۴۴۶ - ۱۱۴۵۲ - ۱۱۴۶۲ - ۱۱۴۶۵ - ۱۱۴۶۶ - ۱۱۴۶۸ - ۱۱۵۳۵ - ۱۱۶۰۶ - ۱۱۶۶۲ - ۱۱۷۰۸ - ۱۱۷۱۰ - ۱۱۷۱۳ - ۱۱۷۱۵ - ۱۱۷۱۶ - ۱۱۷۱۸ - ۱۱۷۲۰ - ۱۱۸۳۳ -

قیمت اخبار ہی وصول ہونی چاہیئے | خریداران ذیل کی میعاد مہلت ختم ہوچکی ہے ان کی صرف قیمت اخبار ہی وصول ہونی چاہیئے۔ پرچہ وی پی نہیں بھیجا جائیگا۔ بصورت دیگر اخبار روک لیا جائیگا۔

۳۲۹۰ - ۵۷۱۲ - ۶۳۳۶ - ۷۴۵۳ - ۸۳۵۷ -

۹۰۱۹ - ۹۲۴۲ - ۹۹۳۰ - ۹۹۹۱ - ۱۰۳۱۴ - ۱۰۵۳۰ - ۱۰۵۴۸ - ۱۰۶۵۹ - ۱۰۶۶۶ - ۱۰۶۷۹ - ۱۰۷۶۳ - ۱۰۹۰۵ - ۱۰۹۴۲ - ۱۰۹۵۳ - ۱۰۹۹۲ - ۱۱۱۶۴ - ۱۱۲۷۵ - ۱۱۳۱۲ - ۱۱۴۳۰ - ۱۱۵۵۱ - ۱۱۶۰۲ - ۱۱۶۳۲ - ۱۱۶۶۸ - ۱۱۶۷۳ - ۱۱۶۷۷ - ۱۱۶۸۶ - ۱۱۷۲۱ - ۱۱۷۷۶ - ۱۱۷۷۸ - ۱۱۷۹۵ - ۱۱۹۱۱ -

ماہ ستمبر کا حساب دوستاں | آئندہ پرچہ میں شائع کیا جائیگا

مبلغات تقسیم کردیئے گئے | ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب خریدار اہلحدیث نمبر ۱۰۲۱۷ نے مبلغ پانچروپیہ مندرجہ ذیل مدات کے لئے بذریعہ رجسٹری ارسال کئے تھے جو تقسیم کردیئے گئے۔ غریب فنڈ ۴ؔ۔ اشاعت فنڈ ۸ؔ۔ اہلحدیث کانفرنس ۴ؔ۔

بیرون ہند | مثلاً چین، جاپان، جزائر فجی، مارشیس، امریکہ، افریقہ، بغداد، ایران، افغانستان وغیرہ وغیرہ ممالک میں کوئی پیکٹ وی پی نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ لنکا میں وی پی جاسکتا ہے مگر اس پر محصول ڈاک ہندوستان سے زیادہ لگتا ہے اس لئے مذکورہ ممالک کے اصحاب حتی المقدور ترسیل زر مندرجہ ذیل طریق سے کیا کریں۔

(۱) جہاں سے منی آرڈر آسکتا ہے وہ بذریعہ منی آرڈر ہی بھیجیں۔ مثلاً لنکا۔ مارشیس، برما وغیرہ۔

(۲) بذریعہ پوسٹل آرڈر جس پر وصول کرنے کا مقام ہندو سبھا کالج لکھا ہوا ہو۔

(۳) بذریعہ چیک جو امپیریل بنک امرتسر کے نام ہو۔

مارگزیدہ کا علاج | اگر کسی صاحب کو سانپ، بچھو یا اس قسم کے زہریلے جانوروں کے کاٹے کا فوری علاج معلوم ہو یا کوئی مجرب عمل (بشرطیکہ شرکیہ نہ ہو) وغیرہ یاد ہو تو از راہ ہمدردی مجھے مطلع فرمائیں اس سے نفع زر مقصود نہیں بلکہ خدمت خلق پیش نظر ہے ماسٹر محمد ابوالحسن صاحب بسمل بی۔ اے۔ جمال آردی مقام خاص چینپور ضلع شاہ آباد۔

نوٹ: بہتر ہو کہ بذریعہ اخبار بھی اعلان کیا جاوے تاکہ عوام فائدہ حاصل کرسکیں۔ (محرر دفتر)

مقدس رسول | بجواب رنگیلا رسول، دو چتر جیون کی دوسری ایڈیشن ختم ہوچکی ہے اب تیسری ایڈیشن کی کتابت و طباعت شروع ہے۔ انشاء اللہ جلد ہی یہ کتاب مکمل ہوجائے گی۔ ناظرین مطلع رہیں۔

ایسا کیوں ہوتا ہے | اکثر اصحاب تبدیل پتہ کی اطلاع دیر بعد دیتے ہیں اور پھر اخبار نہ ملنے کی شکایت بھی کرتے ہیں لطف یہ ہے (بعض احباب اسقدر سہل نگاری سے کام لیتے ہیں) کہ شکایت تو بڑے زوردار الفاظ (طعن آمیز طریق) پر کرتے ہیں اور آنجناب اپنا نام مبارک اور نمبر خریداری تک تحریر نہیں فرماتے جس پر تعمیل نہ ہوسکنے کی وجہ سے اور زیادہ شاکی ہوجاتے ہیں۔ اس لئے نمبر خریداری ضرور درج ہونا چاہیئے۔ (محرر دفتر)

یہ منی آرڈر کس نے بھیجا | ۵۔ اگست کو دفتر ہذا میں ایک منی آرڈر موصول ہوا ہے۔ جس پر پتہ گجراتی زبان میں تحریر ہے صرف ڈاکخانہ کی مہر اندور ملز بشکل تمام پڑھی گئی ہے۔ سو وہ صاحب اطلاع دیں کہ یہ رقم کس غرض کے لئے ارسال کی گئی ہے۔ جواب بھیجتے وقت ڈاکخانہ کی وہ رسید جس پر دفتر اہلحدیث کی مہر لگی ہوئی ہے واپس آنی چاہیئے۔ (〃 〃)

نوٹ | بارہا عرض کیا گیا ہے کہ تمام خط و کتابت وغیرہ اول تو اردو زبان میں کیا کریں نام و پتہ و دیگر مضمون صاف خوشخط تحریر ہونا چاہیئے ورنہ انگریزی میں ہو مگر اس میں بھی خوشخطی کی شرط ہے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

قادیان میں تین زلزلے | بہار و کوئٹہ میں زلزلے پشاور، ایبٹ آباد میں آتشزدگی کی وارداتیں تمام ہندوستان میں ماتم بپا کررہی ہیں مگر مرزائیوں کے گھر گھی کے چراغ جل رہے ہیں جھٹ سے ٹریکٹ شائع کردیئے کہ یہ تمام واقعات ہمارے مرزا صاحب کی پیشینگوئیوں کے مطابق ہورہے ہیں جن کو دیکھ کر بعض کم علم مسلمان ان کے دام تزویر میں پھنس رہے ہیں اکثر متذبذب ہورہے ہیں مگر ان کو راہ راست پر لانا ہر مسلمان کا فرض اولیں ہے چنانچہ حال ہی میں صرف اشتہار مذکور بغرض تبلیغ شائع کیا گیا ہے جس میں مرزا صاحب کی تحریرات سے ہی ثابت کردیا گیا ہے کہ یہ موجودہ زلازل ان کی پیشگوئیوں کے مطابق ہرگز ہرگز نہیں آئے یہ محض امت مرزائیہ کا ڈھونگ ہے

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

قابل توجہ اگزکٹو افسر صاحب امرتسر

جناب من! آج ایک ضروری بات آپ کی توجہ میں لاتا ہوں۔ امید ہے کہ یہ نوٹ پڑھتے ہی آپ اس پر کامل توجہ فرمائیں گے۔ بلدیہ امرتسر نے دروازہ لاہوری اور لوہگڑھ کے درمیان پارک بنوایا ہے۔ پبلک کمیٹی کی شکرگذار ہے۔ اس کے متعلق تین امور قابل توجہ ہیں۔

اول تو یہ کہ جدید دروازہ کے سامنے پارک میں داخل ہونے کے لئے راستہ نہیں بنایا گیا۔ دوسرے پارک کو ملاحظہ کرنے سے اس امر کی تصدیق ہو سکتی ہے کہ بوجہ میدان قلعہ خالی ہونے کے شام تک برابر دھوپ رہتی ہے جو سخت تکلیف دہ ہے جس کی وجہ سے سب خرد و کلاں کو تکلیف ہوتی ہے۔ پارک کے مغربی جانب نیم وغیرہ کے درخت لگا دئے جائیں تو بہت مفید ہوں۔ تیسرے پارک کے ساتھ ہی جنوب شمال خصوصاً جانب شمال دو نالے ایسے گندے ہیں کہ ناممکن ہے کہ ان کے قریب سے بغیر ناک بند کئے کوئی گذر سکے۔ ایک دفعہ ملاحظہ کرنے سے اہل شہر کی یہ تکلیفیں دور ہو سکتی ہیں۔ (جائے امید خالی نیست)

قابل توجہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر

آج سے پہلے دو دفعہ ہم نے ایک پبلک تکلیف پر افسران ضلع کو توجہ دلائی ہے جس پر کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ اس ہفتہ حیدرآباد سندھ سے خبر آئی ہے کہ وہاں کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اس تکلیف پر توجہ کی ہے وہ تکلیف یہ ہے کہ رات کو ہر محلے میں اونچے اونچے مکانوں پر عیاش لوگ گراموفون بجاتے ہیں۔ جس سے غریب طبقہ (مزدور لوگوں کی نیند) خراب ہوتی ہے۔ یہ عیش پسند لوگ تو دن کو آٹھ نو بجے اٹھتے ہیں مزدور لوگوں کو صبح سویرے ہی اٹھنا ہوتا ہے۔ اس لئے صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ حکم جاری فرمائیں کہ گراموفون سننے والے اپنے مکانوں کے نچلے درجوں میں بجایا کریں جس سے ان کے عیش میں بھی کمی نہ آئے گی اور غرباء کو بھی تکلیف نہ ہوگی امید ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب اس ضروری کام پر توجہ فرماویں گے۔

ہندوستانیوں کی پارٹیاں

اخبار "پرتاپ" (لاہور) نے ہندوستانیوں کی پارٹیوں کا ذکر کرتے ہوئے مسلمانوں کا ذکر جن لفظوں میں کیا ہے حق تو یہ ہے کہ مسلمانوں میں غیرت قومی ہو تو ایک تازیانہ عبرت ہے۔ پرتاپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

> جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے ان میں اس وقت تک ایک ہی پارٹی ہے جسے بجا طور پر پیٹ پارٹی کا نام دیا جا سکتا ہے اپنے وطن سے انہیں کوئی واسطہ نہیں اپنی جماعت کا نام ضرور ان کے لبوں پر ہے لیکن درحقیقت وہ اپنے ذاتی اغراض کی سیری چاہتے ہیں
> (۱۵۔ اگست ۱۹۳۵ء)

ہم ان واقعات کی تردید نہیں کرتے بلکہ ان کو مسلمانوں کے لئے تازیانہ عبرت کہتے ہیں۔ لیکن پرتاپ نے اس کے ساتھ ہندوؤں کی پارٹیوں کا ذکر جن الفاظ میں کیا ہے وہ بھی قابل شنید و قابل داد ہے۔ لکھا ہے:۔

> ہندوؤں میں البتہ کئی پارٹیاں ہیں ان دونوں کے بین بین ہندوؤں کی ایک تعداد ایسی ہے جو بعض امور میں کانگرس کے ساتھ ہے اور بعض میں ہندو سبھا کے کانگرس مسلمان کے منہ آنا نہیں چاہتی اور ہندو سبھا انگریز سے لڑنا نہیں چاہتی
> (پرتاپ لاہور ۱۵۔ اگست ۱۹۳۵ء)

اہلحدیث پرتاپ نے کانگرس کو خاص ہندوؤں کی پارٹی قرار دے کر ان مسلمانوں کو مزید نفرت دلائی جو کسی غرض سے کہا کرتے ہیں کہ کانگرس ہندوؤں کی ہے خیر یہ تو ایک معمولی فقرہ ہے۔ ہم پرتاپ اور اس کے دیگر ہم نواؤں کو ان کی روش پر توجہ دلاتے ہیں کہ آج تم کانگرس کو سب سے بڑی باقاعدہ پارٹی کہتے ہو (اور حقیقت یہ ہے کہ کانگرس ہندوستان میں ہندوستانیوں کی قائم مقام جماعت ہے) یہ وہی کانگرس ہے جس کو صوبہ پنجاب اور بنگال کے ہندوؤں نے اسمبلی کے لئے ایک ممبر بھی نہ دیا تھا۔ ہاں اس حالت میں بھی مسلمانان بنگال نے مولوی عبداللہ الباقی کو اپنا نمایندہ کانگرس کو دیا۔ یہ ہندوؤں کی خودغرضی نہ تھی؟ پنڈت مالویہ جی اور ان کی پارٹی کی بغاوت نہ تھی؟ اس سے پہلے بھی جب کانگرس نے دہلی کے لئے مسٹر آصف علی کو نامزد کیا تھا تو ہندوؤں کے بڑے لیڈر لالہ لاجپت رائے جی نے آصف علی کے مقابلے میں ایک اور شخص کو کھڑا کر کے مسٹر آصف علی کو گرایا نہ تھا؟ کیا یہ فعل خودغرضی یا بغاوت نہ تھا؟

سچ تو یہ ہے کہ کانگرس جو بقول پرتاپ ہندوؤں کی بڑی منظم پارٹی ہے اس کو ہندوؤں ہی سے زیادہ نقصان پہنچا ہے اور پہنچ رہا ہے مگر ہندو پریس پھر بھی مسلمانوں کو مورد عتاب بناتا ہے۔ گذشتہ انتخاب کے موقع پر ہندوان پنجاب اور بنگال نے کانگرس سے جس قدر بے وفائی کی ہے وہ تاریخ ہند میں نمایاں جگہ پائے گی۔ صرف اس بات پر کہ کانگرس کا ایک فیصلہ ہندوؤں کے خلاف منشا تھا۔ کیا سیاسی یا اخلاقی قانون اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ کسی منظم جماعت کا فیصلہ کسی فرد یا افراد کے خلاف ہو تو اسکے مقابلے پر کھڑے ہو جائیں۔ پھر تو کانگرس سے یہ وعدہ لینا چاہئے کہ کسی پارٹی کے خلاف کوئی تجویز پاس نہ کرے ورنہ وہ پارٹی خفا ہو کر بغاوت کر دیگی کیا ایسا ہو بھی سکتا ہے اور ہونا جائز بھی ہے؟

ہندو پریس کے ممبرو! منظم قومی جماعت سے اختلاف رائے کی صورت میں بغاوت کرنا سے

کھوجی کون دھرم ہے

ناظرین خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ تاکید ہے۔ (منیجر اہلحدیث)

سیرت ابن ہشام۔ آنحضرت صلعم کی سب سے پہلی سوانحعمری۔ قیمت ۶؍ ۔ (منیجر اہلحدیث) (۸۴۳)

مسلمانان عالم کے نام اپیل

یہ حقیقت ہے کہ برلن میں ۱۹۲۲ء سے ایک مسلمانانِ عالم مقیم در برلن کی واحد منظم شدہ جماعت بنام جماعت اسلامیہ برلن موجود ہے۔ اور اس جماعت میں تمام مسلمانوں کی اقوام موجود ہیں اور ہر مسلمان اس جماعت کا ممبر نہایت آسانی سے ہو سکتا ہے جماعت اسلامیہ کی امداد کہیں سے نہیں ہوتی بلکہ صرف ممبران چندہ دیگر اس کا کام نہایت خوش اسلوبی سے چلا رہے ہیں۔ اسی وجہ سے جماعت اسلامیہ برلن نے اس وقت اس بات کی کوشش نہیں کی کہ ایک مسجد تعمیر کی جائے اور خواہ مخواہ غریب ہندوستان کا پیسہ برباد نہ ہو۔ ۱۹۲۳ء میں فرقہ احمدیہ برلن میں وارد ہوا اور مسجد تعمیر کی۔ کیونکہ بہت زیادہ رقم ہندوستان سے تمام مسلمانوں سے جمع کرکے برلن لائے۔ جماعت اسلامیہ نے کوشش کی کہ مل کر کام کیا جائے تو بہت اچھا ہوگا لیکن احمدیہ فرقہ نے ساتھ مل کر کام کرنے سے انکار کر دیا اور احمدیہ فرقہ نے مسلمانان عالم مقیم در برلن سے علیحدہ ہو کر مسجد تعمیر کی۔ لیکن خوبی یہ کی کہ مسجد کا نام رجسٹر میں بطور ذاتی ملکیت چڑھوا دیا۔ وہ دستاویز جو جماعت اسلامیہ نے جرمن کچہری سے منگوائی ہے اس میں لکھا ہے کہ مولوی صدر الدین مقیم لاہور (یہ وہ صاحب ہیں جنہوں نے مسجد کی تعمیر کا کام کیا اور پہلے متولی برلن میں مقرر ہوئے) ہیں۔ اس دستاویز کا پورا پتہ لکھا جاتا ہے:۔

Schrief lollack Aktung
Akt. 5. Wilmersdorf. 3700/32

اس سے صاف پتہ چل گیا کہ مسجد جمہور کی ملکیت نہیں بلکہ ذاتی ملکیت ہے اور ہر متولی مختار کل ہے۔ چنانچہ ایک احمدی متولی مولانا مولوی فضل صاحب درانی نے مسلمانوں کی مسجد کو سولہ ہزار مارک پر رہن کر دیا جس کی وجہ سے اسلام کی بہت زیادہ بے عزتی ہوئی اور اسلام اور مسلمانوں پر بہت زیادہ دھبہ آیا۔ اور اب جو کچھ مسجد میں ہو رہا ہے اس کے ذمہ دار مسلمانانِ عالم مقیم در برلن ہیں۔

ان تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مسلمانانِ عالم مسلمانانِ ہند سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس مسجد تک جہاں تک ہو سکے فیصلہ کریں اور ہم مسلمانوں پر رحم کریں یہ مذہب اسلام کا کونسا مسئلہ ہے کہ مسجد ذاتی ملکیت بنی رہے۔ کیا تو مسجد مصری ادارۂ تعلیم برلن کے تحت میں کر دی جائے کیا کوئی عالم ہندوستان سے روانہ کیا جائے کہ وہ صرف امامت کا فریضہ ادا کرے اور ملکیت صرف جمہور کی رہے۔ ہم مسلمانان برلن اس وجہ سے یہ اپیل کر رہے ہیں کہ معاملہ بہت زیادہ نازک ہے اور خدشہ ہے کہ کہیں اور زیادہ یہ معاملہ طول نہ پکڑ جائے۔ والسلام

راقمان مسلمانانِ عالم مقیم در برلن۔

جیب الرحمان قریشی۔ حسن محمد البشاری۔ احمد بدوی (مصری) عبداللہ حضاب (ترکی) محمد ابن احمد (مراکو) عبدالعزیز الحاپاش (عرب) فاطمہ الحاپاش (جرمن نومسلم) ابوزاہد سدحی۔ عزیز محمد ناصر۔ محمد لطیف۔ غزالی (مراکو)۔ محمد الطاح (مراکو) ریاض احمد محمد صدر جماعت اسلامیہ برلن۔ ڈاکٹر فرید زابط (مصری) عبداللطیف عبدالوہاب (مراکو) حید کریم جعفری (ہندی) منظور الدین احمد (ہندی) محمد کاساکف (روسی) ذکریا۔ م۔ حسن الرحمان احمد بداور۔ (مولانا مولوی) الشیخ الشکار (جامعہ ازہر) حسن حسن احمد۔ محمد ذکریا ہاشمی (پروفیسر برلن علوم شرقیہ) محمد غنی اخو۔ محمد حسن ہوفمن (جرمن نومسلم) وغیرہ وغیرہ۔

نوٹ:۔ اصلی دستاویز معہ دستخط کے جماعت اسلامیہ برلن کے دفتر میں موجود ہے۔ جو چاہیں دیکھ لیں علاوہ ازیں ہم اخبارات کے بہت بڑے مشکور ہونگے اگر وہ جب مضمون چھپے ایک نسخہ روانہ کر دیں۔ تمام اسلامی جرائد کا فرض ہے کہ وہ مسلمانان ہند تک اس اپیل کو پہنچائیں۔ پتہ جماعت اسلامیہ۔

Islamische Gemeinde
E.V. Berlin-Greenwald.

گورنمنٹ انسٹی ٹیوٹ آف ڈائینگ اینڈ کیلیکو پرنٹنگ شاہدرہ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

گورنمنٹ انسٹی ٹیوٹ آف ڈائینگ اینڈ کیلیکو پرنٹنگ شاہدرہ میں نوجوانوں اور کاریگروں کو کپڑا رنگنے سلفٹ کرنے کپڑے کو "آب" دینے اور اس پر چھاپ لگانے کا کام جدید سائینٹفک طریقوں کے مطابق سکھایا جاتا ہے۔ ادارہ مذکورہ کا آئندہ سیشن ۳۰ ستمبر ۱۹۳۵ء سے شروع ہوگا۔ اس میں تین مختلف جماعتیں ہیں۔

(۱) فورمین ڈائر کلاس (۲) آرٹیزن ڈائینگ کلاس اور کیلیکو پرنٹنگ کلاس۔ ان میں داخلہ کے لئے جملہ درخواستیں ۳۱۔ اگست ۱۹۳۵ء سے پیشتر ڈائینگ ایکسپرٹ شاہدرہ کے پاس پہنچ جانی چاہئیں۔ ڈائینگ ایکسپرٹ سے انسٹی ٹیوٹ مذکور کے پراسپکٹس منگائے جا سکتے ہیں تھوڑے سے طلباء کے لئے ہوسٹل میں قیام وطعام کا انتظام کیا گیا ہے۔ مستحق طلباء کو وظائف دیئے جاتے ہیں اور ان کی فیس میں رعایت کی جاتی ہے۔

جن طلباء کو انسٹی ٹیوٹ مذکور کی فورمین ڈائر کلاس کو پاس کئے کم از کم دو سال گذر چکے ہوں یا جو پنجاب یونیورسٹی کے ایسے گریجویٹ ہوں جنہوں نے ایپلائڈ کیمسٹری میں رنگریزی کو بطور خاص مضمون کے لیا ہو وہ تیس روپے ماہوار کے وظیفہ کے حقدار ہونگے یہ وظائف ساڑھے نو ماہ تک ملتے رہینگے جو امیدوار یہ وظائف حاصل کرنے کے خواہشمند ہوں انہیں چاہئے کہ وہ اپنی درخواستیں ڈائینگ ایکسپرٹ کے نام ستمبر ۱۹۳۵ء کے پہلے ہفتہ کے اندر اندر ارسال کریں۔

لاہور۔ ۱۳۔ اگست ۱۹۳۵ء

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل - پروفیسر لوتھارپ سٹاڈرٹ کی نیو ورلڈ آف اسلام کا اردو ایڈیشن - یعنی صدی سابقہ وحال کی اسلامی جدوجہد کا اصلی فوٹو اور آنے والے امکانات کا صحیح جائزہ - قیمت عہ - محصول ڈاک علاوہ - ملنے کا پتہ:۔
منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

لطریفات مرزا، مرزائیت کی تردید میں ایک [illegible] (۴ ہمہ) [illegible] از مطبوعات رسالہ [illegible]

اکسیر ہاضمہ اس کا اشتہار آپ حضرات پہلے بہت ہی بار پڑھ چکے ہیں کہ اس کے کیا کیا فوائد ہیں۔ اس لئے لمبا چوڑا اشتہار لکھنے کی ضرورت نہیں ہاں ضرورت تو نہیں مگر پھر بھی یہاں دو ایک لفظ لکھ دیتے ہیں اس کے استعمال سے صحت قائم رہتی اور بیماریوں سے نجات ملتی ہے مثلاً بدہضمی، نفخ کا ہوجانا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی بہانا۔ کھانا ہضم نہ ہونا، طبیعت کا خوش نہ رہنا وغیرہ۔ قیمت بلحاظ فوائد کے بہت ہی کم۔ فی ڈبہ ۱۲؍ محصول ۵؍

اکسیر موتی دانت۔ دانتوں کی بیماریوں کو دور کرکے نہایت ہی سفید میل کچیل سے صاف موتیوں کی طرح چمکیلے کر دینا اسکا ایک معمولی کام ہے۔ قیمت صرف فی ڈبیہ ۲؍ محصول ۵؍

اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

۳۱/۲۵

فائدہ مند بیمہ رجسٹرڈ ۱۷۵۷ء

آپ کا کل سرمایہ محفوظ، کم لاگت سے کثیر فائدہ خود حاصل کیجئے۔ آل اولاد عزیز دوست کو فائدہ پہنچانے، دونوں جہاں میں نفع ہوگا۔ باریک تحریر کی لکھائی پڑھائی، تیز روشنی کی چمک، دھوپ کی تپش، پتھر کے کوئلہ کے دھوئیں سے طرح طرح کے بکثرت امراض آنکھوں میں پیدا ہوجاتا ہیں نوے فیصدی چشمہ لگانے پر مجبور ہوتے ہیں۔ ضعف بصارت، دوے اگرونولس ڈھلکہ، نزلہ، ناخونہ، رتوندی، سوزش، وغیرہ وغیرہ کی عام شکائتیں دیکھنے سننے میں آتی ہیں۔ ایسے تمام امراض چشم کے واسطے ایک آئی پوڈر ایجاد ہوا جسکو ۲۰ سال متواتر تجربہ کیا گیا جو اکسیر لاثانی اور نہایت مفید ثابت ہوا ہے بڑے بڑے نامی ڈاکٹروں، حکیموں، ویدوں، رؤسا و عہدہ داران کی سندوں کے علاوہ بہترین سند یہ ہے کہ نمونہ مفت بلا صرفہ منگوا کر آزمائیے۔ ممکن نہیں کہ بعد تجربہ آپ قیمتاً نہ منگوائیں۔ سینکڑوں روپیہ کی ادویات سے جو فائدہ نہ ہوتا ہوا اس سفوف سے ہوگا۔ یقینی آنکھوں کا بیمہ ہے آئی پوڈر لگانے والا کبھی آنکھوں کی بیماری میں مبتلا نہیں ہوتا۔ قیمت فی پیکٹ صرف ۱۲؍ جو آنکھ جیسی نعمت کے واسطے گراں نہیں۔

(منگوانے کا پتہ)

منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی (اودھ)

شائقین عطریات و اہل حدیث حضرات

خاص طور پر توجہ فرمائیں اگر آپکو عطریات وغیرہ کی ضرورت ہو تو خالص مال ہم سے منگوائیے۔ اول تو آپکے بھائی کی امداد ہوگی۔ دوسرے فی روپیہ ایک آنہ تبلیغ اہلحدیث امرتسر مولانا ثناء اللہ کی خدمت میں جائیگا۔ کل مال نقد یا وی پی روانہ ہوگا۔ عطر گلاب، کیوڑہ، حنا، مشک حنا، خس، چنبیلی، موتیا، وغیرہ فی تولہ ۲؍، ۱۲؍، ۸؍، ۶؍، ۴؍، ۲؍ تک۔ روح خس فی تولہ ۶؍، ۴؍، ۲؍۔ روغن چنبیلی۔ بیلہ، گل روغن وغیرہ فی سیر ۸؍، ۱۲؍، ۴؍، ۱؍، ۲؍، ۱؍۔ فہرست کلاں طلب کرنے پر روانہ ہوگی۔ پتہ یہ ہے :۔

نورالحسن انوارالحسن کارخانہ عطر قنوج (یو۔پی)

ہر خاص و عام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

۷/۱۲

طلا نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد طلا بیع وکمزوری۔ جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کردے اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے طیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہوجاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلا سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہوچکے ہیں۔ اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے۔ اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔ قیمت ایک بکس تین روپے آٹھ آنے (۳؍۸)

(ملنے کا پتہ)

ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں ہر قسم کی لکھائی چھپائی کا کام نہایت اعلیٰ کیا جاتا ہے۔ تجربہ شرط ہے۔ (منیجر پریس)

۶/۹۴

۵/۱

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۸؍۔ آدھ پاؤ ۱؍۔ پاؤ بھر ۳؍ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔ (۸۴۵)

تازہ شہادات

جناب حافظ محمد فرید صاحب جگدل: "مرض دمہ میں مبتلا ہوں۔ ایک بار منگا چکا ہوں۔ فائدہ بہت کچھ پایا۔ ایک چھٹانک بذریعہ وی پی دربھنگہ کے پتہ سے بھیجدیں" (۲۰ جولائی ۳۵ء)

جناب سید محمد سرور صاحب چشتی میر منشی نوشہرو: اس سے قبل جو مومیائی منگائی تھی اُسے دوسرے مومیائی فروشوں سے ارزاں اور با اثر پایا ہے۔ ایک چھٹانک ارسال فرمائیں۔ (۱۶ جولائی ۳۵ء)

جناب حکیم محمد یٰسین صاحب بھروٹیا: آپ کے یہاں سے تین مرتبہ مومیائی منگا چکا ہوں۔ مفید معلوم ہوتی ہے ۲ چھٹانک اور ارسال فرمائیں۔ (۲۳ جولائی ۳۵ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)

حکیم محمد سردار خان پروپرائیٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

ahmadimuslim.de

تمام دنیا میں بے مثل

سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اُردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بینظیر

مشکوٰۃ مترجم ومحشی

اُردو کا ہدیہ سات روپے

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ

انوار الاسلام امرتسر

(۸۴۶)

سرمہ نور العین ۲۵ شہ

(مصدقہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۸/

منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

حیات طیبہ

سوانحعمری حضرت مولانا اسمٰعیل شہید دہلویؒ

آپ کا حسب نسب اور زندگی بھر کے کارہائے نمایاں درج ہیں۔ سکھوں کے ساتھ جہاد کے وجوہ اور تمام لڑائیوں کا حال۔ ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ قیمت ۱۲/

ملنے کا پتہ :- دفتر اہلحدیث امرتسر

بعدالت جناب سب جج صاحب بہادر قصور

غلام فاطمہ زوجہ علم الدین خواجہ ساکن قصور

بنام علم الدین ولد جمال الدین خواجہ ساکن قصور کوٹ بدر الدین خان

درخواست زیر آرڈر ۳۳ رول ۲ ضابطہ دیوانی برائے اجازت کرنے دعوے بصیغہ مفلسی دعوے تنسیخ نکاح

بنام علم الدین ولد جمال الدین خواجہ ساکن قصور کوٹ بدر الدین خان۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعیہ نے درخواست آرڈر ۳۳ رول ۲ برائے حصول اجازت بصیغہ مفلسی عدالت ہذا میں گزاری ہے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا تم کو مطلع کیا جاتا ہے کہ تم مورخہ ۲۹ ۸/۳۵ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر جو عذر نسبت درخواست کے رکھتے ہو پیش کرو اگر تم حاضر عدالت تاریخ مقررہ پر نہیں آؤ گے تو یکطرفہ کاروائی عمل میں لائی جاویگی۔ تحریر ۹ ۸/۳۵

دستخط حاکم مہر عدالت

شیعہ مشن کی تردید میں کتب ذیل قابل مطالعہ ہیں

خلافت محمدیہ۔ اس رسالہ میں مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ کو ثابت کر کے قرآن مجید سے ان کے مومن اور متقی ہونے پر عالمانہ استدلال کیا گیا ہے اور مسئلہ باغ فدک پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ کتابت طباعت کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۳/

خلافت رسالت۔ اس میں خلافت اصحاب ثلاثہ کو نہایت دلچسپ اور جدید انداز میں ثابت کیا گیا ہے اور تاریخی حوالہ جات کی روشنی میں مسئلہ خلافت مختلف فیہ کو محقق و مبرہن کیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ منکرین کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی قیمت ۱/

رسالہ مجددیہ۔ رسالہ ہذا حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سرہندی نے شیعہ مذہب کی تردید میں فارسی زبان میں تصنیف فرمایا تھا۔ جسمیں موصوف نے شیعہ مذہب کے تمام اعتراضات کے جوابات احسن طور سے دیئے گئے ہیں۔ اس رسالہ کا اردو ترجمہ کرایا گیا ہے۔ رسالہ ہذا اپنے موضوع پر ایک عمدہ کتاب ہے جو ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہا ہے۔ قیمت ۸/

تبصیر بجواب **اشتہار تنویر**۔ مؤلفہ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ جس میں شیعوں کی پیشکردہ روایات متعلقہ خم غدیر کی اصل حقیقت واضح کی گئی ہے۔ مفت۔ محصول ڈاک ۱/

کتب عملیات وتعویذات

قرآن کے عملیات۔ قرآن پاک کی عدیم النظیر اور تیر بہدف عملیات کا یہ اردو مجموعہ متقدمین کی بہت سی معتبر اور مستند عربی تصانیف کی مدد سے تیار کیا گیا ہے جن کا حوالہ ساتھ ساتھ درج کیا گیا ہے۔ ایک ایک امر کے متعلق کئی کئی مجرب اور آسان عملیات درج کئے گئے ہیں۔ مثلاً حب، حلال، بغض، تسخیر خلائق وجنات، ہلاکت اعداء، دولتمندی، فراخ رزقی، تاسیب شناخت چور، قضائے حاجات، حصول اولاد، تسخیر حکام، نظر بد، حصول ملازمت، بدن کی کل بیماریاں نورانیت قلب، زیادتی علم، قید سے نجات پانا، آئندہ حالات وغیرہ معلوم کرنا، غرض انسانی زندگی کی ہر ضرورت اور ہر مشکل کا روحانی اور رحمانی علاج اس کتاب میں مل سکتا ہے۔ قیمت ۸/

رسول اللہ کے عملیات۔ اس کتاب میں سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام عملیات حدیث کی مستند کتابوں سے بڑی محنت کے ساتھ جمع کر دیئے گئے ہیں۔ ہر عمل کے ساتھ حدیث کی کتاب کا حوالہ دیا گیا ہے۔ چنانچہ اس کتاب میں ہر مقصد میں کامیاب ہونے پر ہر دکھ درد کے مٹانے اور ہر مصیبت سے نجات حاصل کرنے کیلئے عملیات نبوی درج ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۵/

نوٹ:- محصول ڈاک بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

آریہ مشن کی تردید میں بےنظیر کتابیں

تصانیف مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مدظلہ

حق پرکاش۔ اس کتاب میں ان ایک سو انسٹھ (۱۵۹) سوالات کا معقول اور عالمانہ جواب درج ہے۔ جو سوامی دیانند نے اپنی مشہور کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر کئے تھے۔ قیمت ۱۲/ **الہامی کتاب**۔ وہ تحریری مباحثہ جو مابین مولانا صاحب ممدوح اور ماسٹر آتمارام صاحب کے مابین قرآن مجید اور وید کو ترتیب وار الہامی ثابت کرنے کے لئے ہوا۔ کتابت طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۲/۔ **ترک اسلام** (بجواب ترک اسلام) اُن اعتراضوں کا لاجواب جواب ہے جو غازی محمود (دھرمپال) نے مرتد ہوکر اسلام پر کئے تھے اور اس رسالہ کو دیکھ کر وہ دوبارہ مشرف باسلام ہوئے۔ قیمت صرف ۵/۔

بحث تناسخ۔ وہ تحریری مباحثہ جو کئی ہفتوں تک مابین مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب اور ماسٹر آتمارام صاحب دربارہ مسئلہ تناسخ جاری رہا۔ قیمت ۳/ **حضرت محمد رشی**۔ حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی نبوت کا ثبوت وید بائبل، انجیل، اور وید سے ایسے صاف اور صریح حوالجات سے دیا ہے کہ متعصب مخالف کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قیمت ۲/ **حدوث وید**۔ اس رسالہ میں خود وید کے منتروں سے ثابت کیا گیا ہے کہ وید قدیم نہیں ہیں بلکہ اس وقت بنائے گئے تھے جبکہ دنیا کی کافی آبادی سطح زمین پر پھیل چکی تھی۔ قیمت ۱/

اصول آریہ۔ آریوں کے اصل الاصول مسائل یعنی مادہ، روح اور سلسلہ کائنات کی قدامت کا معقول دلائل سے ابطال۔ قیمت ۲/ **الہام**۔ یہ وہ مختصر رسالہ ہے جس میں الہام کی تعریف و تقسیم کرکے چند ناقابل حل سوالات آریوں سے کئے گئے ہیں۔ قیمت ۱/ **شادی بیوگان اور نیوگ**۔ اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ نیوگ جیسے شرمناک اور حیا سوز مسئلہ کے مقابلہ میں شادی بیوگان کو کئی درجہ بڑھ کر فضیلت حاصل ہے۔ قیمت ۱/

القرآن العظیم۔ اس میں تمام ضروریات الہام کو قرآن مجید سے ثابت کرکے مخالفین (آریہ وغیرہ) کو چیلنج دیا گیا ہے کہ انہی باتوں کا وید سے ثبوت پیش کریں۔ قیمت ۲/۔ **جہاد وید**۔ جہاد کا ثبوت وید منتروں سے پیش کیا گیا ہے اور آریوں کا منہ بند کیا گیا ہے۔ قیمت ۳/۔ **مقدس رسول**۔ آریوں کے ایک زہریلے رسالے یعنی "رنگیلا رسول" کا معقول مدلل اور متین جواب۔ قیمت ۸/ یہ رسالہ مکرر زیر طبع ہے۔ **نکاح آریہ**۔ اس رسالہ میں آریہ دھرم کے احکام متعلقہ نکاح پر آٹھ عنوانات قائم کرکے اسلامی نکاح کی خوبی و فضیلت کو واضح کیا ہے۔ قیمت ۴/ **نماز اربعہ**۔ اس رسالہ میں ہر چہار مذہبوں کی نمازوں کا مقابلہ کرکے غیر مذاہب کی نمازوں میں شرک اور اسلامی نمازیں اصل توحید کا نقشہ دکھایا ہے۔ قیمت ۲/ **ہندوستان کے دو ریفارمرز**۔ سوامی دیانند اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی دیگر مذاہب کے متعلق بدزبانیوں کا نمونہ ان کے اپنے شیریں الفاظ میں دکھایا گیا ہے۔ قیمت ۲/ **ثمرات تناسخ**۔ رسالہ ہذا میں مسئلہ تناسخ کو ایسے دلچسپ پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے کہ انسان پڑھ کر حیران ہو جاتا ہے کیونکہ تناسخ کو صحیح مان کر نظام عالم کا قائم رہنا قریباً محال معلوم ہوتا ہے۔ قیمت ۴/ **سوامی دیانند کا علم و عقل**۔ ثابت کیا گیا ہے کہ سوامی صاحب دوسرے مذاہب پر اعتراض کرنے میں تحقیق اور علم سے کام نہ لیتے تھے۔ ۱/ **کتاب الرحمٰن**۔ آریوں کی ایک مشہور کتاب "کلام الرحمٰن وید ہے یا قرآن؟" کا مکمل و مدلل جواب۔ قیمت ۹/

(تصنیفات دیگر مصنفین)

ابطال الہام وید۔ مصنفہ مولوی ادریس خان صاحب بدایونی۔ فاضل مصنف نے وید کے اندرونی حوالجات یعنی صریح منتروں کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ وید آریہ سماج کے مسلمہ اصولوں کی بناء پر بھی ہرگز ہرگز الہامی ثابت نہیں ہو سکتے۔ آجتک آریہ سماج کی طرف سے اس کا جواب نہیں ہو سکا۔ قیمت ۶/ **عجائبات آرین فلاسفی**

۸۴۷ اس رسالہ میں آریہ سماج کے مسلمات کی عقلی و نقلی دلائل کے ساتھ کماحقہ تردید کی ہے۔ نیز ان کے مسلمہ اصولوں میں نتیجہ کے لحاظ سے اختلاف اور تضاد دکھایا ہے۔ ۴/ **ویدوں کے ظاہر کنندہ**۔ مصنفہ مولوی ناصر الدین صاحب سابق سوامی ستیہ دیو جی صاحب جس میں محققانہ طور پر اپ نشدوں کے حوالوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ وید کن لوگوں نے بنائے تھے۔ قیمت ۲/ **پیدائش دنیا از روئے برہمن گرنتھ**۔ اس رسالہ میں بالتفصیل بتایا گیا ہے کہ برہم نے دنیا کو کس طرح بنایا۔ قیمت ۳/ **قدیم ایرانیوں کی مذہبی کتب**۔ اس رسالہ میں نہایت محققانہ طور سے قدیم ایرانیوں کی مذہبی کتب کی چھان بین کی ہے۔ قیمت ۳/۔

از روئے آریہ لٹریچر وید کیا چیز ہے؟ اس رسالہ میں آریہ سماج کے عقائد متعلقہ وید بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ۵/ **پیدائش دنیا از روئے وید** اس میں وید کی تصریحات سے مسئلہ پیدائش دنیا کو حل کیا گیا ہے اور ساتھ ہی حدوث روح و مادہ پر بھی بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۹/ **اسلامی اور آرین توحید**۔ توحید کے متعلق فریقین کی مذہبی کتاب کے حوالجات پیش کرکے ثابت کیا ہے کہ صفات الٰہی کو اسلام نے اعلیٰ پیمانہ پر بیان کیا ہے۔ قیمت ۲/ **قدیم آریوں کی مذہبی کتب**۔ اس میں وید اور اپنشدوں کی اندرونی

ahmadimuslim.de

شہادتوں سے ثابت کیا ہے کہ وید خدا کی طرف سے ہیں یا رشیوں کی تصنیف۔ ۸ر

داعی اسلام۔ اس میں مختصر طور پر مگر نہایت جامعیت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانحعمری لکھی ہے۔ قیمت صرف ۲ر

ابطال تناسخ۔ مصنفہ مولوی عبدالصمد صاحب مونگیری۔ مسئلہ تناسخ کی تردید میں مفید رسالہ۔ تناسخ کے چکر کی دلچسپ حقیقت۔ قابلدید کتاب۔ قیمت ۳ر

حدوث مادہ۔ اس رسالہ میں حدوث مادہ پر نہایت زبردست آٹھ دلیلیں دیکر ثابت کیا ہے کہ مادہ حادث ہے۔ قیمت ۲ر۔ **حدوث روح**۔ آریہ روح کے مسئلہ قدامت روح کا حدوث خود آریوں کی مسلمات سے ثابت کیا ہے۔ قیمت ۲ر

وید کا بھید حصہ اول و دوم۔ اس میں آریوں کے اس دعویٰ کی تردید ہے کہ وید کی اصل تعلیم وہی ہے جو سوامی دیانند نے پیش کی ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۴ر

آریہ دھرم کا انصاف۔ اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ دھرم میں انصاف اور مساوات کا خون کیا گیا ہے۔ قیمت ۲ر **آریوں کا خوفناک ایشور**۔ آریہ پرمیشور کی صحیح تصویر پیش کرکے ثابت کیا ہے کہ ویدک دھرم کا پرمیشور نہ عادل ہے نہ رحیم ہے۔ قیمت ۲ر۔ **ویدک ایشور کی حقیقت**۔ یعنی پنڈت مراری لال شرما کے رسالہ "اسلامی توحید" کا دندان شکن جواب۔ قیمت ۳ر

وید اور سوامی دیانند۔ مصنفہ غازی محمود صاحب دھرمپال بی۔ اے۔ جو دودھ جو سر چڑھ بولے" کے مصداق دیانندی الفاظ ہی سے ویدوں کو بدترین کتب ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۶ر۔ **بت شکن**۔ غازی صاحب کے وہ لیکچر جن کی بنا پر ۵ ہزار کی ضمانت و مچلکے کر مقدمہ چلایا گیا تھا اور زبان بندی کا حکم ہوگیا تھا کیونکہ انہوں نے آریہ مذہب کی قلعی کھولنے کا جرم کیا تھا۔ قیمت ۶ر

تناسخ چکر اور سوامی دیانند۔ اس کتاب میں وید، منوسمرتی، ستیارتھ پرکاش اور دیگر مستند کتب کے حوالجات سے ثابت کیا گیا ہے کہ تناسخ کا ماننے والا کسی صورت میں بھی خدا پرست نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اگر اس کو گناہ پرست کہا جائے تو مناسب ہوگا۔ کتاب کیا ہے آریوں کے مایہ ناز مسئلہ آواگون کی عریاں تصویر ہے۔ اس کتاب کو پڑھ کر ممکن نہیں کہ کوئی سعید روح تناسخ کو مان سکے۔ قیمت ۶ر

کفر توڑ۔ اس کتاب کا مضمون نام سے ظاہر ہو رہا ہے یہ وہ کتاب ہے جس کو پڑھ کر کوئی متعصب سے متعصب بھی ہو اسلام کے آگے سر تسلیم خم کر دیتا ہے۔ قیمت ۶ر

شدھی توڑ۔ آریوں کے عقائد، خیالات، مذہب اور رسومات نیوگ وغیرہ کی عریاں تصویر دکھلائی گئی ہے۔ قابلدید کتاب ہے۔ قیمت عہ جز ۴ عار۔ کفر توڑ کے جواب میں آریوں نے جو ٹریکٹ شدھی توڑ لکھا تھا۔ اس کا مختصر جواب اس قابل ہے کہ ملک میں بکثرت تقسیم کیا جائے۔ قیمت ۱ر

تحفۃ الہند مع کتھا سلوکی۔ مصنفہ مولوی عبیداللہ صاحب مرحوم۔ یہ کتاب بیسیوں مرتبہ چھپ کر فروخت ہو چکی ہے۔ انسداد ارتداد اور آریوں کے منہ پر لگانے کو ایسا قفل ہے جس کی چابی ہندوؤں کے پاس نہیں ہے۔ قیمت ۱۰

ثبوت قربانی گاؤ۔ مصنفہ مولوی حافظ محمود الحسن صاحب عمرپوری۔ اس رسالہ میں قرآن و حدیث اور ہندوؤں آریوں کے وید شاستر، رامائن، مہابھارت اور توریت، انجیل سے گائے کی قربانی کا ثبوت دیا گیا ہے۔ اس رسالہ کے مطالعہ کرنے سے آریوں کا دعوے گئورکھشا محض لغو معلوم ہوتا ہے اور عقلی و نقلی دلائل سے انسان کو گوشت خور ثابت کرتے ہوئے دکھلایا گیا ہے کہ گوشت خوری انسان کو باحیا خلیق اور نیک بناتی ہے۔ رسالہ ہذا دو حصوں میں چھپا ہے۔ قیمت فی حصہ ۴ر۔ مکمل ہر دو حصہ ۸ر۔ ہر مسلمان کے لئے اس کا مطالعہ ضروری ہے۔

حدوث مادہ۔ مصنفہ غلام الثقلین مرحوم وکیل۔ جس میں موجودہ سائنس کے اصولوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ مادہ قدیم نہیں بلکہ حادث ہے ساتھ ساتھ آریوں اور دہریوں کے عقائد فاسدہ کی بھی خوب دھجیاں اڑائی گئی ہیں۔ قیمت ۲ر

آریہ سماج اور سناتن دھرم۔ اس رسالہ میں زبردست دلائل کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے کہ دوستی کے پردے میں کس طرح دشمنوں کی طرح آریہ سماج سناتن دھرم کے مضبوط قلعے میں نقب لگا کر اسے برباد کر رہا ہے۔ ہندوؤں کو آریوں کی عیاریوں سے خبردار رہنا چاہئے۔ قیمت ۲ر **تثلیث وید**۔ اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج جو اپنے کو مسئلہ توحید میں جملہ مذاہب دنیا سے افضل سمجھتا ہے دراصل وہ اس مسئلہ میں سب سے نیچے گرا ہوا ہے۔ کیونکہ آریہ سماج غیر خدا کو خدائی ذات و صفات و عبادت میں شریک کرتا ہے۔ قیمت ۲ر

آریہ دھرم کا فوٹو۔ اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ دیانندی مذہب اپنے اندرونی اختلافات کی وجہ سے ایشوری دھرم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ الہامی دھرم کی شان کے منافی ہے کہ اس کے احکام باہم متضاد ہوں اور اس کی تعلیم میں ایسا اختلاف ہو کہ دونوں باتوں کو صحیح ماننا غیر ممکن ہو۔ قیمت ۲ر

ایک روپیہ میں چھ رسالے

(۱) **قال اللہ**۔ جس میں احکام قرآنیہ کا لب لباب نہایت وضاحت سے عالمانہ طریق پر کیا گیا ہے۔ مصنفہ مولانا نواب خیر صدر الدین خان بڑودہ۔ قیمت ۴ر

(۲) **قال الرسول**۔ یہ کتاب بھی موصوف کی تصنیف ہے۔ اس میں احادیث نبویہ علیہ الصلوٰۃ والتحیہ کا لب لباب بڑی خوبی اور وضاحت سے ہے۔ قیمت ۴ر

(۳) **خطبہ عید اضحیٰ**۔ از مولانا ابوالکلام صاحب آزاد۔ عید قرباں کے روز پڑھنے کے لئے بیش بہا معلومات سے پُر ہے وعظ و نصیحت کا مجموعہ ہے۔ قیمت ۴ر

(۴) **دعوت عمل**۔ غافل مسلمانوں کو احکام شریعت پر عمل پیرا ہونے کی دعوت قرآن و حدیث سے دیگئی ہے۔ قیمت ۴ر (۵) **الحریت فی الاسلام**۔ اسلامی حریت و جمہوریت اور دیگر اہم مسائل پر زبردست بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۶ر

(۶) **توصیہ شہادت**۔ شہادت امامین سے ایک بصیرت افروز ... دیا گیا ہے

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ۔ ا
یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۴۴

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

پس حدیث مصطفےٰ بجان مسلم دین تمام

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ — ۲۵
رؤسا و جاگیرداران سے " — ۱۰
عام خریداران سے " — ۵
" " ششماہی — ۲/۱۲
ممالک غیر سے سالانہ — ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - ۲/

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۹ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ مطابق ۳۰ اگست ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نوید مسلم - - - - - صا
انتخاب الاخبار - - - - - - صہ۲
وہابیت پر بہتان - - - - - صہ۳
احمدیوں میں بے جا نزاع - - - - صہ۴
مسیح موعود کے آنے کا وقت ہے؟ - صہ۴
انسان سے بندر صہ۶ - وید درشن - - صہ۶
اسلام میں توحید صہ۸ - عزت رسول علیہ السلام صہ۸
رد تناسخ صہ۹ مسلمانوں کی تباہی کا علاج صہ۱۰
قوم مومنون کا ظلم قوم مومن پر - - صہ۱۱
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - صہ۱۲
فتاویٰ صہ۱۳ منقولات - - صہ۱۴
ملکی مطلع صہ۱۵ اشتہارات - صہ۱۶/۲۰

67542

نوید مسلم

(از مولوی محمد ایوب صاحب ہاشمی ضلع کولار)

بیت الحرم میں فیض کے چشمے اُبل رہے ہیں
دین متین کے دستو فرماں ہوئے ہیں جاری
توحید کی ہوائیں ہرطرف چل رہی ہیں
اہل حدیث بھائی سنت کے سب فدائی
فتح و ظفر کے ڈنکے کیا خوب بج رہے ہیں
بدعت کی باغباڑی مرجھا رہی ہے ساری
توحید کی یہ چکی جب سے لگی ہے چلنے
دینی علم کا پرچم لہراتا رہے یہ ہر دم

سن سن کے مومنوں کے ارمان نکل رہے ہیں
سن سن کے تیر و خنجر ہر سمت چل رہے ہیں
بدعت کے شور و شر پر آرے سے چل رہے ہیں
سن سن کے کارنامے خوش ہو اچھل رہے ہیں
سینے پہ دشمنوں کے بھالے سے چل رہے ہیں
دینی چمن کے غنچے کیا پھول پھل رہے ہیں
سینے پہ مشرکوں کے بس دال دل رہے ہیں
وحدت کے حامیوں کے ارمان نکل رہے ہیں

دنیا میں اہل ایماں جنت کے حور و غلماں
تعریف دیں سے کلمے سب کے نکل رہے ہیں

تقویۃ الایمان مکمل مصنفہ مولانا اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ جس میں تذکیر الاخوان، رسالہ طارق الاشرار، رسالہ راہ سنت دخط مولانا صاحب موصوف ...

انتخاب الاخبار

— امرتسر میں موسم خوشگوار ہے۔ ہوا عموماً مرطوب رہتی ہے۔ رات کو خاصی ٹھنڈک ہوتی ہے۔

— امرتسر بازار ٹھیکن سر کے قریب ہیضہ کے چند کیس ہوگئے۔ موت صرف ایک ہی ہوئی۔ بلدیہ کی طرف سے انسدادی تدابیر عمل میں لائی جا رہی ہیں باقی شہر میں خیریت ہے۔

— امرتسر ریلوے سٹیشن پر ایک ریلوے ملازم انجن سے نیچے گر پڑا جسکے ہاتھ پاؤں کٹ گئے۔

— ضلع امرتسر کا مشہور سکھ پہلوان گنڈا سنگھ امریکہ کو گیا ہے تاکہ وہاں اپنی شہ زوری کے کرتب دکھائے۔

— امرتسر ۲۰۔ اگست کو سکھوں کی مکمل ہڑتال رہی شام کو جلوس بھی نکلا اور جلسہ بھی ہوا۔ وجہ ہڑتال یہ تھی کہ دربار صاحب امرتسر کے ہیڈ گرنتھی اور ایک جتھے دار کی گرفتاری ایک سے زیادہ کرپانیں رکھنے کے الزام میں ہوئی تھی۔ جلوس میں تمام اکالی سکھوں نے دو دو کرپانیں رکھی ہوئی تھیں۔

لاہور میں امن وامان ہے۔ البتہ ۲۴۔ اگست کو چند سکھوں نے شاہی مسجد کے پاس سر عام جھٹکا کیا جس کی وجہ سے مسلمان بہت مشتعل ہوگئے تھے مگر پولیس کی بروقت مداخلت سے امن ہی رہا۔

— مسمی محمد اسحاق کو جسے گذشتہ فساد لاہور کے ایام میں ایک سکھ ہیڈ کنسٹبل کو چھرا مار کر ہلاک کردینے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ سشن جج لاہور نے سزائے موت کا حکم دیا۔ اس کی اپیل ہائیکورٹ میں کی جائے گی۔

— ملتان میں ایک ہندو نے ایک مسجد میں غلاظت پھینکی۔ جسے عدالت نے پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔

— ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں بارش کی کثرت سے بہت سے پکے مکانات گر گئے۔

— کراچی میں ایک شخص کے قبضہ سے سو تولہ سونا اور سو تولہ چاندی برآمد ہوئی۔ جسے پولیس نے گرفتار کر لیا۔

— شیخوپورہ کے قریب موضع بوڑے والہ میں سکھ مسلم فساد (جو زمین کی وجہ سے تھا) ہونے سے ایک مسلمان مر گیا۔ پولیس نے تفتیش کے بعد پچاس سکھوں کو زیر حراست کر لیا ہے۔

— دہلی میں ۲۴۔ اگست کو علی الصبح خفیف سا زلزلہ آیا۔

حساب دوستاں

ناظرین اخبار ہذا کا صفحہ ۱۴ ضرور ملاحظہ فرمائیں ضروری تاکید ہے۔　(مینیجر اہلحدیث)

اہل حدیث کانفرنس پر توجہ

کرکے توحید وسنت کی اشاعت میں مدد کیجئے ورنہ موقع نازک آرہا ہے۔　(ابو الوفاء)

جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب

کے انعقاد کی اطلاع دی گئی ہے۔ ہوا خواہان توحید وسنت اپنی شرکت کے وعدوں سے اطلاع دیں تاکہ جلسہ عام کرنے پر غور کیا جائے۔

اطلاع کا پتہ:- دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

خادم (محمد ابراہیم میر سیالکوٹی)

— معلوم ہوا ہے کہ حکومت ایران نے اعلان شائع کیا ہے کہ وہ تمام غیر ملکی جہاز جو ایران کے ساتھ تجارت کرتے ہیں جب ایرانی سمندر میں داخل ہوں تو اپنا قومی جھنڈا نہ لہرائیں۔

— اطلاع ہے کہ شاہ ابی سینیا نے اپنی افواج کو حکم دیا ہے کہ وہ بالکل تیار رہے۔ پندرہ سال سے لیکر اسی سال کی عمر تک کے تمام مرد تیار رہیں۔

(بقیہ متفرقات)

کوئٹہ کے دوست زندہ ہیں

۱۰۔ اگست کے اہلحدیث میں خریداران اہلحدیث ساکنان کوئٹہ میں منشی محمد شفیع صاحب تحصیلدار کی تلاش کا نوٹ نکلا تھا۔ ممدوح کا عنایت نامہ خیریت آگیا لکھا ہے کہ جس مکان میں اور خاندان کے ۹ نفوس رہتے تھے بفضل خدا اس کی ایک اینٹ بھی نہیں نکلی (الحمد)

"قادیانی پریس کیا کہتا ہے؟"

عزیز ذکاء اللہ جو ۲۰۔ اگست سے گم ہوگیا تھا اور اس کی تلاش کے لئے انقلاب، زمیندار، احسان، سیاست وغیرہ میں اشتہار شائع کیا گیا تھا الحمدللہ کہ بخیر وعافیت (مع ۲۶۔ اگست کو) خود بخود واپس آگیا ہے۔　(ابو الوفاء)

ضروری اطلاع مضمون نگاران حضرات کی خدمت میں التماس ہے کہ مضمون سفید کاغذ پر کاغذ کے ایک طرف عمدہ روشنائی سے خوشخط لکھ کر بھیجا کریں۔ پنسل سے ہرگز نہ لکھیں۔ ضروری تاکید ہے۔ (مینیجر)

— بمبئی کی اطلاع ہے کہ ۲۳۔ اگست کو جہاز انگریز پرڈبلیو۔ ایف چارٹر کی کمان میں پنجابی رجمنٹ ۵/۸ کو ادیس ابابا روانہ کردیا گیا ہے تاکہ وہ برطانوی چیزوں کی حفاظت کرے۔ نیز اسی جہاز میں عام سوداگروں نے غلہ وغیرہ بھی جلد روانہ کیا ہے۔

— یورکشائر (برطانیہ) میں ایک کان میں زبردست دھماکا ہونے سے سات اشخاص ہلاک اور ۱۵ مجروح ہوئے۔

— حکومت امریکہ نے فیصلہ کرلیا ہے کہ اگر غیر ممالک کی جنگ چھڑ گئی تو امریکہ بالکل علیحدہ رہیگا۔

— اٹلی نے ۱۰۴ جنگی ہوائی جہاز، بم پھینکنے والے جہاز ۵۰۰ بین مشینیں اور تباہی خیز سامان ابی سینیا روانہ کردیا ہے۔

— آزاد مسلمانوں کی جو کانفرنس ایران میں ہونیوالی ہے اسمیں اگر امان اللہ خان سابق شاہ افغانستان کو مدعو کیا گیا تو حکومت افغانستان اس کے خلاف پروٹسٹ کرے گی۔

— حکومت عراق نے ہوابازی کی تعلیم کے لئے عراق میں ایک کالج کھولنے کا انتظام کیا ہے۔

[illegible] انتقال پر ملال [illegible]

بوعت زبان کاؤ - فرقان حمید، دیوان غالب مع شرح [illegible] بہا رعادت، قرینت، انجیل مع بحرت زبان کادو دریا ہے، [illegible] (منیجر اہلحدیث)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲۹ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ

وہابیت پر بہتان

(۳)

ناظرین آگاہ ہیں کہ ملتان سے ایک رسالہ "وہابی دھرم کے پھول" (اسرار یا دھول) نکلا ہے۔ جس میں اسلاف اہل حدیث کے افتراآت سے اقتباس لیکر چند افتراآت لکھے ہیں۔ گذشتہ پرچے میں (بالتواء چند نمبر) اس کے بیس نمبروں تک جواب درج ہو چکے۔ آج اکیسویں اعتراض سے شروع ہوتا ہے۔

اعتراض ۲۱ - نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ کے لئے سفر کرنا شرک اکبر ہے (کتاب التوحید) ان السفر الی قبر محمد و غیرہ شرک اکبر رسالہ سیف الجبار صفحہ ۔ حالانکہ رسول اللہ صلعم کا صاف مقابلہ ہے۔ اس لئے کہ حضور فرماتے ہیں من زارنی متعمداً کان فی جواری جو شخص عمداً میری زیارت کو آیا وہ میری حفاظت میں آگیا۔ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۴۰

جواب ۲۱ - تمہارے پیشوا ملا ملتانی نے یہ جھوٹ گھڑا ہوا ہے جس کا جواب ہم نے رسالہ "تکذیب المکفرین" میں دیدیا تھا مگر تم ایسے خلف الرشید ہو کہ اپنے سلف کا جھوٹ بھی شائع کر کے ان کے اعمال نامہ میں سیاہی کا اضافہ کرتے ہو۔ ہم دعوےٰ سے کہتے ہیں کہ کتاب التوحید مصنفہ شیخ محمد نجدی رحمۃ اللہ علیہ میں ایسا نہیں ہے دکھاؤ تو ایک روپیہ انعام کے علاوہ جھوٹ کی سیاہی سے بھی پاک ہو جاؤ۔ ورنہ جھوٹ سے توبہ کرو۔ ہاں ذرا اپنی پیشکردہ حدیث کا نتیجہ تو سن لو۔ حدیث میں جو الفاظ ہیں (جو میری زیارت کو آیا) ان کو تم نے روضہ نبویہ کی زیارت پر لگایا ہے بہت اچھا کیا۔ مطلب یہ ہوا اگر کوئی میری قبر کی زیارت کو آئے۔ اب ادھر میدان علم میں آؤ علماء اصول کی تصریحاً دیکھو فرماتے ہیں کہ جس نے ایمان کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی وہ صحابی ہے۔ بتاؤ جو لوگ (مثلاً تم یا تمہارے والد یا جد) جن کو ایام حج میں زیارت مدینہ شریف نصیب ہوئی ہے وہ بقول تمہارے اس حدیث کے مطابق صحابی ہو گئے؟ نیم و دھرم سے بتا نا کہ تم (وہابی نامہ لکھنے والے) صحابی ہو یا تابعی؟ تف ہے اس حدیث دانی پر اور افسوس ہے اس بے علمی میں اندھی تقلید پر۔

اعتراض ۲۲ - اصحاب رسول فاسق بھی تھے۔ نزل الابرار جلد ۳ صفحہ ۹۴ ان من الصحابۃ ھو فاسق کیا حیاسوز سب ہے؟"

جواب ۲۲ - ہم کمال دیانت سے کہتے ہیں کہ یہ حوالہ صحیح ہے مولوی وحید الزمان خان نے ایسا لکھا ہے۔ لیکن ہم یہ بھی کمال راستی سے کہتے ہیں کہ ہم مرحوم کے اس قول کو صحیح نہیں جانتے۔ بلکہ اسی طرح غلط جانتے ہیں جس طرح علماء حنفیہ کا یہ قول کہ حضرت انس خادم رسول اللہ اور حضرت ابوہریرہ حافظ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقیہ نہ تھے۔ (نور الانوار وغیرہ) بس دونوں قول ہمارے نزدیک یکساں ہیں۔ اب کہو تمہاری کیا رائے ہے؟

اعتراض ۲۳ - قول الصحابی حجت نہیں۔ اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۱۶ء حالانکہ یہ بھی صراحۃً رسولؐ کا مقابلہ اور آپ کی حدیث کی تکذیب ہے۔ جو یہود کا کام ہے نہ اہل اسلام کا۔ چنانچہ مشکوٰۃ صفحہ ۵۵۴ مطبع اصح المطابع دہلی میں حضور کا بایں طور ارشاد عالی موجود ہے فرماتے ہیں۔ اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم (دارمی رزین ۱۲) مگر مذہب حقہ احناف میں اقوال صحابہؓ کی عدم حجیت مطلقاً قطعاً ثابت نہیں ۱۲"۔

جواب ۲۳ - محدثین کا یہی مذہب ہے الموقوف لیس بحجۃ (مقدمہ ترمذی وغیرہ) محدثین کی نہیں سنتے تو اپنے عم مکرم (چچا) امام شافعیؒ کی تو سنو گے۔ جن کا مذہب خود تمہارے مذہب کے مستند مصنف صاحب نور الانوار نے یوں ذکر کیا ہے:۔

قال الشافعی لا یقلد احد من الصحابۃ لان الصحابۃ کان یخالف بعضھم بعضا ولیس احد منھم اولی من الاخر فتعین البطلان۔ (نور الانوار صفحہ ۲۱۲ طبع لکھنؤ)

یعنی صحابہ کرام آپس میں مختلف تھے اس لئے کسی کا قول حجت نہیں نہ کسی کی تقلید واجب ہے۔

وہابی پھولوں کے پھلیرو! اپنے چچا جان (امام شافعیؒ) کو بھی رسول کا مقابلہ کرنے والا کہو گے۔ یاد رکھو کہو گے تو زبان جل جائیگی"

حدیث اصحابی کالنجوم جو تم نے نقل کی ہے گو سنداً صحیح نہیں مگر معناً صحیح ہے۔ معنے اس کے یہ ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ میں مثل سورج کے ہوں میرے اصحاب مثل ستاروں کے ہیں۔ ستارے سورج ہی سے روشنی لیتے ہیں پس میرا جو صحابی تم کو میرا نور (حدیث مرفوع) پہنچائے اسے قبول کرنے والا ہدایت یاب ہوگا۔ (لاریب فیہ)

اہلحدیث کا مذہب۔ مصنفہ مولانا ثناء اللہ (۸۵۱) قیمت ۶ / (آنہ) (دفتر اہلحدیث امرتسر)

ورنہ تم بتاؤ جو صحابہ کرام فاتحہ خلف الامام پڑھتے پڑھاتے تھے، رفع یدین کرتے تھے، آمین بالجہر کا فتوے دیتے تھے تم انکی بات نہ مان کر یہود کی سنت پر کیوں عمل کرتے ہو۔

نوٹ ان صحابہ کرام کے نام دیکھنے ہوں تو اپنے مستند مصنف امام طحاوی کی شرح معانی الآثار دیکھو۔

اعتراض ۲۴۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پرند زندہ کرنے کا صاف انکار تفسیر ثنائی صفحہ ۔ حالانکہ یہ بھی قرآن خدا کا صاف انکار ہے جو کفر ہے۔ اہلسنت بھائیو یہی ہیں سردار اہل حدیث مسمی ثناء اللہ جو صاف طور پر قرآن کا مقابلہ کر کے بعد خود دوسروں کو بھی جہنم کا ایندھن بنا رہے ہیں۔ یہی بزرگ ہیں جو اپنی کم علمی کی وجہ سے ہمیشہ تقلید حسن توحید کی تردید کیا کرتے ہیں مگر اپنے ذکائی اجتہاد کی یہ حالت ہے کہ قرآن کے کسی جملہ کی تفسیر نہیں کرتے۔ مگر اہلسنت کی بجائے سینکڑوں غیر مقلدوں سے بھی کفر و ضلال کے خطاب پاتے ہیں۔"

جواب ۲۴۔ آیت مرقومہ کا تفسیر ثنائی میں وہی ترجمہ کیا ہے جو حضرت شاہ عبدالقادر مرحوم دہلوی نے کیا ہے اور تفسیر وہی کی ہے جو تفسیر جلالین اور تفسیر معالم التنزیل میں کی گئی ہے یعنی اَمِلْهُنَّ وَ وَجِّهْهُنَّ۔ سچائی کا دم بھرتے ہو تو یہ تفسیر کسی آیت یا حدیث کے مخالف بتاؤ ورنہ مونہہ کی باتیں نہ بناؤ۔

مفصل دیکھنا ہو تو ہمارا رسالہ تغلیب الاسلام دیکھو۔

(باقی آیندہ)

آریوں میں بے جا نزاع

حیدر آباد دکن میں ہندوؤں اور آریوں کے باہمی مناظرہ میں ہندو پنڈت کے سوال کے جواب میں آریہ مناظر نے کمال دیانتداری اور راست گوئی اور حق پسندی سے یہ کہہ دیا کہ میں سوامی دیانند کی مورتی پر جوتا ماروں گا؟ بس اس کے منہ سے یہ الفاظ نکلے ہی تھے کہ آریہ کیمپ میں کھلبلی پڑ گئی کہ یہ کیا کیا! سوامی جی کی موسقی کے حق میں ایسا کہہ دیا۔ ہم (آریہ) مورتی پوجا تو نہیں کرتے مگر مورتی کی ایسی ہتک بھی نہیں کرتے، چاروں طرف سے آریہ مناظر پر لے دے شروع ہو گئی۔ اس لئے ہم کو بھی دخل دینے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ سوامی دیانند جی کی سوانحعمری کلاں میں لکھا ہے کہ

> سوامی کا اپدیش بابت تردید مورتی پوجا سن کر سوامی جی کے چھ چیلوں نے سالگرام اور ماکھن چور (کرشن جی؟) کی مورتیاں پھینک دیں۔ (صفحہ ۹۶ وغیرہ)

آریہ سجنو! پھینک دیں عزت کا لفظ ہے یا توہین کا جن لوگوں نے ان مہاتماؤں کی مورتیاں باہر گندگی ہول میں پھینک دیں وہ اگر سوامی جی کی مورتی کو واسطے تنبیہ مشرکین کے جوتے مار دیں تو حیرانی کی کیا بات ہے اور آوازے کسنے کی کیا ضرورت ہے؟

قادیانی مشن
مسیح موعود کے آنے کا وقت ہے؟

ہیضہ، طاعون وغیرہ امراض کا ہونا بے شک حکیموں بعض ڈاکٹروں کو چاہتا ہے۔ مگر یہ امر ہر ایک دانا جانتا ہے کہ ڈاکٹروں کے آنے کا مقتضی اور نتیجہ دو چیزیں ہوتی ہیں ایک نہیں ہوتیں مقتضی "وبا" ہے اس کا نتیجہ صحت ہے مگر قادیانی دماغ میں یہ بات نہیں سما سکتی وہ مقتضی اور نتیجہ کو ایک ہی جانتے ہیں ان کے نزدیک طاعون کے زمانہ میں ڈاکٹر کے آنے کی ضرورت ہے مگر وہ ڈاکٹر کے آنے اور ڈیوٹی پوری کر کے پنشن پا جانے کے بعد بھی طاعون کو بدستور دیکھ کر ڈاکٹر کے آنے کا زمانہ کہتے ہیں۔ ساتھ ہی یہ غضب بھی کرتے ہیں کہ پہلے ڈاکٹر کو ماہر فن اور کامیاب بھی مانتے ہیں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ ڈاکٹر کے آنے کے بعد اگر وبا دفع نہیں ہوئی تو ڈاکٹر کو ناکام بلکہ اناڑی کہتے لیکن ان کی الٹی سمجھ میں یہ سیدھی بات نہیں آتی کہ نتیجہ اور مقتضی دو چیزیں الگ الگ ہوتی ہیں۔ انہی کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ فَمَا لِهٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا (پ ۵ ع ۸) سچ ہے ؎

> الٹی سمجھ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے
> دے آدمی کو موت پہ یہ بد ادا نہ دے

اس تمہید کے بعد قادیانی اخبار کا مضمون پڑھئے جس میں (بزعم خود) "اہلحدیث" کا جواب دیا ہے چنانچہ لکھتا ہے:۔

"**مسلمان کی تعریف** | اہلحدیث ۳۱ مئی میں مسلمانوں کی حالت کا نقشہ کھینچا گیا ہے جو ناظرین کی خاطر درج کیا جاتا ہے۔

"مسلمانوں میں ۹۹ فیصدی ایسے مسلمان ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں مگر نہیں جانتے کہ مسلمان ہونے کے کیا معنی ہیں اور لفظ اسلام کا حقیقی مفہوم کیا ہے۔ مسلمان کا لفظ ہر خاص و عام کی زبان سے سنا لغت کی کتابوں میں بھی اس لفظ کو سینکڑوں مرتبہ پڑھا۔ اخباروں میں بھی مسلمانوں نے چھپا ہوا دیکھا لیکن یہ خاک نہ سمجھ سکا کہ مسلمان کون

اثبات التوحید

اہل بدعت کی ایک کتاب "انوار آفتاب صداقت" کا جواب۔ فرقہ بریلویہ نے اہلحدیث و دیوبندیہ کے عقائد کی تردید کر کے ان پر کفر کا فتویٰ دیا تھا۔ اس کا دندان شکن جواب ہے قیمت ۸/ ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

قوم ہے۔ سنی سنائی کچھ باتیں کانوں میں پڑی ہوئی تھیں۔ ان کی بناء پر خیال کرتا تھا کہ مسلمان اس کو کہتے ہیں جس نے پتنگ بازی، کبوتر بازی، مرغ بازی، بٹیر بازی، قمار بازی اور ہم چوں قسم کی تمام بازیوں کو اپنے حق میں رجسٹرڈ کرالیا ہو ہاں اور مسلمان اس کو کہتے ہیں جس کا مایہ ناز پیشہ گدائی ہو، قلاش ہو، دھوکہ باز ہو، ہیجڑا ہو، چور ہو، چغلی خور ہو۔ بس اس سے زیادہ مسلمان کے متعلق دماغ میں تخیل نہ تھا۔ صورت کے اعتبار سے مسلمان کا تخیل بھی عجیب تھا۔ مسلمان اس کو سمجھتا تھا جو خوب موٹا تازہ ہو۔ رخسارے پر ڈاڑھی کے بال ہوں، جبین نیاز پر سجدہ کا سیاہ داغ ہو، سر پر عمامہ بندھا ہوا ہو، خوب لمبا چوڑا جبہ زیب بدن ہو، پیروں میں پائجامہ حد شرعی سے آگے بڑھا ہوا نہ ہو...... لیکن قرآن و حدیث والا مسلمان امیروں میں تلاش کیا، مسجدوں میں کھوجا، خانقاہوں میں ڈھونڈھا، حکومت کے دفاتر میں جستجو کی، کونسل کے ممبروں میں تلاش کیا۔ مگر آخرکار پریشانی بسیار کے بعد معلوم ہوا۔ کہ اس قسم کے انسان کی پیدائش اب بالکل بند ہوگئی ہے۔" (صفحہ ۱۰)

ناظرین کیا یہ لا یبقیٰ من الاسلام الا اسمہ ولا یبقیٰ من القرآن الا رسمہ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدیٰ علماءھم شر من تحت ادیم السماء کی حرف بحرف تصدیق نہیں کیا اب بھی مسیح موعود کے آنے کا وقت نہیں کیا کوئی اور کسر امت مرحومہ کے خراب ہونے میں باقی ہے۔ کیا ابھی خدا بندوں کے علاج سے بےخبر ہے۔ کیا ابھی تک اس کے کانوں میں آہ و بکا کی آواز نہیں پہنچی۔ یقیناً پہنچی۔ اور اس نے اپنے مامور و مرسل ہادی و رہنما حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو بھیج دیا۔ اس سے زیادہ اور کیا دلیل آپ کی صداقت کے لئے ہوسکتی ہے۔ کہ آپ ضرورت کے وقت تشریف لائے۔ پس مبارک ہے وہ جو آسمانی آواز کو سنتا ہے اور اس پر ایمان لاتا ہے۔ اور بدقسمت ہے وہ جو ان تمام باتوں کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے کہ ابھی ضرورت نہیں۔"

(فاروق قادیان ۷۔ اگست ۱۹۳۵ء صفحہ ۹)

اہلحدیث ہم مانتے ہیں کہ لوگوں کی گمراہی مقتضی اس امر کی ہے کہ مسیح موعود آئے خدا کرے کہ آئے۔

قادیانی ممبرو! تم لوگ بھی ہماری اس تمنا کی تائید کرتے ہو اگر کرتے ہو تو راست پسندی سے مرزا صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے کہو ؎

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
(مرزا)
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

انسان سے بندر

بقلم جناب شجاع الدین خان صاحب پنشنر ڈپٹی پوسٹماسٹر جنرل بمبئی

ولایت کے چوٹی کے ڈاکٹروں کے زیر علاج آجکل اپنی ایک ہی نوعیت کا دوسرا مریض ہے جو کہ تھوڑا عرصہ ہوا کہ چنگا بھلا انسان تھا مگر اب بتدریج بندر بن رہا ہے۔ کیا بلحاظ قد و قامت، شکل، جسامت اور کیا بلحاظ خصائص طبعی۔ ڈاکٹر ایڑی چوٹی کا زور لگا چکے ہیں مگر یہ مرض ان کی سمجھ میں نہیں آتا۔ اس سے قبل ایک اور شخص بتدریج انسان سے حال میں ہی بندر بن چکا ہے مگر چونکہ وہ ڈاکٹروں کے زیر علاج نہیں رہا تھا لہذا اس کے بندر بننے کی شہرت نہ ہوسکی۔ قرآن شریف میں ارشاد ہے:۔

"ہم نے ان سے کہا بندر بن جاؤ کہ جہاں جاؤ دھتکارے جاؤ۔ پس ہم نے اس واقع کو ان لوگوں کے لئے جو اس واقع کے وقت موجود تھے اور ان لوگوں کے لئے جو اس واقع کے بعد آنے والے تھے موجب عبرت بنایا۔"

ایسا ہی فرعون کی لاش کی نسبت جو کچھ اوپر دس سال گزرے دریائے نیل میں سے جوں کی توں ملی۔ قرآن شریف میں واضح طور پر ارشاد فرمایا گیا جس کا ثبوت صدیوں کے بعد اب انکشاف ہوا۔ مسلمان قرآن شریف پر لفظاً اور معناً اعتقاد کلی رکھتے ہیں مگر ایک نیا مذہب مرزائی چونکہ جملہ غیر اسلامی مذاہب سے مخلوط ہے قرآن شریف کے معانی قطعی الٹ کرتا ہے۔ جس کی وجہ مرزا غلام احمد اور اس کے حواریوں وغیرہ کی علم سائنس سے قطعی ناواقفیت ہے۔ انہوں نے تقلید عامہ کے گہوارہ میں پرورش پائی اور سائنس اور دیگر علوم غیر اسلامی کو مسلمانوں کے علوم سمجھ کر بالائے طاق رکھ دیا۔ کاش کہ مرزا غلام احمد اور اس کے حواریوں کو علم مسمریزم سے جس کو ہمارے صوفیاء علم البنیات کے نام سے پکارتے ہیں تھوڑی بہت واقفیت ہوتی۔ واضح رہے کہ مسلمان مسمریزم کو سحر سمجھتے ہیں اور اس کے عمل سے پرہیز کرتے ہیں اس لئے کہ اس علم کا عمل شعبدہ بازی ہے مگر یہ علم ہم کو بتاتا ہے کہ اگر عامل مکمل ہستی واحد ہو تو اس صورت میں نتیجہ قطعی درست ہوتا ہے کیونکہ حافظہ و یادداشت مکمل، منطقی دلائل مکمل، بصیرت مکمل، غرضیکہ ہر ایک حس ظاہری و باطنی بدرجہ اکمل بشرطیکہ عامل اتم اکمل ہو۔ اس صورت میں پیغمبر خدائے کریم کے کلام سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ یہ درجہ ہمارے پیغمبر کو نصیب ہوا۔ جن پر دین کی تکمیل ہوچکی اور وحی کا دروازہ بند ہوا۔ کیونکہ کلام خدا کا نزول مکمل ہوگیا۔ جس میں کوئی کمی بیشی کا احتمال نہ رہا۔ دوئم ایک عرصہ سے غالباً مرزا غلام صاحب کی پیدائش سے کل عالم میں ایک وبا پھیل گئی ہے کہ لوگ صرف سطحی تحریر و تقریر کے بطور ناول پڑھنے کے خوگر ہوچکے ہیں۔ یہی خیال نومسلم مسٹر خالد شلڈریک نے خوبی کے ساتھ ظاہر کیا ہے۔ اس وجہ سے مذہب کو ناول کی صورت میں پڑھا پڑھایا جاتا ہے جس کا لازمی نتیجہ نعت ہائے مولودی ہیں کہ ان کو پڑھ کر تدبر تفکر و ذہن پر کوئی گرانی نہیں ہوتی۔ پرستش انسانی کا ایک طریقہ نعت و قصائد وغیرہ کا ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ عامہ مسلمین عمل کو خیرباد کہہ کر نعت و قصائد کے پڑھنے پڑھانے میں وقت ضائع کرتے ہیں اور ان معنوں میں محفل میلاد صرف ایک خوش کن نظارہ ہے جس کا فائدہ مسلمانوں کو نہیں ہوتا۔ سب سے زیادہ

نقصان عمل کا مفقود ہونا ہے۔ قدرتی مسئلہ ہے کہ جہاں رسمی نمائش اور بناوٹی وغیرہ جس کو انگریزی میں فارم کہتے ہیں ظہور پذیر ہوں۔ عمل لازمی طور پر مفقود ہو جاتا ہے اور اصل کتاب اللہ یعنی قرآن شریف پس انداز ہو جاتی ہے سائنس کی رو سے صرف کلام اللہ ہی روح کی غذا ہے اور زندہ اور مردہ روحوں کو صحیح اشارہ یعنی ایمان کامل بخشتا ہے۔ محفل میلاد اُس ایمان کامل، اُس نور ایمان کو جو کہ خدائے پاک کے کلام سے پیدا ہوتا ہے چھوڑ کر عام غیر مکمل انسانوں کے کلام کو پڑھ کر ناقص اشارہ ایک ناقص عامل سے لیکر سائنس کی اصطلاح میں مبہوت معمول پیدا کرتی ہیں۔ خدا مسلمانوں کو سائنس کا علم دیوے کہ ان ہزلیات سے باز آویں۔ اور قوت عمل کو کام میں لاویں۔

(خاکسار شجاع الدین خان پنشنر ڈپٹی پوسٹماسٹر جنرل)

وید درشن

حصہ دوم

مرتبہ مقصود حسن صاحب متوطن روڑکی۔ وارد حال الہ آباد (یو۔پی)

موقر اخبار اہلحدیث کے جون۔ جولائی۔ اگست اور اکتوبر ۱۹۳۲ء کے پرچوں میں اس رسالہ وید درشن کا حصہ اول شائع ہوا تھا۔ اب باسمہ تعالیٰ و سبحانہٗ اس کا دوسرا حصہ شروع کیا جاتا ہے۔ پہلے حصہ کی طرح اس حصہ میں بھی دس فصلیں ہوں گی اور ہر فصل کا ایک عنوان قائم کر کے اس کے متعلق وید منتر درج کئے جائیں گے۔ اگر خدا نے توفیق دی تو یہ سلسلہ جاری رہے گا یہاں تک کہ تھوڑے عرصہ میں چاروں ویدوں کے اہم اور ضروری حصص کا اردو ترجمہ ناظرین کی نظر سے گزر جائیگا۔ اس دوسرے حصہ کی ترتیب اس طرح رکھی گئی ہے کہ ویدوں کے اعلیٰ، اوسط اور ادنیٰ غرض کہ ہر صنف کے کلام کا نمونہ ناظرین تک پہنچ جائے۔ امید ہے کہ اس سلسلہ سے نہ صرف زبان اردو کی ایک بڑی کمی پوری ہو جائے گی۔ بلکہ ویدوں کا دروازہ عام اہل اسلام پر کھل جانے سے ان کو اپنے تبلیغی فرائض کو سر انجام دینے میں بہت امداد ملیگی وما توفیقی الا باللہ

اصل مقصد کے شروع کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ویدوں اور اس کے مختلف تراجم کا اجمالی تذکرہ ناظرین کی واقفیت کے لئے لکھ دیا جاوے۔ سو واضح ہو کہ ہندوؤں کے وید چار ہیں۔ یعنی رگ۔ سام۔ یجر۔ اور اتھرو۔ ان میں خاص وید رگ ہے جو بلحاظ ضخامت سب ویدوں سے بڑا اور بلحاظ قدامت سب سے پرانا ہے سام وید کوئی نیا وید نہیں ہے بلکہ رگ وید ہی کا انتخاب ہے۔ قدیم آریوں میں ایک قسم کا منشی عرق جسکو سوم رس کہتے تھے بہت استعمال کیا جاتا تھا اور اس کام کے لئے مجالس اور جشن انتخاب کئے جاتے تھے۔ ان مجالس میں رگ وید کے جو منتر جس ترتیب سے پڑھے جاتے تھے انہیں کے مجموعہ کا نام سام وید ہے۔ سام وید میں کل اٹھتر منتر ایسے ہیں جو رگ وید میں نہیں پائے جاتے۔

اسی طرح یجر وید کا آدھے سے زیادہ حصہ بھی رگ وید سے ماخوذ ہے۔ پرانے زمانہ کے آریہ بڑے گوا اور قربانیوں کے بھی بڑے شائق تھے۔ یہ قربانیاں بھی بڑے بڑے جشنوں میں ادا کی جاتی تھیں اور ایک ایک جشن میں سینکڑوں جانور ذبح کئے جاتے تھے۔ ذبیحوں میں گھوڑا بہت افضل سمجھا جاتا تھا۔ یجر وید انہیں منتروں کا مجموعہ ہے جو قربانیوں کے جشنوں میں پڑھے جاتے تھے۔ غرض سام کل کا کل اور یجر آدھے سے زیادہ رگ سے ماخوذ ہے۔

بہت سی قدیم کتابوں میں انہی تین ویدوں کا ذکر ہے یعنی رگ، سام اور یجر کا۔ اتھرو کا اس میں ذکر نہیں ہے جس کے مختلف وجوہ بیان کئے جاتے ہیں جن میں غالباً صحیح یہ ہے کہ یہ وید بلحاظ قدامت اور ویدوں سے موخر ہے۔ اتھرو وید ضخامت میں رگ وید سے کم اور سام اور یجر سے بڑا ہے۔ مضامین کی جدت اور تنوع کے لحاظ سے بھی رگ کے بعد اتھرو ہی کا نمبر ہے۔ اتھرو میں بھی اگرچہ بہت سے منتر رگ وید کے شامل ہیں لیکن اس وید کا بڑا حصہ جدید اور گوناگوں مضامین سے پُر ہے۔ رگ وید قریب قریب سب کا سب مختلف دیوتاؤں کی تعریف اور ان سے طلب حاجات پر مشتمل ہے۔ اس بڑے وید میں تقریباً تیس چالیس ہی گیت ایسے ہونگے جن کا موضوع دیوتاؤں کی مدح و ثنا کے سوا اور کچھ ہو۔ اتھرو وید ہندوؤں میں عام طور پر دعاؤں کا وید مشہور ہے لیکن اس میں دعا، دوا، تعویذ، گنڈہ، جھاڑ پھونک مختلف رسمیات اور کچھ الہیات کا بیان ہے۔ الہیات کا بیان اس میں ہونے کی وجہ سے اتھرو وید کا ایک نام برہم وید بھی ہے۔ الغرض مضامین کے اعتبار سے وید دو ہی ہیں۔ رگ اور اتھرو۔ رگ وید میں ہم آریوں کو اپنے دیوتاؤں کی تعریف کرتا ہوا پاتے ہیں مظاہر قدرت میں سے ہر روشن چیز ان کا ایک دیوتا تھی۔ وہ اپنے دیوتاؤں سے محبت کرتے اور جلب منفعت کے لئے ان سے دعائیں مانگتے تھے۔ رگ وید تمامتر تمناؤں اور آرزوؤں پر مشتمل ہے اس کے مضامین سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ اسکے مصنفین کسی طرح کا خوف و ہراس اپنے دل میں رکھتے ہوں گے۔ برعکس اس کے اتھرو وید میں ہم دیکھتے ہیں کہ حصول منفعت کا اتنا خیال نہیں ہے جتنی دفع مضرت کی فکر ہے یہاں دنیا کی ہر خوفناک اور مضرت رساں چیز ایک دیوتا ہے جس سے پناہ میں رہنے کے لئے کوشش اور دعا کی جاتی ہے۔ اخلاقی اور قانونی احکام رگ اور اتھرو دونوں ویدوں میں تقریباً مفقود ہیں۔

کسی زمانہ میں ویدوں کے مختلف نسخوں میں سخت اختلاف رہا ہے۔ چنانچہ اختلاف نسخ کے باعث ہر ایک وید کی بہت سی شاخیں (ہندی شاکھا) ہو گئی ہیں جن کی مجموعی تعداد ایک ہزار سے متجاوز ہے۔ سب سے زیادہ اختلاف یجر وید کے نسخوں میں ہے جس کا باعث غالباً یہ ہے کہ یہ وید ہر زمانہ میں مقبول عام اور ہر دلعزیز رہا ہے۔ اسی وجہ سے اس کے نسخوں میں اختلاف بھی بکثرت ہے۔ ویدوں کی اکثر شاکھائیں اس زمانہ میں مفقود ہو چکی ہیں صرف چند باقی ہیں۔ یجر وید کی دو بڑی اور خاص

... کتاب - مرزائیت کی تردید میں ایک ... (۸۵۳) ...

ahmadimuslim.de

شامیں سفید اور سیاہ کہلاتی ہیں اور دونوں مطبوعہ مل جاتی ہیں۔ شمالی ہند میں سفید یجروید مروج ہے اور دکھن میں سیاہ۔ محققین کے نزدیک سیاہ نسخہ سفید سے قدیم تر ہے۔ سفید نسخہ سیاہ نسخہ کا ایک مختصر سا انتخاب معلوم ہوتا ہے۔ (باقی آیندہ)

اسلام میں توحید

ناظرین کرام! ہمارے مقدس و برتر مذہب کا نام اسلام ہے۔ جس کی شان میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخسرین۔ یعنی خدا کے نزدیک سوائے اسلام کے کوئی دین مقبول نہیں جو کوئی سوائے اسلام کے کوئی دوسرا دین اختیار کریگا وہ آخرت میں خسارہ میں رہے گا۔ لفظ اسلام سَلَمٌ یا سَلِمَ سے نکلا ہے جس کے اصل معنے سلامتی میں آنے یا اپنا کام کسی کو سپرد کرنے یا سرکشی چھوڑ کر اطاعت و فرمان برداری کرنے کے ہیں لیکن اصطلاحی معنے مسلمان ہونے کے ہیں مذہب اسلام تمام دنیا کے واسطے رحمت ہے اور تمام مذاہب عالم پر فضیلت رکھتا ہے یہ کوئی جدید اور نیا مذہب نہیں بلکہ دنیا کی ابتدا سے خدا کے تمام مقبول بندوں کا یہی مذہب چلا آتا ہے۔ جیسا کہ اللہ جلشانہٗ اپنے کلام پاک کے پچیسویں پارہ سورہ شوریٰ کے دوسرے رکوع میں فرماتا ہے۔ شرع لکم من الدین ما وصی بہ نوحا والذی اوحینا الیک وما وصینا بہ ابراھیم وموسی وعیسی ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیہ۔ یعنی اے لوگو تمہارے واسطے کوئی نئی بات نازل نہیں ہوئی ہے بلکہ وہی قدیم دین کہ جس پر نوح اور ابراہیم و موسیٰ وعیسیٰ علیہم السلام مامور تھے اور اے محمد صلعم آپ کو بھی اسی پر عمل کرنے کا حکم دیا جاتا ہے کہ آپ اصل دین پر قائم رہیں اور اس میں جھگڑے تفضیے پیش نہ کریں۔ اس آیہ کریمہ سے مذہب اسلام کی قدامت ظاہر ہے لیکن اللہ پاک نے اس کا مکمل ہمارے آقائے نامدار جناب محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد رسالت پر موقوف رکھا تھا جو حضور کے زمانہ نبوت اور ۱۰ھ ہجری میں ظہور پذیر ہوا اور عرفہ کے دن اس آیہ کریمہ (الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ یعنی آج میں نے تم پر اپنا دین کامل کیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کی اور تمہارے لئے مذہب اسلام پسند کیا) کے نزول کے بعد شریعت محمدیہ تکمیل کے درجہ پہنچی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ وہ ایک دن اس آیہ کریمہ کو تلاوت فرما رہے تھے اس وقت ایک یہودی بھی آپ کے پاس بیٹھا ہوا سن رہا تھا اس نے کہا کہ اگر ہم پر ایسی آیت اترتی تو ہم اس دن عید بنا لیتے۔ آپ نے جواب دیا کہ یہ آیت دو عیدوں کے درمیان میں اتری ہے یعنی اس دن عرفہ اور جمعہ تھا۔ دنیا میں مذہب اسلام کے سوا کوئی دوسرا مذہب اہل دنیا کی جملہ ضروریات معاش و معاد کو پورا کرنے یا دنیا میں سچی توحید کی منادی کا دعویٰ نہیں کرسکتا یوں تو دنیا میں بہت سے مذہب ہیں مگر مذہب اسلام کے علاوہ عیسائی، یہودی، بودھ، جینی، ہندو اور مجوسی مشہور مذاہب ہیں ان میں بودھ اور جینی تو مادہ کے قائل ہیں اور خدا کے وجود ہی کے منکر ہیں۔ مجوسی آگ کو پوجتے ہیں اور خیر و شر کے دو علیحدہ علیحدہ خداؤں کے قائل ہیں باقی رہے ہندو، یہودی اور عیسائی۔ تو یہ لوگ توحید کے دعویدار ہیں۔ اب ذرا ان کی توحید کا بھی حال سن لیجئے ہندوؤں کے وید مقدس میں اگرچہ توحید کا سلسلہ نہایت مقدم ہے لیکن وہ اس کے اصول سے اتنے غافل اور دور جا پڑے ہیں کہ ان بے شمار دیوتاؤں یا ان کے بتوں کی پوجا کرتے ہیں جن کی مبالغہ آمیز تعداد ۳۳ کروڑ مشہور ہے۔ ان میں برہما، بشن، شب، سرستی، لچھمی، کام دیو، گنیش وغیرہ سترہ (دیوتا) نہایت نامور اور ہندو کی بت پرستی اور عناصر پرستی کی قدیم یادگار ہیں۔ ہندوؤں کے نوزائیدہ فرقہ آریہ نے جو توحید کا دعویدار ہے اگرچہ ۳۳ کروڑ دیوتاؤں کو کم کر کے ۳۳ پر انحصار رکھا ہے مگر ان کا ایشور مادہ اور روح کا خالق یعنی پیدا کرنے والا نہیں نہ ایشور نے ان کو پیدا کیا نہ فنا کرسکتا ہے دنیا میں انسان کو رنج و راحت جو کچھ پیش آتا ہے وہ اس کے اگلے جنم کے کرموں یعنی اعمال کا نتیجہ ہے اس میں انکے ایشر یعنی خدا کو کچھ اختیار نہیں۔ کیا اچھا خدا ہے کہ نہ کسی کو کچھ دے سکتا ہے اور نہ اسے پچھلے گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے۔ ایسے معزول خدا سے تو بعض جمہوری سلطنتوں کا پریسیڈنٹ یعنی میر مجلس بھی زیادہ اختیار رکھتا ہے۔ یہودیوں کا توحیدی مذہب تھا لیکن اس پر بھی پے در پے حوادثات اور اصل توریت شریف کے گم ہوجانے کی وجہ سے اس مذہب میں بھی صرف توحید کا نام ہی نام رہ گیا۔ اس توحید کا نمونہ قرآن شریف کی آیہ کریمہ قالت الیھود عزیر ابن اللہ (یعنی یہود عزیر کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں) سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے۔ مذہب عیسوی کے اصلی احکام نہایت سادہ اور حقیقی توحید پر مبنی تھے لیکن بعد میں لوگوں نے اس کو فلسفہ کے ساتھ مخلوط کر کے ایک چیستان اور بھول بھلیاں بنا دیا۔ نیز مسئلہ تثلیث اور کفارہ کو مذہب کا مدار علیہ قرار دینے کی وجہ سے ان کی حقیقت کا سمجھنا خارج از عقل انسانی ہوگیا۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو کھلم کھلا خدا کا بیٹا قرار دیکر خدائی کا جامہ پہنا دیا۔ اکثر فرقوں میں بت پرستی کے خیالات نے اس قدر ترقی کی کہ ان کے گرجے بت خانے بن گئے جن میں حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت مسیح علیہ السلام کے سامنے سربسجود ہونے سے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور تمام اخلاقی خوبیوں کا بھی خون کردیا۔ اب ان تمام کے مقابلہ میں اپنے مقدس مذہب کی قابل فخر توحید کو ملاحظہ کیجئے۔ جس میں نہ توحید فی التثلیث کی بھول بھلیاں ہیں نہ تثلیث فی التوحید کا راز اور نہ تو الوہیت ناقابل فہم ہے، نہ خداوند قدیر عضو معطل ہے اور نہ اس کی خدائی میں خیر یا شر کا کوئی شریک ہے یہ لا الٰہ الا اللہ کا چھوٹا سا عام فہم اور سادہ کلمہ ہے جس کا ترجمہ یا مفہوم یہ ہے کہ اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہ جیسا اپنی ذات میں وحدہٗ لاشریک ہے اسی طرح اپنی صفات میں واحد و یکتا ہے سوائے اس کے کوئی عبادت کے

اثبات الحجۃ ... [illegible] ... دندان شکن جواب ... (۵۵م)

لائق نہیں مالی جانی بدنی ہر قسم کی عبادات کا وہی مستحق ہے زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے سب کا پیدا کرنے والا، بنانے والا اور تمام مخلوقات کو روزی دینے والا اور تمام خیر و شر کا خالق وہی ہے۔ اس کلمہ کا دوسرا جملہ محمد رسول اللہ ہے جو اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ یہ تعلیم ہم کو اس کے رسول یا قاصد یا پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ملی ہے جو رسول برحق اور خاتم النبیین ہے۔ اسی کلمہ طیبہ کو زبان سے کہنے اور دل سے تصدیق کرنے کا نام ایمان ہے جو اسلام کا اصل اصول اور شجر اسلام کی جڑ ہے کیا دنیا میں کوئی بتا سکتا ہے کہ اس میں کوئی ایسی کنہہ یا باریکی ہے جو معمولی دل و دماغ والے آدمی کی سمجھ میں بھی نہ آسکے اور خلاف عقل زبردستی مان لینے کی ضرورت پڑے جس طرح اسلام کو خالص توحید کا فخر حاصل ہے اسی طرح وہ اپنے طریق عبادت اور اخلاقی اور تمدنی حالت کے اکمل و افضل ہونے کا بھی دعویدار ہے۔ قبل از اسلام عرب اور اہل عرب کی جو خراب حالت تھی اس کا مفصل حال تو آپ صدہا مرتبہ سن چکے ہونگے۔ مختصر مولانا حالی کی زبانی سن لیجئے ؎

چلن ان کے جتنے تھے سب وحشیانہ
ہر ایک لوٹ اور مار میں تھا یگانہ
فسادوں میں کٹتا تھا ان کا زمانہ
نہ تھا کوئی قانون کا تازیانہ

اس کے بعد اسلام نے ان کی تمام وحشتوں اور جہالت کو نیست و نابود کر دیا۔ اور وہی قوم جو شتربانی کرتی تھی کچھ دنوں بعد جہانبانی کے تخت پر جلوہ افروز نظر آئی۔ لیکن افسوس یہ خوشگوار زمانہ زیادہ دن تک نہیں ٹھہرا باد حوادث کے متواتر جھونکوں نے مسلمانوں کو تباہ و برباد کر دیا اور پھر مسلمانوں میں جاہلیت کے وہی تمام اوصاف و اخلاق پیدا ہو گئے جن کو اسلام نے چند دنوں میں جڑ سے اکھیڑ دیا تھا آج مسلمانوں میں یہ اوصاف بدرجہ اتم موجود ہیں۔ جھوٹ کہنا، شراب پینا، چغلخوری، غیبت کرنی، عیب جوئی کرنا، اگر کوئی شخص تونگر ہے تو اس پر حسد کرنا اور تمام دوسرے اخلاق رذیلہ یہ سب اسلام سے ناواقف رہنے کا نتیجہ ہیں۔

ہمارے اسلاف میں یہ تمام اوصاف بالکل معدوم تھے وہ خدا کے نیک بندے تھے اللہ کے دین پر جان قربان کر دیتے تھے۔ افسوس آج وہ زمانہ اور وہ اسلامی جوش نہ رہا۔ ہم مسلمانوں کو چاہئے کہ ان تمام باتوں کا لحاظ کرتے ہوئے خدا کے دین کو مضبوط پکڑیں اور اسلامی توحید تمام دنیا میں پھیلادیں اور مسلمانوں کو انہیں اوصاف حسنہ سے پھر روشناس کرائیں جو ہمارے اسلاف کی طبیعت ثانیہ بن چکی تھیں اگر ہم نے یہ کام شروع کر دیا تو پھر عالم کی ساری چیزیں ہماری ہیں اور دنیا کی جابر سے جابر قومیں بھی ہماری غلامی کی طرف رخ نہیں کر سکتیں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

عبد الباسط متعلم جامعہ دار السلام عمر آباد (مدراس)

عزت رسول علیہ السلام

از مستری عبد العزیز صاحب اہل حدیث کوٹلی لوہاراں غربی ضلع سیالکوٹ

اے میرے معزز برادران اسلام! کیا یہ خدا تعالیٰ کا خاص احسان ہم پر نہیں کہ اس نے ہمیں حبیب خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں پیدا فرما کر سچے فرمانبردار اور تابعدار بنا کر دین کامل کی راہ دکھائی۔ ہزاروں انسان اس نعمت عظمیٰ سے محروم چلے گئے۔ ان کی آنکھیں اس نور و روشنی رشد و ہدایت کو دیکھ نہیں سکیں ان کے قلوب نے رحمۃ للعالمین کی حقیقت کو سمجھا ہی نہیں۔ باوجود دل و دماغ رکھنے کے جہنم کا ایندھن بن گئے اور بن رہے ہیں بس یہ خدائی عنایت اور شفقت جانیں کہ ہمیں اس نے خاص مہربانی سے صراط مستقیم کی راہ نمائی فرمائی سو ہمیں لازم ہے کہ ہم اس احسان کا شکریہ ادا کریں۔ لقد من اللہ علی المومنین کی قدر کریں۔ قول فعل عمل سے حضور علیہ السلام کی عزت اور فضیلت عیاں کریں آہ آج یہی مرض جو کل تک ہم دوسروں میں دیکھتے تھے کہ یہود نے عزت رسول میں مبالغہ کیا قالت الیہود عزیر ابن اللہ۔ نصاریٰ نے غلو سے کام لیکر وقالت نصاریٰ المسیح ابن اللہ (پ ۱۰ توبہ) الوہیت مسیح کے قائل بن گئے۔ مسلمانوں میں یہ چیز سرایت کر گئی انہوں نے بھی عزت رسول علیہ السلام میں مبالغہ کیا یہاں تک کہا کہ ؎

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر
اتر پڑا وہ مدینہ میں مصطفےٰ ہو کر

ایک میم کا پردہ ہے خدا اور رسول میں کوئی فرق نہیں خدا تعالےٰ نے بطور تنبیہ امت محمدیہ پر ان قصص کا قرآن مجید میں ذکر فرمایا کہ اے امت محمدیہ کہیں بے سمجھی کی بحثیں نہ لگ جائے خبردار رہنا سابقہ امم میں باعث ہلاکت یہ چیز پیدا ہو چکی تھی کہ انہوں نے اپنے رسولوں نبیوں کو خدائی مرتبہ تک پہنچا دیا۔ تم عزت رسول میں فرق نہ آنے دینا۔ عزت رسول میں نہ افراط ہو نہ تفریط۔ بلکہ ہمارے سردار دوجہاں صاحب شان علیہ السلام کا درجہ اور مرتبہ جو ہے اسی قدر سمجھا جاوے بس یہی چیز اصل ہے۔ لیکن میں علی الاعلان کہتا ہوں عزت رسول علیہ السلام کا مفہوم اور حضور علیہ السلام کی کماحقہ قدر معلوم کرنی ہو پتہ لینا ہو تو بس جماعت اہل حدیث ہے جن کے دلوں میں عزت رسول صحیح معنوں میں ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ تمام مذاہب نے اپنے اپنے پیشوا الگ بنا لئے کوئی اصحابی کی صرف اطاعت میں مشغول ہے۔ کوئی امتی کی اتباع نجات کا واحد ذریعہ سمجھ بیٹھا ہے۔ اور کوئی سب سے بڑھ کر اپنا نبی الگ بنا کر اس میں شاداں و فرحاں ہے۔ لیکن یہ جماعت بس دامن رسول اللہ پکڑے بیٹھی ہے۔ پیشوا ہیں تو رسول عربی، امام اعظم ہیں تو سرکار مدینہ علیہ السلام، موجب نجات و فلاح اخروی اگر کوئی ہے تو میرے سردار نبی علیہ السلام ہیں۔

خدا کے لئے قرآن و حدیث کو بغور پڑھیں، جماعت اہلحدیث کے عقائد صحیحہ کا ثبوت بس قرآن اور حدیث ہے۔ خدا تعالیٰ نے سابقہ انبیاء کرام کے تمام ناموں میں یہ خصوصیت نہیں رکھی جو خاص حضرت نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے نام نامی اسم گرامی محمد و احمد میں خصوصیت موجود ہے۔ یعنی یوں سمجھیں کہ کسی نبی کو ایسا نام ہی نہیں دیا گیا کہ جس سے صرف نام سننے پر ہی شخص کی تعریف اور فضیلت عیاں ہو جائے۔ بس یہ بھی خاصہ میرے پیشوا ہادی برحق علیہ السلام کا ہی ہے۔ (باقی بر صفحہ ۱۳ کالم ۳)

رسالہ مجددیہ - اُردو ترجمہ مصنفہ حضرت مجدد الف ثانیؒ فرقہ شیعہ کی تردید میں۔ قیمت ۶ (مینیجر اہلحدیث)

ردِّ تناسخ

از قلم پنڈت آتمانند جی ست دھرم منڈل
بٹالہ ضلع گورداسپور

اہلحدیث محریہ ۱۹۔ اپریل۔ ۲۶۔ اپریل و ۳ مئی ۱۹۳۵ء میں مَیں ویدوں، اُپنشدوں، شاستروں بلکہ خود بانیٔ آریہ سماج سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کی تحریروں سے ثابت کر چکا ہوں کہ مادہ و ارواح وغیرہ سب اشیاء حادث اور فانی ہیں۔ صرف ایک ذاتِ خداوندی ہی ازلی و ابدی ہے باقی سب اشیاء حادث اور فانی ہیں۔ جس کا جواب آج تک آریہ سماج سے نہ بن سکا اور نہ قیامت تک بن پڑیگا سوائے اس کے کہ ہم نے آتمانند کو منہ لگانا چھوڑ دیا ہے۔ اس لئے کہ انگور کھٹے ہیں۔ چھجّے ہتھ نہ اُپڑے تھو کوڑی۔

مَیں پھر ببانگ دہل آریہ سماج کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ کوئی ایسا وید منتر پیش کرے جس میں پرکرتی اور جیو کو نتیہ یعنی قدیم لکھا ہو۔ میرا پُرزور دعوےٰ ہے کہ خواہ مہرشی شری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج دوبارہ (بشرطِ امکان و بفرضِ محال) بھی جنم لیکر کیوں نہ آجاویں کوئی بھی وید منتر ایسا پیش نہیں کر سکتے جس میں مادہ و ارواح کو ازلی یا ابدی لکھا ہو۔ پس جب ارواح ازلی نہیں ہیں بلکہ مخلوق اور حادث ہیں تو قدرتاً سوال پیدا ہوتا ہے کہ ارواح کی اولین پیدائش میں جو اجسام روحوں کو دیئے گئے تھے وہ کون اعمال کا نتیجہ یا ثمرہ تھے؟ جس طرح ویدوں میں روح و مادہ کی قدامت کا ذکر مفقود ہے اُسی طرح تناسخ کا بیان بھی نابود ہے۔ شت پتھ براہمن نامی وید کے ۱۴-۱۶-۴-۳-۱۳ میں صاف لکھا ہے کہ :-

(ترجمہ) یہ رُوح انہی عناصر سے پیدا ہوتی اور انہی میں فنا ہو جاتی ہے۔ اس کا پُنرجنم (تناسخ) نہیں ہوتا۔"

آریہ سماجی مسئلہ تناسخ کو اعمال کا ثمرہ مانتے ہیں۔ یعنی قیدِ جسمانی کو اعمال کا نتیجہ یا پھل مانتے ہیں۔ اس کے خلاف ہمارا دعویٰ ہے کہ یہ مختلف اقسام کے اجسام اعمال کا ثمرہ نہیں۔ اگر ہم یہی بات کہ قیدِ جسمانی اعمال کا نتیجہ نہیں آریہ سماج اور ہندوؤں کے مستند گرنتھوں سے دکھلادیں تو ایمانداری کا تقاضا ہے کہ یا تو مسئلہ تناسخ کو دمہ شاستروں کو اُپانگ ماننا چھوڑ دیں۔ ویدانت درشن میں مادہ و ارواح کو مخلوق، حادث اور پیدا شدہ مانا ہے۔ چنانچہ اصلی ہندی ستیارتھ پرکاش سملاس ۹ صفحہ ۲۶۳ پر سوامی دیانند جی بھی تسلیم کرتے ہیں کہ :-

"ویدانت میں پرتھم سرشٹی (تخلیق اولین) کا دیاکھیان ہے کہ اُس سے پہلے جگت تھا ہی نہیں × × × سو یہ آدی سرشٹی ہے کیونکہ پہلے نہیں تھی اور پھر اُتپن (پیدا) ہوئی اس سے اُس سرشٹی (خلقت) کے آدی (آغاز والی) ہونے سے ساآدک (حادث) کہلاتی ہے × × × × اور ویدانت میں پرکرتی آدکوں (مادہ وغیرہ) کی اُتپتی (پیدائش) لکھی ہے اور پرکرتی کا پرلے (فنا) بھی پرمیشور میں ہوتا ہے۔"

نیز سملاس ۲ صفحہ ۳۴۲ و ۳۴۳ پر بھی سوامی جی لکھتے ہیں کہ :-

"پھر کاریہ (مخلوق) اور پرم کارن (خالق) کا وچار ویدانت شاستر میں کیا کہ سب پرکرتی آدک بھوتوں (مادہ وغیرہ عناصر) کا ایک اودتی (وحدہٗ لاشریک) انادی (ازلی) پرمیشور ہی کارن (خالق) ہے اور پرمیشور سے بھن (علاوہ) سب کاریہ (مخلوق) ہیں × × × پرماتو پرکرتی آدک بھوت (اجزائے لایتجزیٰ۔ مادہ وغیرہ عناصر) بھی انتیہ (حادث) ہیں۔"

پس جب بروئے ویدانت درشن مادہ و ارواح حادث۔ مخلوق اور پیدا شدہ ثابت ہوئے تو سوال اٹھتا ہے کہ سب سے پہلی کائنات میں جو اجسام روحوں کو ملے وہ کن اعمال کا ثمرہ تھے؟

سانکھیہ درشن ادھیائے اول سوتر ۱۶ میں تو صاف لکھا ہے جس کا ترجمہ و تشریح بھی کٹر آریہ سماجی سوامی درشنانند جی مرحوم یوں کرتے ہیں کہ :-

"وید کے انوکول (موافق) یا مخالف کرم کرنے سے بھی بندھن (قیدِ جسمانی) روپی دکھ پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ عمل کرنا بھی جسم اور خیال سے ملی ہوئی روح کا دھرم ہے۔ دوسرے عمل جسم سے ہوگا اور جسم اعمال کے پھل سے پیدا ہوتا ہے تو انوستھا یعنی دور و تسلسل آجائے گا × × اس واسطے اعمال سے قیدِ جسمانی نہیں پیدا ہوتا۔"

گویا بتصدیق سوامی درشنانند جی سانکھیہ درشن ۱-۱۶ سے صاف ثابت ہے کہ جسموں کا اختلاف بلکہ خود کوئی ایک جسم بھی اعمال کی بنا پر نہیں دیا جاتا بلکہ اس کا انحصار مشیت ایزدی ہے۔ ورنہ اگر ہر جنم یا جسم کو سابقہ اعمال پر اور اعمال سابقہ کو جسم پر منحصر مان کر اس سلسلہ کو غیر متناہی یا ازلی قرار دیا جاوے جیسا کہ آریہ سماج مانتی ہے تو بقول سانکھیہ درشن انوستھا یعنی تسلسل لازم آئیگا جو محال ہے نیز سانکھیہ درشن ۱-۵۲ میں اور بھی صاف لکھا ہے۔

(ترجمہ سوامی درشنانند جی) "اعمال سے بھی بندھن (قیدِ جسمانی) نہیں ہوتا کیونکہ وہ عمل بھی جیو اور روح اور جسم کے ملنے سے ہوتا ہے۔ اکیلا روح کرم (اعمال) نہیں کر سکتا × × اس واسطے اعمال سے پہلے جسم کا ہونا لازمی ہے اور جسم ایک قسم کی قید ہے پس جو قیدِ جسمانی اعمال سے پہلے موجود ہے وہ اعمال سے پیدا نہیں ہو سکتا۔"

نیز سانکھیہ درشن ۱-۸۴ کے ترجمہ میں بھی سوامی درشنانند جی مہاراج لکھتے ہیں کہ :-

"بُرے اعمال بندھن (قیدِ جسمانی) کا سبب نہیں۔"

نیز سانکھیہ درشن ۶-۴۱ کے ترجمہ میں بھی سوامی درشنانند جی مرحوم لکھتے ہیں کہ :-

"قیدِ جسمانی اور مکتی اعمال کا پھل نہیں۔"

خلاصہ مطلب یہ ہے کہ بروئے سانکھیہ درشن پیدائش یا جنم اعمال کا ثمرہ نہیں ہے اور جب جنموں کا باعث سابقہ اعمال نہ ہوئے تو مسئلہ تناسخ خود بخود رد ہو گیا۔ اب آریہ سماجیوں کی ایمانداری کا امتحان یہ ہے کہ یا تو سانکھیہ درشن کو ویدوں کا اُپ انگ ماننا چھوڑ دیں ورنہ مسئلہ تناسخ سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔ مَیں تو کہتا ہوں کہ اگر بفرضِ ناممکن روح و مادہ کو بھی قدیم تسلیم کر لیا جاوے تو بھی مسئلہ تناسخ ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ جب تک روح اور مادہ کا ملاپ نہ ہوگا تب تک اعمال کئے ہی نہیں جا سکتے اس لئے اعمال واقع ہونے سے پیشتر

جسم کا ماننا لازمی آئے گا جو بلا اعمال کے ماننا پڑیگا اور اگر اعمال اور اجسام کے سلسلہ کو ازلی اور غیر متناہی مانا جاوے تو بقول سانکھ درشن ۱-۱۶ تسلسل یعنی انوستھا دوش لازم آتا ہے جو محال عقلی ہونے سے غلط ہے لہذا روح و مادہ کو حادث یا بفرض محال قدیم ماننے سے بھی مسئلہ تناسخ صحیح ثابت نہیں[1] کیا جاسکتا۔

ویدوں اور آریہ سماج کی تردید کے لئے میری لاجواب تصنیف "ویدک تہذیب" ملاحظہ فرمادیں۔ ملنے کا پتہ:- پنڈت آتمانند ست دھرم منڈل بٹالہ ضلع گورداسپور (۲) دفتر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

[1] رسالہ بحث تناسخ میں اسکو مفصل بتایا گیا ہے۔ قیمت ۳ر (اہلحدیث)

مسلمانوں کی تباہی کا صحیح علاج

(از قلم محمد حسین شاکر متعلم مدرسہ دار السلام عمر آباد مدراس)

اس مضمون کی پہلی قسط گذشتہ پرچے میں شائع ہوچکی ہے۔ (مدیر)

لیکن پھر بھی اس کو مختصر بیان کردینا ضروری سمجھتا ہوں۔ ابتداءً تو مسلمان مذہب پر پابندی کے ساتھ قائم رہے اور اس کا صحیح مفہوم سمجھتے رہے۔ مگر کچھ زمانہ بعد آنے والی نسلوں نے اسلام کے مفہوم کو سمجھنے میں غلطی کی۔ ان کی سب سے بڑی غلطی تو یہ تھی کہ اسلام نے دین و دنیا کے اتحاد پر جو زور دیا تھا اس کو ان لوگوں نے فراموش کردیا اور صرف دین کی طرف مائل ہوگئے ظاہر بات ہے کہ یہ طرز عمل اسلام کے سخت خلاف تھا کیونکہ وہ تو دین و دنیا کی اصلاح اور ترقی کا قائل ہے ایک خرابی تو ادھر ہوئی۔ دوسری خرابی یہ ہوئی کہ مسلمان جب سلطنت اور دولت و ثروت کے نشہ میں چور اور عیش و عشرت میں مخمور ہوگئے تو اصول فطرت کے مطابق وحشی اقوام نے ان کو نکال کر اپنا تسلط جما لیا۔ الغرض مسلمانوں کی تباہی کا خلاصہ یہ ہے کہ مسلمان اسلام کی تعلیم اور اللہ کے احکام پر عمل پیرا نہ ہوئے۔ کتاب اللہ وسنت رسول صلعم کو پس پشت ڈال دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے جسم بے روح ہوتے گئے اور ہم میں اتنی طاقت تک نہ رہی کہ ہم کسی امر میں ایک بزدل قوم سے بھی مقابلہ کرسکیں۔ آج وہ قومیں ہمارا مضحکہ اڑاتی ہیں جنہیں ہم منہ لگانے کے قابل بھی نہ سمجھتے تھے۔ کسی یورپین نے مسلمان کو صحیح طعنہ دیا تھا کہ تمہیں ایسا عالمگیر مذہب ملا تھا مگر تم اسے صحیح طریقہ سے پیش نہ کرسکے، تمہیں اتنی بڑی سلطنت ملی تھی مگر تم اسے محفوظ نہ رکھ سکے۔

غرضکہ مسلمانو! ہمارے انحطاط و زوال کا سبب اعلیٰ یہ ہے کہ ہماری روح ضعیف سے ضعیف تر ہوتی چلی جارہی ہے۔ روح ایمان دم توڑ رہی ہے۔ ہمارے اندر روح ایمان کی وہ تابش نہیں رہی جو آفتاب رسالت کا پر تو تھی۔

ایسے وقت میں ہمیں یہ ضروری ہے کہ روح ایمان کو زندہ کرنے کی تدبیر کی جائے کیونکہ اسکے بغیر تمام مجالس ملیہ بیکار اور مجالس قومی بے سود اور عبث ہیں۔ احیائے روح ایمان کا طریقہ صرف یہ ہے کہ قرآن مقدس سے نور حقیقت اور مشکوٰۃ نبوت سے نور معرفت حاصل کریں۔

مسلمانو! جب تک ہم قرآن و حدیث کا مطالعہ نہ کرینگے اور اس پر عمل پیرا نہ ہونگے۔ جب تک یہ دنیا قائم رہیگی ہم ہرگز ہرگز ترقی نہیں کرسکتے۔ جب تک سراجاً منیراً کی شعاعیں ہمارے تاریک دلوں پر نہ پڑیں گی ہمارا خانہ دل ہرگز منور نہیں ہوسکتا۔ بھائیو! آفتاب رسالت سے اکتساب نور کرو۔ جس قدر روح ایمان کی تابش زیادہ ہوتی جائیگی۔ اسی طریقہ سے ہماری دنیا روز بروز سنورتی جائیگی۔ اگر روح ایمان نے ترقی نہ کی اور ہم نے آفتاب رسالت سے اکتساب نور نہ کیا تو پھر یہ حکم لگا دینا چاہئے کہ دنیا کی کوئی تدبیر کوئی قوت و طاقت ہم کو ہرگز ہرگز ترقی پر نہیں لاسکتی اور پھر بہ حسرت کہنا پڑے گا ؎

تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیواں تشنہ مے آرد سکندر را

قوم مومن[×] کا ظلم قوم مومن پر

قصبہ مئو ائمہ ضلع الہ آباد میں ایک کثیر تعداد سے قوم مومن آباد ہے۔ جماعت اہل حدیث کا بھی ایک محلہ ہے ہمیشہ آپس میں نہایت اتفاق و اتحاد سے زندگی بسر ہوتی تھی۔ انجمن تنظیم الانصار بھی مشترکہ قائم ہوگئی جس کے متعدد جلسے ہوئے۔ جناب مولانا عاصم صاحب بہاری جیسے نامی گرامی لیڈر ان قوم تشریف لائے اور دھواں دھار تقریریں ہوئیں۔ مگر اب تقریباً دو ماہ سے قصبہ کی برادری کی عجیب و غریب حالت ہوگئی ہے۔ دو ایک مفسد مولوی یہاں عرصہ سے آئے ہوئے ہیں وہ اندر ہی اندر ہمیشہ نفاق کا بیج بوتے رہے اور منفرانہ تقریر کرتے رہے۔ چنانچہ اب اس وقت برادری کے دونوں فرقوں میں کچھ پنچایتی جھگڑے کچھ مذہبی منافرت کے باعث حد سے زائد کشیدگی پیدا ہوگئی ہے قوم مومن احناف نے غریب جماعت اہل حدیث قوم مومن کا حقہ پانی کھانا پینا لین دین روزی روزگار، شادی بیاہ سب بند کردیا ہے اور طرح طرح کے ان پر ظلم وستم کررہے ہیں۔ ایک مقدمہ فوجداری کا بھی دائر کردیا ہے۔ چاہتے ہیں کہ اپنی قوم کے ان غریب افراد کو ذلیل و خوار برباد و تباہ کریں۔ قصبہ کی دیگر اقوام سے بھی ہماری ظالم برادری نے اس بائیکاٹ میں شریک ہونے کی کوشش کی مگر ناکامیاب رہی اور بحمد اللہ دیگر اقوام کے احناف سے اہل حدیث کے تعلقات بدستور سابق بطریق احسن قائم ہیں۔ کیونکہ وہ لوگ اصل معاملات کو بخوبی سمجھ رہے ہیں۔ اس نزاع میں انجمن تنظیم الانصار کے خاص خاص ممبران دھرپرستان کافی طور سے حصہ لے رہے ہیں۔ یہ ہے ہماری قوم مومن کی مختصر حالت۔ جس کو انصاریت کا دعوےٰ ہے اور شرف الاقوام بننے کا فخر ہے۔ ؎

یہ ہے مومنوں کا ہمارے طریقہ
یہ ہے بھائیوں کا ہمارے سلیقہ

(راقم خاکسار محمد قمر الدین از مئو ائمہ)

[×] پنجاب میں جن کو جولاہا یا بافندہ کہتے ہیں۔ پورب میں ان کو مومن کہتے ہیں۔ (اہلحدیث)

نوٹ: [illegible] (۸۵۶) آریہ مت کی تردید میں ایک زبردست [illegible] (منیجر اہلحدیث)

قیمت ۶ر (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۱۷)

(گزشتہ سے پیوستہ)

الحمد للہ لا شریک لہ کہ تمام تقویۃ الایمان کا بیان عنوان صرف توحید معہ اس کے اجزاء و فروع اور اس کے مقابل شرک الوہیت بعد اس کے جزئیات و فروعات رسوم و عادات جاہلیت کی کما حقہ تفصیل کے ساتھ واقع ہے۔ جس طرح کلام مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی میں حفظ ایمان کے لئے توحید الوہیت کلمہ شہادت میں رسولہ سے پہلے عبدہ مقدم رکھا گیا۔

باقی انبیاء اور اولیاء کے مراتب و فضائل سے توحید میں کیا بحث اور بگاڑ ہے اس کا باب جداگانہ اس کے بعد موجود ہے ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

چنانچہ اس بیان کی تائیدات میں تمام اکابر ملت متفق اللسان ہیں۔ مگر برخلاف اس کے بتدعین گور پرستوں کی تائید جس کا کھائے اس کا گائے مولوی نعیم الدین نے مخالفت توحید میں اللہ تعالیٰ کا کہلانا فراموش کر کے احیاء رسومات و شرکیات کی بھی کما حقہ داد دیکر اپنی آخرت تباہ و برباد کی اور جہنم میں ٹھکانا بنایا۔

نعوذ باللہ من ذلک۔

قولہ ص۱۴۲۔ اسمٰعیل صاحب نے اس سلسلہ شرکیات میں بعض ایسی چیزوں کو شرک کہا ہے جن کو شرک کہنا مضحکہ خیز ہے مثلاً جھاڑو دینی روشنی کرنی فرش بچھانا پانی پلانا وضو غسل کا لوگوں کے لئے سامان درست کرنا مورچھل جھلنا شامیانہ کھڑا کرنا آداب سے کھڑا ہونا۔ ان میں سے اگر کوئی کام بھی غیر خدا کے لئے کیا تو تقویۃ الایمان کے صفحہ ۱۱ میں لکھ دیا ہے کہ بعضے کام تعظیم کے اللہ نے اپنے لئے خاص کئے ہیں انہیں کی شمار میں آپ نے جھاڑو وغیرہ کو شمار کر دیا ہے۔ یہ تو اسمٰعیل پرست تلاش کریں کہ کس آیت یا حدیث میں بتلایا گیا ہے کہ جھاڑو دینا روشنی کرنا فرش بچھانا پانی پلانا وضو اور غسل کا سامان درست کرنا مورچھل جھلنا شامیانہ کھڑا کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے خاص کیا ہے اور یہ خاص کام وہابی کہاں ادا کرتے ہیں انہوں نے کس کو خدا فرض کیا ہے جس پر مورچھل جھلنا اور شامیانہ کھڑا کرنا اس کی تعظیم کے لئے خاص ہو۔ وہابیوں کا کیسا عجیب دین ہے خدا نخواستہ ان کی سلطنت ہو تو دنیا کو کوڑے کرکٹ سے اٹا دیں کیونکہ جھاڑو دینا تو شرک ٹھہرا ہر مکان تاریک اور اندھیرا پڑا رہے اس لئے کہ روشنی کرنا شرک ہے۔ پانی پلانا بھی شرک بتایا ہے یزیدوں سے بھی بڑھ گئے۔ انہوں نے صرف اہلبیت پر پانی بند کیا تھا مگر پانی پلانے پر شرک کا فتوے دینے کی انہیں بھی نہیں سوجھی تھی۔ کسی نمازی کے لئے وضو اور غسل کا انتظام کرنا کیوں شرک ہے اسی لئے کہ تعاونوا علی البر والتقویٰ میں داخل ہے اس سے خدا کی اعانت ہوتی ہے جس کام سے خدا کی عبادت پر اعانت ہو وہابی دین میں وہ بھی شرک۔ لطیفہ۔ شرک کی تعریف میں تقویۃ الایمان صفحہ ۹ میں یہ لکھا ہے کہ وہ چیزیں اللہ نے اپنے بندوں کے ذمہ نشان بندگی ٹھہرائی ہوں تو لازم آیا کہ جھاڑو دینا روشنی کرنا مورچھل جھلنا شامیانہ کھڑا کرنا نشان بندگی ہے۔ اب تو ہر وہابی پر فرض ہے کہ جھاڑو لئے پھرے ورنہ نشان بندگی جاتا رہے گا۔ مورچھل ہاتھ میں رکھے کہ وہابی دین میں یہ نشان بندگی ہے حیرت ہے ان کوتہ عقلوں پر جو ایسی کتاب پر ایمان رکھتے ہیں اور ان مزخرفات کو مانتے ہیں انتہی

اقول۔ وباللہ التوفیق۔ مولوی نعیم الدین کی مجنونانہ واہی بے عقل پر حیف ہے۔ جب انسان توحید جناب باری تعالیٰ کو چھوڑ کر شرک جیسے گندے ناپاک لباس میں ملبوس ہو جاتا ہے تو پھر شیطان اخبث لعین اپنے جیب بنا کر عقل سے کلیۃً بے بہرہ کر دیتا ہے سیدھی راہ بھی ٹیڑھی نظر آتی ہے۔ قرآن پاک احادیث سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کے انوار بھی ظلمت و تاریک دکھائی دیتے ہیں۔ حتی کہ حق تعالیٰ ارحم الراحمین کی مہر بھی اس سے اٹھ جاتی ہے اور اس آیت کا مصداق ہو جاتا ہے و اما الذین کفروا فیقولون ماذا اراد اللہ بھذا مثلا یضل بہ کثیرا و یھدی بہ کثیرا و ما یضل بہ الا الفاسقین۔ (پارہ ۱ رکوع ۳)

یعنی جو منکر ہیں سو کہتے ہیں کیا غرض تھی اللہ کو اس مثال سے گمراہ کرتا ہے اس سے بہتیرے اور راہ پر لاتا ہے اس سے بہتیرے اور گمراہ کرتا انہیں کو جو بے حکم ہیں۔

ہر چند کہ ان امور کا تفصیلاً جواب مولوی نعیم الدین کے ص۱۵۱ میں گذر چکا ہے۔ پس ناظرین اہل انصاف ملاحظہ فرمائیں کہ مولوی نعیم الدین نے تقویۃ الایمان کے بحث توحید و عبادت حق تعالیٰ کو بحث شرک تقرب بغیر اللہ کے ساتھ خلط کر کے فریب دہی خلق اللہ پر کمر باندھی ہے جو ہرگز اس میں اس طرح نہیں ہے۔ بلکہ تقویۃ الایمان کے اس مقام پر اولاً اقسام عبادات اللہ عز و جل علیحدہ اور ثانیاً اقسام تقرب بغیر اللہ علیحدہ علیحدہ مذکور ہیں۔ جن کو پہلے کا دوسرے پر اور دوسرے کا پہلے پر مخلوط کر کے مولانا شہید مرحوم پر بہتان باندھا ہے۔ صفحہ مجملہ مبحث اول خدمات خانہ کعبہ معظمہ۔ جیسے جھاڑو دینی اور روشنی کرنی فرش بچھانا پانی پلانا وضو غسل کا لوگوں کے لئے سامان درست کرنا۔ یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کے لئے اپنے بندوں کو بتائے ہیں۔

اور مجملہ مبحث دوم۔ یا وہاں روشنی کرے غلاف ڈالے چادر چڑھائے ان کے نام کی چھڑی کھڑی کرے رخصت ہوتے الٹے پاؤں چلے۔ ان کی قبر کو بوسہ دوے مورچھل جھلے اس پر شامیانہ کھڑا کرے۔ اور ایسی قسم کی باتیں کرے تو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے۔ انتہی (تقویۃ الایمان صفحہ ۱۱)

اب کیا بجز مولوی نعیم الدین جیسے کور باطن کے کوئی متدین اہل توحید متبع سنت کہہ سکتا ہے کہ جھاڑو دینی، روشنی کرنی فرش بچھانا پانی پلانا وضو غسل کا سامان درست کرنا عبادت و موجب ثواب و اجر نہیں ہیں۔ مگر برخلاف اس کے گور پرست قبروں پر روشنی غلاف چادر چڑھانے

بہشتی زیور ع ۱ پنجم مصنف مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قیمت ... (۴۵۹) (دفتر اہلحدیث)

چھڑی کھڑی کرتے ہو وقت رخصت مانند خانہ کعبہ کے الٹے پاؤں چلتے قبر کو بوسہ دیتے مورچھل جھلتے شامیانہ وغیرہم لگاتے ہیں؛

پس ناظرین اس فریب دہی کو بغور مقابلہ کر کے حق و باطل میں امتیاز فرمالیوئیں۔ اور پھر کچھ انہیں امور پر منحصر نہیں بلکہ ہر وہ کام جو حق تعالیٰ کے لئے عبادۃً ہوگا وہ غیر اللہ کے حصول تقرب عبادت کے لئے شرک ہوگا پھر یہ کیا لازم ہے کہ جو عبادات گور پرست قبروں کیلئے تقرباً کرتے ہوں وہ بعینہٖ حق تعالیٰ کے لئے بھی جائز یا ضروری ہوں بلکہ فعل معصیت و مشابہت افعال شرک پر بھی حکم کفر و شرک ہوتا ہے۔ چنانچہ جس طرح ایمان کی شاخیں ستر سے زائد چھوٹی بڑی حدیث میں وارد ہیں کما علیٰ ان میں کلمہ لاالٰہ الا اللہ اور ادنیٰ تکلیف دہ چیز کا راستہ سے دور کرنا ہے۔ اسی طرح کفر و شرک کے انواع بھی چھوٹے بڑے وارد ہیں۔ جیسے قسم لغیر اللہ کو تسمیہ غیر اللہ کو شگون بد کو ریاء وغیرہم کو احادیث میں شرک فرمایا ہے۔ چنانچہ ردالمحتار فقہ حنفیہ ج ۲ صفحہ ۲۹ میں جو بڑی مستند مولوی نعیم الدین کی ہے مرقوم ہے۔

"ان الحلف بغیر اسمہ تعالیٰ وصفاتہ عزوجل مکروہ کما صرح بہ النووی فی شرح صحیح مسلم بل الظاھر من کلام مشائخنا انہ کفر۔

یعنی سوائے نام اور صفات حق تعالیٰ عزوجل کے قسم کھانا مکروہ ہے جس طرح امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں تصریح فرمائی ہے بلکہ ظاہر ہمارے مشائخ کے کلام سے یہ ہے کہ (ایسا کرنا) کفر ہے۔"

نیز ردالمحتار صفحہ ۳۵۵ میں مرقوم ہے :۔

"اصل عبادۃ الاصنام اتخاذ قبور الصالحین مساجدا۔ یعنی بتوں کے پوجے جانے کی وجہ صالحین کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لینا ہے۔"

علیٰ ہذا مولوی نعیم الدین کے اعلیٰ حضرت راس الطائفہ بریلوی عطایا القدیر فی حکم التصویر حسینی پریس بریلی کے صفحہ ۳ میں لکھتے ہیں؛

اللہ عزوجل ابلیس کے مکر سے پناہ دے دنیا میں بت پرستی کی ابتداء یوں ہوئی کہ صالحین کی محبت میں ان کی تصویریں بنا کر رکھیں اور اس سے لذت عبادت کی تائید سمجھی شدہ شدہ وہی معبود ہوگئیں۔"

حتیٰ کہ مکروہات و منکرات امور پر بھی بمآل کار مفسدہ و مشابہت اہل کفر کے حکم کفر و شرک کا شرع میں وارد کیا گیا ہے۔ چنانچہ فتح الباری شرح صحیح بخاری مستند مولوی نعیم الدین پارہ ۲۴ صفحہ ۳۱۲ میں مرقوم ہے :۔

"والمراد باطلاق الکفر ان فاعلہ فعل فعلاً شبیھاً بفعل اھل الکفر۔ وفیہ جواز اطلاق الکفر علی المعاصی لقصد الزجر کما قدرناہ۔

یعنی اور مراد اطلاق کرنے کفر سے اس کے فاعل پر وہ فعل ہے جو مشابہت رکھتا ہو اہل کفر سے اور اس میں جواز ہے اطلاق کرنے کفر کا گناہ کرنے پر بوجہ زجر و تنبیہ کے جس طرح مقرر ہو چکا ہے۔"

پھر مولوی نعیم الدین کا اپنی بے عقلی و مالی خولیا سے مضطرباً متضاد امور الٹ پلٹ ایک ہی صفحہ میں کر کے یہ کہنا کہ کس آیت یا حدیث میں بتایا گیا ہے کہ جھاڑو دینا روشنی کرنا فرش بچھانا پانی پلانا وضو اور غسل کا سامان درست کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے خاص کیا ہے۔

پھر اس کے برعکس جو پلٹی کھائی تو یہ کہا کہ جھاڑو دینا تو شرک ٹھہرا روشنی کرنا شرک ہے پانی پلانا بھی شرک بتایا ہے۔ پھر جو تیسری پلٹی کھائی تو کہا کہ کسی نمازی کے لئے وضو اور غسل کا انتظام کرنا کیوں شرک ہے اس لئے کہ اس سے نماز پر اعانت ہوتی ہے۔ پھر اس کے برخلاف چوتھے الٹ پھیر میں یہ گپ اڑائی کہ اب تو ہر وہابی پر فرض ہے کہ جھاڑو لئے پھرے ورنہ نشان بندگی جاتا رہے گا مورچھل ہاتھ میں رکھے کہ یہ نشان بندگی ہے؛ پناہ بخدائے لایزال۔ حالانکہ تقویۃ الایمان میں یہ متضاد امور ہرگز جمع نہیں ہیں۔ اس میں تو صرف جھاڑو روشنی فرش پانی پلانے وضو غسل کے سامان کو خانہ کعبہ معظم مساجد اللہ کے لئے عبادت میں داخل کئے ہیں۔ نہ کہ شرک میں کیونکہ جھاڑو دینا خانہ کعبہ و مسجد میں بیشک نشان بندگی عبادت اور علامت ایمان ہے۔ اور مورچھل قبروں پر تقرباً بجائے جھاڑو مسجد کے بلاشبہ شرک میں داخل ہے۔ گور پرستوں بدعتیوں کا یہ عجیب انوکھا دین ہے چنانچہ بیشتر مساجد جو قبور بزرگان کے قریب ہوتی ہیں ان میں جھاڑو و صفائی تو کیا گرد و غبار سے آلودہ ہوتی ہیں بجائے ان کے قبروں پر شامیانہ مورچھل اطلس کمخواب کے پردہ غلاف زریں کے زرق و برق سامان کے ٹھاٹھ کئے جاتے ہیں بھلا قبر پرست قبروں کو پوجیں ان پر تقرباً غلاف ڈالیں فرش بچھادیں جھاڑو دیویں قبر کے غسالہ آب کو تبرک بنا کر پیویں جسم کو ملیں غائبین کے لئے لے جاویں۔ کعبہ معظمہ کو جائیں یا نماز پڑھیں مسجدوں میں جھاڑو فرش پانی وضو غسل کا سامان مہیا کریں۔

کیونکہ قبروں پر جھاڑو پھونک روشنی شامیانہ کھڑا کرنا تو گور پرستوں بدبختوں ہی کو نصیب ہیں۔ موحدین خانہ کعبہ یا مساجد میں یہ کام عبادۃً و تقرباً الی اللہ کرتے ہیں چنانچہ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رح مستند مولوی نعیم الدین کے تفسیر فتح العزیز پارہ اول صفحہ ۴۲۶ آیت وسعیٰ فی خرابھا کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

"وبجہت تعصب یہودیان مسجد بیت المقدس را کہ بلاشبہ بنائے حضرت داؤد و حضرت سلیمان ع م بود ازاں وقت ہمیشہ عبادت گاہ انبیائے بنی اسرائیل ماندہ و مملو بذکر خدا بودہ خراب ساختند و نجاسات و خس و خاشاک انباشتند و آں را کناسہ و مزبلہ گردانیدند و ہرجا توریت را یافتند بسوختند و بدل آں مکان متبرک در مکان شرقی آں کہ مولد حضرت عیسیٰ ع م بود عبادت گاہ مقرر کردند و آں مسجد متبرک تا وقت شیوع اسلام خراب ماند تا آنکہ حضرت امیرالمومنین عمر بن الخطاب رض آں شہر را فتح نمودند و خود بنفس نفیس خود و دیگر صحابہ کرام رض آں مکان را از نجاست پاک کردند بآب شستہ مطیب و متلطف گردانیدہ محل عبادت و نماز قرار دادند۔ و اگر مدعی توحید و اتباع ملت اند پس کار ایشان مخالف گفتار ایشان شد کہ تعظیم معبود مستلزم تعظیم عبادت اوست و تعظیم عبادت او مستلزم تعظیم عبادت گاہ او پس خراب کردن عبادت گاہ دلیل انکار عبادت است و انکار عبادت علامت انکار معبود و چوں کار ایشاں مخالف گفتار ایشاں برآمد داغ نفاق بر ایشاں ثابت گشت و از زمرہ اہل دین برآمدند۔" (باقی)

حیات طیبہ - سوانح عمری مولانا اسمٰعیل صاحب شہید (۳۴۳) دہلی - جدید اڈیشن - قیمت ۱۲؍ (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س ع۱۹۰} حضرت عمرؓ نے ابی بن کعب و تمیم داری کو رمضان میں بیس رکعات پڑھانے کا حکم کیا تھا یا صرف گیارہ رکعات کا حکم کیا تھا۔ نیز یزید بن رومان نے حضرت عمر فاروق رضؓ کا زمانہ پایا تھا یا نہیں؟

(خریدار اہلحدیث نمبر ۱۱۳۷۳)

ج ع۱۹۰} موطا امام مالک اور قیام اللیل مروزی میں آٹھ رکعت تراویح مع وتر گیارہ رکعتوں کا ثبوت ملتا ہے۔ بیس کا حکم کہیں نہیں۔ یزید بن رومان نے حضرت عمر فاروق رضؓ کو نہیں پایا۔ اللہ اعلم۔

(۲ر داخل غریب فنڈ)

س ع۱۹۱} زید نے نکاح مساۃ بسم اللہ سے کیا جس کو عرصہ ۳ برس سے کچھ زائد ہوا۔ منکوحہ سے دو لڑکے اور دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ سب حیات ہیں مہر کی بابت نہ معلوم موجل تھا یا معجل اور تعداد میں کتنا تھا۔ بروقت نکاح زید پر کچھ قرضہ تھا۔ اس دوران میں قرضہ کی تعداد زیادہ ہوگئی۔ زید نے بدنیتی سے جائداد بچانے کی غرض سے ایک ہبہ نامہ فرضی بحق بسم اللہ مذکورہ رجسٹری شدہ کردیا۔ تاریخ نکاح سے ۲۵ برس بعد اور جائداد اس میں کفول کردی جو قیاساً زر مہر سے بہت زیادہ ہوگئی۔ اب زید کو عاقبت کا اندیشہ ہے کہ روبرو رب العالمین کس طرح سے منہ دکھلا سکتا ہے۔ جب تک کہ قرضہ سے نجات نہ ہو۔ پس ہردو قرضہ جات میں کونسا دینا مقدم ہے یا کہ دونوں اور ہر شخص کے حصص قائم کر دیجئے گا۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن خریدار اخبار اہلحدیث نمبر ۱۱۱۶۷

ج ع۱۹۱} صورت مرقومہ میں سارے قرضخواہ مع منکوحہ کے حقدار ہیں چاہئے تھا کہ روپیہ جتنا ملتا اتنا دیگر باقی کے لئے معافی طلب کر لیتا مگر ایسا نہ کیا۔ رجسٹری ٹوٹ بھی نہیں سکتی۔ اب تو بجز ندامت کے اور کوئی صورت نہیں۔ یا کما کر قرض ادا کرے یا ان سے معاف کرائے ورنہ مواخذہ ضرور ہوگا۔ ہر شخص کے حصص مقرر کرنے کے لئے ساری رقم قرضہ اور ساری رقم موجودہ کا علم ہونا چاہئے جو خط میں مرقوم نہیں (ار داخل غریب فنڈ)

س ع۱۹۲} اگر کوئی مسلم صبح کی دو رکعت سنت فجر گھر میں پڑھ کر شمول جماعت کے واسطے مسجد میں آکر اقامت سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد کی ادا کرے تو کیا یہ جائز ہے بحوالہ حدیث (اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ) مگر امام مسجد کہتا ہے کہ سنت فجر کے بعد سوا نماز فرض کے کوئی غیر نماز یا نفل وغیرہ جائز نہیں خواہ جماعت ابھی قائم نہیں ہوئی۔

(خریدار اہلحدیث نمبر ۳۳۷۹)

ج ع۱۹۲} امام صاحب کا قول صحیح ہے۔ حدیث شریف ہے لاصلوٰۃ بعد طلوع الفجر الا رکعتی الفجر لاصلوٰۃ بعد الفجر الا سجدتین (ترمذی وغیرہ) یعنی طلوع فجر کے بعد نوافل میں سے صرف دو سنت رکعتین فجر کی جائز ہیں اور کوئی نفل یا سنت جائز نہیں (۲ پائی داخل غریب فنڈ)

س ع۱۹۳} آیا اسلامی بادشاہ خواہ کوئی بھی ہو حقیقی امام کہلا سکتا ہے یا کہ نہیں؟

سید ناظر حسین پٹواری مال ضلع گجرانوالہ

ج ع۱۹۳} بعد انبیاء کرام کے حقیقی امام وہ بادشاہ ہے جس کا نقطہ نگاہ تنفیذ احکام شرعیہ ہو۔ جیسے سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ۔ ان معنے سے کوئی بادشاہ ہو حقیقی امام ہے۔ الامام جنۃ یقاتل من ورائہ (الحدیث) ار داخل غریب فنڈ۔

مسئلہ ع۱۹۴} مسجد میں نماز پڑھنے سے روکنا جائز نہیں۔ پڑھنے والا سنی ہو یا شیعہ بدعتی ہو یا مرزائی۔

مسئلہ ع۱۹۵} جس کے ہاتھ پاک صاف ہوں اس کے ساتھ مل کر کھانا کھا لینا جائز ہے خواہ کوئی ہو سنی ہو یا شیعہ بدعتی ہو یا مرزائی۔ طبعی نفرت ہو تو اختیاری ہے۔ قرآن شریف میں ارشاد ہے۔ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَأْكُلُوا جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا۔ تا دل کر کھاؤ یا اکیلے اکیلے ہر طرح تمہیں اختیار ہے)

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱۳)

تمام نبی صرف اپنی قوم اور جماعت اور حلقہ محدود کی طرف آتے رہے۔ مگر سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا قیامت تک جن وانس اولین آخرین کے لئے نبی، ہادی، پیشوا، مقتدا، رہبر بن کر آئے۔ آیت یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا پ ۹۔ وارسلنک للناس رسولا۔ وما ارسلنک کافۃ للناس۔ وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین۔ لیکون للعلمین نذیرا۔ حدیث۔ سرور کائنات جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ مجھے پانچ چیزیں دی گئی ہیں۔ مجھ سے پیشتر کسی نبی کو پہلے نہیں دی گئیں۔ اول فتح ونصرت دیا گیا ہوں دشمنوں کے دل میں از روئے دہشت کسی ایک مہینہ کی مسافت یعنی ایک مہینہ کے سفر تک میرا رعب اور دبدبہ ہے۔ دوم میرے لئے تمام زمین مسجد اور پاک کرنے والی بنادی گئی ہے۔ جس شخص کو نماز کا وقت جہاں آجاوے وہیں پڑھ لیوے۔ سوم مال غنیمت میرے لئے حلال کیا گیا۔ چہارم دیا گیا ہوں میں شفاعت عظمیٰ۔ پنجم ہر ایک نبی اپنی خاص قوم یا جماعت یا قبیلہ کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا میں بفضل خدا تمام مخلوقات جن وانس کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ سبحان اللہ کس قدر خصوصیات ہیں۔ ایک حدیث میں چھ خصلتوں کا ذکر ہے۔ چھٹی یہ ہے کہ اُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ مجھے جامع کلمات دیئے گئے ہیں۔ یعنی کلام مختصر معانی بے بہا کثیر التعداد (بخاری ومسلم)

فتاویٰ نذیریہ

از حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رح

اس کتاب میں ہر سوال کا جواب قرآن وحدیث کے موافق درج ہے۔ تاکہ وقت نہ اٹھانی پڑے۔ ہر اہل حدیث گھر میں اس کا ہونا لازمی ہے۔ قیمت بجائے ۸ کے ۶ ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

تفسیر بیان القرآن علیٰ علم البیان ۔ عربی زبان ۔ [illegible] (اہلحدیث)

متفرقات

حساب دوستاں مندرجہ ذیل خریداران کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ماہ ستمبر میں ختم ہے لہذا ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر وہ آیندہ اخبار کی خریداری جاری رکھنا چاہتے ہیں تو جلد از جلد قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں اگر خریداری سے انکار ہو یا مہلت درکار ہو تو بھی حتی الوسع اطلاع دیکر مشکور فرمائیں ورنہ ۲۷ ستمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔

نوٹ جن احباب کی میعاد مہلت ختم ہے وہ مزید مہلت طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمائیں بلکہ ۱۵ ستمبر تک قیمت اخبار ہی ارسال کریں ورنہ اس کے بعد اخبار بند کر دیا جائے گا۔

غریب فنڈ سے جاری شدہ اخبارات میعاد ختم ہوجانے پر بند کر دیئے جاتے ہیں اگر وہ بھی آیندہ سلسلہ جاری رکھنا چاہیں تو حسب قواعد غریب فنڈ داخلہ ارسال کر دیا کریں۔

۴۳۵ ایم عبداللہ لعل
۷۱۰ مولوی عبدالوہاب
۹۲۹ ڈاکٹر نبی محمد خان
۲۰۵۳ شیخ عبدالتواب
۲۴۸۰ مولوی ابوالوقار قمر الدین
۳۶۳۷ بابو امیر الدین
۳۷۰۹ مولوی محمد یوسف
۳۹۰۴ قاضی محمد رمضان
۴۷۷۳ حکیم عبدالواحد
۵۵۹۱ منشی محمد حسین صابری
۵۶۱۱ حاجی یار محمد
۵۶۲۳ مولوی حبیب الرحمٰن
۶۱۲۷ شیخ غلام قادر عبدالرشید
۶۵۵۱ محمد قاسم
۶۸۴۷ سیٹھ احمد حاجی عبدالکریم
۷۱۱۴ بابو عبدالصمد
۷۱۲۰ مولوی غلام محی الدین
۷۱۴۸ حاجی محمد عمر
۷۱۵۲ بابو محمد اسحاق
۷۱۹۱ بابو عبدالسبحان
۸۰۷۳ حکیم سید محمد حفظ الرحمٰن
۸۰۷۵ ایم خان محمد اسکواٹر
۸۲۵۹ ایم برکات احمد
۸۵۳۰ حاجی محمد اینڈ برادرز
۸۵۳۱ شیخ محمد یوسف محمد حسین
۸۶۷۵ سیٹھ یوسف صاحب
۹۲۴۳ چوہدری محمد اسمٰعیل
۹۲۵۴ مولوی ابو مسعود خان
۹۳۲۳ ایم جان محمد
۹۴۵۷ ایم محمد اسحاق
۹۶۱۱ قاضی عبدالغفور
۹۶۱۲ خواجہ عبدالصمد عبدالعزیز
۹۶۱۵ محبوب حسن انصاری
۹۶۳۱ کے۔ ایس محمد اسحٰق
۹۹۹۱ حکیم عبدالحمید
۱۰۰۱۸ حاجی احمد حسین
۱۰۰۳۲ بابو عنایت اللہ
۱۰۰۴۴ شرف الدین
۱۰۱۴۸ عبدالغفور
۱۰۱۹۹ ایچ۔ ایم پٹواری
۱۰۳۷۹ عبدالحمید
۱۰۳۸۷ شیخ محمد ثناء اللہ
۱۰۶۵۹ مولوی اللہ بخش
۱۰۶۸۲ مولانا عبدالوہاب
۱۰۷۲۶ مولوی امانت اللہ
۱۰۷۳۲ سید رمضان علی
۱۰۷۳۹ بابو عزیز الدین
۱۰۹۹۷ محمد عبداللہ
۱۱۰۱۷ شیخ عبدالرحمٰن
۱۱۰۶۲ غلام اللہ
۱۱۱۷۷ شیخ نذیر احمد
۱۱۱۸۲ سید الطاف حسین
۱۱۲۲۹ مولوی ظل الرحمٰن
۱۱۲۳۴ محمد صادق
۱۱۲۴۰ عبدالحلیم خان
۱۱۲۴۱ ایم داؤد دادا
۱۱۲۴۸ ملا محمد اسحاق
۱۱۲۵۲ عبداللہ بن بلال
۱۱۲۷۵ ایس۔ ایم ضیاء الرحمٰن
۱۱۲۹۱ سید اصغر علی
۱۱۳۶۳ منشی عبدالمجید خان
۱۱۳۶۸ چوہدری عبدالرحمٰن
۱۱۴۳۷ مولوی شمس الدین
۱۱۴۶۰ مرزا عبدالرؤف بیگ
۱۱۴۶۳ حکیم قائم الدین
۱۱۴۶۷ سید عبدالباری
۱۱۴۶۹ ماسٹر قطب الدین
۱۱۴۷۴ سیٹھ حاجی ابوبکر
۱۱۴۸۲ مولوی عبدالمجید
۱۱۶۰۳ مولوی ابو عبدالجبار محمد محی الدین
۱۱۶۱۰ ڈاکٹر غلام محی الدین
۱۱۶۱۶ شیخ محمد محسن
۱۱۶۵۷ مولوی نذر حسین
۱۱۶۶۳ ماسٹر احمد اللہ
۱۱۶۸۹ مسٹر ممتاز علی خیر محمد
۱۱۶۹۰ مولوی محمد حبیب اللہ
۱۱۶۹۱ چوہدری جھنڈا بردا
۱۱۶۹۶ رمضان علی
۱۱۶۹۸ عبدالعزیز
۱۱۷۲۹ بابو عبدالرحمٰن
۱۱۷۳۳ میاں احمد بن جمال الٰہی
۱۱۷۳۴ سید پیر صاحب
۱۱۷۳۵ مولوی سید عبدالرزاق شاہ
۱۱۷۵۶ مولوی اللہ دتہ
۱۱۸۴۱ سراج الحق
۱۱۸۴۹ مولوی غلام رسول مجاہد
۱۱۹۱۱ ایم ثناء اللہ

غریب فنڈ

۶۷۸۹ ابو عبدالٰہی محمد فاضل
۱۱۰۸۴ مولوی محی الدین
۱۱۳۹۳ ندوۃ الطلبا گوجرانوالہ

مضامین آمدہ جناب شاکر صدیقی صاحب۔ سیکرٹری انجمن اہل حدیث، بنگلور۔ مولوی عبدالعزیز عبدالجبار۔

ضرورت ہے مجھے تفسیر ترجمان القرآن جلد ۲ و ۳ کی ضرورت ہے کوئی صاحب بھیج دیں تو مطالعہ کر کے واپس کر دوں گا۔ اگر قیمتاً مل جائے تو خریدنے کو تیار ہوں۔ ڈاکٹر محمد حسن سول ہسپتال کوئٹہ۔

ایضاً مجھے تفسیر ثنائی اردو مکمل کی ضرورت ہے کوئی صاحب خیر صدقہ جاریہ فرما کر مجھے خرید دیں۔ راقم علی حسن خان آزاد واعظ الاسلام موضع برہنڈہ ڈاک خانہ بلنا پور ضلع مظفر پور۔

ضرورت اخبار مجھے اخبار اہلحدیث کے مطالعہ کی بہت خواہش ہے مگر خود قیمتاً نہیں خرید سکتا۔ کوئی صاحب خیر فی سبیل اللہ میرے نام ایک سال کے لئے اخبار جاری کرا دیں (سائل مذکور)

دعائے صحت میرا بیٹا عبدالقیوم اور میرا چچا محمد عبداللہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ ناظرین کرام ان کیلئے دعائے صحت کریں۔ (راقم محمد عبداللہ از کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ)

شکریہ بر تعزیت میرے والد محترم حاجی حافظ عبدالرحمٰن صاحب مرحوم کی رحلت پر میرے بہت سے بزرگوں اور دوستوں کے پیغام تعزیت و ہمدردی تاروں و نیز خطوط کے ذریعہ میرے پاس آئے جو ہمارے اندوہ گین دلوں کے لئے بے حد باعث تسلی و تقویت ہوئے چونکہ ان تمام خطوط اور تاروں کے انفرادی طور پر جواب دینا میرے لئے دشوار ہے اس لئے جریدہ اہلحدیث کے ذریعہ میں تمام بزرگوں اور دوستوں کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں والد محترم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق و ہمت بخشے۔ (محمد عبدالمتین خلف حاجی حافظ عبدالرحمٰن صاحب مرحوم محلہ مدن پورہ بنارس)

تفسیر ثنائی اردو مکمل کی قیمت بارہ روپیہ ہے۔ وزن تقریباً پانچ سیر جس کا محصول ڈاک پونے تین روپیہ ہوتا ہے

ملکی مطلع

حکومت نجدیہ اور ایرانیہ وغیرہ

آج کل مسلمان باوجود سیاست دان بلکہ اڈیٹر اخبار سیاست ہونے کے کسی اسلامی حکومت کو محض مذہبی نقطۂ نگاہ سے پرکھتے ہیں اس لئے جونہی ان کو کسی اسلامی حکومت سے ذرا سا اختلاف رائے ہوتا ہے فوراً اس کی مخالفت پر تل جاتے ہیں۔ حالانکہ معیار شناخت یہ نہیں ہوسکتا کیونکہ اس طریق سے کوئی اسلامی سلطنت ساری اسلامی دنیا میں مقبول نہیں ہوسکتی ہاں یہ کسوٹی ہوسکتی ہے کہ حکومت اپنا پرنسپل (داخل اصول سلطنت) ان انتظامی احکام کو بنائے جو خدا و رسول کے مقرر کردہ ہیں۔ یہی ایک معیار ہے اور یہی ایک محک ہے جس پر کوئی اسلامی سلطنت اچھی یا بری پرکھی جاسکتی ہے۔ آیئے اس معیار سے ہم حکومت نجدیہ اور ایرانیہ کی پڑتال کریں۔ حکومت نجدیہ کی نسبت گو مخالفین کتنا ہی پروپگنڈا کریں دو باتوں سے تو انکار نہیں کرسکتے۔ (۱) حسن انتظام اور امن وامان۔ (۲) حدود شرعیہ کا اجرا اور اسلامی عربی وضع کی پابندی اس کے مقابلہ میں ایران کا حال بھی سن لیجئے یہ کسی سُنی یا اہل حدیث کے منہ سے بلکہ خاص شیعہ کے قلم سے۔ ایرانی حکومت نے بھی سابقہ افغانی حکومت کی طرح رعایا کو یورپی لباس پہننے پر مجبور کیا ہے۔ اسکے نتیجہ کا مرثیہ لکھنؤ کا (شیعہ) اخبار الواعظ لکھتا ہے اور واجبی رنج وغم سے لکھتا ہے۔ ناظرین بغور پڑھیں بلکہ ہم سفارش کرتے ہیں کہ شیعہ گروہ کے اس رنج وغم میں شریک ہوں۔ الواعظ کے الفاظ یہ ہیں:-

"**ایران میں مغربیت کا سیلاب** وہ سرزمین جو اسلام کا گہوارہ اور اہل علم کا ہمیشہ مرکز رہی وہ ملک جس کے فرزندوں نے عالم میں اسلام کا ڈنکا بجایا وہ علم پرور خطہ جس کی آب وہوا ہمیشہ علوم وکمال کے لئے خوشگوار رہی وہ ایران جس کے محدث اور مفسر مرجع خلق رہے وہ ایران جو شیعہ علماء کا سرچشمہ تھا وہ ایران جس پر تہذیب اسلامی کو فخر تھا مسلمانوں کی انتہائی بدقسمتی ہے کہ اوس اسلام پناہ سلطنت کے لئے اس طرف ایسی خبریں آرہی جو حد درجہ مایوس کن ہیں۔ یہ معمولی حادثہ نہیں ہے کہ روضۂ مبارک رضوی میں بازار قتل گرم ہو اور نمازی گولیوں کا نشانہ بن جائیں۔

ہم کو مدبرین ایران کی جلد بازی پر تعجب ہے کہ ان کو تہذیب مغربی کے جذب کرلینے میں اتنی جلدی کیوں ہے۔ اگر کوئی خاص تحریک نہ کی جائے جب بھی مغربی مذاق کا ایران میں رواج پاجانا یقینی ہے جیسا کہ عام رجحان خود اس کا گواہ ہے پھر باوجود اس کے ایک دم لباس اور وضع میں انقلاب کی کوشش کیوں ہے۔ ایران جس سرعت سے اپنے قومی اور ملی لباس کو چھوڑ رہا تھا اس رفتار کو دیکھتے ہوئے دس بیس برس سے زیادہ انتظار کرنا نہ پڑتا مگر تجدد پسند طبائع نے اتنا انتظار کرنا بھی گوارہ نہیں کیا اور سنا جاتا ہے کہ تبدیل لباس کے خلاف خصوصیت سے علماء کی طرف سے جدوجہد جاری ہے"

(الواعظ لکھنؤ ۸۔ اگست ۳۵ء)

پھر اسی مرثیہ کو اگلے پرچے میں دہرایا ہے:-

"**ایران کی غیرت ملی کا خاتمہ** ایران جو شیعوں کی آبادی کی کثرت اور علماء کا مرکز ہونے کی وجہ سے تمام ممالک اسلامی میں شیعوں کے لئے خصوصیت سے مایہ ناز تھا محض روحانی ربط کی وجہ سے ہر شیعہ جو دنیا کے کسی گوشہ میں بھی ہو وہ ایران سے کم ازکم اتنی محبت کرتا تھا جتنی ایک محب وطن کو اپنے وطن سے ہوسکتی ہے۔ ایران کی ہر ترقی کو شیعہ اپنی ترقی سمجھتے تھے ایران کا رفاہ گویا شیعوں کا رفاہ تھا۔

آج تمام دنیا کی شیعی آبادی میں رنج وافسوس کی ایک لہر دوڑ گئی ہے جس سے ہر فرد ملت بےچین نظر آرہا ہے۔ ایران تجدد کے جس جنون میں مبتلا ہے اسے کوئی مسلمان بھی اطمینان کی نظر سے نہیں دیکھ سکتا چہ جائیکہ شیعہ جو دین پرستی میں اپنی آپ نظیر ہیں۔ مشہد مقدس سے آنیوالے زائرین حکومت کے تازہ اقدامات کی دلگداز اور طویل شکائتیں لیکے پلٹ رہے ہیں۔ ایرانی اخبارات سے جو اطلاعات حاصل ہورہی ہیں وہ بھی زائرین کی کسی نہ کسی طرح تائید کررہی ہیں۔

مدرسہ کے تازہ وارد واعظ کا خط مولانا عدیل اختر صاحب جو مدرسۃ الواعظین کے نامور اور قدیم واعظ ہیں حال ہی میں عراق اور مشہد مقدس کی زیارت سے مشرف ہو کے واپس آئے ہیں مولانائے موصوف اُس دن مشہد مقدس ہی میں موجود تھے جس دن وہاں گولیاں برسا کے داد شجاعت دی گئی ہے"

(الواعظ لکھنؤ ۱۶۔ اگست ۳۵ء)

واقفان سیاست اسلامیہ اور "سیاست" کے سٹاف کے ارکان سے خطاب برادران اسلام ہاشفی تبلت غور کریں (سابق) افغانستان اور ایران کی یہ روش موجب تباہی، باعث بربادی اور ملک دشمنی ہے یا حکومت نجدیہ کی روش۔ جواب میں مسئلہ قباب کو دخل نہ دیجئے گا محض سیاست اور فلاح ملکی پر نظر رکھ کر جواب دیں۔

ہمارا یقین ہے کہ تاریخ اپنے واقعات دہراتی ہے جس طرح ساڑھے تیرہ سو سال پہلے عرب سے اصلاح شروع ہوئی تھی وہ چونکہ بڑی قوت قدسیہ سے ہوئی تھی اس کا اثر تمام عرب پر پہنچ کر کم وبیش تمام دنیا میں ظاہر ہوا۔ حکومت نجدیہ بھی چونکہ اسی کی متابع اور تبع ہے اس لئے عنقریب ہی سارے ملک عرب میں اس نجدی سیاست کا اثر پہنچ جائے گا۔ انشاء اللہ۔

ہند کو اس طرح اسلام سے بھر دے شاہا
کہ نہ آئے کوئی آواز جز اللہ اللہ

مسدس حالی، خواجہ الطاف حسین حالی کی مشہور تصنیف

روزنامہ سیاست لاہور

مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۳۵ء

(ایک واقف کار مراسل خصوصی کے قلم سے)

مذکورہ بالا پرچہ میں ایک خبر بعنوان "مکہ معظمہ کی عظمت کو تباہ کیا جارہا ہے" شائع ہوئی کہ اب مکہ معظمہ کی زندگی میں ایک اور انقلاب ہوا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اب یہاں ہوٹل اور ریسٹورینٹ اور سینما ہال کھلنے والے ہیں :-

حقیقت میں یہ خبر بے بنیاد، مخالفانہ پروپیگنڈا ہے جو کہ مخالفوں کا شیوہ ہے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ حجاز مقدس میں ہوسٹل عرصہ تین سال سے قائم ہیں اور ہر سال ایام حج میں متعدد اصحاب ان میں رہائش پذیر ہوتے ہیں اور یہ جگہیں معزز حجاج کے لئے بہترین باراحت اور کم خرچ ہیں۔ خصوصاً ان اصحاب کے لئے جن کا کھانے کا انتظام باقاعدہ اور تسلی بخش نہ ہو۔ اور دوسرے مقامات سے بدرجہا اعلیٰ جائے قیام ہیں۔ گذشتہ تین سال میں ہر ایک قوم کے اعلیٰ طبقہ کے حضرات ان ہوسٹلوں میں رہ چکے ہیں۔ مثلاً مصری، ہندی، شامی و مغربی وغیرہ۔ اخراجات زیادہ نہیں۔ ہر ایک اوسط درجہ کا حاجی بخوشی برداشت کرسکتا ہے۔ علیحدہ علیحدہ رہائش کا بھی انتظام ہے۔ اور پردہ دار مستورات اور عائلہ کے لئے جدا محلات ہیں۔ جو اصحاب اب تک مقیم ہو چکے ہیں ان کے مشاہدات سے واضح ہے کہ یہ ہوسٹل واقعی مفید ہیں۔ جن کے قیام کی تجویز بھی بیرونی حضرات نے کی تھی۔ جو ہندوستانی شرفا ان ہوسٹل میں رہ چکے ہیں وہ حسب ذیل ہیں :-

نواب زادہ ممتاز علی خان آف مالیر کوٹلہ۔
ڈاکٹر رجب علی پٹیل بمبئی۔
مسٹر محمد یونس بیرسٹر ایٹ لاء پٹنہ
حاجی عبداللہ جان آرمی کنٹریکٹر راولپنڈی۔
لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر عبدالرحمٰن لودھی انبالہ۔
خان بہادر میاں عبدالعزیز سپرنٹنڈنٹ انجینیئر یو۔پی

ان متذکرہ بالا اصحاب سے معلوم کیا جاسکتا ہے کہ آیا ایسے ہوسٹل معزز حجاج کے لئے مفید ہیں یا نہیں کیا ان کا قیام ضروری تھا یا نہیں۔ یا کہ یہ اُن معنوں میں ہوسٹل ہیں جیسے معزز سیاست سمجھ رہا ہے۔

ان کے علاوہ دوسرے ہوسٹل گذشتہ سال سے بنک مصر نے قائم کئے ہیں اور یہ بنک مصر کے ڈائرکٹر طلعت پاشا حرب کی مساعی کا نتیجہ ہے یہ بنک حجاج کے نقل و حرکت کے تمام انتظام اپنے ذمہ لیتا ہے جیسے کہ یورپ میں ٹامس کک۔ اُن کے اپنے جہاز ہیں جسے حکومت مصر نے حجاج کی آمد و رفت کا ٹھیکہ دے رکھا ہے۔ کیونکہ اعلیٰ طبقہ کے حجاج کی رہائش و خوراک کا انتظام بھی بنک کے ذمہ ہے۔ لہٰذا یہ ہوسٹل بھی بنک کے سرمایہ سے کھولے گئے ہیں۔ بنک مصر کے حسن انتظام کے باعث حجاج مصر کی تعداد میں بھی کافی اضافہ ہوا ہے۔ اور گذشتہ تین سال میں اُن کی تعداد چارگنا سے بھی زیادہ ہوگئی ہے۔ اسی ہوسٹل میں امسال علامہ عبداللہ یوسف علی (مقیم لاہور) بھی فروکش تھے۔ جن سے دریافت کرنے پر مدیر سیاست کی غلط فہمی شاید دور ہو جائے۔

باقی رہا سینما ہال کے کھلنے کا۔ سو یہ سراسر غلط ہے۔ شاید آپ کو معلوم نہیں کہ ممالک عربیہ میں گراموفون کا رکھنا بھی جرم ہے اور سخت ممنوع ہے اور اس کی خلاف ورزی کرنے والا محکمہ امر بالمعروف کی زد سے نہیں بچ سکتا۔ چہ جائیکہ سینما ہال کے قیام کی امید ہو کسی یوروپین کمپنی نے حج کی فلم لینے کی استدعا کی تھی لیکن جلالۃ الملک نے سختی سے انکار کر دیا تھا ابن سعود کے مخالف جائیں اور سینما ہال کے کھولنے کی کوشش کریں۔ پھر معلوم ہو کہ کیا گزرتی ہے۔

پنجاب ایگریکلچرل کالج

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پنجاب ایگریکلچرل کالج لائلپور کے طلباء کی تعداد میں ۱۶ کا اضافہ ہوا۔ ۲۹ طلباء نے زراعت میں بی۔ایس۔سی کی ڈگری حاصل کی۔ کالج کی سرگرمیوں کا ایک نمایاں پہلو وہ مختصر نصاب تھے جن میں پھلوں کی کاشت اور پھلوں اور سبزیوں کو ڈبوں میں محفوظ رکھنے کے طریقوں کی تعلیم دی گئی جو بہت مقبول ہوئی تحقیقاتی شعبہ میں لگاتار توسیع ہوتی رہی۔ اس کالج میں زراعت کے جملہ شعبوں اور پھلوں کی کاشت کے متعلق نہایت ہی مفید تعلیم دی جاتی ہے۔ نیز کالج کے فارموں پر عملی تجربات بھی کرائے جاتے ہیں۔

اس ادارہ کے فارغ التحصیل طلباء کو سائنٹفک زراعت میں اپنی ابتدائی سرگرمیوں کے باعث بجا طور پر شہرت حاصل ہوئی۔ صوبے نے زراعت کے سائنٹفک طریقوں اصلاح یافتہ بیجوں اور جدید آلات زراعت اور فصلوں کو تباہ کرنیوالے کیڑوں کے استیصال کے متعلق جو وسیع پیمانہ پر ترقی کی ہے اس کا سہرہ اس کے طلباء کے سر پر ہے۔ جو کالج سے نکلنے کے بعد یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں اپنے بھائیوں کو ایک پیغام پہنچانا ہے۔ اور ایک مشن کی تکمیل کرنا ہے۔ کالج کی شہرت اور مقبولیت کا معیار بدستور قائم ہے۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ کالج میں نئے طلباء کی تعداد میں روز افزوں ترقی ہے۔ گذشتہ سال ۱۷۶ امیدواروں نے داخلہ کے لئے درخواستیں دیں۔ سال زیر تبصرہ میں ان کی تعداد ۲۰۹ تک پہنچ گئی۔ گذشتہ سال ۵۹ طلباء داخل کئے گئے اور سال مذکور میں ۸۱۔ ان میں ۴۶ طلباء قانونی حیثیت سے زراعت پیشہ تھے۔ کاشتکاروں کے لئے سہ ماہی کی فیس یکمشت ادا کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ لہٰذا حکومت نے یکم جنوری ۱۹۳۴ء سے ایک سال کے لئے بطور تجربہ ماہوار فیس ادا کرنے کی رعایت منظور فرمائی ہے۔ ابھی تک تو یہ زراعت زراعتی طلباء کے لئے بہت مفید ثابت ہوئی ہے اور توقع ہے کہ اس سے کاشتکاروں کے لڑکوں کو کالج ہذا میں داخل ہونے کی مزید ترغیب ملے گی۔ کالج میں سرکاری وظائف کے مکرر اجراء کی تجویز بھی زیر غور ہے۔ کیونکہ یہ محسوس کیا جارہا ہے کہ زمینداروں کو بیش از پیش امداد کی ضرورت ہے۔

محکمہ اطلاعات پنجاب لاہور

تمام دنیا میں بے مثل ۱۵/۵

سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ

انوار الاسلام امرتسر

ہر خاص وعام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلا نو ایجاد رجسٹرڈ ۱۲/۴

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج و کمزوری۔ جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کر دے اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے تیار کیا ہے جو شل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں اس طلا سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہو چکے ہیں۔ اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے۔ اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا قیمت ایک بکس تین روپے آٹھ آنے (۳/۸ روپے)

(ملنے کا پتہ)

ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

مومیائی ۱۵/۴

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔ کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲/۔ آدھ پاؤ ۲ روپے۔ پاؤ بھر ۳/۸ مع محصول ڈاک۔ ۔ ایک فی تولہ ۱۲/۔ محصول ڈاک علاوہ۔

(۸۶۵)

تازہ شہادات

جناب حافظ محمد فرید صاحب جگدل۔

"مرض دمہ میں مبتلا ہوں۔ ایک بار منگا چکا ہوں۔ فائدہ بہت پہنچا ہے۔ ایک چھٹانک بذریعہ وی پی دربھنگہ کے پتہ سے بھیج دیں" (۲۱ جولائی ۳۵ء)

جناب سید محمد سرور صاحب چشتی میر منشی نوشہرہ

"اس سے قبل جو مومیائی منگائی تھی اسے دوسرے مومیائی فروشوں سے ارزاں اور با اثر پایا ہے۔ ایک چھٹانک ارسال فرمائیں" (۱۸ جولائی ۳۵ء)

جناب حکیم محمد یٰسین صاحب بھروٹیا: "آپکے یہاں سے تین مرتبہ مومیائی منگا چکا ہوں مفید معلوم ہوتی ہے ۶ چھٹانک اور ارسال فرمائیں" (۲۳ جولائی ۳۵ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)

حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر

دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

اکسیر ہاضمہ ۲/۸

اس کا اشتہار آپ حضرات پہلے بہت ہی بار پڑھ چکے ہیں کہ اسکے کیا کیا فوائد ہیں۔ اس لئے لمبا چوڑا اشتہار لکھنے کی ضرورت نہیں۔ مگر پھر بھی یہاں دو ایک لفظ لکھ دیتے ہیں اسکے استعمال سے صحت قائم رہتی اور بیماریوں سے نجات ملتی ہے مثلاً بد ہضمی، نفخ کا ہو جانا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی جانا، کھانا ہضم نہ ہونا، طبیعت کا خوش نہ رہنا وغیرہ قیمت بلحاظ فوائد کے بہت ہی کم، فی ڈبہ ۸/۔ محصول ۵/۔

اکسیر موتی دانت۔ دانتوں کی بیماریوں کو دور کرکے نہایت ہی سفید میل کچیل سے صاف موتیوں کی طرح چمکیلے کر دینا اسکا ایک معمولی کام ہے۔ قیمت صرف فی ڈبیہ ۸/۔ محصول ۵/۔

پتہ:۔ اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

سرمہ نور العین ۹/۲۵

(مصدقہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے قیمت ایک تولہ ۱/۔

منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

رسول اللہ کے عملیات

اس کتاب میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام عملیات حدیث کی مستند کتابوں سے بڑی محنت کے ساتھ جمع کر دیئے گئے ہیں ہر عمل کے ساتھ حدیث کی کتاب کا حوالہ دیا گیا ہے۔ چنانچہ اس کتاب میں ہر مقصد میں کامیاب ہونے پر ہر دکھ درد کے مٹانے اور ہر مصیبت سے نجات حاصل کرنے کے لئے عملیات نبوی درج ہیں۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت ۵/۔ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

فائدہ مند بیمہ رجسٹرڈ ۱۷۵۷ء

۲۲/۲۵

آپ کا کل سرمایہ محفوظ، کم لاگت سے کثیر فائدہ خود حاصل کیجئے آل اولاد عزیز دوست کو فائدہ پہنچانے، دونوں جہاں میں نفع ہوگا۔ باریک تحریر کی لکھائی پڑھائی، تیز روشنی کی چمک، دھوپ کی تپش، پتھر کے کوئلہ کے دھوئیں سے طرح طرح کے بکثرت امراض آنکھوں میں پیدا ہو جاتے ہیں نوے فیصدی چشمہ لگانے پر مجبور ہوتے ہیں۔ ضعف بصارت، دوہے (اگرونس) ڈھلکہ، نزلہ، ناخونہ، رتوندی، سوزش وغیرہ وغیرہ کی عام شکائتیں دیکھنے سننے میں آتی ہیں۔ ایسے تمام امراض چشم کے واسطے ایک آئی پوڈر ایجاد ہوا جکو ۲۵ سال متواتر تجربہ کیا گیا جو اکسیر لاثانی اور نہائت مفید ثابت ہوا ہے۔ بڑے بڑے نامی ڈاکٹروں، حکیموں، ویدوں، روؤسا اور عہدہ داران کی سندوں کے علاوہ بہترین سندیہ ہے کہ نمونہ مفت بلاصرفہ منگوا کر آزمائیے ممکن نہیں کہ بعد تجربہ آپ دوبارہ منگوائیں۔ سینکڑوں روپیہ کی ادویات سے جو فائدہ ہونا ہو اس سفوف سے ہوگا۔ یقینی آنکھوں کا بیمہ ہے۔ آئی پوڈر لگانیوالا کبھی آنکھوں کی بیماری میں مبتلا نہیں ہوتا (۶۶۶)
قیمت فی پیکٹ صرف عہ جو آنکھ جیسی نعمت کے واسطے گراں نہیں۔ پتہ:۔ **مینیجر اودھ فارمیسی ہردوئی**

کتاب التعویذات

مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپالی۔ اس میں وہ تمام اعمال قرآنی و حدیثی جمع کئے گئے ہیں۔ جن کو بزرگان دین مختلف مشکلات میں اپنا معمول بناتے تھے قیمت صرف ۶/ قابل دید ہے۔

عملیات مشائخ

اس میں اہل اسلام کے مشہور اولیاء اللہ کے عملیات اور وظائف دین و دنیا کی حل مشکلات کے لئے درج کئے گئے ہیں۔ قابل دید کتاب ہے۔

ملنے کا پتہ:۔
مینیجر "اہلحدیث" امرتسر

عیسائی مشن کی تردید میں

تقابل ثلاثہ } مصنفہ حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ امرتسری۔ اس کتاب میں توریت، انجیل اور قرآن کا مقابلہ کر کے بتلایا گیا ہے کہ احکامات قرآنی ہر نوع مکمل ہیں اور تمام ضروریات انسانی کے لئے کافی ووافی ہیں۔ کتاب کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ اس کا طرز تحریر بالکل انوکھا ہے کتابت، طباعت، کاغذ اعلےٰ۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

توحید و تثلیث } تثلیث کا عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ رد کرتے ہوئے توحید اسلامی کو دلائل اور براہین کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۳/ مصنفہ مولانا صاحب موصوف

جوابات نصاریٰ } مصنفہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب۔ اس رسالہ میں عیسائیوں کی تین مشہور معروف کتب کا جواب دیا گیا ہے جن میں انہوں نے اہل اسلام پر اعتراضات کئے ہیں۔ یعنی رسالہ "حقائق قرآن" کا جواب "معارف قرآن" اور "اثبات التثلیث" مصنفہ پادری عبد الحق کا جواب "اثبات التوحید"۔ اور "میں مسیحی کیوں ہوا" مصنفہ پادری سلطان محمد پال ایڈیٹر نور افشاں" کا جواب "تم عیسائی کیوں ہوئے"۔ سب مفصل و مدلل دیا گیا ہے۔ جن کی تردید آج تک عیسائی صاحبان نہیں کر سکے نا یاب ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلےٰ۔ قیمت صرف ۹/

عصمت النبی } اس رسالہ میں عیسائیوں اور مخالفین اسلام کے اس اعتراض کا جواب ہے کہ معاذ اللہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ایکدفعہ سہواً بتوں کی تعریف کی تھی۔ قیمت ۳/

نوید جاوید } جس کو امام المناظرین مولانا سید ناصر الدین محمد ابو المنصور رحمہ اللہ نے سنہ ۱۲۹۷ھ میں تصنیف کر کے اعلان فرمایا تھا کہ ابتدا سے آج تک اور آج سے قیامت تک جس قدر اعتراضات عیسائیت وغیرہ کی طرف سے اسلام پر نقلاً یا عقلاً ہوئے ہیں یا ہونگے۔ ان سب کا اس میں جواب دیا گیا ہے طبع ثانی میں ان تمام حواشی اور نوٹوں کا اضافہ کیا گیا ہے جو مصنف مرحوم نے سلسلہ نظر ثانی میں طباعت اول کے بعد اضافہ فرمائے تھے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ نہائت عمدہ ہے۔ قیمت ۱۲/

کتب متعلقہ عام اہل اسلام

تعلیم القرآن۔ مصنفہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ اس رسالہ میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا خلاصہ مطلب چند ورقوں میں جمع کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۱/

قرآن اور دیگر کتب } قرآن شریف اور دیگر الہامی کتابوں کی تعلیم کا بالاختصار مقابلہ کر کے قرآن مجید کی عظمت ثابت کی ہے۔ قیمت ۱/

اسلامی تاریخ } آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختصر حالات بالکل آسان پیرایہ میں بیان ہیں۔ چھوٹے بچوں کے لئے نہائت مفید ہے۔ قیمت ۱/

خصائل النبی } ترجمہ شمائل ترمذی۔ حضور پر نور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق شریفہ کا مختصر بیان۔ چھوٹے بچوں کے لئے بھی مفید ہے۔ قیمت ۱/

السلام علیکم } اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی سلام بلحاظ فضائل اور اوصاف کے تمام دوسرے فرقوں کے سلاموں سے اعلیٰ اور افضل ہے۔ قیمت ۱/

منگانے کا پتہ:۔
مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

اُف! کیسا بُرا موسم ہے!

بدہضمی — جی متلانا — دست — قے — بخار — کھانسی

ایک یا دوسری تکلیف آدباتی ہے۔ قدرت نے اس موسم میں پھل تو بہت پیدا کئے ہیں لیکن انہیں سے فائدہ اٹھانا انہیں کا کام ہے جو آج کل اپنے ہاضمہ کو درست رکھتے ہیں ورنہ آپ دیکھتے ہی ہیں جو اس موسم میں ہو رہا ہے۔ جو کچھ صحت ہے وہ بھی ان دنوں گر جاتی ہے۔ شک نہ کرو ہزارہا استعمال کنندگان کی نصیحت پر عمل کرو اور

امرت دھارا رجسٹرڈ

کو گھر میں ہر وقت موجود رکھو اور کوئی بھی تکلیف ہو جائے اس پر پورا اعتبار کرو۔ فوری اثر ہوگا۔ دنوں کی امراض گھنٹوں میں اور گھنٹوں کی منٹوں میں دور ہونگی۔ ورنہ بیماری رُک ضرور جاویگی۔ روزانہ استعمال سے ہاضمہ ٹھیک رہیگا تو قدرت کی نعمتوں سے فائدہ اٹھائینگے اور آجکل بھی صحت کی ترقی ہوتی دیکھیں گے۔

گھر میں رکھئے۔ جیب میں رکھئے۔ بھولئے نہیں۔ صحت روپیہ اور وقت سب کو بچا دے گی۔

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے (عہ) نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے (عہ) نمونہ صرف آٹھ آنہ (۸ر)

احتیاط۔ نقلوں سے بچو۔ کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں دھوکہ دیکر دُکھ و تشویش کو بڑھاویں گی۔ صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو۔

خط وکتابت و تار کے لئے پتہ:۔ **امرت دھارا ۲۳ لاہور**

۲ المشتہر:۔ **منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور**

(۸۶۷)

تصانیف مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب

ہدایت الزوجین } اس رسالہ میں نکاح طلاق اور خلع وغیرہ احکام کے علاوہ بیوی کے خاوند پر اور خاوند کے بیوی پر جو حقوق ہیں مختصر طور پر بیان کئے ہیں قیمت ۱؍

کلمہ طیبہ } کلمہ شریف لا الہ کی تفسیر کرتے ہوئے مسئلہ توحید پر عالمانہ دلائل کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۱؍

شریعت اور طریقت } اس رسالہ میں شریعت اور طریقت دونوں مضامین پر بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۱؍

رسوم اسلامیہ } رسوم مروجہ بدعیہ کو شریعت کے خلاف ثابت کرکے ان کے مقابلہ پر اسلامی رسوم کا بیان قیمت ۱؍

الفوز العظیم } قرآن مجید میں جو مختلف چیزوں کی قسمیں کھائی گئی ہیں ان کی حکمتوں کا بیان۔ قیمت ۳؍

اتباع الرسول } امرتسری منکر حدیث پارٹی کے سرگروہ مولوی احمد الدین صاحب اور مولانا ثناء اللہ صاحب کے مابین حجیت حدیث اور اتباع الرسول پر ایک تحریری مباحثہ ہوا تھا جس میں ثابت کیا گیا تھا کہ حدیث نبوی حجت شرعی اور اتباع الرسول راہ ہدایت ہے۔ برخلاف اس کے فریق ثانی نے اطاعت رسول علیہ السلام کو شرک اور زنا سے بدتر ہونے کا فتوے دیا تھا۔ قیمت ۳؍

دلیل الفرقان } بجواب "صلوٰۃ القرآن" مصنفہ مولوی عبداللہ چکڑالوی۔ اس میں اہل قرآن کے طریقہ نماز کو مدلل طور پر رد کیا ہے۔ قیمت ۳؍

اسلام اور برٹش لاء } اس رسالہ میں سیاسیات محمدیہ کو انگریزی قوانین کے مقابلہ میں اعلیٰ اور افضل ثابت کیا ہے۔ قیمت ۳؍

کتابیں منگوانے کا پتہ:۔

مینیجر اہلحدیث امرتسر

مترجم و معریٰ قرآن شریف و حمائلیں

معجز نما متوسط قرآن شریف مترجم بدو ترجمہ مع کامل تفسیر اردو ... والا، زیر متن دو ترجمے۔ ترجمہ اول از مولانا شاہ رفیع الدین دہلوی اور ترجمہ دوم ... اشرف علی صاحب صاحب تھانوی کا ہے۔ جوکہ اغلاط و خلل لفظی سے پاک ہے۔ اس کے حاشیے پر تفسیر ہے، جو وعظ و نصائح کے لئے صحیح ترین روایات کا مجموعہ ہے۔ احادیث و تفاسیر کے حوالہ سے درج ہے۔ کاغذ سفید موٹا حنا شدہ جلد چرمی پختہ۔ اس قرآن میں مسئلہ فاتحہ خلف الامام حواشی میں حنفی مذہب کے مطابق حل کیا گیا ہے۔ ہدیہ لٹے

قرآن شریف مترجم از شاہ عبد القادر صاحب دہلوی۔ مجلد پارچہ ۲۶ ۔ مجلد چرمی ... کاغذ کتابت طباعت عمدہ

قرآن شریف مترجم از ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب، تقطیع کلاں خوشخط، حنا شدہ، جلی ٹائٹل نہایت خوبصورت اور رنگین جلد چرمی سنہری ہدیہ صرف سکے روپے

قرآن شریف معریٰ پندرہ سطری مجلد پارچہ۔ خوشخط و صحیح۔ صرف تلاوت کے لئے ہدیہ عہ۔ مجلد چرمی عہ

حمائل شریف مترجم ترجمہ بامحاورہ تحت اللفظ از مولانا ڈپٹی نذیر احمد دہلوی۔ اسکی خوبیاں تعریف کی محتاج نہیں۔ حنا شدہ مجلد چرمی۔ ہدیہ ...

حمائل شریف مترجم ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب۔ برحاشیہ فوائد موضح القرآن از شاہ عبد القادر صاحب جلد عمدہ پختہ۔ چرمی۔ ہدیہ للعہ روپے۔

معجز نما حمائل شریف مترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی ... حاشیہ پر متعدد و مستند عربی تفاسیر کے خلاصے ... مطالب عام فہم اردو میں چڑھائے گئے ہیں۔ شروع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانحعمری و فضائل قرآن و اعمال قرآن و فہرست مضامین قرآن وغیرہ ... نہایت مرصع۔ شاندار جلد چرمی۔ پختہ۔ ہدیہ للعہ روپے۔

حمائل شریف معریٰ یہ حمائل شریف نہایت خوشخط اور ... ہے

اس کا کاغذ سفید چکنا اور ملائم ہے۔ شہر امرتسر میں چھپی ہے۔ مجلد پارچہ۔ ہدیہ ۱ر

حمائل شریف مترجم از جناب مولوی عاشق الٰہی صاحب میرٹھی۔ اس کا ترجمہ مذہب اہل حدیث کے بالکل مطابق ہے بدیں وجہ اہل حدیث حضرات میں بہت مقبول ہے۔ ہدیہ صرف للعہ روپے۔

اکیس خوبیوں والی حمائل شریف اس حمائل شریف کی تقطیع نہایت موزوں ہے جو سفر اور حضر میں کام آسکتی ہے۔ خط نہایت پاکیزہ، واضح اور جلی ہے۔ زیر متن ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت معتبر اور مستند ہے۔ حاشیہ پر مختصر مگر جامع موضح المطالب تفسیر ہے جو کہ تفسیر کبیر، ابن جریر، در منثور، خازن، ابن کثیر، مدارک، ابن ابی حاتم، مسند بزاز، مسند امام احمد، موضح القرآن، فتح العزیز و صحاح ستہ مثل بخاری و مسلم و ترمذی وغیرہ سے ملخص کر کے حاشیہ پر چڑھائی گئی ہے۔ مجلد چرمی، منقش نہایت پختہ۔ کتابت، طباعت اعلیٰ۔ ہدیہ للعہ

ایک روپیہ میں چھ رسالے

(۱) **قال اللہ**۔ جس میں احکام قرآنیہ کا لب لباب نہایت وضاحت سے عالمانہ طریق پر کیا ... مصنفہ مولانا تراب ... خان ... قیمت ہمر

(۲) **قال الرسول**۔ یہ کتاب ... کی تصنیف ہے۔ اس میں احادیث نبویہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لب لباب بڑی خوبی اور ... سے ... ہے۔ قیمت ہمر۔

(۳) **خطبہ عید اضحیٰ**۔ از مولانا ابو الکلام صاحب آزاد۔ عید قرباں کے روز پڑھنے کے لئے بیش بہا معلومات سے پر ہے۔ وعظ و نصیحت کا مجموعہ ہے۔

(۴) **دعوت عمل**۔ از مولانا ابو الکلام آزاد۔ غافل مسلمانوں کو احکام شریعت پر عمل پیرا ہونے کی دعوت قرآن و حدیث سے دی گئی ہے۔ قیمت ہمر

(۵) **الحریت فی الاسلام**۔ اسلامی حریت و جمہوریت اور دیگر اہم مسائل پر زبردست بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۶ر

(۶) **توصیہ شہادت**۔ شہادت امامین سے ایک درس ... قیمت ۵

نوٹ۔ یکمشت ایک روپیہ میں دی جائیں گی۔ المشتہر۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

قرآن مجید مترجم تقطیع کلاں از ترجمہ مولانا وحید الزمان صاحب۔ مع حاشی تفسیر وحیدی۔ نہایت خوشخط۔ حروف جلی کتابت، طباعت اور کاغذ بہت عمدہ۔ ضخامت ۔۔۔ صفحات۔ ہدیہ عللہ روپے

نجوم الفرقان الفاظ قرآنی کی فہرست جس میں متعدد مرتبہ آنے والے الفاظ پارہ اور رکوع کے حوالہ سے یکجا دکھائے گئے ہیں۔ قابل دید چیز ہے۔ ہدیہ صرف ...

نوٹ: محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ یہاں صرف ... نیز کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی مکمل فہرست کتب مفت طلب ... منگوانے کا پتہ یہ ہے:

دفتر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۳

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۲

نمبر ۴۵

اہلحدیث

اخبار امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین ... کتاب اللہ و سنتی

پر حدیث مصطفےٰ برجان مسلم ...

مسئول مدیر

ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عنہ

رؤسا و جاگیرداران سے ″ ۱۲

عام خریداران سے ″ ۵

″ ″ ششماہی ۲

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۷ جمادی الثانی سنہ ۱۳۵۴ھ مطابق ۶ ستمبر سنہ ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

اخبار اہلحدیث ص۱
انتخاب الاخبار ص۲
وہابیت پر بہتان ص۳
قادیانی مشن ص۴
پنڈت راجرام صاحب شاستری کو چیلنج - ص۵
عرس نامہ شاکر ص۶
وید درشن ص۸
دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ خیز ص۹
مذاکرہ علمیہ بابت فوٹوگرافی . . . ص۱۰
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - ص۱۱
متفرقات ص۱۴ - ملکی مطلع . . . ص۱۵
اشتہارات ص۱۶-۲۰

67552

اخبار اہلحدیث

(از مولوی عبدالحکیم صاحب آزاد مظفرپور مولانگری مدرس فیض عام مئو)

مذہب اہلحدیث اے مظہر شان حدیث
تو نے روشن کر دیا دین نبی کی شان کو

جان و دل سے پیروی کرتا ہے احمدؐ کی یہی
سامنے رکھتا ہے انکے فعل اور فرمان کو

آتا ہے میدان حق میں جب کبھی یہ جنگ کو
توڑ دیتا ہے یہ اپنے خصم کے برہان کو

خصم اسکا عہد پر اپنے نہ رہتا ہے کبھی
مستقل رکھتا ہے اپنے عہد کو پیمان کو

ہیں مناظر شیر پنجاب اور فاتح قادیان
آپ نے پورا کیا بر خصم کے ارمان کو

حکم احمد سے کبھی باہر نہ ہو آزاد تو
کیونکہ کہتا ہے بُرا ہر شخص نافرمان کو

تقویۃ الایمان مکمل - معنفہ مولانا اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ - جس میں تذکیر الاخوان، رسالہ طارق الاشرار، رسالہ راہ سنت و خط مولانا صاحب موصوف و فتوی

انتخاب الاخبار

مقامی حالات | بلدیہ امرتسر کے محکمہ پیدائش و اموات کی رپورٹ مظہر ہے۔ ۲۱۔ اگست سے ۳۰۔ اگست تک ۳۳۶ بچے پیدا ہوئے اور ۲۵۸ مر گئے۔ جن میں سے صرف ایک موت ہیضہ سے واقع ہوئی۔

—— بلدیہ کے ایک اجلاس میں سپرنٹنڈنٹ میونسپل مدارس کا معاملہ پیش ہوا۔ چونکہ مذکورہ محکمہ کی بابت اکثر ممبران کو شکایت تھی اس لئے اکثر کونسلر صاحب نے موصوف کو معطل کرنے کی پرزور درخواست کی گئی۔

—— امرتسر، سیالکوٹ اور گورداسپور کے اضلاع میں کھٹے زئی قوم کو زراعت پیشہ قرار دیدیا گیا ہے۔

—— امرتسر میں چند دنوں سے گرمی پھر زوروں پر ہو گئی ہے۔ لوگ بارش کے لئے بیتاب ہیں۔ ناظرین باران رحمت کے لئے دعا کریں۔

پنجاب و ہندوستان | حضور نظام حیدرآباد دکن مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کے چانسلر مقرر ہو گئے ہیں۔

—— تمبیا گلی کی اطلاع مظہر ہے کہ وادی گنبد میں آزاد سرحدی قبائل افغانان اور سرکاری افواج میں تصادم ہو جانے سے قبائل کے چالیس افراد ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے اور سرکاری افواج کے پانچ سپاہی ہلاک اور ۱۲ زخمی ہوئے۔

—— بنگال کونسل نے مزید تین سال کے لئے مقامی گورنمنٹ کو خاص اختیارات دیدئیے ہیں۔

—— راولپنڈی میں شہید گنج کانفرنس ختم ہو گئی ہے اس کی صدارت پیر جماعت علی شاہ صاحب علیپوری نے کی تھی قرار پایا کہ تمام امکانی طریقوں سے جن میں سول نافرمانی بھی شامل ہو مسجد شہید گنج واپس لی جائے اس ضمن میں صدر موصوف کو پہلا ڈکٹیٹر مقرر کیا گیا ہے اور ان کو اختیار دیا گیا کہ جب چاہیں سول نافرمانی شروع کر دیں۔

—— بمبئی سے ۳۱۔ اگست کو ۱۔ کروڑ ۱۴ لاکھ ۵۹ ہزار ۹۵۹ روپیہ کا سونا غیر ممالک کو بھیجا گیا ہے

بیرونی ممالک | جاپان میں ایک نئی وبا نمودار ہوئی ہے جس سے مریض کو پہلے غنودگی ہوتی ہے پھر کھانا پینا چھوٹ جاتا ہے اور حلق خشک ہو جاتا ہے صرف ٹوکیو میں اس وبا کے ۱۱۱ کیس ہوئے ہیں جن میں سے ۵۶۔ اموات واقع ہو گئیں۔

—— ضلع ٹوکیو میں کثرت باراں کے باعث زبردست سیلاب آیا۔ آٹھ ہزار مکانات زیر آب اور تین ہزار افراد خانماں برباد ہو گئے مالی نقصان بہت ہوا ہے۔

—— ملکہ بلجیم بادشاہ کے ہمراہ موٹر میں سیر کر رہی تھیں۔ موٹر بے بس ہو کر درخت سے ٹکرا گئی جس سے ملکہ کی موت واقع ہو گئی۔ اور بادشاہ مجروح ہوئے۔

—— ملک معظم شہنشاہ جارج پنجم کے تیسرے بیٹے ڈیوک آف گلاسٹر کی نسبت الائس مونٹیگ ڈگلس سکاٹ سے ہو گئی ہے۔

—— مسولینی ڈکٹیٹر اٹلی نے اعلان کر دیا ہے کہ اگر جنیوا میں اٹلی کے خلاف نہر سویز بند کر دینے کا فیصلہ ہو گیا تو اٹلی جمعیت اقوام سے علیحدہ ہو جائیگا۔ اور جو حکومت بندش کا معاملہ چھیڑیگی اس سے جنگ کریگا جس میں ایک کروڑ جانیں ضائع ہونگی نیز اس نے دو لاکھ نوجوانوں کی بھرتی کا اعلان کر دیا ہے۔

—— حال ہی فرانس اور اٹلی میں ایک خفیہ معاہدہ ہوا ہے جس کی خصوصیت یہ ہے کہ اگر نازیوں نے آسٹریا میں کوئی شورش کی تو فرانس اٹلی کی امداد کریگا اور ابی سینیا میں جنگ کی صورت میں فرانس اٹلی کے خلاف کوئی کارروائی نہ کرے گا۔

—— لندن دفتر خارجہ حکومت برطانیہ کی طرف سے اعلان شائع ہوا ہے کہ تمام برطانوی رعایا کو اٹلی یا ابی سینیا کی فوج میں بھرتی ہونیکی ممانعت کی گئی ہے خلاف ورزی کرنیوالے کو دو سال قید اور پانچسو پونڈ جرمانہ کیا جائیگا۔

مضامین آمدہ | منشی محمد عبد اللہ معمار ۳ عدد۔ واللہ دتہ مسلمانان چنلو۔ ڈاکٹر محمد اسماعیل۔ فرخ حسین۔ شیخ قاسم علی۔ سید امیر شاہ جیلانی۔

غیر مقبولہ | نقض عہد۔ معیار نبوت۔ سورہ بقر کی تفسیر اور گائے کی اہمیت۔

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱۲)

کیا اچھا ہوتا کہ مرحوم کے ورثا اس سکول کو خود لے لیتے اور اس سکول کا نام عبد الرحمن اہل حدیث ہائی سکول رکھ دیتے تو مرحوم کا نام بھی ہمیشہ روشن رہتا اور جماعت اہل حدیث کی ضرورت بھی پوری ہو جاتی اور یہ جماعت بھی زندہ جماعتوں میں شمار ہوتی۔ ورنہ چندہ لینے وقت برادران یوسف سبز باغ دکھا کر چندہ لے لیتے ہیں اور جب کام نکل جاتا ہے تو پھر کسی اہل حدیث کو نہیں پوچھتے پس اس توقع سے دونوں فائدہ اٹھانا چاہئے۔

دوسری گذارش یہ ہے کہ مرحوم نے حضرت مولٰنا ابو الوفاء صاحب مدظلہ کی معرفت اہلحدیث کانفرنس کو دعوت دی تھی کہ اپنا آئندہ اجلاس بنارس میں کرے کانفرنس نے بہت ہی شکریہ سے اس دعوت کو قبول کر لیا تھا۔ مرحوم کی طویل علالت نے کانفرنس کا اجلاس نہ ہونے دیا اور کانفرنس نے کسی اور مقام پر بھی اپنا اجلاس نہیں کیا۔ افسوس کہ اب مرحوم ہم میں نہیں ہیں کہ اپنے وعدہ کو پورا کریں۔ ساتھ ہی اسکے خوشی بھی ہے کہ مرحوم کے پیچھے جانشین موجود ہیں۔ بس کیا ہی اچھا ہوتا کہ مرحوم کے ورثا اس دعوت کو تکمیل تک پہنچاتے مجھے یقین ہے کہ مرحوم کے ورثا کانفرنس اہل حدیث کے اجلاس کے بنارس میں منعقد کرانے کے سلسلہ میں جو کچھ کرینگے ان سب کا ثواب مرحوم کو پہنچیگا اور مرحوم کی روح شادکام ہوگی۔ مرحوم کے ایصال ثواب کیلئے توحید و سنت کی اشاعت سے بڑھ کر اور کیا کام ہو سکتا ہے۔ مجھے پوری امید ہے کہ میری ان دونوں گذارشوں پر مرحوم کے ورثا ضرور غور فرمائینگے۔ جماعت اہل حدیث نتیجہ کی منتظر ہے۔ اللھم اغفر لہ وارحمہ

(ایک خادم جماعت اہل حدیث از ضلع مراد آباد)

آہ! عبد الحلیم ناظم مرحوم | مولوی عبد الحلیم ناظم صدیقی مدیر محدث جو کل دنیا میں سرگرم عمل تھے ۲۲۔ اگست ۱۹۳۵ء کو خدا کی رحمت کی آغوش میں چلے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم خوش خلق، زندہ دل اور ادیب و فطرتی شاعر تھے۔ عمر صرف ۳۴ سال کی تھی۔ اس کم سنی کے باوجود رحمانیہ کے مدرس، محدث کے مدیر اقامہ کے نائب مدیر تھے۔ باوجود

ناظرین اہلحدیث ۳۰ اگست ۱۹۳۵ء پر حساب دوستاں ضرور ملاحظہ فرمائیں (منیجر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۷ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ

وہابیت پر بہتان

(۴)

گذشتہ پرچے میں اس سلسلہ کا نمبر ۲۴ ختم ہوا ہے۔ آج نمبر ۲۵ سے شروع ہوتا ہے۔

اعتراض ۲۵} ثناء اللہ وہابی نکاحی مجتہد صاحب فرماتے ہیں۔ فرشتوں کا وجود نہیں فرشتے چونکہ مجردات ہیں۔ اس لئے اُن کے پروں سے ان کے قویٰ مراد ہیں۔ رسالہ ترک اسلام صفحہ ۱۳۹ سطر ۲ نمبر ۸۶ مطبوعہ اہلحدیث۔ یہی وجہ ہے کہ یہ شخص سراج امت ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ جیسے پاکباز اور ماہرین قرآن و حدیث و اصحاب کشف جیسے بزرگوں کی تقلید اور اُن پر قرآنی و حدیثی تحقیق میں اعتبار و حسن ظن کی تردید کیا کرتا ہے اور ان سے بدظن کرنے کی کوشش کیا کرتا ہے۔ تاکہ پھر قرآن و حدیث میں اپنے طبع زاد ڈھکوسلے منوا سکے۔ جیسے کہ مرزا علیہ ما علیہ نے کیا۔ اور اگر سلف پر اعتماد اور ان کی تقلید دنیا میں رہ گئی تو پھر ان کی ملحدانہ تفسیریں ٹھکرا دی جائیں گی۔"

جواب ۲۵} ائمہ کرام خصوصاً امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے تو ہم کو دلی محبت ہے۔ مگر تمہارے جیسے دروغ بافوں نے ان ائمہ کرام کو بھی بدنام کر دیا ہے۔ شرک و بدعت کی رسومات میں تو تم کو پلاؤ زردہ اور مٹھائی کھانے کو ملتی ہوگی جھوٹ بولنے اور افترا کرنے میں تم کو کیا ملتا ہے۔ محبوبہ سعاد (عربیہ) کا عاشق اس کے مواعید کا ذبہ سے تنگ آ کر کہہ اٹھا تھا ؎

ما مواعیدھا الا الا باطیل

(اس کے وعدے سارے جھوٹ ہوتے ہیں)

یہی حال اس اہل الخصام پارٹی کا ہے ان کو مطلق خدا کا خوف نہیں، مخلوق سے شرم نہیں کہ ہم جھوٹ بول کر کسی فریق یا شخص کو بدنام کرتے ہیں۔ حقیقت کھل جانے پر رسوائی کس کی ہوگی۔ دیکھو تم نے ترک اسلام کے جس نمبر کا حوالہ دیا ہے اس میں فرشتوں کے انکار کی بجائے یوں لکھا ہوا ملتا ہے:-

بے شک قرآن شریف میں فرشتوں کا ذکر ہے روحانیت کا سلسلہ جو خدا نے پیدا کیا ہے اس میں ایک نوع فرشتوں کی بھی ہے۔ (جواب ۸۶)

ناظرین! للہ اس عبارت کو دیکھ کر بتائیے کہ یہ فرشتوں کا انکار ہے یا اقرار۔ کیا اس کے بعد ہمیں بھی اجازت ہوگی کہ اس ٹریکٹ نویس کو مخاطب کر کے کہیں ؎

انت کریہ الوجہ مستقبح الکذب

اعتراض ۲۶} گدھا یا سؤر اگر کان نمک میں گر کر نمک ہو جائیں تو وہ نمک پاک ہے۔ اور اس کا کھانا بھی حلال ہے۔ کتاب نزل ابرار صفحہ ۵ نقل از اخبار الفقیہ مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۱۹ء۔ مگر ہم پر جو اس قسم کا وہابیہ الزام لگاتے ہیں وہ ان کی جہالت ہے۔ بلکہ وہاں اگر ہے تو وہابیہ کا مذہب بیان کیا ہوا ہے۔ جیسے کہ ان کتابوں سے ثابت ہو رہا ہے۔ لہٰذا وہابیہ بتائیں کہ تمہارے بڑوں نے اس مسئلہ میں کس آیت و حدیث سے سند لی۔ اور اگر غلطی کی تو تقلید چھوڑنے میں کونسا نفع ہوا؟"

جواب ۲۶} کہتے ہیں کسی ملک میں نکٹے (ناک کٹے) لوگ بستے تھے۔ سالم ناک والوں کی ایک جماعت ان کے ہاں چلی گئی۔ نکٹوں نے قبل اس کے کہ ان کو طعن دیا جاتا سالم ناک والوں کو ناکو، ناکو کہہ کر چھیڑنا شروع کیا۔ یہی حال ہمارے معزز مخاطب کا ہے۔ اخبار الفقیہ (جو خود اسی کا بھائی بلکہ اسی کی زبان ہے) سے اقتباس لیکر پیش بندی کرتا ہوا کہتا ہے کہ ہمارے ہاں جو ایسے مسائل ہیں وہ وہابیہ کا مذہب ہے۔ اللہ! اللہ! کیسی ہوشیاری سے بکف چراغ داشتہ چل رہے ہیں اس لئے ہم ایک ایسی کتاب کا حوالہ دیتے ہیں وہ اگر ہماری ہے تو ہم خوشی سے اسے قبول کرنے کو تیار ہیں مگر یاد رکھنا اگر وہ کتاب ہماری ہوگئی تو تم ہمیشہ ہمارے دست نگر رہو گے۔ سنئے! وہ کتاب درمختار ہے جو فقہ حنفیہ کا مستند فتاویٰ ہے۔ اس میں یہ مسائل لکھے ہیں الفاظ سننا چاہو تو سنو!

ولا ملح کان حمارا او خنزیرا (باب الانجاس)	گدھا یا خنزیر وغیرہ کان نمک میں گر کر نمک ہو جائے وہ نجس نہیں۔

تم جانتے ہو اگر نہیں جانتے تو کسی جاننے والے سے پوچھ لو کہ درمختار نزل الابرار سے صدیاں پہلے کی تصنیف ہے اور وہ حنفی مذہب کی مستند کتاب ہے۔

اعتراض ۲۷} مقلدین کو نماز میں امام نہ بنایا جائے۔ چونکہ تقلید شرک ہے پرچہ اہلحدیث ثناء اللہ ۱۲"

ahmadimuslim.de

جواب ۲۷ ناظرین! اس ظالم کی چالاکی اور دورنگی دیکھئے کہ پہلے نمبر ۱ میں لکھ آیا ہے کہ اخبار اہلحدیث کا اڈیٹر مشرک ہندو کے پیچھے بھی نماز جائز کہتا ہے۔ یہاں بحوالہ اخبار اہلحدیث لکھتا ہے مقلدین کو امام نہ بنانا چاہئے کیونکہ وہ مشرک ہیں۔ مگر اخبار اہلحدیث کی صحیح تاریخ نہ وہاں بتاتا ہے نہ یہاں۔ حقیقت یہ ہے کہ دونوں دعووں میں مفتری اور بہتان ساز ہے۔ (باقی آئندہ)

قادیانی مشن

قادیانی مسیح مسیحیوں پر غالب آیا یا مغلوب ہوا؟

ھَاتُوا بُرْھَانَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صَادِقِیْنَ

اخبار الفضل مورخہ ۲۳ اگست میں ایک مضمون نکلا ہے جس کا ملخص یہ ہے کہ مرزا صاحب نے اتنا بڑا کام کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی الوہیت توڑدی جو عیسائی مذہب کا بنیادی پتھر ہے۔ کس طرح توڑی؟ اس طرح توڑی کہ حیات مسیح علیہ السلام کے عقیدہ کی تغلیط کر کے ان کی موت ثابت کردی۔ حالانکہ واقعہ اسکے برخلاف ہے۔ جس کی تفصیل مع ثبوت آج ہم پیش کرتے ہیں اور قادیانی پریس کو چیلنج کرتے ہیں کہ ہمارے پیش کردہ ثبوت کا جواب دے۔

جون ۱۸۹۳ء میں امرتسر میں مرزا صاحب کا عیسائیوں کے وکیل ڈپٹی آتھم سے مباحثہ ہوا۔ مضمون مباحثہ "الوہیت مسیح" تھا۔ جس میں مرزا صاحب مبطل تھے اور عیسائی مثبت۔ اس مباحثہ کی روئداد مطبوعہ ملتی ہے۔ اس مباحثہ کے خاتمہ پر مرزا صاحب نے جو اظہار رائے کیا تھا اس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"میں حیران تھا کہ اس بحث میں کیوں مجھے آنے کا اتفاق پڑا۔ معمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کرتے ہیں۔ اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کے لئے تھا۔ میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں مجھ کو ذلیل کیا جائے روسیاہ کیا جاوے۔ میرے گلے میں رسا ڈال دیا جاوے مجھ کو پھانسی دیا جاوے۔ ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں اور میں اللہ جلشانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کریگا ضرور کریگا۔ زمین آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی"

(جنگ مقدس صفحہ ۱۸۸)

اہلحدیث ناظرین با انصاف ان الفاظ پر غور کریں تو دو نتیجوں پر پہنچیں گے۔ (۱) یہ کہ مرزا صاحب کا یہ تاریخی مناظرہ کچھ زیادہ قابل فخر نہ تھا بلکہ ایسا ہی تھا جیسے عام طور پر مناظرین کیا کرتے ہیں۔

(۲) دوسرا نتیجہ یہ پیدا ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کا طرۂ امتیاز وہ پیشگوئی ہے جو آتھم کے متعلق کی گئی ہے یعنی وہ بسزائے موت پندرہ ماہ کے عرصہ میں مر جائیگا یہاں پہنچ کر مطلع صاف ہے۔ کیا یہ طرۂ امتیاز مرزا صاحب کو حاصل ہوا؟ جہاں تک واقعات کا تعلق ہے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حسب پیشگوئی مرزا صاحب ڈپٹی آتھم کی عمر کا آخری دن ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تھا مگر موت ان کی ۲۷۔ جولائی ۱۸۹۶ء کو واقع ہوئی (کتاب انجام آتھم صفحہ ۱) یعنی میعاد پیشگوئی (پندرہ ماہ) سے قریباً دو سال بعد۔

مرزا صاحب ایسے خام نہ تھے کہ اسکو بے عذر اور لاجواب چھوڑ جاتے آپ نے اس پر خوب عذر تراشے اور (بقول مریدین) بڑے بڑے دنداں شکن جواب دیئے مگر سب سے اچھا جواب وہ ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

ڈپٹی آتھم بہرحال فوت ہوچکا ہے میعاد کے اندر مرا یا میعاد کے باہر مرا آخر مر تو گیا۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۲۹/۱۳۰)

یعنی میعاد پندرہ ماہ کی کوئی پابندی نہیں۔ اگر یہ بدظنی کسی کو پیدا ہو کہ اصل میعاد پندرہ ماہ تھی اور کل میعاد ۳۰ ماہ سے بھی اوپر ہوئی۔ کیونکہ ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء سے ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء تک پورے ۲۲ ماہ ۲۲ یوم ہوتے ہیں۔ یہ اچھی میعاد ہے کہ کل مدت وقت موعود کے ڈیوڑھے سے بھی زیادہ ہوگئی۔ تو اس کا جواب بالکل آسان ہے جو ہم مرزا صاحب کی طرف سے دیتے ہیں کہ دنیاوی عدالتوں میں بااوقات اصل رقم سے سود کی رقم المضاعف (دگنی، چوگنی) پر ڈگری ہوتی ہے۔ اگر آتھم کو اصل میعاد سے ڈیوڑھی مدت مل گئی تو اعتراض کیا؟ ایسے معترض کو کہہ دینا چاہئے ؎

تو آشنائے حقیقت نۂ خطا اینجاست

ناظرین! للہ غور کیجئے۔ کہ ابطال الوہیت مسیح کا مباحثہ تو معمولی بات تھی اصل مدار مباحثہ (پندرہ ماہی پیشگوئی) کا یہ حال ہوا کہ پادری آتھم سوا سال سے تجاوز کر کے قریباً دو سال بعد فوت ہوا۔ جس پر مسیحی لوگ اس قدر خوش تھے گویا انہوں نے فلسطین فتح کر لیا بازاروں میں اتنا شور مچاتے پھرتے تھے کہ الامان! ان کے رجزیہ اشعار میں سے ایک دو شعر یہ ہیں ؎

پنجۂ آتھم سے ہے مشکل رہائی آپ کی
توڑ ہی ڈالیں گے وہ نازک کلائی آپ کی
کچھ کرو شرم و حیا تاویل کا اب کام کیا
بات اب بنتی نہیں کوئی بنائی آپ کی
ڈھیٹھ اور بے شرم بھی دنیا میں ہوتے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بیحیائی آپ کی

ناظرین کرام! ان واقعات کو مطالعہ کرنے کے بعد فیصلہ آپ کے ہاتھ ہے کہ قادیانی مسیح مسیحیوں پر غالب ہوا یا وہ ان پر غالب ہوئے؟ ؎

ahmadimuslim.de

پنڈت راجہ رام شاستری کو کھلا چیلنج

(از طرف پنڈت آتما نند صاحب ست دھرم منڈل بٹالہ)

پریم پوجیہ شری پنڈت راجہ رام جی! ست نام۔

۴۔ جنوری ۱۹۳۵ء کو میری اور آپ کی ملاقات شری لال چند لائبریری ڈی۔اے۔وی کالج میں ہوئی تھی اور میں نے آپ سے مندرجہ ذیل چند سوالات کئے تھے:۔

(۱) ویدوں کے بعض سوکتوں کے رشی (مصنف) کبوتر بعض کے نیل کنٹھ۔ بعض کی سرما نامی کتیا۔ بعض کے بندر بعض کی جال میں پھنسی ہوئی مچھلیاں۔ بعض کے اربد اور ایراوت نامی سانپ، بعض کے جوا کھیلنے والے پانسے بعض کے آگ، پہاڑ اور ستلج۔ بیاس وغیرہ دریا ویدوں میں لکھے ہیں اور جن کا کلام اکثر وید منتر ہیں۔ آپ بتلا دیں کہ یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ ان حیوانوں اور بے جان آگ، دریاؤں، پہاڑوں وغیرہ نے وید منتر بنائے، بولے یا سمجھے؟ چنانچہ آپ خود بھی نرکت ۲۔۵ و ۲۶ میں رگ وید منڈل ۳ سوکت ۳۳ منتر ۵ و ۶ کا ترجمہ یوں لکھتے ہیں کہ:۔

"ہے جل (پانی) والیو! دیوتاؤں کے لئے سوم کے تیار کرنے والے میرے وچن (کلام) کو آدر کے لئے مہورت بھر اپنی پربل گتیوں (زوردار بہاؤ) سے ٹھہر جاؤ تاکہ میں پار ہو جاؤں۔ میں جو کشک کا پتر (بیٹا) ہوں رکشا (حفاظت) چاہتا ہوا اونچی ستتی سے سندھو کو لکشیہ (دریا کو مخاطب) کرکے بلاتا ہوں (رگوید ۳-۳۳-۵) کشک کا پتر (بیٹا) کشک راجا ہوا ہے ۔۔۔۔ وشوامتر کے اس وچن (کلام) کا ندیوں (دریاؤں) نے اُتر (جواب) دیا"۔ ۵۔ جس کی بھجا (بھجا کے ایک دیش ہاتھ) میں بجر (تلوار) ہے اُس اندر نے ہمیں کھودا ہے۔ اُس نے جلوں (پانیوں) کے گھیرنے والے ورتر کو مار گرایا۔ وہی سندر ہاتھوں والا ہمارا پریرک دیو ہمیں سمندر کی اور (طرف) لے جا رہا ہے۔ اُس کی پریرنا (تحریک) میں ہم پھیلی ہوئی جاتی ہیں (رگوید ۳-۳۳-۶)

وشوامتر کو اس پرکار شیہ۔ مہ کرکے انت نہ (آخرکار) اُس کی بات کو سنتی بھیش" (بلفظہ)

اسی طرح رگوید ۸-۶۷-۵ کا ترجمہ آپ نے نرکت ۶-۲۶ میں یوں کیا ہے کہ:۔

"ہے (اے) آدتیو! مارا جانے سے پہلے ہم جیتے ہوؤں کی طرف دوڑ دے ہے (اے) پکار کے سننے والو کہاں ہو؟ (رگوید ۸-۶۷-۵) جال میں پڑے ہوئے متسیوں (مچھلیوں) کا یہ آرش۔ رشی بچن (کلام) بتلاتے ہیں۔ متسیہ (مچھلیاں) جل میں چلتی ہیں اٹھوا دیا، ایک دوسرے کو بھکشن (کھانے) کے لئے پرسن (خوش) ہوتی ہیں" (بلفظہ)

پنڈت چندرمنی پروفیسر وید گورو کل کانگڑی بھی یوں ترجمہ کرتے ہیں:۔

"یہ وید وچن (منتر) مچھیارے کے جال میں پھنسی ہوئی مچھلیوں کی اُکتی (کلام) ہے" (بلفظہ)

جس سے صاف ثابت ہے کہ یہ وید منتر دریاؤں ستلج اور بیاس اور مچھلیوں کا کلام ہیں۔ اور ان میں وشوامتر ابن کشک راجہ کا مذکور پائے جانے سے ثابت ہے کہ رگوید منتر مہرشی وشوامتر ابن راجہ کشک والئی قنوج کی تصنیف ہیں۔

(۲) ویدوں میں راجوں اور رشیوں کے حالات پائے جانے سے تواریخ نیز یہ ثابت ہے کہ وید اُن راجوں اور رشیوں کے مابعد کی تصانیف ہیں جن کا حال وید منتروں میں درج ہے۔ مثلاً رگوید ۱۰-۹۸ منتر ۵ و ۷ کا ترجمہ آپ نرکت ۲-۱۱ و ۱۲ میں یوں لکھتے ہیں کہ:۔

"رشی شین کا پتر (بیٹا) دیواپی رشی دیوتاؤں کی کلیانی متی۔ یگیہ میں پکارے ہوئے اوشیہ (ضرور) ورشٹی (بارش) لائینگے اس متی کو جانتا ہوا ہوتا کے کرم میں بیٹھا وہ اوپر کے سمندر (انترکش) سے ورشا کے دویہ جل (بارش کے نورانی پانی) نچلے پرتھوی (زمین) کے سمندر کی اور (طرف) چھیڑ لایا" (رگوید ۱۰-۹۸-۵)

"جب دیواپی شنتنو کا پروہت ہوکر ہوتا کے کرم کے لئے ورا گیا"....... (رگوید ۱۰-۹۸-۷)

اسی طرح آپ اتھروید کانڈ ۲۰ سوکت ۱۲۷ منتر ۸ و ۹ کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:۔

"سنگھاسن (تخت) پر بیٹھتے ہی سرووتم (اعلیٰ ترین) راجہ پریکشت نے پرجاؤں (رعایا) میں کشل کشیم (امن وامان) کر دیا ہے۔ یہ گھر بناتا ہوا کورو دیہ پتی اپنی پتنی (بیوی) سے کہتا ہے ۸۔ کیا دستو (رشے) تیرے لئے لاؤں۔ دہی۔ منتھا (دیا) رس؟ یہ راجہ پریکشت کے راجیہ میں پتنی (بیوی) پتی (خاوند) سے پوچھتی ہے" ۹۔

سب جانتے ہیں کہ شنتنو راجہ بھیشم پتامہ کا باپ تھا اور دیواپی تاؤ اور رشی شین بھیشم پتامہ کا دادا تھا اور چونکہ دیواپی ہی اس سوکت کا رشی بھی ہے۔ اس لئے ثابت ہوا کہ رگوید کا یہ سوکت بھیشم پتامہ کے تاؤ دیواپی کی تصنیف اور کلام ہے نہ کہ خدا کا الہام اور نیز یہ کہ یہ سوکت زمانہ مہابھارت کے مابعد کی تصنیف ہے اسی طرح اتھروید کانڈ ۲۰ کا ۱۲۷ واں سوکت بھی مہاراجہ پریکشت کے جو ویرا بھی منیو کا فرزند اور راجہ ارجن کا پوتا تھا مابعد کی تصنیف ہے جو مہابھارت سے بھی بعد گزرا ہے۔

(۳) ویدوں میں جوا بازی، شراب خوری۔ گوشت خوری رنڈی بازی، زنا بالجبر، باپ بیٹی کے .... تعلقات وغیرہ وغیرہ کی اخلاقی تعلیم بھری پڑی ہے۔ مثلاً آپ رگوید ۱-۱۷۹-۴ کا ترجمہ نرکت ۵-۲ میں حسب ذیل کرتے ہیں:

"ندرشی ہوا ہے..... ستتی کرنے والے اندریوں کو روکنے والے کا کام (وصل) مجھے پراپت (حاصل) ہوا ہے (رگوید ۱-۱۷۹-۴).... روکے ہوئے پرجنن (آلۂ تناسل) والے برہمچاری کا اس پرکار (طرح) رشی پتری (بیٹی) لوپامدرا کا یہ ولاپ (آہ و بکا۔ نالہ و فغاں)

ahmadimuslim.de

بتلاتے ہیں۔"

گویا خود آپ کے ترجمہ اور نرکت کی تفسیر کے مطابق جو دیدانگ ہے ثابت ہوا کہ اس منتر میں مدنامی برہمچاری کا رشی کی بیٹی لوپا مدرا کے ساتھ زنا بالجبر کا واقعہ خود لوپا مدرا کی زبانی درج ہے جس کا نام بھی وید منتر میں درج ہے اور لطف یہ کہ اس وید منتر کی مصنفہ رشی بھی لوپا مدرا ہی لکھی ہے۔

پس ثابت ہوا کہ رگ وید کا یہ سوکت لوپا مدرا کے ساتھ مدنامی برہمچاری کے ارتکاب زنا بالجبر کے بعد کی تصنیف ہے۔ آپ نرکت ۹-۸ میں رگوید ۱۰-۳۴ کے متعلق یوں ترجمہ لکھتے ہیں کہ:-

"اکشوں (جوئے کے پانسوں) سے مشغول رہتے ہوئے رشی کا یہ آرش (کلام) جانتے ہیں۔"

جس سے صاف ثابت ہے کہ بتصدیق ویدانگ نرکت یہ سوکت کسی ہارے ہوئے جواریئے کا کلام اور تصنیف ہے نہ کہ الہام۔

میرے ان سوالات کے آپ نے اثبات میں یوں جوابات دیئے کہ:-

(۱) کنسی سوکھے ہوئے درخت اور مسافر کی مثال سے آپ نے فرمایا کہ جو منتر دریاؤں اور مچھلیوں وغیرہ کا کلام ہیں وہ شاعرانہ تخیلات ہیں نہ کہ الہام یا خدا کا کلام۔ (۲) میں (پنڈت راجہ رام صاحب) تو ویدوں میں اتہاس یعنی راجوں اور رشیوں کے تواریخی حالات مانتا ہوں۔ (۳) تیسرے سوال کے جواب میں آپ نے تسلیم کیا کہ بے شک ویدوں میں تھوڑی سی اچھی تعلیم کے ساتھ ساتھ ناشائستہ اور مخرب الاخلاق تعلیم کی کثرت اسی طرح پائی جاتی ہے جس طرح کان میں سونے کے ساتھ ساتھ کوڑا۔ کرکٹ، گند، مند سبھی کچھ ہوتا ہے۔ ہمیں سونے کو ہی لینا چاہئے اور کوڑے کرکٹ کو چھوڑ دینا چاہئے۔ اور یہ کہ اس میں تو شک نہیں کہ یہ سوکت (۱۰-۳۴) کسی ہارے ہوئے جواریئے کا کلام اور تصنیف ہے لیکن ممکن ہے کہ منتر بنانے کے زمانے میں وہ رشی جوا کھیلتا ہو اور بعد ازاں جوا کھیلنا بند کر دیا ہو۔" (ملخصاً)

شرما جی! میں آپ کو ایک بزرگ اور آریہ سماج کا سب سے بڑا پنڈت مان کر آپ کی بہت عزت اور وقار میرے دل میں ہے۔ آپ کی میرے ساتھ بہت عرصہ ہوا پیشتر بھی ایک دفعہ گفتگو ہوئی تھی لیکن آپ کی جو چٹھی آریہ مسافر اخبار میں شائع ہوئی ہے وہ آپ کی اعلیٰ ترین بزرگی، قابلیت، اور سب سے بڑھ کر آپ کی بلند شان کے منافی ہے۔ حالانکہ آپ نے میری ساری باتوں کو تسلیم فرمایا لیکن بالفاظ "آریہ مسافر" آپ لکھتے ہیں کہ:-

"نِس سندیہہ (بے شک) آتمانند نے مجھ سے پرشن کئے۔ اُن کے اُتر (جوابات) چاہے اور ایک ونیت ششیہ (شاگرد) کی طرح سویکار کئے۔"

مجھے مطلقاً اس بات کا ملال نہیں ہے کہ آپ نے مجھے شاگرد کیوں لکھا ہے۔ بلکہ میں تو آپ جیسے بزرگ اور قابل دیوتا سروپ پنڈت کا شاگرد تو کیا خدمت گار کہلانا بھی باعث فخر سمجھتا ہوں۔ افسوس صرف یہ ہے کہ میرے اعتراضات کو تسلیم تو آپ نے خود فرمایا لیکن الٹا یہ لکھ دیا کہ آتمانند نے تسلیم کیا اور شاید نوکری یا دیرینہ تعلقات کی وجہ سے سفید نہیں بلکہ سیاہ جھوٹ (معاف فرماویں) لکھ دیا کہ

"میں (آپ) نے تو پرانوں کے متعلق کہا تھا کہ پرانوں میں تھوڑی سی اچھی تعلیم کے ساتھ ساتھ روڑا، پتھر اور دھول بھی ہے۔ بے شک آپ بڑے قابل اور پرانے تجربہ کار جرنیل ہیں۔ مگر چونکہ آپ کے دل میں چور چھپا ہوا ہے اور آپ نے سیاہ جھوٹ کی پناہ لی ہے اس واسطے میں دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اگر آپ سو مرتبہ بھی میرے سامنے آویں تو میں آپکو سو مرتبہ ہی شکست دے سکتا ہوں اور پرتگیا کرتا ہوں کہ اگر آپ سو میں سے ننانوے بار ہار کر صرف ایک مرتبہ بھی جیت جاویں تو میں "مسیح" یا نہ کلنک (کلکی) نہیں بلکہ مرزا صاحب کا ساتھی ہونگا۔ کیونکہ بیشک آپ قابل اور تجربہ کار ہیں۔ لیکن آپ سچے نہیں۔ صداقت میرے ساتھ ہے آپ کے ساتھ نہیں۔ بقول وید "فتح ہمیشہ صداقت کی ہوتی ہے جھوٹ کی نہیں"

آپ کو اچھی طرح یاد ہے کہ آج سے سترہ برس پہلے بھی میرے ساتھ زور آزمائی کر چکے ہیں اور میرے اعتراضات کے جوابات کے لئے آپ آٹھ روز کی مہلت مانگنے کے لئے مجبور ہو گئے تھے اور آج سترہ برس تک وہ جوابات آپ سے بن نہ پائے۔ شاید ابھی تک آپ کے آٹھ دن پورے نہ ہوئے ہوں۔ اس لئے مجھے یقین کامل ہے کہ میں آپ کو سو میں سو ہی مرتبہ منوا اور قائل کر سکتا ہوں کہ وید الہامی کتب مقدسہ نہیں ہیں۔ بلکہ الف لیلےٰ کی مانند فرضی قصے کہانیوں وغیرہ کا ذخیرہ ہیں۔ لیکن اس سے بھی انکار نہیں کہ ویدوں میں بہت تھوڑی اچھی تعلیم بھی ہے جو آٹے میں نمک یا ماش کی سفیدی کے برابر ہوگی۔

شرط مناظرہ یہ ہے کہ کسی اخبار کے ذریعہ ہو تاکہ آپ کے جوابات تحریری ہوں اور آپ اپنے جوابات سے انکار نہ کر سکیں۔ میں تو بصد شوق منتظر چشم براہ ہوں کہ آپ جو آریہ سماج کے سب سے بڑے پنڈت ہیں اور بقول آریہ مسافر "چوٹی کے آریہ سماجی ودوان ہیں" میدان میں نکلیں تاکہ ست دہرم اور ویدک دہرم میں احقاق حق و ابطال باطل کا فیصلہ ہو جائے۔

پنڈت جی! آپ پرانوں کے جوابدہ ہیں جو میں آپ سے پرانوں کے متعلق پوچھتا؟ آپ نے ویدوں کی بات کو پرانوں کے گلے مڑھ دیا۔ اور اس بہانہ سے اپنی جان چھڑائی ہے اور ویدوں کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو تنکے کا سہارا دیا ہے۔ اس لئے اگر اس جھوٹ کو چھپانے کی ہمت ہے تو میدان میں نکلئے ورنہ ویدک دہرم کو نمستے کہہ کر ست دہرم میں تشریف لائیے بڑی عزت کے ساتھ آپ کا استقبال کیا جائیگا۔ اگر آریہ پرتی ندہی سبھا پنجاب یا مہاتما ہنسراج جی مہاراج یا پروفیسر رام دیو جی بی۔ اے یا آریہ مسافر کے قابل ایڈیٹر میں ہمت ہے تو شری پنڈت راجہ رام صاحب شاستری پروفیسر ڈی۔ اے۔ وی۔ کالج لاہور کو میرے مقابل میدان میں لائیں اور دیکھیں کہ ست دہرم کے سامنے ویدک دہرم کس طرح نو دو گیارہ ہوتا ہے۔ گھر میں بیٹھ کر اور جھوٹ لکھ کر اور گونبہ کا ترجمہ

الارشاد لواء حل الرشاد، ترديد تقليد ش (۴ حصہ) ایک مفید ترین کتاب۔ قیمت ۴ر (نجم الدین طلب)

گیہوں لکھ کر آریہ سماج کی خیالی فتح کے گیت گالینا کچھ اور بات ہے اور مردِ میدان بن کر سامنے نکلنا ایک دوسری بات ہے۔ آریہ سماج کو خوب اچھی طرح اس بات کا احساس ہو رہا ہے کہ وہ کلکی، جس کے آنے کی پیشگوئی تھی آچکا ہے اور آریہ سماج کے فرضی اور ہوائی ویدک دھرم کا تختہ اب تھوڑی دیر میں الٹنے ہی والا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اب آریہ مسافر اخبار کا ایڈیٹر کمبھ کرن کی نیند سو جائیگا۔ اور صرف یہ جواب دیگا کہ آریہ سماج آتمانند کے ساتھ سر ٹکرانا نہیں چاہتی۔ اس لئے کہ پھوٹ جانے کا خوف لاحق ہے۔

اب بھی اگر آریہ پرتی ندھی سبھا والے پنڈت راجہ رام صاحب شاستری کو میدان میں نہ نکالا تو ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ ویدک دھرم میں کس قدر سچائی اور صداقت ہے۔

ویدک تہذیب اور تعلیم کو جاننے کے خواہشمند میری تصنیف "ویدک تہذیب"[1] جو اسم بامسمیٰ ہے ضرور پڑھیں۔ جس کے متعلق مولانا فتح محمد صاحب شرما کراچی سے لکھتے ہیں کہ:-

"جی چاہتا ہے کہ جن ہاتھوں نے اس کتاب کو لکھا ہے اُن کو چوم لوں .... اگر یہ کتاب سونے سے تول کر لینی پڑے تو بھی سستی ہے"

ملنے کا پتہ:- ست دھرم پرچارک منڈل بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

(۲) دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

نوٹ۔ میں پنڈت جی سے سخت الفاظ کی معافی چاہتا ہوں۔ (خاکسار آتمانند از بٹالہ)

الہامی کتاب

وہ قابلہ یہ تحریری مباحثہ جو مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب و ماسٹر آتما رام صاحب کے مابین ہوا۔ جس میں فریقین نے قرآن مجید اور وید کو ترتیب وار الہامی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ ضخامت ۱۹۲ صفحات۔ قیمت صرف ۱۲ر (ملنے کا پتہ)

دفتر اہلحدیث امرتسر

عرس نامہ شاکر

پہلے نمبروں میں اظہار کیا گیا ہے کہ عرسوں پر جو خرابیاں ہوتی ہیں وہ سب کی سب قابل اصلاح ہیں۔ دفتر اہلحدیث کے صیغہ اشاعت سے بڑی کثرت سے اشتہارات چھاپنے کا ارادہ ہے۔ اس لئے شعراء اہلسنت اس خصوص میں جوہر دکھائیں۔ (مدیر)

کس دھوم سے ہے عرس کی محفل کا اہتمام　　کس شان سے ہے آمد ہر خاص اور عام
کس خوبصورتی سے ہوا ہے یہ انتظام　　کس درجہ نیکیوں کا یہ سمجھا گیا ہے کام

اصحاب عرس کا ہے زمانہ نبھار پر
آئی ہے مسلموں کی جماعت مزار پر

ہے باعثِ ثواب زیارت قبور کی　　اور کیوں نہ ہو کہ یہ بھی ہے سنت حضور کی
لیکن مسافت اس کے لئے دور دور کی　　جائز نہیں نہ بات یہ ہے کچھ شعور کی

کیجے وہی جو حکم رسالت مآب ہو
جس میں رضاء شافع روزِ حساب ہو

باقی ہے آنحضور کی تعلیم کون سی؟　　اسلام کی ہے رہ گئی تفہیم کون سی؟
مذہب میں ہے ضرورتِ ترمیم کون سی؟　　ملتی نہیں حدیث میں تقسیم کون سی؟

اسلام نے بنایا نہیں کام کون سا؟
آغاز کون سا ہے وہ انجام کون سا؟

ہر مسئلہ حضور نے ہم کو بتا دیا　　تعلیم امر موسم صیف و شتا دیا
جس کا کسی کو علم نہ تھا وہ پتا دیا　　ہر نیک کام آپ نے کر کے جتا دیا

تعلیم دی حضور نے دن اور رات کی
چھوڑی نہ کوئی بات حیات و ممات کی

سالانہ عرس پر ہی ذرا غور کیجئے　　ممکن جو ہو تو سیدھے ذرا طور کیجئے
تحقیق یوم عرس کی فی الفور کیجئے　　حکم رسول پائیے تو اور کیجئے

منہ موڑئیے نہ حکم خدا و رسول سے
جو کام ہو وہ کیجئے شرعی اصول سے

جائز جو ہو تو کیجئے ہر صالح کا عرس　　آدم کا اور بعدِ خدا ناخدا[1] کا عرس
یعقوب کا اور مصر کے فرمانروا[2] کا عرس　　موسےٰ کا اور حضرتِ دستِ شفا[3] کا عرس

کیجئے جو آپ کو ہو دلائل سے آگہی
عرسِ حضور "صلوا علیہ و آلہٖ"

بوبکر جیسے صاحب ایماں کا عرس بھی　　حضرت عمر اور حضرتِ عثماں کا عرس بھی
کیجئے علیؓ فاتح دوراں کا عرس بھی　　سو شوق سے صحابۂ ذیشاں کا عرس بھی

ہو عرس اور بزم بھی ہو سوز و ساز کی
لیکن دلیل چاہئے سب کے جواز کی

[1] مراد از نوح علیہ السلام۔ [2] مراد از یوسف علیہ السلام [3] مراد از حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔

[1] قیمت ۸ر (منیجر اہلحدیث امرتسر)

اثبات التوحید۔ اہل بدعت کی ایک کتاب کا (۲۸۵) دندان شکن جواب۔ قیمت ۵ر (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

جائز ہے کب کہ عرس کی محفل رچائیے؟ جائز ہے کب مزار پہ رنڈی نچائیے؟
جائز ہے کب قبور پہ غوغا مچائیے جائز ہے کب کہ مُردوں کے کھانے پچائیے
کب دوستو! مزار پہ ہے کھیل منا روا!
قوالیوں پر کب ہے تمہیں جھومنا روا
کیا جانئے کہ اس میں ہیں کیا کیا خرابیاں اک سمت اہل وجد پہ ہے رقص کا سماں
سرگرم ہاؤ ہو ہے کوئی شخص بیگماں سر دُھن رہا ہے کوئی کسی لب پہ ہے فغاں
طبلوں کی تھاپ سے ہے تنا تن تنن تنن
اک سمت زیوروں سے چھنا چھن چھنن چھنن
یوں آنا عورتوں کا بناؤ سنگار سے بے پردہ گھر سے آئیں اور گھر تک مزار سے
نظریں لڑانا اُن کا کسی رہگذار سے موقع ملے تو ضم ہوں کسی نابکار سے
ہے ہے شریف زادیوں سے ایسی حرکتیں؟
یہ عرس پاک ہے؟ اور یہ اُس کی ہیں برکتیں؟
کرتے ہیں عرس بعض مقامات پر عجیب حضرت کے بال جانئے کیونکر ہوئے نصیب
وقتِ زیارت اُن سے وہ ہوں حرکتیں غریب یہ خوف ہو کہ ہوں نہ کہیں کفر کے قریب
کرتے ہیں ایسے کام کہ جن کا پتہ نہیں
سمجھائیے تو اُلٹے وہ ہوتے ہیں خشمگیں
ہوتا ہے بعض عرس تو ایسے مزار پر مدفون اس میں کون ہے اس کی نہیں خبر
سوجھا کسی نے عیش سے ہو جائے گی بسر نقلی مزار و قبر بنا کر وہ جلد تر
بن بیٹھے تکیہ دار اڑانے کو ہر مزے
غافل جو دین سے ہیں مسلماں وہ جا پھنسے
بیباک بعض ایسے ہیں کرتے ہیں جو مرید صورت میں تو حسین پہ سیرت کے ہیں یزید
کرتے ہیں وقتِ عرس عجب حرکتیں پلید ہوتے کسی کے تیرِ نظر سے ہیں وہ شہید
کرتے ہیں چار آنکھیں بہو بیٹیوں سے آہ
ہو کر گناہگار بھی رہتے ہیں بے گناہ
افسوس بعض ہوتے ہیں اس طرح بے ادب ہو کر شریکِ عرس وہ ڈھاتے ہیں سو غضب
آتے ہیں عورتوں کو بھگانے کے اُن کو ڈھب ہے ہے گناہگاریوں کا عرس ہے سبب
گستاخ بعض یوں ہیں کہ نعرے لگاتے ہیں
"اے خواجہ بھیج ورنہ کنگورہ گراتے ہیں"
اے وائے کیا مزار پہ کرتے ہو تم ستم طبلے، ستار اور باجے ہارمونیم
قبروں کو سجدہ کرتے ہو؟ اے منکرِ صنم ہم بھی کریں ثبوت ملے تو خدا قسم
انکار و انحراف کسی نیک کام سے
ممکن نہیں کبھی ہو خدا کے غلام سے
کیوں ایسے کام کرتے ہو اے سنی بھائیو جن کی دلیل مانگنے پر تم نہ دے سکو
جس کام کا ثبوت نہ ہو اس کو چھوڑ دو قرآن اور حدیث پہ دل سے عمل کرو
یونہی اگر مناتے رہے اہل عرس "عرس"
پھر بالیقیں خدا کے یہاں ہوگی باز پرس
بدعت سے پُر جو ہو وہ ہے اسلام خانہ ساز
کرنا غلط ہے اس پہ تمہیں دل میں کچھ بھی ناز
حکمِ رسولِ پاک پہ خم ہو سرِ نیاز
محدودِ شرع رکھو حقیقت ہو یا مجاز
سمجھے ہو جن کو سود مبادا زیاں نہ ہوں
شاکر کے چند پند تمہیں کچھ گراں نہ ہوں
(شاکر صدیقی ہرسی گیاوی)

وید درشن حصہ دوئم

(۲)

(از منصور حسن صاحب متوطن روڑکی حال الہ آباد یو۔پی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

رگ وید کی تقسیم دو طرح سے کی جاتی ہے۔ ایک تقسیم میں کل کتاب آٹھ حصوں میں منقسم ہے۔ جن میں سے ہر حصہ کو اسٹک کہتے ہیں۔ ہر اسٹک کے پھر آٹھ آٹھ حصے ہیں جو ادھیائے کہلاتے ہیں۔ ہر ادھیا میں کئی ورگ ہوتے ہیں اور ایک ایک ورگ چند جملوں پر مشتمل ہوتا ہے جن کو منتر یا رچا کہتے ہیں۔ اس تقسیم کے مطابق رگوید میں ۶۴ چونسٹھ ادھیائے۔ دو ہزار اور چند ورگ اور دس ہزار پانچ سو کے قریب منتر ہیں۔ دوسری تقسیم میں پورا رگوید دس حلقوں یا منڈلوں میں بانٹا جاتا ہے ہر منڈل میں چند انواک اور ہر انواک میں چند گیت ہیں جن کو اصطلاح میں سوکت کہتے ہیں اور ہر سوکت میں چند منتر ہیں۔ اس تقسیم کے مطابق رگوید میں ستاسی (۸۷) انواک اور ایک ہزار سے کچھ اوپر سوکت ہیں منڈلوں کی تقسیم اسٹکوں کی تقسیم سے زیادہ مروج اور سہل ہے۔ دونوں تقسیموں میں امر مشترک یہ ہے کہ سوکت کے اختتام پر ورگ بھی ختم ہو جاتا ہے جس کے معنی دوسرے الفاظ میں یہ ہوئے کہ اگر سوکت چھوٹا ہے تو ایک سوکت برابر ہوتا ہے ایک ورگ کے اور اگر سوکت بڑا ہے تو اس میں دو یا زیادہ ورگ ہوتے ہیں۔ ایک ورگ اکثر

(رسالہ تجدید ... مصنفہ حضرت مجدد الف ثانی سرہندی قیمت ۴ر (بذریعہ اہلحدیث))

اور بیشتر پانچ منتروں کا ہوتا ہے لیکن سوکت کی مناسبت کے باعث اس تعداد میں کمی و بیشی بھی ہو جاتی ہے۔ مثلاً اگر کوئی سوکت سات منتروں کا ہے تو اس ورگ میں بھی سات منتر ہونگے۔ یا اگر کوئی سوکت سولہ منتروں کا ہے تو اس میں تین ورگ ہونگے پہلے دو ورگ پانچ پانچ منتروں کے اور تیسرا ورگ چھ منتروں کا۔ سوکتوں پر جو نمبر لگائے جاتے ہیں وہ منڈلوں کے اعتبار سے ہوتے ہیں ہر نئے انوواک کے شروع ہونے پر سوکتوں کے نمبر از سر نو شروع نہیں کئے جاتے۔ پس حوالہ دیتے وقت انوواک کا ذکر کرنا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ کسی منتر کے حوالہ کے لئے منڈل کا نمبر، سوکت کا نمبر اور منتر کا نمبر کافی ہے۔

سام وید کے دو حصے ہیں۔ پورب آرچک یا آرچک یعنی نصف اول اور اتر آرچک یا آرچک یعنی نصف آخر جس طرح رگوید کی دو تقسیمیں ہیں اسی طرح سام وید بھی دو طرح سے تقسیم کیا جاتا ہے۔ چنانچہ نصف اول کی پہلی تقسیم یہ ہے کہ اس کو چھ کانڈوں یا ادھیاؤں میں بانٹتے ہیں۔ پہلے چار ادھیاؤں میں سے ہر ایک میں بارہ بارہ گیت یا سام یا سوکت یا کھنڈ ہیں۔ چونکہ ان گیتوں میں سے اکثر دس دس منتروں کے ہیں اس لئے یہ گیت دستی بھی کہلاتے ہیں۔ پانچویں ادھیا میں گیارہ سام یا دستیاں اور چھٹے میں پانچ دستیاں ہیں۔ اس طرح حصہ اول میں کل ۶۴ دستیاں ہیں جن میں ۶۴۰ منتر ہیں۔ دوسری تقسیم نصف اول کی یہ ہے کہ اس کو چھ پرپاٹھکوں میں بانٹا جاتا ہے پہلے پانچ پرپاٹھکوں میں سے ہر ایک کے دو دو حصے ہیں جن کو اردھ پرپاٹھک یعنی نصف پرپاٹھک کہتے ہیں۔ ہر نصف پرپاٹھک میں پانچ پانچ گیت ہیں اس طرح پہلے پانچ پرپاٹھکوں میں پچاس گیت ہوئے حصہ اول کے ۶۴ گیتوں میں سے باقی ۱۴ گیت چھٹے پرپاٹھک میں ہیں جس کے تین نصف پرپاٹھک کئے جاتے ہیں۔ پہلے نصف میں پانچ دوسرے نصف میں چار اور تیسرے نصف میں پانچ گیت۔ بعض نسخوں میں (مثلاً گرفتھ صاحب کے نسخہ میں) چھٹے پرپاٹھک میں دوسری نصف پرپاٹھک میں۔ اور تیسرا نصف پرپاٹھک پانچ گیتوں کا ان میں نہیں پایا جاتا (باقی)

نوٹ راقم مضمون اپنا پورا پتہ ڈاک لکھیں تاکہ اخبار ان کو پہنچ سکے۔

"دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز"

یہ گلستان سعدی کی ایک عبارت ہے جسے بلبل شیراز مسیح الملت ادیب روزگار مصلح الدین حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے حکایتاً نقل فرمایا ہے اور بمقتضائے "نقل کفر کفر نباشد" شیخ کا اس میں چنداں قصور بھی نہیں۔ ورنہ اس قسم کی بہت سی باتیں خود قرآن کریم میں بھی حکایتاً بیان کی گئی ہیں۔ مثلاً[1] "اجعل الالہۃ الٰہا واحدا ان ھذا لشیٔ عجاب"۔ تو کیا کوئی عقل و ہوش رکھنے والا انسان یہ کہہ سکتا ہے کہ چونکہ یہ قرآن کریم میں ہے اس لئے خود خداوند کریم کا اذعان و مقولہ ہے۔ ہاں مقلدین سعدی اگر کوچاہئے کہ ذرا خود گلستان کی ورق گردانی کریں تو انہیں باب ہشتم میں خود سعدی کا تجربہ و نصیحت تمثیل و حکمت اور خاص اُن کا اپنا مقولہ مزید براں تائید قرآنی برعکس مقولہ بالا ان عبارتوں میں نظروں کے سامنے آجائے گا۔

دروغ گفتن بضربت لازم ماند کہ اگر نیز جراحت درست شود نشان بماند۔ چنانچہ برادران یوسف علیہ السلام بدروغے کہ موسوم شدند براست گفتن ایشاں اعتماد نماند۔ قال بل سولت لکم انفسکم امرا الخ۔ (فافھموا و تدبروا ولا تعجلوا بالقول)

ع الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

اور اگر بطریق تنزل ہم مان بھی لیں کہ "دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز"۔ سعدیؒ کا مقولہ ہے تو کیا کسی مسلمان بالخصوص مدعی اہل حدیث کے لئے قابل اقتدا و تعمیل ہو سکتا ہے۔ جبکہ خود فرمان نبوی فداہ ابی و امی علیہ التحیۃ والتسلیم حدیث صحیح سے یوں ثابت ہے

عن ابن مسعودؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالصدق فان الصدق یھدی الی البر وان البر یھدی الی الجنۃ وما یزال الرجل یصدق ویتحری الصدق حتی یکتب عند اللہ صدیقا وایاکم والکذب فان الکذب یھدی الی الفجور وان الفجور یھدی الی النار وما یزال العبد یکذب ویتحری الکذب حتی یکتب عند اللہ کذابا (متفق علیہ)

یعنی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صداقت کو لازم پکڑو کیونکہ سچائی ہی بھلائی کی طرف راہنمائی کرتی ہے اور بھلائی جنت میں داخل کرتی ہے اور جب کوئی شخص راست گوئی اختیار کرتا ہے یا کرنے کا پختہ ارادہ کرتا ہے تو بارگاہ خداوندی میں اُس کو صدیق لکھ لیا جاتا ہے اور جھوٹ میں حد درجہ پرہیز کرو کیونکہ جھوٹ بدکرداری کی طرف لے جاتا ہے اور بدکرداری جہنم میں داخل کرتی ہے اور جب تک کوئی بندہ دروغگوئی میں منہمک رہتا اور اُس سے اجتناب نہیں کرتا بلکہ صداقت کا نعم البدل "دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز" کو سمجھتا ہے تو وہ شخص عدالت خداوندی میں جھوٹا اور کذاب لکھ لیا جاتا ہے۔ نیز از روئے حدیث صحیح دروغگو چوتھائی بلکہ تہائی منافق بھی ہے۔

حضور علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھ میں زنا کاری، شراب خوری، چوری و دروغگوئی وغیرہ گناہ کبیرہ کی مذموم عادتیں جڑ پکڑ گئی ہیں۔ میں اگرچہ سب کو چھوڑنا چاہتا ہوں

[1] کیا محمد نے سینکڑوں معبودوں کی بجائے صرف ایک معبود پر قناعت کی یہ تو حد درجہ عجیب تر معاملہ ہے۔

ahmadimuslim.de

لیکن دفعتہً ایک مرتبہ چھوڑنے پر قادر نہیں ہوں۔ لہٰذا آپ کوئی ایسی تدبیر کیجئے کہ رفتہ رفتہ یکے بعد دیگرے کلیتہً سب چھوٹ جائیں۔

مختصر یہ کہ آپ نے اُس سے صرف ترکِ کذب کا عہد لیا اور خدا کے فضل سے اسی ترک کذب کے استقلال و پابندی اور برکت سے خود بخود نہایت آسانی سے اُس کی تمام بُری عادتیں ہمیشہ کے لئے چھوٹ گئیں۔ اس لئے فرمان حضور ہے۔

فان الصدق یھدی الی البر۔ مگر بدنام کنندہ نیکو نام اپنی خواہشات نفسانی کو پورا کرنے کے لئے بزرگوں اور سلف کو ڈھال بنانے اور ان کی شرافت و عزت پر چاند ماری کرکے خود تو خود ان کو بھی مورد الزام و ملامت بنانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ درحقیقت یہی مار آستین اور گندم نما جو فروش دل ہیں۔ جن کے متعلق خود مسیح ملت، فخر شیراز و مایہ ناز حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ ہی نے کیا خوب فرمایا ہے سے

ہر کہ از دست غیر نالہ کند
سعدی از دست خویشتن فریاد

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

(ابو الوحید محمد عبداللہ عقیل مئوی اعظم گڈھی کان اللہ لہ از چھبوا ضلع بالاسور)

ظفر المبین فی رد مغالطات المقلدین

کتاب ہذا میں تمیس مغالطے تشریح کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں جو مقلدین کی طرف سے اہل حدیثوں پر عمل بالحدیث کی مخالفت کرنے کو پیش کئے جاتے ہیں۔ مصنف کتاب نے ان کا عالمانہ مگر دندان شکن جواب دیا ہے۔ دوران بحث میں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق، زراعت، عشر، نذر، ذبیحہ وغیرہ کے متعلق مشہور فقہی مسائل کو احادیث صحیحہ سے ثابت کرتے ہوئے فقہ حنفیہ کے مخالف حدیث مسائل کی حقیقت الم نشرح کی گئی ہے۔ قیمت ۶؍ ملنے کا پتہ:-

منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

مذاکرہ علمیہ بابت فوٹوگرافی

(از قلم مولوی عبد الجبار صاحب جہلمی از ڈیرہ غازیخان)

ناظرین! اخبار اہلحدیث مجریہ ۲۳ جمادی الاولی ۱۳۵۲ھ میں ایک مضمون مولانا عبید الرحمٰن صاحب پروفیسر جامعہ عربیہ دار السلام عمر آباد کا بابت فوٹو گرافی شائع ہوا۔ مولانا صاحب نے واقعی اپنی سعی بلیغ کے ساتھ مضمون کو خوب بسط سے تحریر فرمایا اور دلائل عقلیہ سے فوٹو گرافی کا جواز ثابت کیا۔ جزاہ اللہ خیر الجزا۔ ہماری ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور ہماری دین و دنیا کی بہبودی کے لئے ایک کتاب (قرآن کریم) ان پر نازل فرمائی اور اس کی تشریح اسوہ حسنہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کے افعال و اقوال سے فرمائی۔ بہرحال ہمارے لئے راہ راست پر لانے والی دو ہی چیزیں ہیں۔ ایک قرآن کریم اور دوسری سنت نبوی علیہ السلام۔ جس کے متعلق خود حضور نے فرمایا ہے۔ ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنت رسولہ۔ مؤطا ترجمہ۔ میں تم میں دو امر چھوڑ چلا ہوں جب تک تم انہیں اچھی طور پر اپنا دستور العمل بناؤ گے گمراہ نہ ہوگے وہ دو امر کتاب اللہ اور سنت رسول صلعم ہیں۔ تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہم راہ راست پر تب ہی رہ سکتے ہیں جبکہ ہم قرآن اور حدیث پر اپنا عملدر آمد کر رکھیں۔ جو شخص ان دونوں امروں سے انحراف کرے وہ ہرگز راہ راست پر نہیں چاہے وہ شخص عالم ہو یا فاضل پیر ہو یا مرید فقیر ہو یا امیر۔ بہرحال ہمارے لئے اسوہ حسنہ حجت ہے نہ اقوال غیر۔ اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے۔ مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا (پ ۲۸) یعنی جو چیز تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دے اسکو لے لو اور جس سے منع فرماوے اسکو چھوڑ دو اور اس سے باز آجاؤ۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ۔ اے ایمان والو تم اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو۔ سو پیروی اس امر کا نام ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ فرمائے اور اس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم قولاً و فعلاً ہم کو ارشاد کرے اس کو بلا چون و چرا تسلیم کرلیں۔ اگر ہم اپنی رائے اور قیاس کو اس میں شامل کرکے تسلیم کریں تو اس کو پیروی نہیں کہتے پھر یہ اپنی رائے کی پیروی ہے جو کہ خدائی احکام کو اپنے قیاس کے ماتحت کرکے مانا گیا ہے۔ حالانکہ حضور انور صلعم کا ارشاد ہے۔ لا یؤمن احدکم حتیٰ یکون ھواہ تبعاً لما جئت بہ مشکوٰۃ۔ حضور فرماتے ہیں کہ کوئی تم میں سے مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنی خواہشات کو اس چیز کے تابع نہ کردے جو میں لایا ہوں۔ تو معلوم ہوا کہ ہر ایک کو یہ امر واجب ہے کہ وہ اپنی خواہش کو قرآن وحدیث کے تابع بنائے نہ کہ قرآن کو تابع اپنے ہوا کے اسی لئے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاِنْ تُطِعْ اَکْثَرَ مَنْ فِی الْاَرْضِ یُضِلُّوْکَ عَنْ سَبِیْلِ اللہِ (سورہ انعام) اے رسول اکرم اگر تو بہت لوگوں کی جو زمین میں ہیں پیروی کریگا تو تجھے سیدھے رستے سے گمراہ کردیں گے۔ یہ وہ اس لئے کہ آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ ھُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ۔ یہ لوگ اپنی خواہشات کے تابع ہیں اور اٹکل کی باتیں کرتے ہیں۔ سو وہ لوگ جو قرآن حدیث کو محض اپنے نفس کے پیچھے لگاتے ہیں وہ دراصل پیروی نہیں کرتے وہ محض ملمع سازی کی باتیں کرکے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ ناظرین ہمارے لئے وہی بات قابل عمل ہوسکتی ہے جس کا ثبوت قرآن و حدیث سے ہو خدا کے فضل سے کوئی ایسا مسئلہ دینی نہیں ہے کہ جس کا ثبوت قرآن و حدیث سے نہ ملے۔

اکمل البیان فی خذ تقویۃ الایمان

(۱۱۸)

گذشتہ ہفتے تفسیر فتح العزیز سے فارسی عبارت درج ہوئی تھی آج اُس کا بقیہ درج کرکے ترجمہ کیا جائے گا۔ ناظرین بغور پڑھ کر مسئلہ توحید کو ذہن نشین کرلیں (مدیر)

تفسیر فتح العزیز صفحہ ۴۸۲ میں ہے:-

"چوں خراب کنندہ مساجد را ایں وعید شدید فرمودند بطریق مقابلہ فہمیدہ شد کہ معمور سازندۂ مساجد را در بدل آں حکم بعدل و ایمان خواہند فرمود چنانچہ در آیت انما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ مے آید انشاء اللہ تعالیٰ و لہذا در حدیث شریف وارد است کہ اذا رایتم الرجل یتعاھد المسجد فاستشھدوا لہ بالایمان یعنی چوں بہ بینید شخصے را کہ خبرگیری مسجد کند و بار بار دراں خانہ متبرک آمد رفت مے نماید پس برائے او گواہی ایمان دہید۔ دوم آنکہ مسجد را از خس و خاشاک و آب بینی و آب دہن و دیگر مکروہات طبعی و نجاسات شرعی پاک دارد و بافروختن مجامر و دود و خوشبو معطر سازد و فرش لطیف پاک بے تکلف دراں گسترانند در حدیث شریف است کہ خس و خاشاک از مسجد دور کردن و جاروب کشی نمودن آں متبرک مہر حوران بہشت است" ایضاً صفحہ ۴۸۲ و ہمچنیں درمہیا داشتن اسباب طہارت از بنائے غسلخانہ و ترمیم چاہ مسجد و اجرائے آب ریزہ مہیا داشتن فرش و بوریا وغیرہ و روشن کردن چراغ در آنجا تا آں مدت کہ مردم دراں باشند عبادت است در حدیث صحیح بروایت حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی وارد شدہ کہ امر رسول اللہ صلعم ببناء المساجد فی الدور و ان تطیب و تنظف یعنی آنحضرت صلعم فرمودند بنا کردن مسجدہا در محلہا و آں مساجد را پاک و صاف باید داشت و خوشبو و معطر باید نمود" ایضاً صفحہ ۵۱۹۔ تفسیر آیت وطھر بیتی للطائفین والعاکفین والرکع السجود یعنی آنکہ پاک دارید خانہ مرا از ناپاکی ہا و از آں چہ طبع سلیم بدیدن آں نفرت مے کند مثل آب دہن و آب بینی و خس و خاشاک الخ ایضاً صفحہ ۵۲۷ دوم آنکہ آں مکان را بوجہی از وجوہ علاقہ با ہیچ مخلوق نباشد و الا در وقت توجہ بآں مکان شائبہ شرک لازم خواہد آمد و توحید صرف آں عبادت نخواہد ماند و لہذا از قبلہ گرفتن قبور انبیا و ستارہ و آتش و آب و درخت منع شدید آمدہ۔"

یعنی (نصاریٰ نے) بوجہ تعصب دشمنی یہود کے مسجد بیت المقدس کو کہ بلاشبہ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہم السلام کی بنائی ہوئی تھی اور اس زمانہ سے برابر عبادت گاہ انبیاء بنی اسرائیل کی رہی اور ہمیشہ ذکر حق تعالیٰ اس میں ہوتا تھا خراب کر ڈالا اور نجاستوں اور گرد و غبار سے بھر دیا اور کوڑا کچرہ اس میں ڈالا کرتے اور جس جگہ توریت کو پاتے جلا دیتے اور بیت المقدس کے بدلے شرق کی طرف مقام مولد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عبادت گاہ مقرر کرلیا اور وہ مسجد متبرک زمانہ اسلام کے شیوع تک خراب ہی پڑی رہی یہاں تک کہ حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اس شہر کو فتح فرمایا اور خود بنفس نفیس اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس مسجد کو نجاستوں سے پاک کیا اور پانی سے دھوکر خوشبوؤں سے معطر کیا اور جگہ عبادت اور نماز کی قرار دی:

اور اگرچہ مدعی توحید اور اتباع ملت کے ہیں ان کا کام مخالف ان کی گفتار کے ہوا کیونکہ تعظیم معبود کی مستلزم تعظیم اس کی عبادت کے ہے اور تعظیم اس کی عبادت کی مستلزم تعظیم اس کی عبادتگاہ کے ہے پس خراب کرنا عبادت گاہ کا دلیل انکار اس کی عبادت کا ہے اور انکار کرنا عبادت کا علامت انکار معبود کا اور جب فعل ان کا مخالف ان کے قول کے ہوا تو داغ نفاق کا ان پر ثابت ہوگیا اور زمرہ اہل دین سے خارج ہوئے۔

جب مسجدوں کے خراب کرنے والوں کے حق میں یہ وعید شدید فرمائی گئی بطریق مقابلہ کے سمجھا گیا کہ آباد کرنے والے مسجدوں کے لئے اس کے بدلے میں حکم صفت عدل اور ایمان کی ثابت ہوگی چنانچہ آیت "وہی آباد کرے مسجدیں اللہ کی جو یقین لایا اللہ پر" انشاء اللہ ذکر اس کا آویگا۔ اسی لئے حدیث شریف میں وارد ہے یعنی جس وقت تم دیکھو کسی شخص کو کہ خبرگیری مسجد کی کرتا ہے اور بار بار اس گھر متبرک میں آمد و رفت رکھتا ہے پس اس کے لئے گواہی ایمان کی تم دو۔ دوسرے یہ کہ مسجد کو گرد و غبار اور کوڑے و تھوک وغیرہ مکروہات طبعی اور نجاسات شرعی سے پاک رکھے اور روشن کرنے عود وغیرہ خوشبو سے معطر کرے اور فرش لطیف ستھرا بلا تکلف کے اس میں بچھاوے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ کوڑا گرد و غبار مسجد سے دور کرنا اور جھاڑو دینا اس مقام متبرک میں بہشت کی حوروں کا مہر ہے۔ اور اسی طرح درست کرنا سامان طہارت کا مثل غسلخانہ اور تعمیر کنوئیں مسجد اور بدرو پرنالہ کا اور فرش بوریا وغیرہ کا اور روشن کرنا چراغ کا جب تک آدمی اس میں رہیں عبادت ہے کہ حدیث صحیح میں بروائت حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے وارد ہوا ہے کہ حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے بنانے مسجدوں کے محلات میں اور ان کو پاک و صاف اور خوشبو سے معطر کرنے میں" آیت ان طھرا بیتی یعنی رکھو تم میرے گھر کو ناپاکیوں سے پاک اور اس چیز سے جس کو طبع سلیم دیکھنے سے نفرت کرتی ہے مثل آب دہن آب بینی تھوک وغیرہ گرد و غبار سے۔ دوسری وجہ یہ کہ اس مکان متبرک کو کسی وجہ سے کسی مخلوق کے ساتھ کچھ بھی علاقہ نہ ہو ورنہ توجہ کے وقت شائبہ شرک کا لازم آویگا اور خالص توحید اس عبادت میں نہ رہیگی اور

پہنچ گیا ۔۔۔ مصنف مولانا غزنوی صاحب ۔۔۔ (۸۷۹)

ahmadimuslim.de

اسی واسطے قبلہ ٹھہرانے قبور انبیاء اور ستارہ اور آتش اور پانی اور درخت سے سخت ممانعت کی گئی ہے۔انتہی۔"

علیٰ ہذا صحیح بخاری پارہ ۲ صفحہ ۲۴۵۔ باب کنس المسجد والتقاط الخرق والقذی والعیدان یعنی اس باب میں مسجد میں جھاڑو دینا وہاں کے چیتھڑے کوڑا اور لکڑیاں تنکے چننے کا بیان ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ان رجلاً اسود او امرأۃ سوداء کان یقم المسجد فمات فسال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عنہ فقالوا مات فقال افلا کنتم آذنتمونی بہ دلونی علیٰ قبرہ او قال قبرھا فاتی قبرہ فصلی علیھا۔ یعنی ایک کالا مرد یا کالی عورت مسجد میں جھاڑو دیتا یا دیتی تھی وہ مر گیا یا مر گئی تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا حال دریافت فرمایا لوگوں نے عرض کیا وہ مر گیا یا مر گئی تو آپ نے فرمایا تم نے مجھے خبر نہ کی مجھے اس کی قبر بتاؤ پس آپ اس کی قبر پر تشریف لائے تو نماز پڑھی اس پر۔"

اور خود مولوی نعیم الدین کے اعلیٰ حضرت بریلوی تیان الموات مطبوعہ گلزار حسنی بمبئی صفحہ ۴۶ میں روایت نقل کرتے ہیں۔ یعنی ایک بی بی مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھیں ان کا انتقال ہو گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے خبر نہ دی حضور ان کی قبر پر گزرے دریافت فرمایا یہ قبر کیسی ہے لوگوں نے عرض کی ام محجن کی۔ فرمایا وہی جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ عرض کی ہاں۔ حضور نے صف باندھ کر نماز جنازہ پڑھائی پھر ان بی بی کی طرف خطاب کر کے فرمایا تو نے کونسا عمل افضل پایا۔ صحابہ رض نے عرض کی یا رسول اللہ کیا وہ سنتی ہے فرمایا کچھ تم اس سے زیادہ نہیں سنتے پھر فرمایا اس نے جواب دیا کہ مسجد میں جھاڑو دیتی۔ انتہی۔"

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ دوبارہ قبر پر پڑھی اور یہ مولوی نعیم الدین کے مذہب جدید میں ناجائز اور گناہ ہے

دیکھو مولوی صاحب بریلوی الہادی الحاجب مطبوعہ اہلسنت وجماعت بریلی صفحہ ۲۳ میں لکھتے ہیں:۔

"نماز غائب وتکرار نماز جنازہ دونوں ہمارے مذہب میں ناجائز ہیں اور ہر ناجائز گناہ ہے اور گناہ میں کسی کا اتباع نہیں۔"

پس یہ عجیب مولوی نعیم الدین کا دین ومذہب جدید ہے جس کے خبث باطن سے بغض وعناد حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر وعیان ہے۔ پھر دیکھئے ابوداؤد جلد ا صفحہ ۶۸ باب فی السراج المساجد۔ مسجد میں چراغ جلانے کے باب میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:۔

انھا قالت یارسول اللہ افتنا فی بیت المقدس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ائتوہ فصلوا وکانت البلاد اذ ذاک حربا فان لم تاتوہ وتصلوا فیہ فابعثوا بزیت یسرج فی قنادیلہ۔ یعنی کہا انہوں نے یارسول اللہ آپ ہمیں بیت المقدس کے متعلق کیا فتوے دیتے ہیں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہاں جاؤ تو نماز پڑھو اور اس زمانہ میں ان شہروں میں لڑائی پھیلی ہوئی تھی آپ نے فرمایا اگر وہاں نہ جا سکو اور اس میں نماز نہ پڑھ سکو تو تیل بھیجدو کہ اس کی قندیلوں میں جلایا جاوے۔"

اور سنن ابن ماجہ صفحہ ۱۱۳ میں روایت ہے:۔

وعن ابی سعید الخدری قال اول من سرج فی المساجد تمیم الداری۔ یعنی اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا سب سے اول جس نے مسجدوں میں چراغ روشن کئے وہ حضرت تمیم داری رض ہیں۔"

نیز سنن ابن ماجہ صفحہ ۱۱۱ میں واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال واتخذوا علیٰ ابوابھا المطاھرۃ۔ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور مسجدوں کے دروازوں پر طہارت کے سامان مہیا کرو۔"

مگر برخلاف مساجد اللہ وخانہ کعبہ معظمہ کے گورپرست قبروں پر یہ سامان روشنی فرش فروش جھاڑ وفانوس مورچھل شامیانہ مہیا کر کے مرتکب ممنوعات رسومات شرکیہ کے ہوتے ہیں۔ چنانچہ مشکوۃ شریف باب المساجد ومواضع الصلوۃ صفحہ ۶۱ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:۔

قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور والمتخذین علیھا المساجد والسرج رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی انتہی یعنی کہا لعنت فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں کو جو زیارت کریں قبروں کی اور ان لوگوں پر جو ٹھہرادیں قبروں کو مسجدیں اور روشن کریں قبروں پر چراغ۔ روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے انتہی

اور مجالس الابرار مستند فقہ حنفیہ مصنفہ ملا اسعد رومی رحمہ اللہ جس کی تعریف وتوصیف مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب فتاوی عزیزی جلد دوم میں فرما چکے ہیں۔ صفحہ ۲۲۵ میں مرقوم ہے:۔

وقد آل الامر بھولاء الضالین المضلین الی ان شرعوا للقبور حجا ووضعوا لہ مناسک حتی صنف بعض غلاتھم فی ذلک کتابا وسماہ مناسک حج المشاھد تشبیھا منہ للقبور بالبیت الحرام ولا یخفی ان ھذا مفارقۃ لدین الاسلام ودخول فی دین عباد الاصنام فانظر الی ما بین ما شرعہ النبی علیہ السلام فی القبور من النہی عما تقدم ذکرہ وبین ما شرعہ ھؤلاء وما قصدوہ من التباین العظیم ولا ریب ان فی ذلک من الفساد ما یعجز الانسان حصرہ منھا تعظیمھا الموقع فی الافتتان بھا وفیھا تفضیلھا علی المساجد التی ھی خیر البقاع واحبھا الی اللہ فانھم اذا قصدوا القبور بقصد ونھایۃ التعظیم والاحترام والخضوع والخشوع ورقۃ القلب وغیر ذلک مما لا یفعلونہ فی المساجد ولا یحصل لھم فیھا نظیرہ ولا مثلہ (باقی آئندہ)

بقیہ مضمون از صفحہ ۱۰

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ فلاں مسئلہ قرآن حدیث میں کہاں ہے در اصل یہ ان کی کوتاہ بینی کا قصور ہے نہ قرآن حدیث کا۔ اگر انسان ذرا بھر بھی غور سے کام لے تو تمام مسائل ضرور یہ ہم کو قرآن حدیث سے ملتے ہیں۔ غور کی مثال۔

حدیث شریف میں موجود ہے کہ عبد اللہ بن مسعود کا ان عورتوں کو جو دانت باریک کرتی ہیں اور بال اکھاڑتی اور داغ لگاتی اور بال اپنے بالوں کے ساتھ ملاتی ہیں لعنت کرنا اور آپ کا فرمانا کہ میں اس پر کیوں لعنت نہ کروں جس پر خود خدا تعالیٰ اپنی کتاب میں لعنت کرتا ہے تو ایک عورت نے کہا کہ میں نے تمام قرآن پڑھا ہے مگر میں نے ان پر کہیں لعنت قرآن میں نہیں پائی تو عبد اللہ نے فرمایا اگر تو غور کر کے پڑھتی تو ضرور لعنت پاتی۔ کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔

اس آیت کو وہ عورت سن کر سکوت کرتی ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ عبد اللہ بن مسعود کا اس آیت کے عموم سے استدلال کرنا ہمارے لئے قرآن کریم کو غور سے پڑھنے کے لئے دلیل ہے اور اس بات کی حجت ہے کہ جو حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماویں اور جس سے منع فرماویں وہ در اصل حکم الٰہی ہے۔ جیسے ارشاد ہے:۔ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ۔ میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم دینی امور میں سوائے میری وحی کے کچھ نہیں بولتا پھر اللہ تعالیٰ کے رسول کی پیروی کرنا محض اللہ تعالیٰ کی پیروی کرنا ہے۔ وَمَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ۔ جس نے رسول اللہ صلعم کی پیروی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی پیروی کی اور حضور نے خود ارشاد فرمایا ہے۔ فمن اتبع ھدای فلا یضل ولا یشقی (مشکوٰۃ) جس شخص نے میری ہدایت یعنی طریقہ کی پیروی کی وہ ہرگز گمراہ نہ ہوگا

جس طرح عبد اللہ بن مسعود نے اس آیت سے استدلال کر کے مسئلہ قرآن سے ثابت کیا تھا اسی طرح ہم بھی استدلال کر کے تصویر بنانا قرآن سے منع ثابت کرتے ہیں۔

اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا ہے فعلیکم بسنتی میری سنت کو لازم پکڑو۔ سنت تو وہی ہے جو حضور کا ارشاد اور فعل ہو۔ اور ارشاد ہے۔ وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا الخ جو شخص حضور کی مخالفت کرے جبکہ اس کے لئے ہدایت ظاہر ہو چکی ہو اور صحابہ کرام کے طریقہ سے اور راہ نکالے اس کو ہم اس طرف پھیرتے ہیں جس طرف وہ پھرتا ہے ہم اس کو جہنم میں ڈالیں گے وہ بری جگہ ہے۔

اس طرح پر اور ارشاد ہے۔ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ۔ کسی مومن مرد اور عورت کو لائق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول صلعم کسی کام کا حکم کرے تو وہ اس امر کی مخالفت کریں اور اپنی خواہشات کے پیچھے چلیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ۔ اگر تم اللہ تعالےٰ کو دوست رکھنا چاہتے ہو تو حضور کی پیروی کرو۔ اللہ تم کو دوست رکھے گا۔

علیٰ ہذا القیاس اس مضمون کے ساتھ قرآن بھرا پڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے تمام امور کے فیصلہ کے لئے ایک قانون مقرر فرمایا ہے وہ یہ إِذَا تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ۔ یعنی جب تم کسی امر میں اختلاف کرو تو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول صلعم کی طرف اس امر کو لوٹاؤ پھر جیسے ان کا حکم ہو اس کی اتباع کرو۔

سو امر متنازع یہ ہے کہ تصویر ذی روح چیز کی بنانا جائز ہے یا نہیں۔ ہم اس قانون کے ماتحت پہلے قرآن کریم کو دیکھتے ہیں اس میں ارشاد ہے۔ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔ یعنی جو تم کو رسول صلعم دے وہ پکڑ لو اور جس سے منع فرماوے اس کو چھوڑ دو اور اس سے کنارہ کرو۔ اب حدیث شریف کو دیکھتے ہیں تو ارشاد ہے۔ لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب ولا تصاویر (مشکوٰۃ۔ بخاری) حضور فرماتے ہیں جس گھر میں کتا اور تصویر ہو اس گھر میں فرشتے رحمت کے داخل نہیں ہوتے۔ اور دوسری حدیث میں آتا ہے۔

اشد الناس عذابا یوم القیامۃ یضاھون بخلق اللہ۔ سب سے زیادہ عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو لوگ اللہ تعالیٰ کی پیدائش جیسے صورتیں بناتے ہیں اور ایک حدیث قدسی میں آتا ہے۔ ومن اظلم ممن ذھب یخلق کخلقی فلیخلقوا ذرۃ۔ کون شخص اس سے زیادہ ظالم ہے جو میری پیدائش جیسی تصویر بناتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس اسی طور پر بہت سی احادیث صحیحہ کتب صحاح میں اندراج ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور انور نے تصویر ذی روح چیز کی بنوانے سے منع فرمایا ہے تمام احادیث میں عام ارشاد ہے کہ جس طرح سے بھی بنائی جاوے اسی زد میں آئیگا۔ حضور صلعم نے تصویریں بنانا منع فرمایا۔ چاہے وہ تصویر جس طور پر بنوائی جائے چاہے ہاتھ سے یا فوٹو گرافی سے یا اور کسی طریق سے بہر حال تصویر بنانا منع ہے باقی رہا یہ امر کہ کتا ماشی یا شکاری پھر کیوں گھر رکھا جاتا ہے اس کی تصریح اور اجازت خود حضور انور صلعم نے فرما دی جو ہمارے لئے حجت ہے اور قابل تسلیم امر ہے یہ عام کتوں سے مستثنیٰ امر ہے۔ جیسے اللہ تعالےٰ نے فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ فرما کر محرمات ابدیہ کو مستثنیٰ کر دیا۔ اس طور پر حضور کا مستثنیٰ فرمانا ہمارے لئے حجت شرعیہ ہے جسے ہم بلا چون و چرا ماننے پر مجبور ہیں۔ یا دوسری جگہ يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ الخ فرمایا پھر اس سے انبیاء علیہم السلام کو علیحدہ کیا گیا۔ کتا شکاری یا ماشی بھی اسی طرح علیحدہ ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ فلاں مولوی یا فلاسفر نے یہ کام کیا اور اسکے جواز کا فتویٰ دیا۔ سو ان کا قول یا فعل ہمارے لئے حجت نہیں یہ ان کا فرمانا غلط ہے۔ باقی جو قرآن کریم کی ایک دو آیات مولانا صاحب نے جواز کیلئے نقل کی ہیں وہ انکی تفسیر بالرائے ہے۔ جو قابل دلیل نہیں حضور نے تفسیر بالرائے کرنیسے سخت منع فرمایا

من قال فی القرآن برایہ فلیتبوأ مقعدہ من النار (ترمذی) (۱۸۸) باقی دارد

ahmadimuslim.de

متفرقات

معاونین اہلحدیث کو بارہا توجہ دلائی جا چکی ہے کہ اخبار کی ترقی مسدود بلکہ معکوس ہو رہی ہے آپ حضرات اگر اس کی بقا چاہتے ہیں تو خریداری کو وسعت دیں۔ کم از کم ایک ایک نیا خریدار پیدا کر دینا ہر خریدار کے لئے کوئی مشکل نہیں۔ اگر آپ ہی اس کی اشاعت کی طرف توجہ نہ فرمائیں گے تو اور کون کریگا؟

وی پی بھیجے گئے ہیں مندرجہ خریداروں کو اہلحدیث ۳۰ اگست کا پرچہ وی پی بھیجا گیا ہے اگر کسی صاحب کا وی پی غلطی سے واپس ہو جائے تو وہ مہربانی کر کے قیمت اخبار جلد ارسال کر دیں ورنہ اخبار بند کر دیا جائیگا۔

۱۵۱۲ - ۲۴۱۲ - ۲۳۵۴ - ۳۶۴۳ - ۷۰۷۰ - ۸۰۱۹ - ۸۰۶۵ - ۸۰۶۷ - ۸۰۷۰ - ۸۵۵۴ - ۸۵۹۲ - ۹۱۵۲ - ۹۲۰۳ - ۹۵۵۷ - ۹۶۲۷ - ۱۰۲۷ - ۱۰۳۵۵ - ۱۰۷۱۲ - ۱۰۷۱۳ - ۱۰۹۸۳ - ۱۰۹۹۱ - ۱۱۳۴۶ - ۱۱۳۵۴ - ۱۱۴۶۳ - ۱۱۴۶۵ - ۱۱۳۱۶ - ۱۱۳۶۸ - ۱۱۶۰۶ - ۱۱۷۰۸ - ۱۱۷۱۵ - ۱۱۷۱۶

مسجد شہید گنج کے تاریخی حالات اس کتاب میں مسجد شہید گنج، مزار حضرت شاہ کاکو اور ساتھ ہی مسجد اور مقبرہ حضرت شاہ چراغ کے مکمل اور مفصل تاریخی حالات درج ہیں اور مسجد شہید کے متعلق اُن تمام پہلوؤں پر جو ہندو اور سکھ اخبارات اس مسجد کے متعلق بیان کر رہے ہیں پوری وضاحت سے بحث کی گئی ہے۔ مسجد شہید اور مسجد شاہ چراغ کی چار ہاف ٹون تصاویر بھی ہیں۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ نہایت اعلیٰ۔ حجم ۱۸x۲۲ کے ۵۲ صفحات۔ قیمت صرف ۴ر فی جلد ۱۰ جلد دو روپے۔ ملنے کا پتہ:۔ محمد عبد الجلیل قریشی۔ متصل دفتر رسالہ "قانون" انار کلی پیسہ اخبار بازار لاہور

قرآن مجید برائے فروخت مولوی عبید اللہ صاحب میرٹھی کا مترجم قرآن مجید معہ احادیث التفاسیر نہایت عمدہ حالت میں موجود ہے۔ جس صاحب کو ضرورت ہو طلب فرما دیں۔ قیمت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو گا۔ (عبد السلام مدرس مدرسہ حاجی علی جان مرحوم کوچہ خانچند متصل گھنٹہ گھر دہلی)

ضرورت تراجم صحاح ستہ خاکسار کو مولانا مولوی وحید الزمان مرحوم کے (تراجم صحاح ستہ) کی ضرورت ہے۔ اگر کسی صاحب کے پاس ہوں اور وہ فروخت کرنا چاہیں تو میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ احمد یار خان سیکرٹری انجمن اہل حدیث برانڈرتھ روڈ لاہور (پنجاب)

رفیق حج کی تلاش میرا ارادہ امسال ان شاء اللہ حج کو جانے کا ہے۔ اور رمضان شریف تمام مکہ شریف میں گذارنا چاہتا ہوں۔ جو پہلا جہاز ماہ شعبان میں جاوے گا اس میں جانے کا ارادہ ہے۔ براہ مہربانی اور صاحب بھی اگر اس سفر کو تیار ہوں تو مجھے مطلع کریں تاکہ سفر میں آرام رہے۔ (خان صاحب غلام جیلانی پنشنر تحصیلدار بنادار علاقہ آسیا محلہ غوائی خان)

دعوت مباہلہ مولوی محمد شریف و مولوی محمد بشیر صاحبان ساکنان کوٹلی لوہاراں مغربی چونکہ جماعت حقہ اہل حدیث کے خلاف ہمیشہ عوام میں نفرت و عناد پھیلاتے رہتے ہیں۔ اس لئے خاکسار نے ہر دو کو دعوت مباہلہ دی ہے۔ مضمون مباہلہ بذریعہ رجسٹری ان کو بھیج چکا ہوں جو وہ وصول بھی کر چکے ہیں۔ ناظرین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اہل حق کی مدد کرے۔

(خاکسار عبد العزیز ناگی کوٹلی لوہاراں مغربی سیالکوٹ)

دفع اشتباہ مدن پورہ۔ مولوی منشی محمد رحیم بخش صاحب اور عبد الشکور صاحب میں مکان و زمین کی بابت جو معاملہ و مقدمہ ہو رہا ہے۔ اس کے متعلق میں نے کسی کے پاس مراسلہ وغیرہ نہیں ارسال کیا۔ کوئی صاحب مجھ پر کسی قسم کا شبہ نہ رکھیں۔ واللہ ما اقول شہید۔ (عاصی محمد سلیمان طاہر منزل مدن پورہ گیا) ۱۳۔ اگست ۳۵ء

جداگانہ انتخابات کانگرس کوشش کر رہی ہے کہ کونسلوں اور اسمبلی وغیرہ میں انتخاب مشترک ہوا کرے یعنی فرقہ وار اختلاف کو ملکی معاملات میں دخل نہ ہو۔ جمہور مسلمان اس کے خلاف ہیں وہ چاہتے ہیں کہ انتخاب فرقہ واری حیثیت پر مبنی ہو۔ اس رسالہ میں جداگانہ انتخاب پر بحث کی ہے۔ کتابت طباعت اعلیٰ (مفت) پتہ:۔ خان بہادر حاجی رحیم بخش صاحب ۲ فرید کوٹ روڈ لاہور (پنجاب)

مسجد شہید گنج لاہور مسجد مذکور کا واقعہ ایک تاریخی واقعہ ہو رہا ہے۔ اس کتاب میں لاہوری مسلمانوں کی کارگذاری وغیرہ درج ہے۔ (مفت ہے)۔ پتہ۔ مخدوم مرید حسین سجادہ نشین بہاء الحق ملتان شہر

مولانا سیالکوٹی امرتسر میں عزیز ذکاء اللہ کے فرار کی خبر سن کر مولانا موصوف اس ہفتہ امرتسر تشریف لائے۔ بعد اسکے طباعت تفسیر فاتحہ میں کئی روز مشغول رہے۔ ان ایام میں تذکیر اور تدریس ترجمہ قرآن کا شغل رہا۔ جزاہم اللہ۔

حاجی عبد الرحمن صاحب بنارسی اور کانفرنس اہل حدیث جناب حاجی و حافظ عبد الرحمن صاحب بنارسی کے انتقال پر ملال سے بہت افسوس در رنج ہوا۔ آپ کے انتقال سے نہ محض جماعت اہل حدیث بنارس کو نقصان پہنچا بلکہ تمام ہندوستان کی جماعت اہلحدیث کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ خدا مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ مرحوم اور مرحوم کے خاندان کی سخاوت کی تعریف نہیں ہو سکتی۔ مرحوم حاتم زمانہ تھے اور آپ کا خاندان حاتم زمانہ کا خاندان تھا۔ الولد سر لابیہ کے مطابق ضرور ہے کہ مرحوم کے ورثا جناب مولوی عبد الاحد صاحب، مولوی عبد المتین صاحب و عبد الحق صاحب مرحوم کے سچے جانشین ہونگے۔ اس لئے میں بذریعہ اخبار ہذا مرحوم کے ورثا سے دو گذارشیں کرنی چاہتا ہوں۔ انگریزی اخباروں سے معلوم ہوا کہ مرحوم نے انتقال سے قبل پچاس ہزار روپے بنارس کے مسلم ہائی سکول کو عطا فرمائے ہیں۔ یہ کام بہت ضروری اور اچھا ہوا ہے۔ فجزاہ اللہ۔ لیکن گذارش یہ ہے کہ سرکاری قاعدے کے مطابق مسلم سکول بنارس کو اس پچاس ہزار کی رقم کے مل جانے کے بعد اتنی ہی رقم یو۔ پی گورنمنٹ دیگی تو کل رقم ایک لاکھ ہو گئی۔ (باقی بر صفحہ ۳۰ کالم ۳)

(۸۸۲) مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل قیمت ۲ر پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

لاہوری مسجد کے متعلق گورنمنٹ کا کیا قصور؟

مسجد شہید گنج کا واقعہ ہندوستان سے نکل کر تمام اسلامی دنیا میں پھیل چکا ہے۔ اسلامی دنیا بالاتفاق لاہور کے مسلمان لیڈروں کو اور حکومت پنجاب کو مورد عتاب بناتی ہے۔ حامیان حکومت حکومت کی طرف سے جواب دیتے ہیں کہ حکومت اس میں کیا کرتی جبکہ عدالت عالیہ کے فیصلے سے مسجد سکھوں کو مل چکی ہے۔ معترضین جواب الجواب میں کہتے ہیں کہ مسجد اگر سکھوں کی تھی تو سکھوں کی حمایت حکومت نے کیوں کی؟ مسلمانوں اور سکھوں کو باہمی فیصلہ کرنے دیتی۔ کیوں گوروں کی فوج کو درمیان میں حائل کر کے سکھوں کو مسجد گرانے میں آسانی پیدا کر دی۔ حامیان حکومت جواب دیتے ہیں کہ مسلمانوں اور سکھوں کو اگر چھوڑ دیا جاتا تو سخت کشت وخون ہوتا جس سے حکومت اپنے فرض (قیام امن) ادا کرنے میں قاصر رہتی۔ ہمارے نزدیک یہ جواب صحیح ہے۔ باوجود اس کے ہم حکومت کو ذمہ دار اور قصوروار جانتے ہیں جس کی دلیل اور تفصیل قابل غور ہے۔

عرصہ کئی سال کا ہوا کیکڑی ضلع اجمیر میں ایک مسجد میں نماز پڑھنے کے متعلق احناف اور اہل حدیث میں تکرار ہو کر مقدمات تک نوبت پہنچی۔ احناف اہل حدیث کو حق نماز نہ دیتے تھے۔ عدالت عالیہ تک اہل حدیث جیت گئے۔ تاہم وہاں کی پولیس اور حکام نے اہل حدیث کو مسجد میں نماز ادا کرنے کی اجازت نہ دی۔ آخر اہل حدیث کانفرنس کی طرف سے ایک وفد شملہ گیا جس کے تین ممبر تھے۔ حاجی عبدالغفار صاحب آف حاجی علی جان، حاجی بشیرالدین صاحب سوداگر، خاکسار ابوالوفاء۔ شملہ میں سر شفیع مرحوم کی وساطت سے راجپوتانہ کے اعلیٰ افسر سے ملے۔ ہزہائینس نواب صاحب لوہارو نے بھی وفد کی تائید فرمائی۔ وفد نے اچھی طرح اپنا سارا حال سنایا۔ افسر مذکور نے بڑی توجہ سے سب کچھ سن کر ہمدردی کا اظہار کیا۔ اور فرمایا کہ وہاں کے چیف کمشنر سے دریافت حال کروں گا کہ باوجود فیصلہ عدالت عالیہ کیوں اہل حدیث کو اجازت نہیں دی جاتی۔ صاحب موصوف کے دریافت کرنے پر وہاں کے اعلیٰ حاکم نے جواب دیا کہ فیصلہ عدالتی بے شک ایسا ہی ہے لیکن چونکہ فساد کا خطرہ ہے۔ اس لئے تا قیام امن اہل حدیث کو روک دیا گیا ہے۔

اس واقعہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ باوجود فیصلہ عدالت عالیہ کے حکومت عالیہ کو اندیشہ فساد کی صورت میں طاقت (یا ورا) حاصل ہے کہ فیصلہ عدالت عالیہ کو ملتوی کر دے اور یہ اختیار اس فیصلہ کو غلط نہیں قرار دیتا۔ بلکہ عارضی التوا ہوتا ہے جب تک حکومت کو قیام امن کا یقین نہ ہو۔

سوال یہ ہے کیا یہ اختیار حکومت راجپوتانہ ہی کو حاصل تھا۔ حکومت پنجاب کو نہیں۔ بیشک ہر صوبہ کے اعلیٰ افسر کو ہوتا ہے۔ پھر کیوں نہ حکومت پنجاب نے اس طاقت سے کام لیا۔ سکھوں کو حکم دیتی کہ باوجود فیصلہ عدالت کے مسجد کو بحال رکھو۔ کیونکہ فساد کا اندیشہ ہے۔ ہم ممبران کونسل اور اصحاب قانون کی تقریریں پڑھتے رہے۔ کسی صاحب نے حکومت کو اس طاقت کے استعمال کرنے کا مشورہ نہیں دیا۔ یا ہم نے نہیں پڑھا۔ بہرحال مشورہ دیا گیا یا نہ دیا گیا حکومت پنجاب نے اس خوفناک موقع کا اچھی طرح اندازہ نہیں کیا۔ یا کسی دوسری ناقابل ذکر حکمت عملی پر عمل کر کے اندیشہ فساد کو دل میں جگہ نہ دی۔ بہرحال جو کچھ بھی کیا تدبر اور تدبیر کے خلاف کیا ؎

رموز مملکت خویش خسروان دانند

ابی سینیا جبش کی حکومت

چونکہ اٹلی کی خفگی اور جنگی طیاری کی وجہ سے ابی سینیا کا بہت ذکر ہو رہا ہے۔ اس لئے ہم اپنے ناظرین تک ابی سینیا کا حال (ایک مسیحی رسالہ سے) نقل کر کے پہنچاتے ہیں۔

کاروبار لوگ جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے عموماً کم علم ہیں اور جو صاحب علم سمجھے جاتے ہیں وہ لال پری کے شیدا ہیں۔ عام قیاس سے ہر صاحب عقل اندازہ لگا سکتا ہے کہ یہ لوگ کس حد تک اس مد میں آ سکتے ہیں۔ جو خواندہ ہیں وہ سرکاری دفاتر میں کام کرتے ہیں اور باقی قریباً محکمہ جنگ کے ملازم۔ کیونکہ وہاں یورپین کافی سے زیادہ تعداد میں ہیں اور ہر ایک کے گھر میں کم از کم ایک دو خادموں کا ہونا لازمی امر ہے۔ ہمارے ہندوستانی بھائی بھی کافی ہیں۔ اگرچہ پنجابی صرف دس پندرہ کی تعداد میں ہونگے مگر گجراتی کافی ہیں۔ ان میں محمد علی اینڈ کو نمایاں طور پر شہرت رکھتے ہیں۔ یہی ایک فرم ہے جو ابی سینیا کے چپہ چپہ میں اپنی جائداد سکنی رکھتی ہے۔ ان کے سینکڑوں ملازم ہیں۔ لاکھوں روپیہ کا بیوپار کرتے ہیں۔ شہنشاہ تفری خاص خاص موقعوں پر ان کے ہاں جلوہ افروز ہو کر عزت بخشتے ہیں۔ ملک کی تجارت ہندوستانیوں اور یورپینوں کے ہاتھ میں ہے اور حبشی محض ان کے گھریلو نوکر ہیں یا کوئی اکا دکا شامت کا مارا ان کے کارندے کی حیثیت میں کام کرتا ہے۔

اب یہ لوگ کچھ نہ کچھ ہنر سیکھ رہے ہیں۔ کھڈی کا کام بھی کرتے ہیں۔ اور عموماً اپنے دوپٹے بنتے ہیں۔ درزی کے کام میں عام لوگ دلچسپی لے رہے ہیں اور عدیس بابا میں جابجا سنگر سوئنگ مشین پاؤں سے چلانے والی نظر آنے لگی ہے۔ یہ مشین اقساط پر خرید کر کے گذارہ کرتے ہیں۔ یا کوئی مالدار چند ایک مشین خرید کر کچھ درزی ملازم رکھ لیتا ہے۔ عدیس بابا میں ایک خاص جگہ ہے جہاں یہ لوگ مشین چلاتے اور کپڑا سیتے ہیں۔ یہ جگہ بھی اچھی دلچسپ ہے کیونکہ مشینوں کی آواز ایک اچھی فیکٹری کی مشینوں کی آواز سے مشابہ ہوتی ہے۔

ترکھان اور لوہار بھی مل جاتے ہیں۔ کام کی کچھ نہ پوچھئے کہ آیا ہماری تسلی کے مطابق کر سکتے ہیں یا نہیں البتہ وہ حبشی عقل کو ضرور استعمال میں لا رہے ہیں۔ اسی طرح معمار بھی دستیاب ہو جاتے ہیں۔ یوں تو وہاں ہر ایک

مسدس حالی. خواجہ الطاف حسین حالی کی مشہور تصنیف. قیمت ۱۲ ... نمبر اہلحدیث امرتسر (۸۸۳)

قسم کا آدمی مل جاتا ہے۔ کمی کسی چیز کی بھی نہیں۔ لوہار اپنی بھٹی گرم کرکے کیل ڈیل ٹھونک لیتا ہے اور سب کی حسب منشا کام چلا کر کیمیکل انجینئر بن بیٹھتا ہے ترکھان بھی کسی حبشی دروازہ کے کواڑ کو چھیل کر مونچھوں پر تاؤ دے لیتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک اعلیٰ استاد ہے۔ یہی دوسرے پیشہ وروں کا حال ہے۔ البتہ کسی حبشی آدمی کو موچی کا کام کرتے نہیں دیکھا بلکہ غیر ملکی ارمنی اور یونانی ان کی یہ کمی پوری کر رہے ہیں اور خوب منافع لیتے ہیں۔

اب رہا یہ سوال کہ ان کی زندگی کا دارومدار کس چیز پر ہے جبکہ تجارت اغیار کے ہاتھوں میں ہے اور نیز تجارت بھی تبھی قائم ہو سکتی ہے جب مختلف ملکوں کی اشیا کا باہم تبادلہ ہو۔ ضروری ہے کہ یہ ملک بھی کچھ نہ کچھ برآمد کرتا ہو۔ چونکہ ملک میں بارش کافی سے زیادہ ہوتی ہے زمین نہایت ہی زرخیز ہے۔ اس لئے لوگ اپنے اپنے گھروں میں مکی اور دیگر اشیاء مثلاً سرخ مرچ یا کوئی سبز ترکاری بو دیتے ہیں۔ صرف ان کو اپنے ہاتھ سے ایک دفعہ زمین کے اوپر کی مٹی کو نیچے اور نیچے والی کو اوپر کرنا پڑتا ہے۔ پھر بیج بکھیر دیتے ہیں۔ پھر نہ پانی کی ضرورت اور نہ کسی دیگر امر کا خیال۔ وقت مقررہ پر امید سے زیادہ پھل مل جاتا ہے۔ اور یہ لوگ کچھ گذارہ کے لئے حاصل کر لیتے ہیں۔

اندرون ملک میں ایک ایک آدمی کے پاس سینکڑوں کی تعداد میں صرف گائے بیل ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ بھیڑ بکریاں بھی ہوتی ہیں۔ مال مویشی کے لئے قدرت خود ہی کافی سے زیادہ خوراک کا بندوبست کر دیتی ہے۔ جانور خوب موٹے تازے دیکھنے میں آتے ہیں۔ یہ لوگ گھی بنا کر بڑے بڑے مقامات کی طرف بھیج دیتے ہیں۔ جس طرح ہمارے ہاں دیہات میں کمائے ہوئے چمڑہ کی مشکوں میں پانی بھرا جاتا ہے۔ اسی طرح کی مشکوں میں یہ لوگ گھی کو بھر رکھتے ہیں مگر فرق یہ ہے کہ یہ چمڑا اچھی طرح کمایا ہوا نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ گھی میں ایک خاص قسم کی بو آتی ہے۔ یورپین لوگ تو عموماً چربی اور تیل وغیرہ کھانے میں استعمال کرتے ہیں مگر ہندوستانی اس گھی کو خوب گرم اور تقطیر کرکے استعمال میں لاتے ہیں۔ خاصکر آڈل قوم کا گھی ابی سینیا میں مشہور ہے۔ اس قوم کا ذکر آئندہ کسی صفحہ پہ آئیگا

چونکہ گائے بیل کا گوشت بہت ہی زیادہ کھایا جاتا ہے اور یہ جانور جن کو حلال کیا جاتا ہے اس قدر موٹے تازے ہوتے ہیں کہ ان کے چمڑے کی مانگ دیگر ممالک میں بہت ہوتی ہے۔ یورپین یہاں کا چمڑہ یورپ کی منڈیوں میں بھیجتے ہیں۔

غیر ممالک کے لوگ چونکہ کافی سے زیادہ سکونت پذیر ہیں۔ ان کی روزانہ ضروریات کی اشیاء بھی ملک میں درآمد ہوتی رہتی ہیں جس پہ گورنمنٹ قیمت کے مساوی بلکہ زیادہ محصول لگاتی ہے۔ مثلاً جس چیز کی قیمت جبوتی میں ایک روپیہ ہو وہ عدیس ابابا میں دو بلکہ سوا دو روپیہ میں بکے گی۔

جو چیز سب سے زیادہ برآمد ہوتی ہے وہ یہاں کی کافی ہے۔ اب یہ چیز ملک کے ہر حصہ میں کاشت کی جاتی ہے۔ اول اول ابی سینیا کے صوبہ کافا کی پیداوار رہتی اور اس نے اپنا نام بھی اپنی جائے پیدائش سے حاصل کیا۔ جتنی ملک ابی سینیا میں کاشت کی جاتی ہے۔ شائد ہی کسی اور ملک میں ہوتی ہو۔ یہ تمام دنیا میں مشہور ہو چکی اور تمام یورپ کو یہاں سے بھیجی جاتی ہے۔ ابی سینیا سے صرف چمڑا، کافی، اور قدرے گھی ہی برآمد ہوتے ہیں۔ باقی تمام اشیاء کی نمک سے لیکر سوئی تاگے تک اس ملک میں درآمد ہوتی ہے۔

پیداوار چونکہ زمین نہایت ہی زرخیز ہے اس لئے ہر قسم کی پیداوار خواہ تھوڑی مقدار میں ہو یا زیادہ دیکھنے میں آتی ہے۔ ان اشیاء سے ملک کی آب وہوا کا اندازہ بھی کیا جا سکتا ہے کیونکہ زمین کی زرخیزی کے علاوہ آب وہوا کا اثر نباتات پر بہت ہوتا ہے زمین کی زرخیزی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ بارش ہونے سے زمین جب گیلی یا نمدار ہو جاتی ہے تو چلنا بالکل محال معلوم ہو جاتا ہے یعنی زمین اس قدر لیسدار ہے کہ پاؤں اٹھانا مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ اٹھانے سے پاؤں ایک ایک سیر بوجھل ہو جاتے ہیں۔ مگر افسوس لوگ اس قدر کاہل ہیں کہ قدرت کی سب نعمتوں سے خود کو محروم کئے جا رہے ہیں۔ اگر لوگ محنتی اور جفاکش ہوں تو دیگر ممالک سے زیادہ مالدار ہو سکتے ہیں۔ معدنیات بھی ہر قسم کی پائی جاتی ہیں مگر ان سے ابھی ملک حبش کے باشندے فائدہ اٹھانے سے قاصر ہیں۔ کیونکہ ان کا دائرہ علم جیسا کہ مذکور ہو چکا بہت تنگ ہے پھر دوسرے یہ کسی غیر قوم کے آدمی پر اعتبار نہیں کرتے کہ وہ ان کے لئے ایسے کام کرے۔

نباتات میں سے یہ اشیاء میرے اپنے دیکھنے میں آئی ہیں۔ گندم۔ جو۔ نخود۔ مکی۔ مونگ۔ ماش۔ مٹر۔ توریا۔ تل۔ سبز ترکاری۔ قریباً ہر قسم نیشکر۔ روئی اور پھل بھی مختلف اقسام کے جو یہاں ہوتے ہیں۔ جن میں کیلا اور ایک قسم کا مالٹا بافراط ملتے ہیں۔ زمین روئی کے اس قدر قابل ہے کہ احاطہ بمبئی اور برار کی زمینوں کو مات کر رہی ہے بالکل کالی سیاہ۔ مگر ایک یورپین نے گورنمنٹ سے واحد اجارہ لے رکھا ہے۔ نہ ہی وہ خود کاشت کرتا ہے اور نہ ہی زیر شرائط کوئی اور کاشت کرنے کا حق رکھتا ہے۔ اگر کوئی پوشیدہ طور پہ کرے تو مجرم گردانا جاتا ہے۔" (المائدہ۔ لاہور)

انجمن تبلیغ الاسلام خانپور ۱۹۳۵ء سے تاحال تبلیغ و تدریس کا کام نہایت جانفشانی سے کر رہی ہے۔ اس انجمن نے مرزائیت کے خلاف بڑے بڑے نو دس جلسے متفرق دیہات اور قصبات میں کئے اور آمدہ مبلغین قادیانیوں کے مختلف دلائل اور دعاوی پر مکمل بحث کرکے عوام کو اس فتنہ سے خبردار کیا۔ تمام دیہات اور قصبات ملحقہ میں اس انجمن کا بہت فیض پہنچ رہا ہے اور لوگ بدرسموں اور بدعقائد سے بھی تائب ہو رہے ہیں اس لئے ایسے علاقہ میں اس انجمن کا قیام بہت ضروری ہے۔ چونکہ آج کل انجمن کی مالی حالت بہت خراب ہو رہی ہے۔ سب احباب خیر صدقات اور مال زکوٰۃ سے ضرور اسکی مدد فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

(... انجمن تبلیغ الاسلام خانپور ...)

حبش کے مسلمانوں کی موجودہ حالت پر (۸۸۳) تبصرہ ... (اخبار اہلحدیث امرتسر)

ہیضہ اچانک آتا ہے

اور بعض اوقات طبی امداد حاصل کرنے کا موقع نہیں دیتا لہذا

رجسٹرڈ

"امرت دھارا"

کی ایک شیشی ہمیشہ اپنے پاس جیب میں رکھئے۔ جو کہ مصیبت کے وقت آپ کی یا آپ کے لواحقین کی بہترین اور فوری امداد ثابت ہوگی!

امرت دھارا قریباً تمام وبائی امراض کے لئے بہترین حفظ ماتقدم اور صحت بخش دوا ہے

اس موسم میں معدہ کی عام امراض اور خانگی تکالیف کی ایک ہی دوا ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ۔ نمونہ کی شیشی آٹھ آنہ

احتیاط } نقلوں سے بچو! کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں دھوکہ دیکر دکھ و تشویش کو بڑھادینگی صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو!

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:- امرت دھارا ۲۳ لاہور

المشتہر

مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ

اکسیر ہاضمہ ۲۹ع۔ اس کا اشتہار آپ حضرات پہلے بہت ہی بار پڑھ چکے ہیں کہ اسکے کیا کیا فوائد ہیں۔ اس لئے لمبا چوڑا اشتہار لکھنے کی ضرورت نہیں مگر پھر بھی یہاں دو ایک لفظ لکھ دیتے ہیں اسکے استعمال سے صحت قائم رہتی اور بیماریوں سے نجات ملتی ہے مثلاً بدہضمی، نفخ کا ہوجانا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی جانا، کھانا ہضم نہ ہونا، طبیعت کا خوش نہ رہنا وغیرہ۔ قیمت بلحاظ فوائد کے بہت ہی کم۔ فی ڈبیہ عہ۔ محصول ۵ر

اکسیر موتی دانت۔ دانتوں کی بیماریوں کو دور کرکے نہایت ہی سفید میل کچیل سے صاف موتیوں کیطرح چمکیلے کردینا اسکا ایک معمولی کام ہے۔ قیمت صرف فی ڈبیہ ۸ر محصول ۵ر

پتہ:- **اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر**

سرمہ نور العین ۱/۲۵

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ بینگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

مینجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

مسیحائی گوہر طب۔ کم خرچ بالانشین نسخہ جات۔ قیمت ۸ر۔ پتہ:- مینجر اہلحدیث امرتسر

مومیائی ۴۹/۱۵

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق۔ دمہ، کھانسی۔ ریزش بکثرت سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ ۳ے۔ پاؤ بھر ۱۲ے مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔ (۸۸۵)

تازہ ترین شہادات

جناب ایم عبد الحق صاحب پیور "پشتر" آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوا کر اپنے ایک دوست کو استعمال کرنے کے لئے دی تھی۔ خدا کے فضل سے فائدہ ہوا۔ ایک چھٹانک ارسال کریں۔ (۱۰ جولائی ۳۵ء)

جناب ایم ضمیر الدین احمد صاحب دربھنگہ۔ آپ کے ہاں سے کئی ایک بار مومیائی منگوائی بہت ہی مفید ثابت ہوئی۔ دو چھٹانک اور بھیج دیں۔ (رقم ۶ اگست ۱۹۳۵ء)

جناب حافظ سید عبد الرزاق صاحب تولا پور۔ "مومیائی کے استعمال سے مجھ کو فائدہ ہے۔ ایک چھٹانک اور ارسال کریں"۔ (۱۴ اگست ۳۵ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:-

حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

ahmadimuslim.de

۴۶/۵۱

تمام دنیا میں بے مثل
سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر
مشکوۃ مترجم ومحشی

اُردو کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بے نظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

ہر خاص وعام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلا نو ایجاد رجسٹرڈ　۳۶/۱۲

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج وکمزوری۔ جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کردے اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے طیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہوجاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلا سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہوچکے ہیں۔ اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد "حب مقوی باہ" بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے۔ اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔ قیمت ایک بکس تین روپے آٹھ آنے (سیٹ)

پتہ:- **ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ**

فائدہ مند بیمہ رجسٹرڈ ۴۳/۲۵ عہ ۱۷۵۷

آپ کا کل سرمایہ محفوظ، کم لاگت سے کثیر فائدہ خود حاصل کیجئے آل اولاد عزیز دوست کو فائدہ پہنچائیے۔ دونوں جہاں میں نفع ہوگا۔ باریک تحریر کی لکھائی پڑھائی، تیز روشنی کی چمک، دھوپ کی تپش، پتھر کے کوئلہ کے دھوئیں سے طرح طرح کے بکثرت امراض آنکھوں میں پیدا ہوجاتے ہیں فی صدی کی چشمہ لگانے پر مجبور ہوتے ہیں ضعف بصارت، دھے دگرو نوس، ڈھلکہ، نزلہ، ناخونہ، رتوندی، سوزش وغیرہ وغیرہ کی عام شکائتیں دیکھنے سننے میں آتی ہیں۔ ایسے تمام امراض چشم کے واسطے ایک آئی پوڈر ایجاد ہوا جس کو ۲۵ سال متواتر تجربہ کیا گیا جو اکسیر ولاثانی اور نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ بڑے بڑے نامی ڈاکٹروں، حکیموں، ویدوں، رؤسا اور عہدہ داروں کی سندوں کے علاوہ بہترین سند یہ ہے کہ نمونہ مفت بلا صرفہ منگوا کر آزمائیے ممکن نہیں کہ بعد تجربہ آپ قیمتاً نہ منگوائیں۔ سینکڑوں روپیہ کی ادویات سے جو فائدہ نہ ہوتا ہو اس سفوف سے ہوگا۔ یقین آنکھوں کا بیمہ ہے۔ آئی پوڈر لگانے والا کبھی آنکھوں کی بیماری میں مبتلا نہیں ہوتا۔ قیمت فی پیکٹ صرف عہ جو آنکھ جیسی نعمت کے واسطے گراں نہیں۔

پتہ:- **منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی**

ثنائی پاکٹ بک مجلد

مصنفہ حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالی امرتسری

اس میں تمام مذاہب (آریہ، عیسائی، بہائی، مرزائی، شیعہ، نیچری، دہریہ، منکرین نبوت، سکھ، بت پرست وغیرہ) پر عالمانہ انداز میں تنقید کی گئی ہے۔ اور ہر ایک مذہب کی تردید میں بھی دو دو تین تین دلائل دیئے گئے ہیں۔ غرضیکہ ایک قابل دید چیز ہے پاکٹ سائز ہے۔ قیمت صرف ۶/ علاوہ محصول

(منگوانے کا پتہ)

دفتر اہلحدیث امرتسر

(تصانیف مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب)

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن
(بزبان عربی، بڑی)

شان وشوکت اور حسن منظر سے مقبول خاص وعام ہوچکی ہے تفسیر مذکور جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے۔ بہت پسند فرمائی ہے مفسرین کا متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ کاغذ مصری۔ قیمت للعہ

تفسیر ثنائی
(اُردو) یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے جس میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ترجمہ ہے۔ دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے۔ اس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی آٹھوں جلدیں طبع ہوکر بعض مکرر سہ کرر بھی چھپی ہیں۔

جلد اول۔ سورہ فاتحہ وسورہ بقرہ۔
جلد ثانی۔ سورہ آل عمران ونساء
جلد ثالث۔ سورہ مائدہ۔ انعام۔ اعراف۔
جلد رابع۔ از انفال تا سورہ بنی اسرائیل
جلد خامس۔ از بنی اسرائیل تا سورہ شعراء
جلد ششم۔ از شعرا تا صفّٰت۔
جلد ہفتم۔ از صفّٰت تا سورہ نجم۔
جلد ہشتم۔ از سورہ قمر تا سورہ والناس۔

نوٹ:- قیمت فی جلد علیحدہ علیحدہ دو روپے اور پورا سٹ ایک وقت خریدنے والے سے عہ۱۲ روپے لئے جائینگے۔

تفسیر بیان الفرقان علیٰ علم البیان
(عربی زبان)

میں ہے۔ شروع میں مقدمہ درج ہے جسمیں علم معانی، علم بیان وغیرہ کی اصطلاحات درج کی گئی ہیں اور تفسیر میں بھی جہاں کہیں ان اصطلاحات کا ذکر ہے انکے نمبر دیدیئے ہیں تاکہ قاری ورق الٹ کر فوراً دیکھ سکے۔ بالفعل سورہ فاتحہ وبقرہ کی تفسیر شائع کی گئی ہے۔ قیمت ۱۲/

پتہ:- **دفتر اہلحدیث امرتسر**

ahmadimuslim.de

سفر حج کو جانے سے پہلے کتب ذیل کا مطالعہ ضروری ہے

مسائل حج } اس کتاب کے شروع میں مسائل حج مفصل طور پر دئیے گئے ہیں۔ اس کے بعد فضائل حج کا باب ہے۔ جبمیں سفر حج کی ہدایات وغیرہ ہیں۔ روانگی، داخلہ مکہ، داخلہ حرم، طواف وغیرہ اور ان مراسم میں دعائیں وغیرہ سب کا استقصاء ہے۔ پانچ نقشے بھی ہیں جو بہت ہی مفید ہیں ہر حاجی کو جو حج کا قصد کرتا ہے اس کتاب کا اپنے پاس رکھنا از بس ضروری ہے۔ ان کی ہدایتوں پر عمل کرنے سے اس کے سفر طویل کی بہت سی تکالیف و مصائب کم ہو جائیں گی اور وہ اس دور دراز سفر پر اس طرح جائیگا گویا تمام راستوں اور حالات کو جانتا ہے۔ مصنفہ مولانا احمد اللہ صاحب امرتسری۔ قیمت ۵ر

عربی بول چال } مصنفہ حافظ عبد الرحمٰن صاحب امرتسری۔ جو عربی زبان سیکھنے، عربی اخبارات پڑھنے اور عربی میں خط و کتابت کرنے کے واسطے فائدہ مند ہے۔ مع مفصل فرہنگ دو ہزار سے زائد الفاظ جدیدہ جو آج کل مصر و شام میں مستعمل ہیں۔ قیمت حصہ اول ۱۲ر حصہ دوم ۱۲ر

تاریخ الحرمین الشریفین } اس کتاب کی اصل خوبیاں اگرچہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں لیکن جس ترتیب و جامعیت کے ساتھ تمام تاریخی، تمدنی، سیاسی، اور مذہبی حالات و مقامات کا استقصار کیا گیا ہے۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے حالات جس خوبی سے اس میں لکھے گئے ہیں وہ آپ کو کسی دوسری کتاب میں نہیں ملیں گے کتاب ہذا میں تمام راستوں اور حرم ہائے محترم کے خاکے مشہور مناظر کے فوٹو اور عرب شریف کا رنگین نقشہ بھی دیا گیا ہے۔ قیمت ۸؍

نجد و حجاز } مولفہ علامہ سید محمد رشید رضا مصری ایڈیٹر "المنار"۔ ترجمہ مولانا عبد الرحیم صاحب پشاوری۔ نجد کی تاریخ، نجدی قوم کے عادات و خصائل ان کی مذہبی حیثیت و حالت، سلطان عبد العزیز بن عبد الرحمٰن کے سوانح، شریف حسین کی غداری، اس کی اور اس کے بیٹوں کی کفر دوستی آویزش نجد و حجاز کے حقیقی اسباب اور دوسرے متعلقہ مسائل کو نہایت خوبی و جامعیت اور حسن ترتیب کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۲؍

سفرنامہ حجاز } مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم۔ جبمیں حرمین پاک کی ہر چیز اور ہر مقام کی صحیح تاریخ مناسک حج کا دلچسپ بیان، فرضیت حج کے عقلی دلائل، معلومات صحیحہ کا ذخیرہ، اقوام عرب کے حالات مع نقشہ جات درج ہیں۔ قیمت ۱۲؍

یاد حبیب کو تازہ رکھنے والی کتب

شمائل ترمذی مترجم اُردو } یہ کتاب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق حسنہ کا بہترین مجموعہ ہے حدیث کی عربی عبارات جلی با اعراب لکھی گئی ہیں۔ ترجمہ بین السطور ہے۔ ترجمہ سلیس اردو میں ہے۔ یہ کتاب آپ کی صورت، سیرت، مہر نبوت، بالوں کی سفیدی، سیاہی، خضاب، کنگھی، سرمہ، موزے، نعلین، انگشتری، تلوار، زرہ، خود، عمامہ، کلاہ، تہبند، طرز معاش، رفتار، گفتار، نشست برخاست، عصا وغیرہ پر سہارا لینا، کھانا، پینا، خوشبو لگانا، پہننا، خوش طبعی، حسن سلوک، قصص و حکایات، سونا اور جاگنا، نماز، تہجد، سنت و نوافل، روزہ، تلاوت قرآن، تواضع، حیا، علاج، روٹی، سالن، پانی، برتن، میوہ، سونے اور کھانے کے بعد دعائیں پڑھنا، ہاتھ منہ دھونا، وفات، ترکہ وغیرہ وغیرہ مضامین پر مشتمل ہے۔ قیمت ۱۴ر

پیارے نبی کے پیارے اخلاق } اس کتاب میں حضرت رسول اکرمؐ کے بے نظیر اخلاق و محاسن کا بیان تفصیل وار لکھا گیا ہے۔ حضور کے حسن خلق، خلق خدا سے ہمدردی، عدل و انصاف، صداقت و امانت، ایفائے عہد، صبر و استقلال عفو و رحم، دشمنوں سے حسن سلوک اور لطف و کرم، جنگ کے قیدیوں سے نیک برتاؤ، آپ کے بلند پایہ اخلاق سے متاثر ہو کر مخالفین کا آخر کار خود بخود اسلام میں داخل ہو جانا۔ غیر مسلموں سے رواداری اور حسن سلوک، شفقت و نرمی، تواضع و انکسار، زہد و قناعت اور سخاوت و بہادری کے چیدہ چیدہ واقعات لکھے گئے ہیں۔ قیمت ۶ر

رحمۃ للعالمین } نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر یہ کتاب مستند اور صحیح روایات سے قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم پٹیالوی نے مرتب و مدون کی ہے۔ اس کے متعلق محدثین، مورخین، علماء، وغیرہ کا اتفاق ہے کہ اس سے بہتر کتاب سیرت نبوی پر کسی زبان میں نہیں ہوئی۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ علیگڈھ اور جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن کے نصاب میں داخل ہے۔ کتابت، طباعت اور کاغذ بہت اعلے ہے۔ قیمت جلد اول ؎۔ جلد دوم ؎۔ سوم ؎۔

سیرت ابن ہشام } آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام سوانحعمری میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ علامہ ابو محمد عبد الملک نے اصل کتاب عربی زبان میں لکھی تھی۔ اردو خوان احباب کی خیافت طبع کے لئے با محاورہ سلیس اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ حضور صلعم کے

(۸۸۷)

شجرہ نسب سے شروع کر کے تا وصال حق تمام کی دینی غزوات [illegible] کو مفصل طور پر قلم بند کیا ہے۔ صحت واقعات کو خاص طور پر ملحوظ [illegible] ہے۔ ضخامت ۵۱۲ صفحات۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت [illegible]

خاتم الانبیاء } مسمی بہ اوجز السیر لخیر البشر۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی [illegible] جامع سوانح عمری۔ سیرت کی نہایت مستند کتب زاد المعاد، ابن ہشام، حلبیہ، سرور المحزون، درس السیرہ وغیرہ سے سلیس اردو میں جمع کی گئی ہے۔ ان مشہور اوہام کا بھی جواب دیا گیا ہے۔ جو مخالفین اپنی کور باطنی سے آفتاب نبوت پر کیا کرتے ہیں۔ قیمت ۱۰ار

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب } مؤلفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔
آنحضرت صلعم کے حالات پیدائش سے لیکر تا وفات کل واقعات وجملہ سیرو معجزات خصوصاً واقعہ معراج حضرت مولانا نے نہایت ہی عالمانہ ومحققانہ انداز سے قلمبند کیا ہے، کتابت، طباعت اعلیٰ ضخامت ۲۰۰ صفحات قیمت ۱۲ر

پیارے نبی کے پیارے حالات
مؤلفہ مولانا فیروزالدین صاحب ڈسکوی۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے جو ایک طرح پر قرآن مجید کی تفسیر اور تمام آسمانی کتابوں کا لب لباب ہے۔ گزشتہ آسمانی کتابوں میں جس قدر پیشگوئیاں اسلام اور رسول خدا کی نسبت موجود ہیں ان میں سے بکثرت اس کتاب میں درج کی گئی ہیں۔ جس سے مومن کا ایمان خدا اور رسول پر ایسا مستحکم ہو جاتا ہے کہ پھر عمر بھر کسی کے بہکانے سے متزلزل نہیں ہو سکتا کتاب ہذا کی پہلی جلد میں آنحضرت سے پہلے انبیاء کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے اور تیسری جلد میں علاوہ حالات نبوی کے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق وغیرہ کی فلاسفی بہت عمدہ پیرایہ میں بیان کی گئی ہے سائز ۲۰×۲۶ ضخامت جلد اول ۳۲۵ صفحات۔ قیمت ۱۲ار جلد دوم ۳۲۰ صفحات قیمت ۱۲ار۔ جلد سوم ۱۲ار ضخامت ۳۰۴ صفحات۔ قیمت ہر سہ حصہ دو روپے چار آنے (۴ر ۲) نوٹ۔ پہلے اس کتاب کی قیمت فی حصہ ۱ر۸ تھی۔ مگر اب فی حصہ ۱۲ار ہے۔

ہمارے رسول } آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آسان اور مختصر حالات زندگی۔ بچوں کے لئے خاص طور پر مفید ہے۔ کتابت طباعت دیدہ زیب۔ قیمت ۵ر

مہر نبوت } بچوں کے لئے سیرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مختصر حالات۔ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت ۳ر

حیات مسنونہ } مسلمان کا اعلیٰ معراج کمال یہ ہے کہ اس کی زندگی مطابق سنت نبویہ ہو۔ اسی مقصد کو ملحوظ رکھ کر حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ نے تصنیف فرمائی ہے جو اس لائق ہے کہ عزیز احباب اور انجمن ہائے اہل حدیث اس کتاب کو عام لوگوں میں تقسیم کرائیں۔ قیمت فی نسخہ ۳ر۔ فی صدی بغرض تقسیم دس روپیہ عللہ

خصائل النبی } ترجمہ شمائل ترمذی۔ حضور پر نور کے اخلاق شریفہ کا مختصر بیان۔ بچوں کے لئے مفید ہے۔ قیمت ۱ر

المرقات فی احکام الصلوٰۃ } مصنفہ مولوی عبدالجبار صاحب ابن مولوی محمد جمال صاحب جس میں نماز کے اقسام، شرائط، فرائض اور دیگر ضروری مسائل نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ کتابت، طباعت وغیرہ عمدہ، ضخامت ۹۲ صفحات، سائز ۲۰×۲۶ قیمت ۶ر

نماز کامل } مرتبہ ابو سعید عبدالعزیز مدرس مدرسہ دار الحدیث لودیانہ۔ جسمیں [illegible] کے متعلقہ اذکار و ادعیہ ماثورہ وغیرہ درج ہیں۔ کتابت، طباعت [illegible] قیمت ۱ر
محصول ڈاک بذمہ [illegible] ہوگا۔
(منگوانے کا پتہ)
[illegible] اہلحدیث امرتسر

پیروی صحابیات
مسلمان مردوں اور عورتوں، سب کے لئے دین کے کاموں میں صحابہ کرام سب سے اچھا نمونہ ہیں۔ مردوں کو صحابہ کا نمونہ اچھی طرح معلوم ہو سکتا ہے البتہ عورتوں کو اس کی کمی تھی۔ مولوی عبدالکریم فیروزپوری نے اس کتاب میں صحابیات (صحابہ کرام کی بیویوں) کے حالات پنجابی زبان میں نظم کئے ہیں۔ پنجابی جاننے والی عورتوں کے لئے یہ کتاب بہت مفید ہے۔ قیمت ۸ر

فتنہ خلق قرآن } وہ قابلقدر اور شاندار مباحثہ جو مسئلہ خلق قرآن پر خلیفہ مامون رشید کے دربار میں امام عبدالعزیز کی اور حکومت وقت کے علماء کے مابین ہوا تھا۔ جس میں امام ممدوح کو عظیم الشان کامیابی ہوئی تھی۔ قیمت چھ آنے
نوٹ :۔ محصول ڈاک سب کتابوں کا بذمہ خریدار ہوگا۔
منگوانے کا پتہ :۔

دفتر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۴۶

اہلحدیث

[illegible] ترکت فیکم امرین [illegible] کتاب اللہ و سنتی — قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم — اخبار — امرتسر

مسئول مدیر — ابوالوفا ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـــہ

رؤسا وجاگیرداران سے " للعـــہ

عام خریداران سے " للعـــہ

" " ششماہی ۲ــہ

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - - - ۲ــہ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

67543

خوبی اسلام

(از برق سخن مولوی محمد یعقوب صاحب برقؔ بیابوری عظیم آبادی)

ذرہ اس انجمن کی سمت آکر دیکھتے جاؤ
نگاہِ غور سے دلچسپ منظر دیکھتے جاؤ
عجب نقشہ ہے اس محفل کا آکر دیکھتے جاؤ
توجہ چاہئے پہلے پہل اسلام کی جانب
ضیا بارِ محفل کہہ رہی ہے اہل محفل سے
اسے میں رات دن دیکھا کروں بس یہ تمنا ہے
نئے سرے چمک اٹھے گا دل میں نورِ ایمانی
غرض موضوع، مطلب اسکا واضح اور روشن ہے

یہاں آئے ہیں کیا کیا اہلِ جوہر دیکھتے جاؤ
گلِ تر، رنگِ شمشاد وصنوبر دیکھتے جاؤ
نظر آتا ہے یہ بہتر سے بہتر دیکھتے جاؤ
پھر اس کی شانِ اعلیٰ شانِ برتر دیکھتے جاؤ
زمانہ ہوگیا حیران وششدر دیکھتے جاؤ
یہ مجھ سے کہہ رہا ہے پیارا منظر دیکھتے جاؤ
جھلک اٹھیگا بس قلب مکدر دیکھتے جاؤ
مکمل اب نہ ہو انسان کیونکر دیکھتے جاؤ

جہاں جانچو جہاں پرکھو وہاں اسلام کا جلوہ
نہ ہو اس کا یقیں تاریخ اٹھا کر دیکھتے جاؤ

فہرست مضامین

لمعات برق (خوبی اسلام) - - - صـ۱
انتخاب الاخبار - - - - صـ۲
وہابیت پر بہتان - - - - صـ۳
پیر جماعت علی شاہ صاحب - - - صـ۳
جمعیت تبلیغ اہل حدیث پنجاب - - - صـ۵
عبدالحق بخشۃ احمدی سے (قادیانی مشن) صـ۶
کذب قادیانی اڈیٹر فاروق کی زبانی - صـ۷
مذاکرہ علمیہ صـ۸ - وید درشن - - - صـ۸
قرآن اور سیاست - - - - صـ۹
گور پرستی کی حقیقت صـ۱۰ شرکیہ دم جھاڑا صـ۱۱
اکمل البیان صـ۱۲ صـ۱۳
متفرقات صـ۱۳ مکی مطلع صـ۱۵ اشتہارات صـ۱۶ تا ۲۰

تقویۃ الایمان مکمل۔ مصنفہ مولانا اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ۔ جس میں تذکیر الاخوان، رسالہ حارق الاشرار، رسالہ راہ سنت وخط مولانا صاحب موصوف و فتوے

انتخاب الاخبار

مقامی حالات امرتسر میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے گرمی پھر تیز ہوگئی ہے۔ ناظرین بارش کے لئے دعا کریں۔ رات کو پچھلے پہر کسی قدر خنکی ہوجاتی ہے۔ نو آبادیات مثلاً دائم گنج، شریف پورہ اور خاص شہر میں کئی ایک محلوں میں ہیضہ کے کیس ہوگئے۔ بلدیہ کے محکمہ پیدائش و اموات کی رپورٹ ۴ تا ۷ ستمبر مظہر ہے کہ ان ایام میں ۱۸۲ بچے پیدا ہوئے اور ۱۳۹ اموات واقع ہوئیں جس میں ۱۱ اموات مرض ہیضہ سے ہوئیں۔ محکمہ حفظان صحت کی طرف سے ہیضہ کے انسداد کی طرف بہت توجہ دی جارہی ہے دائم گنج میں میڈیکل کیمپ بھی لگائے گئے ہیں۔

——— لاہور کے چھ مسلم اصحاب اور ایک خاتون کی طرف سے گوردوارہ پربندھک کمیٹی امرتسر کے نام دو معزز قانون دانوں کی طرف سے ایک ماہ کا میعادی نوٹس دیا گیا ہے کہ وہ مسجد شہید گنج لاہور سے جلد از جلد دست بردار ہوجائیں ورنہ بعد میعاد قانونی چارہ جوئی کی جائے گی۔

——— روزنامہ "احسان" لاہور کی ایک ہزار کی ضمانت حکومت پنجاب نے ضبط کرلی ہوئی ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ روزنامہ مذکور سے تین ہزار کی ضمانت مزید طلب کی گئی ہے۔

——— بیس ستمبر کو تمام ہندوستان میں "یوم مسجد شہید گنج" منایا جائے گا۔

——— ایبٹ آباد میں بم پھٹ جانے سے دو انگریز اور دو ہندوستانی افسر ہلاک اور ۶ انگریز اور ۲۴ ہندوستانی مجروح ہوئے۔ آگ لگ جانے سے وہ ہوائی جہاز بالکل راکھ ہوگئے۔

——— امرتسر سے فرنٹیئر میل ٹرین سے اکتیس ہزار روپے کا سونا چرانے کے الزام میں سات پٹھانوں پر مقدمہ دائر تھا ان پر فرد جرم عائد کردی گئی ہے۔

——— پنجاب کونسل میں مولوی مظہر علی اظہر و خواجہ محمد یوسف صاحبان رزولیوشن پیش کرنے والے ہیں کہ پنجاب کے جن اضلاع میں ایکٹ اسلحہ کے ماتحت تلوار رکھنے کی ممانعت ہے وہاں سے وہ پابندی ہٹادی جائے۔

——— کوئٹہ میں ۳ ستمبر کو پھر زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔

——— پنڈت جواہر لال نہرو کی اہلیہ بیڈن ویلز سینی ٹوریم (جرمنی) میں زیر علاج ہے۔ چونکہ ان کی حالت روز بروز کمزور ہو رہی ہے۔ اس لئے موصوف کے معالج نے گورنمنٹ کو تار دیا۔ چنانچہ آپ کو رہا کردیا گیا اور بذریعہ ہوائی جہاز جرمنی روانہ ہوگئے۔

قابل توجہ ناظرین

حساب دوستاں اہلحدیث ۳۰ اگست ۱۹۳۵ء میں شائع کردیا گیا ہے۔ اس کو ملاحظہ فرماتے ہی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر (فیس منی آرڈر قیمت میں سے ہی مجرا کرکے) ارسال کردیں۔ اگر مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیج دیں ورنہ

۲۷ ستمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

——— کومیلا (بنگال) کے قریب ایک گاؤں میں ایک دن بادل گرجے اور بجلی بھی کڑکی بعدہ تارے ٹوٹے نیز ۲۵ پونڈ کے وزن کے پتھر بھی برسے۔

——— محترمہ خالدہ ادیب خانم جو ایک مشہور ترکی خاتون ہیں۔ کئی سال کی سیاحت کے بعد واپس استنبول پہنچ گئی ہیں۔

——— امیر سعود یورپ کی سیاحت کے بعد فلسطین اور شرق اردن سے ہوتے ہوئے مصر بھی وارد ہوں گے۔

——— اٹلی کی افواج کو ابی سینیا پر مارچ کرنے کا حکم دیدیا گیا ہے۔ مسولینی کی آمد پر جنگ شروع ہوجائیگی اور فوج کی کمان مسولینی خود سنبھالیگا۔

(بقیہ متفرقات)

اہلحدیث کی عمر ۳۲ سال ختم ہونے کو ہے۔ اخباری حیثیت سے مسن اخبار ہے مگر ترقی کی حیثیت سے ہنوز روز اول ہے کیوں؟ صرف اس لئے کہ اسکے بہی خواہان اس کی اشاعت پر پوری توجہ نہیں کرتے ورنہ آج یہ اشاعت میں ملک کے روزانہ پرچوں سے کم نہ ہوتا امید ہے اس کے وہ بہی خواہ جو اس کو بام ترقی پر دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس کی اشاعت بڑھانے پر توجہ کرکے اجر پائیں گے۔

مسلمان اور سکھ ہمارے مکرم مولانا حاجی یونس خان صاحب رئیس دتاولی لکھتے ہیں۔ پنجاب میں سکھ باوجود کم ہونے کے غالب اور مسلمان باوجود زیادہ ہونے کے مغلوب کیوں ہیں؟ پھر اسکا جواب خود ہی فرماتے ہیں کہ سکھ اتفاق سے اور مسلمان بے اتفاق سے۔ یہ بھی ایک جواب ہے اس کا ضمیمہ یہ بھی ہے کہ ایک تیسری طاقت بھی ان کی حمایت پر اتر آتی ہے۔

——— عدیس ابابا ۸ ستمبر کی اطلاع ہے کہ اطالوی فوجی سپاہی جو ابی سینیا کی سرحد پر اترے ہوئے ہیں ملیریا اور دیگر امراض کا شکار ہو رہے ہیں۔ تقریباً آٹھ ہزار کے قریب مرچکے ہیں۔

——— حکومت اٹلی نے اعلان کیا ہے کہ اٹلی کے دس لاکھ سپاہی جنگ کے لئے تیار ہیں۔

——— ایک اطلاع ہے کہ اٹلی اگر جنگ سے باز نہ آیا تو نہر سویز کا راستہ اسکے لئے بند کردیا جائیگا۔

——— برسیلز میں ایک موٹر خندق میں گر جانے سے ۴۵ سیاح مجروح ہوگئے۔

——— کیلو (روس) کی عدالت عالیہ نے غبن کے مقدمہ میں تیس سرکاری افسروں کو گرفتار کیا تھا جن میں سے ۴ کو سزائے موت دی گئی ہے۔

——— بندرگاہ جافہ کے مقبرہ میں اونٹ کے داخلہ کی ممانعت کردی گئی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۳ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ

وہابیت پر بہتان

(۵)

اس سلسلہ کا ذکر گذشتہ پرچہ اہلحدیث میں
عــ۲۷ تک ہو چکا ہے آج عــ۲۸ سے شروع ہوتا ہے۔

اعتراض عــ۲۸ شادیوں میں باجے بجانے اور گانا گوانا مزامیر درست ہیں کتاب نزل الابرار صـ۲۷ پرچہ اخبار اہلحدیث ثناءاللہ ۱۲ رمضان ۱۳۳۹ھ۔

یہ وہ غیر مقلد ہیں کہ ایسے مسئلوں کو خود تو جائز کہتے ہیں۔ لیکن دوسروں کو کافر و مشرک تک کہنے سے دریغ نہیں کرتے۔ نہ تقلید کرنے کا یہی فائدہ ہے کہ پھر مطلب کی بات بنانا سہل ہو جاتا ہے۔

جواب عــ۲۸ نزل الابرار کی ۳ جلدیں ہیں۔ چالاک معترض نے جلد کا نمبر نہیں بتایا۔ تاہم ہم نے تینوں جلدوں کا صـ۲۷ دیکھا یہ مضمون نہیں ملا۔ اخبار اہلحدیث کی تاریخ اشاعت ۱۲ رمضان ۱۳۳۹ھ والی نہیں ہو سکتی کیونکہ ۱۲ کو پیر کا دن آتا ہے جو یوم اشاعت نہیں۔ اگر تم حوالہ صحیح دکھا دو گے تو ہم اس کی دلیل تم کو حدیث ...

اعتراض عــ۲۹ کتے کو اٹھا کر نماز پڑھنا درست ہے۔ مفسد نماز نہیں ۱۲ کتاب نزل الابرار صـ۲ جلد ۱۔ یہ وہ اعتراض ہے جو وہابیہ اہلسنت پر کیا کرتے تھے۔ حالانکہ در اصل ان کی اپنی کتابوں کا مسئلہ ہے۔ اگر انہیں کچھ بھی حیا ہے۔

جواب عــ۲۹ بڑا احمق ہے وہ شخص جو اپنا گھر شیشوں کا بنا کر دوسرے پر پتھر پھینکے۔ زبان کے سچے ہو اور پیر کے مرید ہو اور باپ کے سگے بیٹے ہو تو آؤ ہم تمہاری طرح زبانی باتیں نہیں کرتے بلکہ ایک بڑا آئینہ تمہارے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ اپنے مذہب کا صحیح فتاوے (کتاب درمختار) سامنے رکھ کر باریک بین چشمہ لگا کر پڑھو:۔ الکلب لیس بنجس العین عند الامام ... فلو جلد مصلی ولو دلوا اخرج حیا ولم یصب فمه الماء لا یفسد ماء البیر ولا صلوٰۃ حاملہ ولو کبیرا (درمختار ذکر الانجاس)

ترجمہ تم جانتے ہو گے کیونکہ بڑے عالم فاضل بنکر معترض ہوتے ہو۔ اس لئے تمہیں تو شاید ترجمہ کی ضرورت نہ ہو۔ لیکن ناظرین اہلحدیث کے لئے ہم ترجمہ کئے دیتے ہیں اور تمہیں اختیار دیتے ہیں کہ ترجمہ غلط ہو تو اطلاع دینا پس سنو! کتا امام ابوحنیفہ کے نزدیک نجس العین (کلی پلید) نہیں اس کی کھال کا مصلیٰ اور ڈول (بوکا) بنانا جائز ہے۔ (سنتے ہو یا سو رہے ہو؟) اسکو اٹھا کر نماز پڑھے تو نماز فاسد نہیں ہوگی:

ملتان میں دہلی پھول سونگنے والو! درمختار کے یہ چٹکلے در (موتی) بھی دیکھو اور اپنے زیورات میں لگواؤ۔ جو کی نماز کے لئے کتے کی کھال کا مصلےٰ بنوا رکھو۔ پھر نہ کہنا ہمیں بتایا نہیں۔ ہم نے تو اپنا فرض ادا کر دیا۔

نوٹ تمہارے تینوں اعتراضوں (۲۹-۳۰-۳۱) کے جواب اسی عبارت میں آگئے۔ (باقی آئندہ)

پیر جماعت علی شاہ

آپ پیر صاحب ہیں۔ عمر میں غالباً اسی سال کو پہنچ چکے ہیں یا پہنچنے والے ہیں۔ دین آپ کا اسلام اور مذہب حنفی (بریلوی) ہے۔ عقیدہ یہ ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بشر کہنا کفر ہے اور بشر کہنے والا کافر۔ آپ کے مرید آپ کو سجدہ بھی کرتے ہیں اور آپ منع نہیں کرتے۔ آپ کی ایک تحریر اخبار الفقیہ میں نکلی ہے جس میں دین اسلام کی صداقت کا ثبوت دیا ہے۔ ہم بہت خوش ہیں کہ پیر صاحب بزم صوفیا سے برآمد ہو کر مجلس کلام میں آئے ہیں۔ آپ نے اسلام کی صداقت میں جو زبردست دلائل پیش کئے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے۔

"جب قرآن مجید نازل ہوا تو مصر میں سریانی زبان بولی جاتی تھی اور شام میں عبرانی۔ تورات شریف سریانی زبان میں تھی اور انجیل شریف عبرانی میں۔ قرآن شریف کے نازل ہونے پر خدا تعالیٰ نے جن زبانوں میں پہلی کتابیں نازل کی تھیں وہ زبانیں اٹھا لیں۔ آج ساری دنیا تلاش کرنے سے توریت شریف کی ایک آیت شریف جو خدا کی طرف سے نازل ہوئی تھی نہیں ملے گی۔ مگر ہاں ان کے ترجمے ہزاروں زبانوں میں ملیں گے۔ خدا تعالیٰ نے ان دونو مقدس کتابوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا یا اٹھا لیا۔ حتیٰ کہ صرف کتابوں کو اٹھا لیا بلکہ ان زبانوں کو بھی اٹھا لیا جن میں وہ کتابیں تھیں۔ آج شام میں جا کر تلاش کرو ایک گھر میں بھی عبرانی نہیں بولی جاتی۔ اسی طرح سارا مصر کا ملک تلاش کرو۔ ایک گھر میں بھی سریانی زبان نہیں بولی جاتی۔ بلکہ ان دونوں ملکوں میں بجائے ان زبانوں کے عربی کا دور دورہ ہے یعنی عربی بولی جاتی

اہلحدیث کا مذہب۔ مصنفہ مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب (۲۹۱) قیمت ۸؍ مجلد اہلحدیث

بلکہ ہم تو ہم اس کی دلیل تم کو حدیث تَخْرُجُ فَتَاةٌ فِي الْكِبَرِ عِنْدَ الْعُرْسِ مشکوٰۃ باب اعلان النکاح میں دکھا دیں گے۔

ہے۔ اور یہ دلیل صداقت اسلام کی دلیل ہی نہیں بلکہ معجزہ ہے۔ قرآن مجید کا ایک نقطہ تو کیا زیر وزبر میں آج تک کمی بیشی نہیں ہوئی اور نہ قیامت تک ہوگی۔ بلکہ قرآن مجید میں جو برکت و رحمت روز ازل میں تھی وہی اب بھی ہے اور قیامت تک رہے گی جو شخص کہے کہ قرآن مجید میں اب وہ رحمت و برکت نہیں یہ اس کی حماقت ہے۔ چونکہ ہماری زبانیں حرام کھا کھا کر پلید ہوگئی ہیں اس واسطے ہمیں وہ رحمت و برکت نظر نہیں آتی۔ اس کی مثال یوں سمجھو کہ جب بارش ہوتی ہے تو بارش کا پانی اگر پتھروں اور پہاڑوں پر پڑے تو بالکل پاک و صاف ہو جاتا ہے وہی بارش کا پانی اگر گندگی پر پڑے تو پلید ہو جاتا ہے۔ پانی تو پاک تھا اسے پلید کس نے کیا۔ اس گندگی والی زمین نے۔ اسی طرح خدا کا کلام پاک ہے۔ اس میں ہمیں رحمت و برکت نظر نہیں آتی۔ کیوں یہ ہماری گندی زبانوں کی تاثیر ہے۔ ورنہ اس میں وہی رحمت و برکت اب بھی ہے جو روز ازل میں تھی اور وہی رحمت قیامت تک رہے گی۔ زبان کے پاک کرنے کے لئے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دو اصول تعلیم فرمائے۔ اکل حلال و صدق مقال۔ آج یہ دونوں باتیں مسلمانوں میں مفقود ہو گئی ہیں۔ اس لئے وہ رحمت و برکت ہمیں نظر نہیں آتی۔" (الفقیہ امرتسر ۷۔ اگست ۳۵ء صفحہ ۳۔ کالم ۱ و ۲)

اہلحدیث ہمیں خطرہ ہے کوئی عیسائی یا یہودی آپ کی یہ تحریر دیکھ کر ہنس پڑیگا کہ پیر صاحب مذہبی کتب سے ایسے بے خبر ہیں۔ تورات تو عبرانی زبان میں اتری تھی انجیل یونانی میں لکھی گئی۔ یہ دونوں زبانیں آج بھی اسی طرح مدارس میں پڑھائی جاتی ہیں جس طرح عربی۔ اٹھی کہاں اور گئی کہاں؟ سریانی زبان میں کونسی کتاب اتری تھی؟ یہ سب باتیں حلقۂ ارادت میں کرنے کی ہیں۔ میدان مناظرہ میں ایسی بات کرنے والا شرمندہ ہوتا ہے۔ اسکے بعد جی خوش کرنے کو فرمایا۔

"جرمنی نے قرآن مجید کی تعلیم اپنے مدرسوں میں لازمی کر دی ہے۔ اسی طرح جاپان نے اپنی تعلیم گاہوں میں قرآن مجید اور اسلامی تعلیم کو لازمی قرار دے دیا ہے۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں نے قرآن مجید پڑھنا چھوڑ دیا ہے۔" (حوالہ مذکور)

اہلحدیث مسلمانوں نے قرآن چھوڑ دیا بہت افسوس ہے۔ مگر یہ تو فرمائیے چھڑایا کس نے؟ آپ کے علماء کرام اور نام نہاد صوفیائے عظام نے۔ کیا پیر صاحب ہمیں ایک مقام کا بھی نام بتا سکتے ہیں جہاں ان کی جماعت (بریلوی پارٹی) میں خود بخود یا آپ کی تحریک سے ترجمۂ قرآن کا درس ہوتا ہو۔ ہاں اہل حدیث عالم جہاں کہیں ہیں درس قرآن دیتے ہیں۔ اس لئے یہ کہنا بالکل موزون ہے ؎

کامل اس فرقۂ زہاد سے اٹھا نہ کوئی
جو ہوئے کچھ تو یہی رند قدح باز ہوئے

باقی جرمنی اور جاپان کا قرآن پڑھانا خواب کی بات ہو تو ہو واقعہ تو اس کی تائید نہیں کرتا۔ اس کے بعد آپ نے ایک مزیدار بات بتائی ہے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"مہاراجہ پرتاپ سنگھ والی جموں و کشمیر کے پاس ایک مقدمہ کی اپیل پیش ہوئی۔ ایک شخص مر گیا تھا اور پیچھے ایک لڑکی اور بھائی چھوڑ گیا تھا۔ لڑکی نے دعوے کیا کہ میں اپنے باپ کی جائز وارث ہوں مجھے اپنے باپ کی میراث سے جائز حصہ ملنا چاہئے۔ تمام ماتحت عدالتوں نے اسے محروم کیا اور بھائی کو وارث قرار دیا۔ آخر لڑکی نے مہاراجہ کے پاس اپیل کی۔ متوفی کا بھائی لالہ دولت رام بیرسٹر راولپنڈی کو ایک ہزار روپیہ فی پیشی مقرر کر کے جموں لے گیا۔ مہاراج نے لڑکی کے چچا سے پوچھا۔ تم کون"

چچا۔ مسلمان۔

مہاراج۔ جب تمہارے ہاں بچہ پیدا ہوتا ہے تو کیا کرتے ہو؟

چچا۔ مولوی صاحب آتے ہیں۔ اس کے دائیں کان میں اذان بائیں میں اقامت پڑھتے ہیں۔ آٹھویں دن عقیقہ کرتے ہیں۔ دو بکرے ذبح کرتے ہیں ان کا گوشت مسکینوں میں تقسیم کرتے ہیں ماں باپ اس کا گوشت نہیں کھاتے پھر اس کا سر مونڈواتے ہیں۔ بالوں کو چاندی کے ساتھ وزن کر کے حجام کو دیدیتے ہیں۔ بکرے کی ایک ران دایہ کو دیدیتے ہیں۔

مہاراج۔ شادی کے وقت کیا کرتے ہو۔

چچا۔ مولوی صاحب آتے ہیں۔ شرع شریف کے مطابق نکاح پڑھتے ہیں۔

مہاراج۔ مرنے کے بعد کیا کرتے ہو۔

چچا۔ مولوی صاحب آکر میت کو غسل دیتے ہیں۔ کفن پہناتے ہیں۔ خوشبو لگاتے ہیں۔ پھر اس کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں۔ اور قبر کو کھود کر اسے دفن کر دیتے ہیں۔ پھر صدقہ و خیرات مسکینوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

یہ ساری تقریر سن کر مہاراج نے دولت رام بیرسٹر سے کہا بولو اس کا جواب دو۔ پیدا ہونے سے لیکر مرنے تک تمام رسم و رواج اسلامی قانون کے مطابق کرتے رہے اور جب لڑکی کو حصہ دینے کا وقت آیا تو ہندو لا یعنی ہندو قانون اختیار کرتے ہو۔

اب دولت رام صاحب کیا بولتے سر نیچے ڈال دیا۔ مہاراج نے فیصلہ لکھا کہ یہ شخص مسلمان ہے اور مسلمانوں کا خدائی قانون یہ ہے کہ لڑکی کو باپ کی جائداد سے حصہ دیا جائے۔ یہ ان کی ہٹ دھرمی اور بے دینی ہے۔ جب سارے رسم و رواج و اصول پیدا ہونے سے مرنے تک اسلامی قانون کے مطابق کرتے رہے۔ لڑکیوں کو حصہ دیتے وقت ہندوؤں کا قانون انہوں نے کیسے لے لیا۔ میں لڑکی کو وارث قرار دیتا ہوں اور اس کے چچا کو محروم کرتا ہوں اور آیندہ قیامت تک ان کی قوم (راجپوت) میں لڑکیوں کو برابر حصہ ملنا چاہئے۔ فقط"

(الفقیہ امرتسر ۷۔ اگست ۳۵ء صفحہ ۷)

اہلحدیث اس قصے کو پیش کر کے پیر صاحب نے نہ صرف واقفان حال کو ہنسایا بلکہ اسلام سے اپنی ناواقفی کا بھی ثبوت دیا۔ قرآن مجید میں ایک لڑکی کے لئے نصف ہے۔ چچا چونکہ عصبہ ہے باقی نصف اس کا ہے۔ مگر پیر صاحب

حق پرکاش - بجواب ستیارتھ پرکاش مصنفہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب قیمت ۱۲ (منیجر اہلحدیث) (۸۹۳)

ahmadimuslim.de

نے اپنے بحر علم میں مہاراجہ جموں کا غلط فیصلہ صحیح سمجھ کر اسے فخر سے شائع کیا ہے۔ اور صداقت سے لکھتے ہیں
اس کے چچا کو محروم کرتا ہوں۔
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو یہ قصہ من گھڑت ہے یا پیر صاحب کو اس کی غلطی کا علم نہیں۔ بہرحال ہم کچھ نہیں بکتے۔ پیر صاحب کے مرید جو علوم شرعیہ میں حصے رکھتے ہیں یا تو سرے سے قصہ کو غلط قرار دیں یا پیر صاحب کے حق میں کوئی فتویٰ صادر کریں ؎

من نگویم کہ ایں مکن آں کن
مصلحت بیں وکار آساں کن

جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب

اس میں شک نہیں کہ اعیان اہل حدیث نے ہندوستان کے مسلمانوں کو مذہبی صورت میں اور ہندوستانیوں کو ملکی حیثیت میں جگا دیا۔ مذہبی صورت میں تو ظاہر ہے ملکی حیثیت کا دعوےٰ غالباً آج ناظرین نے نیا سنا ہوگا۔ مگر وہ یاد رکھیں ہم کسی وقت مفصل بتائیں گے کہ ملکی بیداری کے بانی بھی اعیان اہل حدیث ہی ہیں۔ جس وقت ہم گذشتہ واقعات سامنے رکھیں گے تو ہمارے اخوان اہل حدیث کے منہ سے بے ساختہ نکل جائیگا ؎

لے اڑی طرزِ فغاں بلبلِ نالاں ہم سے
گل نے سیکھی روشِ چاک گریباں ہم سے

مگر چند روز کی محنت سے ایسے تھک گئے کہ جاگنے کا نام تک نہیں لیتے۔ اس سے انکار نہیں کہ جماعت اہل حدیث کی اصل غرض اور مقصد زندگی توحید و سنت کی اشاعت کرنا ہے۔ اس مقصد کی تحصیل میں انفرادی کوشش تو اب بھی جاری ہے۔ مگر جماعتی حیثیت سے قریب صفر کے پہنچ گئی۔ جماعتی زندگی کے لئے اہل حدیث کانفرنس قائم ہوئی تھی جس نے عرصہ تک خوب نمایاں کام کیا مگر جب اس سے بھی ہمدردان نے نظر عنایت ہٹالی تو وہ بھی چراغ سحری کی طرح ٹمٹمانے لگی (ابقاہا اللہ) ہم راستی سے اعتراف کرتے ہیں کہ اجتماعی کام کرنے میں اہل حدیثان پنجاب نے جو سستی دکھائی ہے ان کی "زندہ دلی" کے بہت خلاف ہے۔ ذرہ ذرہ سی بات پر تنگ مزاجی نمایاں ہوتی سے اختلاف پر نفاق و شقاق پیدا۔ فاناللہ۔

باوجود اس کے ہمدردان جماعت اسی فکر میں رہتے تھے مگر حضرت موسےٰ[1] علیہ السلام کے تجربے جیسا تجربہ قدم اٹھانے سے مانع تھا۔ خدا بھلا کرے مسلم اہل حدیث گزٹ دہلی کا جس نے اپنے نامہ نگار (مولوی ابو وحید محمد عبد اللہ عقیل شوی ضلع اعظم گڈھ) کا ایک مضمون درج کرکے جماعت اہل حدیث کو عموماً اور ہم دونوں خدمت گذاروں (ثناء اللہ اور ابراہیم) کو خصوصاً یاد کرکے باادب و احترام اس طرح تنبیہ کی جس طرح شیخ سعدی مرحوم کی خاموشی پر ان کے ایک دوست نے کی تھی (ذوالفقار در نیام و زبان سعدی در کام؟) یہ تنبیہ ایسی کچھ مخلصانہ رنگ میں لکھی گئی کہ دل کے اندر اتر گئی یہاں تک کہ مولانا سیالکوٹی جیسے کوہ وقار کو بھی متحرک کر دیا۔ چنانچہ ان کے جواب میں مولانا سیالکوٹی کا مضمون درج ذیل ہے۔ (مدیر)

برادران اہل حدیث! السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ ایک زمانہ تھا کہ جماعت اہل حدیث نے تحریک پیدا کی تھی کہ مسلمانوں کا سب سے مقدم کام توحید و سنت کی اشاعت کرنا ہے۔ دوسرے کام درجہ ثانوی پر اس کے بعد ہیں۔ چنانچہ ہمارے بزرگوں نے اس ملک ہندوستان کے ہر گوشہ میں توحید و سنت کا علم بلند کیا تو تھوڑے ہی عرصہ میں ہر چہار اطراف ملک میں توحید و سنت کا چرچا ہوگیا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ ہم ان کے نام لیوا اس کام کو مزید ترقی دیتے۔ لیکن ہماری غفلت یا بے ہمتی کی یہ حد ہے کہ ہم چلتے کام کو بھی نہ سنبھال سکے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ توحید و سنت کی ترقی جو صحابہ کے آئین اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے نہج کے مطابق ہو رُک گئی اور جب جماعت اہل حدیث کے لئے کوئی میدان عمل نہ رہا تو یا تو وہ مختلف جماعتوں میں منقسم ہوگئی یا بعض ان میں سے زمانہ کی رو سے متاثر ہوکر عملاً نہ عقیدۃً کسی دوسری کارکن جماعت میں مدغم ہوگئے۔ اور ان کے دلوں سے جماعت اہل حدیث کی خصوصی بہی خواہی کا ولولہ جاتا رہا۔ حالانکہ اگر وہ عام اغراض میں دوسری کارکن جماعتوں کے ساتھ شامل ہوکر توحید و سنت کی علمبرداری بھی کرنا چاہتے تو کر سکتے تھے۔ کیونکہ زمانہ رواں میں میدان قریباً صاف ہے۔ بہت سی مزاحمتیں جو ہمارے بزرگوں کو سعی میں حائل ہوئی تھیں اب دور ہوچکی ہیں۔ اور ان کی بجائے کئی قسم کی آسانیاں پیدا ہوگئی ہیں۔ ان حالات کو نگاہ میں رکھتے ہوئے بعض دردمند احباب نے میرے سفروں میں زبانی اور بعض نے بذریعہ خطوط اور بعض نے بذریعہ مضامین اخباری مجھ عاجز کا نام لیکر مجھے توجہ دلائی کہ توحید و سنت کی اشاعت کو باقاعدہ جماعتی رنگ میں جاری کیا جائے۔ آگے جو کچھ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب مدظلہ یا یہ عاجز کر رہے ہیں وہ انفرادی شخصی حیثیت سے کر رہے ہیں۔ جماعتی رنگ میں جاری کرنے سے ایک سرا دوسرے سے ملا رہے گا۔ ایک طرف ضرورت ہوگی تو دوسری طرف سے مدد پہنچ سکے گی۔ اس امر یعنی توحید و سنت میں کمزور افراد کو جو رکاوٹیں حائل ہوجاتی ہیں اُن کو دور کرنے کی کوشش کیجائیگی چنانچہ فی الحال پنجاب کے لئے "جمعیتہ تبلیغ اہلحدیث پنجاب" قائم کردی گئی ہے۔ جس کی اطلاع بذریعہ اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۳ ⅝ ۳۵ ناظرین تک پہنچ چکی ہے سردست امرتسر اور لاہور اور سیالکوٹ کے بعض اعیان سے بالمشافہ مشورہ کرکے یہ اطلاع شائع کی گئی تھی جنہوں نے ضرورت کو محسوس کرکے مجھ سے

[1] حدیث معراج ۱۲ منہ

ahmadimuslim.de

بکلی انفاق کیا تھا۔ لہٰذا اب ان برادران اہل حدیث سے جو اس عاجز سے عقیدت رکھتے ہیں اور کسی دینی خدمت کے خواہشمند ہیں التماس ہے کہ:-

(۱) اس اقدام (اشاعتِ توحید و سنت کی جماعتی و عملی علمبرداری) کی نسبت اپنی اپنی رائے سے خاکسار کو یا دفتر اہلحدیث کو اطلاع دیں۔

(۲) اہلحدیث کے وہ علماء و مناظر اور ذی وسعت احباب جو وقتاً فوقتاً مجھے اس کام کے لئے ابھارتے رہتے تھے اطلاع دیں کہ وہ کس کس خدمت میں میرا ہاتھ بٹانے کے لئے تیار ہیں۔

بالخصوص مولوی محمد عبداللہ صاحب عقیل سے خصوصی التماس ہے کہ آپ نے ماہ اگست کے مسلم "اہل حدیث گزٹ" دہلی میں جو مضمون بعنوان "نالۂ دلگداز" شائع کرایا ہے اور اس میں مجھ ناکارہ کا ذکر بہت کیا ہے۔ اس نے میرے پتھر سے سخت دل کو واقعی پگھلا دیا ہے۔ میں نے اس اپنی اخیر عمر میں زمانہ کے ہر طرح کے سرد گرم چکھنے اور اہل حدیث کے عوام اور علماء کا تلخ تجربہ کرنے، اور ان کی آپس کی سوء مزاجی کو دیکھ کر زاویۂ خاموشی میں بیٹھنا چاہا تھا۔ لیکن آپ کے مضمون نے میرے بجھے ہوئے دل میں پھر حرارت پیدا کر دی ہے۔ لیکن حکیم عبدالحنان صاحب ایڈیٹر اہلحدیث گزٹ دہلی آپ سے مختلف الرائے ہیں۔ آپ چاہتے ہیں کہ ہم بڈھے میدان عمل میں نکلیں اور حکیم صاحب ممدوح فرماتے ہیں کہ "نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ قومی کاموں کا بار اپنے کندھوں پر رکھیں اور بوڑھے کامیابی کی دعا کریں"۔ ہم تو دونوں صاحبوں کی رائے پر عمل کرنے کے لئے تیار ہیں۔ چاہے کام کرا لو چاہے دعا۔ لیکن آپ اور نوجوان آپس میں اتفاق کر لیں کہ آپ ہم سے کیا کام لینا چاہتے ہیں۔ اور میں (عاجز سیالکوٹی) تجربی پیشگوئی کرتا ہوں کہ آپ نوجوان (خدا نہ کرے) ساتھ چھوڑ کر ہم بڈھوں کو اکیلا چھوڑ جائیں گے۔ خدا کرے کہ ہمارے نوجوان قومی ضرورتوں کو سمجھ کر اُن کا بوجھ اپنے قوی بازؤں پر اٹھا لیں۔ خادم سنت محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

اہلحدیث کام سب ملک کا ہے مگر اہلکار سردست صرف پنجابی ہیں۔ اس لئے ہندوستانی احباب عموماً اور پنجابی احباب خصوصاً جلد بجلد شرکت کی منظوری سے اطلاع دیں۔ قواعد ضوابط جلد شائع کئے جائیں گے۔

(نوٹ) مولوی ملک عبدالغنی المعروف ملک امام خان منظوری شرکت کی اطلاع دیتے ہیں۔

قادیانی مشن

عبدالحق لاہوری پختہ احمدی ہے

(مرقومہ منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری)

ہر مذہب میں اس مذہب کا پختہ وہ ہوتا ہے جو اس مذہب کے بانی اور ہادی کی سنت پر پورا چلنے والا ہو۔ مرزا صاحب قادیانی جیسے کچھ تھے پبلک کو معلوم ہے کہ نہ ان کی زبان کذب سے محفوظ تھی نہ ان کی قلم۔ خاصکر اپنے مخالف کے حق میں تو ہر طرح کے افتراآت کرنے کا ان کو حق حاصل تھا۔ چنانچہ حضرت مولانا ثناء اللہ فاتح قادیان کے حق میں بدترین افترا کرتے ہیں کہ آپ کا گذارہ کفن فروشی پر ہے (اعجاز احمدی) عبدالحق لاہوری جماعت کا مبلغ ان معنے میں مرزا صاحب کا پورا متبع ہے۔ آپ نے آج سے پہلے جب کبھی مولانا کے حق میں کوئی مضمون لکھا تو باتباع مرزا افترا سے کام لیا۔ گذشتہ واقعات سے تو ہم چشم پوشی کرتے ہیں۔ حال کا واقعہ ناظرین کے پیش خدمت کر کے چیلنج دیتے ہیں کہ عبدالحق اگر واقع میں عبدالباطل نہیں تو اپنے دعوے کا ثبوت دے۔ آپکے الفاظ یہ ہیں

"مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے ایک مقدمہ میں متقی کے معنے فاسق، فاجر بتائے، ایک عرصہ کے بعد انہوں نے اس سے انکار کر دیا کہ میں نے یہ ہرگز نہیں کہا جب بیان کی مصدقہ نقل شائع کی گئی تو کہنے لگے ایسے لوگ ایک معنے سے متقی ہوتے ہیں۔"

(مرزائی اخبار پیغام صلح لاہور ۲۷۔ اگست ۳۵ء)

چیلنج اس عبارت کا مضمون دو فقروں میں ہے۔ (۱) ایک یہ کہ مولانا ثناء اللہ صاحب نے متقی کے معنے فاسق، فاجر بتائے تھے۔ (۲) دوم یہ کہ اعتراض ہونے پر بتایا کہ فاسق ایک معنے سے متقی ہے۔

میرا چیلنج ہے کہ دونوں فقرے جھوٹ بہتان اور افترا ہیں۔ میں اس افترا کو ثابت کرنے کے لئے لاہور آنے کو تیار ہوں۔ بے شک کسی اہل علم یہاں تک کہ لاہوری لیڈر ڈاکٹر بشارت احمد احمدی اور مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور کو بھی منصف ماننے کو طیار ہوں۔ بشرطیکہ وہ آپ کا ثبوت اور میرا جواب سن کر فریقین کا تحریری بیان نقل کر کے بغیر مشورہ کسی دوسرے شخص کے تحریری فیصلہ اسی مجلس میں دیدیں۔

اب عبدالحق کو اختیار ہے کہ عبدالحق بنے یا عبدالباطل اب اگر تم فیصلہ کرنے پر آمادہ نہ ہوئے تو ہم تمہارے بڑے بھائی الفضل کا مقولہ پیش کریں گے

"یہ بھی کوئی انسانیت ہے کہ الزام لگانے کے وقت تو ذرا شرم و حیا محسوس نہ کی جائے لیکن جب فیصلہ کے لئے بلایا جائے تو سامنے آنے کی جرأت نہ کی جائے" (الفضل ۳ ستمبر ۳۵ء)

او لاہوری پارٹی کے مرزائیو! ہم نے مانا کہ آپ لوگ ارادہ کر چکے ہیں کہ حق گوئی کو ایک مکروہ فعل سمجھ کر ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیا جائے۔ لیکن میں آپ کو

؎ تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار
(اہلحدیث)

الارشاد الیٰ سبیل الرشاد۔ تقلید کی تردید میں (۴۹۴) ایک مفید کتاب۔ قیمت ۱۲ر (منیجر اہلحدیث)

مشورہ دیتا ہوں کہ یہ اصول کسی اور صورت میں استعمال کریں۔ اعیان اہلحدیث تمہارے اس اصول کو ہر طرح توڑ دیں گے کیونکہ ان کو نبوت قادیانی توڑنے میں پرانی مشق ہے۔ اعتبار نہ ہو تو مرزا صاحب کا آخری فیصلہ (مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء) پڑھو جسکے متعلق میرا ایک مضمون درج ذیل ہے:۔

کذب قادیانی

اڈیٹر فاروق کی زبانی

مرزائے قادیان نے مولانا ثناء اللہ صاحب کے ہاتھوں تنگ آکر اپنی آخری عمر میں جو دعائیہ اعلان شائع کیا تھا۔ اس کا مضمون زبان زد خاص و عام ہے خلاصہ اس کا یہ تھا کہ ؎

گفت مرزا مرثناء اللہ را
میرد اول ہر کہ ملعون خداست

اس اعلان کا جو نتیجہ ظاہر ہوا وہ بھی ظاہر ہے یعنی ؎

خود روانہ شد بسوئے نیستی
بود خود ...... لیکن گفت راست

آخری فیصلہ کے منکروں میں منشی قاسم علی صاحب اڈیٹر فاروق پیش پیش ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ ہمیں ان کے حال پر بہت ہی رحم آتا ہے کہ ان بیچاروں نے خدا جانے کس محنت سے تین سو روپیہ اکٹھا کیا تھا وہ بھی مولانا ثناء اللہ نے لدھانہ کے مباحثہ میں بیک جنبش جیب میں ڈال لیا۔ اخبار زمیندار میں کیا سچ لکھا تھا ؎

خدا شرمائے اس ظالم ثناء اللہ کو جس نے
نہ چھوڑا قبر میں بھی قادیانیت کے بانی کو

منشی صاحب موصوف سے ہم کو کتنا ہی اختلاف ہو تاہم بحیثیت انسان ان سے بھی ہمدردی ہے۔ اس لئے محض ان کی اور دیگر قادیانیوں کی خیر خواہی کے لئے ایک فیصلہ کن حوالہ دکھاتے ہیں:

مرزا صاحب قادیانی نے آخری فیصلہ والی دعا کے ساتھ ہی یہ بھی اعلان کر دیا تھا کہ میری دعاء قبول ہوگئی ہے۔ منشی قاسم علی صاحب نے لدھانہ کے مباحثہ میں صاف انکار کر دیا تھا کہ مرزا صاحب کا الہام (اُجِیْبُ) آخری فیصلہ کے متعلق نہ تھا۔ بلکہ یہاں تک کہہ دیا کہ

"اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ ڈائری مندرجہ اخبار بدر ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء (جس میں مذکورہ الہام درج ہے) مرزا صاحب کے اشتہار ۱۵۔ اپریل والے کے متعلق ہے تو بے شک اس میں مولوی صاحب سچے ہونگے اور میں جھوٹا ہونگا۔ کیونکہ جب خدا نے ہی اشتہار اپنے حکم سے دلوایا اور پھر اس کے متعلق منظوری کا الہام بھی کر دیا تو ایسی صورت میں مرزا صاحب کا ہی معاذ اللہ جھوٹا ہونا لازم آتا ہے" (رسالہ فاتح قادیان مباحثہ لدھانہ صفحہ ۔۔)

منشی قاسم علی صاحب کا یہ عذر چونکہ سراسر باطل اور "ڈوبتے کو تنکے کا سہارا" کی تصویر تھا۔ منشی صاحب نے اگرچہ ہٹ دھرمی سے کام لیتے ہوئے اپنے مسلم ثالث کے فیصلہ سے انکار کیا تاہم مجھے یقین ہے کہ منشی صاحب موصوف اپنے مسلم واجب الاطاعت امام کی بات کو رد نہ کریں گے۔ پس منشی صاحب موصوف پہلے اپنا مقولہ ذہن نشین کرلیں جو یہ ہے کہ

"اگر الہام اجیب دعوۃ الداع آخری فیصلہ کے متعلق ثابت ہو جائے پھر مرزا صاحب جھوٹے ہیں"

اس کے بعد خلیفہ قادیان کا مقولہ پڑھیں جو یہ ہے:۔

"حضرت اقدس (مرزا صاحب) نے ثناء اللہ کی نسبت دعا کی اور خدا تعالیٰ نے ان کو اس کی ہلاکت کی خبر دی تو وہ ایک وعید کی پیشگوئی ہوگئی" (تشحیذ الاذہان۔ بابت جون۔ جولائی ۱۹۳۵ء صفحہ ۹۷)

منشی قاسم علی صاحب ملاحظہ کریں کہ آپ کا مقتدا و امام و مطاع کیا صاف تصریح کرتا ہے کہ قبولیت دعا کی اطلاع آخری فیصلہ کے متعلق ہی تھی۔ کیا آپ حسب اقرار خود اب مرزا جی کے حق میں وہی اعتقاد رکھیں گے جو آپ نے ظاہر کیا تھا ؎

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

(خاکسار محمد عبداللہ معمار امرتسری)

مذاکرہ علمیہ

بابت فوٹوگرافی

(گذشتہ سے پیوستہ)

قرآن کریم کی تفسیر میں رسول اللہ صلعم کی احادیث معتبر ہیں۔ اگر رسول اللہ صلعم کا اسوہ حسنہ مدنظر نہ ہو تو قرآن کریم کو ہر ایک مذہب والا اپنے مذہب کے لئے حجت بنالیگا جیسے مرزائیوں نے اجراء نبوت کا مسئلہ قرآن کریم سے ہی نکالا ہوا ہے۔ قرآن مجید کا صحیح مطلب رسول اللہ کی حدیث شریف ملانے سے نکلتا ہے نہ تفسیر بالرائے سے۔ کیا رسول اللہ صلعم کو یہ آیات یاد نہ تھیں۔ باقی شیشہ کی مثال ڈاکٹروں کا فوٹو لینا یہ بھی ہمارے لئے حجت نہیں ہے کیونکہ ڈاکٹر کوئی انبیاء الٰہی میں سے نہیں ہیں۔ ہمارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ قابل عمل ہے نہ اقوال غیر۔ باقی توحید کے لئے نشان زمین اور آسمان میں لاکھوں موجود ہیں جیسے سورج چاند ستارے حیوانات جمادات دریا سمندر پہاڑ وغیرہ بھی توحید الٰہی پر دال ہیں ان تصویروں میں کیا نشان الٰہی بھرا ہے جس سے حضور نے صاف طور پر منع فرما دیا ہے بلکہ یہ علاوہ نشان کے سبب عذاب ہونے کا خطرہ ہے۔ باقی تمام دلائل عقلیہ ہیں۔ قرآن حدیث کے مقابلہ میں ایسے عقلی دلائل قابل حجت نہیں ہوسکتے جواز تصویر ذی روح کے لئے کوئی قرآنی دلیل یا حدیث صحیحہ چاہئے جیسے کہ منع کے دلائل صریح طور پر موجود ہیں بہرحال خدا تعالیٰ کے قانون مقرر کردہ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ کے ماتحت تصویر بنوانا ناجائز ہے۔ چاہے فوٹوگرافی سے ہو یا شمسی عکسی سے یا قمری یا ہاتھ سے یا اور کسی طریقہ سے

الہامات مرزا - مرزا قادیانی کے مشہور الہامات (۹۵) [illegible] نمبر ۹ [illegible]

بات صرف یہ ہے کہ تصویر بنانا ہی منع ہے۔ پھر جس طریقہ سے تصویر بنے وہ بھی منع ہے۔ بس یہ ہے اللہ تعالیٰ کا حکم اور اس کے رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان۔ باقی ہیں تمام عقلیات۔ میرے نزدیک قرآن حدیث کے مقابلہ میں عقلیات ھباءً منثورا ہیں جبکہ نص صریح ممانعت تصویر میں موجود ہے تو پھر اس نص کو موڑ توڑ کرکے اپنے عقل کے ماتحت لانا کہاں کی عقلمندی ہے۔ فافہم ولا تکن من القاصرین۔

ھذا ما لدی واللہ اعلم بالصواب۔

(حررہ عبد الجبار جہلمی حال ڈیرہ غازی خان)

وید درشن

(۳)

سام وید کے نصف ثانی کی تقسیم یہ ہے کہ اس میں بائیس ادھیا یا سام ہیں۔ ان (۲۲) ادھیاؤں میں ۱۲۲ کھنڈ ہیں جملہ کھنڈوں میں ۳۳۴ سوکت ہیں جن میں ۱۲۲۷ منتر ہیں۔ اس نصف ثانی کی دوسری تقسیم پہلی تقسیم سے کچھ زیادہ مختلف نہیں ہے۔ دوسری تقسیم میں اس حصہ کو نو پرپاٹھکوں میں منقسم کیا جاتا ہے۔ پہلے پانچ پرپاٹھکوں میں سے ہرایک میں دو دو اردھ پرپاٹھک ہیں۔ اور آخری چار پرپاٹھکوں میں سے ہرایک میں تین تین اردھ پرپاٹھک ہیں اس طرح سام کے نصف آخر میں دس اور بارہ کل بائیس اردھ پرپاٹھک ہوئے جو بعینہٖ پہلی تقسیم کے بائیس ادھیائے ہیں۔

سام وید کے نصف اول اور نصف ثانی کے درمیان میں اکثر نسخوں میں ایک گیت دس منتروں کا اور زائد پایا جاتا ہے۔ بعض نسخوں میں یہ گیت ہے ہی نہیں۔ بعض نسخوں میں اسے نصف اول میں شامل کیا ہے جس سے اس حصہ میں بجائے ۶۴۰ کے ۶۵۰ دستیاں ہوگئی ہیں۔ اور بعض نسخوں میں اسے نصف آخر میں شامل کیا ہے جس کی وجہ سے اس حصہ میں ۲۲ کے بجائے ۲۳ سام شمار کئے ہیں۔ واضح رہے کہ بعض نسخوں میں نصف آخر میں بجائے ۲۲ کے ۲۱ ہی ادھیائے ہیں جس کا باعث یہ ہے کہ ان میں بیسویں اور اکیسویں ادھیائے کو ایک ہی شمار کیا ہے۔

سفید یجروید کی تقسیم بہت سادہ ہے یہ چالیس ادھیاؤں میں منقسم ہے اور ہر ادھیا میں چالیس پچاس منتر ہیں۔ منتر اگر لمبا ہو تو اسے کنڈکا بھی کہتے ہیں۔

اس وید میں منتروں اور کنڈکاؤں کی تعداد ۱۹۷۵ ہے سیاہ یجروید سات اشٹکوں یا کانڈوں میں منقسم ہے ساتوں کانڈوں میں ۴۴ پرشن یا پرپاٹھک ہیں۔ کل پرشنوں میں (۶۵۱) انوواک ہیں اور پورے سیاہ وید میں ۲۱۹۸ کنڈکائیں ہیں۔

اتھروید میں بیس کانڈ ہیں۔ پہلے ۱۸ کانڈوں میں سے ہرایک میں ایک یا دو یا تین پرپاٹھک ہیں پرپاٹھکوں کی تعداد ۳۴ ہے۔ انیسویں اور بیسویں کانڈمیں پرپاٹھک نہیں ہیں اور بہت سے عالم ان دو کانڈوں کو الحاقی بتلاتے ہیں۔ پرپاٹھک انوواکوں میں منقسم ہے۔ بیسوں کانڈوں میں (۱۱۱) انوواک ہیں ہر انوواک میں کئی کئی سوکت ہیں۔ سوکت کو اس وید میں ورگ بھی کہتے ہیں۔ اتھروید میں ساڑھے سات سو کے قریب سوکت اور چھ ہزار کے قریب منتر ہیں۔ رگ وید کی طرح اتھروید میں بھی صرف کانڈ اور سوکت کا حوالہ کافی ہے۔

اجمیر کے ویدک ینترالیہ کے چھپے ہوئے چاروں وید اکثر دیکھے جاتے ہیں۔ یہ معمولی کتابی تقطیع ۱۰×۶½ پر چھپے ہیں۔ ٹائپ اوسط درجہ کا ہے۔ ہر صفحہ میں ۲۹ سطریں ہیں اور صفحات کی تعداد حسب ذیل ہے۔ رگ وید ۶۵۹ سفید یجروید ۱۵۹۔ سام وید ۱۲۰۔ اتھروید ۲۹۸۔ میزان کل ۱۲۳۶ صفحات۔ (باقی)

حدوث وید } وید کے منتروں سے ثابت کیا گیا ہے کہ وید قدیم نہیں ہیں بلکہ اُس وقت بنائے گئے تھے جبکہ دنیا کی کافی آبادی سطح زمین پر پھیل چکی تھی مصنفہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب۔ قیمت ۱؍ ملنے کا پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

قرآن اور سیاست ×

امتِ مسلمہ کے لئے درسِ حیات

(از قلم مولوی محمد داؤد صاحب دار العلوم عربیہ شکرادہ)

اسلامی حکومت کا قیام عین منشائے الٰہی ہے

ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلھم ائمۃ ونجعلھم الوارثین۔

ہم یہ چاہتے ہیں کہ جو لوگ (بنی اسرائیل) دنیا میں کمزور کئے جاتے تھے ان کو دنیا کے بادشاہ اور زمین کے مالک بنادیں۔" اقوام عالم کو زیروزبر کرتے رہنا سنت اللہ ہے۔ تلک الایام نداولھا بین الناس قانون الٰہی ہے، پس اگر پرستاران توحید اپنی کوتاہیوں کی بنا پر کبھی کمزور بھی ہوجائیں تو یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ منشائے ایزدی میں فرق آگیا۔ بلکہ ہر تنگی کے بعد آسانی ہے اور ہر ظلمت کے بعد نور ہے۔ پھول کے ساتھ کانٹوں کا ہونا لازمی ہے ؎

اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

اسلامی حکومت کیلئے الٰہی وعدہ

ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصالحون۔ ہم نے زبور میں وعظ و تذکیر کے سلسلے میں یہ قطعی فیصلہ لکھ دیا ہے کہ میرے نیک بندے (پرستاران توحید) کسی نہ کسی دن زمین کے مالک ضرور ہونگے۔ خدائی وعدے غلط نہیں ہوا کرتے۔ ماضی قریب میں دنیا دیکھ چکی ہے کہ یہ وعدہ کیسی صفائی کے ساتھ پورا ہوا۔ اور پرستاران توحید نے مشرق سے مغرب میں اور شمال سے جنوب میں ساری زمین پر توحید کے جھنڈے بلند کردیئے پانچوں براعظموں کے پہاڑوں و ندی نالوں وخاک کے تودوں و جنگلوں اور ان کے ذرات و دنوں سے دریافت کرلو یقیناً زبان حال سے یہ جملہ کائنات اس بات کی شہادت دیں گی کہ توحید کے متوالے یہاں پیغام توحید لے کر آئے اور فاتحانہ شان سے داخل ہوئے۔ زمانہ حال میں اگر ہمارا حال بگڑا ہوا ہے تو اس سے ہماری

(رسالہ مجموعہ ۔ رد تصویر کی تردید میں ۔ مصنفہ حضرت مجدد الف ثانی (۸۹۶) ...)

× قرآن شریف میں جملہ احکام سیاست شاہ اسلام کے حکم کے ماتحت ہیں افراد امت کے اختیار میں نہیں یہ اصل الاصول قابل یاد ہے۔ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

ماضی کی داستانیں محو نہیں ہو سکتیں۔ مستقبل آ رہا ہے۔ آثار امید افزا ہیں۔ اور علیٰ وجہ البصیرت کہا جا سکتا ہے کہ مستقبل میں الٰہی وعدہ پھر اپنا جلوہ دکھلائیگا۔ ان اللہ لا یخلف المیعاد۔

اسلامی حکومت کلیتہً فنا نہ ہوگی

لا تہنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین ۔ اے امت اسلامیہ! اگر تمہارے پاس متاع ایمان محفوظ ہے تو کچھ رنج و فکر نہ کرو باطل کی کوئی طاقت تمہارے مقابلہ پر کامیاب نہیں ہو سکتی۔ مشعل ایمان کی روشنی باطل کے سارے چراغوں کو مدہم کر دیگی ؎

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اسلامی حکومت میں مقابلہ کے لئے ہر وقت اپنی طاقت کی پرورش کرتے رہیں اور فوجیں اور چھاؤنیاں اور رسالے قائم کریں

واعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ ومن رباط الخیل ترہبون بہ عدو اللہ وعدوکم۔ دشمنان حکومت الٰہی کے دفعیہ کے لئے اپنی طاقت کی پرورش کرو اور رسالے قائم کرو تاکہ تمہارے اور تمہارے معبود حقیقی کے دشمن تم سے مرعوب ہو کر سرکشی و طغیان نہ کر سکیں منظم حکومتیں آج جو کچھ بھی کر رہی ہیں اور فوجوں اور چھاؤنیوں کے انعقاد کے لئے جیسے کچھ انتظامات کئے جا رہے ہیں حقیقت میں یہ سب کچھ اسلامی تعلیم کے چربے ہیں ورنہ کیا اسلام سے پہلے حکومتیں نہ تھیں؟ ضرور تھیں مگر یہ انتظامات یہ بندوبست یہ فوجی مظاہرے یہ فنون حرب کے کالج وغیرہ وغیرہ کوئی جانتا بھی نہیں تھا۔ الا ماشاء اللہ سچ ہے اسلام نے دنیا کو سکھا دیا۔ ساری بد انتظامیوں کا بندوبست کر دیا۔ آئین حکومت و فرمانروائی مرتب کر کے بہت بڑی ضرورت کو پورا کر دیا۔

باغیان حکومت الٰہی کو پھانسی پر لٹکا دیا جائے یا ان کے ہاتھ و پیر کاٹ ڈالے جائیں یا ان کو جلا وطن کر دیا جاوے

انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فساداً ان یقتلوا او یصلبوا الاٰیۃ۔ جو لوگ اللہ و رسول کا مقابلہ کرتے ہیں اور امن عامہ میں خلل ڈالکر زمین پر فساد پھیلانا چاہتے ہیں ان کی سزا یہ ہے کہ قتل کر دیئے جائیں یا پھانسی کے تختے پر لٹکا دیئے جائیں یا ان کے ہاتھ و پیر کاٹ ڈالے جائیں یا ان کو جلا وطن کر دیا جائے یہ سب کچھ امن عامہ کے تحفظ کے لئے ہے کیونکہ عام خلق کی بھلائی اسی میں ہے۔

اس آیہ شریفہ میں باغیوں کے لئے جو دفعات مقرر کی گئی ہیں آج جملہ منظم حکومتوں نے باغیوں کے لئے ان ہی دفعات کو اپنا دستور العمل قرار دے رکھا ہے اس میں کچھ شک نہیں کہ کسی منظم و عادل حکومت کی بغاوت کرنا اخلاقیات و مذہبیات کی رو سے گناہ عظیم ہے پھر اس کی روک تھام کے لئے جو بڑی سے بڑی سزا مقرر کی جاوے عین درست اور بجا ہے۔ اسی لئے قرآن پاک نے بغاوت و سرکشی و فساد کے انسداد کے لئے یہ آخری سزائیں تجویز کی ہیں۔ جو عین عدل و انصاف پر مبنی ہیں۔

مسلمان غیر اللہ کی غلامی کبھی اختیار نہیں کر سکتے

یا عبادی الذین اٰمنوا ان ارضی واسعۃ فایای فاعبدون۔ اے میرے ایماندار بندو! دیکھو کفر کی غلامی کبھی اختیار نہ کرنا۔ اگر تم کو کوئی شخص یا حاکم کفر پر مجبور بھی کرے تو اس زمین کو چھوڑ کر کسی اور آزاد سرزمین پر چلے جانا میری زمین بہت کشادہ ہے پس تم کو خالص میری غلامی اختیار کرنے میں کچھ پس و پیش نہ ہونا چاہئے۔ مثل مشہور ہے ؎

پائے فقیر لنگ نیست
ملک خدا تنگ نیست

مسلمان کے نزدیک زمین جائداد مکانات وطن کنبہ کوئی چیز نہیں اس کے لئے تو سب سے پیاری چیز ایمان ہے۔ پس جہاں ایمان اور عبادت الٰہی و اطاعت فرامین رسالت پناہی بخوبی بجا لا سکے وہی زمین مسلمان کا وطن ہے اور جہاں ظلم و استبداد کی حمایت پر مسلمان کو مجبور کیا جائے وہاں سے اس کے لئے کوچ کرنا اور اس ظالم حکومت سے ترک موالات کرنا فرض ہے اگر کوئی مسلمان اس کے خلاف کرتا ہے تو وہ دیدہ و دانستہ اعانت کفر کا بوجھ اپنے سر پر رکھ رہا ہے۔

سرزمین کفر سے مسلمانوں کیلئے ہجرت کرنا ضروری ہے

الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتہاجروا فیہا ومن یہاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغماً کثیرا وسعۃ۔ اے وہ مسلمانو! جو اپنی ذاتی اغراض کے لئے کفر کی حمایت پر کمربستہ ہو رہے ہو اور اپنی مجبوریوں کو ان ناشائستہ حرکات کے لئے آڑ بنا رہے ہو! کیا اللہ کی زمین فراخ نہیں ہے؟ پھر تم کسی آزاد سرزمین پر کیوں نہیں چلے جاتے۔ یاد رکھو! جو اللہ کو خوش کرنے کے لئے سرزمین کفر کو چھوڑ کر سرزمین اسلام کی طرف جائیگا ترقی اور کامیابی اور فراخی اسکے قدموں کے چومنے کے لئے ہر وقت طیار ہے۔

بحکم بادشاہ ہتھیاروں سے مسلح رہنا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے

واذا کنت فیہم فاقمت لہم الصلوٰۃ فلتقم طائفۃ منہم معک ولیاخذوا اسلحتہم الاٰیۃ۔ میدان جنگ میں اگر کبھی نماز کا وقت آ جائے تو تم کو اپنے ہتھیار و آلات و سامان حرب جسم سے اتار کر نہ رکھنے چاہئیں۔

حربی کفار کی سب سے بڑی کوشش یہ ہے کہ مسلمان قوم ہتھیاروں سے نا آشنا ہو جائے

ود الذین کفروا لو تغفلون عن اسلحتکم وامتعتکم کفار کی سب سے بڑی خواہش یہ ہے کہ تم ہتھیاروں اور آلات جنگ و سامان حرب سے غافل ہو جاؤ۔ مسلمانوں کی بدنصیبی ہے کہ آج کفر ہر طرف اپنی اس خواہش کو پورا ہوتا ہوا دیکھ رہا ہے اور ہمارے جسم پر ایک جوں بھی نہیں رینگتی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سوا بارش یا مرض کے مسلمان کو بغیر ہتھیار رہنا ہرگز جائز نہیں ہے

ولا جناح علیکم ان کان بکم اذی من مطر او کنتم مرضیٰ ان تضعوا اسلحتکم وخذوا حذرکم۔ اگر بارش ہو یا تم مریض ہو تو خیر ورنہ کسی حال میں تم کو بغیر ہتھیاروں کے رہنا جائز نہیں ہے۔ تم کو چاہئے کہ اپنی حفاظت کے لئے ہر وقت کیل کانٹے سے درست رہو۔

(۹۷)

مسلمانوں کی غفلت و بے حسی پر جتنا ماتم کیا جائے کم ہے۔ آج ہتھیار رکھنا بھی ہمارے لئے موجب تکلیف ہے۔ یہ اعتراض کہ حکومت برٹش اس میں مانع ہے بالکل غلط ہے۔ جب حکومت برٹش میں ایک سکھ اپنے ساتھ ہر وقت آزادانہ کرپان رکھ سکتا ہے تو مسلمان کیوں نہیں رکھ سکتا؟ بات یہ ہے کہ مسلمانوں نے اپنی تعلیم کو یکسر نذر تغافل کر دیا ہے اسی کا شکوہ ہے اور بس۔

اسلامی حکومت کا اہم مقصد اعلائے کلمۃ اللہ ہے

لتکون کلمۃ اللہ ھی العلیا وکلمۃ الذین کفروا السفلی۔

اسلامی حکومت کی غرض وغایت یہ ہے کہ اللہ کا کلمہ بلند کیا جائے اور دشمنان الٰہی کی بات نیچی کی جائے۔

ہر مومن کا فرض ہے کہ وہ باغیان الٰہی سے جنگ کیلئے ہر وقت طیار رہے

یا ایھا الذین آمنوا قاتلوا الذین یلونکم من الکفار الآیۃ۔ اے ایمان والو! اپنے قریبی کافروں کے مقابلہ کے لئے ہر وقت طیار رہو ان سے مقابلہ کرنے کے لئے تم کو ہر وقت سختی سے کام لینا چاہیئے (بحکم شاہ اسلام)

کفار سے ڈر کر صلح کا پیغام بھیجنا مسلمان کی شان نہیں ہے

فلا تھنوا وتدعوا الی السلم وانتم الاعلون واللہ معکم ولن یترکم اعمالکم۔ مسلمانو! است کیوں ہوتے ہو! اور دشمنوں سے ڈر کر صلح کا پیغام کیوں بھیجتے ہو۔ یاد رکھو تم ہی غالب رہوگے کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے وہ تمہاری کوششوں کو ضائع نہ کرے گا۔

یہ چند آیات اس کتاب کی ہیں جس کو امت مسلمہ من جانب اللہ مانتی ہے اور جس کے ایک ایک حرف کو سچ جاننا ایمان کی شرط اولین ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ امت نے اس پاک کتاب کو پس پشت ڈال دیا ہے اگر آج ہم پھر اس کتاب کو پڑھیں اور غور سے پڑھیں تو ساری تکالیف رفع ہو جائیں ؎

صلائے عام ہے یاران نکتہ دان کے لئے

مدینہ لارڈ کرزن کے زمانہ میں کسی نے ایک کتاب لکھی تھی جس کا نام ہے "اسلام اور برٹش لاء" سیاسیات محمدیہ اور قوانین انگریزی کا مقابلہ۔ اس کتاب میں حکومت کے ہر شعبے کا مقابلہ اسلامی تعلیم سے واضح طور پر دکھایا ہے کہ اسلامی قوانین سب قوانین سے بہتر ہیں۔ آج کل اسکی قیمت ۱۲ ہے۔ پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

گور پرستی کی حقیقت

(از مولوی عبدالستار صاحب بنگادری)

بناتی پستی فطرت ہے محسوسات کا شیدا
جو ہیں کم اعتقاد ان پر ہوئے غالب نفس او شیطاں
عباد البطن کا قبلہ نہ ہو کیوں عرس قبروں کا
جو مشرک ہیں ولی کو جانتے ہیں رزق کا ضامن
ولی ان کلمہ گو اہل ہوا کو دیتے گر روزی
مگر مشرک یہاں جو رام لچھمن کے پجاری ہیں
ذرا عبرت کی کھولو آنکھ سوچو ہوش میں آؤ
وساوس میں نہ تم شیطاں کے ہرگز پھنسو یارو
یہ قبروں کی زیارت کے بہانے ہی بہانے ہیں
سوانح اولیا کے گر پڑھوگے غور سے یارو
محمدؐ کی شریعت کا کروگے علم گر حاصل
پیوگے آب کوثر ہاتھ سے سردار عالم کے
دعا پر ختم کر ستار اے رحمٰن اے مولا
غریق بحر عصیاں ہوں نہیں ملجا سوا تیرے

ہر اک لغو و حماقت کا پسند آتا ہے نظارا
مغنی عورتوں کی دید کو عرسوں میں لے جاتا
جہاں پکتی ہے کھچڑی اور پلاؤ قورمہ قلیا
نہیں رکھتے خدائے پاک پر وہ اعتقاد اصلا
تو بتلاؤ کہ ہندو مشرکوں کو کون ہے دیتا
ہے دیکھا پاس انکے میں نے اک انبار دولت کا
سمجھنے کی کرو کوشش کہ سب کو کون ہے دیتا
خدا سے مانگو دیگا کیونکہ وہ رازق ہے سب کا
جو آسودہ ہیں ذلت میں برا انکے پیٹ کا دھندا
سبق سیکھو گے تم اخلاق کا توحید و سنت کا
بچوگے شرک و بدعت سے ملیگی جنت الماوا
شفاعت بھی ملے گی اور لواء الحمد کا سایا
خطائیں عفو فرما میری تو ہے ارحم الرحما
امتنی مومنا ربی وکن مِنی مع الصلحا

حالت اکراہ میں سانپ بچھو کتے وغیرہ کے کاٹے ہوئے پر شرکیہ دم جھاڑا کرنا جائز ہے

آج بتاریخ ۲۴ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ یوم شنبہ کو چودھری قمرالدین صاحب سوداگر چرم دہلی کے گودام پر مابین مولانا عبدالستار صاحب اور مولانا محمد صاحب مناظرہ ہوا۔ اس فتویٰ پر جو مولوی عبدالستار صاحب نے اپنے صحیفہ میں چھاپا تھا۔ آخر فریقین کا اس تحریر پر اتفاق ہوا کہ ایک شخص کو سانپ بچھو کتے وغیرہ نے کاٹ کھایا کسی نو مسلم موحد کو دم جھاڑا شرکیہ منتر سے کرنا آتا ہے وہاں کسی کو بھی کوئی دوا یا دعا وغیرہ معلوم نہیں صرف اُسے شرکیہ منتر یاد ہے اُسے مجبور کیا جاتا ہے کہ اس مارگزیدہ پر شرکیہ دم جھاڑ کر ورنہ تجھے قتل کر دیا جاویگا اخیر اُسے اس اکراہ کی وجہ سے اپنی جان بچانے کیلئے دل مطمئن بایمان رکھ کر شرکیہ منتر سے اُسے غیر مانع سمجھ کر دم کر دینا جائز ہے۔ کسی مسلمان کی خیر خواہی کے لئے بوقت ضرورت اور مجبوری شرکیہ منتر سے دم جھاڑا جائز نہیں تاوقتیکہ کسی کی طرف سے مار ڈالنے کا اکراہ اور جبر نہ ہو۔ فقط۔

عبدالستار بقلم خود۔ محمد بقلم خود ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی

المشتہر:۔ ایس مولا بخش چودھری قمرالدین آڑھتیان چرم صدر بازار دہلی
بموجودگی شیخ حافظ حمید اللہ صاحب سوت والے منتظم مجلس فریق ثانی

(صحیفہ اہل حدیث دہلی)

اکمل البیان فی شرح تقویۃ الایمان

(۱۱۹)

گذشتہ ہفتے ملا اسعد رومی رحمہ اللہ کی کتاب مجالس الابرار سے عربی عبارت درج ہوئی ہے آج اس کا بقیہ درج ذیل ہے :-

ومنہا اتخاذ المساجد والسرج علیہا ومنہا العکوف عندھا علی المجاورۃ عند المسجد الحرام ویرون سدانتہا افضل من خدمۃ المساجد ومنہا النذر لہا ولسدنتہا زیارتہا لاجل الصلوۃ عندھا والطواف بہا وتقبیلہا واستلامہا وتعفیر الخدود علیہا واخذ ترابہا ودعاء اصحابہا والاستغاثۃ بہم وسوالہم النصر والرزق والعافیۃ والولد وقضاء الدیون وتفریج الکربات وغیر ذلک من الحاجات التی کان عباد الاوثان یسئلونہا من اوثانہم ولیس مشروعا باتفاق ائمۃ المسلمین اذا لم یفعل شیئا رسول رب العالمین ولا احد من الصحابۃ والتابعین وسائر ائمۃ الدین - انتہی :

"یعنی اور تحقیق اب یہ کیفیت ہوگئی ہے اس طائفہ گمراہ اور گمراہ کرنے والے کی کہ قبروں کا حج کرنا شروع کردیا ہے اور اس کے آداب وطریقہ مقرر کئے ہیں حتیٰ کہ بعض غلو کرنے والوں نے اس باب میں کتاب تصنیف کرکے اس کا نام مناسک حج المشاھد رکھا ہے اس نے قبور کو بیت الحرام کے مشابہ ٹھہرایا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ اعتقاد گویا دین اسلام سے الگ ہو کر بت پرستوں کے دین میں داخل ہونا ہے اب دیکھو تو کہ درمیان طریقہ نبی علیہ السلام کے دربارہ قبور جو منع فرمایا ہے جو مذکور ہوا اور درمیان طریقہ اس گروہ کے جو یہ ارادہ کرتے ہیں کس قدر بڑا فرق ہے اور بلاشبہ اس میں اتنے فساد ہیں کہ انسان گنتے گنتے عاجز ہو جاتا ہے۔ ایک یہ کہ قبروں کی اس قدر تعظیم کرنی جس سے لوگ فتنہ میں پڑ جاویں۔ ایک یہ کہ قبروں کی فضیلت مسجدوں پر دینی جو تمام مقاموں سے بہتر اللہ تعالےٰ کے نزدیک محبوب ہیں کیونکہ یہ لوگ جب قبروں پر جاتے ہیں تو نہایت درجہ تعظیم اور حرمت و انکسار اور خوف ونرمی دل کی کرتے ہیں اس قدر کہ مسجدوں میں نہیں کرتے اور نہیں حاصل ہوتا ان کو مساجد میں اس کا نظیر اور نہ مثل۔ اور ایک یہ کہ قبروں کو مسجد ٹھہراتے ہیں اور روشنی کرتے ہیں۔ اور ایک یہ کہ قبروں پر چلہ کشی کرتے ہیں اور قبروں پر غلاف چڑھاتے ہیں اور مجاور بٹھاتے ہیں حتیٰ کہ گور پرست قبروں کے مجاورت کو مسجد الحرام کی مجاورت سے بہتر سمجھے ہیں وہ جانتے ہیں کہ قبروں پر بیٹھے رہنا مسجدوں کی خدمت کرنے سے بہتر ہے۔ اور ایک یہ کہ قبروں کی اور مجاوروں کی منتیں مانتے ہیں اور ایک یہ کہ قبروں پر جانا نماز کے لئے اور طواف کرنا اور بوسہ دینا اور چومنا اور قبروں کی مٹی اٹھا کر منہ پر ملنی اور قبر والوں کو پکارنا اور ان سے مدد مانگنی اور ان سے نصرت اور روزی اور صحت اور اولاد اور قرضہ کی ادائیگی کا سوال کرنا اور مصیبتوں کی کشادگی وغیرہ حاجتیں طلب کرنی جو بت پرست اپنے بتوں سے مانگتے تھے اور ان میں سے کوئی بات مشروع کسی امام اہل اسلام کے نزدیک نہیں ہے کیونکہ ان میں سے کسی بات کو رسول رب العالمین نے نہیں کیا اور نہ کسی صحابہ اور تابعین میں سے اور نہ کسی امام دین نے۔ انتہی :"

اور مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ بلاغ المبین صفحہ ۱۴۲ میں فرماتے ہیں :-

"وازانجملہ است سجدہ گاہ ساختن قبور را وچراغاں نمودن بر آنہا واعتکاف نزد آنہا وآویختن پردہ ومقرر نمودن خدمت کہ جاروب کشی وعود سوزی در آنجا نمایند ومردم را برائے گورپرستی دعوت میکنند تا آنکہ عابدان قبور ترجیح میدہند مجاورت قبور را بر مجاورت مسجد الحرام ویقین میکنند کہ خدمت ایں آستانہا افضل از خدمت مساجد است۔ مترجم گوید واقعی راست گفتہ است بچشم خود دیدہ باشد ومقالہ ایں گروہ بگوش خود شنیدہ انتہی :"

یعنی منجملہ افعال گور پرستوں کے قبروں کو سجدہ گاہ بنا لینا اور ان پر چراغ روشن کرنا اور انکے نزدیک اعتکاف کرنا اور پردے لٹکانا اور خدمت جھاڑو کشی مقرر کرنا اور خوشبو، اگر، لوبان سلگانا اور آدمیوں کو گور پرستی کی دعوت دینا یہاں تک کہ قبروں کی پوجا کرنے والے ترجیح دیتے ہیں مجاورت قبور کو مجاورت مسجد الحرام بیت اللہ العظام پر اور یقین کرتے ہیں کہ خدمت اس آستانہ قبر کی افضل ہے خدمت کرنے مساجد سے۔ مترجم کہتا ہے واقعی سچ فرمایا ہے میں نے بچشم خود دیکھا ہے اور ان باتوں کو اس گروہ کی اپنے کانوں سے سنا ہے انتہی"

نیز صفحہ ۳ بلاغ المبین میں فرماتے ہیں :-

"بدانکہ بت پرستان بر بتان خود لباس ابریشمی و کمخواب مے پوشانند و پیر پرستان نیز مرگور ہاء بزرگان خود را ہمچنیں مے پوشانند۔

یعنی جان کہ بت پرست لوگ اپنے بتوں کو لباس ریشمی اور کمخواب کے پہناتے ہیں اور پیر پرست لوگ بھی خاص اپنے بزرگوں کی قبروں کو اسی طرح پہناتے ہیں"

نیز صفحہ ... و نیز عادت بت پرستان ست کہ علمہا بنام بتان خود مے افرازند پس آنہا برداشتہ بکمال آداب بجائے بتان خود ہا مے برند پیر پرستان نیز علمہا رنگا رنگ بنام شاہ مدار وخواجہ معین الدین چشتی و سالار مسعود غازی و سرور سلطان در روزہائے معینہ استادہ میکنند باز آنہا را برداشتہ بر قبور مذکورین مے رسانند وایں فعل را عبادت دانستہ حاجت روائے خود ہائے ازیں کار مے جوئید۔

یعنی اور یہ بھی عادت بت پرستوں کی ہے کہ علم بتوں کے نام کے ٹھہراتے ہیں پھر ان کو اٹھا کر مکمل آداب بتوں کی جگہوں میں لے جاتے ہیں پیر پرست لوگ بھی رنگا رنگ کے علم نشان جھنڈے

ahmadimuslim.de

چھڑی شاہ مدار اور خواجہ معین الدین چشتی و سالار مسعود غازی اور سرور سلطان کے نام پر معین دنوں میں کھڑے کرتے ہیں پھر ان کو اٹھا کر قبور مذکورین پر پہنچاتے ہیں اور اس فعل کو عبادت جان کر حاجت روائی اپنی ایسے کاموں سے ڈھونڈتے ہیں۔

نیز ص۳۴۲۔ "و نیز عادت مشرکان است کہ بنام گذشتگان آب مے نوشانند و آں سبیل را بنام غیر خدا مشہور مے دارند پیر پرستان نیز آب برائے امام حسین مے نوشند و آں را نذر امام میگویند۔

یعنی اور یہ بھی عادت مشرکوں کی ہے کہ گزرے ہوؤں کے نام کا پانی پلاتے ہیں اور اس کو سبیل بنام غیر خدا مشہور کرتے ہیں۔ پیر پرست لوگ بھی پانی امام حسین کے لئے پلاتے ہیں اور اس کو نذر امام کی کہتے ہیں۔"

علیٰ ہذا مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ تحفہ اثنا عشریہ ص۳۴۳ میں فرماتے ہیں:۔

"و اما مشابہت بہ ہنود پس در ایام عاشورا چیزے کہ ہنود با بتان خود کنند ایں ہا با صورت قبور ائمہ نمایند و غسل دہند۔"

یعنی اور لیکن مشابہت ہنود سے پس ایام عاشورا میں جو چیزیں کہ ہندو اپنے بتوں کے لئے کرتے ہیں یہ لوگ بھی ائمہ پیشوا کی قبروں کے لئے کرتے ہیں اور غسل دیتے ہیں۔"

اور خود مولوی نعیم الدین نے اپنے رسالہ سواط العذاب ص۹ میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں اور ان پر مسجدیں بنانے اور چراغ رکھنے والوں پر لعنت فرمائی ہے انتہی۔"

مگر یہاں مولوی نعیم الدین نے محض تقویۃ الایمان کی ضد اور عناد میں یا اپنے محض جہل سے یہ اعتراض لغو و باطل کیا کہ کس آیت یا حدیث میں بتایا گیا ہے کہ جھاڑو دینا روشنی کرنا فرش بچھانا پانی پلانا وضو اور غسل کا سامان درست کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے خاص کیا ہے۔ جس کا جواب باصواب دندان شکن آیات و احادیث تفاسیر و شروح احادیث اور کلام اکابر ائمہ دین فقہاء اہل یقین سے صراحتاً بتائید تقویۃ الایمان بوضاحت تمام ثبوت کو پہنچا یا اور مزید تفصیل کے ساتھ مولوی نعیم الدین کے ص۱۵۲ کے جواب میں گزر چکا۔ کہ ہر وہ شے جو حق تعالےٰ کی عبادت کے مقابلہ میں بہ تقرب غیر اللہ عمل میں لائی جاویگی شرک ہوگی۔ اسی لئے اسباب و ذرائع عبادات کے بھی عبادت ہی ہوتے ہیں اور معصیت کے معصیت۔ بعض امور عبادت کے لئے معین بعض معین و مخصوص ہیئتم باشن بعض نیت پر موقوف۔ لہٰذا گور پرستوں کے افعال قبروں کے ساتھ کعبہ معظمہ مساجد اللہ کے مانند و مشابہ داخل شرک و ضلال ہیں۔ والحمد للہ اولاً و آخراً و تمہ النعمۃ الحق فماذا بعد الحق الا الضلال۔

قولہ ص۱۶۳ لغایت ص۱۶۵۔ مولوی نعیم الدین لکھتے ہیں کہ:۔

"اسمٰعیلی شرکیات کا چوتھا حصہ مولوی اسمٰعیل نے اپنے شرکیات کا چوتھا حصہ اشراک فی العادت کے نام سے موسوم کیا ہے اس میں اکثر وہی باتیں ذکر کی ہیں جن کا اوپر ذکر کیا گیا بعض باتیں نئی بھی کہی ہیں وہ یہ ہیں۔ حضرت بی بی کی صحنک مردنہ کھائیں شاہ عبدالحق کا توشہ حقہ والا نہ کھائے۔ برائی بھلائی کسی کی طرف نسبت کرنا کہ فلانا ان کی پھٹکار میں آ کر دیوانہ ہو گیا فلانے کو نوازا تو فتح و اقبال مل گیا۔ اللہ و رسول چاہیگا تو میں آؤنگا کسی کو مالک الملک شہنشاہ کہنا ان سب باتوں کو شرک بتایا ہے اور لکھا ہے سو ان سب باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے (تقویۃ الایمان ص۱۰)

اب ان کی حقیقت پر نظر ڈالئے۔ حضرت بی بی کی صحنک اس کا شرک ہونا صاحب تقویۃ الایمان نے بزعم خود آیت سے ثابت کیا ہے اور آیت کریمہ ان یدعون من دونہ الا اناثا لکھ کر لکھا ہے یعنی اللہ کے سوا جو اور لوگوں کو پکارتے ہیں سو اپنے خیال میں عورتوں کا تصور باندھتے ہیں پھر کوئی حضرت بی بی کا نام ٹھہرا لیتا ہے کوئی بی بی آسیا کوئی بی بی آتما دلی کوئی لال پری کوئی سیاہ پری کوئی سیتلا کوئی مسانی کالی کو (تقویۃ الایمان ص۳۵) اس گستاخی و بے ادبی سے تو ہر مسلمان کا دل کانپ جائیگا کہ حضرت بی بی صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور بی بی آسیہ کا ذکر پریوں اور مسانی اور کالی کے ساتھ ملا کر کیا ہے اللہ ہی اس کا بدلہ دے۔ یہ کیسا ستم اور کیسی بے باکی ہے کہ قرآن پاک کے معنے بدل ڈالے یدعون جو عبادت کرنے کے معنی میں ہے اس کا ترجمہ پکارنا کیا اور اناثا جو منات عزیٰ وغیرہ بتوں کے حق میں وارد ہے اس کو اہل بیت رسالت اور پاک بی بیوں پر ڈھالا اور صحنک کو شرک قرار دینے کے شوق میں قرآن پاک پر افتراء کر دیا معنی میں تحریف کر ڈالی۔ تفسیر مدارک مطبوعہ مصر جلد اول صفحہ ۲۴۴ میں یدعون عبادت کرنے کے معنے میں ہے اور اناثا سے لات عزیٰ بت مراد ہیں۔ مولوی اشرف علی تھانوی نے آیت کا ترجمہ لکھا ہے۔ یہ لوگ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر صرف چند زنانی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں۔ (ترجمہ القرآن مجبوب المطابع دہلی ص۱۰۹) یہ ہے اس کے شرک کی حقیقت اور اس طرح اس بیدین نے قرآن پاک کی آیات لکھ کر عوام کو گمراہ کیا ہے جاہل سمجھتے ہیں کہ شاید آیت ہی میں یہ مضمون ہوگا معاذ اللہ اہل بیت رسالت سے کیا عداوت ہے کہ ان کے ایصال ثواب کو شرک کہہ دیا۔ صدقہ عبادت ہے اور ہر عبادت کا ایصال ثواب نصوص معتبرہ سے ثابت اور خود اسمٰعیل نے صراط مستقیم میں اس کو تسلیم کیا۔ ہم صفحہ ۹۰ و ۹۱ میں اسکی عبارتیں نقل کر چکے ہیں اب یہ شرک کیسے ہوگیا۔ اگر صدقہ پر غیر خدا کا نام آنا شرک ہو تو ایسا شرک قرآن و حدیث میں بہت ہوگا۔ انما الصدقات للفقراء والمساکین الایۃ۔ حدیث شریف میں ہے لام سعد۔ وہابی دین میں یہ بھی شرک ہوا بی بی صاحبہ کی صحنک صرف عورتوں کو کھلائی جاتی ہے اور شاہ عبدالحق صاحب کا توشہ حقہ پینے والوں کو۔

(باقی آئندہ)

انجیات الاحمد جو اہل بدعت کی ایک کتاب کا (۹۰۰) دندان شکن جواب۔ قیمت ۸ (علاوہ محصول)

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س ۱۹۶ } زانی و مزنیہ ہر دو اپنے قصور کے قائل ہیں۔ مزنیہ کی دختر زانی کے بھائی یا لڑکے کو شرعاً نکاح میں آسکتی ہے یا نہیں؟ (غلام حسن ہیڈ ماسٹر خریدار اہلحدیث نمبر ۱۱۸۸۲)

ج ۱۹۶ } امام شافعی کے نزدیک اولاد زنا شرعی اولاد نہیں۔ اس لئے بنت زنا سے زانی والد یا اس کے بھائی یا بیٹے کا نکاح درست ہے۔ حنفیہ کرام کے نزدیک درست نہیں۔ اصلح یہ ہے کہ نہ کیا جائے تاکہ اشتباہ سے دور رہے۔

س ۱۹۷ } احتیاطی ظہر اور شرائط جمعہ کس تاریخ سے شروع ہوئیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۹۷ } سنت شاہان اسلام کے خوش آمدی علماء کی تجویز سے ہوئیں تاریخ معلوم نہیں۔ کتاب درمختار میں اس کو منع لکھا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ احتیاطی ظہر تصنیف درمختار سے پہلے کی ہے۔

س ۱۹۸ } حضرت امیر عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ دوم نے اپنے لڑکے پر حد زنا کی۔ بعد فوتیدگی کے بدن پر یا قبر پر جاری رکھی یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۹۸ } حد شراب کے درے مصر میں والئے مصر کے حکم سے لگوائے تھے وہ اسی حالت میں مر گیا تھا۔ رحمہ اللہ۔

س ۱۹۹ } حضرت عبد القادر جیلانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ امت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ جنت میں لے جاوینگے۔ کیا یہ صحیح ہے؟

ج ۱۹۹ } ثبوت نہیں ملتا۔ ثبوت بذمہ مدعی

س ۲۰۰ } کیا بی بی فاطمہ خون حسنین رضی اللہ عنہم نہ بخشے گی۔ جب تک امت رسول کریم جنت میں داخل نہ ہوئیگی۔ (سائل مذکور)

ج ۲۰۰ } یہ سب شیعوں کی یا ان جیسے اہل بدعت کی ایجاد ہے۔ آیات یا احادیث میں اس کا ثبوت نہیں ملتا۔

س ۲۰۱ } اذان کب شروع ہوئی؟ (سائل مذکور)

ج ۲۰۱ } مدینہ شریف میں جب حضرت عمر وغیرہ نے اس امر میں خواب دیکھا تھا۔

س ۲۰۲ } رسول کریم کی پیڑھی حضرت آدم تک اسلام پر تھی یا کفر پر؟ (سائل مذکور)

ج ۲۰۲ } حضرت ابراہیم علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جد امجد ہیں ان کے والد آذر قرآنی نص سے مشرک ثابت ہیں۔ اِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً اِنِّيْ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ط

س ۲۰۳ } بیمہ زندگی کرانا درست ہے یا نہ ڈاک خانہ میں روپیہ جمع کرانا درست ہے یا نہ؟ (سائل مذکور)

ج ۲۰۳ } ہر دو کام درست ہیں۔

س ۲۰۴ } دسہرہ پر جانے سے نکاح فسخ ہوجاتا ہے یا نہیں۔ حدیث و قرآن سے فرماویں۔ (سائل مذکور)

ج ۲۰۴ } دسہرہ پر جانا کفر کی رسم ہے مسلمان کو اس سے پرہیز کرنا لازم ہے فسخ نکاح کفر کی فرع ہے۔

س ۲۰۵ } بعد نماز جنازہ جنازہ کے ارد گرد ہو کر فاتحہ خوانی کرنا اسی طرح بعد دفن ارد چالیس قدم پر اور گھر پر میت کے آکر فاتحہ کہنا یہ امور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں یا نہیں۔ دوسرا، تیسرے دن فاتحہ خوانی یعنی زیارت کرنے کے متعلق ایک روایت ملا علی قاری فتاوے آذرجندی منع لائے ہیں کہ سیدنا ابراہیم ابن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وفات کے تیسرے دن ابوذر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس اونٹنی کا دودھ اور جو کی روٹی لیکر حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے رکھ دیا تو آپ نے ایک بار الحمد پڑھی اور تین بار قل ہو اللہ اور درود شریف پڑھی پھر ہاتھوں کو اٹھایا اور منہ پر پھیرا۔ پھر ابوذر رضی اللہ عنہ کو اس کے تقسیم کرنے کا حکم دیا۔ اور فرمایا اس کا ثواب میرے بیٹے ابراہیم کو پہنچے۔ یہ روایت کیسی ہے۔ کن محدثین نے اس حدیث کو روایت کیا۔ بحوالہ کتب وصفحہ صحت درج فرما کر عنداللہ ماجور و مشکور فرماویں۔ ان کاموں کا کرنا جائز ہے؟ آیا یہ بدعت تو نہیں۔ قائل و فاعل کیسا ہے۔ اور منکر کیسا ہے۔ بینوا توجروا۔

(الراقم احقر العباد سید قاسم۔ تیرہ علی)

ج ۲۰۵ } مردے پر چالیس قدم واپس آکر دعا کرنا۔ بعد نماز جنازہ میت کے ارد گرد کھڑے ہو کر پھر دعا کرنا، پھر میت کے گھر فاتحہ خوانی کے لئے جانا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں مردے پر ختم پڑھنا یہ بھی رسم ہے۔ آنحضرت صلعم کا ابراہیم پر فاتحہ خوانی کرنا ثابت نہیں اور ملا علی قاری کی نقل کردہ روایت باطل ہے۔ مولانا عبد الحی مرحوم لکھتے ہیں:۔

نہ کتاب اذرجندی از تصانیف ملا علی قاری است ونہ روایت مذکور معتبر و صحیح است بلکہ موضوع است بر اں اعتماد نشاید در کتب حدیث نشانے از ایں روایت یافتہ نے شود؛

مولانا رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں۔ الجواب صحیح۔ اور اس کا واضع ملعون ہے کہ فخر عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تہمت کرتا ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۲۵ ج ۱ رہا پائی داخل غریب فنڈ)

استفتاء اسی قدر تھے

فتاویٰ نذیریہ

مصنفہ حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ اس میں ہر سوال کا جواب مطابق قرآن شریف و احادیث رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے درج کیا گیا ہے۔ تاکہ مستفتی صاحبان کو دقت نہ اٹھانی پڑے۔ ہر اہل حدیث کے پاس اس کا ہونا لازمی ہے۔ قیمت بجائے ۸ کے ۳ روپے۔ محصول علیحدہ۔ منگوانے کا پتہ:۔

دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

صداقت رسول [illegible] علیہ وسلم [illegible] (۹۰۱) [illegible]

متفرقات

ایک بجا شکائت ناظرین کی خدمت میں بارہا عرض کیا گیا ہے کہ قیمت اخبار ختم ہونے کی اطلاع ملتے ہی حتی الامکان قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیج دیا کریں فیس منی آرڈر بے شک قیمت میں سے ہی وضع کر لیا کریں اگر مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیجدیا کریں۔ بصورت دیگر وی پی ارسال کرنے کے اسے وصول کر لیا کریں مگر افسوس ہے کہ ہر دفعہ ایسے ہی مواقع درپیش آتے رہتے ہیں۔ وی پی بھی واپس آتے ہیں اور قیمتیں بھی وصول نہیں ہوتیں۔

کیا ہی اچھا ہو کہ اگر خریداری منظور نہ ہو تو ازراہ نوازش اس کی بندش کی اطلاع ہی بھیجدیا کریں اس طرح دفتر کو وی پی کرنے کا نقصان تو نہ ہوا کرے۔

مقدس رسول سہ کرر زیر طبع ہے۔ اس ہفتہ انشاء اللہ بالکل تیار ہو جاویگا۔ ناظرین مطلع رہیں۔

بیس روپیہ انعام خاکسار کا لڑکا مسمی محمد شفیع عمر ۲۴ سال نارمل پاس ہے۔ ملازمت سے استعفیٰ دیکر کہیں چلا گیا ہے۔ جو صاحب اس کا پتہ بتادیں اس کو بیس روپیہ انعام دیا جائیگا۔ اگر وہ خود یہ تحریر پڑھے تو وہ گھر آجاوے۔ اگر وہ آنا پسند نہ کرے تو اپنا پتہ بتادے۔ ہم اس کو کسی کام کے لئے مجبور نہ کریں گے۔ (مولوی محمد حسین لکھو کے ضلع فیروز پور پنجاب)

انعام گم شدہ مبلغ دس روپے نقد بطور انعام اس صاحب کو دئیے جاویں گے جو ہمارے عرصہ تین سال سے گم شدہ بہنوئی مسمی فقیریا ولد برکت قوم اونت عمر ۴۹ سال رنگ گورا، لوئر مڈل پاس، دانتوں میں سونے کی میخیں، سکنہ پدھوڑ، ریاست پٹیالہ کا پورا و مکمل پتہ بتادے۔ ہمارے پاس لانے والے کو پانچ روپے مزید دیئے۔

المشتہران۔ نواب خان و نظام الدین قوم اونت سکنہ احمد پور ڈاک خانہ بڈھلاڈہ تحصیل و ضلع حصار۔

مار گزیدہ کا علاج خاکسار کے پاس ہے جس سے اکثر اصحاب صحت یاب ہوئے ہیں مگر وہ صرف ستائیسویں رمضان کی رات کو سکھلایا جاتا ہے ضرورت مند اصحاب پتہ ذیل سے خط و کتابت کریں۔

(محمد نذیر الدین متعلم مدرسہ شمس الہدیٰ موضع دلالپور ڈاک خانہ کوتل پوکھر ضلع سنتھال پرگنہ)

دعائے صحت خاکسار کچھ عرصہ سے علیل رہتا ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (سائل مذکور)

جنازہ غائب میں نے سفر حیدرآباد دکن میں سنا کہ شیخ سنوسی شاہ طرابلس الغرب کا انتقال ہو گیا اناللہ۔ چنانچہ مرحوم کا جنازہ غائب ادا کیا گیا۔

(حاجی یونس خان رئیس از دتا ولی)

یاد رفتگان مولوی عبدالرحمٰن صاحب مہتمم مدرسہ نجم الہدیٰ شیخ علی پور لال گولہ ضلع مرشد آباد چھ ماہ کی طویل علالت کے بعد ۷۵ سال کی عمر پاکر انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم دیندار، متواضع اور منکسر المزاج تھے اور پکے موحد و متبع سنت ہونے کے علاوہ حضرت سید احمد رائے بریلوی کے معتقدوں میں سے تھے۔ (راقم ابو تراب محمد عبدالوہاب)

ایضاً میرا اکلوتا فرزند عبدالرؤف سات سال کی عمر پاکر مجھے ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گیا۔ اناللہ۔ (مستری بشیر احمد از امرتسر کڑہ کرم سنگھ)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم

عزیزی جوادکی مفارقت میرا چودہ سالہ لڑکا سید جواد حسین صرف ایک یوم گردن توڑ بخار میں مبتلا رہ کر ۹۔ اگست ۱۹۳۵ء کو مجھ سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا انا للہ۔ مرحوم خرد سالی سے ہی پابند صوم و صلوٰۃ اور ذہین و متین ہونے کے علاوہ شرم کا پتلا تھا۔ شعراء حضرات سے ملتمس ہوں کہ طرح ذیل پر تاریخ وفات وغیرہ لکھ کر بھیجیں مشکور ہونگا ؎

ہتی ہے اپنے سامنے صورت جواد کی

غم زدہ سید سجاد حسین سجاد قصبہ شیش گڈھ ضلع بریلی

مولوی عبدالشکور صاحب شاکر گیاوی

سفیر انجمن اہل حدیث گیا جہاں کہیں ہوں اپنے پتے اطلاع دیں۔ راقم محمد ابراہیم سیکرٹری انجمن اہل حدیث گیان پور بنارس سٹیٹ)

نیو ورلڈ آف اسلام کہاں سے ملتی ہے کوئی صاحب مستعار دے سکتے ہوں یا قیمتاً فروخت کر سکتے یا جائے فروخت کا علم رکھتے ہوں تو مجھے اطلاع دیں (محمد ابراہیم مذکور)

مولوی ابو البشیر صاحب ساکن وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ کا مفصل پتہ درکار ہے۔ کسی صاحب کو معلوم ہو تو مجھے اطلاع دیں۔ راقم محمد بشیر ٹھیکیدار وردی۔ نوار وغیرہ جنرل گنج کان پور۔

غریب فنڈ میں از فتوے فنڈ ۶؎ ۔ ایک صاحب خیر ۱۰؎۔ بابو اللہ بخش صاحب از لدھانہ ۱۰؎۔ ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب ہانگ کانگ ۱۰؎۔ قاضی محمد عبداللہ صاحب مانسہرہ ۱۰؎۔ عثمان غنی صاحب از ڈھاکہ ۱؎ جملہ ۳۷؎ ۔ سابقہ بقایا بذمہ فنڈ ۶؎۶ بقایا ۳۱؎ از سائلین (۱) عبدالسبحان حاجی نگر ۲؎ (۲) امام الدین رام کیمپ ۱؎ (۳) سید محمد امین کھمن ۶؎ ۔ (۴) محمد امین پیر رائی ۶؎ (۵) عبدالجبار کابل پور ۶؎ ۔ (۶) عبداللہ باقی پور ۸؎ (۷) عمر الدین فتح آباد ۶؎ (۸) مدرسہ شمسیہ دیرو وال ۲؎ (۹) فیض محمد ۸؎ (۱۰) مدرسہ اسلامیہ ٹانڈہ ۱۰؎ (۱۱) عبدالحکیم گورداسپور ۱۰؎ ۔ (۱۲) عبدالرشید کانگڑہ ۱۰؎ (۱۳) عبداللہ سیالکوٹ ۲؎ میزان ۵۵؎ ۔ ۱۲ سائلین کے نام ایک ایک سال کے لئے اور ایک سائل کے نام چھ ماہ کے لئے غریب فنڈ سے اخبار جاری کیا گیا۔ بذمہ فنڈ ۲؎ نمبر سائلین ۱۰۳

مدرسہ علوم القرآن والحدیث مدینہ منورہ (عرب) عبدالوحید مدرس اردو مکتب کیمپلپور ۱؎ رمضان علی درزی بانسڈیہہ ضلع بلیا ۱۲ ۔

چندہ کانفرنس قاضی محمد عبداللہ پلیڈر مانسہرہ ۱؎ مولوی عبدالغنی راجوا ضلع دربھنگہ ۲؎ ۔

مضامین آمدہ مولوی ابو القاسم صاحب۔ پنڈت آتمانند صاحب۔ نائب ناظم اہل حدیث کانفرنس دہلی سید محمد حبیب اللہ حکیم سید علی۔ محمد جانباز خان صاحب۔

ترجمہ القرآن ۔ ع حواشی تفسیر ثنائی • (۹۰۲)

ملکی مطلع

جدید امیر شریعت یا ملت[1]

جب سے دیوبندی حنفی جماعت نے لاہور میں مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب کو امیر بنایا ہے دوسرے گروہ (بریلوی عقیدہ کے) احناف میں سرگوشیاں ہو رہی تھیں کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے کیونکہ مولوی عطاء اللہ شاہ کی امارت ان کے حق میں ایسی ہی ناگوار ہے جیسی مولوی عبدالوہاب دہلوی کی۔ اس لئے لاہور کی مسجد شہید کے متعلق احرار اور غیر احرار میں جو مناقشہ بلکہ مشاتمہ پیدا ہوا تو "بلی کے بھاگوں چھیکا ٹوٹا" بریلوی احناف نے وقت شناسی سے کام لیتے ہوئے راولپنڈی میں جلسہ کر کے پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری کو امیر شریعت بنا لیا۔ ہم پیر صاحب اور ان کے اتباع کو اس انتخاب پر مبارکباد اس وقت کہیں گے جب پیر صاحب جنگ عظیم کی مثل کام کر کے دکھائینگے جس کی تفصیل یہ ہے۔ جنگ عظیم میں پیر صاحب موصوف نے انگریزی فوج میں بھرتی دی تھی۔ مریدوں کے بازوؤں پر تعویذ باندھے تھے فرمایا تھا کہ تمہاری گولیاں ترکوں کو لگیں گی ترکوں کی گولیاں تم کو نہیں لگیں گی۔ بس وہی تعویذ اب کام آئے گا۔ اپنے اتباع کے بازوؤں پر باندھ کر لاہور کی طرف بھیجدیں۔ اس سے دو فائدے ہونگے۔ ایک تو مسجد فتح ہو جائے گی دوسرے جنگ عظیم کی وجہ سے پیر صاحب کی نسبت عام مسلمانوں میں جو بدظنی ہے سب دور ہو جائے گی۔ اگر یہ نہیں تو پھر آئے دن امیر بنانے سے کیا فائدہ۔ تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا

ہمارا خطرہ ہم الہامی نہیں، فوجی جرنیل نہیں، سیاسی مدبر نہیں۔ لیکن ناظرین اہلحدیث جانتے ہیں کہ ہماری سیاسی پیشگوئی خدا کے حکم سے سچی ہوتی ہے۔ ہمارا وجدان کہتا ہے کہ اس جدید انتخاب امیر شریعت کا اثر مسجد لاہور پر تو شاذ و نادر ہوگا۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ دونوں پارٹیاں نادرشاہ کی فوج کی طرح (خدا نہ کرے) باہمی دست و گریباں ہو جائیں گی۔ جس سے مسلمانوں کا رہا سہا وقار بھی ختم ہو جائے گا۔ کیونکہ شیخ سعدی مرحوم کہہ گئے ہیں ؎

دہ درویش در گلیمے بخسپند
دو بادشاہ در اقلیمے نگنجند

قادیان سے اہل حدیث کو سیاسی اتحاد کی دعوت

قادیانی اخبار الفضل نے اپنی معمولی حکمت عملی سے شیعہ اور جماعت اہل حدیث کو سیاسی اتحاد عمل کی دعوت دی ہے۔ ایسا کیوں کیا ہے؟ چونکہ جمہور احناف کسی طرح سے بھی قادیانیوں سے تعاون نہیں کر سکتے۔ اس لئے بقول ؎

جب دیا رنج بتوں نے تو خدا یاد آیا

اہل حدیث اور شیعان کو یاد آئے۔ قادیانی حضرات تو احناف سے ڈر کر ادھر آئے ہیں مگر اہل حدیث عرصہ سے قادیانیوں سے سہمے بیٹھے ہیں کیونکہ خلیفہ قادیان کا کھلا اعلان ہے کہ

ہم درندوں سے صلح کر سکتے ہیں مگر ہمارے
عقائد پر طعن کرنے والوں سے صلح نہیں کر سکتے
(میاں محمود) (الفضل ۲۹/۸ ص۵)

اہل حدیث تو مرزا صاحب اور ان کے عقائد کے حق میں جیسے کچھ ہیں وہ حقیقۃ الوحی مصنفہ مرزا صاحب سے معلوم ہو سکتا ہے۔ اس لئے قادیانی اتحاد سے ہمیں خطرہ ہے جس کا اظہار کسی شاعر نے یوں کیا ہے ؎

حسینوں سے دل اے دل ہمارے دیکھے بھالے ہیں
نہیں ڈسنے رکنے کے ستمگر ناگ کالے ہیں

دنیا کا آئندہ حال

وَّ اَنَّا لَا نَدْرِیْٓ اَشَرٌّ اُرِیْدَ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ط

اٹلی اور ابی سینیا (حبش) کی جنگ محض دو طاقتوں کی جنگ نہیں بلکہ دنیا کے دو حصوں کی جنگ ہوگی۔ جس طرح کسی زمانہ میں دو خاندانوں (کورو پانڈوں) کی جنگ سے ہندوستان فنا ہو کر پھر نئے سرے سے آباد ہوا تھا۔ اندیشہ کیا جاتا ہے کہ اس جنگ میں بھی تقریباً کل دنیا فنا ہو کر پھر آباد ہوگی۔ بہت ممکن ہے کہ اس جنگ کی لپیٹ میں حکومت برطانیہ بھی آجائے پھر اس کی وجہ سے ہندوستان بھی پھنس جائے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ ہندوستان کے خزانے پر بوجھ پڑے گا اور اس کی فرع یہ ہوگی کہ ہندوستانیوں پر ٹیکسوں کا بوجھ بھاری ہو جائے گا۔ جس کا ادنے سے ادنے نمونہ یہ ہوگا کہ پوسٹ کارڈ چار پیسے میں آئیگا جو پہلے کبھی ایک پیسہ کا تھا۔ اسی طرح اور اخراجات کا بوجھ بھی بوجہ اقتصادی کمزوری کے ہندوستان پر پڑے گا۔ جسے برداشت کرنے کی طاقت ہندوستان میں پہلے ہی سے نہیں۔

اس بڑی تباہی سے پہلے سرحدی چھیڑ چھاڑ بھی ہندوستان کے لئے موجب پریشانی ہو رہی ہے جو کئی ہفتوں سے آزاد قبائل سرحد کے ساتھ جنگ کی صورت اختیار کر گئی ہے۔ عرصہ سے کبھی کبھی آواز آتی تھی کہ حاجی ترنگ زئی اور فقیر علی سرحد پر نقل و حرکت کر رہے ہیں۔ خیال ہوتا تھا کہ اخبارات کی خام خیالیاں ہیں۔ لیکن خواب نے تیاری کی صورت پکڑ لی۔ اب تو گولیاں چلنے بلکہ کم و بیش نقصانات کی خبریں بھی آتی رہتی ہیں۔ ہم سیاست دان نہیں لیکن یورپی اقوام کی سیاست پر نظر کر کے بہت ممکن معلوم ہوتا ہے کہ سرحدی چھیڑ چھاڑ کو جنگ اٹلی سے تعلق ہو۔

اندرون ملک یہ حالت ہے کہ بہت سے مقامات سے جن میں امرتسر بھی داخل ہے ہیضہ کی خبریں آرہی ہیں اور دن بدن ترقی پر ہیں۔ کہیں زلزلے ہیں تو کہیں سیلاب سے تباہی ہے اور کہیں خشکی سے بربادی۔ اللہ تعالیٰ انجام بخیر کرے۔

[1] بعض اخباروں میں امیر شریعت لکھا ہے بعض میں امیر ملت (مدیر)

سیف اللہ حضرت خالد ولید ۱۱۸ (۴۰۳) اخلاص کی ... نمبر ۱۲

ahmadimuslim.de

امرتسر میں ہیضہ

قابل توجہ اگزکٹو افسر صاحب بہادر

شہر امرتسر میں قدرے اور دائم گنج میں بڑی شدت سے ہیضہ پھوٹ پڑا ہے۔ بظاہر یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ دائم گنج میں صفائی کا انتظام نہیں نہ سڑکیں صاف ہیں نہ نالیاں پختہ۔ بلدیہ امرتسر کا صیغہ حفظان صحت متوجہ ہے۔ مگر اصل کام یہ ہے کہ وہاں صفائی کا بخوبی انتظام کیا جائے۔ آبادی کے قریب جو جوہڑ ہے وہ بھی سخت بدبودار ہونے کی وجہ سے سخت مضر ہے کمیٹی اگر بجٹ میں عدم گنجائش کا عذر کرے تو ما لکان مکانات سے فی گھر حسب حیثیت مکان ٹیکس وصول کر سکتی ہے بہر حال صفائی ضروری اور مقدم ہے۔

ملک کی ایک بڑی تکلیف

قابل توجہ گورنمنٹ

جب سے گراموفون کا رواج ہوا ہے شوقین مزاج اپنا شوق پورا کرنے میں عام پبلک کے آرام یا تکلیف کا خیال نہیں کرتے اور جب تک جی چاہتا ہے بجاتے رہتے ہیں۔ خصوصاً گرمی کے موسم میں بلند مکانوں پر چڑھ کر رات کو بلند آواز سے بہت دیر تک بجاتے رہتے ہیں۔ جس سے پبلک خصوصاً مزدوری پیشہ لوگوں کو (نیند میں خلل ہونے سے) سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے کئی بار اہلحدیث میں حکام کو توجہ دلائی گئی مگر کچھ نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ آج براہ راست گورنمنٹ کو توجہ دلائی جاتی ہے امید ہے کہ حکومت غریب رعایا کی راحت کو عیش پسندوں کے عیش پر قربان کرنا گوارا نہ کریگی۔

مسدس حالی۔ خواجہ الطاف حسین حالی مرحوم کی شہرہ آفاق قومی نظم۔ مع حیات حالی۔
قیمت ۱۲ ار ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

مرغیوں کی پرورش

مسٹر ایف۔ بی۔ ہیرپ بی۔ اے۔ ایس پولٹری ایکسپرٹ گورنمنٹ گورداسپور

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

سب سے پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ مرغیوں کے پالنے کا مقصد کیا ہے۔ بعض اشخاص یہ کام مرغ لڑانے کے واسطے کرتے ہیں اور بعض مرغیوں کو خوبصورتی کی وجہ سے پالتے ہیں۔ لیکن عام لوگ مرغیوں کو گوشت اور انڈوں کی خاطر پالتے ہیں اور اپنی ضرورت سے زائد کو منافع پر بیچ ڈالتے ہیں۔

زمین ہر ایک بجز زمین مرغیاں پالنے کے کام آسکتی ہے۔ صرف معاش کی صورت میں چاہی زمین استعمال میں لانی چاہئے۔ اور خیال رکھنا چاہئے کہ مالک گھر کے نزدیک ہو۔ پانی اور سایہ عمدہ اور کافی ہو۔ اگر درخت ہوں تو اچھی بات ہے ورنہ شیشم وغیرہ کے درخت بو دینے چاہئیں۔ اگر زمین چاہی ہو تو میوہ دار درخت لگانے سے زائد منافع ہو سکتا ہے۔

مرغیوں کا پنجرا برسات میں مرغیاں کثرت سے مرجاتی ہیں کہ ان کی بھوک جاتی رہتی ہے، آنکھیں بند کئے رہتی ہیں جو ہیضہ کے یا ٹک فیور (چیچڑیوں کا بخار) کے آثار ہوتے ہیں لیکن عموماً یہ ٹک فیور ہی ہوتا ہے اس کا سبب صرف مرغیوں کو ڈربہ میں بند رکھنا ہے جو ہر ایک گاؤں میں پایا جاتا ہے۔

یہ ہولناک چیچڑیاں کچی دیواروں اور چھتوں میں رہتی ہیں اور مرغیوں کا خون چوستی ہیں جس کا علاج بھی آسان نہیں مرغیوں کا اُس درخت کی شاخوں پر جس کے ارد گرد جالی لگی ہوئی ہو۔ آرام کرنا بہتر ہوتا ہے۔ اس جالی میں آنے جانے کے لئے دروازہ بھی ہونا چاہئے۔ جالی چھ فٹ بلند ہو اور اس کا نچلا حصہ تقریباً تین انچ زمین میں دبا ہوا ہو تاکہ بلیاں یا نیولے وغیرہ نیچے سے سوراخ بنا کر اندر داخل نہ ہو سکیں۔ درخت کی شاخوں اور جالی کے درمیان کافی فاصلہ رہے تاکہ مرغیاں اُڑ کر باہر نہ جا سکیں

اسی طرح سے موسم برسات میں مینہ کی وجہ سے کچھ مرغیاں مرجانے کا خدشہ ہے تاہم یہ نقصان ڈربے کے نقصانات سے بدرجہا کم ہوگا۔ مرغیاں مٹی کے ڈربوں میں پورے طور پر نشوونما نہیں پا سکتیں۔

مرغیاں اگر کسی کے پاس پہلے ہی دیسی مرغیاں ہوں تو ان میں سے دس اچھی مرغیاں چُن کر انہیں ایک پنجرے میں رکھنا چاہیئے جس کے ارد گرد ضرورت کے مطابق جنگلہ بنا لینا چاہئے۔ ایک انگریزی نسل کا بڑھیا مرغ خرید کر اُن مرغیوں میں چھوڑ دینا چاہئے اس کام کے لئے ٹھیک وقت موسم سرما یا بہار ہے۔ مرغیوں کا کام شروع کرنے کے لئے سب سے اعلےٰ موقع موسم خزاں ہے۔ جب تک فصل خریف تیار ہوتی ہے مرغیوں کا گھر اور پنجرا بنایا جا سکتا ہے۔ اور اس کے بعد کڑک مرغی اور چوزوں کے لئے ایک چھوٹا سا صندوق اور جالی کا جنگلہ بنا لینا چاہئے۔

(لاہور۔ ۷ ستمبر ۱۹۳۵ء)

خون کے آنسو

اس میں بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کی موجودہ حالت اور موجودہ روش ان کے لئے تباہ کن ہوگی اگر وہ اس تباہی سے بچنا چاہتے ہیں تو ان کو فوراً اپنی روش بدل دینا چاہیئے اور ان تدابیر پر عمل کرنا چاہئے جو ان کی فلاح و بہبود کا موجب ہیں۔ اس کتاب میں ان تدابیر پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے جو مسلمانوں کی ترقی و کامیابی کی ضامن ہیں۔ خود پڑھئے۔ گھر والوں محلہ والوں اور عزیزوں، رشتہ داروں کو سنائیے پھر ان باتوں پر عمل کیجئے جو اس کتاب میں بتلائی گئی ہیں۔ قیمت ۴ر

الحریت فی الاسلام

از مولانا ابو الکلام صاحب آزاد۔

اس میں اسلامی حریت و جمہوریت اور دیگر اہم مسائل پر زبردست بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۶ر

منگوانے کا پتہ:۔

منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

خطرہ! خطرہ!! خطرہ!!!

ہیضہ کے دنوں میں

اپنی خوراک! اشیائے خوردنی اور صفائی کے متعلق احتیاطیں ضروری ہیں مگر یہ

احتیاطیں

بھی کئی مرتبہ ناکام ثابت ہو جاتی ہیں اور ایک معمولی سی بات ہیضہ کے اچانک حملہ کا موجب بن سکتی ہے۔ اور بہترین طبی امداد کا موقعہ بھی نہیں ملتا۔ لہذا ہمیشہ

امرت دھارا (رجسٹرڈ)

پاس رکھیں۔ اور بوقت ضرورت اس کو بطور حفظ ماتقدم اور صحت بخش دوا کے استعمال کریں!

معدہ کی عام امراض اور خانگی تکالیف کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے!

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ کی شیشی آٹھ آنے۔

احتیاط { نقلوں سے بچو! کیونکہ تحت دو رینہ امراض ہیں دھوکہ دیکر دکھ و تشویش کو بڑھا دیں گی۔ صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو!

خط و کتابت و تار کے لئے:۔ امرت دھارا ۲۳ لاہور

المشتہر

مینیجر امرت دھارا او شدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

ثنائی پاکٹ بک مجلد

مصنفہ حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ

اس میں تمام مذاہب (آریہ۔ عیسائی، بہائی، دہریہ، منکرین نبوت، بت پرست، سکھ، مرزائی، شیعہ، نیچری) پر عالمانہ انداز میں تنقید کی گئی ہے اور ہر ایک مذہب کی تردید میں بھی دو دو تین تین دلائل دئیے گئے ہیں غرضیکہ ایک قابل دید چیز ہے۔ پاکٹ سائز ہے۔ قیمت صرف ۶؍ علاوہ محصول۔ (منگوانے کا پتہ)

دفتر اہلحدیث امرتسر

سرمہ نور العین ۱۱/۲۵

(مصدقہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۸؍

مینیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

اہلحدیث میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر)

۴۷/۵۱ تمام دنیا میں بے مثل

سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ ۴؍ روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوۃ مترجم و محشی

اُردو کا ہدیہ سات روپے

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ

انوار الاسلام امرتسر

(۹۰۵)

ہر خاص و عام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

۹/۱۲ طلاء نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج و کمزوری۔ جو شخص اس طلاء کو بیکار ثابت کر دے اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربے طیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلاء سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلاء سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہو چکے ہیں۔ اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلاء کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد "حب مقوی باہ" بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے بہتر کوئی طلاء اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا قیمت ایک بکس تین روپے آٹھ آنے (۳؍۸)

پتہ:۔ ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

ahmadimuslim.de

مومیائی ۴۹/۵۱

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ وہ چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲؍ ۔ آدھ پاؤ ۱؎ ۔ پاؤ بھر ۳؎ ۔ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

تازہ ترین شہادات

جناب ایم عبدالحق صاحب نیور۔ پیشتر آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوا کر اپنے ایک دوست کو استعمال کرنے کے لئے دی تھی۔ خدا کے فضل سے فائدہ ہوا۔ اب چھ چھٹانک ارسال کریں" (۳۱ جولائی ۱۹۳۵ء)

جناب ایم ضمیرالدین احمد صاحب دربھنگہ "آپ کے ہاں سے کئی ایک بار مومیائی منگوائی بہت ہی مفید ثابت ہوئی۔ دو چھٹانک اور بھیج دیں" (یکم اگست ۱۹۳۵ء)

جناب حافظ سید عبدالرزاق صاحب تو لاہور "مومیائی کے استعمال سے مجھ کو فائدہ ہے ایک چھٹانک اور ارسال کریں" (۱۴۔ اگست ۱۹۳۵ء)

حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر
دہلی میڈیسن ایجنسی امرتسر

فائدہ مندیہ رجسٹرڈ ۱۲۵۷ ۲۴/۲۵

آپ کا کل سرمایہ، کم لاگت سے کثیر فائدہ خود حاصل کیجئے آل اولاد، عزیز دوست کو فائدہ پہنچائیے، دونوں جہان میں نفع ہوگا۔ باریک تحریر کی لکھائی پڑھائی، تیز روشنی کی چمک، دھوپ کی تپش، پتھر کے کوئلہ کے دھوئیں سے طرح طرح کے بکثرت امراض آنکھوں میں پیدا ہو جاتے ہیں نوے فیصدی چشمہ لگانے پر مجبور ہوتے ہیں۔ ضعف بصارت، رو ہے (گرونولس) ڈھاک، نزلہ، ناخونہ، رتوندی، سوزش وغیرہ وغیرہ کی عام شکائتیں دیکھنے سننے میں آتی ہیں۔ ایسے تمام امراض چشم کے واسطے ایک آئی پوڈر ایجاد ہوا جس کو ۲۵ سال متواتر تجربہ کیا گیا جو اکسیر و لاثانی اور نہائت مفید ثابت ہوا ہے۔ بڑے بڑے نامی ڈاکٹروں، حکیموں، ویدوں، رؤسا اور عہدہ داروں کی سندوں کے علاوہ بہترین سند یہ ہے کہ نمونہ مفت بلا صرفہ منگوا کر آزمائیے ممکن نہیں کہ بعد تجربہ آپ قیمتاً نہ منگوائیں۔ سینکڑوں روپیہ کی ادویات سے جو فائدہ نہ ہوتا ہو اس سفوف سے ہوگا۔ یقینی آنکھوں کا بیمہ ہے آئی پوڈر لگانے والا کبھی آنکھوں کی بیماری میں مبتلا نہیں ہوتا۔ قیمت فی پیکٹ صرف ۲؍ جو آنکھ جیسی نعمت کے واسطے گراں نہیں۔

پتہ:۔ **منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی**

اکسیر ہاضمہ۔ اس کا اشتہار آپ حضرات پہلے بہت ہی بار پڑھ چکے ہیں کہ اسکے کیا کیا فوائد ہیں۔ اس لئے لمبا چوڑا اشتہار لکھنے کی ضرورت نہیں مگر پھر بھی یہاں دو ایک لفظ لکھ دیتے ہیں اسکے استعمال سے صحت قائم رہتی اور بیماریوں سے نجات ملتی ہے۔ مثلاً بدہضمی، نفخ کا ہوجانا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی جانا، کھانا ہضم نہ ہونا، طبیعت کا خوش نہ رہنا وغیرہ۔ قیمت بلحاظ فوائد کے بہت ہی کم۔ فی ڈبہ ۲؍ محصول ۵؍

اکسیر موتی دانت۔ دانتوں کی بیماریوں کو دور کرکے نہایت ہی سفید اسیل کیل سے صاف موتیوں کیطرح چمکیلے کر دینا اسکا ایک معمولی کام ہے۔ قیمت صرف فی ڈبہ ۸؍ محصول ۵؍

پتہ:۔ **اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر**

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب جج صاحب بہادر عدالت خفیفہ بٹالہ

نمبر مقدمہ ۴۵۴ بابت ۱۹۳۵ء

لالہ نہال چند ولد میاداس برہمن سکنہ دھیان پور

بنام بوڑا ولد قطب الدین قوم شیخ سکنہ شاہ شمس تحصیل بٹالہ۔

دعوےٰ ۔/۱۳/ ۴۸ روپے

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی بوڑا مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے اس لئے اشتہار ہذا بنام بوڑا مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر بوڑا مذکور تاریخ ۲ 11/35 کو مقام بٹالہ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۲ 9/35 بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔ دستخط حاکم ۔۔ (مہر عدالت)

المرقات فی احکام الصلوٰۃ

مصنفہ مولوی عبدالجبار صاحب ابن مولوی محمد جمال صاحب۔ جس میں نماز کے اقسام، شرائط نواقض اور دیگر ضروری مسائل نہائت تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ کتابت، طباعت وغیرہ عمدہ۔ ضخامت ۲۰۲ صفحات۔ سائز ۲۰×۲۶/۸ قیمت ۶؍

نماز کامل

مرتبہ ابوسعید عبدالعزیز مدرس مدرسہ دارالحدیث لودیانہ۔ جس میں تمام نمازوں کے متعلقہ اذکار و ادعیہ ماثورہ وغیرہ درج ہیں۔ قیمت ۱؍

اسلام کی دوسری کتاب مع فرہنگ

اس کتاب میں نماز، روزہ کے متعلق مسائل لکھے گئے ہیں۔ قیمت ۲؍

(ملنے کا پتہ)
منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی بنظ...

شان قرآن } رسالہ القرآن کا اردو ترجمہ ہے۔ علامہ فرید وجدی فاضل مصر نے اس رسالہ میں ایک اچھوتے اور نئے ڈھنگ سے قرآن مجید کے منزل من اللہ ہونے کی پُرزور اور معنی خیز دلیلیں بیان کی ہیں۔ اس کا اردو ترجمہ بھی ایسا عام فہم اور سلیس ہے کہ معمولی اردو خوان بھی بہت اچھی طرح اس سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ قیمت ۵

اسلامی پردہ } اس میں پردہ کے ضروری اور واجب ہونے کے بہت زبردست دلائل بیان کئے گئے ہیں اور مخالفین پردہ کو دندان شکن جوابات دیئے گئے ہیں۔ اس کتاب کو جو شخص ایک مرتبہ پڑھ لیگا۔ اُسے ماننا پڑیگا کہ واقعی پردہ ایک ضروری اور لابدی چیز ہے۔ قیمت ۴ر

خون کے پیاسے

کسی پیر گدی نشین کے پوشیدہ رازوں کا انکشاف جن کو سُن کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ قابل دید ہے۔ بطرز ناول کے ہے۔ قیمت ہر دو حصہ عہ

الہامی بوتل اس رسالہ میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے عجیب وغریب مغالطات، پُر از دجل فریب الہامات، متناقض ومتخالف بیانات کا انکشاف کیا گیا ہے۔ بالکل نیا انوکھا اور جدید مضمون ہے۔ جس پر آج تک کسی اہل علم نے قلم نہیں اٹھایا۔ اس رسالہ کو ایک دفعہ پڑھ لینے کے بعد کوئی انسان مرزا صاحب کو صاحب صدق و دیانت شخص نہیں مان سکتا۔ قیمت صرف ۳ر

حالات مرزا } یعنی مرزائی مذہب کی اصلیت۔ اپنے مضمون میں بالکل انوکھی، قادیانی تحریک کے لئے شمشیر براں ہے قیمت ۵ر

نشان حج اور مرزا } مسیح موعود کے نشانات کے علاوہ یہ بھی ثابت کیا ہے کہ وہ حج ضرور کریں گے۔ مرزا صاحب چونکہ بغیر حج کے فوت ہوئے اس لئے یہ مسیح موعود ہرگز نہیں۔ قیمت ۳ر

کفریات مرزا } مرزا صاحب قادیانی کا اپنی تحریروں سے جھوٹا ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۰ر

پیٹنٹ ادویات اور ہند...

جس میں انگلستان، جرمنی، فرانس، امریکہ اور ہندوستان ک... کے بیش بہا نسخوں کو جن کی بدولت کئی کمپنیاں کروڑو... کر دیا گیا ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت صرف ا...

میحائی گوہر طب } مصنفہ حکیم محمد حسین ... کے جلد اثر مجرب نسخ... کم خرچ بالا نشین کے مصداق ہیں۔ قیمت صرف عہر

المسیح الموعود ...

امداد کے لئے ... بنظر احقاق حق ... کے زندہ بجسمہ آ... میں دلائل قویہ ... کو عقلاً و نقلاً ...

حج مرزا ...

معجزہ ...

مرزائی تو...

مرزا ثمیر ...

رفع ...

کیا گیا ہے ...

نزول ...

قیامت ...

حلیۂ مسیح ...

متعلق یہ بتایا گیا ہے کہ پروردگار عالم نے اپنے بندوں کے لئے نماز کیوں ضروری قرار دی۔ نماز میں نوع انسان کے لئے کیا کیا فوائد مضمر ہیں، اخلاق و سیرت پر کیا کیا اثرات پیدا کرتی ہے؟ معاملات کی پاکیزگی میں نماز سے کیسے مدد ملتی ہے۔ انسان نماز گذار ہو کر کیوں سلامت روی اور شائستگی کا مجسمہ بن جاتا ہے اور اخیر میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ سلف صالحین کیونکر نماز کی بدولت بوریا نشینی سے جہانبانی تک پہنچے اور اُن کی سجدہ ریزی نے کس طرح عالم کی گردنیں اُسی ذات واحد کے آگے جھکا دیں۔ قیمت ۴ر

ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب

مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب بانی ست دھرم۔

موصوف کے نام اور زوردار مضامین سے ناظرین اہلحدیث بخوبی واقف ہیں جن کے مضامین کو پڑھ پڑھ کر قریباً تمام آریہ سماجی علماء ویدوں کے الہام سے حیران ہو چکے ہیں، یہاں تک کہ مشہور ہندو فرقہ راداسوامی کے موجودہ گدی نشین گورو آنند سروپ جی مہاراج کو اپنے اخبار پریم پرچارک میں لکھنا پڑا کہ:۔

"امرتسر کے اخبار اہلحدیث میں لکھنؤ واسی پنڈت آتمانند جی بڑے دلچسپ مضامین شائع کر رہے ہیں جن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وید منشِ کرت یعنی انسانوں کے بنائے ہوئے ہیں۔"

اگر ویدوں اور ... کی حقیقت کو دیکھنا چاہیں ... دعوے ہے کہ ... کی ... ایسی تصنیف کبھی شائع نہیں ہوئی ... ایک حوالہ ہزاروں روپیہ خرچ پر بھی ملنا مشکل تھا۔ اس کی موجودگی میں ایک بچہ بھی بڑے سے بڑے آریہ سماجی مناظر کا ناطقہ بند کر سکتا ہے۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ اعلیٰ، قیمت صرف ۱۲ر

تقسیم میراث

اس رسالہ میں میراث کے تمام قواعد کا ذکر کر کے ان کی مثالیں اور متفرق نقشہ جات دیکر ایک ایسا مفصل نقشہ دیا گیا ہے جس میں تمام ورثا کی تفصیل اور ان کے حصص کی مکمل تقسیم درج کی گئی ہے۔ قیمت صرف ۳ر

نوٹ:۔ ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتب کیلئے وی پی نہیں بھیجا جائیگا۔ اور محصول ڈاک ہر حال میں بذمہ خریدار ہوگا۔

کتابیں منگوانے کا پتہ:۔

دفتر اہلحدیث امرتسر

...انگریزی زبان سیکھئے

... مصنفہ بابو صدیق الحسن خان شملوی۔
... سے صرف چند ماہ میں آپ انگریزی زبان سیکھ ...
... کسی استاد کی بھی حاجت نہ رہے گی۔
... کتابت اور گفتگو آپ کرنے لگ جائیں گے۔
(پتہ) مینجر اہلحدیث امرتسر

... صاحب کی
... تصانیف میں سے
... ہیں۔ قیمت ۲ر
... صاحب نبی

... زا صاحب کی

... قابل دید ہے
... قیمت ۱ر
... جلد خلق قرآن
... امام عبدالعزیز
... امام مصنف کو

... بہت ہی

... ہے۔ کہ سجدہ
... مجوزین کے

... ت ۶ر
... شد علیہ
... فارسی زبان
... تمام اعتراضات
... جوابات میں
... موضوع پر ایک

... نماز کے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۴۷

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

مسئول مدیر — ابو الوفاء ثناء اللہ

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	مبلغ
رؤسا و جاگیرداران سے	۶
عام خریداران سے	۵
ششماہی	عہ
ممالک غیر سے سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ	۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے

امرتسر ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

خوبی اسلام - - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص۲
وہابیت پر بہتان ص۳ - غلو شیعہ - ص۴
قادیانی علم کلام کا ایک نیا شاہکار ص۴
معراجی نبی کا ظہور - - - - ص۵
حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی کا خواب - ص۷
نماز میں پیروں کا ملانا - ص۸ شیعہ کا تعصب ص۸
دید و دشن ص۱۰ حافظ ابن قیم - ص۱۱ ص۱۳
فتاوے ص۱۳ متفرقات - ص۱۴
ملکی مطلع - - - - - - ص ۱۵/۱۶
اشتہارات - - - - - - ص ۱۷/۲۰

خوبی اسلام

(از مولوی محمد یعقوب صاحب برق جالپوری)

(۲)

محمد مصطفیٰ کی صورت و سیرت کا کیا کہنا
نہیں تعلیم جن باتوں کی دی دین محمد نے
خدا نے رتبہ برتر سے برتر اُن کو بخشا ہے
فقط ترسٹھ برس کی عمر میں اسلام پھیلایا
نظر آجائینگی تم کو تمہارے نفع کی باتیں
سجائی آج یہ محفل ہوائے باغ جنت نے
مسلمانو! پڑے ہو رات دن تم خواب غفلت میں

احادیث اور قرآں دل سے پڑھ کر دیکھتے جاؤ
کسوٹی پر تم ان باتوں کو کس کر دیکھتے جاؤ
کہا جو رب نے وہ قرآں اٹھا کر دیکھتے جاؤ
ہوا عالم سے کیا عالم کا منظر دیکھتے جاؤ
ذرہ تم اپنی خواہش کو کچل کر دیکھتے جاؤ
نہ دیکھا ہو جو عالم اس کے اندر دیکھتے جاؤ
جہاں کا رنگ اب بستر سے اٹھ کر دیکھتے جاؤ

وہ ہیں کم بخت جو منہ موڑتے ہیں حکم داور سے
جسارت ہے یہ کیا اللہ اکبر دیکھتے جاؤ

العقل والنقل} جس میں مستند حوالوں اور محققانہ مباحث کے بعد ثابت کیا ہے کہ عقل سلیم اور نقل صحیح میں کبھی اختلاف نہیں ہو سکتا اور یہ کہ کبھی عقل کی سلامتی

انتخاب الاخبار

مدرسہ اصلاح المسلمین پٹنہ سے دو طالب علم نکالے گئے تھے۔ ایک (محمد ادریس بھاگلپوری) کو اس کی معافی مانگنے پر دوبارہ داخل مدرسہ کر لیا گیا ہے۔ (منیجر ادارۃ الاطلاع مدرسہ مذکور)

—— امرتسر۔ بارش آج (۱۶ ستمبر) تک نہیں ہوئی۔ ایک دو یوم ابر ہی منڈلاتے رہے۔ رات کو سردی بھی پڑتی ہے۔ ناظرین بارش کے لئے دعا کریں۔ شہر میں ہیضہ کا زور کم ہو گیا ہے (اہلحدیث) بلدیہ کے محکمہ پیدائش و اموات کی رپورٹ مظہر ہے کہ ۸ تا ۱۴ ستمبر ۱۰۸ بچے پیدا ہوئے اور ۱۰۶ اموات واقع ہوئیں۔ جن میں صرف ہیضہ سے ۳۰ اموات ہوئیں۔

—— ۱۵ ستمبر کو لاہور و امرتسر کے درمیان دو لاریوں کا تصادم ہو جانے سے دو آدمی مر گئے۔

—— اخبار "سیاست" لاہور سے دو ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔ وجہ اشاعت مضمون متعلق راولپنڈی کانفرنس ہے۔ (ایڈیٹر اور پریس سے)

—— اخبار "زمیندار" لاہور کی ضمانت چار ہزار روپیہ (۳ ہزار اخبار کی اور ایک ہزار کریمی پریس کی) کی ضبط کر لی گئی ہے۔

—— اصحاب ذیل حکومت پنجاب کے حکم سے نظربند کر دیئے گئے ہیں۔ اختر علیخان آف "زمیندار"۔ کیتھل ضلع حصار۔ لال الدین قیصر لاہوری رہتک، مولوی شیر نواب خان قصور بھوانی۔ سید زین العابدین ملتانی سرسہ۔ سرور شاہ گیلانی موگہ۔ محمد الدین میر مدیر۔ مولانا محمد اسحاق مانسہروی کسولی۔ مصطفےٰ شاہ گیلانی۔ مسٹر عزیز ہندی دھرمسالہ۔ ابو سعید انور امرتسری کرنال۔ مولوی غلام نبی انصاری ایڈیٹر تیر اسلام لاہور نرائن گڑھ۔

—— لاہور ۱۳۔ ستمبر کی اطلاع ہے کہ محمد شریف جو شہید گنج فائرنگ میں مجروح ہو گیا تھا فوت ہو گیا

—— الہ آباد میں کرنیل گنج تھانہ کے نزدیک ایک بم پھٹ جانے سے ایک سپاہی مجروح ہو گیا۔

—— حکومت پنجاب نے ہر شخص کو تلوار رکھنے کی اجازت دیدی ہے۔ اب کسی جگہ پابندی نہیں رہی

"سیاست" سے ضمانت طلب کی گئی

"احسان" اور "زمیندار" کی ضمانتیں ضبط کی گئیں

مالشد!

مسلمانو! لڑائی چھوڑ کر خدا کے حضور آ جاؤ

اگر ایک طرف شیر ہے تو دوسری طرف چیتا جو ہمہ تن بکریوں کی زندگیوں کو بند کرنے پر تلے بیٹھے ہیں۔ اس حال میں بکریاں ایک دوسری کو سینگ مارتی ہیں تو بتاؤ ان کی زندگی کب تک محفوظ رہیگی؟

پنجاب کے مسلمانو! لاہور کے ذمہ دارو! اپنی زندگی چاہتے ہو تو ایک دن مقرر کر کے خدا کے سامنے رو رو کر اپنے کئے پر نادم ہو اور بدزبانیوں، بدسگالیوں پر استغفار کرو۔ بغیر اس کے کہ آپس کے جرم یا مظالم شمار کرو سب بھول جاؤ اور دل سے متوجہ ہو کر خدا سے الفت اور محبت چاہو ورنہ سے

ڈر ہے کہ کہیں نام بھی مٹ جائے نہ آخر
مدت سے اسے دور زماں میٹ رہا ہے

(ابوالوفاء)

ناظرین مطلع رہیں!

کہ جن اصحاب کی قیمت اخبار ماہ ستمبر میں ختم ہے۔ اور ۲۶ ستمبر تک وصول نہ ہوگی یا مہلت، انکار وغیرہ کی اطلاع نہ پہنچیگی ان کے نام آیندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا

وی پی واپس نہ ہو اگر کوئی صاحب گھر پر موجود نہ ہوں تو گھر والے وی پی کو ڈاکخانہ میں ایک ہفتہ تک امانت رکھوالیں مگر واپس ہرگز نہ کریں (منیجر)

—— ۱۱۔۱۲ ستمبر کی درمیانی شب کو اور اس کے بعد دو راتوں کو قبائلی لشکر نے کٹ سائی کے مقام پر سرکاری افواج پر گولیاں چلائیں مگر نقصان کوئی نہیں ہوا۔

—— الہ آباد ریلوے سٹیشن پر ایک خالی ٹرین کا ایک آنے والی ٹرین سے تصادم ہو گیا۔ کئی ڈبے ٹوٹ گئے۔ تین مسافر مجروح ہوئے۔ دس ہزار روپے کے نقصان کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ مہاراجہ کپورتھلہ کی سیاحت یورپ پر بیس لاکھ روپیہ خرچ آئے گا۔ اس دفعہ آپ نے تین لاکھ روپیہ کا فرنیچر، دکھانے وغیرہ کا سامان خرید کیا ہے۔

—— چونیاں ضلع لاہور میں ایک کھنڈر کے گر جانے سے چار لڑکیاں نیچے دب گئیں دو مر گئیں اور دو خطرناک طور پر مجروح ہیں۔

—— لاہور میں بھی ہیضہ شروع ہو گیا ہے۔ محکمہ حفظان صحت کی طرف سے اس کے انسداد کے لئے تدابیر عمل میں لائی جا رہی ہیں۔

—— سپین میں بغاوت کرنے کے جرم میں ۱۲۵ اشخاص گرفتار کئے گئے۔ جن میں سے ۳۶ کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا اور پچاس کو مختلف المیعاد سزائیں دی گئیں۔

—— برلن (جرمنی) کی اطلاع ہے کہ ایک مشہور جرمن جنگی جہاز شدید حادثہ کا شکار ہو کر بحیرہ شمالی میں غرق ہو گیا۔ ۱۰ جہازی ہلاک ہو گئے ہیں۔

—— گینورو (جاپان) میں سیلاب اور طوفان آنے سے دو سو آدمی لقمہ اجل ہو گئے۔ کئی پل بہ گئے۔ کئی عمارتیں گر گئیں۔ اور برنسلے میں بھی کان پھٹ جانے سے ۱۷ اشخاص ہلاک اور ۸ مجروح ہوئے۔

—— روم کی اطلاع ہے کہ بحر اوقیانوس میں جو برطانوی بیڑا ہے اس میں مزید ۹ جنگی جہازوں کا اضافہ کیا گیا ہے۔ جزیرہ ڈوڈاکین میں اٹلی اپنی افواج و اسلحہ بھیج رہا ہے۔ برطانیہ بھی اپنی حفاظت میں سرگرم ہے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ اوجانی (ترکی) میں سونے کی بہت سی کانیں معلوم ہوئی ہیں۔

—— رنگون میں ایک آدمی کے قبضہ سے تین ہزار روپیہ کی

نوٹ:۔ ۱۶ و ۱۷ ستمبر کی درمیانی شب کو پیر جماعت علی شاہ نے امرتسر میں تقریر کی جس میں اپنے مخالف رائے اصحاب کا بھی رد کیا (مفصل آئندہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲۰ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ

وہابیت پر بہتان

(۶)

سلسلہ ہذا کے نمبر ۳۱ تک جواب دیا گیا ہے آج بتیس نمبر ۳۲ کا جواب درج ذیل ہے:-

اعتراض ۳۲} ابن تیمیہ امام الوہابیہ فرماتے ہیں۔ خدا تعالیٰ فاعل مختار نہیں۔ فتاویٰ حدیثیہ ص۸۶۔ گویا آیت فعال لما یرید کا انکار کرتے ہیں جو کفر ہے۔

جواب ۳۲} شیخ ابن تیمیہ کی کسی کتاب کا حوالہ نہیں دیا۔ فتاویٰ حدیثیہ کا مصنف شیخ موصوف کے حق میں سخت ترین بدگو ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:-

ابن تیمیہ عبد خذلہ اللہ واضلہ واعماہ واصمہ واذلہ (ص۸۶)

ہم ان الفاظ مکروہہ کا ترجمہ بھی نہیں کر سکتے کیونکہ یہ توہین الفاظ ایک بحر العلوم اور شیخ الاسلام کے حق میں ہیں اس لئے ایسے الدالخصام کا قول اس قابل نہیں کہ اس پر یقین کر کے شیخ الاسلام کے حق میں وہی کہا جائے جو یہ کہتا ہے۔ باوجود اس کے کہ تم نے اپنے دعوے کا ثبوت نہیں دیا ہم ازخود اس کا ابطال کرنے کو شیخ ابن تیمیہ رضی اللہ عنہ کی عبارت سامنے رکھتے ہیں۔ شیخ ممدوح فرماتے ہیں:-

ان الرب تعالیٰ یفعل بمشیتہ وقدرتہ وانہ ماشاء کان ولم یشاء لم یکن وانہ لم یزل قادراً علی الافعال موصوفاً بصفات الکمال متکلما اذا شاء وانہ موصوف بما وصف بہ نفسہ وبما وصفہ بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غیر تحریف ولا تعطیل الخ (منہاج السنۃ مطبوعہ مصر جلد ۲ ص۲۳)

یعنی صحیح بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مشیت اور قدرت سے جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو کچھ اس نے چاہا ہوا جو نہ چاہا نہ ہوا اور وہ ہمیشہ سے افعال پر قادر ہے صفات کمال سے موصوف۔ جب چاہے متکلم ہے اور وہ اس وصف سے موصوف ہے جو اس نے خود بتائی اور اس کے رسول علیہ السلام نے بیان کی بغیر تحریف اور بغیر تعطیل کے۔

ناظرین کرام! اس سے زیادہ خدا کی نسبت صحیح عقیدہ کیا ہوگا۔ تاہم معترض الدالخصام خاموش نہ ہوگا کیوں؟

گل ست سعدی و در چشم دشمناں خار ست

معترض کا خبط ادھر تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ وہابیہ فرقہ شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی رحمۃ اللہ علیہ سے پیدا ہوا اسی لئے ان کو وہابی کہتے ہیں۔ شیخ موصوف نے ۱۲۰۶ھ یعنی تیرھویں صدی ہجری کے شروع میں انتقال کیا۔ جس کو آج تک ایک سو اڑتالیس سال ہوتے ہیں اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ ۶۶۱ھ میں پیدا ہوئے اور ۷۲۸ھ میں انتقال کیا۔ جب شیخ الاسلام امام الوہابیہ ہوئے تو ۸۰۰ ہجری میں بھی وہابیوں کا فرقہ ہوگا اور ضرور ہوگا۔ پھر محمد بن عبدالوہاب سے پہلے ہو کر اس کے پیرو کیونکر ہوئے اور وہاں کا پیشوا کیسے ہوا۔

تعجب نہیں اگر ان عقل کمال کے مالکوں سے یہی تعجب نہیں کہ پہلے کو پچھلے کی طرف منسوب کردیں یہ لوگ وہی تو ہیں جنہوں نے کہا ہوا ہے کہ تمام انبیاء یہاں تک کہ حضور علیہ السلام سب حنفی تھے (اخبار العدل حنفی گوجرانوالہ ۲۳ جولائی ۱۹۲۹ء ص۹)

یہ پنجابی مقولہ انہی کے منہ سے نکلا ہوا ہے۔

اسی آدم تھیں اگے ہوئے دادا گورو کھڈایا

اعتراض ۳۳} "غیر مقلدین کے نزدیک راجندر اور لچھمن اور کرشن جی نبی ہیں۔ ہدیۃ المہدی ص۸۵۔ واللہ اعلم کس حدیث سے سندلی یا جھوٹ مارا"

جواب ۳۳} غلط کہتے ہو مصنف ہدیۃ المہدی کا مطلب یہ ہے کہ جن اشخاص کو خدا نے قرآن مجید میں انبیاء میں شمار نہیں کیا مگر ان کی قومیں ان کو نبی مانتی ہیں جیسے راجندر وغیرہ ہم انکار نہیں کریں گے بلکہ ہم پر واجب ہے کہ یوں کہیں آمنا بجمیع انبیائہ ورسلہ لا نفرق بین احد منہم ونحن لہ مسلمون ص۸۵

یعنی ہم اللہ کے سب نبیوں کو مانتے ہیں اور ان میں سے کسی میں تفریق نہیں کرتے۔ اور ہم اسی خدا کے تابعدار ہیں

ناظرین! بتائیے اس میں کیا عیب بھر گیا جو مصنف ہدیۃ المہدی نے بماتحت آیت*

وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ

ہندوستان چین ایران وغیرہ میں بھی آمد انبیاء کا امکان تسلیم کر لیا تو ظلم کیا ہوا۔ لیکن جن لوگوں کو اتنا بھی علم نہ ہو کہ نسبت امکانی اور نسبت فعلی میں بڑا فرق ہے وہ جو چاہیں کہیں۔ مزید تسلی کے لئے حضرت مجدد سرہندی قدس سرہ کے مکتوبات دیکھو۔

اعتراض ۳۴} مولوی عبدالوہاب اور مولوی

* معترض نے حدیث طلب کی ہے ہم نے بجائے حدیث کے آیت پیش کی ہے مطالبہ میں بکا ہے تو اس آیت پر ایمان لائے [illegible]

(۹۱۱)

ابوالقاسم بنارسی وہابی کے نزدیک مرغ کی قربانی جائز ہے۔ جیسا کہ اخبار اہلحدیث ۱۳۴۳ھ سے ظاہر ہے۔"

جواب ۳۴۲ } کوئی ان بھلے مانسوں سے پوچھے کہ اخبار اہلحدیث ۱۳۴۳ھ یہ کوئی حوالہ ہے۔ سال کے ۵۱ پرچے ہوتے ہیں جن کے کئی سو ورقے ہیں۔ تمہارے پاس اگر ثبوت ہے تو صاف صاف پیش کرو۔ پرچہ کی صحیح تاریخ مع صفحہ کے بتاؤ۔ اچھا تمہارا فریب خوردہ یہ حوالہ پیش کرے اور ہمارا کوئی دوست ۱۳۴۳ھ کی جلد آگے رکھ کر کہے کہ سچے ہو تو اس میں سے یہ مسئلہ نکال دو۔ تو بتاؤ تمہارے اُس چیلے پر کتنی مصیبت آئیگی اور وہ دل میں تم کو کتنا کوسیگا۔ پس سنو!

ان دونوں صاحبوں کے اقوال کا ثبوت پیش کرو گے تو ہم اس کا جواب بتا دیں گے۔ سردست ہم خود کہتے ہیں کہ قربانی۔ کے معنے صدقہ خیرات بھی ہیں۔ ان معنے سے مرغی کیا تم کسی غریب کو انڈا ہی کھلا دو تو تمہاری انڈے کی قربانی ہوگی۔ یقین نہ ہو تو حدیث جمعہ پڑھو۔ جس میں ذکر ہے۔ ثم دجاجۃ۔ ثم بیضۃ (بخاری مسلم) یعنی جمعہ کے روز سب سے اول آنے والا ایسا ہے جس نے اونٹ قربانی کیا، سب سے اخیر وہ ہے جس نے مرغا قربانی کیا پھر وہ ہے جس نے انڈا قربانی کیا یعنی صدقہ دیا ان دونوں صاحبوں کا مطلب اگر یہ ہو تو اعتراض کیا؟ مگر سے خوئے بد را بہانہ بسیار (باقی)

غلو شیعہ

قرآن مجید میں غلو فی الدین سے سخت منع فرمایا ہے ارشاد ہے۔ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ غَیْرَ الْحَقِّ۔ (اے کتاب والو! دین میں غلو (حد سے نکل جانا) اختیار نہ کرو)

مگر شیعہ مومنین باوجود مومنین کہلانے کے اسی قدر غلو کرتے ہیں جس قدر اہل کتاب کرتے تھے۔ گذشتہ واقعات چھوڑیئے اس روشنی کے زمانے میں جس میں بت پرست بھی بت پرستی یا تو چھوڑ رہے ہیں یا اس کی تاویلیں کر رہے ہیں۔ شیعہ اصحاب ابھی پرانے غلط خیالات کی اشاعت میں لگے ہوئے ہیں۔ چنانچہ اخبار شیعہ لاہور میں امیرالمومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مدح میں دو شعر لکھے ہیں جو یہ ہیں:۔ ؎

کفی فی فضل مولانا علی وقوع الشک فیہ انہ اللہ
فمات الشافعی لیس یدری۔ علیٌّ ربہ ام ربہ اللہ

ان اشعار کا اردو ترجمہ بھی خود ہی کیا ہے ؎

فضائل میں علی کے یہ بلندی سب سے بڑھ کر ہے
زمانہ مبتلائے شک ہو اور اپنا خدا جانے
نہ اثبات ہوا یہ شافعی پر بھی دم آخر
علی کو اپنا رب سمجھے کہ حق کو کبریا جانے

یعنی حضرت علی کی فضیلت کا یہ ثبوت کافی ہے کہ لوگوں کو گمان ہوا ہے کہ علی خدا تھے یہاں تک کہ امام شافعی رحمہ اللہ کو وفات کے وقت بھی معلوم نہ ہو سکا کہ اس کا رب علی ہے یا اللہ۔

معاذ اللہ! کیا غلو ہے جس سے قرآن شریف نے منع فرمایا ہے۔ امام شافعی کا قصہ ایسا افترا ہے کہ یمجہ السماع و ینفر عنہ الطباع۔

ہمارا مشورہ ہے کہ شیعہ اصحاب حضرت علیؓ کی الوہیت مشکوک نہ رکھیں بلکہ صاف صاف ان کو الٰہ کہیں کیونکہ آج سے پہلے بعض شیعہ اس مسئلہ کو صاف کر گئے ہیں۔ جنہوں نے علی کو مخاطب کر کے اظہار ایمان یوں کیا ہے ؎

فرمان گزار حکم تو باشد قمر بچرخ
بر عرش و کرسی و قلم و لوح و آمری

(ترجمہ کشف الغمہ فارسی مطبوعہ ایران صفحہ ۱۴۹)

یعنی اے جناب علی آسمان پر چاند آپ کا فرمانبردار ہے عرش، کرسی، قلم اور لوح محفوظ پر آپ ہی حاکم ہیں۔

اگر اس وجہ سے حضرت علی کی الوہیت میں کسی کو شک ہے کہ آپ بے خبری میں ایک ظالم کے ہاتھ سے شہید ہو گئے تھے اگر آپ الٰہ ہوتے تو ایسا نہ ہوتا تو اس شک کو اس جواب سے دور کر دے کہ ان سے پہلے مسیح بھی تو یہودیوں کے ہاتھ سے (بقول نصاریٰ) مصلوب ہو چکے ہیں تو کیا پھر ان کی خدائی میں کمی رہ گئی؟ مسیحی لوگ (جو بڑے بڑے فلاسفر ہیں) آجتک ان کو معبود مانتے ہیں اگر ہم نے باوجود مقتول ہو جانے کے حضرت علی کو خدا مان لیا تو کیا برا کیا؟ آہ مولانا حالی مرحوم نے کیا سچ کہا ہے ؎

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر
جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدا تو کافر
کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
علی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

قادیانی مشن

قادیانی علم کلام کا ایک نیا شاہکار

(بقلم منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری)

ہم بارہا تحریراً و تقریراً اس امر کا اظہار کر چکے ہیں کہ قادیانی مسیح کی کوئی ادا، کوئی قول، کوئی اصول ایسا نہیں جس میں (نبوت و رسالت تو بڑا بلند مقام ہے) معمولی خردمند انسانوں کی سی جھلک بھی موجود ہو۔

قادیانی علم کلام کا سنگین نما سرابی قصر محض نفسانیت و خود غرضی کی ریتلی اساس پر کھڑا ہے، ماہتاب علم کی ایک معمولی سی جھلک، نیر عقل کی ایک مدھم سی کرن بھی اس بودے محل کے تہس نہس کرنے میں بم کے گولے کا کام دے سکتی ہے۔ مگر سمجھنے کو دل، سوچنے کو دماغ، پڑھنے کو ایمان کی مصفا عینک درکار ہے۔ قادیانی

رسالہ تحفہ ... مصنفہ حضرت مجدد سرہندی ... (۹۱۳) ...

ahmadimuslim.de

"سلطان القلم" نے جس جدید علم کلام کی بنا ڈالی ہے جس پر مرزائیوں کی جملہ اصناف بھرہی ہیں۔ اس کے تباہ کن مجموعہ سے ایک ہلکا سا اخلاق سوز، ایمان پاش اصول درج ذیل ہے۔ (تفصیل کے لئے رسالہ علم کلام مرزا مصنفہ مولانا فاتح قادیان ملاحظہ ہو) چونکہ مرزا جی قادیانی اپنے خود ساختہ مشن کے پھیلانے کے لئے دن رات کا بیشتر حصہ تصنیف و تالیف میں اس طرح صرف کرتے تھے کہ نماز کے اوقات مفروضہ کی بھی پرواہ نہ کرکے عموماً جمع کرکے نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ اس لئے آپ نے اعتراضات سے بچنے کے لئے یہ اصول وضع کیا کہ

"کوئی یہ نہ دل میں گمان کرے کہ یہ روز گھر میں جمع کرکے نماز پڑھا دیتے ہیں نبی کریم نے پیشگوئی کی تھی کہ آنے والا شخص نماز جمع کیا کریگا سو چھ مہینہ تک باہر جمع کرواتا رہا ہوں اب میں نے کہا کہ عورتوں میں بھی اس پیشگوئی کو پورا کر دینا چاہئے ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ آنحضرت کے قول کو پورا کرے کیونکہ وہ پورا نہ ہوا تو آنحضرت نعوذ باللہ جھوٹے ٹھہرتے ہیں ایک دفعہ نبی کریم نے ایک صحابی سے فرمایا کہ تیرا اس وقت کیا حال ہوگا جبکہ تیرے ہاتھ میں کسرے کے سونے کے کڑے پہنائے جائینگے۔ آنحضرت کی وفات کے بعد جب کسریٰ کا ملک فتح ہوا تو حضرت عمر نے اس کو سونے کے کڑے جو لوٹ میں آئے تھے پہنائے حالانکہ سونے کی چیز (پہننی) مردوں کے لئے ایسی ہی حرام ہے جیسا کہ اور حرام چیزیں (مثل خمر و خنزیر، سرقہ، زنا وغیرہ۔ معمار) لیکن چونکہ نبی کریم کے منہ سے یہ بات نکلی تھی اس لئے پوری کی گئی۔ اسی طرح ہر ایک دوسرے مسلمان کو بھی آنحضرت کے قول کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے" (رسالہ تشحیذ الاذہان ج ۱ ص ۲ ۱۹۰۶ء)

اول تو اس تقریر پر تزویر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ صریح افترا ہے کہ آپ کے کسی فرمان کا یہ منشا ہے کہ قادیان کا مشک و عنبر و کستوری کھانے والا نیز (حسب فیصلہ سشن جج ضلع گورداسپور) "شراب" استعمال کرنے والا ملک (بقول میاں محمود احمد مندرجہ الفضل ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء) "افیون" کھانے والا اور بقول خود فرشتگان کی گود میں پرورش پانیوالا (اشتہار الانصار اکتوبر ۱۸۹۹ء) اور فرشتوں کے ہاتھوں سے دواؤں کا "پڑا" منہ میں ڈلوا "طاقت ور" "تندرست انسان ہو جانے والا (تریاق القلوب ص ۳۸ ط ۲) مسیح موعود" جس نے بڑھاپے میں "بستر عیش" کے الہام گھڑ کر (البشریٰ جلد ۲ ص ۸۸) پہلی بیوی کو طلاق دی اور دوسری سے نصف درجن اولاد پیدا کی اور تیسری کمسن کے ساتھ آسمان پر نکاح پڑھے جانے کا اعلان کر دیا اور ساری عمر اس کے ملنے کی امید میں گنوائی۔ ہاں ہاں وہ مسیح موعود جس کی معمولی سی تکلیف پر صحت بخشنے والی ادویہ خود بخود حاضر خدمت ہو کر خاکسار پیپرمنٹ (البشریٰ جلد ۲ ص ۹۳) کی مضحکہ خیز صدائیں بلند کرتی ہوں وہ "مسیح موعود" بیماری کے عذر سے آرام و راحت کے دولت کدہ میں نمازیں جمع کیا کریگا۔

خدا کی قسم یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا دروغ بے فروغ، سیاہ نہیں سفید جھوٹ ہے۔ دوم مرزا جی کے اس اصول کی بنا پر دنیا جہان کی بدکاریاں، بدکرداریاں فرض و واجب قرار دی جاسکتی ہیں۔ دیکھئے بروائت مرزا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک یہ بھی پیشگوئی ہے کہ:۔

"آخری زمانہ (جو بقول مرزا یہی زمانہ ہے۔ معمار) کے اکثر مولوی یہودیوں کے مولویوں سے مشابہت پیدا کرلیں گے ×× اس قدر مشابہت پیدا کرینگے کہ اگر کسی یہودی نے ماں سے بھی زنا کیا ہوگا تو وہ بھی کرلیں گے" (ضمیمہ نصرۃ الحق ص ۱۸۱)

ایمان سے بتلاؤ کہ اگر تمہاری جماعت کے "اکابر" آنحضرت کی اس پیشگوئی کو خود پورا کرنے پر اتر آئیں کیونکہ مرزا صاحب کا حکم ہے کہ پیشگوئی خواہ حرام امور پر مشتمل ہو پوری کرنی ہر ایک کا فرض ہے؛ تو تم اپنے "علماء" کو اس فعل سے منع کروگے؟

یہی ہے تمہارے مجدد زماں، مسیح دوراں، "سلطان المتکلمین" کا علم کلام۔ جس پر تم لوگ نازاں ہو۔

معراجی نبی کا ظہور

ناظرین سے کوئی مخفی نہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم میں نبوت کا دعوے کرکے دروازہ نبوت کھول گئے۔ چنانچہ میں بھی ایک نبی کا حال سناتا ہوں۔

معراجی نبی کا اظہار ایک دن کا ذکر ہے کہ میں مدرسہ محمدیہ نعمت پور میں لڑکوں کو پڑھا رہا تھا۔ اتفاقاً ایک شخص نام رکیا ساکن ناتی والا جو کہ ہمارے گاؤں سے تقریباً تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے آگیا۔ قبل ازیں میرا اس سے کسی قسم کا تعارف نہ تھا۔ بعد سلام کے مجھ سے کہنے لگا کہ مجھ کو ایک مسئلہ دریافت طلب ہے قبل ازیں میں اس مسئلہ کو دو ایک جگہ دریافت کر چکا ہوں۔ لیکن تسکین نہیں ہوئی وہ مسئلہ یہ ہے کہ زید و بکر دونوں حقیقی بھائی ہیں دونوں کے دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ زید کی لڑکی کے آگے پھر لڑکا پیدا ہوا جو کہ زید کا نواسہ کہلاتا ہے اب دریافت طلب یہ ہے کہ آیا زید کے نواسے کا بکر کی لڑکی کے ساتھ نکاح عند الشرع جائز ہے یا نہیں؟

میں میں نے کہا میرے خیال کے نزدیک اس نکاح کے ہونے میں کوئی شبہ نہیں کیونکہ جن رشتوں کو قرآن شریف پارہ لن تنالو رکوع آخر میں حرمت علیکم امہتکم الخ میں حرام قرار دیا ہے یہ ان سے مستثنےٰ ہے

معراجی نبی کہنے لگا جب قرآن شریف کے بھیجنے والا اس رشتہ کو ناجائز قرار دیتا ہے تو پھر کون ہو سکتا ہے کہ خداوندی مہر کو توڑ کر اپنا سکہ رائج کرے

میں یہ بالکل ٹھیک ہے کہ خداوندی مہر کو کوئی نہیں توڑ سکتا بلکہ جن ناپاک لوگوں نے ایسا قصد کیا۔ وہ

[illegible] مصنفہ مولانا ثناء اللہ صاحب (۳ [illegible]) قیمت [illegible]

ذلت ابدی میں مبتلا ہیں۔ لیکن یہ تو خداوندی مہر کو توڑنا نہیں بلکہ خداوند قدوس کے مرسلہ آیت کریمہ پر عمل کرکے خداوندی مہر کو مستحکم بنانا ہے۔ ہاں اگر کہیں دیگر جگہ آیت مذکورہ کی ناسخ موجود ہے تو پیش کرنے پر ہم کو سوائے سرخم کرنے کے کوئی عذر نہ ہوگا۔

معراجی نبی } آخر اس نے اپنی بھید کی قلعی کو کھولتے ہوئے اور مرزا صاحب کی نبوت کو منہدم کرتے اپنا راز ظاہر کر ہی دیا کہ میں آسمان میں اللہ تعالےٰ کے پاس گیا اللہ تعالےٰ نے مجھ کو ان چند مسئلوں سے آگاہ کیا جو قرآن شریف میں مشکوک ہیں (معاذ اللہ) جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مجھ کو رو برو کلام کرکے اس رشتہ کو ناجائز قرار دیا ہے۔

مَیں } توبہ کرو ایسے کفریہ کلمات سے انسان کافر ہو جاتا ہے کیونکہ معراج کے مستحق صرف ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے نہ کہ دیگر نبی۔ تو پھر تو پلید اس درجہ کو کہاں حاصل کر سکتا ہے۔ اسی اثنا میں ولی محمد پٹواری و عبدالرحمن و دیگر احباب نعمت پور کے آگئے۔ جو کہ میری اس مرقوم شدہ تحریر کو بروقت مشکوک ہونے کے تائید کرنے کو طیار رہیں۔ کیونکہ ان صاحبان نے یہ کلمات خود اس کی زبان سے سنے بلکہ ان صاحبان نے چند سوال بھی کئے جو کہ درج ذیل ہیں:۔

ولی محمد پٹواری و عبدالرحمن } بھلا یہ تو بتلا اگر تو خدا کے نزدیک پہنچا تو تجھے بہشت و دوزخ بھی دکھلائی گئی ہے یا نہیں؟ یہی بالصواب بیان کرنا تیری صداقت کی دلیل ہو سکتی ہے۔

معراجی نبی } ہاں بہشت و دوزخ کی سیر کرائی گئی۔ بہشت و دوزخ کو خوب گہری نظر سے دیکھا۔ بہشت کی درازی و چوڑائی مانند پٹیالہ شہر کے نظر آتی تھی اور دوزخ کو آگ سے دھکتی ہوئی پایا۔ اور دوزخ کے اوپر ایک پل دیکھا۔ جو کہ تلوار سے زیادہ تیز تھا اور بال سے زیادہ باریک اس کے نزدیک شیطان کو بیٹھا دیکھا کہ اس کے پاس ایک حقہ بھرا ہوا ہے۔ تمباکو کی بجائے لونگ والائچی ڈالی ہوئی ہیں جو کہ نہایت خوشبو دے رہی ہیں اور حقہ والا پکار رہا ہے کہ آؤ حقہ تیار ہے جو کوئی اس کے ساتھ حقہ پی لیتا ہے تو وہ جہنم میں دو ٹکڑے ہو کر گر جاتا ہے اور جو کوئی انکار کر دیتا ہے وہ صحیح سلامت پل سے پار گزر جاتا ہے۔

ولی محمد پٹواری و عبدالرحمن } اگر تو آسمان پر گیا تو وہاں کی نشانی دکھلا کیا لایا ہے؟ کیا کوئی کتاب وغیرہ آسمانی لایا ہے یا نہیں؟

معراجی نبی } آسمانی کتاب لانی بھول آیا۔ اگر کتاب لے آتا تو تم کو بلا چون و چرا ایمان لانا پڑتا۔ ٹھٹھا مذاق تک نوبت نہ پہنچتی۔

مَیں } اس وسوسہ شیطانی سے توبہ کر دے۔ ایسے کلمات سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔

معراجی نبی } وسوسہ شیطانی کیسے ہو سکتا ہے جبکہ میں صوم صلوٰۃ کا پابند ہوں۔ علاوہ ازیں نماز تہجد بھی پڑھتا ہوں اور کم سوتا ہوں۔ پھر شیطان سے کیا واسطہ؟

مَیں } عابد جاہل کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ معراج سوا نبی کے کسی کو نہیں ہو سکتا۔ خواہ عبادت میں کتنا ہی متقی کیوں نہ ہو جاوے بلکہ ایسے بہت سے قصہ جات مشہور ہیں کہ جن کو معراجی وسوسہ میں آکر ذلت و خواری اٹھانی پڑے۔ جن میں سے ایک یہ بھی ہے۔

قصہ } ایک جنگل کے عابد کے پاس چند شریر لڑکے بوقت شب مصلحت کرکے آگئے کہ چل تجھ کو اللہ تعالےٰ نے ملنے کے لئے بلایا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ میرے دوست کو چشم بند کرکے براق پر سوار کرکے لانا۔ سو آپ چلیں عابد نے خوشی میں آکر جھٹ بے سوچے سمجھے آنکھیں بندھوا لیں اور گدھے پر سوار کر لیا گیا اور پہاڑ کی طرف چل دیئے۔ جب پہاڑ کی چڑھائی شروع ہوئی تو عابد نے پوچھا یہ کیا ہے۔ لڑکوں نے کہا یہ پہلا آسمان ہے یہاں تک کہ ساتویں پہاڑ پر پہنچ کر اور اس کو ساتواں آسمان قرار دیکر منزل کو ختم کیا اور ایک لڑکے کو درخت پر چڑھا کر اس کو اللہ کے نام سے پکارنا شروع کیا اور کہا کہ اللہ تیرا بندہ ہم لے آئے ہیں اس کو اوپر کھینچ لے۔ اوپر والے نے ایک رسہ لٹکا دیا کہ میرے بندے کو رسّے سے باندھ دیں میں اوپر کھینچ لونگا عابد بے چارے کے گلے میں رسہ ڈال کر اوپر کھینچ کر نیچے چھوڑ دیا۔ بے چارہ عابد زور سے گرنے کے سبب بیہوش ہو گیا۔ اس عابد کی بے وقوفی پر شریر لڑکوں نے خوب قہقہہ لگایا اور گدھے والے کو آکر اطلاع دی کہ تیرے گدھے کو ایک چور فلاں پہاڑ کی طرف لے جا رہا تھا گمہار سن کر پہاڑ کی طرف گیا اور دیکھا کہ گدھے کے قریب پڑا ہے۔ اس نے خیال کیا کہ شائد گدھے کو قریب باندھ کر سو گیا ہے۔ اس خیال سے عابد کی جوتوں سے خوب مرمت کی۔ اس خاطرداری سے عابد ہوش میں آیا اور اپنی ناسمجھی اور بے وقوفی پر نادم ہوتے ہوئے معراج غیر نبی کا عقیدہ اپنے دل سے نکال دیا۔ سو ایسے گندے عقائد کی یہی سزا ہے۔

مَیں } آپ کو مثل عابد کے وسوسہ شیطانی ہے اس سے توبہ کر دے ورنہ ابھی بے عزتی کے ساتھ مار پیٹ کر مدرسہ سے نکال دیا جاتا ہے۔

معراجی نبی } اچھا تمہارے کہنے پر توبہ کرتا ہوں ورنہ میری گفتگو میں تو کوئی شک نہیں۔

میں } اس دن کے بعد نہ تو یہ ہمارے گاؤں میں آیا اور نہ ہی دیگر کسی قسم کی شیطانی گفتگو کی صدا ہمارے کانوں میں آئی۔

جدید نبی کے عقیدہ رکھنے والی جماعت کے لئے یہ نہایت بہترین خوشخبری ہے اور ان کا فرض ہے کہ پرانے نبی کو چھوڑ کو تازے نبی معراجی کی اقتدا کریں۔ کیونکہ حدیث (لانبی بعدی) کی یہ جماعت بھی منکر ہے اور انکا فرض اس کو صرف تسلیم کرنے تک ہی محدود نہیں بلکہ انکا فرض یہ بھی ہے کہ اس معراجی نبی کی ہر امر میں پیروی کرتے ہوئے اور اس کی نبوت کی تائید کرتے ہوئے اس کے حوصلہ کو دوبالا کریں۔ فقط

الراقم عبداللہ نعمت پوری مدرس مدرسہ محمدیہ اہل حدیث نعمت پور (ریاست پٹیالہ)

اہلحدیث کتب طب میں لکھا ہے کہ جنون کا ایک شعبہ یہ بھی ہے کہ مجنون اپنے کو نبی جاننے لگ جاتا ہے ایسے لوگوں کی بات سن کر دعائے صحت کر دینی چاہئے شہرت دینے کی ضرورت نہیں۔

ahmadimuslim.de

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کا

مذاہب اربعہ[1] وطرق اربعہ[2] کی نسبت خواب میں سوال کرنا۔ اور

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا شاہ صاحب موصوف کو جواب دینا

مولانا محمد جعفر صاحب تھانیسری نے کتاب "سوانح احمدی" درحالات سید احمد شہید بریلوی رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ صوفی پرنٹنگ پریس پنجاب صفحہ ۹۲ میں حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کا مکمل خواب بیان کیا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:-

اس عرصہ میں حضرت سید صاحب نے ایک خط بحضور پُرنور جناب مرشد شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی کے نام مکہ معظمہ سے روانہ کیا۔ جن ایام میں یہ خط شاہ صاحب کو پہنچا تو ۲۰ رجب المرجب کو شاہ صاحب موصوف نے ایک عجیب غریب اور عبرت انگیز اور ہدایت آمیز خواب اس طرح پر دیکھا۔

خواب | ایک بڑا فراخ اور وسیع میدان ہے اس میں سفید فرش مثل براق نہایت عمدگی و تاب آب سے بچھا ہوا ہے۔ اس فرش پر بہت سے آدمی نورانی چہرہ اور عمدہ شکلوں والے لباس فاخرہ پہنے ہوئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی تشریف آوری کے منتظر ہیں۔ اسی فرش پر میں (شاہ عبدالعزیز) بیٹھ گیا۔ ناگاہ تھوڑی دیر کے بعد حضرت امیر علی کرم اللہ وجہہ جانب قبلہ سے نمایاں ہوکر رونق افروز اس مجلس میں ہوئے اور میں (شاہ عبدالعزیز صاحب) آپ کے سامنے دو زانو ہوکر بیٹھا اور اس موقع کو غنیمت جان کر چند حسب ذیل سوال عرض کئے۔

اول سوال کیا کہ یہ چاروں فقہاء[1] کے مذہب میں سے کونسا مذہب آپ کو پسند و مختار ہے؟

جواب } حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے یہ جواب دیا کہ ان چاروں مذہب (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) میں سے کوئی مذہب بھی مجھ کو پسند نہیں ہے اور ان میں سے کوئی مذہب میرے طور وطریقے پر نہیں ہے ان سب میں افراط و تفریط ہوگئی ہے۔

دوسرا سوال یہ ہے:-

پھر میں (شاہ عبدالعزیز صاحب) نے یہ عرض کیا کہ ان مشہور طرق[2] اولیاء اللہ (قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ) میں سے کونسا طریقہ حضور کے طور پر ہے؟

جواب } حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے یہ جواب دیا کہ ان میں سے بھی کوئی طریقہ میرے طور پر نہیں ہے۔ ہر طریقے میں کچھ نہ کچھ چیزیں نامرضی و خلاف طور میرے لوگوں نے ایجاد کرلی ہیں۔ اسی وجہ سے سب کے سب (یعنی چاروں مذاہب حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی و چاروں طریقے) ہمارے طور وطریقے سے دور جا پڑے ہیں۔ کیونکہ ہمارے عہد میں صرف تین طور کے شغل حصول تقرب الٰہی کے لئے یعنی ذکر اللہ و تلاوت قرآن مجید و نماز تھے۔ اب ان لوگوں نے ذکر کو شغل مقرر کر لیا ہے اور تلاوت قرآن اور نماز کا جو اصل اشغال حصول تقرب الٰہی کے تھے متروک کردیا ہے۔"

شاہ صاحب موصوف نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اس جواب کو شائع کردیا۔ مولانا جعفر صاحب لکھتے ہیں کہ پھر حضرت شاہ صاحب موصوف نے (تبلیغ حق کی بنا پر اسی دن یا دوسرے دن) اس خواب کو تحریر کراکر اس کی نقلیں جابجا ارسال کردیں تاکہ امور مستفسرہ میں خلائق خدا غور کرکے راہ اعتدال کی اختیار کرے اور افراط و تفریط سے باز آئے۔ (سوانح احمدی صفحہ ۹۲ تا آخر صفحہ۔ مطبوعہ صوفی پرنٹنگ پریس پنجاب)

اب سوال یہ ہے | اگر کسی صاحب کو شاہ صاحب موصوف کی اس تحریر مذکور و نقل کا علم ہو یا خود انکے اپنے پاس ہو یا کسی دوسرے صاحب کے پاس تو مہربانی فرماکر بذریعہ اخبار اہلحدیث مطلع فرماکر شکریہ کا موقع دیں۔

علماء احناف اور خصوصًا دیوبندی علماء سے التماس

یہ ایک ظاہر امر ہے کہ جب شاہ صاحب موصوف نے اس خواب کو تحریر کراکر جابجا شائع کرادیا تھا۔ جس سے آپ کا مقصد ترک مذاہب اربعہ و ترک طرق اربعہ تھا تو لازمی طور پر شاہ صاحب موصوف نے خود بھی اس پر عمل کیا ہوگا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ شاہ صاحب موصوف ان مذاہب اربعہ و طرق اربعہ کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے تھے اور حنفی، شافعی، مالکی اور قادری چشتی وغیرہ کو حق پر نہیں جانتے تھے۔ جیسا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے خواب میں صاف صاف کہہ دیا تھا کہ یہ حق پر نہیں ہیں۔ تو اب وہ لوگ جن کو شاہ صاحب موصوف سے عقیدت ہے اس پر غور کریں اور اس مذہبیت و طریقیت کو ترک کرکے شاہ صاحب موصوف کی طرح غیر مقلد یا بلفظ دیگر اہل حدیث ہوجائیں ورنہ شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی موصوف کی طرف ان لوگوں کا اپنے کو نسبت کرنا غلط ثابت ہوگا واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

الداعی الی الحق الصریح القوی الشیخ احمد الدہلوی خادم السنت المطہرۃ فی المسجد النبوی مدینہ شریف حجاز عرب شریف)

معیار حق

مصنفہ مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ یہ کتاب مولانا موصوف کی بڑی معرکہ آلارا تصنیف ہے۔ جس میں شیخ الکل نے مسئلہ تقلید کو نہایت عالمانہ پیرائے میں حل فرمایا ہے بفضلہ تعالیٰ آج تک کتاب ہذا لاجواب ہے اور مقلدین سے باوجود سعی بسیار اس کا جواب نہیں ہوسکا۔ قیمت ۸/ (منگوانے کا پتہ)

دفتر اہلحدیث امرتسر

[1] یعنی حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی۔ ۱۲

[2] طریقہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ۔ ۱۲

تفسیر القرآن بکلام الرحمن (عربی) مصنفہ مولانا ثناء اللہ صاحب۔ قیمت للعہ (۹۱۵) رعہ/

ahmadimuslim.de

نماز میں پیروں کا ملانا

پرچہ اہلحدیث عـ۳۴ مجریہ ۲۱ جون ۱۹۳۵ء سے

الزاق القدمین کا مضمون مولوی محمد احمد سرائمری کی جانب سے تخمیناً تین پرچوں میں شائع ہوا۔ تبع سنت کے لئے تو اس پر کسی کے اقوال کی ضرورت نہیں مگر ہمارے محترم فریق مقابل بقول امام رازی و ابن تیمیہ و ابن القیم اگر آیات قرآنیہ و احادیث اصح الکتب بھی پیش کی جاویں التفات نہ کریں گے حتی کہ ان کے معتقد و مستند سے نہ پہنچے اور یہ امر بدیہی ہے آدمیوں کا صفوں میں ایک دوسرے سے مل کر کھڑا ہونا یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ میرے علم میں کسی ایک آدھ حنفی متقدم سے بھی اس کا خلاف ثابت نہیں سب کے سب اس امر میں متفق ہیں۔

یہ کتب متداولہ فقہ و شروحات فقہ شب و روز مزاولت کی جاتی ہیں کسی ایک میں اس کے برعکس دکھانے کی کس کو جرأت ہے یہ مرض ایسا مرگ عام کی طرح پھیلا ہوا ہے کہ جس میں جاہل تو ایک طرف رہے علماء بھی مبتلا ہیں۔ جیسے انسان اچھوتوں سے اپنے جسم کو محفوظ رکھتا ہے اور علیحدہ سرک جاتا ہے جہاں کسی انسان نے پیر لگایا جھٹ اچھل ہاتھ بھر دور جا پہنچے۔ حضرت انس بن مالک خادم نبوی فرماتے ہیں ہم صحابہ آپس میں ایک دوسرے کے شانہ اور قدم سے اپنے شانہ اور قدم ملا ملا کر کھڑے ہوتے تھے آپ کے زمانہ میں جیسا کہ بخاری باب الزاق المنکب میں ہے مستخرج اسمٰعیل میں اس حدیث میں اتنے الفاظ اور وارد ہیں تتمہ کی طور سے چنانچہ فتح الباری صـ۱۶۹ ج ۲ میں ہے:۔

لو فعلت ذلک باحدھم الیوم لنفر لانہ بغل شموس۔ اگر میں آج یہ فعل ان کے ہمراہ کرتا ہوں تو اس طرح بھاگتے ہیں جیسے سرکش خچر۔ شہ اپنے گریبان میں ہر کس مونہہ ڈال کر غور کر کے بتا سکتا ہے کہ یہ فعل کس درجہ کا مذموم ہوگا۔ حالانکہ امام محمد کتاب الآثار صـ۲۱ باب اقامۃ الصفوف میں لکھتے ہیں:۔

عن ابراھیم انہ کان یقول سووا صفوفکم وسووا مناکبکم تراصوا ولیتخللنکم الشیطان لا و لاد الحذف قال محمد وبہ ناخذ لا ینبغی ان تیرک الصف وفیہ الخلل حتی یسووا وھو قول ابی حنیفۃ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں صفیں اور شانہ برابر کرو اور بیچ کر دایا نہ ہو کہ شیطان بکری کے بچہ کی طرح تمہارے درمیان داخل ہو جائے امام محمد کہتے ہیں ہم بھی اسکو لیتے ہیں صف میں خلل چھوڑ دینا لائق نہیں حتیٰ کہ ان کو درست نہ کر لیا جاوے اور یہی ابو حنیفہ کا مذہب ہے۔

فتاوے غرائب باب ۳ فی فضل الصفوف عن الفتاوی سمرقندی ینبغی ان یتراصوا فی الصفوف لقولہ علیہ السلام تراصوا فی الصفوف لئلا یتخلل الشیطان۔ شمنی کراس نے شرح نقایہ میں نیز بحر الرائق ورق عـ۲۹۲ عالمگیریہ مطبوعہ کلکتہ صـ۱۲۳ درمختار مع الشامی صـ۵۹۳ ہے۔ ینبغی للما مومین ان یتراصوا وان یسدوا الخلل فی الصفوف و ان یسووا مناکبھم وینبغی للامام ان یامرھم بذلک وان یقف وسطھم وفی الفتاوی التاتار خانیہ واذا قاموا فی الصفوف تراصوا وسووا بین مناکبھم۔ یعنی مقتدیوں کو چاہئے کہ چونہ گچ کریں اور درزوں کو صفوں میں بند کر دیں اور شانوں کو ہموار رکھیں بلکہ امام کو لائق ہے کہ انہیں اس امر کا حکم کرے پھر بیچ میں کھڑا ہو فتاویٰ تاتارخانیہ میں ہے کہ جب صفوں میں کھڑے ہوں تو گچ کریں اور کندھے ہموار کریں شامی صـ۵۹۵ ج ۱ میں ہے کہ اگر آدمی دوسری صف میں ہے اور پہلی میں ایک آدمی کی جگہ ہے تو چل کر پہلی صف میں اس خالی جگہ کو پر کر دے تو نماز میں کچھ خرابی نہیں آئے گی۔ لانہ مامور بالمراصۃ قال علیہ السلام تراصوا الصفوف ذکرہ من المنخیرۃ شامی تخلل کا ترجمہ فرماتے ہیں ھو انفراج بین الشیئین یعنی دو چیزوں میں جو فاصلہ اور شگاف ہو اسے کہتے ہیں منتہی الادب صـ۳۴۶ ج ۱ میں ہے خلل بحرکتین (ا) دو چیز میان دو چیز اور صـ۴۶۷ ج ۱ میں ہے۔ رص الشیء بالشیء برھم چسپانید یکے را با دیگرے و استوار گردان اور تراص میں لکھتے ہیں۔ بر یکدیگر چسپیدن مردم در صف یقال تراصوا فی الصف اذا تلاصقوا و انضموا فتح القدیر شرح ہدایہ مطبوعہ نولکشور صـ۱۵۸ ج ۱ میں ہے والنسق نبذۃ من سنن الصف تکمیلا من سنۃ التراص فیہ والمقاربۃ بین الصف والاستواء فیہ۔ (باقی)

شیعہ کا تعصب

بجواب

"حضرت عمر کی فضیلت"

اس عنوان سے شیعہ اخبار الواعظ (لکھنؤ) بابت ۱۶ مئی ۱۹۳۵ء میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ مضمون ہے تو بہت تلخ اور تعصب سے لبریز۔ مگر ہم مضمون کا لب لباب نقل کر کے شیعہ راقم مضمون کا تعصب نفسانی کی حقیقت واشگاف کرتے ہیں (و بجولہ و قوتہ) راقم مضمون نے بخاری شریف سے ایک حدیث نقل کر کے حسب ذیل ترجمہ کیا ہے:

محمد بن سعد بن ابی وقاص اپنے باپ سعد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر نے جناب رسول خدا سے گھر میں داخل ہونے کی اجازت چاہی اس وقت حضرت کے پاس چند قریشی عورتیں تھیں جو حضرت سے چیخ چیخ کر دیر سے باتیں کر رہی تھیں جب حضرت عمر ابن خطاب نے آنے کی اجازت چاہی تو وہ جلدی سے اٹھ کر پردے میں چلی گئیں جناب رسول خدا نے حضرت عمر کو اندر آنے کی اجازت دی۔ حضرت عمر جب اندر آئے تو جناب رسول خدا ہنس رہے تھے۔ حضرت عمر بولے خدا آپ کو ہنسائے۔ حضرت نے فرمایا کہ مجھے ان عورتوں پر تعجب ہوا جو میرے پاس تھیں۔ جب تمہاری

تفسیر ثنائی (اردو) پورے قرآن کی تفسیر آٹھ جلدوں میں (۹۱۶) ... (منیجر اہلحدیث امرتسر)

آواز سنی تو جلدی سے پردہ میں ہو رہیں۔ حضرت عمر نے کہا کہ آپ زیادہ حقدار ہیں کہ آپ سے وہ ڈریں۔ اس کے بعد حضرت عمر نے اُن عورتوں سے کہا اے اپنی جانوں کی دشمنو! مجھ سے تو ڈرتی ہو اور رسول خدا سے نہیں ڈرتی۔ اس پر اُن عورتوں نے (نہایت بے پرواہی سے کہا) ہاں تم رسول خدا سے زیادہ تند خو اور سخت ہو۔ رسول اللہ نے فرمایا اے ابن خطاب اس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جس راستہ پر شیطان تم کو چلتا ہوا مل جاتا ہے وہ اس راستہ کو چھوڑ کے دوسرے راستہ پر چلنے لگتا ہے"

ناظرین کرام! یہ حدیث حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب (رہاں داماد علی مرتضیٰ) رضی اللہ عنہما کی فضیلت و منقبت پر دال ہے مگر بقول ؎

گل است سعدی و در چشم دشمناں خار است

شیعہ راقم مضمون کی نظر میں اس سے حضرت عمر کی فضیلت ثابت نہیں ہوتی بلکہ اس کے زعم باطل میں پیغمبر خدا کی توہین ثابت ہوتی ہے۔ چنانچہ توہین رسول کا ثبوت اُس نے الفاظ ذیل میں دیا ہے:-

"یہ بات اس میں دیکھنے کے قابل ہے کہ یہ فضیلت ہے بھی یا نہیں؟ اگر حضرت عمر کے اس واقعہ میں کوئی فضیلت نکال بھی جائے تو پیغمبر خدا کی اس میں سخت توہین ہوتی ہے اس لئے کہ حضرت سے قریش کی عورتیں ذرا بھی نہ ڈریں اور حضرت بلا تکلف ان میں بیٹھے ان کے شور و غل سے لطف اندوز ہوتے رہے"

چونکہ شیعہ راقم مضمون نے پیغمبر خدا کی توہین ثابت کرنے کا ٹھیکہ لیا ہے اس لئے اسے بکف چراغ داشتہ رسول پاک پر یہ الزام لگایا کہ "حضرت بلا تکلف ان میں بیٹھے ان کے شور و غل سے لطف اندوز ہوتے رہے" (معاذ اللہ من ہذہ الجرأت الشنیعہ) حالانکہ حدیث مذکور میں نہ ایسے الفاظ موجود ہیں نہ اُس سے یہ مفہوم ثابت ہوتا ہے۔ پھر شیعہ راقم مضمون نے لکھا ہے:

"حضرت عمر جب واقعہ معلوم کر کے ان عورتوں پر خفا ہوئے تو اُن عورتوں نے کہا کہ ہم تم کو رسول خدا سے زیادہ بدخو اور سخت دل سمجھتے ہیں یعنی معاذ اللہ رسول کو صحابیات بدخو اور سنگدل سمجھتی تھیں اور حضرت عمر کو ان سے زیادہ سنگدل اور بدخو سمجھتی تھیں۔ قرآن مجید تو اعلان کر رہا ہے کہ لو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولك (پ ۴ ع ۸) اے رسول اگر آپ بدخو اور سنگدل ہوتے تو لوگ آپ کے پاس نہ پھٹکتے اور صحیح بخاری قرآن مجید کے خلاف حدیث پیش کر رہی ہے کہ رسول اللہ معاذ اللہ بدخو اور سنگدل تھے"

سچ ہے ؎ بلا سے کوئی ادا ان کی بدنما ہو جائے
کسی طرح سے تو مٹ جائے ولولہ دل کا

ناظرین! غازی محمود دھرمپال نے آریہ ہونے کے زمانہ میں آیت واللہ اشد باسا و اشد تنکیلا پر اسی قسم کا اعتراض کیا تھا چنانچہ رسالہ "ترک اسلام" میں لکھا ہے

"قرآن کی یہ تعلیم ہے کہ خدا بڑا لڑاکا ہے بھلا جب خدا ہی لڑاکا ہو گیا تو پھر زمین پر صلح اور امن کیونکر قائم کر سکتا ہے"

شیعہ راقم مضمون نے بقول ؎

آنچہ استاد ازل گفت ہماں مے گویم

بابو دھرمپال کے تتبع میں جو کچھ لکھا ہے اس کا جواب بغور ملاحظہ کیجئے۔ حافظ ابن حجر (رحمہ اللہ) تحریر فرماتے ہیں:-

والجواب ان الذی فی الآیۃ یقتضی نفی وجود ذلك لہ صفۃ لازمۃ فلا یستلزم ما فی الحدیث ذلك بل مجرد وجود الصفۃ لہ فی بعض الاحوال وھو عند الانکار والمنکر واللہ اعلم (الی قولہ) وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یواجہ احدا بما یکرہ الا فی حق من حقوق اللہ وکان عمر یبالغ فی الزجر عن المکروھات مطلقا وطلب المندوبات فلھذا قال النسوۃ لہ ذلك انتھی۔

اب ذرا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سخت خوئی کی ایک مثال شیعہ مذہب کی کتاب سے بھی ملاحظہ کیجئے۔ تفسیر مجمع البیان جلد ۲ زیر آیت (یا ایھا النبی قل لازواجك ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا احزاب ۲۱) یہ روایت مرقوم ہے:-

عن ابن عباس قال کان رسول اللہ جالسا مع حفصۃ فتشاجرا بینھما فقال ھل لك ان اجعل بینی و بینك رجلا قالت نعم فارسل الی عمر فلما ان دخل علیھما قال لھا تکلمی فقالت یا رسول اللہ تکلم ولا تقل الا حقا فرفع عمر یدہ فوجا وجھھا ثم رفع یدہ فوجا وجھھا فقال لہ النبی کف یا عدوۃ اللہ النبی لا یقول حقا والذی بعثہ بالحق لولا مجلسہ ما رفعت یدی حتی تموتی۔

یعنی ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) حفصہ کے پاس بیٹھے تھے یکایک آپ میں (اور بیوی) حفصہ میں کچھ جھگڑا ہو گیا تو آپ نے حفصہ سے فرمایا کیا میں اپنے اور تمہارے درمیان ایک منصف مقرر کروں؟ حفصہ نے کہا ہاں مقرر کیجئے۔ پس آپ نے حضرت عمر کے پاس پیغام بھیجا جب حضرت عمر آئے تو آپ نے حفصہ سے کہا بیان کرو۔ حفصہ نے جواب دیا کہ آپ ہی کہئے مگر سچ سچ کہئے گا اس پر حضرت عمر نے (اپنی بیٹی) حفصہ کو دو تماچے رسید کئے۔ پس آپ نے حضرت عمر سے کہا بس بس۔ حضرت عمر نے کہا اے حفصہ دشمن خدا نبی حق بات ہی کہا کرتے ہیں خدا نے ان کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ اگر رسول کی مجلس نہ ہوتی تو تجھے میں اتنا مارتا کہ تو مر جاتی"

دشمنان صحابہؓ دل سے بغض نکال کر اس روایت پر غور کریں اور تبرا بازی سے بعض آئیں ؎

صحابہؓ سے جسے کچھ بغض و عار ہوگا
وہ عقبیٰ میں ذلیل و خوار ہوگا

(راقم محمد عبد اللہ الاعظمی کان اللہ لہ از مئو)

۱؎ وہ ازواج رسول تھیں۔ دیکھو فتح الباری وغیرہ ۱۲ منہ

حضرت مجدد الف ثانی سرہندی رح
رسالہ مجددیہ کا فارسی زبان سے اردو میں ترجمہ عقائد شیعہ کی تردید میں ہے۔ قیمت صرف ۲/ علاوہ محصول ڈاک۔ پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

ویددرشن

(۴)

ویدوں کے مصنفین یا ملہمین کے نام جن کو رشی کہتے ہیں اب تک محفوظ ہیں چنانچہ ہر سوکت یا منتر کے شروع میں یہ نام اکثر خفی قلم سے لکھا رہتا ہے بعض دفعہ خود منتروں میں رشی اپنا نام ظاہر کرتا ہے جسطرح غزل میں شاعر کا تخلص ہوتا ہے۔ رشی کے ساتھ خفی قلم سے اس دیوتا کا نام بھی لکھا رہتا ہے جس کی تعریف میں وہ منتر یا شوکت ہے۔ نیز جس بحر میں کوئی منتر ہوتا ہے اس کا نام بھی شروع میں لکھ دیتے ہیں سنسکرت میں عروض یا بحر کو چھند کہتے ہیں۔

ویدوں کی سب سے قدیم تفسیریں وہ کتابیں ہیں جو برہمن کہلاتی ہیں۔ لفظ برہمن کے معنے اس مقام پر تفسیر ہی کے سمجھنے چاہئیں۔ یہ تفسیریں اتنی قدیم ہیں کہ عام ہندو ان کو بھی الہامی اور ویدوں ہی کا ایک جزو مانتے ہیں۔ وید کے متن اور ان تفسیروں میں فرق کرنے کے لئے متن کو سنگھتا یعنی منتروں یا دعاؤں کا مجموعہ کہتے ہیں۔ رگ وید سنگھتا کے متعلق ایتریہ برہمن ہے۔ سام وید سنگھتا کے متعلق تاندیہ پنچ وس برہمن ہے۔ شکل (سفید) یجروید سنگھتا جس کو واجسنئی سنگھتا بھی کہتے ہیں اس کے متعلق شت پتھ برہمن ہے جو تمام برہمنوں میں مشہور ترین برہمن ہے کرشن (سیاہ) یجروید سنگھتا کے متعلق (جسکو تیتریا سنگھتا بھی کہتے ہیں) جو برہمن ہے وہ تیتریا برہمن کہلاتا ہے۔ اتھروید سنگھتا کے متعلق گوپتھ برہمن ہے۔ خاص برہمن بھی ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی برہمن سنگھتاؤں کے متعلق ہیں۔

ایک عرصہ دراز تک یہ تفسیریں درس و تدریس میں رہیں یہاں تک کہ گوتم بدھ نے ویدک دھرم اور خاصکر اس کی قربانیوں پر ایسی ضرب کاری لگائی کہ ویدوں کا پڑھنا پڑھانا یک قلم موقوف ہو گیا۔ زاں بعد جب شنکر آچاریہ وغیرہ کی کوششوں سے ویدک دھرم از سر نو زندہ ہوا تو اب سے کوئی پانچسو برس پہلے سائین آچاریہ نے وہ مشہور و معروف تفسیر لکھی جس سے ویدوں کا کوئی طالب علم مستغنی نہیں ہو سکتا اور حق تو یہ ہے کہ آج جو بھی ویدوں کے عالم اور ماہر دنیا میں موجود ہیں ان سب کا استاذ الاساتذہ ساین آچاریہ ہی ہے۔ ساین نے تمام ویدک لٹریچر کی بسوط شرحیں لکھی ہیں۔ اس کے علاوہ ابٹ اور بھی دھر وغیرہ آچاریوں نے قریب قریب اسی زمانہ میں یجروید کی تفسیریں لکھیں۔

یہ سب تفاسیر سنسکرت زبان میں ہیں کسی غیر زبان میں اب تک ویدوں کی کوئی تفسیر نہیں لکھی گئی بجز غالباً اتھروید یا اس کے کسی حصہ کے فارسی ترجمہ کے جس کو ملا عبدالقادر بدایونی نے کیا تھا۔ البتہ جب سے انگریزوں کے قدم ہندوستان میں آئے اس وقت سے یورپین فاضل خاصکر جرمنی اور فرانسیسی عالم برابر ویدوں کے مطالعہ میں مشغول ہیں اور ان کی کوششوں اور محنتوں کی بدولت ہر شخص جو کسی بھی مشہور یورپین زبان کو جانتا ہے بآسانی ویدوں تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔ چونکہ انگریزی زبان اس ملک میں بہت مروج ہو چکی ہے اس لئے ذیل میں ان تراجم کا ذکر کرتا ہوں جو اس زبان میں چاروں ویدوں یا کسی ایک پورے وید کے موجود ہیں تا کہ جو صاحب اس فن میں زیادہ معلومات حاصل کرنا چاہیں وہ ان کی طرف رجوع کر سکیں۔

انگریزی کا سب سے زیادہ سہل الحصول ترجمہ مسٹر آر۔ ٹی۔ ایچ گرفتھ کا ہے۔ یہ صاحب گورنمنٹ سنسکرت کالج بنارس کے پرنسپل تھے اور گو ہندو نہ تھے مگر سنسکرت لٹریچر اور ہندو مذہب کے عاشق صادق تھے۔ انہوں نے چاروں ویدوں کا ترجمہ کیا ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

نام وید	تعداد جلد	تعداد صفحات	قیمت
رگ وید	دو جلد	۱۲۶۴	چودہ روپیہ
سام وید	ایک جلد	۳۳۸	چار روپیہ
یجروید (سفید)	ایک جلد	۳۷۲	چار روپیہ
اتھروید	۲ جلد	۹۳۲	بارہ روپیہ

کیفیت { تقطیع ½۵ x ½۸"۔ ٹائپ واضح۔ ملنے کا پتہ۔ ای۔ جے۔ لازس کمپنی۔ میڈیکل حال پریس بنارس۔

پروفیسر ولسن صاحب بھی سنسکرت کے بڑے زبردست عالموں میں سے تھے۔ یہ مسٹر گرفتھ اور پروفیسر میکس مولر کے استاد تھے۔ انہوں نے رگ وید کا نہایت عمدہ ترجمہ کیا ہے جو چھ جلدوں میں شائع ہوا تھا۔ چار جلدیں خود ولسن صاحب کی ترجمہ کی ہوئی ہیں۔ باقی دو جلدوں کو ان کے بعد مسٹر کاول اور مسٹر وبسٹر نے لکھ کر پورا کیا۔ بڑی خوبی اس ترجمہ کی یہ ہے کہ مترجمین نے وید کا وہی مفہوم لکھا ہے جو سائن آچاریہ کی تفسیر سے ظاہر ہوتا ہے۔ اپنی قیاس آرائی کو مترجمین نے بالکل دخل نہیں دیا۔

اتھروید کا انیس کانڈوں تک ترجمہ پروفیسر وھٹنی اور ان کے جانشین پروفیسر لین مین نے کیا ہے اور امریکہ کی ہارورڈ یونیورسٹی نے بہت بڑی تقطیع کی دو ضخیم جلدوں میں شائع کیا ہے۔

سام وید کا ایک انگریزی ترجمہ بہت عرصہ ہوا پادری اسٹیفنس صاحب نے کیا تھا۔

سیاہ یجروید کا ترجمہ حال میں پروفیسر اے۔ بی کیتھ نے کیا ہے اس کو بھی ہارورڈ یونیورسٹی نے شائع کر دیا ہے۔ اسٹیفنس اور ولسن صاحبان کے ترجمے اب کمیاب ہو گئے ہیں۔ وھٹنی اور کیتھ صاحبان کے ترجمے کافی قیمتی ہیں لیکن اگر کوئی صاحب ان سب کتابوں کو دیکھنا چاہیں تو کلکتہ کی امپیریل لائبریری سے صرف آمد و رفت کا محصول ادا کرنے پر بلا کسی فیس وغیرہ کے یہ کتابیں دیکھنے کو مل سکتی ہیں۔ (باقی)

ابطال الہام وید { مصنفہ مولانا ادریس خان صاحب بدایونی۔ اس رسالہ میں وید کے اندرونی حوالجات یعنی صریح منتروں کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ وید آریہ سماج کے مسلمہ اصولوں کی بنا پر بھی ہرگز ہرگز الہامی ثابت نہیں ہو سکتے۔ آج تک آریہ سماج کی طرف سے اس کا جواب نہیں ہو سکا۔
قیمت ۶/ ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

حافظ ابن حزمؒ

اکمل البیان کا مسودہ جو دفتر ہذا میں موجود تھا وہ سب ہدیہ ناظرین ہو چکا ہے مصنف کی علالت کی وجہ سے نیا مسودہ ابھی تک نہیں آیا۔ مگر ان کی چٹھی سے جو دفتر میں آئی ہے معلوم ہوتا ہے کہ عنقریب ارسال کر دیں گے۔ (مدیر)

اسلام نے جس قدر حصول علم کی تاکید کی اور اس کی خوبیوں کو بہترین انداز میں پیش کیا اس کا دسواں حصہ بھی کسی مذہب میں نہیں پایا جاتا۔

اسلام صحیح معنی میں حامی علم اور علماء ہے۔ قرآن مجید کی بے شمار آیات اور احادیث نبویہ کی ان گنت روایات اس امر پر صاف شاہد ہیں کہ اسلام صرف اسلام ہی کو علم اور علماء کے حامی اور مربی ہونے کا فخر حاصل ہے۔ تاریخ کے اوراق صاف طور پر گواہ ہیں کہ جن جن ممالک پر اسلام کا پرچم لہرایا وہاں علم کے چشمے اپنی پوری روانی کے ساتھ جاری ہو گئے۔

عرب کے بدو وحشی جو علوم و فنون سے بالکل ناآشنا تھے اسلام کی آغوش میں آ کر تمام دنیا کے استاد تسلیم کر لئے گئے۔ امام مالکؒ اور شافعیؒ جیسے صاحب فضل و کمال پیدا ہونے لگے۔ بخارا کی سرزمین نے امام بخاری جیسا مایہ ناز محدث پیدا کیا۔ اسی اسلام ہی کی بدولت تیونس میں ابن خلدون جیسا مورخ، ماشا میں ابو الحزم جیسا نامی عالم اور موصل میں برہان الدین جیسا تاریخ دان ظاہر ہوا

سرزمین اندلس پر جب نیر اسلام کی مبارک شعائیں ضیا پاش ہوئیں تو تاریکی روشنی سے بدل گئی جہالت کا قلع قمع ہو گیا اور آسمان علم و فضل پر ہزاروں علماء آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے۔ آج اندلس کے ایک مایہ ناز مشہور عالم کے حالات ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں

نام و نسب نام علی کنیت ابو محمد والد کا نام احمد بن سعید ہے۔ نسل کے لحاظ سے فارسی ہیں۔ ان کے آباؤ اجداد میں سے سب سے پہلے یزید مشرف بہ اسلام ہوئے

ولادت حافظ موصوف کی پیدائش اندلس کے مشہور شہر قرطبہ میں رمضان المبارک ۳۸۴ھ میں ہوئی۔

تحصیل علوم شروع عمر سے حصول علم کے لئے دل میں بہت کچھ شوق تھا۔ علماء کی کثیر جماعت سے علم حاصل کیا۔ اور دور دراز مقامات اسی شوق کی پیاس کو بجھانے کے لئے چلے گئے۔

علمی کارنامے حافظ موصوف ہی کی وہ ہستی ہے جس نے فن حدیث اور علم کلام کو ایک درسگاہ میں جمع کر دیا ورنہ آپ سے پہلے محدثین و فقہاء علم کلام سخت متنفر تھے۔ سلطان منصور محمد ابن ابی عامر نے جب آپ کی علمی شہرت سنی تو آپ کو وزارت کے عہدہ پر فائز کیا اور اس کے بعد سلطان عبد الرحمن بن ہشام نے بھی اسی عہدہ پر آپ کا تقرر کیا۔ لیکن چند دنوں کے بعد حافظ موصوف نے اس عہدہ سے علیحدگی اختیار کر لی اور علوم اسلامی کی خدمت میں ہمہ تن مشغول ہو گئے

علامہ الیسع ابن حزم الغافقی نے علامہ موصوف کی شان علمی کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:-

"حافظ ابن حزم کی معلومات کیا ہیں۔ بس ایک تلاطم خیز سمندر ہے بہتا ہوا اٹھتا ہوا پانی ہے جو کہیں نہیں رکتا، ان کا سمندر دانائی اور حکمت کے موتی اچھالتا رہتا ہے"

علامہ ابن الفتوح الحمیدی لکھتے ہیں کہ میں نے کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جس میں ذہانت فطانت شرافت، اور دینداری کے اوصاف پوری طرح جلوہ گر ہوں یہ خصوصیت صرف علامہ ابن حزم ہی کو حاصل تھی۔

علامہ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ[۱] میں ان کو امام فن تسلیم کیا ہے۔ علوم اسلامی میں خاص مہارت حاصل تھی خصوصاً فن حدیث، کلام، بلاغت، تاریخ، منطق، فلسفہ اور عروض میں یکتائے روزگار تھے۔ فن ادب سے بہت دلچسپی تھی۔ برجستہ اشعار کہنے میں خوب کمال تھا۔ وفیات الاعیان میں بہت سے اشعار نقل کئے گئے ہیں۔ جنکو بخوف طوالت نظر انداز کرتا ہوں۔

تصانیف حافظ موصوف جس طرح تقریر و خطابت میں زبردست مہارت رکھتے تھے اس سے کہیں زیادہ تحریر و تصنیف پر قادر تھے۔

حافظ موصوف کے فرزند ابو رافع بیان کرتے ہیں کہ میرے پاس والد محترم کے ہاتھ کی لکھی ہوئی چار سو کتابیں موجود ہیں جن کے اوراق کی تعداد اسی ہزار تک پہنچتی ہے۔ چند مفید ترین تصانیف کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ ایک کتاب "الایصال الی فہم الخصال" تصنیف کی جو چوبیس جلدوں میں ہے۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ تمام مسائل دینیہ کو اس طرز پر بیان کیا ہے کہ ہر مسئلہ کے ساتھ قرآن و حدیث کے علاوہ صحابہ کرام، تابعین اور ائمہ عظام کے اقوال بھی نقل کر دئیے ہیں۔ پھر ہر ایک مخالف و موافق دلیل کو پوری تحقیق سے پیش کرنے کے بعد محاکمہ کیا ہے۔ اسی انداز پر "محلی" لکھی جس کی شرح مجلی آٹھ جلدوں میں ہے۔ علامہ عز الدین لکھتے ہیں کہ علمی تحقیق کے اعتبار سے میں نے کوئی کتاب "محلی" کے پاسنگ کی نہیں دیکھی۔

علم کلام میں ان کی دو تصانیف ہیں "الفصل فی الملل والاھواء والنحل" اس کتاب میں دہریہ، مجوس، یہود اور نصاریٰ کے عقائد بیان کرنے کے بعد محققانہ انداز میں ان کی تردید کی گئی ہے۔ نیز عام اسلامی فرقوں کے مسائل کو مع دلائل بیان کر کے ان پر مجتہدانہ انداز میں سیر حاصل تبصرہ کیا ہے۔ دوسری کتاب میں توریت و انجیل کی تحریف تبدیل کو ثابت کیا گیا ہے اور واضح کیا گیا ہے کہ موجودہ بائبل ایسے تناقضات سے پر ہے جس میں تاویل و توجیہہ کی قطعاً گنجائش نہیں۔ ابن خلکان نے لکھا ہے کہ اس موضوع پر یہ پہلی کتاب ہے۔

فن منطق میں ایک کتاب "تقریب" تصنیف کی جس کی

---

[۱] تذکرۃ الحفاظ جلد ۳۔ وفیات الاعیان لابن خلکان ج ۱ و تذکرۃ الحفاظ ج ۳۔

[۲] تذکرۃ الحفاظ ج ۳ صفحہ ۳۲۶

... غازی محمود ... آڈیشن ۱۹ ... قیمت ۲ ر (علاوہ محصول ڈاک)

ahmadimuslim.de

خصوصیت یہ ہے کہ اس میں تمام منطقی مسائل کو فقہی مثالوں سے سمجھایا گیا ہے۔

حافظ موصوف کو طب میں بھی کافی مہارت حاصل تھی۔ اس فن میں بھی انہوں نے کئی رسالے تصنیف کئے ہیں۔ فن ادب تو گویا ان کے خمیر میں تھا۔ اس فن میں ان کا رسالہ "نقط العروس" ہے جو نوادر وحکم سے پُر ہے۔ سیرت نبوی اور اسماء باری تعالیٰ کی تشریح و توضیح میں ان کے دو پُراز معلومات رسالے ہیں۔

حافظ صاحب موصوف کسی کے مقلد نہ تھے فقہاء اور ائمہ مجتہدین پر نہایت دلیری و جرأت سے نکتہ چینی کیا کرتے تھے۔

علامہ ابن العزیز لکھتے ہیں کہ "ابن حزم کی زبان اور حجاج کی تلوار دونوں حقیقی بہنیں تھیں"۔ جس طرح حجاج کی تلوار بے نیام تھی اسی طرح ابن حزم کی زبان بے لگام تھی۔ لیکن حجاج کی تلوار جور و استبداد کی حمایت میں اٹھتی تھی اور ابن حزم کی زبان حق کی اشاعت کے لئے حرکت میں آتی تھی یہی وجہ تھی جس کی بنا پر تمام فقہاء دشمن ہو گئے۔ حکام وقت کو ان کے خلاف برانگیختہ کیا۔ اسی نکتہ چینی اور اشاعت حق کی پاداش میں مقام "ابلہ" کی طرف جلا وطن کر دئیے گئے۔

دنیائے علم وفضل کا یہ چمکتا ہوا آفتاب نہایت غربت کی حالت میں سرزمین "ابلہ" میں غروب ہو گیا۔ یہ علوم وفنون کا مخزن اگرچہ عرصہ ہوا ہزاروں من مٹی کے نیچے دفن ہو چکا ہے لیکن اس کے قلم کی جنبش نے کاغذ کے صفحات پر جو گلکاریاں کی ہیں اس کی بہار انشاء اللہ سدا قائم رہے گی۔ کسی عربی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

یلوح الخط فی القرطاس دھرا ۔ وکاتبہ رمیم فی التراب

انسان کا نقش قلم کاغذ پر قیامت تک چمکتا رہیگا حالانکہ اسکی ہڈیاں مٹی میں بوسیدہ ہو چکی ہیں۔

(راقم عبد الغفار حسن نبیرہ مولانا مولوی عبد الجبار صاحب محدث عمر پوری)

مدیر ؎ ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

تخلیق انسانی کا اصل مقصد

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ

ارشاد خداوندی ہے کہ میں نے جنوں اور انسانوں کو نہیں پیدا کیا مگر تاکہ میری عبادت کریں۔

برادران اسلام! مگر آج ہم نے یہ سمجھ رکھا ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَاْکُلُوْنَ یعنی ہم کو خداوند دو عالم نے دنیا میں صرف کھانے پینے اور عیش و آرام کرنے ہی کے لئے پیدا کیا ہے اور بس۔ نہیں نہیں میرے بزرگو! ؎

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است
تو معتقد کہ زیستن برائے خوردن است

یہ انسان ضعیف البنیان پُر از معاصی والنسیان جس کو خالق اکبر نے نہایت عمدہ ترکیب کے ساتھ مرکب فرماکر جامۂ انسانیت بخشا جیسا کہ ارشاد ہے۔ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ۔ یعنی ہم نے اس انسان کو نہایت عمدہ ترکیب میں پیدا کیا ہے اور پھر وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ کے معزز خطاب سے سرفراز فرماکر اس کو اشرف المخلوقات ہونے کا شرف بخشا اور پھر اپنی مہربانی سے ان گنت نعمتوں سے اس کو نوازا۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا۔ یعنی اے انسانو اگر تم اُس محسن حقیقی کی نعمتوں کو گننے لگو تو گن نہ سکو گے۔ آج وہی ناشکر انسان اپنے معبود حقیقی کی یاد سے ایسا غافل اور روگردان ہے کہ گویا اس کے دنیا میں آنے کا کوئی مقصد نہیں بلکہ وہ عبث اور بیکار پیدا کیا گیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ۔ اے لوگو! کیا تم نے یہ گمان کر لیا ہے کہ ہم نے تم کو بیکار اور عبث پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف نہیں لوٹائے جاؤ گے۔

پیارے بھائیو! ہر شے اور ہر چیز کی کوئی نہ کوئی علت اور غائت ہوا کرتی ہے۔ مثلاً مکان رہنے کے لئے، کپڑا پہننے کے لئے، برتن کھانے پینے کے لئے چارپائی سونے کے لئے، بستر بچھانے کے لئے۔

علیٰ ہذا القیاس دنیا میں کوئی شے ایسی نہیں جس کے بنانے یا پیدا کئے جانے کا کوئی مقصد نہ ہو۔ جب یہ بدیہیات سے ہے تو پھر یہ بات قابل غور ہے کہ انسان جیسی اشرف اور بزرگ ہستی جس کی آسائش اور آرام کے لئے تمام دنیا کی اشیاء پیدا کی گئی ہوں وہ بیکار اور عبث پیدا کی جائے۔ نہیں اور ہرگز نہیں بلکہ مالک دو جہان نے اس کو محض اپنی عبادت اور پرستش ہی کے لئے پیدا کیا ہے۔ جیسا کہ آیہ مذکورہ بالا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ سے ظاہر ہے۔ دنیا کی کوئی شے خواہ وہ حیوانات یا جمادات یا نباتات کسی جنس سے ہو ہر ایک اُس خدائے قدوس کو پاک پاک کہتی ہے جیسا کہ ارشاد باری ہے۔ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ۔ یعنی کوئی بھی شے نہیں مگر اس کی تسبیح اور تقدیس بیان کرتی ہے لیکن اے انسانو تم اُن کا تسبیح اور تقدیس بیان کرنا نہیں سمجھ سکتے۔ شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کیا خوب فرماتے ہیں ؎

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک درکار اند
تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرماں بردار
شرط انصاف نباشد کہ تو فرماں نبری

پیارے بزرگو! ہم کو چاہئے کہ ہم عیش و عشرت اور لہو و لعب کے چاہ عمیق سے نکل کر اپنے دنیا میں پیدا کئے جانے کا اصل مقصد سمجھیں اور پھر اسکی انجام دہی میں ہمہ تن مصروف ہو جائیں۔ یعنی اُس مسجود و معبود حقیقی کی عبادت کو اپنے اوپر لازم کر لیں اور جتنے اعمال کہ عبادت الٰہیہ میں شامل ہیں اُن کو اپنے اوپر فرض اور ضروری سمجھتے ہوئے حتی المقدور اُن کی

(۹۲۰) [illegible] (بحوالہ اہلحدیث امرتسر)

ahmadimuslim.de

ادائگی میں کوتاہی اور سستی سے کام نہ لیں۔ ورنہ یاد رکھیں کہ کل قیامت کے روز ان بے انتہا انعامات کا جو رب العزت نے ہم پر کئے ہیں ایک ایک کا حساب دینا ہوگا۔

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ۔ یعنی البتہ ضرور ضرور پوچھے جاؤ گے تم اس دن نعمتوں سے۔

پیارے محترمو! یہی وہ یادِ مولا ہے جس کی منازل کو طے کر کے ہم ہی انسانوں میں سے بڑے بڑے اولیا غوث اور قطب اور مقرب درگاہ ایزدی بن گئے

پیارے بھائیو! ہمارے سلف صالحین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ اور آیت اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ کے پورے پورے مصداق تھے وہ ایک لمحہ اور ایک سیکنڈ بھی اُس مولا کی یاد کو دل سے محو نہیں کرتے تھے وہ اسی عبادت الٰہی کو اپنا ذریعہ نجات اور نصب العین سمجھتے تھے۔ خاصکر دونوں جہان کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و امی) کے اسوہ حسنہ کو دیکھئے کہ آپ کی خدا کی عبادت میں اس قدر مصروف رہتے تھے کہ آپ کے پائے مبارک میں ورم آجایا کرتا تھا۔ عرض کیا گیا اے رسول اللہ آپ کے اگلے پچھلے گناہ سب خداوند کریم نے معاف فرما دیئے پھر آپ اس قدر کیوں مشقت برداشت فرماتے ہیں۔ قربان جائیے اُس خدا کے برگزیدہ رسول کے۔ کیا اچھا جواب دیتے ہیں۔ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا۔ یعنی جب اس مولا کے مجھ پر اس قدر انعامات ہیں تو پھر اس کا شکر گزار بندہ نہ بن جاؤں سچ فرمایا باری تعالےٰ نے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم کو اپنی عبادت کا شوق ذوق اور اس میں اخلاص اور لذت نصیب فرمائے اور اپنے نبی پاک کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخشے آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

ابو الخیر محمد ابو الصمد جودھپوری از مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھولپور

خریدارانِ تفسیر کو اطلاع

حضرات! السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ کوئی شک نہیں کہ آپ تفسیر (مؤلفہ فقیر) کے انتظار میں بہت تکلیف اٹھا رہے ہیں مگر مجھے دو تکلیفیں ہیں۔ اول میری وہ معذوریاں جو توقف کا باعث ہو رہی ہیں۔ دوم آپ کے انتظار کا احساس، جو پہلی تکلیف سے بھی زیادہ ہے۔ لیکن اگر آپ کو معلوم ہو جائے کہ اب تفسیر کس حالت میں ہے تو شاید آپ بجائے خفا ہونے کے خوش ہو جائیں گے۔ تفسیر کی نسبت میرا آپ سے وعدہ تھا کہ تفسیر کا حجم قریبًا ۴۰۰ صفحہ ہوگا اور اسی حساب سے ہدیہ فی تفسیر غیر مجلد ۲؎ اور مجلد ۲؎ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ مقرر کیا گیا تھا۔ ۴۰۰ صفحات تک مسئلہ آمین ختم ہوا ہے۔ اب نماز میں سورت فاتحہ کی قرأت کا مسئلہ اس مقدار سے اوپر جا رہا ہے چنانچہ آج ۹/۲۵ تک ۴۳۲ صفحات ہو چکے ہیں۔ اور مسئلہ قرأت فاتحہ ابھی قریبًا نصف تک پہنچا ہے۔ میرے خیال میں اس کا اختتام پونے پانچ سو صفحات کے قریب جا کر ہوگا۔ غلطنامہ اور فہرست مضامین کی کاپیاں ان کے علاوہ ہونگی۔ میں نہیں چاہتا کہ سورت فاتحہ کی قرأت جیسا معرکۃ الآراء مسئلہ تحریر میں تشنۂ تحقیق و ناقص رہ جائے۔ خدا کے فضل سے یہ عاجز اس کو اپنے خاص انداز میں نہایت وضاحت سے بیان کر رہا ہے جو انشاء اللہ ناظرین کے لئے موجب زیادت علم اور باعث فرحت و بصیرت ثابت ہوگا۔

ظاہر ہے کہ جس قدر حجم (۴۰۰) صفحات سے زائد ہو رہا ہے اس کا خرچ تخمینًا مجوزہ سے اوپر ہو رہا ہے۔ اگر یہ خرچ کوئی معمولی رقم ہوتی تو میں اس کی پرواہ نہ کرتا۔ لیکن مجموعی طور پر یہ خرچ ایک خطیر رقم تک جا پہنچتا ہے کیونکہ کاغذ عمدہ لگایا جا رہا ہے جو سابق کی نسبت قدرے گراں ہو گیا ہے۔ لہٰذا اس اعلان کی ضرورت پڑی کہ سابق خریدار عام اس سے کہ وہ قیمتیں پیشگی بھیج چکے ہیں یا پیشگی قیمت تو نہیں بھیج سکے لیکن اپنے نام درج رجسٹر کرا چکے ہیں ان کی خدمت میں تو تفسیر انشاء اللہ اسی وعدہ سابقہ کے مطابق پہنچیگی۔ ہاں محصول ڈاک بہرحال اس پر مزید ہوگا لیکن جو اصحاب اس اعلان کے بعد فرمائشیں بھیجینگے اُن سے غیر مجلد کے ۳؎ (تین روپے) اور مجلد کے ۳؎ روپے علاوہ محصول ڈاک وغیرہ اخراجات کے وصول کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ مہینے کے اندر اندر سب کام ختم ہو جائے گا۔ والسلام

محمد ابراہیم میر سیالکوٹی (۹/۲۵)

موت العالم موت العالم

آہ! سید رشید رضاء رحمہ اللہ مولانا سید رشید رضاء اکابر علماء مصر سے تھے۔ آپ شیخ محمد عبدہ کے شاگرد رشید تھے اور وہ شیخ جمال الدین افغانی کے ارشد تلامذہ سے تھے رحمۃ اللہ علیہم۔ سید رشید رضاء مع اپنے اساتذہ کرام کے پورے سلفی تھے مفسر تھے محدث تھے۔ عمر بھی غالبًا ۷۰-۸۰ سال کے مابین ہوگی سفر حج میں آپ سے میری ملاقات ہوئی تھی۔ بہت محبت اور انس سے یگانوں کی طرح ملتے تھے۔ میری عربی تفسیر کے دس نسخے منگائے تھے اور اپنے ماہوار رسالے "المنار" میں اس پر تقریظ لکھی اور اشتہار دیا تھا۔ خدا بخشے جامع صفات عالم تھے۔ آخر مسلمان قوم کو عمومًا اور مصری قوم کو خصوصًا ہمیشہ کے لئے فراق میں چھوڑ گئے۔ خدا اپنے جوار رحمت میں ان کو جگہ دے۔ امرتسر جامعہ ثنائیہ میں جنازہ غائب پڑھا گیا۔ دوسری جگہ کے احباب بھی پڑھیں۔ اور دعاء مغفرت کریں۔ اللہم اغفر لہ وارحمہ۔

اکمل البیان کا مضمون سابقہ ختم ہو گیا تھا۔ حافظ عزیز الدین صاحب کی علالت کے باعث بقیہ مضمون وقت پر نہ پہنچ سکا۔ اس لئے صفحہ ۱۱/۱۲ میں دیگر مضامین لکھے گئے آج ۱۵ ستمبر کو بقیہ مضمون وصول ہوا جو آئندہ ہفتہ سے درج ہونا شروع ہوگا۔ انشاء اللہ۔

ahmadimuslim.de

متفرقات

بہی خواہان اہلحدیث کے نام سابقہ پرچہ میں جو اپیل کی گئی ہے امید کی جاتی ہے کہ تمام خریدار اپنے اپنے حلقہ اثر میں نئے خریدار بنا کر اس کی توسیع اشاعت میں مدد دیں گے۔

وی پی بھیجے جائینگے جن خریداروں کو ۳۰ اگست کے اہلحدیث میں قیمت ختم ہوجانے کی اطلاع دیگئی تھی ان میں سے مندرجہ ذیل خریداروں کی طرف سے قیمت اخبار مہلت یا انکار کی اطلاع وغیرہ موصول نہیں ہوئی۔ ان میں سے بھی ۲۶ ستمبر تک جن کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع وغیرہ وصول نہ ہوگی ان کے نام ۲۷ ستمبر کا اہلحدیث وی پی بھیجا جائے گا۔

۵۴۴- ۲۰۵۳- ۲۴۸۰- ۳۷۰۹- ۳۹۰۴
۴۷۷۳- ۵۶۲۳- ۶۱۲۷- ۶۸۴۷- (۹۲۲)
۷۱۱۴- ۷۱۲۰- ۷۱۴۸- ۷۱۵۲- ۷۱۶۱-
۸۰۷۳- ۸۰۷۵- ۸۵۳۰- ۸۶۷۵- ۹۳۴۳-
۹۴۵۷- ۹۶۱۱- ۹۶۱۲- ۹۶۱۵- ۹۶۳۱-
۱۰۰۱۸- ۱۰۰۲۳- ۱۰۱۴۴- ۱۰۱۹۹- ۱۰۳۷۹-
۱۰۳۸۷- ۱۰۷۲۶- ۱۰۷۳۲- ۱۰۷۳۹-
۱۰۹۹۷- ۱۱۰۱۷- ۱۱۱۸۲- ۱۱۲۲۹- ۱۱۲۳۴-
۱۱۲۴۰- ۱۱۲۴۱- ۱۱۲۴۸- ۱۱۲۵۲- ۱۱۲۹۱-
۱۱۳۶۳- ۱۱۳۶۸- ۱۱۳۸۶- ۱۱۴۰۶- ۱۱۴۶۳-
۱۱۴۶۷- ۱۱۴۶۹- ۱۱۴۷۴- ۱۱۴۸۲- ۱۱۶۰۳-
۱۱۶۱۰- ۱۱۶۲۹- ۱۱۶۳۳- ۱۱۶۳۴- ۱۱۶۳۵-
۱۱۶۵۶- ۱۱۸۴۱- ۱۱۸۴۹-

قیمت اخبار ہی وصول ہونی چاہئے مندرجہ ذیل خریداروں کی میعاد مہلت ختم ہوچکی ہے۔ انکو سہ کرر یاددہانی کرائی جاتی ہے کہ اگر ان کی طرف سے قیمت اخبار ۲۰ ستمبر کو وصول نہ ہوگی تو اخبار بند کردیا جائیگا۔ ۸۵۳۱- ۱۰۴۱۴- ۱۰۶۵۹- ۱۰۶۸۲- ۱۱۱۶۲- ۱۱۶۷۳- ۱۱۶۸۹- ۱۱۶۹۰- ۱۱۶۹۱- ۱۱۶۹۸-

عاشق کا جنازہ جو مرزا صاحب کی تردید میں مختصر مگر جامع لکھا گیا ہے ار برائے محصول ڈاک ۱/ بھیج کر مفت منگالیں۔ (مولوی عبد الخالق خطیب جامع مسجد اہل حدیث منڈی پتوکے ضلع لاہور)

یاد رفتگان بابو عبد الصمد صاحب جبل پوری بمرض سرطان وفات پاگئے۔ انا للہ۔ (نبی احمد از جبلپور) ناظرین مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔

تلاش دوست سلیمان معروف بسعید باشندہ وزیر آباد محلہ خرادیاں ضلع گوجرانوالہ میرے مخلص اور قدیمی دوست ہیں۔ عرصہ ایک سال سے لاپتہ ہیں ناظرین اہلحدیث میں سے اگر کسی کو ان کا پتہ معلوم ہو تو مجھے اطلاع کردیں۔ میں عرصہ ایک سال سے بیمار ہوں۔ مجھے ان سے ملنے کی نہایت ہی اشد ضرورت ہے۔ میرا پتہ یہ ہے:۔ عبد الحفیظ بوساطت مولوی عبد القدوس صاحب دار الحدیث سعیدیہ پل بنگش دہلی

قبول اسلام ۱۰ ستمبر ۳۵ء کو چک ۱۱ ضلع لاہور مسمات زینب بنت غلام محمد جو مرتد ہوگئی تھی دوبارہ مشرف باسلام ہوگئی (قاضی محمد رمضان ہیڈ قاضی اکاڑہ ضلع منٹگمری)

ضرورت کتاب مجھے ایک ایسی تاریخ کی کتاب کی ضرورت ہے جس میں سفیدوں (پنجاب) کے سادات کے حالات درج ہوں بالخصوص اُس زمانہ کے جبکہ سکھوں کا قبضہ پنجاب پر ہوا اور ان کے مظالم سے تنگ آکر بہت سے سادات ترک وطن پر مجبور ہوئے پتہ ذیل پر مطلع کیا جائے یا اخبار اہلحدیث میں اس کتاب کا پتہ شائع کرادیا جائے ممنون ہونگا۔ احقر اللہ دیا ہیڈ ماسٹر ورنیکلر لوئر مڈل سکول منگلور ڈاک خانہ خاص ضلع سہارنپور (یو۔پی)

مولوی محمد الدین معلم القرآن شہر گجرات پنجاب کے لئے مندرجہ ذیل رقوم دفتر ہذا میں وصول ہوئی تھیں جو موصوف کو بذریعہ منی آرڈر بعد وضع کرنے فیس منی آرڈر ارسال کردی گئی ہیں (۱) سلمانان تاہوا جزیرہ فجی معرفت مولوی نور علی صاحب لعہ (۲) میاں محمد شفیع صاحب تحصیلدار قلات بلوچستان ؏ میزان عہ روپے۔

ایک دل آزار کتاب کی مکرر طباعت

ڈپٹی نذیر احمد دہلوی کی کتاب "امہات الامۃ" جو دہلی میں ایک دفعہ جلائی گئی تھی اب اس کو ان کے پوتے نے خلاف منشا سب مسلمانوں کے مکرر چھاپ کر شائع کیا ہے۔ اس کتاب میں خود ذات رسالت اور اہلبیت کرام کی "رنگیلا رسول" سے بڑھ کر بازاری لہجے میں سخت توہین پائی جاتی ہے۔ انجمن اہل حدیث امرتسر گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ اس کتاب کو جلد از جلد ضبط کرکے مسلمانوں کو شکریہ کا موقع دے دوسری انجمنہائے اسلام سے خصوصاً صوبہ پنجاب کی بڑی انجمن اسلامیہ لاہور اور انجمن حمایت اسلام لاہور اور انجمن اسلامیہ امرتسر سے استدعا کرتی ہے کہ وہ بھی بلند آواز سے احتجاج کریں اور دیگر انجمنہائے اہل حدیث وہ بھی اندریں بارہ توجہ کریں۔

(عبد الرحمن سیکرٹری انجمن اہل حدیث امرتسر)

ضرورت ہے رسالہ تحقیق تراویح مترجمہ اُردو جو دفتر اہلحدیث میں فروخت ہوتا رہا ہے۔ ختم ہونے کے سبب مکرر طبع کرنا ہے۔ اس لئے کوئی صاحب ایک نسخہ بھیج کر مشکور فرمائیں۔ طبع ہوجانے پر ان کو جدید طبع شدہ نسخہ بھیجا جائیگا (منیجر اہلحدیث امرتسر)

رسالہ قیامت نامہ اردو میں مفت تقسیم کیا جاتا ہے ار کا ٹکٹ بغرض محصول ڈاک بھیجکر مفت طلب کریں۔ (مولوی عبد المجید خطیب و امام عیدگاہ دھونرہ ٹانڈہ ضلع بریلی۔ یو۔پی)

مضامین آمدہ حافظ عزیز الدین صاحب۔ ۴۴

مضامین غیر مقبولہ مسلمانان عالم پر ایک نظر۔ فاتحہ خلف الامام۔

غریب فنڈ از فتویٰ فنڈ ۴ر۔ از مولوی عبد اللہ صاحب بہادروز یگانہ پٹم عہ۔ جملہ ۱۲ر۔ سابقہ بذمہ فنڈ ۱۲ر۔ بقایا فنڈ عہ

۴۴ محمد عبد اللہ بی۔اے۔ عبد اللہ معمار۔ مولوی ابو القاسم۔

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

گورنمنٹ کی توجہ کے قابل

آج کل پنجاب میں نظر بندوں کی فہرست ترقی کر رہی ہے۔ خصوصاً جب (۳۰-اگست سے) راولپنڈی میں زیر صدارت پیر جماعت علی شاہ صاحب علیپوری مسجد شہید گنج لاہور کے متعلق مسلم کانفرنس ہوئی ہے فہرست نظر بندوں کی بڑی سرعت سے ترقی کر گئی ہے۔ حکومت جن لوگوں کو اپنے قبضے میں کرتی ہے وہ تین قسمیں ہیں (۱) خونی یا چور وغیرہ بصورت ملزم ناقابل ضمانت۔ (۲) دوسری قسم مجرم جن پر عدالت مجاز سزا کا حکم لگا دے۔ (۳) تیسرے وہ جن کو حکومت نظر بند کر دے یعنی بغیر اس سے کہ کھلی عدالت میں ان پر باضابطہ مقدمہ چلا کر ان کو صفائی کا موقع دیا جائے۔ محض ان کی کسی تحریر یا تقریر کو اہم جرم سمجھ کر حکومت باختیار خود اس کے متعلقین سے اس کے کاروبار سے جدا کر کے کسی دوسری جگہ محصور کر دیتی ہے۔ جیسے لاہور کیس میں کئی ایک مسلمانوں کو کیا گیا۔ آج کے اس نوٹ میں ہم کسی خاص شخص کی طرف سے دفعیہ نہیں کرتے کہ اس سے ایسا کیوں کیا گیا یا فلاں سے ایسا کرنا نہ چاہئے تھا۔ بلکہ ہم صرف اتنا پوچھتے ہیں کہ پہلی دو قسم کے لوگوں (ملزمین اور مجرمین) سے جو سلوک کیا جاتا ہے کیا یہ لوگ ان سے بھی برے ہیں کیا ایک شریف آدمی جس نے محض مذہبی یا قومی جوش میں تقریر کی روانی میں کوئی فقرہ خلاف منشا حکومت کہہ دیا ہے اس چور اور ڈاکو سے بھی بدتر ہے جو حکومت کی رعایا کو بے چین کرتا ہے، لوٹتا اور تکلیف دیتا ہے۔ جواب یہی ہوگا کہ نہیں ہرگز نہیں پھر کیا یہ نظر بندان سیاسی قیدیوں سے بھی برے ہیں جن پر مقدمہ چلا کر باضابطہ ان کو سزا ملتی ہے۔ کسی کو اے کلاس، کسی کو بی، کسی کو سی۔ یعنی اول، دوم، سوم درجے میں رکھے جاتے ہیں۔ مگر ان نظر بندوں کی رہائش اور کھانے پینے، پوشش وغیرہ کا کوئی انتظام نہیں۔ آج (۱۵ ستمبر) تک نظر بندوں کی بابت سننے میں نہیں آیا۔ حالانکہ نظر بندوں کا سلسلہ بہت عرصہ سے ہے۔ حالات پیش آمدہ پر نظر کر کے کیا حکومت پر یہ امر ضروری نہیں ہے کہ نظر بندوں کے ساتھ بھی ان کی حیثیت کے موافق ان کی رہائش، ان کے طعام، ان کے لباس وغیرہ کے لئے بھی کوئی قانون مقرر کرے۔ یہ کیا وجہ ہے کہ ایک معزز شخص کو جو گھر میں حسب حیثیت آرام سے گزارتا ہو ایک دم پکڑ کر بغیر زاد راہ یا سامان آرام سابقہ لئے دوسری اجنبی جگہ پہنچایا جائے اور اس کے گزارہ کا کوئی انتظام نہ کیا جائے۔ ہمارے خیال میں حکومت کے قابل توجہ یہ ہے کہ نظر بندوں کے مناسب حال قانون بنا دے بلکہ بمشورہ شیخ سعدی مرحوم ان کے پسماندگان کے گزارے کا بھی انتظام کرے۔ کیونکہ سعدی فرماتے ہیں ؎

گناہ بود مرد ستمگارہ را

چہ نادان زن و طفل بے چارہ را

پنجاب کی دو جماعتوں میں اصلاح کی کوشش

پنجاب کی جن دو جماعتوں میں تصادم ہونے کا خطرہ ہم نے گزشتہ ہفتے ظاہر کیا تھا مولانا ابراہیم سیالکوٹی نے ان کے افتراق کے متعلق نہایت دردمندانہ خطبہ پڑھا جو درج ذیل ہے:۔

۶ ستمبر کے خطبہ جمعہ میں جناب مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی نے پنجاب میں مسلمانوں کے افتراق کے متعلق نہایت دردمندانہ انداز میں نہایت مؤثر تقریر کی اور صورت حالات پر نظر رکھتے ہوئے حاضرین کے جم غفیر کے سامنے یہ سوال پیش کیا۔ کہ راولپنڈی میں جو کانفرنس بزرگان قوم نے مسجد شہید گنج کی واپسی کے متعلق کی ہے جب اس میں جماعت احرار لاہور شامل نہیں ہوئی۔ یا انہیں شامل نہیں کیا گیا تو اس کے عواقب و نتائج پر نظر کرنے سے مجھے سخت اندیشہ ہے کہ شاید مسلمان دو پارٹیوں میں تقسیم ہو کر ایک دوسرے کی مزاحمت پر تل جائیں اور مسجد کی واپسی کے متعلق جو عملی تجویز سوچی گئی ہے۔ وہ محض ذہنوں میں ہی دھری رہے۔ اور یہ امت مرحومہ آپس میں کٹ مرے۔ اس لئے اگر میں ہر دو جماعتوں کے امراء یعنی سید عطاء اللہ شاہ صاحب امیر جماعت احرار اور سید جماعت علی شاہ صاحب امیر تحریک حال کی خدمت میں بادب التماس کروں کہ خدا کے لئے آپ ہر دو صاحبان اپنے نانا پاک صلعم کی امت پر ترس کرتے ہوئے جو کچھ بھی عملی اقدام کرنا چاہیں وہ بالاتفاق کریں۔ تاکہ عوام جو کہ آپ کی پیروی کا دم بھرنے والے ہیں۔ آپس کے تصادم سے بچے رہیں۔ اگر میں ہر دو حضرات کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں تو کیا آپ صاحبان (حاضرین خطبہ جمعہ) میری اس تجویز میں میری تائید کریں گے۔ تمام حاضرین نے بیک وقت جواب دیا ضرور ضرور۔ (۲) اس کے بعد مولانا صاحب ممدوح نے فرمایا کہ اس گذارش کے بعد میں یہ بھی گذارش کروں گا کہ مجلس مصالحت کے لئے سب سے بہتر مقام تو لاہور ہے۔ لیکن میں وہاں کا انتظام اپنے ہاتھ میں نہیں لے سکتا[1]۔ اگر کوئی مقامی صاحب اس کا بوجھ اٹھا سکتے ہوں تو وہ مجھے جلد اطلاع دیں۔ اور اگر لاہور میں نہ ہو سکے تو امرتسر یا سیالکوٹ میں انتظام کا ذمہ یہ عاجز اپنے ناتوان کندھوں پر اٹھانے کے لئے حاضر ہے۔ اس کے لئے جہاں تک ممکن ہو سکے ۲۰ ستمبر سے اتنا قبل مجھے اطلاع کر دی جائے کہ میں آسانی سے انتظام کر سکوں؛ حاضرین نے اس تجویز پر بھی منظوری ظاہر کی۔ (۳) اس کے بعد مولانا صاحب نے فرمایا کہ ان تجاویز کو مسلم اخبارات

[1] آپ کے خدام لاہور میں بھی موجود ہیں۔ (اہلحدیث)

سرمحی حالی۔ خواجہ الطاف حسین حالی مرحوم کی (۹۲۳) مشہور تصنیف۔ قیمت ۱۲ر

پر اشاعت کے لئے بھیجدیا جائے اور ہردو امراء جناب سید عطاء اللہ شاہ صاحب اور جناب سید جماعت علی شاہ صاحب جلد از جلد اس عاجز کو اپنی اپنی رضامندی سے سرفراز کریں: حاضرین نے اس پر بھی منظوری ظاہر کی۔ (مسلم گزٹ کلکتہ ۲۰ ستمبر ۱۹۳۵ء)

اہلحدیث جس وقت موصوف نے یہ خطبہ پڑھا تھا اس وقت فضا کچھ اور تھی۔ اس کے بعد کارکنان کانفرنس راولپنڈی کی گرفتاریوں کی وجہ سے فضا تبدیل ہوگئی ہے۔ آیندہ دیدہ باید کیا ہو سے

ستبدی لک الایام ما کنت جاھلا
ویاتیک بالاخبار من لم تزود

سلطان ابن سعود کی ہم مخالفت کیوں نہیں کرتے؟

(ماخوذ از "ہند" کلکتہ)

ایک محترم دوست اپنے خط میں لکھتے ہیں:۔

"یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ آپ جیسا صاف اور کھری بات کہنے والا ابن سعود کی اس حرکت کا بھی مداح ہے کہ اس نے اجنبی قوم کو حجاز کا ٹھیکہ دیدیا۔ کیا اس خطرہ کو آپ نہیں جانتے؟"

یہ سوال اگرچہ نجی خط میں کیا گیا ہے مگر چونکہ اہم ہے اور دوسرے لوگوں کے دلوں میں بھی ہوسکتا ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اخبار میں اس پر تبصرہ کیا جائے۔

شاہ ابن سعود نے کانیں کھودنے کا ٹھیکہ ایک انگریز کمپنی کو دیا ہے مگر صرف حجاز ہی کی کانوں کا نہیں بلکہ اپنی پوری سلطنت کا۔ یعنی نجد کا بھی اگر شاہ نے صرف حجاز ہی کا ٹھیکہ دیا ہوتا تو شاید شبہ کیا جاسکتا کہ انہیں حجاز کی آزادی کی پروا نہیں۔ لیکن چونکہ اس ٹھیکہ میں نجد بھی شامل ہے اس لئے شاہ کو الزام نہیں دیا جاسکتا کہ انہوں نے حجاز کے معاملہ میں بے پروائی کی ہے۔

رہ گیا یہ اصلی سوال کہ انہوں نے انگریزی کمپنی کو ٹھیکہ کیوں دیا۔ حالانکہ انگریزوں کی تاریخ بتارہی ہے کہ تجارت ہی کے بہانے سے انہوں نے کئی ملک فتح کر لئے۔ ہندوستان کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ جہاں وہ سوداگر بن کر آئے تھے مگر بادشاہ بن بیٹھے۔

ہم اس معاملہ کی سنجیدگی اور اہمیت تسلیم کرتے ہیں مگر ہمارا خیال ہے کہ نجد و حجاز کے بارے میں اس قسم کا اندیشہ نہیں ہے۔ یہ خیال کسی حسن ظن کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ صورت حال کے گہرے مطالعہ پر مبنی ہے۔

صرف انگریز ہی نہیں بلکہ ہر فاتح قوم کمزور قوموں کو غلام بنانے کے لئے مستعد ہے۔ ایران میں تیل نکالنے کا ٹھیکہ بھی ایک انگریز کمپنی کے ہاتھ میں ہے ایران جب تک کمزور رہا انگریز اسے دباتے رہے۔ لیکن جونہی ایران میں قوت آئی اس نے اپنے آپ کو انگریزوں کے دباؤ سے آزاد کرلیا۔ اسی قدر نہیں بلکہ ٹھیکہ بھی منسوخ کردیا۔ مجبوراً انگریزوں کو نئی شرطوں پر دوسرا ٹھیکہ قبول کرنا پڑا۔

اسی طرح اگر شاہ ابن سعود کمزور پڑجائیں گے تو بے شک اس ٹھیکہ کے بہانے سے انگریز ان پر زیادتیاں کرسکیں گے اور حجاز و نجد ان کے دباؤ میں آجائیں گے۔ لیکن جب تک شاہ میں مدافعت کی قوت باقی ہے انگریز ان کا کچھ بھی نہیں کرسکتے۔ چاہے کتنے ٹھیکے انگریزی کمپنیاں حاصل کرلیں اگر ہندوستان میں قوت ہوتی تو انگریز ہرگز سوداگری چھوڑ کر اس کی حکومت کے طالب نہ ہوتے۔

قوت کے مقابلے میں نہ بہانے کام آسکتے ہیں نہ دھاندلی چل سکتی ہے کمزور ملک پر تجارت ہی نہیں بلکہ دوسرے بہانوں سے بھی قبضہ کرلیا جاسکتا ہے۔ اس وقت جبش میں اٹلی کا کوئی ٹھیکہ بھی نہیں ہے۔ مگر اٹلی جبش سے دست بگریباں ہونے پر آمادہ ہے جب ٹرکی کمزور تھا تو تجارت۔ نہیں بلکہ مسیحی باشندوں کی حمایت کے بہانے دول یورپ مداخلت کیا کرتی تھیں مگر آج کسی کی مجال نہیں کہ ٹرکی کی طرف آنکھ بھی اٹھا سکے۔ ہمیں معلوم ہے کہ شاہ ابن سعود میں مدافعت کی پوری قوت موجود ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو اب تک برطانیہ انہیں اس طرح چھوڑے نہ رکھتا اپنی خود مختاری بچانے کا ابن سعود کو اس قدر اہتمام ہے کہ آج تک انہوں نے انگریزوں کو اجازت نہیں دی کہ ان کی قلمرو سے اپنے ہوائی جہازوں کا راستہ بنائیں۔ انگریز مدت سے کوشاں ہیں کہ ابن سعود ان سے قرض لیں مگر ابن سعود نے آج تک ان کی یہ خواہش منظور نہیں کی۔ کیونکہ قرض کی شرط انگریزوں نے یہ رکھی ہے کہ اپنی وزارت مال میں شاہ ایک انگریز مشیر کو مقرر کریں۔

ہمیں امید ہے یہ مختصر اشارے ہمارے محترم دوست کے شبہ کو دور کردیں گے۔ ہم صدق دل سے چاہتے ہیں کہ عرب میں خوشحالی اور ترقی کا دور دورہ ہو۔ عرب کی زمین کانوں سے بھری پڑی ہے۔ ہم خوش ہیں کہ شاہ نے انہیں نکالنے کا بندوبست کیا ہے۔ آمدنی کے یہ نئے ذرائع ان کی قوت کو اور بڑھا دیں گے اور وہ انشاء اللہ اپنی خود مختاری برقرار رکھ سکیں گے۔"

کماد کے پودے بطور چارہ استعمال نہ کرو

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

موسم سرما میں سبز چارہ کی کمی کی وجہ سے زمیندار کماد کے مکمل پودے یا کم از کم آگ بطور چارہ استعمال کرتے ہیں۔ کماد کے آگ کو تو بطور چارہ استعمال کرنا ہی چاہئے کیونکہ وہ اسی کام کے لئے مفید ہے مگر تمام کماد کو چارہ کے واسطے استعمال کرنا سودمند نہیں ہے کماد سے گڑ۔ کھانڈ اور شکر بنانا ہی مفید ہے علاوہ ازیں امسال رقبہ زیر کاشت کماد بمقابلہ دوسرے سالوں کے کم ہے کیونکہ اعلیٰ بیج کماد کا نایاب وگراں تھا اس لئے زمیندار ابھی سے موسم سرما میں چارے کی کمی کے خطرہ کو محسوس کررہے ہیں اب رہا یہ سوال کہ سبز چارہ کی کمی کا کیا بندوبست کیا جائے اسکے واسطے زمینداروں کو چاہئے کہ وہ ماہ اسوج یعنی نصف ماہ ستمبر میں برسیم کی کاشت کریں۔ اسکی فصل ماہ جیٹھ تک رہتی ہے۔ طریق کاشت سینجی کی طرح ہے۔ مگر اس کو ماہ اسوج میں کاشت کرکے اخیر ماہ بساکھ سے لیکر نصف جیٹھ تک سات عدد کٹائیاں لی جاسکتی ہیں۔ ہر ایک کٹائی کا وزن فی ایکڑ اوسط وزنی سینجی فی ایکڑ کے تقریباً

دھوکہ سے بچیں!

کوی نو دو وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی ایجاد کردہ

رجسٹرڈ

"امرت دھارا"

(مہمانے گھر کا حکیم)

کی شہرت دیکھکر نقالوں نے اسکی نقلیں بنانا شروع کر دیں اور کیوں نے پبلک کو دھوکہ دینے کے لئے ملتے جلتے نام رکھے ہیں۔ ایسی سب دوائیں معمولی سی نقلیں ہیں جو وقت پر مریض کو دھوکہ دیتی ہیں امرت دھارا کا نسخہ پنڈت جی کے سوا اور کوئی نہیں جانتا ہے نہ جان سکتا ہے اس لئے ہوشیار رہئے اور

اصلی سچی امرت دھارا کے سوائے نقل نہ خرید بیٹھیں

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (۲ ؎) نصف ایک روپیہ چار آنے (عہ ؎) نمونہ صرف آٹھ آنے ۸؍

خط و کتابت تار کیلئے پتہ:- امرت دھارا (۲۳) لاہور

المشتہر

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

اکسیر ہاضمہ اس کا اشتہار آپ حضرات پہلے بہت ہی بار پڑھ چکے ہیں کہ اسکے کیا کیا فوائد ہیں۔ اس لئے لمبا چوڑا اشتہار لکھنے کی ضرورت نہیں مگر پھر بھی یہاں دو ایک لفظ لکھ دیتے ہیں اسکے استعمال سے صحت قائم رہتی اور بیماریوں سے نجات ملتی ہے مثلاً بدہضمی، نفخ کا ہوجانا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی بہنا، کھانا ہضم نہ ہونا، طبیعت کا خوش نہ رہنا وغیرہ۔ قیمت بلحاظ فوائد کے بہت ہی کم۔ فی ڈبیہ عہ محصول ۵؍

اکسیر موتی دانت۔ دانتوں کی بیماریوں کو دور کرکے نہایت ہی سفید میل کچیل سے صاف موتیوں کی طرح چمکیلے کر دینا اس کا ایک معمولی کام ہے۔ قیمت صرف فی ڈبیہ ۸؍ محصول ۵؍

پتہ:- اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

مینیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب مفت طلب کریں۔

(مہتمم کتب خانہ)

مومیائی

معصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ بیزشی۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھلانے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد۔ عورت، بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ للعہ پاؤ بھر للعہ مع محصول ڈاک یا انگ غیرہ محصول ڈاک علاوہ۔

(۸۲۵)

تازہ ترین شہادات

جناب ایم ضمیر الدین احمد صاحب دربھنگہ "آپ کے ہاں سے کئی ایک بار مومیائی منگوائی بہت ہی مفید ثابت ہوئی۔ دو چھٹانک اور بھیج دیں" (۲۴ اگست ۱۹۳۵ء)

جناب حافظ سید عبدالرزاق صاحب قصور لاہور "مومیائی کے استعمال سے مجھ کو فائدہ ہے۔ ایک چھٹانک اور ارسال کریں" (۲۱ اگست ۱۹۳۵ء)

جناب دولت خان صاحب ڈومریا گنج "دو چھٹانک مومیائی منگوائی تھی۔ مریضہ کو بہت فائدہ ہے۔ ایک چھٹانک میرے دوست مومن جی ٹھیکیدار کے نام ارسال فرمائیں" (۱۰ اگست ۱۹۳۵ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:-

حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل
سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اُردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بےنظیر
مشکوۃ مترجم ومحشی

اُردو کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بے نظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ
انوار الاسلام امرتسر

ہر خاص وعام کو اطلاع
پانچسوروپیہ کا نقد انعام
طلاء نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج وکمزوری۔ جو شخص اس طلاء کو بیکار ثابت کردے اسکو پانچسوروپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے طیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہوجاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں تو فوراً اس طلاء سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلاء سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہوچکے ہیں۔ اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں طلاء کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے۔ اس سے بہتر کوئی طلاء اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔

قیمت ایک بکس تین روپے آٹھ آنے (دیتے)

پتہ:- ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

فائدہ مند بیمہ رجسٹرڈ

آپ کا کل سرمایہ، کم لاگت سے کثیر فائدہ خود حاصل کیجئے آل اولاد، عزیز دوست کو فائدہ پہنچایئے دونوں جہان میں نفع ہوگا۔ باریک تحریر کی لکھائی پڑھائی، تیز روشنی کی چمک، دھوپ کی تپش، انجن کے کوئلہ کے دھوئیں سے طرح طرح کے بکثرت امراض آنکھوں میں پیدا ہوجاتے ہیں۔ نوے فیصدی چشمہ لگانے پر مجبور ہوتے ہیں ضعف بصارت، ادوہے (گردونلس) ڈھاکہ، نزلہ، ناخونہ، رتوندی، سوزش وغیرہ وغیرہ کی عام شکائتیں دیکھنے سننے میں آتی ہیں۔ ایسے تمام امراض چشم کے واسطے ایک آئی پوڈر ایجاد ہوا جس کو ۲۵ سال متواتر تجربہ کیا گیا جو اکسیر لاثانی اور نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ بڑے بڑے نامی ڈاکٹروں حکیموں، ویدوں، روساء اور عہدہ داروں کی سندوں کے علاوہ بہترین سند یہ ہے کہ نمونہ مفت بلا صرفہ منگوا کر آزمایئے۔ ممکن نہیں کہ بعد تجربہ آپ قیمتاً نہ منگوائیں۔ سینکڑوں روپیہ کی ادویات سے جو فائدہ نہ ہوتا ہو اس سفوف سے ہوگا۔ یقینی آنکھوں کا بیمہ ہے۔ آئی پوڈر لگانے والا کبھی آنکھوں کی بیماری میں مبتلا نہیں ہوتا قیمت فی پیکٹ صرف ۱۲ جو آنکھ جیسی نعمت کے واسطے گراں نہیں۔ پتہ:- منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

خورشید صداقت

اس کتاب میں مذہب مقدس اسلام کی خوبیوں کو مدلل طریق سے بیان کیا گیا ہے۔ اور رسالت محمدیہ کو عقل وحکمت کے معیار پر کس کر ثابت کیا ہے کہ دین اسلام خدا کی طرف سے ہے اور اس کی صداقتیں نہایت روشن اور محکم ہیں اور مخالفین کا مدلل جواب ہے۔ عبارت عام فہم اور سلیس۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ نہایت عمدہ قیمت ۱۲؍ علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ:-
دفتر اہلحدیث امرتسر

شان قرآن

رسالہ القرآن کا اردو ترجمہ ہے۔ علامہ فرید دیوبندی فاضل مصر نے اس رسالہ میں ایک اچھوتے اور نئے ڈھنگ سے قرآن مجید کے منزل من اللہ ہونے کی پُرزور اور معنی خیز دلیلیں بیان کی ہیں اس کا اُردو ترجمہ بھی ایسا عام فہم اور سلیس ہے کہ معمولی اُردو خوان بھی بہت اچھی طرح اس سے فائدہ حاصل کرسکتا ہے۔ قیمت ۵؍

اسلامی پردہ

اس میں پردہ کے ضروری اور واجب ہونے کے بہت زبردست دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور مخالفین پردہ کو دندان شکن جوابات دیئے گئے ہیں اس کتاب کو جو شخص ایک مرتبہ پڑھ لیگا۔ اُسے ماننا پڑیگا کہ واقعی پردہ ایک ضروری اور لابدی چیز ہے۔ قیمت صرف چار آنے (۴؍)

ویدارتھ پرکاش فی ویدک تہذیب

مصنفہ پنڈت آتما نند صاحب بانی ست دہرم۔ موصوف کے نام اور زوردار مضامین سے ناظرین بخوبی واقف ہیں جن کے مضامین کو پڑھ پڑھ کر قریباً تمام آریہ سماجی علماء ویدوں کے الہام سے حیران ہوچکے ہیں۔ اگر ویدوں اور ویدک تہذیب کی حقیقت کو دیکھنا چاہیں تو اسے ضرور پڑھیں۔ مصنف کا دعوےٰ ہے کہ ویدوں اور آریہ سماج کی تردید میں ایسی تصنیف کبھی شائع نہیں ہوئی۔ اس کا ایک ایک حوالہ ہزاروں روپیہ خرچنے پر بھی ملنا مشکل تھا۔ اس کی موجودگی میں ہر ایک بچہ بھی بڑے سے بڑے آریہ سماجی مناظر کا ناطقہ بند کرسکتا ہے۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ اعلےٰ درجہ۔ قیمت صرف ۱؍۴ (ایک روپیہ چار آنہ)

نوٹ: محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

منگوانے کا پتہ:-
دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے عربی رسائل کے اردو تراجم

الفرقان بین اولیاء الرحمٰن و اولیاء الشیطان

ترجمہ اردو مع متن عربی۔ اس کتاب میں کتاب و سنت کے حوالجات پیش کر کے صادق اور کاذب اصلی اور نقلی اولیاء و مشائخ میں شناخت کر دی گئی ہے جعلی مکاروں، شعبدہ بازوں اور اصلی و اصلین حق کی کرامات میں فرق بتایا گیا ہے۔ مکاروں کے بے شمار سربستہ رازوں کا پردہ فاش کیا گیا ہے با اخلاص اولیاء اللہ حضرت جنید رح، حضرت بایزید بسطامی رح، حضرت ابوسفیان دارانی رح وغیرہ کی تعریف کی گئی ہے اور اس ضمن میں امام ابن تیمیہ رح نے قرآن و حدیث کے اہم مطالب کی تفسیر بھی کر دی ہے۔ مثلاً معجزات و کرامات، معیار نبوت عبدو رسول اور ملک و نبی میں افضل کون ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت عیسےؑ سے کیونکر افضل ہے قیمت صرف عمر

کتاب الوسیلہ

اس میں محض لفظ وسیلہ ہی کی بحث نہیں بلکہ اسلام کے اصل الاصول توحید پر نہایت جامع اور مستند کتاب ہے توحید کی پرجوش دعوت ہے۔ شرک کے سر پر مہلک ضرب ہے۔ بدعت و تقلید کے گلے پر چھری ہے۔ قبر پرستی کے متعلق جھوٹی روایات و حکایات، زیارت القبور، بدعیہ و شرکیہ وغیرہ افعال کی نسبت ائمہ اربعہ کے مسلک و مذاہب اور ان کے اقوال اور قرآن سے استدلال کیا ہے۔ حجم ۲۸۴ صفحات۔ قیمت بلاجلد ۱۲ؔ مجلد ۳ روپے

تفسیر سورہ اخلاص

جامع و مکمل تفسیر ہے۔ مادہ پرستی اور تثلیث کی بنیاد جڑ سے اکھاڑی گئی ہے عیسائیوں اور دیگر مادہ پرست اقوام کے ساتھ مناظرہ کرنے والے اصحاب کو ایک تیغ برہنہ کا کام دیگی۔ اس کتاب کو ورد کرنے کے بعد مناظر ہر جگہ فتح پانے کا اہل ہوگا۔ حجم ۲۱۲ صفحات۔ قیمت ۸ؔ

رحلت مصطفےٰ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مرض الموت و بعد الموت واقعات کو بڑے دلچسپ اور نصیحت آمیز پیرائے میں قلم بند کیا گیا ہے ناممکن ہے کہ اسے پڑھ کر آپ کے قلب میں رقت پیدا نہ ہو۔ قابلدید کتاب ہے۔ قیمت ۱۲ر

الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید

مؤلفہ قاضی محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ کا اردو ترجمہ۔ امام صاحب نے مسئلہ توحید کو اس درجہ نکھار کر دکھا دیا ہے کہ شرک کے ادنے شائبہ کی بھی آمیزش نہیں رہتی۔ اور توحید پر سے بعض اہم دلائل یک جا جمع کر کے قبر پرستی اور توسل وغیرہ کے برخلاف اتمام حجت کر دیا گیا ہے۔ کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۱۰ر

اسوۂ حسنہ

زاد المعاد وھدی الرسول کا اردو ترجمہ جس میں حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق، معاملات، عبادات اور غزوات کا مفصل تذکرہ موجود ہے۔ قابلدید کتاب ہے۔ قیمت بے جلد ۳ؔ۔ مجلد ۴ؔ

الآثار المتبوعہ بجواب الاعلام المرفوعہ

اس کتاب میں احادیث صحیحہ سے ایک مجلس کی تین طلاقوں کے ایک ہونے کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے دلائل رکیکہ اور ادعائی و احتمالی اجماع کی دھجیاں اڑادی گئی ہیں۔

قیمت ۸ر ملنے کا پتہ:۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر

(۶۳۴)

تفسیر آیہ کریمہ

یعنی لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین کی تفسیر ہے۔ جسے حضرت یونس علیہ السلام کی دعا کی تفسیر میں تمام مفسرین سے بے نیاز کر دیا ہے۔ سب سے اول لفظ دعاء پر محققانہ بحث کی ہے۔ اس کے بعد بتلایا ہے کہ آیہ کریمہ میں رفع مصیبت کی خاصیت کیوں ہے۔ افضل ترین دعا کونسی ہے۔ قیمت صرف ۲ر

تفسیر سورہ فلق والناس

(مع متن عربی) اس تفسیر میں امام صاحب موصوف نے پہلے تمام علماء متقدمین کے اقوال نقل کئے ہیں۔ جو لفظ غاسق۔ وقب۔ وسواس۔ رب۔ ملک۔ الٰہ کے متعلق ان کی تفسیروں میں پائے گئے ہیں۔ اس کے بعد نہایت پر زور استدلالات سے راجح ترین قول کی تحقیق کی گئی ہے۔ آیہ من الجنۃ والناس کی تفسیر کرتے ہوئے شیاطین الجن اور شیاطین الانس کے مکر اور وسواس پر نہایت جامع اور معقول بحث کی ہے۔ قیمت صرف ۹ر

ائمہ اسلام

اجتہادی اور فروعی مسائل میں ائمہ دین کے اختلاف کی نہایت عمدہ وجہ بیان کی ہے۔ قیمت صرف ۱۲ر

ahmadimuslim.de

بندگی } ترجمہ رسالہ العبودیت۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ نے اس کتاب میں یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ کی نہایت جامع اور مبسوط تفسیر فرمائی ہے۔ قیمت ۸؍ دو پیسے

اصحاب صفہ } امام ابن تیمیہ کے عربی رسائل کا اُردو ترجمہ۔ جس میں محققانہ طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ اصحاب صفہ کتنے تھے۔ مکہ شریف میں رہتے تھے یا مدینہ شریف میں اور ان کی بسر اوقات کس طرح ہوتی تھی۔ وغیرہ وغیرہ۔ ان کے مفصل حالات۔ قیمت ۱۰؍

العروة الوثقیٰ } ترجمہ "الواسطہ بین الحق والخلق"۔ اس رسالہ میں خالق و مخلوق کے درمیان واسطہ کی ضرورت اور کتاب و سنت کی رو سے اس کی حقیقت واضح فرمائی ہے جس میں شفاعت دعا وغیرہ کی تشریح کی گئی ہے۔ قیمت صرف ۶؍

العقیدة الواسطیة } (ترجمہ اُردو) یہ کتاب اصول ایمان کی تفسیر ہے یعنی اللہ تعالیٰ، ملائکہ، کتب، رسل، تقدیر، اور یوم آخرت پر جس طرح ایمان رکھنا چاہئے اس کی پوری پوری تشریح ہے ضمن میں صفات الٰہیہ مثلاً استواء، نزول وغیرہ اور شفاعت رسول صلعم اور فضائل صحابہ اور دیگر مفید مضامین درج ہیں۔ قیمت ۶؍

زیارة القبور } اُردو مع متن عربی۔ اس میں قرآن و حدیث کے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ زیارت قبور کا مسنون طریق کیا ہے جو لوگ قبروں پر جا کر مردوں کو پکارتے، ان سے طرح طرح کی حاجات طلب کرتے، قبروں کی پرستش کرتے اور پیر کی منت مانتے ہیں۔ ان کے تمام افعال داخل شرک ہیں گویا اہل بدعت کی تردید میں ہے۔ قیمت ۹؍

مجذوب } "الصوفیہ والفقراء" کا ترجمہ۔ اس کتاب میں مجذوب، مجنون، اور ولی اللہ کی حقیقی شان وحیثیت کو واضح کر کے بتلایا ہے کہ مجنونوں اور پاگلوں کو مجذوب نام دیکر انہیں مقدس سمجھنا ہمارا دراصل نہایت یاس انگیز عملی اغلاط ہے اور فرمایا ہے کہ جو قوم پاگلوں کو ولی اللہ سمجھے اس پر فلاح و خیر کے دروازے کھلنا کس قدر محال ہے قیمت ۶؍

تفسیر سورة الکوثر } اردو ترجمہ از مولوی عبدالرزاق ملیح آبادی۔ واقعی نایاب کتاب ہے۔ قیمت ۲؍

مناظرہ ابن تیمیہ } بادشاہوں کے روبرو شیخ الاسلام کو صوفیوں نے چیلنج دیا تھا کہ مناظرہ کریں۔ اگر سچا دعویٰ ہے تو ان کے ساتھ جلتی ہوئی آگ میں گھس پڑیں۔ شیخ الاسلام نے یہ دعوت چیلنج منظور کر لئے اور ایسی شکست دی کہ تاریخ کا ایک یادگار واقعہ بن گئی خود شیخ موصوف کی قلم حقیقت رقم نے لکھا ہے۔ قیمت ۵؍

درجات الیقین } صوفیائے کرام کو خوشخبری ہو کہ قرآن شریف میں جو یقین کے تین مراتب علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین مذکور ہیں۔ اس میں ان کی تفسیر ہے۔ قیمت ۲؍

سیرت امام ابن تیمیہ } مصنفہ چودھری غلام رسول صاحب مہر چیف ایڈیٹر روزنامہ "انقلاب" یہ کتاب سات ابواب پر مشتمل ہے۔ ولادت اور تعلیم تربیت، تحریک تجدید کے آغاز اور ابتلاء و مصیبتیں، جہاد بالسیف، مصر میں طلبی اور ابتلا کا دور، قیام دمشق نیز اور وفات، عام اخلاق اور تصانیف حضرت امام اور بعد کا دور، قابل دید کتاب ہے۔ کتابت، طباعت کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۹؍

الارشاد الی سبیل الرشاد

مصنفہ مولانا حکیم ابو یحییٰ محمد شاہ جہانپوری۔ موضوع تقلید اجتہاد پر ایک بے مثل اور بے نظیر کتاب ہے۔ تقلید کی پوری تاریخ من اوله الی آخره اس میں درج ہے اور اہل تقلید اور اہل حدیث کے طرز عمل کا موازنہ نہایت شرح و بسط کے ساتھ مدلل طور پر کیا گیا ہے اور معترضین کے جملہ اعتراضات کے شافی و مسکت جوابات دیئے گئے ہیں۔ محدثین کے کارنامے اور ان کی جملہ خدمات حدیث مشرح طور پر بیان کی ہیں۔ کتابت، طباعت کاغذ عمدہ۔ ضخامت ۲۵۰ صفحات۔ قیمت ۱۲؍ پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

اسلامی تصوف

از علامہ ابن قیمؒ تصوف اسلام کے موضوع پر یہ نہایت جامع کتاب ہے۔ صوفیائے کرام کے نزدیک سعادت، اور سالک باللہ کا تمامتر انحصار، رسول اللہ صلعم کی لائی ہوئی شریعت کے اتباع پر ہے اس کتاب میں واضح کیا گیا ہے کہ اعلیٰ درجہ کا صوفی، فقیر یا سالک وہی شخص ہو سکتا ہے جو طریقت اور حقیقت میں معرفت الٰہی کے حصول کے لئے اسی شاہراہ شریعت کے صراط مستقیم کو اپنا نصب العین بنائے۔ نیز درجات قرب و مقامات تصوف کی وضاحت کی گئی ہے۔ نادر کتاب ہے۔ قیمت ۱۲؍

نوٹ: ایک روپیہ سے کم قیمت کی کتب کے لئے وی پی نہیں بھیجا جائیگا اور محصول ڈاک ہر حال میں بذمہ خریدار ہوگا۔

کتابیں مندرجہ ذیل پتہ سے منگوائیں:-

دفتر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ -
یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲

نمبر ۴۸ – ۴۹

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اخبار | امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

مسئول مدیر

ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ - نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤسا و جاگیرداران سے " ۱۲
عام خریداران سے " ۵
" " ششماہی ۲/۱۴
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - ۲/

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۵ - رجب المرجب ۱۳۵۴ھ مطابق ۴ - اکتوبر ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

67556

احتجاجی تعطیل

پنجاب میں اسلامی روزانہ اخبارات پر حکومت کے تشدد کرنے پر اظہار ناراضگی کرنے کو پنجابی مسلم اخباری برادری نے فیصلہ کیا کہ روزانہ اخبار دو روز ۲۷ - ۲۸ ستمبر کو بند رہیں اور ہفتہ وار ایک روز ۲۷ یا ۲۸ کو بند رہیں۔ یہ فیصلہ اس وقت (۱۹ ستمبر کو) ہمیں پہنچا۔ جس وقت اہلحدیث مورخہ ۲۰ ستمبر ڈاک خانہ میں جانے کو تھا۔ اس لئے اس میں اعلان نہ ہو سکا کہ ۲۷ تاریخ کا پرچہ احتجاجاً بند رہیگا لہٰذا ۲۷ کو اہلحدیث جاری نہ ہوا۔ تاہم آج کے پرچے میں قدرے اضافہ کر کے اسی کو دو نمبروں کے قائم مقام کیا گیا۔ خدا ہماری مشکلات آسان کرے۔ (مینجر)

فہرست مضامین

احتجاجی تعطیل - - - - - صـ۱
انتخاب الاخبار - - - - صـ۲
وہابیت پر بہتان - - - - - - صـ۳
خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم - - - صـ۵
بارقہ سیف - - - - - - - صـ۱۰
براہین احمدیہ کیوں نامکمل رہی - - صـ۱۱
ویدودرشن صـ۱۳ - اعتراف کفر - - - صـ۱۴
انجمن اہلحدیث مدراس صـ۱۶ - اکمل البیان - صـ۱۷
جواب طلب از الفقیہ صـ۱۹ جمعیۃ تبلیغ اہلحدیث صـ۲۰
نماز میں پیروں کا ملانا صـ۲۱ - فتاوے - صـ۲۲
متفرقات صـ۲۳ - ملکی مطلع - - - - صـ۲۵
اشتہارات - - - - صـ۲۷ - ۳۲

العقل والنقل - جس میں مستند حوالوں اور عقلمندانہ مباحث کے بعد ثابت کیا ہے کہ عقل سلیم اور نقل صحیح میں کبھی اختلاف ...

انتخاب الاخبار

اجباب صوبہ بہار اطلاع دیں اس ہفتہ خبر آئی ہے کہ شمالی صوبہ بہار میں پانی کے سیلاب سے سخت تباہی ہوئی ہے۔ اس طرف کے اجباب کرام خصوصاً مولانا عبد النور، مولوی علی، ڈاکٹر فرید وغیرہ صاحبان جلدی اطلاع دیں۔ اور دریافت خیریت کے خط بھی لکھے ہیں۔ (ابو الوفاء)

—— امرتسر بلدیہ کے محکمہ پیدائش اموات کی رپورٹ مظہر ہے کہ ۱۵ تا ۲۸ ستمبر ۲۵۱ بچے پیدا ہوئے اور ۲۰۲ اموات واقع ہوئیں۔ جن میں ۲ ہیضہ کی تھیں۔

—— ۲۰ ستمبر کو امرتسر میں یوم شہید گنج منایا گیا۔

—— پیر جماعت علیشاہ صاحب نے ہندوؤں سے بائیکاٹ کرنے کی تحریک شروع کرائی تھی جس کا اثر لاہور، امرتسر وغیرہ جگہوں میں ہوتا گیا۔ جس سے ہندو مسلم اتحاد کو سخت ضعف پہنچنے کے علاوہ طرفین کو تمدنی اور تجارتی نقصان بہت پہنچا۔ لاہور کے ہندوؤں نے اپنے سرمایہ سے ایک ہندو سبزی منڈی کھولدی ہے۔

—— پنجاب میں تلوار رکھنے کی اجازت ہر جگہ دی گئی ہے مگر تلوار بنانے یا فروخت کرنے کے لئے باقاعدہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے لائسنس حاصل کرنا پڑیگا۔

—— اسمبلی میں مسٹر آصف علی نے بیان کیا ہے کہ ۱۹۲۳ء سے ۱۹۳۱ء کے درمیان ہندوستان میں ۴۲ ہزار قتل ہوئے۔ جن میں سے ۵۴ ہزار مقتولوں کے قاتلوں کا پتہ نہیں لگ سکا۔

—— درنگاپٹم میں ایک ڈاکٹر کے گھر فوقتاً فوقتاً پتھر برستے ہیں۔ اشیاء ایک دوسری جگہوں سے منتقل ہوجاتی ہیں۔ کسی کسی وقت آگ کے شعلے بھی نمودار ہوجاتے ہیں۔

—— الور میں گورنمنٹ ہند کے حکم سے ایجنٹ گورنر جنرل نے ایک دربار منعقد کیا جس میں اعلان کیا کا قرضہ اتارنے کے لئے جو ازکم پندرہ سال تک

گورنمنٹ کا کنٹرول رہے گا اور اس عرصہ تک مہاراجہ صاحب کی واپسی کا کوئی امکان نہیں۔

—— اورنگ آباد دکن میں ایک مسلم خاتون ۱۳۵ برس کی عمر پاکر فوت ہوئی ہے۔ جس کی صحت تادم مرگ بہت اچھی رہی۔

—— پورنیہ میں بارش کی کثرت سے بہت سے مکانات غرق ہورہے ہیں۔

—— جاپان میں سیلاب سے اسی ہزار مکانات گر گئے۔

—— کونسل آف سٹیٹ نے کریمنل لا امنڈمنٹ بل (کالابل) پاس کردیا ہے۔

ناظرین نوٹ کرلیں

اخبار ہذا کے صہ ۲۳ پر حساب دوستاں درج کیا گیا ہے۔ اس لئے آپ سب صاحبان کا فرض اولین یہ ہے کہ اسے ملاحظہ فرماتے ہی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ مہلت یا انکار کی اطلاع ۲۰۔ اکتوبر سے پہلے پہلے دفتر ہذا میں بھیجدیں ورنہ یکم نومبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔

نوٹ جن حضرات کی میعاد مہلت ماہ اکتوبر میں ختم ہے وہ مکرر مہلت طلب کرنے کی تکلیف گوارا نہ فرمائیں کیونکہ اکتوبر میں اخباری سال ختم ہوجائیگا۔ اس لئے سب بقایاجات بھی صاف ہوجانے چاہئیں۔

بیرون ہند والے اصحاب بھی اپنا اپنا بقایا روانہ کردیں۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— امرتسر میں ۲۹ ستمبر کو مرزائیوں نے یوم تبلیغ منایا اور جلسہ بھی کیا جس کے انسداد کے لئے انجمن اہلحدیث امرتسر کی طرف سے آسمانی نکاح کے متعلق اشتہارات چھپوا کر تقسیم کئے گئے اور مجلس اہل حدیث کی طرف سے کڑہ حکیماں میں جلسہ بھی کیا گیا۔

—— ایک برطانوی سائنسدان نے ایک ایسی خوفناک گیس تیار کی ہے جسے اگر میدان جنگ میں چھوڑ دیا جائے تو ہوائی جہازوں کے انجن وغیرہ سب بیکار ہوجاتے ہیں اور گیس کے ہوا میں ملجانے سے تمام فضا ایسی مکدر ہوجاتی ہے کہ اس سے سانس لینے والے مرجاتے ہیں۔

—— اٹلی اور ابی سینیا کا معاملہ ابھی لیگ کے در پیش ہے۔ ۱۴۔ اکتوبر تک اگر کوئی فیصلہ نہ ہوسکا تو ۱۵۔ اکتوبر کو اٹلی ابی سینیا پر حملہ کردے گا۔

—— ڈرہم میں مکھیوں کے علاج کے لئے ایک ہسپتال قائم ہوا ہے۔

—— دی آنا میں ایک کتاب ہے جس کی لمبائی ۴ فٹ اور عرض ۳ فٹ ہے۔

—— مانچسٹر کے ایک ہسپتال میں مصنوعی پھیپھڑے تیار کئے گئے ہیں تاکہ جس مریض کے پھیپھڑے سانس نہ لے سکیں ان میں لگادیئے جائیں۔

—— انگلستان کے ایک ماہر نے حساب لگایا ہے کہ وہاں کے ممالک میں صرف گندم کی کس سالانہ مندرجہ ذیل شرح سے خرچ ہوتی ہے۔ فرانس ۵۴۰ پونڈ۔ اٹلی ۳۳۰ پونڈ۔ انگلستان ۲۱۰ جرمنی ۱۵۰۔ اور ڈنمارک میں صرف ۹۰ پونڈ۔

روغن برق درد اعضاء کے لئے موجد نے ایجاد کیا ہے انشاء اللہ مفید چیز ہے۔ قیمت ۸/- پتہ قمر الدین بدر الدین چوک الہ آباد (یو۔پی)

حافظ نور الدین لودہانوی مولوی عبد الرحیم صاحب ساکن پٹنہ ضلع کشتا (مدراس) حافظ صاحب موصوف سے اپنا مسودہ کتاب طلب کرتے ہیں۔ مہربانی کرکے بذریعہ رجسٹری بھیجکر مشکور فرمائیں ورنہ شکایت پیدا ہوگی۔

(راقم عبد الرحیم پیش امام مسجد اہل حدیث پٹنہ)

غریب فنڈ از فتوی فنڈ عہ سابقہ بذمہ عہ بقایا

اگر آپ

غیر مسلم کی قلم سے اپنے ہادی برحق صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت لکھی ہوئی پڑھنا چاہتے ہیں تو **عرب کا چاند** مطالعہ کریں جو حال ہی میں سوامی لکشمن جی نے تصنیف کی ہے۔ قیمت دو روپیہ۔ ملنے کا پتہ:۔

دفتر اہلحدیث امرتسر

حیات طیب۔ سوانح مولانا شہید دہلوی ... (منیجر اہلحدیث)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۵ رجب المرجب ۱۳۵۴ھ

وہابیت پر بہتان

(۷)

گذشتہ پرچے میں اس سلسلہ کا جواب ع۳۴ تک درج ہوا ہے۔ آج پینتیسویں ع۳۵ سے شروع ہوتا ہے:۔

اعتراض ع۳۵ } مولوی عنائت اللہ غیر مقلد کا عقیدہ تھا کہ مولوی عبد الوہاب وہابی ظلی نبی تھے۔ رسالہ عقائد فاسدہ ص۳ امام اعظم رحمۃ اللہ جیسے بزرگ لوگوں کی تقلید سے نکلنے کا یہ فائدہ تو ہوا کہ اب مرزا کی طرح نبوت کے دعوے ہونے لگے اور آگے بڑھ کر خدائی کا دعویٰ کر دیں تو کچھ بعید نہیں۔"

جواب ع۳۵ } یہ کتاب ہم نے دیکھی سنی نہ تھی اس لئے ہم نے مولوی عنائت اللہ صاحب سے کتاب مذکور طلب کی تو ان کی طرف سے حسب ذیل جواب آیا:۔

عقائد فاسدہ کے نام سے آج تک میں نے کوئی رسالہ تصنیف نہیں کیا ہاں مولوی عبد الوہاب صاحب کے ایک مخالف نے شائع کیا تھا جس میں اس نے میری وساطت سے موصوف (مرحوم) کی طرف ظلی نبوت کا دعویٰ منسوب کر دیا۔ حالانکہ نہ میں نے اور نہ موصوف (مرحوم) نے کبھی ایسا بیان کیا اور نہ کبھی ایسا لکھا۔ (عنائت اللہ ۱۱ ستمبر ۱۹۳۵ء از گجرات (پنجاب)

اہلحدیث | یہ جواب تو تمہارے ذہنی منصف نے تم کو دیا ہے۔ پیر کے مرید اور استاد کے شاگرد ہو تو رسالہ تلاش کر کے ملتان کے حکیم لطف اللہ صاحب کی تصدیق سے اس کی عبارت ہمیں بھیجو تو ہم اپنا جواب دینگے سر دست تم سے اتنا پوچھتے ہیں کہ جھوٹ کی سزا قرآن مجید میں کیا ہے؟

اعتراض ع۳۶ } اگر رسول اللہ صلعم یا حضرت علی یا کسی ولی کو یہ خیال کر کے ندا کرے کہ ان کی شنوائی عامۃ الناس سے بڑھ کر ہے تو شرک نہیں۔ ہدیۃ المہدی ص۲۵ جز اول۔ لیکن آج کل کے غیر مقلد مثلاً ثناء اللہ وغیرہ شرک کہتے ہیں تو اب ثناء اللہ کو مشرک کہیں یا اُن کے پہلوں کو فیصلہ وہابیہ کے ہاتھ میں ہے"۔

جواب ع۳۶ } بے شک یہ حوالہ ملتا ہے مگر تمہیں تو خوش ہونا چاہئے تھا کوئی تو اس خیال میں تمہارے ساتھ ملا۔ تمہیں چاہئے تھا کہ شکر کرتے ہوئے کہتے

کہ ہمدرد ہاتھ آیا اک مفلسی میں

ہاں ہم اس کے قائل نہیں۔ پس ہم سے جواب سنو! کچھ شک نہیں کہ غیر مرئی غیر مسموع اور امر غائب کی بابت مذہبی صورت میں اعتقاد رکھنا نص صریح پر مبنی ہوتا ہے۔ علماء اصول نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ خبر واحد پر بھی اعتقاد مبنی نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ محض خیالات پر بنا کر کے ایک ہوائی قلعہ تعمیر کیا جائے۔ اللہ سے ڈر کر انصاف سے کہو کہ یہ خیال کر لینا کہ فوت شدہ بزرگوں کو زندہ افراد سے زیادہ قوت سماع ہے۔ ہم اس خیال کو بمقابلہ نص صریح محض خیال خام سمجھتے ہیں۔ نص صریح پر ہمارا ایمان ہے پس تم بھی وہ نص صریح سنو جس میں کل مدعوین فوت شدہ کی عدم سماعت کا ذکر ہے بلکہ داعین پر سخت عتاب آیا ہے چنانچہ ارشاد ہے

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَہٗٓ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَھُمْ عَنْ دُعَآئِھِمْ غٰفِلُوْنَ (پ۲۶۔ ع۱) کون زیادہ گمراہ ہے اُن لوگوں سے جو اللہ کے سوا ایسے لوگوں کو پکارتے ہیں جو ان کی فریاد قیامت تک بھی قبول نہ کریں۔ بلکہ ان کی دعا سے بھی غافل ہیں۔

بتائیے قرآن مجید کی نص صریح بتا رہی ہے کہ جن جن ✻

فیصلہ | تم اگر فقہ کی کسی مستند کتاب میں یا علی یا نبی وغیرہ کا وظیفہ پڑھنا دکھا دو تو ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہم تم کو اس مسئلے میں حنفی جانیں گے۔ بس مشرک بدعتی کے لقب سے اگر ڈرتے ہو تو اپنے استاد پیر سے پوچھ کر کتب فقہ میں سے جلدی دکھاؤ ورنہ ہمیں اختیار ہوگا کہ ہم تم کو حنفی کہنے کی بجائے بدعتی کہیں۔

اعتراض ع۳۷ } نواب صدیق حسن خان وہابی ابن قیم و علامہ شوکانی کو پکار کر یہ شعر فرماتے ہیں کہ جس دین میں غیر اللہ سے مدد بھی موجود ہے ؎

قبلۂ دیں مدد ے کعبۂ ایماں مدد ے
ابن قیم مدد ے قاضئ شوکاں مدد ے

رسالہ ہدیۃ المہدی ص۲۳ ج ۱۔ اور رسالہ نفح الطیب ص۲۲ و ص۲۵ لیکن ثناء اللہ جیسے نکامی مجتہد اسے شرک کہتے ہیں۔ اب وہابی فیصلہ دیں کہ اُن میں سے کونسا مشرک ہے۔ اور کون حدیث کا عامل ہے۔"

جواب ع۳۷ } نواب صاحب مرحوم کا قول محض شاعرانہ تخیل پر ہے۔ فن شاعری میں محبوب کو متصور کر کے حکم لگا دیا جاتا ہے اور یہ فن شعر میں خوبی ہے۔ عرب کا شاعر اپنی محبوبہ کے تصور (محض خیال) کو سامنے رکھ کر ایسی خیالی باتیں کہتا ہے جو زندوں کے حق میں کہنی چاہئیں۔ سنئے!

✻ بزرگوں سے لوگ دعائیں مانگتے ہیں خواہ وہ حضرت مسیح ہوں یا پیر عبد القادر سب ان پکارنے والوں کی دعا سے بے خبر ہیں اِنْ تَدْعُوْھُمْ لَا یَسْمَعُوْا دُعَآءَکُمْ۔ خدارا بتاؤ کہ ہم ایسی نص صریح پر اعتقاد کر کے تمہارے خیال کو مشرکانہ خیال کیوں نہ کہیں۔

اہلحدیث کا مذہب۔ مصنفہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب۔ قیمت ۶ر۔ دفتر اہلحدیث (۹۳۱)

عجبت لمسریٰها وانّی تخلصت
لدیّ و باب السجن دونی مغلق

(میں حیران ہوں کہ میری محبوبہ میرے پاس کیسے آجاتی ہے حالانکہ جیل کا دروازہ بند ہوتا ہے) محض خیال ہے واقعہ نہیں۔ اس قسم کے تخیلات ہر زبان میں ملتے ہیں فن شاعری میں یہ مستحسن سمجھے جاتے ہیں۔ نواب صاحب کا یہ مقولہ بھی شاعری حیثیت سے ہے۔ مذہبی حیثیت کا فتوےٰ نہیں ہے۔

اعتراض ۳۸ } مولوی وحیدالزمان غیر مقلد نے کہا کہ آنحضرت نے لوگوں کو اہلبیت کی تقلید کا حکم فرمایا۔ ہدیۃ المہدی ص۹۹ اب جو وہابی تقلید کو حدیث سے ثابت شدہ نہیں مانتے تو وہ قطعاً جھوٹے ہیں۔ کیونکہ اُن کے بڑے اس کو تسلیم کر چکے ہیں۔"

جواب ۳۸ } جھوٹ سب کاموں میں برا ہے۔ خصوصاً مذہبی کام میں تو بدترین عادت ہے کیونکہ جس مذہب کی حمایت میں جھوٹ بولا جاتا ہے وہ مذہب خود بھی جھوٹ کو برا کہہ کر موجب لعنت قرار دیتا ہے اس لئے میں ایسے لوگوں کو جو مذہبی مناظرات میں جھوٹ بولتے ہیں نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اللہ سے ڈر کر اس بدعادت کو چھوڑ دیں۔ ہدیۃ المہدی مصنفہ مولوی وحیدالزمان مرحوم کا حوالہ بالکل غلط ہے۔ سچے ہو تو صفحہ مذکورہ سے عبارت لکھ کر ڈاکٹر رحیم بخش صاحب ملتانی کی تصدیق سے ہمیں بھیج دو۔ ہم جواب کے ذمہ وار ہیں۔

اور سنو! بھلا اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت کی تقلید کا حکم فرمایا ہے تو پھر تم حنفیوں نے کیوں غیر اہل بیت کی تقلید شروع کی۔ پھر ایسا کرنے سے تم فرمان نبوی کے منکر ہوئے یا نہ؟ کیا تمہارے ائمہ اربعہ میں سے کوئی ایک بھی اہل بیت میں سے (رشتہ) ہوئے ہیں؟ اپنے استاد اور پیرو مرشد سے اس کا جواب پوچھو۔

اعتراض ۳۹ } مرد اگر انتہائے مغرب میں ہو تو بھی نسب ثابت ہوگی۔ مسک الختام مؤلفہ صدیق ص۵۲ جلد۳۔ اب بھی وہابیہ اگر فقہ پر اعتراض کریں تو اس کا جواب لیتے آئیں ورنہ منہ کی کھانی پڑیگی۔"

جواب ۳۹ } تمہارے حوالے کو ہم نے "مسک الختام" مقام محولہ کے علاوہ ادھر ادھر بھی دیکھا مگر نہیں ملا۔ آخر ہم نے سمجھا کہ تمہیں اور تمہارے سکھانے والے (اصل لکھنے والے پیرو مرشد) کو سہو ہو گیا۔ کتاب کا نام "دُرمختار" ہے جو حنفی مذہب کی معتبر اور مستند کتاب ہے اس میں لکھا ہے۔

کتزوج المغربی بمشرقیۃ بینهما سنۃ فولدت لستۃ اشهر من تزوّجها لتصوره کرامۃ (درمختار فصل ثبوت النسب)

(ترجمہ) مغربی (یورپی) کسی مشرقیہ (ہندوستانی عورت) سے نکاح کرے جن میں ایک سال کی مسافت حائل ہو نکاح سے چھ ماہ بعد وہ ہندوستانیہ بچہ جنے تو اس مغربی کا ہوگا۔ ممکن ہے کرامت سے حمل ہو گیا ہو۔" (جل جلالہٗ)

ملتانی حنفیو! تمہارا مصنف بھی کیسا بھولا بھالا ہے جو اپنے کرامتی حمل کو وہابیوں کی طرف نسبت کرتا ہے۔

اعتراض ۴۰ } "وہابیوں کے نزدیک انڈے سے بکارت توڑنا تو بجائے خود دانتوں سے ذکر کو جڑ سے توڑ لینا بھی جائز ہے۔ کتاب حل مشکلات۔ بخاری ص۹۵ مؤلفہ بنارسی۔ نہ تقلید کرنے کے بعد کیسی مشکلات حل ہو رہی ہیں۔ واللہ اعلم یہ کس حدیث پر عمل ہے۔ شرم سے ڈوب ہی نہیں مرتے۔"

جواب ۴۰ } یہاں بھی تمہیں وہی کذب بیانی کی شکایت ہے۔ حوالہ مذکور جب ہمیں نہ ملا تو ہم نے مصنف کتاب (مولوی ابو القاسم صاحب بنارسی سلمہ) کو بغرض تحقیق خط لکھا۔ جو جواب آیا وہ یہ ہے۔

"میں نے اپنی کسی تصنیف میں یہ نہیں لکھا ہے کہ دانتوں سے ذکر جڑ سے توڑ ڈالنا جائز ہے یہ ملتانی خبیث کا جھوٹ اور نرا بہتان ہے" (ابوالقاسم)

اعتراض ۴۱ } "مُنڈے بازی میں حد نہیں۔ مسک الختام ص۳۴۳ ج۲۔ یہ ہے قرآن فہمی کا عالم اور خود بخود بلا تقلید امام حدیث بننے کا نتیجہ کہ مُنڈے بازی میں کسی قسم کی حد اور سزا بھی نہیں۔ بیشک کرتے رہیں۔ ھذا ھو المرام واللہ اعلم بحقیقت الکلام۔"

جواب ۴۱ } ہرچند ہم نے مسک الختام میں پسند تلاش کیا ہمیں نہیں ملا۔ اس لئے ہم نے سمجھا یہ بھی معترض کے مجموعہ کذبات سے ایک کذب ہے۔

سنو! ہم بتاتے ہیں اس میں بھی مصنف (معترض) کو سہو و نسیان ہوا ہے۔ ہم مصنف کو اصل عبارت مع کتاب کے بتاتے ہیں۔ مگر پہلے ہم پوچھتے ہیں کہ "ہدایہ" کس مذہب کی کتاب ہے۔ اگر نہیں جانتے تو اپنے علماء سے پوچھو پھر مندرجہ ذیل عبارت پڑھو نہ پڑھ سکتے ہو تو کسی پڑھے ہوئے سے سمجھ لو۔ سنو!

من اتی امرءۃ فی الموضع المکروہ او عمل عمل قوم لوط فلا حد علیہ عند ابی حنیفۃ ویعزر (ھدایہ کتاب الحدود) یعنی جو کوئی عورت سے مکروہ جگہ میں ملاپ کرے یا لڑکے سے لواطت کرے تو اس پر حد نہیں بلکہ اس کو تعزیر دی جائے۔"

ایمان دار اور راست گو ہو تو اس عبارت کے آگے اپنا سنہری مقولہ لکھ لو جو بالفاظ ناشائستہ یہ ہے "مُنڈے بازی میں کسی قسم کی حد اور سزا نہیں بے شک کرتے رہیں۔

سہ کہو جی یہ کون دھرم ہے؟

سردست تو یہی جواب ہے اگر آپ ان دو نمبروں کی اصل عبارت بتصدیق سید صدرالدین صاحب مخدوم ملتانی ہمیں بھیج دینگے تو ہم جواب کے ذمہ دار ہوں گے۔

نوٹ واقعی بات یہ ہے کہ شرم سے ڈوب مرنا جینے سے اچھا ہے۔ مگر کس کو؟ جس کا جھوٹ مثل شمس و قمر کے نمایاں ہو سہ

تا سیاہ روئے شود ہر کہ در و غش باشد

(نوٹ) رسالہ زیر تبصرہ کا جواب ختم ہو گیا (منیجر)

(۹۳۲)

ahmadimuslim.de

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

بجواب قادیانی ٹریکٹ

(بقلم منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرت سری)

لے منکر ختم نبوت ہوکے اہل قادیان
اپنے وقتوں کے ثمود و عاد ہو جانے لگے

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا نبیوں کا۔" (ازالہ اوہام مصنفہ مرزا قادیانی طبع اول صفحہ ۲۵۲ طبع دوم)

اس آیت میں خداتعالیٰ بغیر مشتبہ الفاظ کے ساتھ "وعدہ کر چکا ہے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی رسول (بنا کر) نہیں بھیجا جائے گا۔" (ازالہ صفحہ ۵۸۶ ط ۱ / ۲۴۲ ط ۲)

پس جس صورت میں کہ

"خدائے رحیم و کریم نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بغیر استثناء کے خاتم الانبیاء قرار دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور تفسیر مذکورہ فرما دیا کہ (لا نبی بعدی) میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔" (قول مرزا مندرجہ حمامۃ البشریٰ)

پھر اس پر مزید تشریح یہ کہ

"حدیث لا نبی بعدی میں (بھی) نفی عام ہے۔" (ایام الصلح اردو مصنفہ مرزا صاحب صفحہ ۱۴۶)

اور نبی العربی فداہ ابی و امی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار فرما دیا کہ

"دنیا کے اخیر تک قریب تیس کے دجال پیدا ہونگے" (ازالہ صفحہ ۱۹۹ ط ۱ / ۸۱ ط ۲)

جو نبوت کا دعوےٰ کرینگے۔ تو اب کس کا دل گردہ ہے کہ کلمہ گو ہوتے ہوئے حضرت سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی نبی کے پیدا ہونے کا یقین و ایمان تو بڑا درجہ ہے وہم و گمان بھی کرے

پس کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ آج مدعیان اسلام بلکہ اسلام کے بلا شرکت غیرے واحد ٹھیکہ داروں کا ایک گروہ طرح طرح کے حیلوں بہانوں سے اس منصوص و مبرہن متفقہ اجماعی مسئلہ میں رخنہ اندازی پر کمربستہ ہے۔ آہ سے

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اس وقت ہمارے سامنے مرزائیوں کا ایک چورقہ اشتہار ہے جو مولوی محمد علی اجمیری پنجابی نے لکھا اور ناظر دعوت و تبلیغ قادیان نے شائع کیا۔ یہ ٹریکٹ ہمیں بعض احباب کی طرف سے برائے جواب ارسال کیا گیا ہے۔ اگرچہ ہم مسئلہ ختم نبوت کو اپنی تصنیف محمدیہ پاکٹ بک میں بشرح و بسط ختم کر چکے ہیں۔ اس کے بعد کسی اور مضمون لکھنے کی ہمارے نزدیک قطعاً کوئی ضرورت نہ تھی مگر بپاس خاطر احباب مرسلہ اشتہار کا جواب بھی لکھا جاتا ہے۔ وباللہ التوفیق۔

مرزائی اشتہار کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی دو قسم کے ہیں ایک شریعت والے۔ دوم بلا شریعت۔ آنحضرت صلعم پہلی قسم کے خاتم ہیں دوسری کے نہیں۔

اس دعویٰ پر مشتہر نے چند بزرگان دین کے اقوال سے استشہاد کیا ہے۔

مجمل جواب مرزائی مولوی صاحب راقم ہیں:۔

"آنحضرت نے ایک طرف یہ فرمایا کہ میرے بعد نبی نہ ہوگا۔ دوسری طرف مسیح موعود کی آمد کی بشارت دیتے ہوئے اسے چار دفعہ نبی اللہ کہہ کر پکارا ہے ان دونوں قسم کی احادیث کی تطبیق کرتے ہوئے علماء سلف اس نتیجہ پر پہنچے کہ آنحضرتؐ کے بعد نبوت کے بند ہونے سے مراد یہ ہے کہ حضور کے بعد تشریعی نبوت بند ہے اور مسیح موعود چونکہ آپکی شریعت کا خادم ہوگا اس لئے اس کی نبوت نہ آیت خاتم النبیین کے منافی ہے اور نہ حدیث لا نبی بعدی کے مخالف۔"

(مرزائی تبلیغی ٹریکٹ عـ۳ صـ۲)

اس تحریر سے بر نیم روز کی طرح عیاں ہے کہ جن علماء نے آنحضرت کو صرف صاحب شریعت انبیاء کا خاتم قرار دیا ہے محض حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کو ملحوظ رکھ کر قرار دیا ہے نہ کسی مراقی و ہسٹریا ، درد گردہ و ذیابیطس کے مارے ہوئے دیہاتی مولود کے دعوےٰ نبوت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد منافی ختم نبوت نہیں سمجھا۔ ہمارا علی الاعلان چیلنج ہے کہ

(۱) ایک بھی حدیث ایسی نہیں جس میں حضور کے بعد سوائے حضرت مسیح کے کسی اور نبی کی آمد کو صحیح قرار دیا گیا ہو۔

(۲) ایک بھی صحابی ایسا نہیں جو مذکورہ بیان کے خلاف ہو

(۳) ایک بھی تابعی ایسا نہیں جو مذکورہ بیان کے خلاف ہو۔

(۴) ایک بھی امام " " " " " " "

(۵) ایک بھی مجدد " " " " " " "

(۶) ایک بھی عالم " " " " " " "

(۷) ایک بھی صوفی " " " " " " "

(۸) ایک بھی مسلم " " " " " " "

پس مرزائیوں کا مسیح ابن مریم کی بجائے مرزا غلام احمد قادیانی کو احادیث نبویہ کا مصداق ٹھہرانا غلط بلکہ افتراء ہے۔ حاصل یہ کہ مذکورہ بالا بیان کی بنا پر ہر مرزائی پر لازم ہے کہ وہ یا تو احادیث و اقوال بزرگان سے سوائے مسیح ابن مریم کے کسی اور نبی کا بعد از خاتم النبیین آنا صحیح ثابت کریں یا مسئلہ ختم نبوت کی بجائے مرزا کے مسیح موعود ہونے پر بحث کریں۔

مفصل جواب مرزائی مولوی صاحب نے سب سے پہلے اپنے دعوےٰ پر قرآن مجید سے استدلال کیا ہے کہ

"قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ نبوت کی دو قسمیں ہیں اول تشریعی دوم غیر تشریعی۔ نبوت غیر تشریعی کا حامل نبی پہلی شریعت کا تابع ہوتا ہے اور اسی کے مطابق فیصلہ کرتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے انا انزلنا التوراۃ فیہا ھدی و

(۹۳۳)

ahmadimuslim.de

نوڑ یحکم بھا النبیون الذین اسلموا یعنی ہم نے موسےٰ پر توراۃ اتاری اس میں ہدایت اور نور تھا اسی کے مطابق وہ انبیاء فیصلہ کرتے تھے جو فرمانبردار ہوئے۔"

الجواب۔ مرزا صاحب قادیانی راقم ہیں :-

"حضرت عیسیٰ بلکہ تمام انبیاء ان ہدائتوں کے پیرو تھے جو ان پر نازل ہوئی تھیں اور براہ راست خدا نے ان پر تجلی فرمائی تھی ان کو خدا تعالےٰ نے الگ کتابیں دی تھیں اور ان کو ہدائت تھی کہ ان کتابوں پر عمل کریں اور کراویں جیسا کہ قرآن شریف اسی پر گواہ ہے۔" (ضمیمہ نصرۃ الحق ص ۱۹۳/۱۸۹ ط ۱)

مولوی علی محمد صاحب! آپ پچھلے انبیاء میں سے بعض کو صاحب شریعت اور بعض کو بغیر تشریعی نبی قرار دیتے ہیں بخلاف اس کے آپ کے نبی جن کی صداقت ثابت کرنے کو آپ نے خدا پر افترا کیا ہے خود آپ کے خلاف بیان دیتے ہیں۔ بتلائیے! آپ دونوں میں کون کاذب ہے؟ سے بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

ہمارے نزدیک آپ دونوں یکساں ہیں۔ وہ یوں کہ قرآن پاک کی جو آیت تم نے پیش کی ہے اس سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ انبیاء بنی اسرائیل میں بعض صاحب کتاب نبی تھے بعض بلا کتاب۔ پس مرزا صاحب کا سب کو صاحب کتاب لکھنا جھوٹ اور تمہارا بغیر کتاب والے انبیاء کو غیر تشریعی قرار دینا کذب۔ کیونکہ جو نبی بھی ہوا ہے خواہ بغیر کتاب کے ہو وہ صاحب شریعت ہوا ہے۔ بغیر تشریعی نبی ایک بھی نہیں ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ تمہیں خبر ہی نہیں ہے کہ شریعت کس چیز کا نام ہے۔ سنئے صاحب!

جہاں احکام منزل من اللہ شریعت کہلاتے ہیں۔ وہاں خود انبیاء کرام علیہم السلام کے اقوال و افعال بھی شریعت ہوتے ہیں۔ پڑھئے آئت وما آتکم الرسول فخذوہ وما نہکم عنہ فانتھوا (سورہ حشر) قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی الایہ (آل عمران) لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ الایہ (الاحزاب) یعنی ہمارا نبی جو کچھ تمہیں دے اسے لیا۔ جس بات سے منع کرے ہٹ جاؤ۔ اے رسول کہہ دو! اگر تم لوگ خدا سے رشتہ الفت جوڑنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اے لوگو! ہمارا نبی تمہارے لئے بہترین و پسندیدہ نمونہ ہے۔

مرزائی مولوی صاحب! اگر تمہیں قرآن پاک پر ایمان نہ ہو تو سنو! خود تمہارا مقتدا و امام بھی یہی کہتا ہے :- "وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ یعنی نبی کی ہر ایک بات خدا تعالیٰ کے حکم سے ہوتی ہے نبی کا زمانہ نزول شریعت کا زمانہ ہوتا ہے اور شریعت وہی ٹھہر جاتی ہے جو نبی عمل کرتا ہے۔" (نور القرآن ع۲ ص۱)

بیان مذکورہ سے ثابت ہوگیا کہ کوئی نبی بغیر شریعت کے ہوتا ہی نہیں اور جو بلا شریعت ہو وہ نبی کی حیثیت ہی نہیں رکھتا۔ پس تمہارا سابقہ انبیاء میں سے بعض کو غیر تشریعی نبی لکھنا غلط ہے۔ آگے چلو۔

اس کے بعد مرزائی مشتہر نے لکھا ہے کہ نبوت تشریعی کا بند ہونا مسلمہ فریقین ہے مگر نبوت غیر تشریعی ہمارے نزدیک آنحضرت صلعم کے بعد جاری ہے۔"

الجواب۔ ہم اوپر ثابت کر آئے ہیں کہ بغیر شریعت کے کوئی نبی نہیں ہوا۔ لہذا ہمارے علماء کرام کا یہ کہنا کہ آنحضرت پر نبوت تشریعی بند ہوگئی انہی معنوں میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں پیدا ہوگا جس پر مثل انبیاء ایمان لانا فرض و واجب اور اس کے اقوال و افعال حجت شرعیہ ہوں کھلے لفظوں میں ہمارا یہ ایمان ہے کہ

"بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کوئی (دنیا) نبی نہیں آسکتا اس شریعت میں نبی کے قائمقام محدث (اولیاء علماء) رکھے گئے ہیں۔"
(شہادۃ القرآن مصنفہ مرزا ص۲۸)

احمدی مولوی صاحب نے قرآن کے بعد حدیث سے بھی استدلال کیا ہے کہ

"ابن ماجہ میں ہے کہ حضور نے اپنے بیٹے ابراہیم کی وفات پر فرمایا کہ اگر زندہ رہتا تو ضرور نبی ہوتا اس حدیث کو صحیح ثابت کرنے کے بعد ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ یہ (حدیث) آئت خاتم النبیین کے مخالف نہیں کیونکہ خاتم النبیین کے معنے ہیں۔ ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے اور آپ کی امت سے نہ ہو۔"

الجواب اول تو یہ حدیث ہی جھوٹی ہے جہاں سے مرزائیوں نے اسے نقل کیا ہے یعنی ابن ماجہ سے وہیں اس کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اس کا راوی ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان عبسی متروک الحدیث ہے۔ ایسا ہی تہذیب التہذیب میں بہت سے ائمہ محدثین کے اقوال اس کے متعلق منقول ہیں کہ یہ ضعیف ہے ثقہ نہیں۔ منکر الحدیث ہے۔ ضعیف الحدیث۔ سکتوا عنہ وترکوا حدیثہ۔ ساقط۔ لا یکتب حدیثہ۔ روی مناکیر۔ لیس بالقوی۔ کذبہ شعبۃ وغیرہ۔ اس کی تائید کی ہے۔ پس اس روائت کا ناقابل استناد ہونا اس طرح بھی ثابت ہے کہ صحیح الفاظ جو آنحضرت سے بوقت وفات ابراہیم منقول ہیں۔ یہ ہیں لو قضی ان یکون بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی عاش ابنہ ولکن لا نبی بعدہ یعنی اگر قضائے الٰہی میں آنحضرت کے بعد کوئی نبی ہونا ہوتا تو ابراہیم زندہ رہتا۔ لیکن آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہ روائت صحیح بخاری میں بھی ہے اور ابن ماجہ میں بھی۔

باقی رہا ملا علی قاری کا اس روائت کی بنا پر آئت خاتم النبیین کے یہ معنے کرنا آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے اور آپ کی امت سے باہر ہو۔ سو ظاہر ہے کہ امتی نبی حسب اصطلاح علماء و صوفیاء سلف مجازی نبی ہوتا ہے۔ چنانچہ ہم اس مضمون میں بحوالہ تحریرات صوفیاء کرام اس پر مفصل عرض کریں گے۔ وجہ یہ کہ بغیر شریعت کے کوئی نبی ہوتا ہی نہیں

"رسول اور امتی کا مفہوم تباین ہے۔"
(ازالہ اوہام ص۳۳ ط ۳)

پس اگر یہ روائت صحیح بھی ہو تو بقول ملا علی قاری اس میں صرف مجازی نبوت کا ذکر ہے۔ وہ بھی مخصوص بہ ابراہیم و عمر رحمۃ اللہ علیہما۔ ملا علی قاری رد کا ہرگز

خلافت کا عقلی اور نقلی دلائل (۹۳۴) ... وجود باری تعالیٰ کا ثبوت ... (نجفی)

ahmadimuslim.de

یہ مذہب نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی حقیقی نبی بن سکیگا۔ وہ شرح فقہ اکبر صفحہ ۱۵ پر فرماتے ہیں:

دعوی النبوة بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کفر بالاجماع " آنحضرت صلعم کے بعد نبوت کا دعوی کرنا بالاجماع کفر ہے "

آگے چل کر مرزائی مولوی صاحب نے حضرت شیخ ابن العربی و امام عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہما کی تحریرات پیش کی ہیں کہ وہ بھی صرف شریعت والی نبوت کے بند ہونے کے قائل ہیں: جواباً معروض ہے کہ اول تو مرزائیوں کو خاص طور پر شرم کرنی چاہئے کہ جس شخص (شیخ ابن العربی) کو خود مرزا قادیانی نے وحدت الوجود کا حامی کہہ کر ملحد زندیق ٹھہرایا ہے۔ (رسالہ تقریر اور خط) آج اسی شخص کی تحریروں سے مرزا کی نبوت ثابت کی جاتی ہے وہ بھی نصوص قرآنیہ اور احادیث نبویہ کے مقابلہ پر آہ پھر اس پر مزید لطف یہ کہ ان کی تحریرات میں بھی خیانت معنوی کی جاتی ہے۔ ہم سابقاً لکھ آئے ہیں کہ کوئی نبی بغیر شریعت کے ہوتا ہی نہیں ہے۔ یہی مذہب ابن العربی وغیرہ صوفیاء کرام کا ہے۔ ہاں ان کے یہاں ایک جدید اصطلاح ہے کہ جملہ انبیاء کو تو وہ رسول کہتے ہیں اور اولیاء امت کا نام نبی رکھتے ہیں۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں:

الفرق بینهما هو ان النبی اذا القی الیه الروح شیئاً اقتصر به ذالك النبی علی نفسه خاصة و یحرم علیه ان یبلغ غیره ثم ان قیل له بلغ ما انزل الیك اما لطائفة مخصوصة كسائر الانبیاء او عامة لم یكن ذالك الا لمحمد سمی بهذا الوجه رسولاً وان لم یخص فی نفسه بحكم لا یكون لمن الیهم فهو رسول لا نبی واعنی بها نبوة التشریع التی لا یكون للاولیاء۔

(الیواقیت والجواہر صفحہ ۲۵)

"یعنی نبی اور رسول کے درمیان فرق یہ ہے کہ نبی وہ ہے جس پر وحی خاص اس کی ذات کے لئے نازل ہو اور وہ اس کی تبلیغ پر مامور نہ ہو۔ پھر اگر کسی شخص کو یہ کہا جائے کہ تو اپنی وحی کی تبلیغ کر خواہ کسی مخصوص قوم تک اس کی تبلیغ محدود ہے جیسا کہ تمام انبیاء کرام کا حال ہے یا اس کی تبلیغ عام ہے جیسا کہ سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا کوئی نہیں ہوا۔ تو وہ شخص رسول ہے نبی نہیں ہے اور یہی معنے ہیں نبوت تشریعی کے یہ نبوت اولیاء کے لئے نہیں ہے "

نوٹ۔ مزید وضاحت کے لئے الیواقیت جلد ۲ صفحہ ۳۳ ملاحظہ ہو۔

حضرات! خدارا اس تحریر پر مکرر سہ کرر غور فرمائیے کہ صوفیاء کرام تو پچھلے تمام انبیاء کرام کو صاحب شریعت قرار دے کر صاف فرماتے ہیں کہ اس قسم کی نبوت اولیاء اللہ کے لئے نہیں ہے۔ مگر مرزائی مولوی کس قدر دھوکہ دیتے ہیں کہ گویا صوفیاء کرام ان سے متفق ہیں کہ نبی دو قسم ہیں۔ ایک تشریعی ایک غیر تشریعی۔ اف! کتنا فریب۔

اس کے بعد سید عبدالکریم جیلانی کے اقوال پیش کئے ہیں ان میں بھی اسی طرح دھوکہ بازی کی گئی کہ ان کے اصل مفہوم کو بگاڑ کر الٹ نتیجہ نکالا ہے۔ ہم ان کی تحریر کو بتمام وکمال نقل کئے دیتے ہیں ؂

تا سیہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد

امام موصوف فرماتے ہیں کہ حضرت موسےٰ کو نو عدد الواح خدا کی طرف سے ملی تھیں جن میں سے وہ صرف سات کی تبلیغ پر مامور تھے اور بقایا ۲ کے ترک پر۔

"بخلاف محمد صلی اللہ علیہ وسلم فانه ما ترك شیئاً الا ابلغهٗ الینا۔ قال اللہ تعالی ما فرطنا فی الكتاب من شئ وقال اللہ تعالی وكل شئ فصلناه تفصیلا و لهذا كانت ملته خیر الملل نسخ بدینه جمیع الادیان لانه اتی بجمیع ما اتوا به وزاد علیه مالم یاتوا به فنسخت ادیانهم لنقصها و شهر دینه بكماله قال اللہ تعالی الیوم اكملت لكم دینكم و اتممت علیكم نعمتی ولم تنزل هذه الایة علی نبی غیر محمد صلی اللہ علیه وسلم ولو نزلت علی احد لكان هو خاتم النبیین وما صح ذالك الا لمحمد صلی اللہ علیه وسلم فنزلت علیه فكان خاتم النبیین لانه لم یدع حكمة ولا هدی ولا علما ولا سرا الا قد نبه علیه و اشار الیه علی قدر یلیق بالتنبیه لذالك السر اما تصریحا و اما تلویحاً و اما اشارة و اما كنایة و اما استعارة و اما محكما و اما مفسرا و اما مئولا و اما متشابهاً الی غیر ذالك من انواع البیان فلم یبق لغیره مدخلا فاستقل بالامر وختم النبوة لانه ما ترك شیئاً یحتاج الیه الا وقد جاء به فلا یجد الذی یاتی بعده من الكامل شیئاً مما ینبغی انه ینبه علیه الا وقد فعل صلی اللہ علیه وسلم ذالك فیتبعه هذا الكامل كما نبه علیه و یصیر تابعاً فانقطع حكم النبوة التشریع بعده و كان محمد صلی اللہ علیه وسلم خاتم النبیین لانه جاء بالكمال ولم یجی احد بذالك۔ فلو امر موسی علیه السلام بابلاغ اللوحین المختصین به لما كان یبعث عیسی من بعده " (الانسان الكامل باب ۳۶ جلد اول صفحہ ۹۵-۹۹)

"یعنی حضرت موسیٰ تو دین الٰہی کی تکمیل نہ کر سکا مگر رسول کریم صلعم نے کوئی حصہ دین الٰہی کا نہیں چھوڑا جسے ہم تک پہنچا نہ دیا۔ چنانچہ قرآن اس پر شاہد ہے یہی باعث ہے کہ امت محمدیہ خیر الملل ٹھہری خدا نے اس امت کے دین کے ساتھ جمیع ادیان کو منسوخ کر دیا وجہ یہ کہ اس دین میں نہ صرف وہ تمام برکات موجود ہے جو پہلے دینوں میں تھی بلکہ علم و حکمت کے وہ بے بہا گوہر بھی چمک رہے جن کی روح پرور جھلک بھی پہلے لوگوں پر نہ پڑی تھی پس منسوخ ہوئے پہلے دین اس نقص کے سبب اور شہرہ آفاق ہوا ہمارا دین اپنے کمال کے باعث۔ فرمایا اللہ تعالی نے آج کے دن کامل کر دیا میں نے دین تمہارا اور اتمام تک پہنچا دیں تم پر اپنی تمام نعمتیں نہیں اتاری گئی یہ آیت کسی اور نبی پر۔ اگر اتاری جاتی تو بس وہیں سلسلہ نبوت ختم ہو جاتا۔ چونکہ اور کوئی نبی اس کا

(۹۳۵)

اہل نہیں تھا ولہٰذا اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی الاعظم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس نعمت عظمیٰ سے سرفراز کیا۔ پس آنحضرت پر سلسلہ انبیاء کو اس نعمت عظمیٰ سے سرفراز کیا۔ پس آنحضرت پر سلسلہ انبیاء کو اس واسطے ختم کیا گیا ہے کہ آپ نے نبوت کی کوئی حکمت کوئی ہدایت کوئی علم کوئی بھید شرمندہ حجاب نہ رکھا ہر بات تصریحاً وتلویحاً اشارۃً وکنایۃً واستعارۃً، محکماً ومفسراً مؤولاً ومتشابہاً اور اس کے علاوہ جملہ انواع کمال بیان کو کما حقہ بیان فرمایا۔ ایسا کہ اب کسی اور شخص کے لئے اس گلستان نبوت میں قدم رکھنے کو ایک انچ جگہ باقی نہیں۔ پھر سنو! کہ آنحضرت پر نبوت اس باعث ختم کی گئی کہ آپ نے کوئی بات ایسی نہیں چھوڑی کہ ہمیں اس کی حاجت ہو اور کوئی دوسرا اسے آکر پورا کرے۔

اب ہر ایک انسان پر فرض ہے کہ وہ اس کامل واکمل رسول کے بتائے ہوئے طریق کی اتباع کرے۔ شریعت ختم ہو گئی رسول کریم پر اور آپ تمام انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں۔ اگر حضرت موسےٰ اپنی امت پر دین پورا کر جاتے اور وہ خاص ہر دو وحی پہنچا جاتے تو انہی پر نبوت ختم ہو جاتی اور حضرت عیسٰی کو مبعوث نہ کیا جاتا۔"

حضرات! ملاحظہ فرمائیے کہ امام موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے کس عمدہ، احسن، مدلل اور معقول پیرائے میں ختم نبوت کا اظہار کیا اور اس کی حکمت بیان کی ہے کہ انبیاء آتے ہی ہادی بن کر ہیں۔ اب ہدایت مکمل ہو گئی۔ لہٰذا نبوت ختم۔ اگر حضرت موسےٰ دین پورا کر جاتے تو مسیح کی بعثت کی ضرورت ہی نہ تھی۔ پس حضرت ختم المرسلین مکمل ومختم حکمت وہدایت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں۔ مرزا صاحب نے سچ لکھا ہے کہ

"فلا حاجۃ لنا الی نبی بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم" (حمامۃ البشریٰ ص۴۹)

ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں

مرزائی مولوی صاحب کو ٹھوکر لگنے کا صرف یہ سبب ہے کہ وہ انبیاء کی دو قسمیں سمجھ بیٹھا ہے۔ ایک تشریعی اور دوسرے غیر تشریعی۔ پس جہاں اسے کسی کی عبارت میں نظر پڑی کہ آنحضرت پر شریعت ختم ہو گئی وہیں اس نے منہ کی کھائی اور جھٹ شور مچانا شروع کر دیا کہ دیکھو پچھلے علماء بھی ہمارے ہم خیال تھے۔

حالانکہ نبی بلا شریعت ہوتا ہی نہیں ہے۔ اس کے بعد مرزائی راقم اشتہار نے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی کتاب تفہیمات الٰہیہ سے ایک عبارت نقل کی ہے کہ اس میں بھی صاحب شریعت انبیاء کا ختم ہونا مرقوم ہے۔

اس کا بھی وہی جواب ہے کہ حضرت شاہ صاحبؒ کے نزدیک تمہاری طرح نبی دو قسم کے نہیں ہیں۔ پس اگر تمہیں شاہ صاحبؒ کے قول سے فائدہ لینا ہے تو چاہیئے ان کی کسی تحریر سے یہ ثابت کرو کہ وہ ایک گروہ انبیاء کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کے اقوال و اعمال اور ان کے افعال حجت شرعیہ نہیں ہیں ورنہ خاموش کرو۔

این شور وفغاں چیزے نیست

سنو! حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمۃ صاف فرماتے ہیں۔

"بعد از وے ہیچ پیغمبر نباشد"

(ترجمہ قرآن فارسی زیر آیت خاتم النبیین)

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہوگا۔

آگے چلکر مولانا عبد الحی لکھنوی کا قول لکھا ہے کہ

"آنحضرت کے زمانہ میں یا آپ کے بعد بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔"

الجواب۔ مولانا مرحوم کا عقیدہ یہ تھا کہ موجودہ ربع مسکوں کے علاوہ زمین کے اور طبقات بھی ہیں ان میں بھی ہماری زمین کی طرح انبیاء کا سلسلہ جاری ہے۔ ہر ایک طبقہ میں ایک آدمؑ، شیثؑ، نوحؑ، موسےٰؑ، عیسےٰؑ، محمدؐ علیہم الصلوٰۃ والسلام ہوا ہے جس طرح اس زمین پر حضرت محمد صلعم خاتم الانبیاء ہیں اسی طرح دوسرے طبقات میں بھی محمد خاتم الانبیاء صلعم ہوا۔ ان پر بھی یہی قرآن نازل ہوا۔

مولانا موصوف نے اس عقیدہ پر بحث کرتے ہوئے وہ الفاظ لکھے ہیں جن سے مرزائی مولوی صاحب نے استدلال کیا ہے۔ میری نظر سے مولانا مرحوم کا اردو رسالہ "دافع الوساوس" جس کا حوالہ مرزائی مولوی نے دیا ہے نہیں گزرا۔ البتہ عربی رسالہ "زجر الناس" میں نے دیکھا۔ اس میں بھی یہی بحث ہے اور اس کے پہلے صفحہ پر ہی مولانا رحمۃ نے لکھا ہے کہ ہم نے اس مضمون پر اردو رسالہ بھی لکھا ہے۔ جس کا نام "دافع الوساوس" ہے۔

حاصل یہ کہ مولانا مرحوم کا ہرگز یہ عقیدہ نہیں کہ ہمارے اس طبقہ زمین پر کوئی رسول آنحضرت صلعم کے بعد آئے گا یا آسکتا ہے۔ بفرض محال مولانا کا یہی مطلب بھی ہو تو بھی ان کا یہ فرمانا کہ

"بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب شرع جدید ہونا البتہ ممتنع ہے۔"

صاف دلیل ہے کہ نبوت حقیقی جس میں انبیاء کے اقوال و افعال شریعت میں داخل ہیں۔ ختم ہو گئی۔ باقی کیا رہا؟ صرف مجازی نبوت یعنی ولایت۔

مرزا جی خود راقم ہیں:۔

"کوئی نئی شریعت اب نہیں آسکتی اور نہ کوئی نیا رسول آسکتا ہے مگر ولایت اور امامت اور خلافت کی ہمیشہ قیامت تک راہیں کھلی ہیں۔ وحی رسالت ختم ہو گئی مگر ولایت وامامت وخلافت کبھی ختم نہ ہوگی۔ (تشحیذ الاذہان جلد ا نمبر ا مکتوب مرزا)

آگے چلئے:۔ مرزائی مشتہر لکھتا ہے کہ حضرت مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند بھی یہی عقیدہ رکھتے تھے کہ آنحضرت صلعم خاتم النبیین بمعنی آخری نبی نہیں تھے وہ لکھتے ہیں کہ

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ؐ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔"

(تحذیر الناس ص۲۸)

الجواب۔ یہ عبارت ہی دال ہے کہ مولانا مرحوم آنحضرت صلعم پر سلسلہ انبیاء کو ختم جانتے اور مانتے تھے۔ اسی لئے تو آپ "بالفرض بعد زمانہ نبوی کوئی نبی پیدا ہو جائے" کے الفاظ لکھ رہے ہیں پس مولانا رح

اثبات التوحید ... (۱۹۳۶) ... [illegible]

ahmadimuslim.de

صاحب کو اجراء نبوت کا قائل گردانناایک شرمناک غلط بیانی ہے۔

حضرات! کسی امر کو فرضی طور پر تسلیم کر لینے سے اس کا امکان ثابت نہیں ہو جاتا۔ دیکھئے قرآن پاک میں ہے کہ قل ان کان للرحمٰن ولدٌ فانا اول العابدینؒ (زخرف پارہ ۲۵) تو کیا اس سے کوئی احمق خدا کے ہاں بیٹا ہونے کے امکان کو ثابت کرے تو وہ اس لائق نہ ہوگا کہ اسے دماغی اصلاح کے لئے کسی شفاخانہ میں داخل کرایا جاوے۔

کہا جاتا ہے کہ مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ تحذیرالناس صفحہ ۳ پر خاتم النبیین کے معنی آخری نبی نہیں مانتے اور دیگر علماء سے اس بارے میں مختلف ہیں۔ جواباً عرض ہے کہ یہ ان پر افتراء ہے وہ آنحضرت صلعم کو اسی طرح خاتم النبیین سمجھتے ہیں جس طرح دیگر علماء چنانچہ ان کی عبارت مذکورہ بالا اس پر شاہد ہے البتہ مولانا مرحوم آیت خاتم النبیین کے مشہور معانی کو برقرار رکھتے ہوئے بالطبع لفظ خاتم النبیین سے ایک اور مفہوم استنباط فرماتے ہیں اور ایسا کرنا کوئی عیب نہیں ہے۔ دیکھئے خود مرزا صاحب لکھتے ہیں

"خاتم النبیین کا لفظ جو آنحضرت پر بولا گیا ہے بالطبع اس لفظ میں یہ مفہوم رکھا ہے کہ وہ کتاب جو آنحضرت پر نازل ہوئی ہے وہ بھی خاتم الکتب ہے"۔

(ملفوظات احمدیہ صفحہ ۵)

مرزا صاحب کے اس بیان سے یہ بھی عیاں ہے کہ قرآن خاتم الکتب اس صورت میں مانا جا سکتا ہے جبکہ آنحضرت صلعم کو خاتم الانبیاء سمجھا جاوے۔ کیونکہ آنحضرت خاتم النبیین بعبارۃ النص ہیں اور قرآن بالطبع خاتم الکتب۔ جب اصل ہی سے انکار کیا جائیگا تو ظل کہاں رہا۔ الحاصل مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ خاتم النبیین کے مشہور معانی سے منکر نہیں بلکہ ان کو بحال رکھتے ہوئے ان سے ایک مزید مفہوم استنباط فرماتے ہوئے اسکو باعث فضیلت

---

[1] یا رسول اللہ! فرما دیجئے کہ اگر کوئی خدا کا بیٹا ہو تو میں اس کا پجاری بننے کو سب سے پہلے تیار ہوں۔

علی الانبیاء قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ اس امر کو انہوں نے تحذیرالناس کے علاوہ رسالہ "مناظرہ عجیبہ" میں بالتفصیل رقم فرمایا۔ ومن شاء فلیرجع الیہ۔

اس کے بعد یہ کہا گیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت مسیح ابن مریمؑ کی آمد کو ملحوظ رکھ کر فرمایا ہے

"قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدی۔ یعنی آنحضرت کو خاتم الانبیاء تو کہو مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

الجواب۔ اگر مرزائی صاحبان اس روایت کی صحیح سند دکھائیں تو مبلغ پچاس روپیہ نقد انعام ان کو دیا جائیگا۔ یہ روایت محض بے سند اور بے ثبوت افتراء ہے پھر یہ ہمارے مخالف بھی نہیں ہے۔ جن معنی میں یہ کہا گیا ہے ان معنے سے ہم "لا نبی بعدی" بلکہ خاتم النبیین بھی نہیں کہتے۔ خاتم النبیین کے یہ معنے ہی نہیں ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے سے پہلے انبیاء کی نبوت ملیامیٹ کر دی بلکہ آیت کے یہ معنی ہیں کہ آنحضرت کے بعد کوئی نیا نبی نہ بنایا جائیگا۔ اور حضرت مسیح تو گذشتہ نبی ہیں جن کی آمد قرآن واحادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ جیسا کہ اقوال مرزا بھی اس پر گواہ ہیں۔ اپنے نبی (مرزا) کے اقوال سنو!

(۱) "حضرت مسیح تو انجیل کو ناقص چھوڑ کر آسمانوں پر جا بیٹھے" (براہین احمدیہ حاشیہ صفحہ ۳۶۱)

(۲) حضرت مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائینگے (براہین صفحہ ۴۹۹)

(۳) "مسیح ابن مریم کے آنے کی پیشگوئی ایک اول درجہ کی پیشگوئی ہے جس کو سب نے باتفاق قبول کر لیا ہے تواتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے"۔

(ازالہ اوہام صفحہ $\frac{۵۵۷}{۲۳۱}$ ط $\frac{۱}{۲}$)

مزید وضاحت کے لئے امام زمخشری جن کے متعلق خود مرزا صاحب معترف ہیں کہ وہ "علامہ لسان عرب ہے" (ضمیمہ نصرۃ الحق صفحہ ۳ ط ۲) کی تحقیق ملاحظہ ہو۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"خاتم بفتح تا بمعنی الطابع وبکسرھا بمعنی الطابع فاعل الختم وتقویۃ قرءۃ عبد اللہ بن مسعود۔ ولکن نبیاً ختم النبیین (فان قلت) کیف کان آخر الانبیاء وعیسیٰ ینزل فی آخر الزمان (قلت) معنی کونہ آخر الانبیاء لا ینبأ احد بعدہ وعیسیٰ ممن نبئ قبلہ (کشاف جلد ۲ صفحہ ۲۱۵ وایضاً رازی جلد ۶ صفحہ ۶۱۶ وروح المعانی ج ۷ صفحہ ۶۵)

یعنی خاتَم وخاتِم ہر دو کے معنی ختم کرنے والا ہیں انہی معنوں کو حضرت عبد اللہ بن مسعود کی قرائت "لیکن محمد نبی ہے جو نبیوں کو ختم کرنے والا ہے" تقویت دیتی ہے اگر تو سوال کرے کہ جس صورت میں عیسیٰ آنے والے ہیں۔ آنحضرت کس طرح خاتم النبیین ہو سکتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ آنحضرت کے آخری نبی ہونے کے یہ معنے ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ بنایا جائے گا اور عیسیٰ تو سابقہ نبی ہیں"۔ امام زمخشری کی تحریر سے آیت خاتم النبیین کا صحیح مفہوم صاف عیاں ہو گیا۔ خود مرزا جی بھی لفظ خاتم کے یہی معنے لیتے ہیں۔ چنانچہ ان کا بیان ذیل گواہ ہے۔

"میرے بعد میرے والدین کے گھر اور کوئی لڑکا لڑکی پیدا نہیں ہوا میں ان کے لئے خاتم اولاد تھا"۔ (تریاق القلوب صفحہ $\frac{۱۵۷}{۳۷۹}$ ط $\frac{۱}{۲}$)

جس طرح مرزا کا خاتم الاولاد ہونا اپنے دیگر بھائیوں کو فنا کرنے کے معنوں میں نہیں ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا پچھلے انبیاء کی نبوت کو چھین لینے پر مبنی نہیں ہے۔ مرزائیو! ؎

اگر اب بھی نہ تم سمجھو تو پھر تم سے خدا سمجھے

اس کے بعد حضرت مرزا مظہر جان جاناں مرحوم کا قول پیش کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ

"نبوت بالاصالت ختم ہو گئی مگر دیگر کمالات جاری ہیں"

الجواب۔ ہمارا بھی یہی مذہب ہے مگر مرزائیوں کی کھوپری میں جو کیڑا سرک رہا ہے وہ اور ہے۔ وہ نبوت حقیقی دو قسم کی سمجھتے ہیں ایک بالاصالت دوم بلااصالت حالانکہ

"جس قدر نبی گزرے ہیں ان سب کو خدا نے براہ راست چن لیا تھا" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲)

بلغ البیان فی رد مغالطات الفضل بن مظفر بن ... آخر افادات ... قیمت ۶ ... (دفتر اہلحدیث) (۵۳۷)

ahmadimuslim.de

حضرت مرزا مظہر جان جاناں صاحب نے جن کمالات کی طرف اشارہ فرمایا ہے وہ نبوت کے علاوہ ہیں۔ (۱) "ختم نبوت کے بعد اسلام میں اور کوئی نبی نہیں آسکتا" (راز حقیقت صفحہ ۱۶)

(۲) بعد آنحضرت صلعم کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اس شریعت میں نبی کے قائمقام محدث ہیں۔"

(شہادۃ القرآن صفحہ ۲۸)

سب سے آخر مرزائی مولوی نے مثنوی کے دو حوالے لکھے ہیں کہ آنحضرت کے بعد اس امت میں نبی آسکتا ہے۔ اس کا جواب وہی ہے جو ہم سابقاً بحوالہ تحریرات صوفیاء کرام دے آئے ہیں کہ ان کے ہاں ولائت کا نام نبوت ہے۔ خود مثنوی کے متعلق مرزا صاحب قادیانی کا یہ قول ہے کہ

"خدا کا وجود خدا کے نشانوں کے ساتھ پہچانا جاتا ہے اسی لئے اولیاء اللہ بھیجے جاتے ہیں۔ مثنوی میں لکھا ہے ؎

آں نبی وقت باشد اے مرید

محی الدین ابن عربیؒ، حضرت مجدد سرہندی رحمہ اللہ نے بھی یہی عقیدہ لکھا ہے۔ (قول مرزا مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء مندرجہ اخبار بدر و حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۷۳)

صاف واضح ہے کہ مثنوی و دیگر صوفیاء کی تحریرات میں جس نبوت کا تذکرہ ہے وہ ولائت ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ تمام بزرگان دین نبوت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم مانتے آئے ہیں۔ لہذا ان کے متعلق یہ کہنے والا کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نئے نبی کے پیدا ہونے کے قائل تھے۔ مفتری اور کذاب ہے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

(خادم امت مرزا۔ محمد عبد اللہ معمار امرت سری)

محمدیہ پاکٹ بک۔ مصنفہ منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار۔ مرزائیت کی تردید میں ایک جدید کتاب۔ حجم ۵۰۰ سے زائد صفحات۔ کتابت، طباعت، کاغذ دیدہ زیب۔ قیمت عہ علاوہ محصول۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

بارِقۃُ السیف

(۱)

سیف صاحب بنارسی مختلف اشغال (درس و تدریس وغیرہ) اور متعدد حوادث و مصائب (ایک بھائی کا انتقال اور دوسرے بھائی کے دماغ کا اختلال وغیرہ) کے باعث مدتوں خاموش رہے۔ ان کا کوئی مضمون اخبار اہلحدیث میں شائع نہیں ہوا۔ اب خدا خدا کر کے ان کو یکسوئی نصیب ہوئی ہے تو ایرادات فرقہ احمدیہ کی مدافعت میں ایک علمی مضمون کا سلسلہ شروع کیا ہے جو "بارقۃ السیف" کے عنوان سے اخبار ہذا میں مسلسل نکلیگا انشاء اللہ۔ اس مضمون کی اکثر بحثیں ہنوز منظر عام پر نہیں آئی ہیں۔ جو لوگ اس سلسلہ سے دلچسپی رکھتے ہیں ان کے لئے یہ مضامین بہت مفید ہیں۔ آج کی اشاعت میں قسط اول درج کی جاتی ہے وہو ہذا۔ (مدیر)

العاقب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے متعدد ناموں میں سے ایک نام میرا "عاقب" ہے پھر اس کے معنے بھی ساتھ ہی حدیث مذکور میں یوں مرقوم ہیں۔ الذی لیس بعدہ نبی (صحیح مسلم وغیرہ) یعنی عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ آئے۔ اس پر قادیانی مناظر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ معنے مذکور زہری راوی نے کئے ہیں جیسا کہ خود صحیح مسلم میں ہے۔ قال معمر قلت للزھری وما العاقب؟ قال الذی لیس بعدہ نبی (صفحہ ۲۶۱ ج ۲) اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے معنے بتائے ہوتے تو عبارت یوں ہوتی الذی لیس بعدی نبی یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

اس کے جواب میں عرض ہے کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عاقب کے معنے انہیں الفاظ میں ارشاد فرما دیئے ہیں جن الفاظ میں احمدیوں کا مطالبہ ہے چنانچہ چوتھی صدی کے مشہور محدث حافظ ابن عبد البر نے روایت مذکور یوں نقل فرمائی ہے۔ قال...... وانا الخاتم ختم اللہ بی النبوۃ وانا العاقب فلیس بعدی نبی (کتاب الاستیعاب برحاشیہ اصابہ مطبوعہ مصر صفحہ ۳۷ ج ۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں خاتم ہوں اللہ نے نبوت میرے ساتھ ختم فرما دی ہے اور میں عاقب ہوں پس میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ اسیطرح چھٹی صدی کے مشہور محدث قاضی عیاض نے بھی نقل کیا ہے۔ لکھتے ہیں:۔ وفی الصحیح انا العاقب الذی لیس بعدی نبی (کتاب الشفا مطبوعہ استنبول صفحہ ۱۹۱ ج ۱) یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں عاقب ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ ایسا ہی تفسیر خازن (سورہ صف) میں ہے وانا العاقب الذی لیس بعدی نبی (صفحہ ۲۷ ج ۷ طبع مصر ۱۳۴۹ھ) ان تینوں کتابوں میں لفظ بعدی موجود ہے۔ جس سے ثابت ہے کہ یہ تفسیر نبوی ہے۔

اس پر مرزائی فوراً بول اٹھتے ہیں کہ صحاح ستہ جو حدیث کی معتبر کتابیں ہیں ان میں تو یوں نہیں آیا ہے لہذا حجت نہیں: اسکے جواب میں واضح ہو کہ صحاح ستہ میں سے جامع ترمذی میں بھی یوں ہی موجود ہے۔ چنانچہ ترمذی ابواب الاستیذان والادب، باب ماجاء فی اسماء النبی میں حدیث صحیح مرقوم ہے۔ وانا العاقب الذی لیس بعدی نبی (دیکھو ترمذی مطبوعہ مصر صفحہ ۱۳۷ ج ۲ طبع ۱۲۹۲ھ و مطبع مجتبائی دہلی صفحہ ۱۰۴ ج ۲ طبع ۱۳۲۸ھ و ۱۳۴۲ھ و مطبوع مجیدی پریس کانپور صفحہ ۱۱۳ ج ۲) یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں عاقب ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ فالحمد للہ علی ذلک۔

اعلام ترمذی مطبوعہ ہند کے بعض نسخوں (مطبوع احمدی وغیرہ) میں اس مقام پر "بعدہ" غلط طبع ہو گیا ہے۔ ناظرین سے التماس ہے کہ ترمذی کے اس مقام کو درست کرلیں اور بجائے بعدہ کے بعدی بنالیں۔ اسلئے کہ ترمذی کا قدیم نسخہ جو مصر میں ۱۲۹۲ھ میں طبع ہوا تھا۔ اُسمیں "بعدی" ہے۔ اسی طرح مجتبائی اور مجیدی پریسوں کے چھاپوں میں بھی "بعدی" ہے۔ اور محدثین شارحین حدیث نے بھی ترمذی کے حوالے سے بعدی ہی نقل کیا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ فتح الباری شرح بخاری میں لکھتے ہیں۔ لکن وقع فی روایۃ سفیان بن عیینۃ عند الترمذی وغیرہ بلفظ الذی لیس بعدی نبی (مطبوعہ انصاری صفحہ ۳۱۳ پ ۱۴) اسیطرح زرقانی نے شرح موطا میں بھی بحوالہ ترمذی بعدی نقل کیا ہے (صفحہ ۳۲۲ ج ۴ مطبوعہ مصر)

حسن البیان (جواب سیرۃ النعمان مصنفہ مولانا شبلی) (۹۳۸)

ahmadimuslim.de

قادیانی مشن

براہین احمدیہ کیوں ناقص رہی

ناظرین جانتے ہونگے کہ مرزا صاحب قادیانی کی مایۂ ناز تصنیف "براہین احمدیہ" ہے۔ جس کی بابت مرزا صاحب نے اعلان کیا تھا کہ تین سو زبردست دلائل اس کتاب میں ایسی لکھی جائینگی جن سے صداقت قرآن اور صداقت نبوت محمدیہ علیہ السلام واضح طور پر ثابت ہوگی۔ اس کے سوا بھی (دیگر کتب فروشوں کی طرح) بہت کچھ اس کتاب کی تعریف میں لفاظی کی تھی۔ مگر خدا کی شان تین سو دلائل میں سے صرف پہلی دلیل کے متعلق چند آیات لکھ کر چوتھی جلد ختم کردی۔ تو پھر اپنی مسیحیت میں ایسے مشغول ہوئے جیسے بقول اہل ہنود کرشن جی گوپیوں میں مشغول رہتے تھے۔ اس پر ان مخالفوں نے عموماً اور جن لوگوں نے براہین کی مطلوبہ قیمت پیشگی دی ہوئی تھی خصوصاً اعتراضات کی بوچھاڑ کی کہ براہین احمدیہ کیوں پوری نہیں کی جاتی؟ اس پر بھی مرزا صاحب کو اس طرف توجہ نہ ہوئی یا باعتقاد ہمارے بحکم قرآن مجید (کَرِہَ اللّٰہُ انْبِعَاثَھُمْ فَثَبَّطَھُمْ) مرزا صاحب کو توفیق تکمیل نہ ملی اس مضمون کو ہم نے بالتفصیل رسالۂ علم کلام مرزا میں لکھا ہے۔ اس اعتراض کے جواب میں ایک مضمون جدید "الفضل" قادیان میں نکلا ہے جو بہت ہی لطیف اور خوش کن ہے حق تو یہ ہے کہ ہمیں اس کے پڑھنے سے بہت لطف حاصل ہوا۔ کیونکہ ہمیں یقین ہوا کہ ہمارا قلم واقعی لوہے کا قلم ہے اور ہمارا پنجہ واقعی پنجۂ شیر ہے جس سے شکار کا نکل جانا محال ہے۔ ہم اس لطف میں اپنے ناظرین کو شریک کرنا چاہتے ہیں اس لئے الفضل کا مضمون سارا نقل کرتے ہیں۔ پس حضرات ناظرین تھوڑی سی توجہ سے پڑھیں اور لطف پائیں وہ یہ ہے:۔

"حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کا شروع میں یہی ارادہ تھا کہ حقانیت اسلام کے متعلق ایک ایسی کتاب لکھی جائے جس میں تین سو دلائل فضیلت اسلام کے بیان ہوں اور اسی غرض کے لئے آپ نے براہین احمدیہ کی تصنیف شروع فرمائی۔ مگر دوران تحریر میں جب خدا تعالےٰ نے آپ کو اصلاح خلق کے لئے مقرر کیا اور آپ کی توجہ کا دائرہ بہت وسیع ہوگیا تو اس ارادہ کی تکمیل ظاہری صورت میں نہ ہوسکی۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے لکھا کہ

"اب ہماری طرف سے کوئی ایسی شرط نہیں۔ کہ کتاب تین سو جزو تک ضرور پہنچے۔ بلکہ جس طور سے خدا تعالےٰ مناسب سمجھیگا کم یا زیادہ بغیر لحاظ پہلی شرائط کے اس کو انجام دیگا" (تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۹۲)

ہمارا دعوےٰ ہے کہ فضیلت اسلام ثابت کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے جن پاکیزہ ارادوں کے ماتحت براہین احمدیہ لکھنی شروع فرمائی تھی۔ انہیں خدا تعالےٰ نے پورا کردیا۔ اور وہ اس طرح کہ آپ کے قلم سے اسی کے قریب ایسی بے نظیر کتب لکھوائیں جن میں وہ تمام دلائل بالتفصیل مرقوم ہیں۔ جن سے اسلام دیگر ادیان پر غالب ثابت ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص اس مقصد کے پیش نظر حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی کتب کا مطالعہ کرے تو اسے اسلام کی سچائی کا ثبوت ان تین سو نمبر سے بھی زیادہ درخشاں نظر آئے گا۔

علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) براہین احمدیہ کے بعد جس شان میں دنیا کے سامنے جلوہ گر ہوئے یعنی نبوت و رسالت اور مسیحیت و مہدویت کا خلعت پہن کر۔ وہ بذات خود حقانیت اسلام کا ایک اتنا بڑا ثبوت ہے کہ اگر تین سو سے زیادہ دلائل بھی حقانیت اسلام کے براہین احمدیہ میں رقم کئے جاتے تو ان سے اسلام کو اتنا فائدہ ہرگز نہ پہنچ سکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ خواہ کس قدر اسلام کی حقانیت کے علمی دلائل پیش فرماتے قرآن مجید سے بڑھ کر نہ ہوسکتے مگر مسلمان جب قرآن مجید کے ہوتے ہوئے اسلام کو ادیان باطلہ پر غالب ثابت نہ کرسکتے تھے تو ان تین سو دلائل سے کیونکر فائدہ اٹھاتے۔ اگر اسلام غالب ثابت ہوتا بھی تو محض علمی رنگ میں۔ مگر خدا تعالےٰ نے آپ کو ماموریت کی شان عطا فرماکر اسلام کی حقانیت کا ایک زندہ ثبوت دنیا کے سامنے پیش کردیا۔ پس قطع نظر ان عظیم الشان تحریرات کے جو بعد میں خدا تعالےٰ نے آپ کے ہاتھ سے شائع کرائیں اور قطع نظر ان سینکڑوں اشتہارات اور تقریروں کے جو آپ نے صداقت اسلام پر کیں۔ براہین احمدیہ کی تکمیل سے جس قدر حقانیت اسلام ظاہر ہوسکتی تھی اس سے بہت زیادہ آپ کے وجود کے ذریعہ اسلام کی حقانیت ظاہر ہوئی۔ اور یہی خدا تعالیٰ چاہتا تھا کہ دنیا پر اپنے زندہ اور تازہ آسمانی نشانات سے حقانیت اسلام ظاہر کرے۔

غرض حقانیت اسلام کے متعلق اللہ تعالیٰ کا جو منشا تھا وہ پورا ہوا۔ اور اسلام کے متعلق حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے ہاتھوں لیظھرہ علی الدین کلہ کا نشان ظاہر ہوگیا۔ یہ حقانیت اسلام کو اسقدر نمایاں کردینے والا نشان ہے کہ اس کے ماتحت ہر وہ معجزہ جو حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے ذریعہ ظاہر ہوا اسلام کی صداقت کا ثبوت ہے۔ اور اگر اس رنگ میں غور کیا جائے تو صداقت اسلام کے ہزاروں دلائل حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے دنیا کے سامنے پیش فرمائے۔

براہین احمدیہ کی عدم تکمیل کے متعلق یہ بتانا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ گو مخالفین سلسلہ کی طرف سے

---

* خدا کو ان لوگوں کی تیاری ناپسند ہے اسلئے انکو چپکا دیا۔

ahmadimuslim.de

یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ براہین نامکمل رہ گئی اور آپ نے اپنے وعدوں کا پاس نہ کیا۔ لیکن دراصل اس میں بھی حضرت مسیح موعود (مرزا) کی صداقت کا عظیم الشان نشان مخفی ہے اور وہ اس طرح کہ ۱۸۶۴ء یا ۱۸۶۵ء میں حضرت مسیح موعود (مرزا) نے ایک رؤیا دیکھا جس کا براہین احمدیہ میں آپ نے بایں الفاظ ذکر کیا ہے:

"اس احقر نے ۱۸۶۴ء یا ۱۸۶۵ء میں یعنی اسی زمانہ کے قریب جب یہ ضعیف اپنی عمر کے پہلے حصہ میں ہنوز تحصیل علم میں مشغول تھا جناب خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ اور اس وقت اس عاجز کے ہاتھ میں ایک دینی کتاب تھی کہ جو خود اس عاجز کی تالیف معلوم ہوتی تھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب کو دیکھ کر عربی زبان میں پوچھا کہ تو نے اس کتاب کا کیا نام رکھا ہے۔ خاکسار نے عرض کیا۔ کہ اس کا نام میں نے قطبی رکھا ہے۔ جس کی تعبیر اب اس اشتہاری کتاب کے تالیف ہونے پر یہ کھلی کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ جو قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم ہے۔ جس کے کامل استحکام کو پیش کر کے دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا گیا ہے۔ غرض آنحضرت نے وہ کتاب مجھ سے لے لی اور جب وہ کتاب حضرت مقدس نبوی کے ہاتھ میں آئی تو آنجناب کا ہاتھ مبارک لگتے ہی ایک نہایت خوش رنگ اور خوبصورت میوہ بن گئی کہ جو امرود سے مشابہ تھا۔ مگر بقدر تربوز تھا۔ آنحضرت نے جب اس میوہ کو تقسیم کرنے کے لئے قاش قاش کرنا چاہا تو اس قدر اس میں سے شہد نکلا کہ آنجناب کا ہاتھ مرفق مبارک تک بھر گیا۔ تب ایک مُردہ کہ جو دروازے سے باہر پڑا تھا۔ آنحضرت کے معجزے سے زندہ ہو کر اس عاجز کے پیچھے آکھڑا ہوا۔ اور یہ عاجز آنحضرت کے سامنے کھڑا تھا جیسے ایک مستغیث حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ اور آنحضرت بڑے جاہ و جلال اور حاکمانہ شان سے ایک زبردست پہلوان کی طرح کرسی پر جلوس فرما رہے تھے۔ پھر خلاصہ کلام یہ کہ ایک قاش آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اس غرض سے دی کہ تا میں اس شخص کو دوں کہ جو نئے سرے سے زندہ ہوا۔ اور باقی تمام قاشیں میرے دامن میں ڈال دیں اور وہ ایک قاش میں نے اس نئے زندہ کو دیدی اور اس نے وہیں کھالی۔ پھر جب وہ نیا زندہ اپنی قاش کھا چکا تو میں نے دیکھا کہ آنحضرتؐ کی کرسیٔ مبارک اپنے پہلے مکان سے بہت ہی اونچی ہو گئی اور جیسے آفتاب کی کرنیں چھوٹتی ہیں۔ ایسا ہی آنحضرتؐ کی پیشانی مبارک متواتر چمکنے لگی کہ جو دین اسلام کی تازگی اور ترقی کی طرف اشارت تھی۔ تب اسی نور کے مشاہدہ کرتے کرتے آنکھ کھل گئی والحمد للہ علیٰ ذالک۔"

یہ خواب درج کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود (مرزا) تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ وہ خواب ہے کہ تقریباً دو سو آدمی کو انہی دنوں میں سنائی گئی تھی جن میں سے پچاس یا کم و بیش ہندو بھی ہیں کہ جو اکثر ان میں سے ابھی تک صحیح و سلامت ہیں۔ اور وہ تمام لوگ خوب جانتے ہیں کہ اس زمانہ براہین احمدیہ کی تالیف کا ابھی نام و نشان نہ تھا اور نہ یہ مرکوز خاطر تھا کہ کوئی دینی کتاب بنا کر اسکے استحکام اور سچائی ظاہر کرنے کے لئے دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا جائے۔ لیکن ظاہر ہے کہ اب وہ باتیں جن پر خواب دلالت کرتی ہے کسی قدر پوری ہو گئیں اور جس قطبیت کے اسم سے اس وقت کی خواب میں کتاب کو موسوم کیا گیا تھا۔ اسی قطبیت کو اب مخالفوں کے مقابلے میں بوعدہ انعام کثیر پیش کر کے حجت اسلام ان پر پوری کی گئی ہے اور جس قدر اجزاء اس خواب کے ابھی تک ظہور میں نہیں آئے۔ ان کے ظہور کا منتظر رہنا چاہئے کہ آسمانی باتیں کبھی ٹل نہیں سکتیں۔" (براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۴۸ تا صفحہ ۲۵۰ حاشیہ)

اس خواب سے جو کچھ ظاہر ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ حقانیت اسلام پر زبردست دلائل کا مجموعہ وہ میوہ ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت کے طفیل حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو ملا۔ اس میوہ سے شہد تو بہت نکلا مگر مسلمان کہلانے والوں کے حصہ میں صرف ایک قاش آئی۔ کیونکہ وہ شخص جو مردہ تھا اور پھر زندہ ہوا۔ اسلام کا تمثل تھا۔ اسی لئے آخر میں حضور نے فرمایا۔ "یہ دین اسلام کی تازگی اور ترقی کی طرف اشارت تھی۔" اس رؤیا کے مطابق حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو حقائق و معارف کا بہت سا شہد خدا تعالےٰ نے دیا۔ مگر مسلمانوں کو صرف ایک قاش براہین احمدیہ کی شکل میں ملی۔ چنانچہ براہین احمدیہ میں ایک ہی دلیل صفحہ ۱۲۵ سے شروع ہوتی ہے۔ اس کے بعد حکمت الٰہی سے یہ کتاب بند ہو گئی اور سلسلۂ صداقت اسلام ایک دوسرے نہج پر منتقل ہو گیا۔ اور یہ جو کچھ ہوا خدا تعالےٰ کی اس بتائی ہوئی خبر کے مطابق ہوا کہ اسلام والوں کو صرف ایک قاش ملیگی باقی تمام قاشیں حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے پاس رہیں گی۔ اور آپ جس طرح چاہیں گے اسے تقسیم کریں گے۔ یعنی حقانیت اسلام کے باقی دلائل اور رنگوں میں ظاہر ہونگے۔ پس براہین کی عدم تکمیل بھی حضرت مسیح موعود (مرزا) کی ایک رؤیا صداقت کا زبردست ثبوت ہے۔ نہ آپ پر بزعم مخالفین اعتراض عائد کرنیوالا۔" (الفضل ۱۷ ستمبر ۱۹۳۵ء صفحہ ۵)

اہلحدیث اس ساری طول طویل تحریر کا خلاصہ یہ ہے کہ براہین کی چار جلدوں کے بعد جو خدمات مرزا صاحب نے اپنی مسیحیت کی معرفت صداقت اسلام کے متعلق کیں وہی براہین احمدیہ ہیں اس لئے براہین احمدیہ ناقص نہیں رہی بلکہ مکمل ہو گئی۔ (جل جلالہ)

ناظرین کو یاد ہو گا ہم بہت دفعہ کہہ چکے ہیں کہ ہم مرزا صاحب کے اس بارے میں مشکور ہیں کہ انہوں نے ہم کو اپنی امت کی کج روی کے جواب دینے سے سبکدوش کیا ہوا ہے۔ یعنی جونہی یہ لوگ غلط بات کہیں ہم فوراً مرزا صاحب کے قول سے اس کی تردید کر سکتے ہیں۔ چنانچہ آج بھی اسی اصول سے کام لیتے ہیں۔

"براہین احمدیہ کی چوتھی جلد کے اخیر میں ان تین سو دلائل حقہ میں سے ایک دلیل کو بیان کرنا شروع کیا ہے۔ جس کے متعلق چند آیات لکھی ہیں۔ پھر ۲۳ برس کی بندش کے بعد آپ نے پانچویں جلد شروع کی تو اس کے دیباچہ میں حسب ذیل نوٹ لکھا۔

"اما بعد واضح ہو کہ یہ براہین احمدیہ کا پانچواں حصہ

حصہ ہے کہ جو اس دیباچہ کے بعد لکھا جائے گا خدا تعالےٰ کی حکمت اور مصلحت سے ایسا اتفاق ہوا کہ چار حصے اس کتاب کے چھپ کر پھر تخمیناً تیئیس ۲۳ برس تک اس کتاب کا چھپنا ملتوی رہا۔ اور عجیب تر یہ کہ اسّی کے قریب اس مدت میں میں نے کتابیں تالیف کیں جن میں سے بعض بڑے بڑے حجم کی تھیں۔ لیکن اس کتاب کی تکمیل کے لئے توجہ پیدا نہ ہوئی اور کئی مرتبہ دل میں یہ درد پیدا بھی ہوا کہ براہین احمدیہ کے ملتوی رہنے پر ایک زمانہ دراز گذر گیا مگر باوجود کوشش بلیغ اور باوجود اس کے کہ خریداروں کی طرف سے بھی کتاب کے مطالبہ کے لئے سخت الحاح ہوا اور اس مدت مدید اور اس قدر زمانہ التوا میں مخالفوں کی طرف سے بھی وہ اعتراض مجھ پر ہوئے کہ جو بدظنی اور بدزبانی کے گند سے حد سے زیادہ آلودہ تھے۔ اور بوجہ امتداد مدت درحقیقت وہ دلوں میں پیدا ہو سکتے تھے مگر پھر بھی قضا و قدر کے مصالح نے مجھے یہ توفیق نہ دی کہ میں اس کتاب کو پورا کر سکتا۔

(دیباچہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صلے)

اہلحدیث | اس کلام بانظام سے صاف واضح ہوتا ہے کہ تیئیس ۲۳ سالہ مدت کی اسّی کتابوں کو مرزا صاحب "براہین" کی تکمیل نہیں جانتے تھے تبھی تو اس کی تکمیل کے لئے کتاب کا پانچواں حصہ لکھنا شروع کیا۔ اس (قول مرزا) سے الفضل کی صاف تردید ہوتی ہے جو اسّی کتابوں کی تصنیف کے ذریعہ خدمات مرزا کو تکمیل براہین کہتا ہے۔

احمدی دوستو! | ہم نے تمہیں بارہا مشورہ دیا ہے اور اب بھی حق ہمسائگی ادا کرتے ہیں کہ اس قسم کے دقیق مضامین کی بابت ہم سے مشورہ لے لیا کرو ہم وعدہ کرتے ہیں کہ تمہارے مضامین کی اصلاح کر دیا کریں گے اور کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ کریں گے۔ کیونکہ تم لوگ مرزا صاحب کے رازہائے دروں سے اتنے واقف نہیں جتنے ہم ہیں کیوں کہ ؎

رند بھی ہوں میں پارسا بھی ہوں

میری نگاہ میں ہیں رند و پارسا ایک ایک

ہاں ایک شکایت باقی ہے۔ غالباً امت مرزا بھی اس شکایت میں دل سے ہمارے ساتھ ہم آواز ہوگی کہ پانچویں جلدی شروع تو کر دی لیکن یہ خیال بھی نہ کیا کہ اس میں مجھے کیا لکھنا چاہئے اور شروع کیسے کرنا چاہئے۔ حق تو یہ تھا کہ براہین احمدیہ کی چوتھی جلد میں جو ذکر شروع ہو کر ادھورا رہا اسے مکمل کرتے مگر افسوس ایسا نہیں کیا بلکہ پانچویں جلد میں ایک جدید مضمون شروع کر دیا۔ گویا کہ اس پانچویں کو چوتھی جلد سے کچھ بھی تعلق نہیں۔

لطیفہ | ہاں ایک باریک لطیفہ جس کو قادیانی معارف میں سے ایک نکتہ یا نقطہ کہنا چاہئے یہ بتایا کہ براہین احمدیہ کے پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اس لئے پانچوں حصوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا۔

(دیباچہ براہین احمدیہ جلد ۵ صلے)

کیا اچھا نکتۂ معرفت ہے جو آج تک کسی سابق مصنف کو نہ سوجھا ہو۔ سٹاف اہلحدیث تو اس کی دل سے قدر کرے گا البتہ احرار پارٹی سے خطرہ ہے کہ وہ اپنے حلقۂ اثر میں یہ تعلیم نہ پھیلا دیں کہ مرزائیوں سے پچاس روپے قرض لیکر پانچ دے دیا کرو۔ باقی ۴۵ کھا جایا کرو اور ایسا کرنے کے جواز میں یہ قول مرزا بطور دلیل پیش کر دیا کرو۔ اور اگر ہم سے اس فتوے پر دستخط کرانا چاہیں گے تو ہم نہیں کرینگے اور اسکی وجہ یہ بتائیں گے کہ ؎

ہر مستاں منطق الطیر ست جامی لب بہ بند
جز سلیمانے نباشد فہم ایں گفتار را

نوٹ | اس مضمون پر بلکہ مرزا صاحب کی کل تصانیف پر بحیثیت علم کلام لطیف بحث دیکھنی ہو تو ہمارا رسالہ "علم کلام مرزا" ملاحظہ ہو۔ قیمت آٹھ آنے منگوانے کا پتہ یہ ہے:۔

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

ویددرشن

(۵)

ہندی زبان میں ویدوں کے ترجمے حسب ذیل موجود ہیں۔ سوامی دیانند سرسوتی کا ترجمہ یجر وید کا دو جلدوں میں اور رگ وید کا نو جلدوں میں ملتا ہے۔ رگ وید کا ترجمہ پورا نہیں ہے۔ پہلی تین جلدوں میں پہلے منڈل کا ترجمہ ہے باقی چھ جلدوں میں ایک ایک منڈل کا ترجمہ ہے۔ اس طرح کل سات منڈلوں کا ترجمہ سوامی جی نے کیا ہے۔ اس ترجمہ کا مقدمہ رگ وید آدی بھاشی بھومکا کے نام سے الگ ملتا ہے۔ یہ بھومکا اردو میں بھی لاہور میں چھپ گئی ہے سوامی جی کے ترجمہ یجر وید کا اردو ترجمہ بابو نوونند پرشاد گپتا نے کیا تھا جو میرٹھ اور دہلی میں چھپ چکا ہے۔ سوامی دیانند نے ہندوؤں کو عیسائیت اور اسلام میں داخل ہونے سے روکنے کے لئے ایک جدید فرقہ ہندوؤں میں جاری کیا تھا اور جو اعتراضات پادریوں اور مولویوں کی طرف سے ہندو دھرم پر کئے جاتے تھے ان سے ویدوں کو محفوظ رکھنے کے لئے عجیب و غریب تاویلات سے کام لیکر انہوں نے اپنا ترجمہ کیا ہے۔ اس لئے ان کا ترجمہ درحقیقت وید کا ترجمہ نہیں بلکہ ایک جدید مستقل کتاب ہے۔ یجروید کے کئی ہندی ترجمے سناتن دھرم والے بھی شائع کر چکے ہیں۔ سب سے پہلے راجہ گری پرشاد نے بسواں سے ایک ترجمہ شائع کیا تھا جو اب نایاب ہو چکا ہے۔ میں نے اس کا ایک نسخہ الہ آباد کی بھارتی بھون لائبریری میں دیکھا ہے۔ ایک ترجمہ پنڈت جوالا پرشاد جی مصر مراد آبادی کا کیا ہوا بمبئی کے وین کٹیشور پریس سے شائع ہوا ہے اور عام طور پر ملتا ہے۔ ایک اور ترجمہ اس وید کا پنڈت جوالا پرشاد بھارگو نے کیا ہے۔ جو آگرہ سے شائع ہوا ہے۔ ایک ترجمہ پنڈت رام سروپ شرما کا کیا ہوا ہے جو سناتن دھرم پریس مراد آباد سے ملتا ہے۔

سام وید کا ہندی ترجمہ پنڈت تلسی رام نے کیا ہے جو میرٹھ سے شائع ہو چکا ہے۔ اتھرو وید کا پنڈت

لکھیم کرن داس جی ترویدی نے ہندی میں آریہ اصول کے مطابق ترجمہ کیا ہے اور چالیس روپیہ میں پنڈت جی سے جو آج کل جے پور میں مقیم ہیں مل سکتا ہے۔ پنڈت جی ایک نہایت معمر بزرگ ہیں آپ کی خدمت میں راقم الحروف کو نیاز حاصل ہے۔ ایک مرتبہ راقم نے آپ کے ترجمہ کے متعلق چند سوالات آپ سے کئے بے چارے جواب نہ دے سکے۔ فرمانے لگے بھائی میں نے بچپن میں تو عربی فارسی پڑھی تھی۔ سنسکرت کا شوق بڑی عمر میں پیدا ہوا اور اب اس کو بھلا بھی چکا ہوں۔ البتہ کتابیں موجود ہیں جو کتاب چاہو کتب خانے سے نکال لو اور دیکھ کر اپنا شبہ رفع کر لو۔ بہر حال پنڈت جی کا ترجمہ سوامی دیانند کے اصول کے مطابق نہایت عمدہ اور بہت خوب ہے۔

اتھروید کی ساین آچاریہ کی تفسیر مع اس کے ہندی حاصل مطلب کے سناتن دھرم پریس مراد آباد نے شائع کرنی شروع کی تھی۔ اب تک ختم ہو چکی ہوگی یا قریب اختتام کے ہوگی۔ اتھرووید کا ایک ترجمہ پنڈت ساتو لیکر اوندھ ضلع ستارہ سے شائع کر رہے تھے۔ یہ بھی غالباً ابھی مکمل نہیں ہوا۔

رگ وید کا ہنوز کوئی مکمل ہندی ترجمہ نہیں ہوا سوامی دیانند جی کے ترجمہ کی تکمیل پنڈت آریہ منی جی کر رہے تھے مگر وہ اسے پورا نہ کر سکے۔ اس وید کے دسویں منڈل کے متعلق ایک جگہ میری نظر سے گزرا کہ پنڈت مہادیو جی نے اس کا ترجمہ کیا ہے جو لکھیم پور سے شائع ہوا ہے لیکن اس کے دیکھنے کا مجھے اتفاق نہیں ہوا۔ رگ وید کا ایک ہندی ترجمہ ساین آچاریہ کے ترجمہ کے مطابق بھاگلپور سے شائع ہو رہا ہے۔ ہنوز صرف ابتدائی حصص شائع ہوئے ہیں۔

اس وید کی نہایت بسیط شرح بڑے اہتمام کے ساتھ کلکتہ کی ایک ریسرچ سوسائٹی انگریزی، بنگلہ، اور ہندی میں شائع کر رہی ہے۔ انگریزی ترجمہ ساین کی تفسیر کے مطابق ہے۔ لیکن جس اہتمام سے یہ چیز شائع ہو رہی ہے اس کو دیکھ کر یہی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اس کی تکمیل کے لئے برسہا برس درکار ہیں۔

ہمارے ایک جوان ہمت اور جوان سال دوست پنڈت جے دیو جی شرما کئی برس سے ویدوں کا ہندی ترجمہ اجمیر سے شائع کر رہے ہیں۔ سام وید کا ایک جلد میں، یجر کا دو جلدوں میں اور اتھرو کا چار خوبصورت چھوٹی جلدوں میں مکمل ترجمہ شائع کر چکے ہیں۔ رگ وید کا ترجمہ سات منڈل تک شائع ہو چکا ہے۔ باقی تین منڈل بھی سال دو سال میں چھپ چکیں گے۔ پنڈت جی اگرچہ آریہ سماج سے تعلق رکھتے ہیں لیکن آپ کا ترجمہ سوامی دیانند صاحب کے ترجمہ سے بہت کچھ مختلف اور بہت سے مقامات میں ساین سے قریب تر ہے اور یہ اس امر کا کافی ثبوت ہے کہ جوں جوں ویدوں کی درس و تدریس بڑھتی جاتی ہے خود سماجی حلقہ میں سوامی جی کے ترجمہ کی وقعت کم ہوتی جاتی ہے۔

اُردو میں ویدوں کے متعلق جو کچھ ہوا ہے وہ بہت تھوڑا ہے۔ ولسن صاحب کے ترجمہ رگ وید کے پہلے اشٹک کا اردو ترجمہ عرصہ ہوا پنڈت رام چند نے کیا تھا۔ جو اب نایاب ہے۔ سام وید کا اُردو ترجمہ بابو پیارے لال رئیس بروتھا ضلع علیگڈھ نے کیا تھا وہ بھی اب نایاب ہے۔ میں نے اس کو جے پور کی اسٹیٹ لائبریری میں دیکھا تھا۔ سوامی دیانند کے یجروید کے دو اردو ترجموں کا ذکر ہو چکا ہے۔ ایک ترجمہ کا نصف حصہ انجمن احمدیہ لاہور شائع کر چکی ہے۔ امید ہے کہ بقیہ نصف بھی جلد شائع ہو جائے گا۔

الغرض صرف آدھے وید کا صحیح اردو ترجمہ اس وقت ناظرین کو بازار میں مل سکتا ہے اور ضرورت ہے کہ دیگر ویدوں کے کم از کم خاص خاص اور اہم مقامات کا ترجمہ اردو دان پبلک کو پیش کر دیا جائے۔ اس کام کو اس عاجز نے اللہ کا نام لے کر شروع کر دیا ہے۔ السعی منی والاتمام من اللہ۔

وید کا بھید حصہ اول و دوم

اس میں آریوں کے اس دعوے کی تردید ہے کہ وید کی اصل تعلیم وہی ہے جو سوامی دیانند نے پیش کی ہے قابل دید ہے۔ قیمت ۴ر (ملنے کا پتہ)

نیجر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

اعترافِ کفر

(از قلم پنڈت آتما نند جی ست دھرم منڈل بٹالہ (گورداسپور))

لوگ کہتے ہیں کہ ابھی وہ زمانہ نہیں آیا جس کے متعلق متعدد پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ وہ زمانہ یہی ہے۔ مثلاً میں نے ۱۷ مئی ۱۹۳۵ء کے "اہلحدیث" میں "ویدوں کی حقیقت کا اعتراف" کے عنوان سے پنجاب کے سب سے بڑے آریہ سماجی پنڈت راجا رام صاحب شاستری پروفیسر ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور کے خیالات متعلقہ وید اقدس ظاہر کئے تھے۔ جن کا خلاصہ یہ تھا کہ:

(۱) ویدوں کے بعض منتر رشیوں کی تصانیف اور تخیلات ہیں۔ نہ کہ خدا کا کلام یا الہام۔

(۲) ویدوں میں مہاراجہ پریکشت اور مہاراجہ شنتنو اور پراشر منی کے نام اور حال پائے جانے سے ثابت ہے کہ وید زمانہ مہابھارت کے مابعد کی تصانیف ہیں۔

(۳) ویدوں میں تھوڑی سی عمدہ تعلیم کے ساتھ ساتھ بہت کچھ خلاف اخلاق تعلیم بھی موجود ہے جسے پنڈت راجا رام جی روڑا، پتھر، دھول، کوڑا کرکٹ، گند مند کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

غرضیکہ وید مقدس ہر طرح سے انسانی تصانیف ثابت ہیں نہ کہ خدا کا کلام یا الہام۔ آریہ مسافر اخبار کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پنڈت راجا رام جی جیسے "چوٹی کے ودوان" کے اعترافِ حق سے آریہ سماج میں ایک کھلبلی سی پڑ گئی۔ جس کا پڑنا لازمی بھی تھا کہ جب سب سے بڑا آریہ سماجی پنڈت ویدوں کو الہامی اور خدا کا کلام تسلیم نہیں کرتا تو کسی لالہ وغیرہ کے ویدوں کو الہامی ماننے کی کیا قدر کی جا سکتی ہے؟ چنانچہ آریہ مسافر لکھتا ہے کہ:-

"چنانچہ بغیر کسی تاخیر کے شری پنڈت راجا رام جی کی توجہ اس مضمون کی طرف دلائی گئی جس کے جواب میں شری پنڈت جی نے مندرجہ ذیل چٹھی برائے اشاعت بھیجی"

اس چٹھی میں جو آریہ مسافر میں شائع ہوئی ہے پنڈت راجا رام صاحب نے اتنا تو تسلیم کر لیا ہے کہ:-

ahmadimuslim.de

نسند بہ (بیشک) آتمانند نے مجھ سے پرشن (سوالات) کئے اُن کے اُتر (جوابات) چاہئے۔ لیکن میں نے تو پرانوں کے متعلق کہا تھا کہ چیونٹوں کی کان میں ہیرے ہیں جن کے ساتھ روڑا، پتھر، ڈھول بھی ہے۔

موصوف کے اس بیان اور آریہ مسافر کی تحریر سے عیاں ہے کہ میرا مضمون مندرجہ "اہلحدیث" ضرور پنڈت راجارام صاحب نے پڑھا اور سوائے جواب عث کے باقی کی صحت کا اقرار کیا۔ جس سے بھی کافی بلکہ وافی طور پر ثابت ہے کہ پنڈت جی ویدوں میں مچھلیوں، کُتیا، تیز، بندر، کبوتر، نیل کنٹھ، سانپ، دریائے سیج اور بیاس وغیرہ کے کلام وید منتروں کو رشیوں کے تخیلات قرار دیتے ہیں نہ کہ خدا یا حیوانوں کا کلام۔ دوئم ویدوں میں راجوں اور رشیوں کے تواریخی حالات نام ونسب وغیرہ پائے جانے سے بھی ثابت ہے کہ وید مقدس زمانہ مہابھارت کے مابعد کی تصانیف ہیں نہ ازلی کلام الہی۔

میں دوبارہ مہاتما ہنسراج جی یا کسی دیگر آریہ سماجی یا آریہ مسافر کے ایڈیٹر صاحب کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ پنڈت راجہ رام جی سے میرے بقیہ مضمون کی بھی تردید کرا کے دکھلا دیں ورنہ مان لیں کہ وید شعرانہ تخیلات کا مجموعہ ہیں نہ کہ کلام الہی۔ نیز یہ کہ بقول موصوف ویدوں میں راجوں اور رشیوں کے نام ونسب و تواریخی حالات پائے جانے سے جیسا کہ خود موصوف کے تراجم سے عیاں ہے وید زمانہ مہابھارت کے مابعد کی تصنیف کئے گئے۔ اگر آریہ مسافر کے ایڈیٹر میں ہمت ہے تو پنڈت راجارام صاحب کو میدان مقابلہ میں لاویں اور دیکھ لیں کہ خود موصوف کے ترجمہ و تفسیر سے ویدوں میں مخرب الاخلاق تعلیم اور تواریخی حالات پائے جاتے ہیں یا نہیں؟

بقول شخصے۔ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے آریہ مسافر یہ کہہ کر خاموش ہو رہے گا کہ "انگور کھٹے ہیں"۔ اگر آریہ مسافر کے ایڈیٹر کے سر میں دماغ اور دماغ میں سچ جھوٹ کی تمیز کرنے کا تھوڑا بھی مادہ باقی ہوتا تو سمجھ لیتا کہ بھلا آتمانند کو پرانوں کے متعلق درد سر خریدنے کی کیا ضرورت پڑی تھی اور خواہ مخواہ کر کے پنڈت راجہ رام صاحب سے پرانوں کے متعلق پوچھنے کی کیا ضرورت پڑی تھی جبکہ دونوں ہی پرانوں کو پہلے ہی سے ردی سمجھتے ہیں اور پھر پنڈت جی کہاں کے پرانوں کے ٹھیکیدار تھے جو آپ سے پرانوں کے متعلق پوچھا جاتا اور جبکہ آتمانند نے آج تک کبھی بھی پرانوں کا تصفیہ نہیں چھیڑا بلکہ ہمیشہ آریہ سماج کی ہی جڑوں کو ہی تیل سے سینچتا رہا تو اُسے کیا ضرورت تھی کہ وہ پرانوں کے متعلق اور پھر وہ بھی ایک آریہ سماجی پنڈت سے پوچھتا اور یقین کرتا کہ ضرور ویدوں کے متعلق ہی پنڈت جی نے یہ رائے دی ہوگی۔ مگر اب کسی وجہ سے سچ کو چھپا رہے ہیں۔ اور ویدوں کا الزام پورانوں کے نام مڑھ کر حق نمک ادا کر رہے ہیں۔ ایک پنڈت راجہ رام صاحب ہی نہیں تقریباً سارے کے سارے آریہ سماجی علماء وید اس وقت ویدوں سے منکر ہو رہے ہیں۔ آریہ سماج کس کس سے تردید شائع کروائیں گے۔ مثلاً پنڈت بھگوت دت جی بی۔ اے ریسرچ سکالر ویدوں میں تحریف اور اکثر وید منتروں کے انسانی تصانیف ہونے کے قائل ہیں اور ویدوں کا زمانہ تصنیف مہابھارت کے نزدیک تسلیم کرتے ہیں مفصل دیکھئے اے ہسٹری آف ویدک لٹریچر۔ پنڈت نردیو شاستری جی بھی ویدوں میں تحریف مانتے ہیں دیکھئے رگوید آلوچن صفحہ ۱۳۴ و ۱۳۵۔ پنڈت وشوبندھو صاحب ایم۔ اے شاستری سابق پرنسپل دیانند براہم ودیالیہ و پردہان آریہ سماج انارکلی لاہور ویدوں میں تواریخ و غلطیاں اور ویدوں کو انسانی تصانیف مانتے ہیں۔ رائے بہادر مول راج صاحب ایم۔ اے سابق پردہان آریہ سماج لاہور جن کو خود سوامی دیانند جی نے اپنے ہاتھ سے آریہ سماج لاہور کا پردہان منتخب کیا تھا ویدوں کو انسانی تصانیف مانتے ہیں۔ رائے بہادر درگا داس صاحب ایم۔ اے ایڈوکیٹ سابق پردہان آریہ سماج لاہور بھی ویدوں کو انسانی تصانیف مانتے ہیں۔ اور مسٹر وید ویاس ایم۔ اے۔ پروفیسر سنت رام صاحب سیال ایم۔ اے۔ لالہ سوہن بھان ایم۔ اے ہیڈ ماسٹر دیانند ہائی سکول لاہور۔ پروفیسر ہکم چند صاحب مہاجن۔ پروفیسر گوردھن لعل صاحب ایم۔ اے۔ پنڈت راما نند صاحب شاستری۔ پنڈت دیودت صاحب پروفیسر دیانند براہم مہاودیالیہ لاہور کے اکثر آریہ سماجی وکلاء بھی پنڈت وشوبندھو صاحب ایم۔ اے۔ ایم۔ او۔ ایل اور رائے بہادر مولراج صاحب ایم اے کے ہم خیال و مددگار ہیں۔ (بحوالہ آریہ گزٹ مجریہ ۴ مارچ ۱۹۳۶ء صہ)

پنڈت گنگا پرشاد اپادھیائے ایم۔ اے پرنسپل ڈی۔ اے۔ وی کالج و پردہان آریہ سماج الہ آباد ویدوں کے بعض منتروں کو مخرب الاخلاق مانتے ہیں۔ یہ تو مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر کالج پارٹی کا حال ہے۔ اب ذرا گوروکل پارٹی کے خیالات ملاحظہ ہوں۔

سوامی ستنترا نند جی ویدوں کے بعض منتروں کو مہذب نہیں مانتے بلکہ انہوں نے اکثر وید منتروں کا بوجھ سوامی دیانند کی تصنیف سنسکار ودھی پر سے ہلکا کر دیا ہے۔ پنڈت دھرمیندر ناتھ جی ایم۔ اے سوامی دیانند جی کے ترجمہ کو غلط اور ویدوں میں تواریخ مانتے ہیں۔ آریہ سماجی رسالہ کرانتی لاہور بابت جولائی ۱۹۳۴ء صہ پر پنڈت بنواری لال جی کھتری آریہ پرتی ندھی اُپ سبھا کی طرف سے شائع شدہ چٹھی سے ظاہر ہے کہ جب شری دیوشرما جی آچاریہ گوروکل کانگڑی ایک مرتبہ گوروکل کوروکشیتر میں تشریف لائے تو ان سے پوچھا گیا کہ کیا وجہ ہے کہ گوروکلوں کے اکثر سناتک ناستک نکلتے ہیں۔ تو آچاریہ جی نے جواب دیا کہ "جب وید ہی ایسے ہوں تو کسی کا کیا دوش ہے؟" یعنی آچاریہ جی کے خیال میں بھی وید خدا کا کلام نہیں۔ اور گوروکلوں کے پروفیسروں کے معتقدات کے متعلق آچاریہ دیوشرما جی نے بیان دیا کہ "چونکہ گوروکلوں میں آج کل اکثر ادھیاپک ناستک اور اویدک (مخالف وید) خیالات کے کام کرتے ہیں۔ اس لئے سناتکوں کا بھی ناستک اور اویدک خیالات ہونا لازمی ہے۔"

گوروکل کانگڑی کے سب سے پہلے پہل مہاشہ ہریش چندر ولد سوامی شردھانند صاحب ویدوں کو الہامی کتابیں نہیں مانتے تھے۔ مرحوم لالہ لاجپت رائے

بھی ویدوں کے الہام سے منکر ہو چکے تھے*۔

قصہ مختصر یہ کہ اس وقت سوائے ایک دو غیر معروف تنخواہ دار لیکچراروں کے کوئی مشہور و معروف آریہ سماجی عالم ویدوں کے الہام کا قائل نہیں رہا یہاں تک کہ پروفیسر رامدیو جی بی۔ اے پر دہان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب بھی ڈھلمل یقین ہو رہے ہیں جیسا کہ میرے ساتھ آپ کی خط و کتابت سے ظاہر ہے میرا دعوے ہے کہ کوئی منصف مزاج شخص میری لاجواب تصنیف ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب* کو بنظر انصاف پڑھ لینے کے بعد آریہ سماجی نہیں رہ سکتا اور ویدوں کو الہامی نہیں مان سکتا۔ ملنے کا پتہ :۔

(۱) دفتر اہلحدیث امرت سر

(۲) ست دہرم پرچارک منڈل بٹالہ ضلع گورداسپور

کیا ویدوں کی ایسی تعلیم کو لیکر جس کا صحیح خاکہ میری تصنیف ویدک تہذیب میں کھینچا گیا ہے آریہ سماج اسلام اور عیسائیت کا مقابلہ کر سکتی ہے سہ

این خیال است و محال است و جنوں

خاکسار آتمانند ست دہرم منڈل بٹالہ

انجمن اہل حدیث مدراس

قابل توجہ برادران اہل حدیث

برادران اسلام! آج کل دنیائے عالم خصوصًا عالم اسلام میں بہت سے فرقے پیدا ہو چکے ہیں اور ہر فرقہ اپنے آپ کو حق پرست سمجھتا ہے اور اپنی تبلیغ و اشاعت کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتا ہے۔ ہر فرقہ جن کے نام سے اپنے آپ کو منسوب کرتا ہے اور جن کی تقلید کو اپنے لئے باعث عز و وقار سمجھتا ہے ان کے پیشوا خود ایک ایسی ہستی کے محکوم ہیں جن کی سرداری اور پیشوائی کا انتخاب خداوند رب العزت منتخب فرماتا ہے۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ یعنی آقائے نامدار حبیب کردگار، رسول خدا محمد مصطفٰے صلعم (روحی فداہ ابی امی) کے اقوال اور افعال ہماری زندگی کے لئے بہترین راہ عمل اور افضل و اعلیٰ نمونہ ہیں۔ اور حضور سرور کائنات رسول خدا صلعم نے ایک سیدھی لکیر کھینچی اور دائیں بائیں چار لکیریں کھینچ کر صحابہ کرام کو مخاطب کر کے فرمایا یہ جو سیدھی لکیر ہے وہی صراط مستقیم ہے جو کوئی اس پر چلے گا وہ فلاح پائے گا۔ اور جو اس سے بھٹک کر ٹیڑھی راہ اختیار کرے گا اس کو شیطان اوچک لیگا۔ اب غور طلب یہی بات ہے کہ ہر ایک فرقہ کا حق پرست ہونا کہاں تک صحیح ہے۔ اس کا فیصلہ اور جواب ہر ایک مدعی کو چاہئے اپنے دل سے پوچھ لے۔ ہر ایک مدعی اپنے دعوے کو باطل پائے گا کیونکہ وہ صرف زبانی دعوے کرتا ہے آقائے نامدار صلعم کی محبت کا۔ کیونکہ رہبری اور پیشوائی کے لئے وہ کسی اور کا محتاج ہے۔ وہ اپنی سرداری کے لئے آقائے نامدار جیسی اولوالعزم ہستی کو منتخب نہیں کرتے۔ اس کا اصل سبب یہی ہے کہ ہم مسلمان اصلی تعلیم قرآن اور حدیث کو چھوڑ بیٹھے اور رسول اکرم صلعم کی بتائی ہوئی راہ اختیار نہ کی۔ شکر ہے ایک جماعت حقہ جو اپنے آپ کو اہل حدیث کے نام سے موسوم کرتی ہے۔ وہ اپنی سرداری و رہبری کے لئے آقائے نامدار کو منتخب کرتی ہے اور آپ کے طریق عمل کو اپنے لئے بہترین عمل سمجھتی ہے وہ اپنے دعوے میں کامل اور اکمل ہے۔ کیونکہ اس جماعت کا جیسا دعوے ہے ویسا ہی اپنے طریق عمل کے لئے آقائے نامدار کے قول و فعل کی متلاشی ہے۔

مگر افسوس صد افسوس اس بات کا ہے کہ ایسی زبردست جماعت حقہ کی شہر مدراس میں کوئی انجمن موجود نہیں ہے۔ آج کل بہت سے لوگ اپنے آباؤ اجداد کے رسومات کو چھوڑ کر حق کی طرف مائل ہو رہے ہیں اس وقت صدائے حق کو بلند کرنے والی انجمن کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ مگر اس انجمن کو وجود میں لانے والا کوئی نہیں۔ حالانکہ اہل حدیث بھائیوں کی بفضل خدا بہت بڑی تعداد ہے۔ مگر وہ بھی آج کل حوادث زمانہ کی لاڈ لپیٹ میں آکر اصل چیز ہاتھ سے کھو بیٹھے ہیں۔ بفضل خدا بہت سے اچھی حالت میں بھی ہیں۔ مگر انہیں راہ خدا قرآن و حدیث کی اشاعت کرنے کے لئے کچھ دینا بہت مشکل ہے۔

میرے عزیز بھائیو! خدا کے لئے اٹھو۔ خوب سو چکے۔ خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ۔ قرآن و حدیث کی تبلیغ کی اشاعت کرو۔ ایک انجمن کی بنا ڈالو۔ اب وہ وقت نہیں ہے جو قدم قدم پر تکالیف کا سامنا، مصیبت کا ڈر، آفت ناگہانی کا خوف تھا۔ خدا کیلئے اٹھو۔ دشمنان دین جو جماعت حقہ کو بدنام کر رہے ہیں ان کو روکو۔ حق و باطل کا فرق بتاؤ۔

میری آخری گذارش اک اور مرتبہ بھی ہے کہ عزیز خدا کے لئے کمر ہمت باندھو اور ایک انجمن کی بنیاد رکھو۔ امید قوی ہے میری اس آواز کو صدا بصحرا نہ بنائیں گے بلکہ عملی اقدام شروع کریں گے۔ خدا ہم کو نیک توفیق دے۔ ہمیں خدمت قرآن و حدیث کرنے کی استطاعت دے۔ آمین ثم آمین۔ فقط

(احمد)

* بلکہ خدا کے بھی۔ (اہلحدیث)

حیات طیبہ

سوانحمری مولانا اسماعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ

اس میں آپ کا حسب نسب اور زندگی بھر کے کارہائے نمایاں درج ہیں۔ سکھوں کے ساتھ جہاد کی وجہ اور تمام لڑائیوں کا مفصل حال درج ہے۔ مجلد کتاب ہے۔ دوبارہ بصحت اعلیٰ کتابت طباعت کے عمدہ کاغذ پر طبع ہوئی ہے۔ قیمت صرف عا ۔ ملنے کا پتہ :۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۳۰)

یہ سلسلہ ۱۳ ستمبر کے پرچہ میں درج ہو کر بوجہ مسودہ نہ ہونے کے ۲۰ ستمبر کے پرچے میں درج نہ ہوا۔ اب مسودہ آیا ہے تو درج کیا جاتا ہے

۱۳ ستمبر کے پرچے میں مولوی نعیم الدین صاحب کی عبارت کا آخری فقرہ یوں تھا۔

شاہ عبدالحق کا توشہ حقہ نہ پینے والوں کو الخ اس کے آگے ملاحظہ ہو۔

اس کی یہ وجہ تو ہے نہیں کہ مردوں کے لئے حقک اور حقہ والوں کے لئے توشہ کوئی حرام سمجھتا ہو بلکہ ان بزرگوں کو جن سے اُنس اور مرید ارتباط ہے ان کو دیا جائے یہ حدیث سے ثابت ہے۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۷۳) یعنی بارہا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکری ذبح فرما کر اس کے اعضا جدا جدا کرتے پھر اس کو ان عورتوں کے پاس بھیجتے جو بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دوستدار تھیں اس کو شرک بتانا سخت گمراہی ہے۔ ایصال ثواب کے لئے جانور ذبح کرنا اس کو بھی اسمٰعیل نے شرک قرار دیا ہے۔ شاہ عبدالحق صاحب علیہ الرحمۃ کو حقہ سے نفرت تھی اس لئے ان کے ایصال ثواب کا توشہ حقہ نہ پینے والوں کو کھلایا جاتا ہے۔ اسی طرح کسی بزرگ کے ایصال ثواب کا کھانا اسکے مریدین یا خدام یا آستانہ پر تلاوت کرنے والوں کو پہنچانا بھی اس حدیث سے ثابت ہوا جس کا تقویۃ الایمان صفحہ ۵۵ میں بایں الفاظ انکار کیا ہے کوئی کسی کی قبر پہ لے جاتا ہے۔ غرض اس شخص کی جو بات ہے قرآن و حدیث کے مخالف ہے انتہی" (قول نعیمی)

اقول وباللہ التوفیق۔ مولوی نعیم الدین کا طرز کلام قابل ملاحظہ ہے۔ اولاً اس مقام پر بطور مغالطہ فریب دہی تقویۃ الایمان کا چوتھا حصہ اشراک فی العادت کے نام سے لکھا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ محض غلط ہے بلکہ یہ فصل پانچویں اشراک فی العادت کے بیان میں ہے۔ ثانیاً جن امور اور جن الفاظ کا اس کے شروع تین سطروں میں ذکر کیا گیا ہے وہ تقویۃ الایمان کے پہلے باب توحید و شرک میں مذکور ہیں یہ محض اولٹ پلٹ کر کے عوام میں اپنے جہل سے علمیت شیطنیت جتلاتا ہے۔

البتہ اس فصل پنجم میں قرآن پاک کی آیت سورۂ نساء اِنْ یَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا۔ یعنی نہیں پکارتے ورے اللہ کے مگر عورتوں کو۔ ترجمہ اصلی حقیقی پکارنا عورتوں کو جو بمعنی عبادت ہے کیا گیا ہے اس کو معنی بدلنا قرآن پر افترا و تحریف غلط ترجمہ بتانا اور اناثا سے محض لات و عزیٰ تجویز کرنا محض جہل و عناد ہے۔

حالانکہ مولانا شہید مرحوم کے جد امجد مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ ترجمہ فارسی میں یہی ترجمہ فرماتے ہیں۔ نمے خوانند از جز خدائے مگر مادہ۔ یعنی نہیں پکارتے ہیں سوائے خدائے تعالیٰ کے مگر عورتوں کو۔ نیز مولانا شہید مرحوم کے چچا میاں استاد محترم جناب مولانا شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ اپنی مشہور تفسیر موضح القرآن قلمی صفحہ ۹۵ میں جو تمام ہندوستان میں مقبول ہے اور خود مولوی نعیم الدین اپنے رسالہ فیضان رحمت صفحہ ۳۸ میں مستند جانتے ہیں۔ یہی ترجمہ فرماتے ہیں کہ اسکے سوائے پکارتے ہیں سو عورتوں کو:

اور تفسیر مدارک و ترجمہ قرآن مولانا اشرف علی صاحب تھانوی سلمہ اللہ سے مولوی نعیم الدین نے جو بمعنی عبادت نقل کیا ہے یہ تفسیری ترجمہ ہے اور خود اس میں اناثا بمعنی عورات و زنانی چیزوں کی عبادت کرنا مذکور ہے سے

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

پھر اسی طرح تفسیر جلالین و جامع البیان اور تفسیر مظہری میں بھی مرقوم ہے۔

الا اناثا۔ اصناما مؤنثۃ کاللات والعزیٰ ومناۃ۔ (جلالین صفحہ ۶۹)

پس ان معنی میں ہرگز نہ کوئی مغائرت ہے نہ کوئی تحریف کیونکہ دعاء ندا پکارنا سب عبادت ہی ہے۔ چنانچہ فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۲۶ صفحہ ۱۹۱ اور پارہ ۳۰ صفحہ ۲۷۷ میں مرقوم ہے:۔

وقال الراغب الدعاء والنداء واحد. الدعاء فی القرآن علی وجوہ منھا العبادۃ ولا تدع من دون اللہ ما لا ینفعک ولا یضرک. والمراد الدعاء اما بمعنی النداء واما بمعنی عبادۃ واما بمعنی الاعتقاد انتہی۔

یعنی فرمایا امام راغب نے دعاء اور نداء کے ایک معنی ہیں۔ دعاء قرآن میں منجملہ کئی معنی کے عبادت کے معنی میں وارد ہے اور مت پکار سوائے اللہ کے جو نہ نفع پہنچائے تم کو اور نہ نقصان پہنچائے۔ اور مراد دعاء سے نداء اور عبادت اور اعتقاد ہے انتہی لہذا جب کوئی کسی کو نداء غائبانہ۔ توقع نفع و ضرر حاضر و ناظر جان کر پکاریگا تو یہ یقیناً اس کی عبادت اور اس کا پوجنا ہوگا۔ بکثرت آیات ربانی صراحۃً اس مضمون پہ واضح ہیں۔ چند بطور نمونہ معہ ترجمہ موضح القرآن حسب ذیل ہیں:۔

اغیر اللہ تدعون ان کنتم صادقین (پ ۷ انعام) یعنی کیا اللہ کے سوائے کسی اور کو پکاروگے بتاؤ اگر تم سچے ہو:

قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔ (پ ۷ انعام و پ ۲۴ مومن) یعنی تو کہہ مجھ کو منع ہوا ہے کہ پوجوں جن کو کہ تم پکارتے ہو اللہ کے سوائے:

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُنَا وَلَا یَضُرُّنَا۔ (پ ۷۔ انعام) یعنی تو کہہ کیا ہم پکاریں اللہ کے سوائے جو نہ بھلا کرے ہمارا نہ برا۔

اینما کنتم تدعون من دون اللہ (پ ۸۔ اعراف) یعنی کیا ہوئے جن کو تم پکارتے تھے سوائے اللہ کے۔

ان الذین تدعون من دون اللہ عباد امثالکم فادعوھم فلیستجیبوا لکم ان کنتم صادقین (پ ۹۔ اعراف) یعنی جن کو تم پکارتے ہو اللہ کے سوائے بندہ ہیں تم سے بھلا پکارو ان کو تو چاہئے

(۹۳۹)

قبول کریں تمہارا پکارنا اگر تم سچے ہو۔
والذین تدعون من دونہ لا یستطیعون نصرکم ولا انفسھم ینصرون (پ ۹۔ اعراف) یعنی اور جن کو تم پکارتے ہو اس کے سوائے نہیں کر سکتے تمہاری مدد اور نہ اپنی جان بچا سکیں۔

ولا تدع من دون اللہ ما لا ینفعک ولا یضرک فان فعلت فانک اذاً من الظالمین (پ ۱۱۔ یونس) یعنی اور مت پکار اللہ کے سوائے ایسے کو کہ نہ بھلا کرے تیرا نہ برا پھر اگر تو نے یہ کیا تو تو بھی اس وقت ہے گنہگاروں میں۔

لہ دعوۃ الحق والذین یدعون من دونہ لا یستجیبون لھم بشئ الا کباسط کفیہ الی الماء لیبلغ فاہ وما ھو ببالغہ وما دعاء الکفرین الا فی ضلال۔ (پ ۱۳۔ رعد) یعنی اسی کا پکارنا سچ ہے اور جن کو پکارتے ہیں اس کے سوائے نہیں پہنچتے ان کے کام پر کچھ مگر جیسے کوئی پھیلا رہا دونوں ہاتھ طرف پانی کے کہ آ پہنچے اس کے منہ تک اور وہ کبھی نہ پہنچیگا اور جتنی پکار ہے منکروں کی سب گمراہی ہے۔

والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئاً وھم یخلقون اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون۔ (پ ۱۴۔ نحل)
یعنی اور جن کو پکارتے ہیں اللہ کے سوائے کچھ پیدا نہیں کرتے اور آپ پیدا ہوئے ہیں مردے ہیں جن میں جان نہیں اور خبر نہیں رکھتے کب اٹھائے جائیں گے۔ ف شاید یہ ان کو فرمایا جو مرے بزرگوں کو پوجتے ہیں۔

واذا راء الذین اشرکوا شرکاء ھم قالوا ربنا ھؤلاء شرکاؤنا الذین کنا ندعوا من دونک فالقوا الیھم القول انکم لکذبون۔ (پ ۱۴۔ نحل) یعنی اور جب دیکھیں شریک پکڑنے والے اپنے شریکوں کو بولیں اے رب یہ ہمارے شریک ہیں جن کو ہم پکارتے تھے تیرے سوائے تب وہ ان پر ڈالیں بات کہ تم جھوٹے ہو۔ ف۔ جو لوگ پوجتے ہیں بزرگوں کو کہ وہ بزرگ بیگناہ ہیں ایک شیطان اپنا وہی نام رکھ کر آپ کو پوجاتا ہے اسی لئے ان کو کہیں گے کہ تم جھوٹے ہو۔

واعتزلکم وما تدعون من دون اللہ وادعوا ربی (پ ۱۶۔ مریم) یعنی اور کنارہ پکڑتا ہوں تم سے اور جن کو تم پکارتے ہو اللہ کے سوائے اور میں پکاروں گا اپنے رب کو۔

ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ۔ (پ ۱۷۔ حج) یعنی جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوائے ہرگز نہ بنا سکیں گے ایک مکھی اگرچہ سارے جمع ہوں۔

والذین لا یدعون مع اللہ الٰھاً آخر (پ ۱۹۔ فرقان) یعنی وہ جو نہیں پکارتے اللہ کے ساتھ اور حاکم کو۔

فلا تدع مع اللہ الٰھاً آخر (پ ۱۹۔ شعراء) یعنی سو مت پکار اللہ کے ساتھ دوسرا حاکم۔

وقیل ادعوا شرکاءکم فدعوھم فلم یستجیبوا لھم (پ ۲۰۔ قصص) یعنی اور کہیں گے پکارو اپنے شریکوں کو پھر پکاریں گے تو وہ جواب نہ دیں گے۔

والذین تدعون من دونہ ما یملکون من قطمیر ان تدعوھم لا یسمعوا دعاءکم ولو سمعوا ما استجابوا لکم ویوم القیمۃ یکفرون بشرککم ولا ینبئک مثل خبیر۔ (پ ۲۲۔ فاطر) یعنی اور جن کو تم پکارتے ہو اس کے سوائے مالک نہیں ایک چھلکے کے اگر تم ان کو پکارو سنیں نہیں تمہاری پکار اور اگر سنیں تو پہنچیں نہیں تمہارے کام پر اور دن قیامت کے منکر ہونگے تمہارے شریک ٹھہرانے سے اور کوئی نہ بتا دیگا تجھ کو جیسا بتا دے خبر رکھنے والا۔

ناظرین! اب تو مولوی نعیم الدین کی بہتان بندی نسبت ترجمہ تقویۃ الایمان اظہر من الشمس واضح ہوگئی کہ پکارنا بمعنی عبادت ترجمہ تقویۃ الایمان کا بلا غبار صحیح ہے کیونکہ جس طرح سوائے حق تعالےٰ کے سجدہ و طواف وغیرہم کرنا شرک ہے اسی طرح غائبانہ حاضر و ناظر عالم الغیب جان کر بتوقع نفع مضرت پکارنا بھی شرک ہے جس کی مزید تشریح مدلل مولوی نعیم الدین کے ص۱۴ لغایت ص۲۹ و ۳۰، ص۳۱ کے جواب میں گذر چکی ہے۔ پس اپنے تصور و خیال میں خواہ کوئی کسی پاک بیبی کو پکارے یا ان کی نذر و منت مانے خواہ کسی پری بھوت سیتلا مسانی کو پکارے ان کی نذر و نیاز پوری کرے یہ سب شیطان مردود ان کے نام سے دھوکہ دے کر کرشمہ دکھلا کر شرک میں مبتلا کرتا ہے پاک بی بیاں اس تلبیس ابلیس لعین سے مبرا ہیں۔

چنانچہ سورہ نحل کی آیت پاک سے معلوم ہوا کہ جو لوگ بزرگوں کو پوجتے یعنی ان کو پکارتے ہیں ان کی نذر و منت مانتے ہیں وہ بزرگ تو بے گناہ ہیں محض شیطان اپنا وہی نام رکھ کر اپنے آپ کو پوجاتا ہے۔ اسی واسطے حق تعالےٰ نے آیت سورہ نساء منقولہ تقویۃ الایمان میں صراحتہً ارشاد فرمایا:-

ان یدعون من دونہ الا اناثا وان یدعون الا شیطانا مریدا۔ لعنہ اللہ وقال لا تخذن من عبادک نصیبا مفروضا ولا ضلنھم ولا منینھم ولامرنھم فلیبتکن آذان الانعام ولامرنھم فلیغیرن خلق اللہ ومن یتخذ الشیطان ولیا من دون اللہ فقد خسر خسرانا مبینا یعدھم و یمنیھم وما یعدھم الشیطان الا غرورا۔ اولئک ماوٰھم جھنم ولا یجدون عنھا محیصا

یعنی نہیں پکارتے ورے اللہ کے مگر عورتوں کو اور نہیں پکارتے ہیں مگر شیطان سرکش کو کہ لعنت کی اس کو اللہ نے اور اس نے کہا کہ بیشک میں الگ نکال لوں گا تیرے بندوں میں سے ایک حصہ اور بے شک بے راہ کرونگا ان کو اور خیالات میں ڈالوں گا ان کو سو کاٹینگے جانوروں کے کان اور بے شک سکھاؤں گا میں ان کو سو بدل ڈالیں گے صورت بنائی ہوئی اللہ کی اور جس نے ٹھہرایا شیطان کو حمائتی اللہ کو چھوڑ کر سو بے شک صریح ٹوٹے میں پڑا جو وعدہ دیتا ہے ان کو شیطان سو محض دغا ہے ان لوگوں کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور نہ پاوینگے اس سے چھٹکارا۔

(باقی آیندہ)

تقویۃ الایمان جدید اڈیشن۔ قیمت ۳ر (منیجر اہلحدیث)

کتاب الوسیلہ۔ اس میں لفظ وسیلہ کی بحث کر کے ۱۹ ع شرک ثابت کیا ہے۔ قیمت ۔ (منیجر اہلحدیث)

جواب طلب از الفقیہ امرتسر

(از جناب مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب قلعہ میاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ)

اما بعد جمیع اہل اسلام کی خدمت میں ناچیز خادم اہل علم و تمیز عبدالعزیز عرض پرداز ہے کہ پرچہ اخبار المنیر مجریہ ۸۔ اگست ۱۹۳۵ء کے صفحہ ۹ دوسرے اور تیسرے کالم پر یہ تحریر نظر آئی کہ میت کے تیسرے دن تیجا سنت نبوی ہے۔ یعنی جب میت کو تیسرا دن دنیا سے رخصت ہونے شروع ہو تو اس دن کچھ کھانا اور شیرینی سامنے رکھ کر اس پر سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص تین بار پڑھ کر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا اور پھر دعا مانگ کر چہرہ پر دونوں ہاتھوں کو پھیرنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ اور آنحضرت نے اپنے بیٹے کے تیجا پر کچھ کھجوریں اور دودھ جس میں جو کی روٹی تھی سامنے رکھ کر سورہ فاتحہ و اخلاص تین بار پڑھی اور فرمایا کہ میں نے اس کا ثواب اپنے بیٹے ابراہیم کو بخشا اور اس حدیث کا مخرج فتاوی آذر جندی مصنفہ ملا علی قاری و ہدیۃ الحرمین مؤلفہ شاہ ولی اللہ ہے۔ اور ایڈیٹر المنیر یہ مسئلہ ختم کر کے نیچے لکھتا ہے (الفقیہ)

اس سے معلوم ہوا کہ المنیر اخبار الفقیہ سے ناقل ہے اگر یہ نقل صحیح ہے تو الفقیہ اخبار اس حدیث کے صحت کا ذمہ دار ہے اور مجھے امید واثق ہے کہ منشی غلام حسین صاحب کیلانی مدیر المنیر نے نقل صحیح فرمائی ہوگی

اس لئے میں ایڈیٹر الفقیہ کی خدمت میں عرض پرداز ہوں کہ آپ ذرا مہربانی کر کے اس حدیث کو بتانے والا محدث بتائیں کہ اس حدیث کو کس نے بیان کیا۔ آیا بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی، ترمذی یا امام مالک یا امام احمد یا طبری طبرانی، دارقطنی یا کسی اور محدث نے متقدمین سے صرف شاہ ولی اللہ صاحب یا ملا علی قاری صاحب کی طرف نسبت کرنا کافی نہیں کیونکہ یہ بزرگ مخرجین میں سے نہیں ہیں۔

میں بڑا حیران ہوں کہ فرقہ مقلدین اثبات بدعتوں کے لئے کیا کیا حدیثیں وضع کر لیتے ہیں۔ جن کا نام و نشان کتب احادیث میں نہیں ہوتا۔ چنانچہ بوقت سننے اشہد ان محمداً رسول اللہ کے اذان میں آنکھوں پر انگوٹھے چوم کر رکھنا ان لوگوں نے احادیث وضعیہ سے ثابت کیا ہے۔ اس بارے میں دس حدیثیں ان بزرگوں نے نقل کی ہیں جس کو امام سخاوی کہتا ہے کلہا موضوعۃ۔ اور احتیاطی جیسی بدعت ثابت کرنے کے لئے صریح حدیث تو نہیں گھڑی مگر وہ حدیث جس میں یہ ذکر ہے کہ دو صحابی سفر میں نکلے بسبب پانی نہ ملنے کے دونوں نے تیمم کر کے نماز پڑھ لی۔ بعد ازاں پانی مل گیا۔ تو ایک نے ان دونوں میں سے وضو کر کے اعادہ نماز کا کیا۔ جب آنحضرت کے روبرو یہ قصہ ہوا تو آپ نے اعادہ کرنے والے کو فرمایا لک الاجر مرتین۔ سو اس حدیث سے ان صاحبوں نے یہ استنباط کیا کہ جس طرح اس صحابی کو دوبارہ نماز وضو کر کے پڑھنے سے دو بار ثواب ملا۔ ایسا ہی جو جمعہ کے بعد چار رکعت احتیاطاً ظہر پڑھے اس کو دو بار ثواب ملے گا۔ اور یہ استنباط پہلے مولوی محمد شاہ دہلوی نے کیا جو میاں صاحب شیخ الکل دہلوی کا شاگرد تھا اور ان کی زندگی میں ہی ان کا مخالف اور اس شعر کا مصداق ہو گیا تھا

کس نیاموخت علم تیر از من
کہ مرا عاقبت نشانہ کرد

اور بعد اس کے دوسرے حضرات مقلدین بھی اسی روش پر چلے۔ چنانچہ بھٹی چک والے مولوی صاحب مرحوم اپنے رسالہ عربیہ میں بھی یہی لکھ گئے ہیں۔ یہ کسی نے نہ سوچا کہ مقیس مقیس علیہ برابر نہیں اور یہ قیاس مع الفارق ہے۔ مگر ان بزرگوں نے تو اثبات بدعات کا ٹھیکہ لے رکھا ہے خواہ دلیل صحیح ملے یا نہ ملے

پھر لطف یہ ہے کہ اگر کوئی ان کو بدعتی کہے تو اس پر خفا ہوتے ہیں۔ حالانکہ بدعات کثیرہ کے یہ فاعل ہیں۔ مثلاً احتیاطی نماز بعد جمعہ پڑھنا اور انگوٹھے چوم کر بوقت سننے اشہد ان محمداً رسول اللہ آنکھوں پر رکھنا اور مولود اور عرس وغیرہ بدعات کو بڑے شوق ذوق سے کرنا اور مانعین پر فتویٰ تکفیر جڑنا اور ان کے نام برے سے برے تجویز کرنا ان کا شیوہ ہے

آج تک یہ معلوم نہیں ہوا کہ ہمارے بھائی مقلدین ہم اہل حدیث کا کونسا عقیدہ خلاف شرع دیکھتے ہیں جس پر ہم کو کافر، فاسق یا بدعتی کہتے ہیں۔ ان کو چاہئے کہ وجوہات کفر بیان کریں۔ لیکن تکفیر سے پہلے ہمارا عقیدہ مدنظر رکھیں کہ ہم قرآن و حدیث کو واجب العمل جانتے ہیں۔ اس لئے ہم کسی کی بات کو واجب التسلیم نہیں جانتے۔ بس یہی ہمارا عقیدہ ہے اور یہی ہمارا مذہب ہے

ما قصۂ سکندر و دارا نخواندہ ایم
از ما بجز حکایت مہر و وفا مپرس

× × × × × × × × × × × × × × × × ×

× × × × × میرا عقیدہ (شاید میں اس میں اکیلا ہی ہوں یا اور بھی کوئی میرے ساتھ ہے) یہ ہے کہ انکار معجزہ انکار قدرت باری تعالےٰ ہے اور انکار قدرت کفر ہے پس جب منشاء کفر انکار قدرت خداوندی ہے تو کرامت میں بھی انکار قدرت پایا جاتا ہے وہ کیوں کفر نہیں اور سورہ نمل میں جو قصۂ کرامت آصف میں برخیال آیا ہے اس سے بھی یہی پایا جاتا ہے کہ کرامت بھی مثل معجزہ کے ہے جیسے انکار معجزہ سے کافر ہے ایسا ہی کرامت کے انکار سے بھی کافر ہے۔ اس لئے کہ منشا کفر واحد ہے اور وہ انکار قدرت باری ہے۔ الغرض ہم ایمان رکھتے ہیں ساتھ اس چیز کے جو لائے ہماری طرف آنحضرت وحی متلو ہو یا غیر متلو۔

اور ہم ائمہ اربعہ کو مثل اور ائمہ دین کے جانتے ہیں ان کی تقلید کرنا ہمارے عقیدہ میں ناجائز ہے خصوصاً نص کے مقابلہ میں شرک ہے جو نص کو چھوڑ کر ان کی تقلید کرے وہ مشرک شرک فی الحکم کا مرتکب ہے اعاذنا اللہ من ذالک اور ہم ان کی تقلید کے وجوب پر کوئی دلیل کتاب اور سنت میں نہیں پاتے اور جو اولی الامر سے نکالتے ہیں بمعنی ان کا تحکم ہے۔ اور آیہ فاسئلوا اھل الذکر سے بھی ان کی تقلید مستنبط نہیں ہوتی۔

ahmadimuslim.de

جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب

اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۴ ستمبر میں اس سرخی کے تحت میں محترمی جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا مضمون پڑھ کر ہمارے دل میں امید کی لہر دوڑ گئی۔ امید ہے انشاء اللہ جماعت اہل حدیث کی ترقی ضرور ہوگی۔ ہمارے محترم مولانا نے جناب مولانا محمد عقیل صاحب مئوی سے بالخصوص دریافت فرمایا ہے۔ کہ کس کس کام میں ہاتھ بٹادیں گے۔ ہمارے خیال میں جواب یہ ہوگا اور ہونا چاہئے دامے، درمے، قدمے، سخنے۔ اور یہ جواب تمام اہل حدیث جماعت کی طرف سے ہونا چاہئے۔ چنانچہ خاکسار ایک دیہات کا مقیم ہے۔ یہاں جماعت بھی بہت کم ہے۔ مگر جو خدمت اس کے لائق ہوگی کرنے کو طیار ہے۔ اور ہر جگہ کی جماعت سے امید ہے کہ اس پر لبیک کہیں گی۔

کام کیا کیا ہوگا۔ ہم اس پر رائے زنی کرنا افلاطون کو حکمت سکھلانے کے مترادف سمجھتے ہیں۔ البتہ دو اہم کاموں کی طرف توجہ دلاتے ہیں ہم کو افسوس ہے جماعت ان دونوں کام سے بالکل غافل ہے۔ اگر توجہ کرے تو بہت جلد کامیابی کی امید ہے۔ انشاء اللہ اور یہ دونوں کام مشکل نہیں ہیں۔ وہ یہ ہے کہ:۔

اول۔ جماعت اہل حدیث کے بہت سے افراد نے مصلحت وقتی کی بنا پر آمین بالجہر، رفع یدین کو ترک کردیا ہے۔ دل سے تو اہل حدیث رہے مگر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بعض تو اپنی زندگی ہی میں اسے بھول گئے۔ معلوم نہیں ہوتا کہ اہل حدیث ہیں۔ اور اکثر اپنی زندگی بھر تو خفیہ اہل حدیث رہے جس کا نتیجہ لازمی تھا کہ ان کی اولاد رسمی عبادات میں مبتلا ہوگئی اور اکثر قبر پرستوں میں مل گئے۔ سب سے پہلے ان بھولے ہوئے بھائیوں کا پتہ لگا کر ایک فہرست مرتب کی جائے اس کے بعد وہاں مبلغین اور آنریری مبلغین ایک ایک مقام پر مہینہ پندرہ روز رہ کر تبلیغ کریں۔ امید ہے یہ لوگ بہت جلد راہ راست پر آجائیں گے۔ توحید کی چنگاری ہنوز ان میں موجود ہے۔ اگر حکم ہوگا تو ہم اپنے علاقہ کے ایسے لوگوں اور ایسی جگہوں کو دریافت کرکے لکھیں گے (اکثر جگہ تو ہم جانتے ہیں) اخبار میں ایک خاص نشان کے ساتھ کچھ روز تک اعلان کیا جائے کہ ایسے لوگوں کی فہرست ہر جگہ سے دفتر اہلحدیث میں بھیجدیں۔ امید ہے بہت کچھ واقفیت حاصل ہوجائیگی۔

دوسرا کام یہ ہے کہ بفضلہ اہل حدیث لیگ قائم ہوگئی ہے۔ سب سے ضروری اور پہلا کام اس کا یہ ہونا چاہئے کہ اہل حدیثوں پر جس جگہ ظلم یا بے انصافی ہو لیگ ہر طرح اس کی مدد کرے مقامی لوگوں کو خرچ کے بار سے آزاد کردیا جائے۔ مقدمات کی پیروی اور خرچ لیگ کی طرف سے ہو تو امید قوی بلکہ یقین ہے کہ جو حالت اس وقت ہورہی ہے خراب نہ ہو۔ بلکہ انشاء اللہ دن دونی رات چوگنی ترقی حاصل ہو۔ بہت جگہ جو کم اہل حدیث ہیں خوف سے خفیہ رہ کر کچھ روز بعد رسمی لوگوں میں مدغم ہوگئے۔ یہ کام کچھ مشکل نہیں ہے۔ اگرچہ اہل حدیث غریب ہیں۔ زیادہ نہیں تو سال بھر میں ایک روز کی آمدنی اس کار خیر کے واسطے نکال دینا کچھ مشکل نہیں ہے۔ سردست کام شروع کرنے کے وقت جلد سے جلد دو چار ہزار روپیہ جمع ہونا چاہئے جو کوئی مشکل نہیں ہے۔ رنگون، کلکتہ، بنارس، دہلی، امرتسر، بمبئی وغیرہ میں بفضلہ ایسے اہل حدیث ہیں کہ صرف ایک ہی صاحب دو چار ہزار دے سکتے ہیں۔ سو، دو سو روپیہ دینے کے لائق بھی بہت ہیں۔ دس پانچ دینے والوں کی کمی نہیں ہے۔ چندہ کی تحریک اخبار اہلحدیث، محمدی، اہل حدیث گزٹ میں برابر جاری رہے خصوصیت سے یہ تحریک مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی طرف سے جاری رہے۔ بلکہ خاص اس چندہ کے لئے دو سفیر مقرر کئے جائیں۔ ایک پچھم دوسرے پورب جاکر چندہ کریں۔ اس وقت بھی کئی جگہ اہل حدیثوں پر ظلم ہو رہے ہیں جو مخفی نہیں۔ مقدمات بھی کئی جگہ ہو رہے ہیں مگر اہل حدیث ہر حالت میں کمزور اور بیکس نظر آرہے ہیں۔ کوئی پرسان حال نہیں جماعت کو آنکھ کھول کر دیکھنا چاہئے۔ خدانخواستہ ابھی غفلت رہی تو فنا ہوجانے کا خوف ہے۔ صرف ہمت والے لوگ تو موحد رہ سکتے ہیں۔ کمزور دل لوگ تو خوف سے خفیہ اہل حدیث ہو ہی جائیں گے۔ جس کا نتیجہ معلوم۔

نہایت افسوس کے ساتھ ہم کو عرض کرنا پڑا کہ ہم ایک کم علم آدمی ایک روز کی محنت پر ایک مراسلت (درخواست) لکھی جو جمعیت تبلیغ اہل حدیث کلکتہ کے موقع پر پیش کی۔ اگرچہ ہماری آمدنی بہت کم ہوگئی ہے مگر اہم کام سمجھ کر ایک سو روپیہ بھی داخل کیا کہ افتتاح ہوجائے تو کلکتہ جیسے شہر اور ایسے موقع پر چار پانچ ہزار روپیہ چندہ ہوجانا مشکل نہیں تھا۔ ہم نے درخواست درد دل اور خون جگر سے لکھی تھی۔ مگر نہ معلوم کس مصلحت سے پیش بھی نہ ہوئی اور ہمارا ایک سو روپیہ ایسا منحوس ثابت ہوا کہ ایک سو رہ کر ایک سو ایک روپیہ بھی نہ بنا سکا۔ اگرچہ میرا دل اس واقعہ سے ٹوٹ گیا تھا مگر اپنے دو نو بزرگ بہر دل عزیز علماء کی مستعدی پر پھر امید ہوگئی اور یقین کامل ہے کہ انشاء اللہ اب ہماری جماعت کے برے دن رخصت ہونے کو ہیں۔ اگرچہ ہماری آمدنی ان دنوں قلیل ہے۔ پھر علاوہ اس ایک سو روپیہ کے مبلغ پچیس ۲۵ روپیہ اس وقت داخل کرنے کو حاضر ہوں۔ رمضان شریف میں اور بھی کچھ داخل کرنے کو تیار ہوں۔ کام شروع ہونے پر منی آرڈر سے روپیہ بھیجدیا جائے گا۔

نوٹ:۔ گیا میں جو مقدمہ ہے۔ وہاں اہل حدیث بالکل غریب اور صرف دس بارہ شخص ہیں۔ سب سے پہلے اس کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔

(خاکسار محمود محمد ابراہیم۔ جھاجھا)

اہلحدیث ہم آپ کی محبت اور اخلاص کی قدر کرتے ہیں۔ اہل کلکتہ کو بھی آپ کی قدر کرنی چاہئے تھی۔ اب وقت آگیا ہے کہ ہر صوبہ میں صوبہ وار مجالس اہل حدیث

(ادن- اہل حدیث کانفرنس تو سارے ہندوستان کی ہے اس کے سوا ہر صوبہ میں، صوبہ کے بعد ہر ضلع میں انجمہائے اہل حدیث منعقد ہوں۔

زندہ دلان پنجاب خاص توجہ کر کے ہر مقام میں انجمن اہل حدیث بنا کر جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب سے وابستہ ہوں۔ چنانچہ مندرجہ ذیل انجمن نے اس فعل حسن کی ابتدا کر دی ہے۔

الحاق بموجب آپ کے اخبار گوہر بار اہلحدیث مورخہ ۱۳- ستمبر ۳۵ء عرض ہے کہ جمعیت تبلیغ اہل حدیث پنجاب کی قائمی کی تحریک بہت مبارک ہے۔ اور امید ہے کہ اس کے اجراء سے پنجاب کی تمام انجمنیں ایک لڑی میں منسلک ہوجائیں گی۔ جماعت اہلحدیث کوٹلی ضلع میرپور ریاست جموں اس جمعیۃ کا خیر مقدم کرتی ہوئی عرض پرداز ہے کہ کوٹلی میں انجمن اہلحدیث قائم ہے اور اس کے سیکرٹری مولوی سیف علی عبرہ ہیں۔ اس انجمن نے باتفاق اراء منظور کیا ہے کہ وہ ہر طرح سے اس جمعیت میں شامل تصور فرمائے جاویں اور امداد کے لئے عرض ہے کہ یہ انجمن اپنی حسب توفیق جمعیۃ کی مالی امداد کرنے کے لئے تیار ہے۔ وصولی امداد کے لئے جو لائحہ عمل تیار ہو اس سے اور نیز دیگر احکامات سے مطلع فرمایا جایا کرے۔ فقط

برکت اللہ جنجوعہ زرگر کوٹلی۔ خریدار اہلحدیث ۱۳۱۳ بحکم سیکرٹری انجمن اہل حدیث کوٹلی۔

(قواعد وضوابط زیر غور ہیں (میر سیالکوٹی)

(۲) مزید اسمائے برائے شرکت جمعیۃ تبلیغ اہلحدیث میں پیش کرتا ہوں۔

سوہدرہ سے مندرجہ ذیل

(۱) ملک رحمت اللہ صاحب خلف حاجی امام الدین صاحب

(۲) مولوی حکیم عبد اللہ خان صاحب نصر لیکچرار مسلم یونیورسٹی

(۳) مولوی ابو المحمود ہدایت اللہ صاحب

(۴) ملک عبدالحق صاحب سالک

(راقم خاکسار ابو البشیر عفی عنہ)

نماز میں پیروں کا ملانا

(۲۰ ستمبر کے بعد)

اس جگہ ہم قدرے رشحات صف کے آداب میں احادیث نبویہ سے تحریر میں لاتے ہیں۔ جس سے ستونیت وبچ اور صفوف کے نزدیک اور برابر کرنے کی بخوبی تکمیل ہو جاوے۔ فاضل شارح نے تین امر میں قلم فرسائی کا ارادہ کرتے ہوئے ہر سہ دعاوٗں کو مدلل با حادیث نبویہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:-

فی صحیح ابن خزیمۃ عن البراء کان علیہ الصلوٰۃ والسلام یاتی ناحیۃ الصف فسوی بین صدور القوم ومناکبھم ویقول لاتختلفوا فتختلف قلوبکم ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی الصف الاول۔ براء بن عازب سے صحیح ابن خزیمہ میں ہے آپ صف کے کناروں سے آتے اور لوگوں کے سینہ اور کندھوں کو ہموار کرتے اور فرماتے کہ آگے پیچھے نہ ہو ایسا نہ ہو کہ اللہ میاں تمہارے دلوں میں اختلاف ڈال دیوے پیش ثالث کی دلیل بیان کی۔

وروی الطبرانی من حدیث علی علیہ الصلوٰۃ والسلام قال الاتصفون کما تصف الملائکۃ عند ربھا قال اتموا الصفوف الاول وترصون فی الصف وفی روایۃ للبخاری فکان احدنا یلزق منکبہ بمنکب صاحبہ وقدمہ بقدمہ طبرانی میں علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے۔ مرفوعاً آپ نے فرمایا تم ملائکہ جیسی صف کیوں نہیں بناتے جس طرح وہ اپنے پروردگار کے حضور میں بناتے ہیں صحابہؓ نے دریافت کیا وہ کس طرح تو فرمایا وہ اول صف کو پورا کرتے ہیں اور صف میں بچ کرتے ہیں۔ اس بچ کی توضیح کے لئے فاضل شارح بخاری کی روایت بیان کرتے ہیں کہ بخاری میں ہے کہ ایک ہمارا کندھے کو اپنے ساتھی کے کندھے سے اور پیر کو اس کے پیر کے ساتھ ملاتا تھا۔ یہ نمبر اول وثانی کی دلیل ہے۔

اور فرمایا۔ وروی ابوداؤد والامام احمد عن ابن عمر انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام قال اقیموا صفوفکم وحاذوا بین المناکب وسدوا الخلل ولینوا بایدی اخوانکم لاتذروا فرجات الشیطان من وصل صفاً وصلہ اللہ ومن قطع صف قطعہ اللہ۔ وروی البزاز باسناد حسن عنہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من سد فرجۃ فی الصف غفر لہ وفی ابی داؤد عنہ علیہ الصلوٰۃ والسلام قال خیارکم الینکم مناکب فی الصلوٰۃ۔

(۹۲۹) ابوداؤد وامام احمد میں ابن عمر سے مرفوعاً ہے آپ نے فرمایا صفیں قائم کرو اور کندھوں کو برابر کرو اور سوراخ دو کے درمیان ہو اسے بند کرو اور اپنے بھائیوں کے ساتھ نرمی اختیار کرو اور شیطان کے لئے سوراخ جگہ نہ چھوڑو۔ جس نے صف کو ملایا خدا اس کو بھی ملا دیگا اور جو صف کو قطع کریگا خدا اس کو بھی قطع کریگا۔ بزار میں حسن سند سے ہے کہ جس نے صف کے دراڑ کو بند کیا خدا اس کو بخشے۔ ابوداؤد میں ہے تم میں بہتر وہی ہے کہ نماز میں کندھوں کو ملائے آپس میں رکھے۔ منتہی الارب ص ۱۱۲۹ ج ۳ میں ہے:-

فرجہ بالضم رخنہ وشگاف منہ فرجۃ الحائط

یہ تینوں کی تائید میں بیان کی۔ اللہ درہ مولانا اشرفعلی تھانوی بہشتی گوہر تتمہ حصہ دوم کے صفحہ ۱۱ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"صف میں ایک دوسرے سے مل کر کھڑا ہونا چاہئے درمیان میں خالی جگہ نہ رہنا چاہئے۔"

مولانا شیخ عبدالحق دہلوی رحمہ اللہ شرح مشکوٰۃ فارسی باب تسویۃ الصف میں فرماتے ہیں:-

"مراد بتسویہ صف آنست کہ متصل بایستند ودرمیان فرجہ نگذارند وپس وپیش نہ ایستند وہموار بایستند۔"

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س ع۲۰۶ } ایک شخص کسی دوسرے آدمی کے متعلق جھوٹ لکھ کر فتوے طلب کرتا ہے۔ جس کی اس کو کچھ خبر بھی نہیں۔ ایسے آدمی کے حق میں شریعت کے مطابق کیا گناہ ہے جو اپنے گناہ پر پردہ ڈالے اور دوسروں کے گناہوں کو اخباروں میں درج کرائے۔ (محمد محمود پلٹن ۳/۱۵ پنجاب رجنٹ ع۱۱۸۰۳)

ج ع۲۰۶ } جھوٹ بول کر فتویٰ لینا افترا ہے جس کی بابت قرآن مجید میں سخت ناراضگی ہے۔ اِنَّمَا یَفۡتَرِی الۡکَذِبَ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ ۚ (ارداخل غریب فنڈ)

س ع۲۰۷ } اس جگہ ایک شخص سرکاری ملازم ہے اسکو باہر دورہ پر بھی جانا پڑتا ہے۔ فتوے طلب سوال یہ ہے کہ آیا ایسا شخص جس کو باہر دورہ کرنا پڑتا ہو اور دورہ بھی ایسا جو بیس پچیس دن کا متواتر ہو۔ ایسا شخص نماز میں قصر کر سکتا ہے؟ (برکت اللہ جنجوعہ زرگر کوٹلی۔ نمبر خریداری ۱۱۳۰۲)

ج ع۲۰۷ } کر سکتا ہے مگر قرآن و حدیث کی رو سے قصر کرنا ضروری نہیں۔ جائز ہے۔

س ع۲۰۸ } ایسے شخص کے لئے جمعہ کی نماز کا کیا حکم ہے۔ دورہ میں بعض وقت خاص جمعہ کے روز ہی سفر کرنا پڑتا ہے اور اکثر دیہاتوں میں مسجدیں بھی نہیں ہوتیں۔ (سائل مذکور)

ج ع۲۰۸ } جب مسافر کے حکم میں ہے تو جمعہ بھی فرض نہیں۔ (اہلحدیث)

س ع۲۰۹ } کیا ایک موحد آدمی کی نماز حنفی (بریلوی) کے پیچھے ہو جاتی ہے۔ حالانکہ یہ لوگ پیر پرست قبر پرست اور بدعتی ہوتے ہیں اور نماز بھی اتنی جلدی ادا کرتے ہیں کہ مقتدی ارکان نماز درست طور پر ادا نہیں کر سکتا۔ (سائل مذکور)

ج ع۲۰۹ } نماز ہو جاتی ہے ان کے عقائد اور دیگر غلط افعال کی ذمہ داری ان پر ہے۔ (صحیح بخاری باب امامۃ المفتون)

س ع۲۱۰ } دورہ کے سفر میں روزہ کی بابت کیا حکم ہے؟ (سائل مذکور)

ج ع۲۱۰ } دورہ کنندہ جب مسافر ہے تو کل احکام اس کے مسافر کے ہونگے یعنی روزے کی قضا کرے۔ اللہ اعلم۔ (حق غریب فنڈ بذمہ سائل)

س ع۲۱۱ } ایک شخص جوا کھیلتا اور تاڑی بہت پیتا تھا۔ ایک دفعہ اس نے عہد کیا کہ جب تک میں بمبئی میں ہوں جوا نہ کھیلوں گا نہ تاڑی پیوں گا مگر ہفتہ میں ایک دفعہ۔ اگر اس کے خلاف کروں تو میری بیوی پر طلاق۔ یہ اقرار تین مرتبہ مختلف مجالس میں کیا اور بطور یادداشت تحریر کر لیا۔ اب جوا بھی کھیل چکا اور ایک ماہ سے تاڑی بھی پیتا ہے۔ اس امر کا بیوی کو بھی پتہ نہیں اور نہ ہی کوئی گواہ ہے اور نہ ہی بیوی طلاق پر راضی ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس صورت طلاق ہوگی یا نہیں۔ اگر ہوئی تو رجوع کر سکتا ہے یا نہیں؟ (سائل از بمبئی)

ج ع۲۱۱ } کسی شخص کا یہ کہنا کہ میری بیوی کو طلاق ہے اگر فلاں کام کروں تو وہ کام کر لینے کے بعد ایک طلاق رجعی ہوگی۔ یہ الفاظ فعل سے قبل ایک دفعہ کہے ہوں یا متعدد مرتبہ۔ اس طلاق سے رجوع کر سکتا ہے۔ اللہ اعلم۔

س ع۲۱۲ } زید و عمرو حقیقی بھائی تھے۔ عمر کا انتقال ہو چکا۔ زید و عمر کے والد کا ایک مکان جو اس نے اپنے عالم حیات میں خرید تھا موجود ہے نیز زید و عمر کی شراکت سے پیدا کردہ ایک مکان اور ایک دکان ہے۔ مرحوم عمر کی دو لڑکیاں اور زوجہ موجود ہے۔ تقسیم شرعی کس طرح ہو۔ بینوا و توجروا۔ (سائل عبدالسلام)

ج ع۲۱۲ } عمرو کو والد کی جائداد سے نصف ملے گا۔ اسی طرح مشترک خرید کردہ میں سے بھی نصف اس کا ہے۔ اس ساری متروکہ جائداد کی تقسیم یوں ہوگی۔

صورت مسئلہ

۲۴			عمر مرحوم
زوجہ	بنت	بنت	اخ زید
۳	۸	۸	۵

یعنی کل جائداد سے آٹھواں حصہ بیوی کو اور ثلثان ⅔ لڑکیوں کو ملیگا اور باقی کا مالک عمرو کا بھائی زید ہوگا۔

نوٹ | یہ تقسیم ادائے قرض (قرضہ عمرو) مہر وغیرہ اور اجرائے وصیت کے بعد ہوگی۔ اللہ اعلم۔

س ع۲۱۳ } ایک شخص کا نکاح ہو کر قریب ۲ سال کا عرصہ ہوا اس مدت میں عورت کئی وقت خاوند کے ہاں بھی رہی اور ماں باپ کے ہاں بھی رہی۔ آخر تولد کے لئے جب ماں باپ بلا کر لے گئے اس تاریخ سے لڑکا تولد ہو کر بھی چھ ماہ کا عرصہ ہوا اب روانہ کرنے میں تکرار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مہر کے مبلغ میں سے ایک سو روپیہ اب نقد ادا کرو اور بقیہ مبلغ ماہانہ دس روپیہ ادا کرتے رہو اور ہم تمہارے مکان کو روانہ نہیں کرتے۔ (محمد صالح ضلع کولار خریدار ع۱۰۹۵۲)

ج ع۲۱۳ } عورت مہر وغیرہ دین متعلق نکاح کا دعوے ہر وقت کر سکتی ہے۔ خاوند کو تنگ کرنے کے لئے تقاضا کرنا اچھا نہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ لا تنسوا الفضل بینکم۔ باہمی احسان اور مروت کرنا بھولو نہیں۔

س ع۲۱۴ } ایک خام مسجد کی جگہ پختہ دو منزلہ مسجد بنائی گئی۔ نیچے کا حصہ چونکہ مدرسہ کے مناسب بنایا تھا اسلئے اسکو مدرسہ کیلئے مخصوص کر دیا اور اوپر نماز پڑھی جاتی ہے زید کہتا ہے کہ قدیم نماز کی جگہ چھوڑ کر اوپر نماز پڑھنا جائز نہیں۔ کونسا قول صحیح ہے؟ (خریدار نمبر ۴۲۶۶)

ج ع۲۱۴ } بیشک جس زمین پر وقف للمسجد کی صورت میں ایک دفعہ نماز پڑھی جائے وہ مسجد ہے اسکو بالکلیہ چھوڑ دینا جائز نہیں۔ مدرسہ میں بھی نماز ادا کرنی چاہئے۔ چاہے تھوڑے وقت کے لئے ہو۔ اِنَّ الۡمَسٰجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدۡعُوۡا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا۔

س ع۲۱۵ } کیا رسول اللہ سال بھر کا غلہ ازواج مطہرات کے پاس

ahmadimuslim.de

متفرقات

حساب دوستان

ذیل میں ان خریداروں کے نمبر مع اسماء گرامی و مقام رہائش درج ہیں۔* امید ہے کہ تمام حضرات ان کو ملاحظہ فرمانے کے بعد قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر (فیس منی آرڈر اصل قیمت سے ہی مجرا کر کے) ارسال کر دیں گے۔ مہلت یا انکار کی صورت میں بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیج دیں گے۔ ورنہ جلد ۳۳ کا پہلا نمبر یعنی یکم نومبر کا اہلحدیث بصیغہ وی پی بھیجا جائیگا

غریب فنڈ سے جو اخبار جاری کئے جاتے ہیں وہ میعاد ختم ہونے کے بعد بند کر دیئے جاتے ہیں۔ ایسے حضرات مہلت وغیرہ طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمایا کریں۔ بلکہ حسب قانون غریب فنڈ میں داخلہ ارسال کر دیا کریں۔

۴۴ فتی محمد یامین ڈیرہ دون
۸۸ جرنیل حقداد خاں۔ کلانور
۱۹۰ چوہدری بدر الدین۔ تیجہ کلاں۔
۴۴۴ قاضی رحمت اللہ۔ رحمت آباد
۵۴۴ عبد اللہ لال۔ دائی برگ
۷۱۰۔ مولوی عبد الوہاب مدرسہ علی پور
۱۳۲۵۔ مولوی محمد اسماعیل پرہوا نرائن پور۔
۱۵۴۶ شیخ قاسم علی۔ بہاولپور
۱۵۵۲۔ حافظ عبد القادر قلعہ میہاں سنگھ۔
۱۷۷۵۔ عبد الرحیم۔ دہونرہ ٹانڈہ
۱۷۸۰۔ عبد الصمد۔ مودتار
۲۰۸۲۔ مولوی اکرم علیخان دیوادی۔
۲۱۱۲۔ امیر الدین دہاسلہ

۲۱۳۳ عبد المجید خان سہاور
۲۳۴۵۔ بابو محمد عبد الکریم لکھنؤ
۲۹۸۷۔ احمد علی چکرمی۔
۲۹۸۸۔ وجاہت حسین چک مسکن سور جگر ہٹہ
۳۰۰۴۔ عبد الستار۔ بیگوہر
۳۲۹۰۔ عبد الحلیم جہانسی
۳۲۹۸۔ محمد عثمان محبوب نگر
۳۳۴۵ محمد سلیمان رو ڑی
۳۳۴۷۔
۳۳۷۸۔ حافظ عبد المجید پھپھوند
۳۳۷۹۔ غلام حیدر سرگودہا
۳۶۳۷۔ امیر الدین پٹنہ
۳۷۷۲۔ محمد گرہت مئو۔
۳۹۰۴۔ محمد رمضان اکاڑہ
۴۱۲۰۔ شیر الدین کسترانٹ
۴۱۳۸۔ عبد الرحمن پٹنہ
۴۲۹۹۔ فضل کریم گروٹہ

۴۴۷۴ غلام محمد سروالی
۴۷۷۳۔ عبد الواحد سنوانڈ
۴۸۴۴۔ محمود محمد ابراہیم جھاجھا۔
۴۹۳۳۔ محمد حسین۔ پورٹ لوئیس
۵۰۳۱۔ عبد الحمید۔ بدھوانہ
۵۲۵۵ عبد الرحمن کلکتہ
۵۳۰۷۔ نور الدین۔ چھپرا
۵۶۱۱۔ یار محمد۔ بمبئی
۵۶۵۸۔ ڈوڈی اینڈ سنز بمبئی
۵۶۷۲۔ حافظ عبد الحکیم شملہ
۵۶۸۸۔ محی الدین ترچناپلی
۵۹۷۹۔ محمد یحییٰ راجیانہ
۶۱۲۷۔ محمد رشید غلام قادر ملتان۔
۶۵۵۱۔ محمد قاسم منڈہ
۶۶۳۰۔ بشیر احمد مدراس
۶۶۴۸۔ محمد الدین اجنالہ
۶۶۸۷۔ محمد عبد القوی حیدر آباد دکن۔
۶۷۱۴۔ نور محمد علیوال
۶۹۰۳۔ ظہور الحق۔ سرہند
۷۰۵۸۔ محمد اسماعیل
۷۰۷۰۔ ابو محمد کریم بخش چائے بارہ۔
۷۱۳۰۔ غلام محی الدین نظام آباد۔
۷۱۴۱۔ علی محمد عبد الرحمن سرون۔
۷۶۳۱۔ غلام قادر بہاولپور
۷۶۴۶۔ محمد اسماعیل اجمیر
۷۷۰۰ محمد عبد اللہ۔ لدھیانہ
۸۰۴۳۔ ڈاکٹر محمد فرید لہریا سرائے

۸۱۱۵۔ محمد علی۔ دینا نگر
۸۱۲۸ خانصاحب محمد برکت علی خان۔ خرد
۸۱۶۶۔ حاجی محمد اکرام۔ بنارس
۸۳۵۷۔ عبد اللطیف۔ باڑیوال
۸۳۷۲۔ سید محمد شاہ۔ مدراس

۸۵۶۳۔ ابراہیم ڈانڈہ۔
۸۵۹۲ جمید علی۔ چکرو ھرلوڑ
۸۶۴۴۔ عبد الرحیم۔ ایٹ آباد
۸۶۵۶۔ کبیر احمد۔ سراوہ
۸۶۶۳ عبد الصمد۔ سورت
۸۶۷۳۔ محمد حبیب اللہ جمشید پور
۸۷۳۵۔ عبد الکریم۔ سالم
۸۸۶۳۔ ولی محمد خان۔ سوداگنج۔
۸۹۳۹۔ دین محمد۔ بٹی
۹۱۴۵۔ رحیم بخش چک ۱۴۷
۹۲۰۷۔ عبد الرحمن للّو گوپالگنج
۹۲۲۴۔ عبد العلی۔ مئو
۹۲۲۹۔ محمد رفیع جنیال
۹۲۳۲۔ تاج الدین سلیمانکی
۹۲۳۵۔ عبد المجید ریواڑی
۹۲۳۶۔ الہ جوایا اجب
۹۲۴۹ مہدی حسن رنگون
۹۴۲۶۔ ولی اللہ یادگیر
۹۴۵۷۔ محمد اسحاق تیسیی
۹۶۰۵۔ عبد العزیز بسرنگر
۹۶۲۷۔ حاجی محمد ایوب بنارس
۹۶۴۰ عبد الشکور سنگاریڈی
۹۶۴۵۔ شریف حسین اٹی رام پور

۹۶۵۰۔ غلام اللہ اینڈ سنز نین پور
۹۷۸۸۔ محمد صدیق کیمپ دانا پور
۹۸۵۴ علی شیر سردار کمارٹی
۱۰۰۴۳ ڈاکٹر ذکاء اللہ امرتسر
۱۰۰۴۳۔ خوشی جنڈیالہ گورو
۱۰۰۴۶۔ کے غلام حسین کرنول
۱۰۰۶۳۔ عبد القادر۔ رنگون
۱۰۰۷۲ عبد الحی۔ تریلی کیمپ
۱۰۰۸۰۔ عبد العزیز ملتان
۱۰۰۸۲۔ عبد الوہاب جوناگڑھ
۱۰۰۹۵ عبد الرحیم نظام آباد
۱۰۱۴۴ شرف الدین کلکتہ
۱۰۱۹۹۔ اے۔ ایم۔ جواری پورٹ لوئیس
۱۰۲۱۷ ڈاکٹر اسمٰعیل ہانگ کانگ
۱۰۲۴۳۔ علیمی حاجی الٰہی بخش پورٹ لوئیس۔
۱۰۳۵۵ حاجی عبد الحق دہلی
۱۰۳۷۹ عبد الحمید لاہور
۱۰۳۸۵ بدر الدین میسور
۱۰۴۰۸ محمد الدین جموں
۱۰۴۰۹ محمد شفیع بٹالہ
۱۰۴۱۴ اللہ دتہ۔ جیجا
۱۰۴۲۵ محمد عثمان نصیر آباد
۱۰۴۲۷ فتح محمد۔ پٹیالہ
۱۰۴۴۳ فیض الحسن بہرائچ
۱۰۴۴۵ سیکرٹری بزم تہذیب دیگھی
۱۰۴۵۳ محمد بن ولی۔ رنگون
۱۰۵۳۵ عبد الرب ٹک
۱۰۶۵۹ اللہ بخش کیرپور
۱۰۷۰۳ محمد حسین۔ روپڑ
۱۰۷۱۱ ظہور محمد۔ جبلپور

۱۰۷۴۹ محمد اسماعیل چک ۹۹
۱۰۷۶۵۔ احمد حسین آرہور
۱۰۷۷۳ عبد المجید ولنگٹن
۱۰۷۷۶ عبد اللہ کھریانوال
۱۰۷۷۸۔ ایس۔ ایم۔ عبد اللہ کلکتہ
۱۰۷۸۳ نظام الدین ستیانہ
۱۰۷۸۴۔ ابو الحسن اسکواٹر چین پور
۱۰۷۹۸۔ ایم۔ اے۔ صادق عدن۔
۱۰۸۰۴۔ محمد صادق دھرمسالہ
۱۰۸۹۶۔ محمد سلیمان چکلہ
۱۰۹۰۵۔ ایم۔ اے۔ ایس عبد الغفار کولمبو۔
۱۰۹۴۷۔ شیخ احمد۔ مدینہ
۱۰۹۹۷ محمد عبد اللہ میانوالی
۱۱۰۲۵۔ ابراہیم لدھیانہ
۱۱۰۳۶۔ محمد اسحاق ہانگ کانگ
۱۱۱۰۲ عبد الوہاب بمبئی
۱۱۱۱۲ عبد الشکور۔ سمرا
۱۱۱۳۰ محمد عبد الواحد کینڈرا پارہ
۱۱۱۶۳ غلام اللہ نیروبی
۱۱۱۷۷ نذیر احمد بہاولپور
۱۱۱۸۲ الطاف حسین مسانیاں
۱۱۲۲۹۔ ظل الرحمن جگناتھ پور
۱۱۲۴۱۔ داؤد دادا۔ پنالا
۱۱۲۵۶۔ محمد یوسف۔ محمد پور
۱۱۲۵۷ محمد صادق۔ بمبئی
۱۱۲۵۹۔ محمد یعقوب سیوان
۱۱۲۶۷ احمد علی۔ بازید پور
۱۱۴۳۳۔ میاں بوٹا۔ موگا
۱۱۴۴۹۔ محمد نواز خان حیدر آباد دکن

۱۱۴۶۳ الحکیم قائم الدین پاک پٹن۔
۱۱۴۶۶- احمد حسین شملہ
۱۱۴۶۸- عبدالمنان میرٹھ
۱۱۴۸۵- ہیڈ ماسٹر صاحب فتحگڈھ چوڑیاں
۱۱۴۹۱- حبیب اللہ رامپور
۱۱۴۹۷ عبدالاحد- جویلی
۱۱۵۰۵- عبداللہ شاہ منترو برما۔
۱۱۵۰۶- عبدالرحمٰن- جھپیہ یوالی۔
۱۱۵۰۷- برکت اللہ- اودھم پور۔
۱۱۵۰۸- محمد ابراہیم- حیدرآباد سندھ۔
۱۱۵۲۱- نور علی ٹوواففی
۱۱۵۲۹- محمد اشرف دہلی
۱۱۵۳۵- احمد کریم- تیر
۱۱۵۴۱- عبدالمنان- دلال پور۔
۱۱۶۳۸- فیض محمد لیہ
۱۱۶۴۳ محمد ظہیر گیا
۱۱۶۶۳- احمد اللہ امرتسر
۱۱۶۹۶- رمضان علی- توبوا- فجی۔
۱۱۷۰۹- عبدالرحمٰن جہان آباد
۱۱۷۱۱- محمد عثمان کوہاڑیا نوالہ۔
۱۱۷۳۱- اللہ بخش دہلی
۱۱۷۳۴- سید پیر صاحب پرلاکمیڈی
۱۱۷۳۸- حبیب احمد نور محل
۱۱۷۳۹- امیر الدین- سورت

۱۱۷۴۶ مولوی نذیر حسین بمبئی۔
۱۱۷۴۸- فضل کریم- جہلم
۱۱۷۵۱- شکور محمد توبوا (فجی)
۱۱۷۵۲- فضلدین- اکیاب
۱۱۷۵۳- محمد صالح- کلکتہ
۱۱۷۵۴- محمد علی ابادان
۱۱۷۵۶- اللہ دتہ- چک ۵۰۹
۱۱۷۷۹- فضل الٰہی- ڈہاکہ
۱۱۷۹۲- عبدالرحمٰن- جام پور
۱۱۸۵۸- عبدالغفور چک نمبر ۱۱۰
۱۱۸۶۳- محمد داؤد- کوٹلی لوہاران۔
۱۱۸۸۱- غلام حسن چنداں
۱۰۵۴۸- غلام محی الدین بارہ مولا

غریب فنڈ

۲۷۰۲- حاجی قطب الدین دھارڑ۔
۷۳۶۰- صدرالدین گھنے کے
۸۶۷۳- حبیب اللہ- جمشید پور
۹۹۲۲- ابراہیم- باقی پور
۱۰۷۵۶- عبدالرؤف دہلی
۱۰۸۳۶- بشیر احمد سہارنپور
۱۱۲۵۳- عبدالغفار- سرسروا
۱۱۶۸۷- عبداللہ- نصرت پور
۱۱۷۳۶- عبدالواحد- لائل پور۔
۱۱۷۴۵- محمد ہاشم بجوپورہ
۱۱۷۵۷- عبدالقدوس اسلام آباد۔

اہلحدیث کی سالگرہ خدا کے فضل و رحم کے ساتھ اہلحدیث اپنی زندگی کے ۳۲ سال گزار کر تینتیسویں سال میں قدم زن ہونے کو ہے۔ انشاء اللہ۔ اس کے اس عرصہ حیات میں تائید ایزدی کے بعد معاونین و بہی خواہوں کی اعانت کا بھی زیادہ حصہ ہے۔ مگر زمانہ کی ناسازگاری کی وجہ سے اس کے دور حیات میں کچھ تلاطم برپا ہو رہے ہیں جس سے اس کی ترقی خاطر خواہ نہ ہوئی۔ اس لئے بار بار یہی اپیل کی جاتی رہی کہ اس کی بقا کے لئے خریداروں کی اشد ضرورت ہے۔ ورنہ توحید و سنت کی وہ صدا جو ۳۲ سال تک بلا خوف لامتہ لائم دنیا کے گوشے گوشے میں بلند ہوتی رہی ہے اس میں ضعف نہ آجائے۔ اور اس طرح سے ان تمام کوششوں اور محنتوں کے پیدا شدہ نتائج یک قلم مفقود ہو جائیں گے۔ پس بہی خواہان اہلحدیث ترقی اشاعت کے متعلق اپنا فرض محسوس کریں

حج بدل کے لئے کوئی صاحب مجھے روانہ کر دیں تو از حد مشکور ہونگا کیونکہ عرصہ سے زیارت بیت اللہ کے لئے بیتاب ہو رہا ہوں مگر بوجہ غربت و عسرت اس نعمت عظمیٰ سے محروم ہوں۔ سید عبدالغفار رضوی معرفت مولوی احمد حسین صاحب رضوی مترجم چیفکورٹ لکھنؤ

نماز تراویح میں محراب سنانے کے لئے کسی جگہ حافظ کی ضرورت ہو تو بھی خاکسار کو یاد رکھیں۔ (سید عبدالغفار مذکور)

یاد رفتگان (۱) ہماری مسجد کے نمازی حاجی شاہ محمد صاحب اہل حدیث انتقال کر گئے۔ انا للہ۔ (۲) نیز ہمارے مدرسہ کے سابق مدرس مولوی عبدالکبیر مرحوم کی دختر خرد چار خردسال بچے چھوڑ کر رحلت کر گئی۔ انا للہ (ابوالقاسم بنارسی) (۳) میری نانی صاحبہ ۲ سال ۶ ماہ ۱۴ یوم فالج میں مبتلا رہ کر فوت ہو گئیں انا للہ (قاضی منظور حسین امرتسر) (۴) امرتسر کے مشہور و معروف وکیل شیخ کریم بخش صاحب سرینگر میں فوت ہو گئے ان کی نعش بذریعہ کار امرتسر لائی گئی (۵) شیخ علی بخش صاحب آنریری مجسٹریٹ و ممبر انجمن اسلامیہ امرتسر کچھ عرصہ بیمار رہ کر فوت ہو گئے انا للہ (۶) بابو محمد طیب رئیس رمضان پور فوت ہو گئے انا للہ (سیکرٹری انجمن اتحاد المسلمین کونند رمضانپور ضلع ..) (۷) حاجی عبدالجبار صاحب اہل حدیث فوت ہو گئے انا للہ (راقم نصیر الدین کھت پوری) (۸) میری بیوہ پھوپی انتقال کر گئیں۔ انا للہ (مولوی علی از چھپرہ)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم

مقدمہ میں کامیابی برادران احناف نے ہم پر فوجداری مقدمہ دائر کر رکھا تھا الحمد للہ کہ اس میں ہمیں کامیابی ہو گئی ہے۔ (خاکسار ابوضیاء محمد قمر الدین از مئوائمہ الہ آباد)

تلاش لاپتہ مولوی محمد حسین ساکن بھٹیاں علاقہ کاہنووان ضلع گورداسپور دو سال سے لاپتہ ہیں کسی صاحب کو ان کا علم ہو تو مجھے اطلاع دیں (مختار احمد موضع کھوکھر ڈاک خانہ فتحگڈھ ضلع گورداسپور)

رہبر حجاج جس میں اخراجات حج و ضروری امور مفصل درج کئے گئے ہیں۔ حج کو جانے سے پہلے اس کا مطالعہ از حد ضروری ہے۔ صرف جوابی کارڈ (بغرض محصولڈاک) بھیج کر دفتر اہلحدیث امرتسر سے مفت حاصل کریں۔

النجم لکھنؤ کا خاتون نمبر معاصر النجم لکھنؤ نے ۱۸ اکتوبر کی اشاعت کو خاتون نمبر شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے جسمیں اسلام میں عورت کے حقوق، ضروری کوائف پر مفصل بحث کی جائیگی۔ مستقل خریداروں کو مفت ملیگا دیگر شائقین ۳ر کے ٹکٹ بھیجکر حاصل کر لیں۔ پتہ۔ منیجر النجم لکھنؤ

مضامین آمدہ مولوی احمد مدراسی۔ مولوی محمد شرف الدین۔ مولوی محمد عبداللہ عقیل ۲ عدد۔ عبدالصمد۔ مولوی عبدالرحمٰن۔ محمد محمد ابراہیم۔ مولوی محمد احمد۔ مولوی ابوالبشیر۔ میاں غلام رسول۔ محمد صمصام الحق۔

غیر مقبولہ معیار نبوت۔ تائید مزیدی۔ قادیانی انعامات کی حقیقت۔

پتہ نشان بعض صاحب دریافت کرتے ہیں کہ میاں جی محمد الدین آف گجرات محلہ کرم علیشاہ (پنجاب) کہاں رہتے ہیں کیا مستحق امداد ہیں؟ ان کو اطلاع رہے پتہ ان کا مرقوم ہے اور وہ مستحق امداد ہیں۔

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

کیا مسلمان سیدھی راہ پر چل رہے ہیں

؎ ایں راہ کہ تو میروی بترکستان است

لاہور کی مسجد کیا گری مسلمانوں کے دلوں پر بجلی گر گئی۔ قریباً ڈیڑھ سو سال سے مسجد مذکور سکھوں کے قبضے میں تھی۔ جس کا وجود ہم کو مناظروں میں بہت فائدہ دیتا تھا۔ جونہی کسی آریہ نے اسلام یا شاہان اسلام پر الزام لگایا کہ انہوں نے ہندوؤں کے مندروں پر قبضہ کر لیا ادھر سے فوراً جواب دیا گیا کہ مسلمانوں کے قبضے کا ثبوت تو تم دے نہیں سکتے البتہ ہندوؤں اور سکھوں نے مسلمانوں کی مساجد پر جو قبضہ کیا تھا اس کے ثبوت میں سری نگر کشمیر کی پتھر مسجد اور لاہور میں لنڈا بازار کی مسجد ہم پیش کر سکتے ہیں۔

مسجد واقعہ سری نگر تو مسلمانوں کو مل گئی۔ مسجد شہید گنج لاہور سطح زمین سے مل چکی ہے۔ اور بزبان حال کہہ رہی ہے ؎

بگولے اٹھتے ننڈ لا رہے تھے میرے مدفن پر
کہ یہ دھبہ بھی کیوں باقی ہے صحرا کے دامن پر

انقلاب زمانہ ہے کہ دونوں مسجدیں میدان مناظرہ میں کام دینے کے قابل نہ رہیں۔ پہلی تو اس لئے کہ حکومت کشمیر نے مسلمانوں کے حوالے کر دی۔ دوسری اس لئے کہ اس کو دستبرد زمانہ نے ہماری آنکھوں سے اوجھل کر دیا اور ہم اس کے فراق میں روتے رہے اور رو رہے ہیں اور اس کے پاس سے گزرتے ہوئے امرؤ القیس کا شعر پڑھتے ہیں ؎

قِفَا نَبْكِ مِنْ ذِكْرَىٰ حَبِيبٍ وَمَنْزِلِ
بِسِقْطِ اللِّوَىٰ بَيْنَ الدَّخُولِ فَحَوْمَلِ

دستور فطرت ہے کہ غم و غصہ کی حالت میں آدمی کچھ بھی بھی باتیں بھی کر جاتا ہے۔ اسی اصول کے ماتحت مسلمانان لاہور نے یا ان کے قائد پیر جماعت علی شاہ صاحب نے غم و غصہ کی حالت میں کہہ دیا کہ مسلمان ہندوؤں اور سکھوں سے بائیکاٹ کریں۔ مسلمان بھی رنج و غم میں بھرپور تھے وہ بلا سوچے سمجھے فوراً سے پہلے اس حکم کی تعمیل کرنے کو تیار ہو گئے۔ یہ بائیکاٹ معمولی حد تک نہ رہا بلکہ پکٹنگ بھی شروع کر دی گئی۔ کہ جو مسلمان کسی ہندو یا سکھ سے سودا خریدے لے پھینک دیا جائے۔ ایک روز ایسا ہونے سے ہندو قوم جو پہلے ہی سے حساس واقع ہوئی ہے بیدار ہو گئی انہوں نے اپنا فوراً انتظام کر لیا۔ سب سے پہلے سبزی کا انتظام کیا۔ امرتسر، شیخوپورہ وغیرہ قریبی مقامات سے

> ## پیر جماعت علیشاہ علیپوری
> ### اور
> ## انکے مرید بابو کرم الہٰی وکیل
> ## مطلع رہیں!
>
> آپ ہر دو صاحبوں نے میرے لئے جو ہزار روپیہ کا انعامی اعلان کیا ہے۔ میں اس سے بے خبر نہیں ہوں۔ ملک پنجاب میں فضا صاف ہو جائے تو میں آپ کی دعوت قبول کرونگا۔ آپ تسلی رکھیں۔
>
> دیر آید درست آید (ابوالوفاء)

لاریوں کے ذریعے سبزی منگوا کر سبز منڈی کھول دی۔ اسی طرح دوسرے کام کاج بھی شروع کر دئیے۔ افسوس قائدان تحریک علم منطق پڑھے ہوتے تو ان کو غلطی نہ لگتی وہ ترقی تجارت لابشرط شئے کرتے نہ کہ بشرط لا شئے۔ اب جو ہمارے کانوں میں آوازیں آتی ہیں ان کا نتیجہ یہ ہوا کہ شہر لاہور اور اس کا قرب و جوار ایک اچھا خاصہ میدان جنگ بن گیا ہے ادھر گورنمنٹ نے سونے پر سہاگہ پھیر دیا کہ لاہور، امرتسر وغیرہ اضلاع ممنوعہ کو بلا روک ٹوک تلوار رکھنے کی اجازت دیدی۔ خدا خیر کرے۔ کہیں یہ عشق جنوں تک نہ پہنچ جائے۔

نوٹ اس مسئلہ پر ہم پھر کبھی مفصل لکھیں گے۔

قابل توجہ گورنمنٹ پنجاب

ہم نے بارہا عرض کیا ہے کہ گراموفون کی کثرت سے شہروں، قصبوں اور بستیوں میں عام پبلک کی نیند میں سخت خلل آتا ہے۔ عیش پسند لوگ اونچے مکانوں پر چڑھ کر راتوں کو جب تک چاہتے ہیں۔ بلند آواز کے گراموفون بجاتے رہتے ہیں جس سے پبلک کی نیند میں خلل واقع ہو کر سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے کمشنر پولیس مدراس نے گورنمنٹ سے خواہش کی ہے کہ گراموفون بجانے والوں کو رات کے گیارہ بجے سے پانچ بجے صبح تک بندش کا حکم دیا جائے۔ ہم اس کے علاوہ اتنی عرض کرتے ہیں کہ گراموفون کو پولیس ایکٹ کی دفعہ ۳۴ میں داخل کیا جائے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آج کل لوگ جس قدر بے مروت اور سخت دل ہو رہے ہیں پہلے ایسے نہ تھے۔ ممکن ہے کسی گھر میں کسی کا عزیز بیمار ہو اور اس کے پڑوس والے قانونی آڑ میں ۱۱ بجے تک گراموفون بجا کر بیمار کے سارے خاندان کے حق میں مزید تکلیف [illegible] اگر دفعہ [illegible] اس کو [illegible] تو قانون ہو [illegible] حاوی ہو جائے گا۔ امید ہے کہ گورنمنٹ پبلک کے آرام کی خاطر بہت جلد توجہ کریگی۔

معاصر "سیاست" لاہور کو ۱۹۱۸ء سے ۱۹۳۵ء تک

جو مصائب حکومت کی طرف سے آئیں واقعی اس قابل ہیں کہ منتظمان "سیاست" بزبان حال یہ شعر پڑھیں ؎

صُبَّتْ عَلَيَّ مَصَائِبٌ لَوْ اَنَّهَا
صُبَّتْ عَلَى الْاَيَّامِ صِرْنَ لَيَالِيَا

آخری مصیبت جس کے باعث سیاست آجکل بند ہے دو ہزار کی ضمانت طلبی ہے۔ ہوا خواہان سیاست کا فرض اخلاقی ہے کہ امداد کر کے سیاست کو زندہ رکھیں اور دعا گوؤں کا فرض [illegible]

اعلان | مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھولپور

بفضلہ تعالےٰ عرصہ اٹھارہ سال سے جاری ہے۔ اور بفضل ایزدی و معاونین کی امداد سے روز افزوں ترقی پر ہے۔ کانفرنس اہل حدیث دہلی نے مدرسہ ہذا کی اعانت میں بہت حصہ لیا مگر اس وقت کانفرنس نے بوجہ کمی سرمایہ اپنی تمام امدادی مدارس کی امداد کو بمجبوری کسی آیندہ وقت تک ملتوی کر دیا ہے چونکہ مصارف مدرسہ تنخواہ مدرسین و خوراک طلباء وغیرہ مقامی غریب جماعت اہل حدیث پورا کرنے سے قاصر ہے۔ اس لئے مسلمانان ہند سے پرزور اپیل ہے کہ جہاں تک ہو سکے مدرسہ ہذا کی اعانت میں دریغ نہ فرما دیں۔ لہذا بغرض وصول امداد مولوی عبدالعبود صاحب کانپوری سفیر مدرسہ ہذا کو علاقہ یوپی، بہار، کلکتہ، بنگال، رنگون، بمبئی، مدراس وغیرہ کے لئے اور مولوی عبدالحق صاحب سفیر مدرسہ ہذا کو علاقہ پنجاب کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ امید ہے کہ ہمدردان اسلام اور علم دوست احباب براہ راست یا بالواسطہ سفیران مدرسہ ہذا کی مالی مشکلات میں امداد فرما کر شکریہ کا موقع دیں گے۔ بیرونی طلباء کے طعام و قیام کا انتظام نہایت اچھا ہے۔ آنے سے پیشتر طلباء اجازت حاصل کریں۔ تمام خطوط و منی آرڈر پتہ ذیل سے ہونے چاہئیں۔

المکلف عبدالمجید نائب سکرٹری مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھولپور۔ (مرر داخل غریب فنڈ)

خون کے آنسو | اس میں بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کی موجودہ حالت

اور موجودہ روش ان کے لئے تباہ کن ہوگی۔ اگر وہ اس تباہی سے بچنا چاہتے ہیں تو ان کو فوراً اپنی روش بدل دینا چاہئے اور ان تدابیر پر عمل کرنا چاہئے جو ان کی فلاح و بہبود کا موجب ہیں۔ اس کتاب میں ان تدابیر پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے جو مسلمانوں کی ترقی و کامیابی کی ضامن ہیں۔ خود پڑھئے اور اپنے عزیزوں، رشتہ داروں کو سنائیے۔ پھر ان باتوں پر عمل کیجئے۔ جو اس کتاب میں بتائی گئی ہیں قیمت ۱۲ ؍

ملنے کا پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

اہل حدیث کانفرنس کی فریاد

کان لگا کر سن لو

ابھی کل کا واقعہ ہے کہ اخبار اہلحدیث میں اہل حدیث کانفرنس کی بنیاد رکھنے کیلئے مشوروں کا سلسلہ جاری ہوا تھا۔ پھر وہ دن بھی آیا کہ اس کے بانیوں نے دورہ کر کے دور دراز مقامات کا سفر کر کے اس کی بابت جماعت سے آراء دریافت کیں اور امداد حاصل کی۔ پھر وہ دن بھی آیا کہ کلکتہ سے پشاور تک متعدد مقامات میں اس کے جلسے بڑی شان و شوکت سے ہونے لگے پھر وہ دن بھی آیا کہ اسکے مکاتب کا جال دور دور تک پھیل گیا۔ اسکے مبلغ ملک میں پھرتے رہے۔ مذہبی مقدمات میں مظلوموں کی اس نے کافی امداد کی۔ پھر اسکو اتنی قبولیت حاصل ہوئی کہ جلالۃ الملک سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ نے موتمر مکہ معظمہ میں اسکی نیابت بھی طلب فرمائی۔ غرض اس کانفرنس نے جماعت کو اپنی خدمت کا پورا قائل کر لیا۔ باوجود اس وسعت کار کے اس جماعت پر آمدنی کے غبن یا ناجائز خرچ کا اعتراض نہوا کیونکہ اس کا روپیہ پیسہ ایسے ہاتھوں میں رہا جو ملک میں مسلمہ امین ہیں۔ آہ! آج یہ دن بھی آگیا ہے کہ میں ہی جو کبھی اس کا محرک تھا بہ قسمتی سے جماعت کو یہ اطلاع دینے پر مجبور ہوں کہ اگر جماعت نے بیک وقت اس پر فوری توجہ نہ کی تو مثل دیگر انجمنوں اور خلافت کمیٹیوں وغیرہ کے اس کا بھی ذکر رہ جائیگا وجود نہ ہوگا وہ دن اعیان اہل حدیث کیلئے کچھ مسرت کا دن نہ ہوگا بلکہ رونے کا ہوگا۔ بس ابھی وقت ہے کہ اصحاب کرم اس پر توجہ کریں اور جو کچھ بھی اس مریض خادم کے علاج کیلئے دے سکیں فوراً پتہ ذیل پر بھیجدیں ورنہ ایک ایک منٹ قیمتی ہے جو ضائع ہو کر موجب حسرت ہوگا۔

نوٹ | اہل حدیث کانفرنس کو کن وجوہ سے نقصان پہنچا قابل ذکر نہیں خدا کے ہاں سب مرقوم ہے۔ اللہ ہمارے قصوروں کو معاف فرمائے۔ (خادم ابوالوفاء)

ارسال زر کا پتہ:- حاجی علیجان سوداگر (امین اہل حدیث کانفرنس) نئی سڑک دہلی۔

ہائیڈرو الیکٹرک پراجیکٹ اور ...

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

ہائیڈرو الیکٹرک سکیم سے دیہاتی اور شہری رقبوں میں بجلی تقسیم کرنے کی غرض سے کانگڑہ، پٹھان کوٹ، دھاریوال، ویرکا، لاہور اور جالندھر میں سب سٹیشن قائم کئے گئے ہیں۔ ان سٹیشنوں سے جو "مین" اور "برانچ" لائنوں پر واقع ہیں ۱۱ ہزار وولٹ کی طاقت کے "فیڈر" قریب کے قصبوں میں بجلی پہنچانے کے لئے موجود ہیں اور بصرفا لتو "سوئچ بورڈ" بھی مہیا کئے گئے ہیں کہ اگر قصبات رقبوں کے متصل دیہاتی رقبوں سے بجلی کی مانگ کی گئی تو ان سب سٹیشنوں کے ذریعہ وہاں بجلی تقسیم کر دی جائے۔ قصبوں میں جو مقامی نظام تقسیم موجود ہیں ان میں ۱۱ ہزار وولٹ کی طاقت کے "مین" اور چھوٹے سٹیشن ہیں جو ان گیارہ ہزار وولٹوں کو گھریلو اغراض کے لئے ۲۳۰ اور صنعتی مقاصد کے لئے ۴۰۰ وولٹ میں منتقل کر دیتے ہیں۔ مزید برآں تقسیم کے مقامی سٹیشنوں سے کم طاقت کی کرنٹ کشادہ بازاروں میں سطح زمین پر اونچی لائنوں اور دیگر مقامات پر تحت الارضی "کیبل" کے ذریعہ استعمال کرنے والوں کے گھروں تک پہنچائی جاتی ہے۔ ہر استعمال کنندہ کے مکان کے بالمقابل "ہوائی" اور "زمینی" لائنوں کو بروئے کار لایا جاتا ہے اور وہاں سروس لائن بجلی کو استعمال کنندہ کے مکان تک دیتی ہیں جہاں ایک یا ایک سے زیادہ میٹروں کے ذریعہ بجلی کے خرچ کا حساب لگایا جاتا ہے۔

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل

پروفیسر لوتھراپ سٹاڈرڈ کی نیو ورلڈ آف اسلام کا اردو ایڈیشن یعنی صدی سابقہ و حال کی اسلامی جدوجہد کا اصلی فوٹو۔ مشرق قریب میں مغربی سیاست بعد از جنگ کی مفصل روئداد، ہندوستان کے سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی تغیرات کی دلچسپ کیفیت اور ان سب کی بنا پر آنیوالے امکانات کا صحیح جائزہ۔ قیمت عہ

ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

قابل بھروسہ ادویات

پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی زیرنگرانی امرت دھارا کے علاوہ قریب چار سو اور ادویات قابل قدر و قابل بھروسہ تیار ہوتی ہیں۔ جو صاحب بھی ادویات منگواتے ہیں اکثر فائدہ اٹھاتے ہیں۔ فہرست مانگنے پر مفت بھیجی جاتی ہے۔ پنڈت صاحب نے چار درجن اُردو ہندی کی نہایت مفید صحت کے اصول بتلانے والی کتب بھی لکھی ہیں۔ ان کی فہرست بھی منگوائی جا سکتی ہے۔ ایک خریدار کا خط جس نے چند ادویات منگوائیں۔ مشتے نمونہ از خروارے نیچے درج کیا جاتا ہے:۔

پوجیہ شرما جی! نمستے

جو ادویات آپ سے منگوائی تھیں۔ انکو استعمال کیا گیا نتیجہ حسب ذیل ہے:۔

سپاری پاک: آرام ہے۔ اچھی چیز ہے ۔ عورتوں کی کل امراض کو دور کر کے ان کو مضبوط اور تندرست بناتی ہے۔ قیمت فی پاؤ ایک روپیہ چھ آنے

دل سُندری: لاجواب چیز ہے چہرے کو صاف کرنے کے لئے ولائتی ادویات سے بہتر ہے ۔ یہ ایک قسم کا روغن ہے جو چہرہ کو چمکاتا ہے۔ داغ کیل وغیرہ کو دُور کرتا ہے۔ اگر غسل سے پہلے چنت موہنی اور غسل کے بعد دل سندری استعمال ہو تو بس کہنا ہی کیا ہے۔ قیمت دل سندری عہ / چنت موہنی عہ /

اَمرت دھارا بام: درد کو دُور کرنے کے لئے اس سے بہتر اور کوئی چیز ہو نہیں سکتی۔ خوب ایجاد ہے ۔ اس کی مالش اعصابی خاصکر عضلاتی اور نسوں وغیرہ کی دردوں کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

بچھو کاٹے کی دوائی: ایک مریض پر آزمائی آرام ہُوا۔ اس کو مقام ڈنگ پر لگانے سے فوراً آرام آتا ہے۔ قیمت ۸/ ۔ نصف ۴/

سکاؤٹ بکس: کوزے میں دریا بند کر دیا گیا ہے۔ اعلیٰ چیز سفر والوں کے لئے ہے ۔ یہ سکاؤٹوں، بالچروں، خدمتگاروں، والنٹیروں و مضافات میں رہنے والے افسروں اور ہر گھر میں و باہر رکھنے کے لئے دنیا بھر میں لاثانی ہے۔ قیمت دو روپے آٹھ آنہ ۲/۸

(بابو) بال کرشن مقام بارکھان (بلوچستان)

خط و کتابت و تار کا پتہ:۔ **اُمرت دھارا ۲۳ لاہور**

المشتہر
منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

سیکنڈ ہینڈ کوٹوں اور کٹ پیس

کی تجارت موجودہ کساد بازاری میں بہترین کام ہے لیکن تازہ عمدہ، ارزاں اور خالص مال۔ بنڈلوں میں بغیر کسی قسم کی گڑبڑ یا ملاوٹ کے جیسا ولائت سے آتا ہے۔ صرف **دی امپیریل یونائیٹڈ کمپنی نکل روڈ کراچی** سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ تھوک مال کے خریدار لسٹ مفت طلب کریں۔

ایک روپیہ میں چھ رسالے

نوٹ:۔ اگر مندرجہ ذیل چھ عدد رسالے اکٹھے منگائے جائینگے تو ایک روپیہ میں بھیجے جائینگے۔ اگر اکٹھے نہیں تو علیحدہ علیحدہ کی مندرجہ قیمت ہوگی۔

(۱) **قال اللہ** جس میں احکام قرآنیہ کا لب لباب، نہایت وضاحت سے عالمانہ طریق پر کیا گیا ہے۔ مصنفہ سلطان القلم نواب خیر صدر الدین خان صاحب رئیس بڑودہ۔ قیمت ۴/

(۹۵۵)

(۲) **قال الرسول** یہ کتاب بھی موصوف کی تصنیف ہے۔ اس میں احادیث نبویہ علیہ الصلوٰۃ والتحیہ کا لب لباب بڑی خوبی اور وضاحت سے دیا گیا ہے۔ قیمت ۴/

(تصانیف مولانا ابوالکلام صاحب آزاد)

(۳) **خطبہ عید اضحیٰ**۔ عید قرباں کے روز پڑھنے کے لئے بیش بہا معلومات سے پُر ہے۔ قیمت ۴/

(۴) **دعوت عمل** اس میں غافل مسلمانوں کو احکام شریعت پر عمل پیرا ہونے کی دعوت قرآن و حدیث سے دی گئی ہے۔ قیمت ۴/

(۵) **الحریت فی الاسلام** اس میں اسلامی حریت و جمہوریت اور دیگر اہم مسائل پر زبردست بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۶/

(۶) **توصیہ شہادت** شہادت امامین سے ایک بصیرت افروز درس توحید دیا ہے۔ ۴/

منگوانے کا پتہ:۔ **دفتر اہلحدیث امرتسر**

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب مفت حاصل کریں۔ المشتہر مہتمم کتب خانہ

ahmadmuslim.de

الترغیب والترہیب

(مترجم اردو بین السطور) مصنفہ امام حافظ عبد العظیم منذری رح۔ یہ کتاب نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ کا بہت بڑا ذخیرہ ہے اور ہر مشروع فعل کی ترغیب اور ممنوع کی ترہیب پر علیحدہ علیحدہ باب باندھ کر اس کے ثواب وعقاب کے بارہ میں مرفوع احادیث لائی گئی ہیں۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ؎

کتاب الروح

(بزبان اردو) مصنفہ امام حافظ علامہ ابن قیم رح جوزی۔ اس بے مثل کتاب میں امام موصوف نے عذاب قبر کو ایسے طریق سے بدلائل عقلی ونقلی ثابت کیا ہے کہ بالکل مجال انکار نہیں رہتی۔ بلکہ فوراً دماغ میں اس کا تصور جم جاتا ہے۔ علاوہ ازیں روح کی حقیقت، ملاقات ارواح واموات وغیرہ کل ضروریات کے متعلق ہے۔ قیمت عہ

سَتینی

(رنگین سائنٹ علوم والی) ترجمہ اردو۔ اور ہر علم کے حالات کو پہلے تین فصلوں میں ابتدائی مسائل کا ذکر فرما کر پھر بطور سوال و جواب ہر علم کے تین تین اوق (۹۵
مسائل کو حل کیا ہے۔ اور جو علوم کسی سبب سے اس قسم کے تحت میں نہ آسکتے تھے۔ ان کو مسلسل نو فصلوں میں بیان کر دیا ہے۔ یہ کتاب امام رازی کی زندہ اور بولتی ہوئی کرامت ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت عہ

بادشاہ بننا چاہتے ہو یا ولی

مصنفہ حجت الاسلام امام غزالی رح اس بینظیر کتاب میں وہ کل وسائل و ذرائع نہایت بسط سے ارقام فرمائے ہیں۔ جن کے ذریعہ ایک ناتوان و پراگندہ دل شخص ظاہری و باطنی ترقی کے اعلے سے اعلے منازل و مدارج تک پہنچ جائے اور بادشاہ سے لے کر رعایا اور فوجیوں، جرنیلوں، عالموں، صناعوں، زراعوں اور ہر طبقہ کے لوگوں کے فرائض و تعلقات پر بحث کرکے کیمسٹری (علم کیمیا) وموسیقی پر حکیمانہ ولطیف پیرایہ میں آگاہ فرما کر طب کے بعض نادر نسخہ جات اور بعض ادویہ واشیاء کے عجیب و غریب خواص، سحر وطلاسم وعزائم کی حقیقت، روح کی ملائیت اور دیگر روحانی کیفیات کی تشریح فرما کر عالم بالا کی سیر کراتے ہوئے آداب مجلس، تہذیب نفوس، نفس ناطقہ۔ روح موت حشر احوال باطنی کی درستی [illegible] نبوت وسعادت کو لکھ کر مجاہدات و زہد وتقویٰ ومکاشفات وحب وعشق ربانی و دیگر اسرار الٰہی پر روشنی ڈال کر رسالت وکہانت سحر وکرامت معجزات ونارنجیات میں فرق کرنے کے طریقے واضح کر دیئے ہیں اور ان ابحاث کے دوران میں بعض نہایت قیمتی نکات درج ہیں۔ قیمت صرف عہ

المرقات فی احکام الصلوٰۃ

مصنفہ مولوی عبد الجبار صاحب ابن مولوی محمد جمال صاحب۔ جس میں نماز کے اقسام، شرائط نواقض اور دیگر ضروری مسائل نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ کتابت، طباعت وغیرہ بہت عمدہ۔ ضخامت ۹۲ صفحات۔ سائز ۲۰×۲۶/۸۔ قیمت ۶/

خون کے پیاسے

کسی پیر گدی نشین کے پوشیدہ رازوں کا انکشاف۔ جن کو سن کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ قابل دید ہے بطرز ناول کے ہے۔ قیمت ہر دو حصہ ایک روپیہ۔

کاویہ علی الغاویہ

مصنفہ مولوی محمد عالم صاحب امرتسری۔ اس کتاب میں مرزائی مشن پر وسیع سیر کن بحث کی ہے ہر بحث اس میں مذکور ہے کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت حصہ اول عہ۔ حصہ دوم عہ

محمدیہ پاکٹ بک

کذب مرزا، ختم نبوت، حیات مسیح وغیرہ تمام مسائل پر نہایت جامع اور مدلل کتاب ہے۔ مرزائیوں کے اعتراضات نقل کرکے ان کے جوابات قرآن وحدیث اور اقوال مرزا سے دیئے گئے ہیں۔ علمی، اصولی، عقلی اور نقلی بحث کی گئی ہے۔ کتاب کسی لحاظ سے نامکمل نہیں ہے جس طرح ہر مرزائی اپنی پاکٹ بک لے کر ہر مسلمان سے بحث کر سکتا ہے اس طرح ہر مسلمان محمدیہ پاکٹ بک کی موجودگی میں بڑے سے بڑے مرزائی مناظر کا منہ پھیر سکیگا۔ خوبصورت جلد جیبی سائز۔ حجم ۷۵۰ صفحات۔ لکھائی چھپائی نہایت دیدہ زیب۔ کاغذ اعلیٰ۔ قیمت عہ

کتابیں منگوانے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

تفسیر ثنائی اردو

مصنفہ حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب

یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے۔ جس میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ترجمہ ہے۔ دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے۔ اس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی آٹھوں جلدیں طبع ہو کر بعض مکرر سہ کرر بھی چھپی ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے:۔ جلد اول۔ سورہ فاتحہ وبقرہ۔ جلد ثانی سورہ آل عمران۔ نساء۔ جلد ثالث۔ سورہ مائدہ تا اعراف، جلد رابع از انفال تا سورہ بنی اسرائیل۔ جلد خامس از بنی اسرائیل تا سورہ شعرا۔ جلد ششم۔ از شعراء تا صٰفّٰت۔ جلد ہفتم۔ از صٰفّٰت تا نجم۔ جلد ہشتم۔ از قمر تا والناس:

نوٹ۔ قیمت فی جلد علیحدہ علیحدہ دو روپے ہے اور پورے سٹ کی قیمت عہ/۱۲ روپے علاوہ محصول

ملنے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔
ابتدائی سل و دق۔ دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ
کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن
کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور
وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار
دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے...... کے بعد استعمال
کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا
اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی
سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد، عورت،
بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر
کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال
ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی
قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ ۳ ہے۔ پاؤ بھر ۱۲ ہے
مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

تازہ ترین شہادات

جناب ایم ضمیر الدین احمد صاحب در بھنگہ
"آپ کے ہاں سے کئی ایک بار مومیائی منگوائی۔
بہت ہی مفید ثابت ہوئی۔ دو چھٹانک اور بھیجدیں"
(یکم اگست ۱۹۳۵ء)

جناب حافظ سید عبد الرزاق صاحب تولاپور۔
مومیائی کے استعمال سے مجھ کو فائدہ ہے۔ ایک چھٹانک
اور ارسال کریں" (۴ ۱۰ اگست ۱۹۳۵ء)

جناب دولت خان صاحب ڈومریا گنج
"دو چھٹانک مومیائی منگوائی تھی۔ مریضہ کو بہت
فائدہ ہے۔ ایک چھٹانک میرے دوست موہن بری
ٹھیکیدار کے نام ارسال فرمائیں" (۱۷ اگست ۱۹۳۵ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)
حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر
دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل

سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بے نظیر کتابوں کی زیادہ
کیفیت اس اخبار میں ایک سال
چھپتی رہی ہے

عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ
انوار الاسلام امرتسر

ہر خاص و عام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلا نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج وکمزوری۔ جو شخص اس طلا کو بیکار
ثابت کردے اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جائیگا
یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے
طیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر
ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں
یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلا سے
فائدہ حاصل کریں۔ اس طلا سے ہزاروں مریض بفضل خدا
شفایاب ہو چکے ہیں۔ اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت
نہیں۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب
مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے
بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔
قیمت ایک بکس تین روپے آٹھ آنے (۳؎)

پتہ:- ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

فائدہ مند بیمہ رجسٹرڈ

آپ کا کل سرمایہ، کم لاگت سے کثیر فائدہ خود حاصل کیجئے۔
آل اولاد، عزیز دوست کو فائدہ پہنچائیے دونوں جہان میں
نفع ہوگا۔ باریک تحریر کی لکھائی پڑھائی، تیز روشنی کی
چمک، دھوپ کی تپش، پتھر کے کوئلہ کے دھوئیں سے
طرح طرح کے بکثرت امراض آنکھوں میں پیدا ہو جاتے ہیں
نوے فیصدی چشمہ لگانے پر مجبور ہوتے ہیں ضعف بصارت،
رو ہے دگر و نوس، ڈھاک، نزلہ، ناخونہ، دھوندی، سوزش
وغیرہ وغیرہ کی عام شکائتیں دیکھنے سننے میں آتی ہیں۔ ایسے
تمام امراض چشم کے واسطے ایک آئی پوڈر ایجاد ہوا جسکو
۲۵ سال متواتر تجربہ کیا گیا جو اکسیر و لاثانی اور نہایت
مفید ثابت ہوا ہے۔ بڑے بڑے نامی ڈاکٹروں، حکیموں،
ویدوں، رؤسا اور عہدہ داروں کی سندوں کے علاوہ
بہترین سند یہ ہے کہ نمونہ مفت بلا خرچ منگوا کر آزمائیے
ممکن نہیں کہ بعد تجربہ آپ قیمتاً نہ منگوائیں۔ سینکڑوں
روپیہ کی ادویات سے جو فائدہ نہ ہوتا ہو اس سفوف سے
ہوگا۔ یقینی آنکھوں کا بیمہ ہے۔ آئی پوڈر لگانے والا
کبھی آنکھوں کی بیماری میں مبتلا نہیں ہوتا۔ قیمت فی پیکٹ
صرف عہ جو آنکھ جیسی نعمت کے واسطے گراں نہیں۔

پتہ:- منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

(۹۴۵)

اکسیر ہاضمہ اس کا اشتہار آپ حضرات پہلے بہت
ہی بار پڑھ چکے ہیں کہ اسکے کیا فوائد ہیں۔ اسلئے لمبا چوڑا
اشتہار لکھنے کی ضرورت نہیں مگر پھر بھی یہاں دو ایک لفظ
لکھ دیتے ہیں۔ اس کے استعمال سے صحت قائم رہتی اور
بیماریوں سے نجات ملتی ہے۔ مثلاً بدہضمی رفع کا ہو جانا،
کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی جانا، کھانا ہضم نہ ہونا
طبیعت کا خوش نہ رہنا۔ قیمت بلحاظ فوائد کے بہت ہی
کم۔ یعنی فی ڈبہ ایک روپیہ۔ محصول ۵

اکسیر موتی دانت۔ دانتوں کی بیماریوں کو دور کرکے نہایت
ہی سفید میل کچیل سے صاف موتیوں کی طرح چمکیلے کردینا
اس کا ایک معمولی کام ہے قیمت صرف فی ڈبیہ محصول ۵

پتہ:- اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

ahmadmuslim.de

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

مینجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

اکیس خوبیوں والی حمائل شریف

اس حمائل شریف کی تقطیع نہائت موزوں ہے جو سفر اور حضر میں کام آسکتی ہے۔ یعنی نہ بہت بڑی اور نہ ہی بہت چھوٹی۔ خط نہایت پاکیزہ واضح اور جلی ہے۔ زیر متن ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت معتبر اور مستند ہے حاشیہ پر مختصر مگر جامع المطالب تفسیر ہے جو کہ تفسیر کبیر، ابن جریر، درمنثور، خازن، ابن کثیر، (۹)
مدارک، ابن ابی حاتم، مسند بزاز، مسند امام احمد، موضح القرآن، فتح العزیز و صحاح ستہ مثل بخاری و مسلم و ترمذی وغیرہ سے ملخص کر کے حاشیہ پر چڑھائی گئی ہے۔ مجلد چرمی، منقش نہائت پختہ، کتابت، طباعت اور کاغذ اعلےٰ۔ ہدیہ للعہ روپے

پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

تفسیر موضح القرآن

مؤلفہ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب رح

اردو میں تقریباً بیسیوں عالموں نے قرآن مجید کی تفسیریں لکھی ہیں مگر اس قدر جامع اور مختصر جس کو قریباً تمام عالموں نے مشعل راہ بنایا ہو کسی نے نہیں لکھی۔ تمام عالموں میں مستند مانی گئی ہے۔

قیمت ؎ روپے۔ محصول علیحدہ۔

پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

مترجم و معرّیٰ قرآن شریف و حمائلیں

معجز نما متوسط قرآن شریف مترجم بدو ترجمہ } مع کامل تفسیر اردو۔ ۵۲ خوبیوں والا زیر متن دو ترجمے۔ ترجمہ اول از مولانا شاہ رفیع الدین دہلوی رح۔ اور ترجمہ دوم از مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے۔ جو کہ اغلاط و خلل لفظی سے پاک ہے۔ اس کے حاشیے پر تفسیر ہے جو وعظ و نصائح کے لئے صحیح ترین روایات کا مجموعہ ہے۔ احادیث و تفاسیر کے حوالے سے درج ہے۔ کاغذ سفید موٹا، حنا شدہ جلد چرمی پختہ۔ اس قرآن میں مسئلہ فاتحہ خلف الامام حواشی میں حنفی مذہب کے مطابق حل کیا گیا ہے۔ ہدیہ سعہ روپے

قرآن شریف مترجم } از شاہ عبد القادر صاحب دہلوی رح۔ مجلد پارچہ ۲/ روپے۔ مجلد چرمی ۲/عہ۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ اعلےٰ۔

قرآن شریف مترجم } از مولانا شاہ رفیع الدین صاحب۔ تقطیع کلاں۔ خوشخط، حنا شدہ، جلی ٹائیٹل خوبصورت اور رنگین جلد چرمی نقرئی۔ ہدیہ ۲/عہ

قرآن شریف معرّیٰ } پندرہ سطر والا۔ مجلد پارچہ۔ خوشخط و صحیح محض تلاوت کے لئے۔ ہدیہ عہ۔ مجلد چرمی ہدیہ عہ

حمائل شریف مترجم } ترجمہ با محاورہ تحت اللفظ از مولانا ڈپٹی نذیر احمد دہلوی۔ اسکی خوبیاں تعریف کی محتاج نہیں۔ حنا شدہ مجلد چرمی۔ ہدیہ ؎ روپے

حمائل شریف مترجم } ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب۔ برحاشیہ فوائد موضح القرآن از شاہ عبد القادر صاحب۔ جلد عمدہ پختہ چرمی۔ ہدیہ للعہ روپے

معجز نما حمائل شریف } مترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ حاشیہ پر متعدد مستند عربی تفاسیر کے خلاصے و مطالب عام فہم اردو میں چڑھائے گئے ہیں۔ شروع میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانحعمری و فضائل قرآن و اعمال قرآن و فہرست مضامین قرآن وغیرہ۔ ٹائیٹل نہایت مرصع۔ شاندار جلد چرمی پختہ۔ ہدیہ ؎ روپے۔

حمائل شریف معرّیٰ } یہ حمائل شریف نہائت خوشخط صحیح ہے۔ اس کا کاغذ سفید چکنا اور ملائم ہے۔ مجلد پارچہ۔ ہدیہ ۱/ار

حمائل شریف مترجم } از جناب مولوی عاشق الٰہی صاحب میرٹھی۔ اس کا ترجمہ مذہب اہل حدیث کے بالکل مطابق ہے۔ بدیں وجہ اہل حدیث حضرات میں بہت مقبول ہے۔ صفحات ۱۰۰۰۔ ہدیہ صرف للعہ روپے۔

قرآن مجید مترجم تقطیع کلاں } بترجمہ مولانا وحید الزمان صاحب۔ مع حواشی تفسیر وحیدی۔ نہائت خوشخط۔ حروف جلی۔ کتابت، طباعت اور کاغذ بہت عمدہ۔ ضخامت آٹھ سو (۸۰۰) صفحات۔ ہدیہ عسلہ روپے۔

نجوم الفرقان } الفاظ قرآنی کی فہرست۔ جس میں متعدد مرتبہ آنے والے الفاظ پارہ اور رکوع کے حوالہ سے یکجا دکھائے ہیں۔ قابل دید ہے۔ ہدیہ عہ

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

تصنیفات حکیم محمد عبد اللہ صاحب روڑوی

کنز المجربات } اس میں وہی نسخے درج ہیں جو بارہا تجربہ کی کسوٹی پر کسے جا چکے ہیں اور پھر لطف یہ کہ کتابی نسخے نہیں بلکہ صدری خیاسی ہیں۔ اس میں ایسے زود اثر نسخے درج ہیں کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ ضخامت ۳۵۰ صفحات۔ سائز ۱۸×۲۲۔ قیمت بے جلد ۱؎۔ مجلد ۱؎ جلد دوم۔ بے جلد ۱؎۔ مجلد ۱؎

کنز المفردات } اس میں مفرد ادویات کے ذریعہ بڑی سے بڑی پیچیدہ امراض کا علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت عہ

خواص بادام } بادام کے لذیذ مرکبات اور بعض امراض دماغی اور بخیرہ دماغی کے لئے لاثانی نسخہ جات۔ قیمت ۴ر

خواص پیاز } پیاز کے ذریعہ سے اچانک ہو جانے والی بیماریوں کے مجرب چٹکلے اور اس سے ہونے والے کشتہ جات۔ قیمت ۴ر

خواص گھیکوار } گھیکوار المعروف کنوار گندل کے ذریعہ بیسیوں مرضوں کا علاج اور کشتہ جات قیمت ۹ر

خواص پھٹکڑی } محض پھٹکڑی کے ذریعہ سے سر سے لیکر پاؤں تک کل امراض کا علاج کرنا بتایا گیا ہے۔ علاوہ ازیں پھٹکڑی کے ذریعہ تمام قسم کے کشتہ جات، شعبدات، صدہا روپیہ کمانے کے روزگار بھی کمال محنت اور فراغدلی سے درج ہیں۔ قیمت عہ

خواص برگد } مشہور درخت برگد (بوہڑ) کے عجیب وغریب فوائد اور اس کے ذریعہ بڑی بڑی مرضوں کا مجرب علاج اور اس سے بننے والے کشتہ جات کی ترکیب بتانے والی کتاب۔ قیمت ۴ر

خواص پیپل } مشہور درخت پیپل کے عجیب وغریب فوائد اور اس کے ذریعہ بڑی بڑی مرضوں کا مجرب علاج اور اس سے بننے والے کشتہ جات کی ترکیب بتانے والا رسالہ۔ قیمت ۴ر

خواص آک } مشہور درخت آک سے ہونے والے کشتہ جات اور زود اثر مفردات و مرکبات کا بے مثل مجموعہ۔ قیمت عہ

خواص انار } مشہور پھل اور درخت انار سے بیشمار مرضوں کا علاج اور اس سے ہونیوالے کشتہ جات کی ترکیب۔ قیمت ۴ر

خواص ریٹھا } ریٹھے کے ذریعہ سے بڑی سے بڑی مشکل سے جانے والی خطرناک بیماریوں کا علاج۔ قیمت ۶ر

خواص سونف } محض سونف کے ذریعہ بے شمار مرضوں کا علاج بتانے والی کتاب۔ قیمت صرف ۴ر

خواص کیکر } یعنی ببول کے ذریعہ بے شمار مرضوں کا علاج اور اس سے ہونے والے کشتہ جات کا بیان۔ قیمت ۴ر

خواص نیم } بیشمار مرضوں کا علاج صرف درخت نیم کے ذریعہ بتایا گیا ہے اور اس سے ہونے والے کشتہ جات کا بیان۔ قیمت ۴ر

خواص لیموں } مشہور پھل لیموں کے عجیب وغریب فوائد اور اس سے بننے والے کشتہ جات کا بیان۔ قیمت ۶ر

خواص کشنیز } یعنی دھنیا کے عجیب وغریب فوائد اور اس سے ہونے والے کشتہ جات کا بیان۔ قیمت ۳ر

خواص ہلدی } ہلدی کے ذریعہ بڑی بڑی مشکل سے جانے والی بیماریوں کا علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت ۴ر

خواص نمک } اس رسالہ میں نمک کے عجیب وغریب فوائد بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ۲ر

خواص ارنڈ } اس کتاب میں مشہور درخت ارنڈ کے خواص درج ہیں۔ ۲ر

خواص دھتورہ } عام ملنے والی چیز دھتورہ کے بہترین خواص بتائے گئے ہیں۔ قیمت ۶ر

خواص دودھ } مختلف قسم کے دودھ سے بیسیوں امراض کا علاج بتایا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۱۲ر

خواص تربوز۔ تربوز کے عجیب وغریب فوائد۔ قیمت ۲ر

خواص گاجر۔ مشہور ترکاری گاجر کے عجیب وغریب فوائد۔ قیمت ۳ر

خواص مولی۔ مشہور ترکاری مولی کے فوائد۔ قیمت ۵ر

خواص مرچ۔ عام استعمال ہونیوالی مرچ کے فوائد۔ قیمت ۴ر

خواص گھی۔ گھی کے عجیب وغریب فوائد۔ قیمت

خواص لہسن۔ لہسن کے عجیب وغریب فوائد۔ قیمت

خواص ستیاناسی۔ مشہور بوٹی ستیاناسی کے فوائد۔ قیمت

پیارے نبی کے پیارے حالات

ہر سہ حصہ کی قیمت میں زبردست رعائت

پہلے اس کتاب کی قیمت عہ فی حصہ تھی۔ مگر اب بغرض تبلیغ صرف ۲ر فی حصہ کر دی گئی ہے۔ قیمت مکمل سٹ ۶ر ہے۔ بہت تھوڑے نسخے بقایا ہیں۔ فرمائش جلد بھیجیں۔ ورنہ یہ موقعہ ہاتھ نہ آئے گا

ملنے کا پتہ:- **منیجر اہلحدیث امرتسر**

ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

قابل قدر جواھر پارے

تصانیف حکیم حاجی غلام جیلانی صاحب امرتسر

کلید حکمت } اس کا طرز بیان نرالا ہے۔ جلد اول میں ... تک ہر ایک مرض کے اشارات، انذارات جو ... بڑے بڑے حکماء حاذقین اور اطباء کاملین کی تشخیص کا راز مستتر ہے درج ہیں جو آپ کو کسی طب کی کتاب میں نہ ملیں گے۔ بعدہ علمی بحث کو لیے اختصار ... کا نچوڑ لے کر درج کیا ہے۔ گویا فی الحقیقت سمندر کوزہ میں بند کیا ... طرح علمی بحث، مرض اور اس کی پیدائش کے اسباب بعد میں ... سے زائد نسخہ جات، چٹکلے جو ہر جگہ ہر وقت صرف کوڑیوں میں بلکہ ... آسانی سے مہیا ہو سکیں اور نسخوں میں فائدہ دکھائیں درج کیے گئے ... کتاب سے طبیب غیر طبیب جو تھوڑا لکھا پڑھا ہو پوری طرح فائدہ اٹھا سکتا ہے اور تھوڑی تعلیم کا آدمی اس کو یاد کر کے پورا طبیب بن سکتا ہے۔ قیمت حصہ اول عہ حصہ دوم عہ

مجربات جیلانی } یہ دونوں (ہر دو جلد) کتابیں جدید اصول کی نرالی ہیں۔ کیونکہ حکیم صاحب نے انتہائی فراخدلی اور عالی حوصلگی سے وہ اسراری اور صدری نسخے جن کے اخفا میں شائقین سعی ... کام میں لاتے تھے۔ بلا تکلف شائع کر کے اپنی فیاضی کا پورا ثبوت دیکر دنیا ... مرہون منت کر لیا۔ قیمت فی جلد عہ

تصنیفات دیگر مصنفین

پیٹنٹ ادویات اور ہندوستان } اگر آپ خواص اور انگلستان کی تین صد شہرہ آفاق پیٹنٹ دوائیوں کے بالکل سچے اور اصلی نسخے بلا کسی کوشش اور محنت کے گھر بیٹھے سیکھ کر لائق اور کامیاب طبیب بننا چاہتے ہیں۔ اگر آپکی خواہش ہے کہ پیٹنٹ دوائیوں کو خود بنا کر اور مقابلۃً کم قیمت پر فروخت کر کے سینکڑوں روپیہ کی مستقل آمدنی پیدا کی جائے تو مندرجہ بالا کتاب کی ایک جلد آج ہی اپنی پہلی فرصت میں طلب فرمائیں۔ انگریزی ادویات کے علاوہ ہندوستان کی مقبول عام ادویہ مثلاً سدھا سندھو، سوزاک بندھو، آب حیات اور درجنوں دیسی دواؤں کے نسخے بھی بلا بخل درج ہیں
قیمت فی نسخہ عہ روپیہ

مسیحائی گوہر طب

مصنفہ حکیم محمد حسین صاحب مردول گوجی۔ اس کتاب میں ہر بیماری کے جلد اثر، مجرب نسخہ جات درج ہیں۔ بڑی خوبی یہ ہے کہ نسخہ جات کم خرچ اور بالانشین کے مصداق ہیں۔ کتاب کے نسخے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہے ہیں۔ قیمت صرف عہ

اشاعت اسلام

یعنی دنیا میں اسلام کیونکر پھیلا۔ بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم سے لے کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ تک کے وہ صحیح و مستند حالات کہ جن سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام دنیا میں اپنی حقانیت و صداقت کے ذریعہ سے ہی عالمگیر پھیلا ہوا۔ مبلغین و واعظین اور مقررین کے واسطے یہ کتاب بہت ضروری ہے۔ قیمت ...
ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

بہار شباب } یہ کتاب دہلی کے مشہور و معروف حکیم ارسطوئے زمان حکیم محمود احمد خان والد بزرگوار مسیح الملک حکیم حافظ اجمل خان مرحوم کی تصنیف ضیاء الابصار کا اردو ترجمہ ہے۔ اس میں بتایا ہے کہ مرد، عورت کے رشتہ کا اصل مطلب کیا ہے۔ تندرست و خوبصورت اولاد پیدا کرنے کے طریق، درازی عمر کی وجہ اور اس کے علاوہ بے شمار ایسے بے نظیر و نایاب نسخہ جات درج ہیں جو حکیم صاحب کے خاندان میں صدیوں سے پشت در پشت چلے آتے تھے اور جو شائقین حضرات کو ہزاروں روپے خرچ کرنے پر بھی حاصل نہ ہوتے تھے۔ قیمت ...

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

اگر آپ کو بہترین عطریات کا شوق ہے

منگوا کر ملاحظہ فرمائیے جس کی مختصر فہرست درج ذیل ہے:۔
عطر گلاب، کیوڑہ، موتیا، حنا، مشک حنا، شاہناز، چنبیلی، حسن، مولسری، چمپا، گل ہزارہ، ... پری فی تولہ ... روح حسن، روح بانسری فی تولہ ... عطریات ذیل ہر قسم فی سیر ... فی تولہ ... عطر انگلش ... پیری ... روغنات ہر قسم ... فی سیر عطروان ہر قسم منگوانے پر حاجی قیمت لی جاوے گی۔ (نوٹ) غیر ممالک کے آرڈر کے ہمراہ کل روپیہ پیشگی آنا ...
ملنے کا پتہ:۔ سید اظہر علی اینڈ سنز پرفیومرس قنوج (یو۔پی)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۴

خریدار نمبر ۱۰۷۵۶
بخدمت جناب مولوی سید عبدالرؤف صاحب ...
ناظم کتبخانہ نذیریہ عامرہ پھاٹک حبش خان
دہلی۔
Delhi

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ :- یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۵۰

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤسا و جاگیرداران سے ” لعہ
عام خریداران سے ” ۵ؔ
” ” ششماہی ۱۲/۳
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - ۲/

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

(۹۶۱)

امرتسر ۱۲- رجب المرجب ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۱- اکتوبر ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

خوبیٔ اسلام - - - - - - صہ ۱
انتخاب الاخبار - - - - - - صہ ۲
یارِ غار (بجواب اخبار شیعہ) - - - - صہ ۳
عبد الحق ہے یا عبد الباطل ؟ - - - - صہ ۵
قادیانی مدعی کو مسیح موعود کہنا کم عقلی ہے۔ صہ ۶
انعامی رقم جمع کرد - - - - - صہ ۷
بارقۃ السیف صہ ۸ - الزاق الکبین - صہ ۸
مذاکرہ علمیہ فوٹوگرافی صہ ۹ - وید درشن صہ ۱۰
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - - صہ ۱۱
فتاوے - - - - - - صہ ۱۳
متفرقات صہ ۱۴ - ملکی مطلع - - صہ ۱۵
اشتہارات - - - - - صہ ۱۶-۲۰

61558

خوبیٔ اسلام

(۲۱- ستمبر کے بعد سے)

خس و خاشاک عصیاں سے مصفیٰ ہے مطہر ہے
اگر ہو قدرداں اسلام کے تو ہو فدا اس پر
تمنا ہے تمہیں جس گل کی رنگِ غنچہ و گل کی
ہوا کچھ اور سے کچھ اور عالم بخت مسلم کا
سعادت اسکو کہتے ہیں عبادت اسکو کہتے ہیں
تمنا ہے تمہیں جس لطف و راحت کی زمانے میں
ذرہ سوچو، ذرہ سمجھو، کرو کچھ غور بھی اس پر
ملی اسلام سے کیا کیا مدد اسکی نہ موقع پر

نظر آتا ہے پاک اللہ کا گھر دیکھتے جاؤ
ملیگا اسکے بدلے حوضِ کوثر دیکھتے جاؤ
اسے اسلام کے گلشن میں آکر دیکھتے جاؤ
یہ کیا سے ہوگیا کیا بن سنور کر دیکھتے جاؤ
خدا کے گھر کو تم نظریں اٹھا کر دیکھتے جاؤ
وہ اس عالم سے اُس عالم میں چلکر دیکھتے جاؤ
تمہارا ہوگیا کیا حالِ ابتر دیکھتے جاؤ
کریں مسلم نہ کیونکر دل نچھاور دیکھتے جاؤ

محمد مصطفیٰ کا رات دن وہ نام لیوا ہے
نہ کیونکر برق کا چمکے مقدر دیکھتے جاؤ

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

——— امرتسر کے صیغہ پیدائش اموات کی رپورٹ مظہر ہے کہ ۲۹ ستمبر سے ۳- اکتوبر تک ۱۷۱ بچے (جنمیں مسلمان ۷۰) پیدا ہوئے اور ۹۶ (جنمیں ۵۳ مسلمان تھے) اموات واقع ہوئیں۔ ہیضہ کا اب بالکل آرام ہے۔

——— ۳- اکتوبر کو شوکت علی، سید مرتضیٰ بہادر اور شیخ خالد لطیف صاحبان امرتسر میں مسجد شہید گنج کے بارہ میں سکھوں سے تبادلہ خیالات کرنے آئے۔ سکھ معززین نے اپنے مہمانوں کا بہت اچھی طرح خیر مقدم کیا، مگر اصل گفتگو میں کوئی مفید مطلب بات طے نہیں کی۔

——— امرتسر میں دسہرہ کے ایام بخیریت گذر گئے۔

——— کوئٹہ میں کھدائی کا کام جاری ہے۔ تقریباً تیرہ لاکھ روپیہ کی مالیتی جائدادوں کی کھدائی ہو چکی ہے۔

——— ۵- اکتوبر تک ختم ہونیوالے ہفتہ کے دوران میں ہندوستان سے ۳۴ لاکھ ۳۴ ہزار ۹۱۷ روپیہ کا سونا غیر ممالک کو بمبئی کے راستہ سے بھیجا گیا ہے۔

——— پیر جماعت علیشاہ کا داخلہ ریاست بہاولپور میں ممنوع قرار دیدیا گیا ہے۔ دہلی میں موصوف گئے اور وہاں ایک دو جگہ اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہا پبلک نے کسی جگہ تقریر نہ کرنے دی۔

——— یکم اکتوبر کو دہلی میں زلزلہ کے خفیف سے جھٹکے محسوس کئے گئے۔

——— پشاور کی اطلاع ہے کہ ضلع ہزارہ میں کئی مقامات پر زلزلہ آیا۔ ایک گاؤں میں ایک عورت اور ایک لڑکا اور متعدد مویشی ہلاک ہو گئے اور کئی ایک مجروح ہوئے۔

——— سر ظفر علی، نواب شاہ نواز صاحب آف ممدوٹ اور میاں اللہ دتہ سوداگر چرم کی جانب سے ایک بیان شائع ہوا ہے کہ مسجد شہید گنج کی واپسی کے لئے ایک مسجد لیگل ڈیفنس کمیٹی بنائی گئی ہے جس کی انتظامیہ کمیٹی کے پانچ ممبر دو تین یہ اور دو کوئی اور ہونگے۔ مسجد کی واپسی کے لئے دعویٰ دائر کیا جاویگا جس کی پیروی ڈاکٹر محمد عالم کرینگے۔

——— شملہ کی اطلاع مظہر ہے کہ ۲۹ ستمبر کو مہمندوں سے سرکاری افواج کے ۳۲ سپاہی ہلاک اور ۴۵ زخمی ہوئے۔

——— کوئٹہ میں ۳- اکتوبر کو خفیف سا زلزلہ آیا جس سے توپ خانہ کی دیوار گر گئی۔ ۶ آدمی نیچے دب گئے۔ ۴ مر گئے اور ۲ مجروح ہوئے۔

حاجیوں کے جہاز

کراچی اور بمبئی سے مندرجہ تاریخوں کو روانہ ہونیوالے ہیں

نام جہاز	بمبئی	کراچی
اسلامی	۳۱- اکتوبر	۴- نومبر
علوی	۱۴- نومبر	۱۸- نومبر
جہانگیر	۳- دسمبر	۷- دسمبر

عازم حجاز ہونے سے پہلے
رہبر حجاج

کا مطالعہ ازحد ضروری ہے جو دفتر ہذا سے جوابی کارڈ بغرض محصول ڈاک آنے پر مفت بھیجا جاتا ہے (منیجر)

ناظرین نوٹ کر لیں

کہ یکم نومبر کا اہلحدیث

ان اصحاب کے نام وی پی کیا جائیگا جن کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع ۳۱- اکتوبر تک دفتر ہذا میں وصول نہ ہوگی۔ خاکسار منیجر

——— معلوم ہوا ہے کہ بنگالی لڑکیوں کو جن کی عمر پچیس سال سے کم ہوگی نومبر کے وسط میں ڈم ڈم کی ہوابازی کلب میں داخل کر لیا جائے گا۔

——— شیخوپورہ میں روئی کے ایک کارخانہ میں آگ لگ جانے سے تقریباً ایک لاکھ روپیہ کا نقصان ہو گیا۔

——— معلوم ہوا ہے کہ ہندوستانی افواج کو برطانیہ کے کسی حصہ میں جانیکے لئے تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

ضرورت مسجد موضع رام دیوالی مسلمانان ضلع امرتسر میں اہل حدیث جماعت کے واسطے مسجد کی اشد ضرورت ہے جماعت غریب ہے اور مسجد کا کام شروع ہے امداد کی سخت ضرورت ہے اصحاب خیر پتہ ذیل پر امداد ارسال فرماویں۔ ابوداؤد عطاء اللہ رام دیوالی مسلمانان ڈاکخانہ خاص ضلع امرتسر

تجاویز منجانب شعبہ اشاعت انجمن اہلحدیث آگرہ

(ا) شعبہ مذکور کا یہ اجلاس مسجد شہید گنج کے انہدام کے سلسلہ میں سکھوں کے غیر مصالحانہ رویہ کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور انکے اس فعل پر دلی رنج و افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ (ب) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اب جبکہ تمام اسلامی جماعتوں نے غیر مبہم الفاظ میں یہ اعلان کر دیا ہے کہ آئینی حدود کے اندر رہ کر مسجد کے حصول کی کوشش کی جائے گی، اس لئے تمام نظربندان و اسیر بلا کو غیر مشروط طور پر فی الفور رہا کر دیا جائے اور شہداء کے پسماندگان کو معقول معاوضہ دیا جائے۔

(ج) مجلس کا یہ اجلاس مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکاران کو خارج از اسلام سمجھتا ہے اور گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ہے کہ انہیں مسلمانوں سے الگ ایک اقلیت قرار دے اور مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ مرزائیوں سے اشتراک عمل نہ کریں۔

——— یونان میں ایک خوفناک سیلاب سات سو دیہات کو بہا کر لے گیا جس سے اندازہ لگایا گیا ہے کہ دو لاکھ اسی ہزار سے زائد انسان خانماں برباد ہو چکے ہیں۔

——— الفضل قادیان سے معلوم ہوا کہ خلیفہ قادیان نے اپنے ماموں میر محمد اسماعیل کی دختر سے نکاح کیا ہے معاصر مجاہد رقمطراز ہے کہ خلیفہ صاحب کی یہ چھٹی بیوی ہے اور پہلی پانچ بیویوں سے جو اولاد ہوئی ہے وہ چھبیس کے قریب ہے۔

——— لندن کا محکمہ عالیہ خزانہ جنگی تیاریوں کے لئے بیس کروڑ پاؤنڈ قرض لے رہا ہے۔

——— اٹلی نے ابی سینیا پر حملہ کر دیا ہے اور جنگ شروع ہو گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے ابی سینیا کی فوج کے ۲ ہزار سپاہی ہلاک و مجروح ہو چکے ہیں ایک غیر مصدقہ اطلاع ہے کہ

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۲-رجب المرجب ۱۳۵۴ھ

یارِ غار

اخبار "شیعہ" کو جواب

سلسلۂ "وہابیت پر بہتان" کا اکثر حصہ درج اخبار ہوچکا ہے اس کے چند نمبر باقی ہیں جن میں مصنف نے رسالہ "الجرح علی ابی حنیفۃ" اور "اعتصام بالسنۃ" کے حوالے دیئے ہیں جو نایاب ہیں۔ مصنف حوالے دینے میں ثقہ نہیں اس لئے رسالوں کی تلاش ہے کسی صاحب کے پاس ہوں تو تملیکاً یا اعارۃً بھیجدیں ان کے حسب منشا عمل کیا جائیگا۔ اگر واپس طلب کرینگے تو مع صرف کردہ محصول کے واپس کئے جائینگے۔ ملک کر دینگے تو دفتر میں رکھ لئے جائیں گے۔ (مدیر)

یہ محاورہ ایسے معنے کے لئے مستعمل ہوتا ہے جو اپنی شان میں بے نظیر ہیں یعنی یار غار اس شخص کو کہتے ہیں جو دوستی کے مضمون میں اچھی طرح پاس ہوا ہو، ہمدرد ہو، غمخوار ہو، مونس حقیقی ہو اور دل نواز ہو، دوستی میں معتبر اور معتمد ہو۔ اس لفظ کی ابتدا کہاں سے ہوئی ہے؟ اس کا جواب قرآن مجید سے ملتا ہے۔ جسکے الفاظ یہ ہیں:-

اَخْرَجَهُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْهُمَا فِی الْغَارِ (کافروں نے پیغمبر اسلام کو وطن سے نکالا اس حال میں کہ اس کے ساتھ دوسرا بھی تھا اور وہ دونوں غار میں چھپے تھے)

اس آیت میں چونکہ (غار) کا لفظ آیا ہے اس لئے[1] اسکی یاد قائم رکھنے کے لئے اسلامی اصطلاح بلکہ اسکے علاوہ سب کی اصطلاح یہی ہے کہ مخلص ترین دوست کو یار غار کہا جاتا ہے۔

اخبار شیعہ لاہور (۱۶-اگست) میں ایک مضمون نکلا ہے جس کی سرخی ہے "قصۂ غار اور قرآنی مکالمہ" اس میں راقم مضمون نے اپنے دل کا عکس لیکر قرآن مجید کی آیات کی تفسیر بالرائے کی ہے۔ ان کے مضمون کے چار حصے ہیں (۱) پہلا حصہ یہ ہے کہ حضرت ابوبکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ نکلے تھے۔ (۲) دوسرا حصہ یہ ہے کہ "اللہ معنا" سے (حضرت) ابوبکر کی فضیلت ثابت نہیں ہوتی۔ (۳) تیسری بات یہ ہے کہ ابوبکر اپنے عیال کے غم میں رو رہے تھے ان کو رسول اللہ کا خیال نہ تھا۔ (۴) صاحبہ کے لفظ سے بھی ابوبکر کی کوئی فضیلت ثابت نہیں ہوسکتی وغیرہ۔

ہم سچ کہتے ہیں شیعہ جب کسی اختلافی مسئلے پر قرآن سے استدلال کرتے ہیں تو ہمیں بڑی خوشی ہوتی ہے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ قرآن کی روشنی میں اندھیرا نہیں رہ سکتا۔ شیعہ ہو یا سنی، مرزائی ہو یا چکڑالوی جب کبھی کوئی ایمانداری سے قرآن مجید کو اس یقین کے ساتھ دیکھے کہ یہ خدائی کتاب ہے جو بندوں کی ہدایت کے لئے نازل ہوئی ہے۔ میرا فرض ہے کہ میں اس کے تابع ہوجاؤں۔ اس کو اپنی رائے کے تابع نہ کروں تو حسب ارشاد خداوندی

وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا

ضرور ہدایت یاب ہوگا۔ خیر اس حقیقت کو یہاں چھوڑ کر ہم اصل مقصود پر آتے ہیں۔ راقم مضمون نے جو کچھ لکھا ہے ہم انہی کے الفاظ میں پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

(۱) "اگر آیت مذکورہ کے ماقبلہ[2] وما علیہ پر نظر غائر ڈالی جائے تو یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہوکر رہے گا کہ ان اللہ معنا سے کسی طرح بھی ابوبکر صاحب کی نہ کوئی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور نہ کچھ شان اگرچہ کہ خوف طوالت ہے لیکن بمناسبت موقع ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس کا مفصل و مکمل جواب واضح طریقہ سے پیش کردیں کہ پھر کسی کے لئے جائے دم زدن ہی باقی نہ ہو" (شیعہ لاہور ۱۶-اگست ۳۵ء صکہ کالم ۴)

اہلحدیث دم زدن کیا ہم تو اس کی تردید پر آمادہ ہیں۔ اس سے ثابت ہے کہ آپ نے مضمون مکمل نہیں لکھا اس لئے آپ کا مقصود حاصل نہیں ہوا۔ آگے چلئے۔ آپ لکھتے ہیں:-

(۲) ملاحظہ فرمائیے الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجه الذین کفروا ثانی اثنین اذ هما فی الغار اذ یقول لصاحبه لا تحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینته علیه وایده بجنود لم تروها۔ یعنی اگر نہ مدد دوگے تم اس کو کہ یقیناً مدد دی ہے اس کو اللہ نے جب کہ نکال دیا تھا تم لوگوں نے اس کو کہ کافر ہوئے دو میں سے دوسرا جب وہ دونوں غار میں تھے کہتا تھا اپنے ساتھی سے کہ مت غم کھا خدا ہمارے ساتھ ہے پس نازل کی

[1] اس آیت کے حق میں یہ محاورہ لکھنے سے معلوم ہوا کہ راقم نے اس محاورہ کا محل نہیں سمجھا۔ (اہلحدیث)

[2] [ماقبل مابعد کی جگہ ہاتھ سے اصلاح]

رسالہ محمدیہ ... (۹۶۳)

ہم نے اس پر تسکین اور قوت دی اسکو لشکروں سے جس کو تم نے نہیں دیکھا الخ اس نص قرآنی میں تنصروہ۔ نصرہ۔ اخرجہ۔ سکینتہ علیہ۔ ایدہ۔ پانچ صیغہ واحد مذکر کے ارشاد ہوتے ہیں جن کی ضمیریں پیغمبر اکرم ہی کی طرف راجع ہیں۔ پس بالفرض اگر ان میں ابوبکر صاحب بھی شامل ہوتے تو پھر یہ لازمی اور ضروری تھا کہ بجائے واحد مذکر کے صیغہ ہائے تثنیہ مذکر یعنی بجائے تنصروہ کے تنصروھما بجائے نصرہ کے نصرھما بجائے اخرجہ کے اخرجھما بجائے علیہ کے علیھما بجائے ایدہ کے ایدھما ارشاد ہوتے لیکن چونکہ واقعہ ایسا نہیں ہے اس لئے بین اور ظاہر ہے کہ مذکورہ صیغہ ہائے واحد مذکر محض پیغمبر رحمت ہی سے متعلق ہیں اور اخرجہ کے صیغہ واحد مذکر سے تو یہ بھی ظاہر ہے کہ پیغمبر خدا کے لئے اپنے وطن سے نکالے گئے جیسا کہ آیت شریفہ وھمّوا باخراج الرسول پا۱۰۔ رکوع ۸ بھی اس کی تشریح و توضیح کرتی ہے۔ پس اگر ابوبکر صاحب بھی پیغمبر کے ہمراہ نکالے گئے ہوتے تو نص قرآنی میں اس مقام پر لازماً اخرج صیغہ واحد مذکر کے بجائے اخرجھما صیغہ تثنیہ مذکر استعمال ہوتا۔ لہٰذا ثابت یہ ہوا کہ ابوبکر صاحب بوقت اخراج پیغمبر کے ساتھ حاضر نہ تھے۔"

(شیعہ لاہور ۱۶۔ اگست ۳۵ء صہ)

اہلحدیث | آپ نے ضمائر کی بحث میں پڑھ کر ناحق وقت ضائع کیا اور لمبی مسافت میں جا پڑے۔ ہم آپ کو طویل مسافت کی بجائے قصیر مسافت میں لاتے ہیں۔ سنئے! آئت زیر بحث کے الفاظ یہ ہیں:۔

اِذْ اَخْرَجَہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ

علم نحو کے قاعدے سے ثانیؔ (منصوب) حال ہے اخرجہ کی ضمیر مفعول بہٖ سے جس سے یقیناً آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات مقدسہ مراد ہے۔ یہ تو ہر طالب علم بھی جانتا ہے کہ حال ذوالحال اور فعل کا زمانہ ایک ہوتا ہے۔ کیونکہ حال اپنے ذوالحال کی اس ہیئت کو بتاتا ہے جو بوقت ایقاع یا بوقت وقوع فعل اس کی ہوتی ہے۔ کافیہ کے الفاظ ملاحظہ ہوں

الحال ما تبین ھیئۃ الفاعل او المفعول بہٖ

پس اس قاعدے سے ثانی مضاف الی الاثنین کا اور اخراج الرسول کا زمانہ ایک ہی ہے اور ثانی اثنین کا وصف اخرجہ کے مفعول کو حاصل نہیں ہو سکتا جب تک بوقت اخراج دو نہ ہوں۔ پس وہ دو کون ہیں اس میں ہمارا آپ کا اتفاق ہے کہ رسول اللہ ایسے وقت میں نکالے گئے تھے کہ ابوبکر ساتھ تھے۔ رضی اللہ عنہ۔ گو اس آئت موصوفہ کی نحوی ترکیب کے بعد کسی دوسرے ثبوت کی ضرورت نہیں تاہم بطور تائید مولوی مقبول احمد شیعہ کے مستند ترجمہ کو پیش کرتے ہیں جنہوں نے اس آئت کا ترجمہ یوں کیا ہے:۔

جبکہ ان لوگوں نے جو کافر ہو گئے تھے اسے (رسول کو) ایسی حالت میں نکالا تھا کہ وہ دو میں کا دوسرا تھا۔ (قرآن مترجم مولوی مقبول احمد شیعہ)

یہ ترجمہ شیعہ جماعت میں بڑا معتبر ہے کیونکہ دراصل یہ ترجمہ مجتہدین شیعہ (علماء لکھنؤ) کا ہے جیسا کہ نواب صاحب مرحوم رامپور نے ہمارے (ابوالوفاء ابراہیم کے) سامنے اشارۃً کہا تھا۔ ناظرین بغور دیکھیں ترجمہ ہذا میں نحوی ترکیب کو کیسا ملحوظ رکھا ہے کہ ثانی حال ہے ضمیر منصوب سے۔

قرآن مجید کی نص صریح سے مدعا ثابت کر کے جی چاہتا ہے کہ شیعہ کی ایک معتبر کتاب سے تائیدی حوالہ پیش کریں شیعہ فرقہ میں تفسیر عسکری "بڑی معتبر تفسیر ہے جو ایران میں چھپی ہے۔ اس میں زیر آئت

کُلَّمَا عٰھَدُوْا عَھْدًا نَّبَذَہٗ فَرِیْقٌ مِّنْھُمْ بَلْ اَکْثَرُھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ط

لکھا ہے کہ جبرئیل نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔

امرک ان تستصحب ابا بکر ×× قال رسول اللہ صلے اللہ و آلہ وسلم لابی بکر ارضیت ان تکون معی یا ابا بکر تطلب کما اطلب و تعرف کما اُعرف بانک انت الذی تحملنی علی ما ادعیہ و تحمل عنی انواع العذاب قال ابوبکر یا رسول اللہ اما انا لو عشت عمر الدنیا اعذب فی جمیعھا اشد عذاب لاینزل علیّ موت مریح ولا فرح منیح وکان ذالک فی محبتک لکان ذالک احب الی من انتنعم فیھا۔ الخ

یعنی جبرئیل نے آنحضرت کو کہا خدا نے آپ کو حکم دیا ہے کہ سفر ہجرت میں ابوبکر کو ساتھ لیجئے آنحضرت نے ابوبکر کو فرمایا اے ابوبکر تم اس بات پر راضی ہو کہ میری طرح طلب کئے جاؤ اور میری طرح پہچانے جاؤ کیونکہ تو ہے وہ شخص جس نے میرے دعوے پر مجھے پختہ رکھا پس تو مختلف قسم کے عذاب اٹھائیگا۔ ابوبکر نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اگر دنیا کی اخیر عمر تک زندہ رہوں اور آپ کی محبت میں مجھے کسی قسم کا آرام نصیب نہ ہو تو یہ حالت مجھ کو اس حالت سے بہت زیادہ پیاری ہے کہ میں نعمتوں میں گزاروں"۔

حضرت ابوبکر کے قول کا مفہوم یہ شعر ہے ؎

ز دیدنت نتوانم کہ دیدہ بر بندم
وگر مقابلہ بینم کہ تیر مے آید

ناظرین کرام! | قرآن مجید کی نص صریح اور اس روائت کی تائید سے ہم اس نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں کہ ابوبکر پورے **صدیق** تھے۔ اسی لئے شیعہ سنی کے مسلم امام اہل بیت ابوجعفر کا ارشاد ہے:

(ابوبکر) نعم الصدیق۔ نعم الصدیق نعم الصدیق فمن لم یقل لہ الصدیق فلا صدق اللہ لہ قولا فی الدنیا والاخرۃ (کشف الغمہ مطبوعہ ایران صہ ۲۲۰)

یعنی ابوبکر بہت اچھا صدیق بہت اچھا صدیق بہت اچھا صدیق ہے جو اس کو صدیق نہ کہے خدا اس کی کوئی بات دین اور آخرت میں سچی نہ کریگا۔"

اللھم اشھد انا نقول انہ الصدیق نعم الصدیق فصدقنا واکتبنا مع الشاھدین۔

تعصب کا برا ہو | مولوی مقبول احمد کا ترجمہ ناظرین دیکھ چکے جو الفاظ قرآنیہ کا صحیح ترجمہ ہے اب ان کا دلی راز ملاحظہ کیجئے باوجود تسلیم کرنے یار غار

ahmadimuslim.de

(…ان کی) مصاحبت کے ترجمہ کی قوس میں چٹکی لیتے ہوئے اپنے تعصب کا اظہار کرتے ہیں۔ (وہ دوسرا بھی یار شاطر نہ تھا بلکہ بار خاطر تھا) کیا سچ ہے ؎

گل است سعدی و در چشم دشمناں خار است۔　(باقی)

صدیق اکبر

رضی اللہ عنہ وارضاہ

مرقومہ مضمون کی تصویری سطح "النجم" میں آئی ہے جو بمسرت دارادہ قلبی درج ذیل ہے۔
جزی اللہ الناظم والناشر والناقل اللھم آمین۔

آفتاب فلک صدق وصفا ہیں صدیق　　مظہر نور اتم شمع ھدیٰ ہیں صدیق
عقل انساں کی کیا سمجھے کہ کیا ہیں صدیق　　یہی کیا کم ہے کہ ممدوح خدا ہیں صدیق

جس نے پایا شرف لاتقنا ہی ہیں یہی
کہ اولوا لفضل سے مقصود الٰہی ہیں یہی

سارے عالم میں ہے مشہور صداقت انکی　　اہل ایماں پہ ہوئی فرض اطاعت ان کی
نور اخلاص سے مملو تھی عبادت ان کی　　وجہ تسکین پیمبر تھی رفاقت ان کی

ہے یہ ملت کی بقا کام سے انکے اب تک
زندہ ہے نام وفا نام سے انکے اب تک

ملنی ممکن نہیں دنیا میں مثال صدیق　　نقص ایمان ہے انکار کمال صدیق
کیوں نہ ہو مومن دیندار بلال صدیق　　پرتو روئے محمدؐ ہے جمال صدیق

ایسے پاکیزہ خصائل کی ثنا کیا لکھئے
بحر مواج فضائل کی ثنا کیا لکھئے

اپنا سب مال رہ حق میں لٹایا جس نے　　قصر فردوس میں گھر اپنا بنایا جس نے
ساتھ احمدؐ کا دیا صورت سایہ جس نے　　اپنے محبوب کو کندھے پہ چڑھایا جس نے

شہسوار رہ تسلیم و رضا ایسا ہو
لائق مسند محبوب خدا ایسا ہو

نعمت ایسا کوئی اتقی ہوا کب زیر فلک　　جسکی باتوں میں ہو تنویر الٰہی کی جھلک
کسی مسلم کو نہیں انکی بزرگی میں شک　　انکے پرتو سے بڑھی ملت بیضا کی چمک

جلوۂ مہر جہانتاب سے رخشندہ ہے
دل اسلام اسی نور سے تابندہ ہے

عبدالحق ہے یا عبدالباطل؟

(از منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری)

ناظرین اہلحدیث کو یاد ہوگا کہ خاکسار راقم الحروف نے اہلحدیث" ۱۳۔ ستمبر میں ایک نوٹ لکھا تھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ عبدالحق لاہوری مرزائی نے "پیغام صلح" ۲۷ اگست میں حضرت مولانا فاتح قادیان کے متعلق یہ صریح افترا باندھا کہ

"مولوی ثناء اللہ صاحب نے ایک مقدمہ میں متقی کے معنے فاسق فاجر بتائے ایک عرصہ کے بعد انہوں نے اس سے انکار کر دیا۔ جب بیان کی مصدقہ نقل شائع کی گئی تو کہنے لگے ایسے لوگ ایک معنے سے متقی ہوتے ہیں"

اس مرزائی غلط بیانی کو نقل کر کے میں نے لکھا تھا کہ یہ دونوں فقرے جھوٹ ہیں۔ میں اسکو افترا کو ثابت کرنے کے لئے لاہور آنے کو تیار ہوں بلکہ اس امر کے تصفیہ کے لئے ڈاکٹر بشارت احمد اور مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور کو منصف ماننے کو بھی آمادہ ہوں۔ اس کے جواب میں آج تک ادھر سے ہاں یا نہ نہیں ہوئی۔ اس لئے میں بطور یاد دہانی مولوی عبدالحق مرزائی کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ باطل کو چھوڑ کر عبدالباطل سے عبدالحق بن جائیں۔ ورنہ یہ تو ہم مدت سے جان چکے ہیں کہ مرزائی مذہب سراپا دروغ ہے۔ ؎

رسول قادیانی کی رسالت
جہالت ہے بطالت ہے ضلالت

نوٹ | یہ مضمون کتابت ہو چکا تھا کہ "پیغام صلح" مؤرخہ ۳۔ اکتوبر دیکھنے میں آیا جسے دیکھ کر یقین ہو گیا عبدالباطل اپنے نبی کی طرح باطل چھوڑنا نہیں چاہتا۔ اگر وہ واقعی عبدالحق ہے تو میرے مطالبے کے موافق اپنے دعوے کا ثبوت پیش کر کے مسلم منصف سے فیصلہ کرائے ورنہ وہ یاد رکھے میں معمار ہوں۔ ٹیڑھی اینٹ کو تراش تراش کر سیدھا کرنا میرا ذاتی ہنر ہے۔ پیغام ۳۔ اکتوبر کا جواب پھر دونگا۔

الہامات مرزا - مرزا صاحب قادیانی کے الہامات کی تردید - قیمت ۹ر - (دفتر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

قادیانی مشن

قادیانی مدعی کو مسیح موعود کہنا کم عقلی ہے

علم اصول کا مسئلہ ہے کہ اگر حقیقت ممکن ہو سکے تو مجاز مراد نہیں ہو سکتا۔ مجاز کا موقع ہے استحالۂ حقیقت اور قرینہ۔ یہ ایک اصولی مسئلہ ہے جس کی تائید حکیم نور الدین خلیفۂ اول قادیان بھی کر چکے ہیں جہاں لکھتے ہیں :-

ظاہر معانی کے علاوہ معانی لینے کے واسطے اسباب قویہ اور موجبات حقہ کا ہونا ضروری ہے۔ (خط ملحقہ بازالہ اوہام)

اس بنا پر کسی معترض نے اعتراض کیا کہ مرزا صاحب خود لکھتے ہیں کہ مسیح موعود کی بعض علامات مجھ میں نہیں پائی جاتیں پھر وہ مسیح موعود کیونکر ہوئے؟ اس کا جواب الفضل قادیان میں دیا گیا ہے جو قابل دید و شنید ہے۔

نوٹ ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ ہمارے قادیانی دوست ہر مضمون متعلقہ مشن قادیان لکھتے وقت یہ یقین ضرور کر لیا کریں کہ اہلحدیث کی نظر سے بھی گذریگا۔ مبادا اس پر مواخذہ ہو جائے۔ مگر قادیانی اہل قلم ہمارے اس اعلان کو مخالفانہ رائے جان کر ٹال دیتے ہیں جس کا خمیازہ ان کو بھگتنا پڑتا ہے۔ چنانچہ آج بھی بھگتیں گے۔

تشریح "مسیح موعود کے معنے ہیں وہ مسیح جسکے آنے کی خبر جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دی ہوئی ہے مثیل مسیح موعود کے معنے ہیں عادات و اخلاق میں مسیح موعود جیسا۔ ان دو مفہوموں میں بڑا فرق ہے حدیث شریف میں آیا ہے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) تو حضرت ابراہیم (علیہ السلام) جیسا ہے عمر (رضی اللہ عنہ) تو حضرت نوح (علیہ السلام) جیسا ہے۔ مرزا صاحب نے ایک جگہ لکھا ہے کہ انبیاء کرام کے مثیل ہمیشہ ہوتے رہے ہیں۔ اس سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ مثیل ابراہیمؑ خود ابراہیم (علیہ السلام) نہیں مثیل نوحؑ خود نوح (علیہ السلام) نہیں۔ علیٰ ہذا القیاس مثیل مسیح موعود خود مسیح موعود نہیں۔ یہ تمہید بالکل صاف ہے اسے یاد رکھئے اور آگے چلئے۔ الفضل لکھتا ہے :-

"کوئٹہ سے ایک غیر احمدی دوست نے حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی کتاب ازالہ اوہام کی بعض عبارات پیش کر کے لکھا ہے کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذیرودہ بعض علامات کا آپ اپنے اوپر پورا نہ ہونے کا اقبال کرتے۔ اور ان علامات کے مصداق موعود کا کسی آئندہ زمانہ میں آنا تسلیم کرتے ہیں تو کوئی شخص آپکی صداقت کا کس طرح قائل ہو سکتا ہے۔ مثلاً آپ تحریر فرماتے ہیں :-

۱۔ میرا یہ دعویٰ نہیں کہ دمشق میں کوئی مثیل مسیح پیدا نہ ہوگا۔ ممکن ہے کسی آئندہ زمانہ میں خاصکر دمشق میں بھی کوئی مثیل مسیح پیدا ہو جائے۔

۲۔ بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح آجائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آسکیں۔ کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت اور بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا۔"

ان حوالجات سے جو استنباط کیا گیا ہے وہ سراسر غلط ہے۔ کیونکہ ان سے اگر کوئی بات ثابت ہو سکتی ہے تو یہ کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کے نزدیک آپ کے بعد بھی مثیل مسیح آسکتے ہیں۔ مگر اس سے یہ کس طرح لازم آگیا کہ آپ خود مسیح موعود نہیں۔ یا نعوذ باللہ آپ کو اپنے دعوے میں شبہ ہے۔"

(الفضل ۲۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء صفحہ ۳)

اہلحدیث ہم تو قادیانی پریس پر اعتماد نہیں رکھتے ہمارا یقین تو بڑے حضرت (مرزا صاحب متوفی) پر ہے وہ اس بارے میں جو کچھ فرما گئے دیکھنے سننے کے قابل ہے موصوف صاف فرما گئے ہیں کہ میں مسیح موعود نہیں ہاں مثیل مسیح ہوں۔ بلکہ جو شخص ان کو مسیح موعود جانے اور کہے وہ ان کے نزدیک کم عقل ہے پس ارشاد مرزا صاحب سنئے :-

اس عاجز (مرزا) نے جو مثیل موعود ہونے کا دعوےٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔" (ازالہ طبع اول صفحہ ۱۹۰)

احمدی دوستو! ڈسٹرکٹ جج گورداسپور نے بمقدمہ مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری مرزا صاحب اور تمہارے خلیفہ کے حق میں جو برے الفاظ لکھے ہیں وہ چونکہ جماعتی صورت میں ہتک ہیں اس لئے تمہارے خلیفہ نے ہائیکورٹ پنجاب میں درخواست دی ہے کہ ان الفاظ کو فیصلہ سے نکال دیا جائے۔ ہم بھی اس غیرت کو معقول جانتے ہیں مگر اس کا کیا علاج کہ بزبان مرزا صاحب ان کو مسیح موعود ماننے والے کم عقل (بے وقوف) ہیں۔ اس فیصلے سے تم کیوں نہیں گھبراتے اور مرزا صاحب کو مسیح موعود کہتے جاتے ہو۔ دیکھو اسی مضمون میں اڈیٹر الفضل نے کتنی دفعہ مسیح موعود لکھا ہے۔ پس میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ بحیثیت احمدی ہونے کے مرزا غلام صاحب قادیانی کی تعلیم کی پابندی میں ان کو "مسیح موعود" نہ کہو اور نہ لکھو ورنہ ہمیں اجازت دو کہ ہم "مسیح موعود" کہنے والوں کو کم عقل کہا کریں۔ خواہ اس کا قائل تمہارا خلیفہ ہو یا امیر۔

الفضل آگے لکھتا ہے :-

"پھر (مرزا صاحب) ازالہ اوہام میں ہی اس قسم کے مثیلوں کا دنیا میں آنا خدا تعالیٰ کا ایک عام قانون بتاتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں :-

"ہمیں اس سے انکار نہیں کہ ہمارے بعد کوئی اور بھی مسیح کا مثیل بن کر آئے۔ کیونکہ نبیوں کے مثیل ہمیشہ دنیا میں ہوتے رہتے ہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے کہ میری ہی ذریت سے ایک شخص

ahmadimuslim.de

پیدا ہوگا جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی" (ص ۱۵۵ طبع اول)

پس پیش کردہ حوالہ جات میں خداتعالیٰ کے اسی عام قانون کا حضرت مسیح موعود نے ذکر فرمایا ہے مگر مثیل مسیح ہزاروں ہوں موعود مسیح صرف ایک ہی ہے یعنی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی"۔
(الفضل ۱۰ - اکتوبر ۱۹۳۵ء صہ)

اہلحدیث ہمارا حوصلہ دیکھئے کہ جو مضمون آپ نے نقل کیا ہے ہم اس پر آج بحث نہیں کرتے بلکہ بے بحث ہی اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ ہاں اس سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ مرزا صاحب مسیح موعود نہ تھے نہ ان کا دعوےٰ تھا بلکہ ان کو مسیح موعود کہنا غلطی اور فتنہ پردازی ہے وہ تو فرماتے ہیں میں ایسا مثیل مسیح ہوں کہ میرے جیسے دس ہزار بھی آیندہ آسکتے ہیں آج ہم اس امر پر بھی بحث نہیں کرتے کہ مرزا صاحب مثیل موعود تھے یا نہ بلکہ ہم اس شاعر کی طرح خاموش رہتے ہیں جو کسی حضرت واعظ کے حق میں خاموش تھا اور اس خاموشی کا اس نے اس طرح اظہار کیا تھا ؎

واعظ شہر کہ مردم ملکش مے خوانند
قول مانیز ہمیں است کہ او مردم نیست

پس سنو! مرزا صاحب کو جو کم فہم لوگ مسیح موعود کہتے ہیں ہم تو ہر طرح اس عقیدہ کو غیر صحیح جانتے ہیں (باقی)

انعامی رقم جمع کراؤ

مرزا صاحب قادیانی اور اس کی امت کچھ اس طرح کی غلط رو واقع ہوئی ہے کہ پناہ بخدا۔ اس جماعت کی کوئی تحریر، کوئی تقریر، کوئی حرکت وسکون بھی راستی پر مبنی نہیں۔

ان لوگوں کی عادت ہے کہ جس قدر ان کا کوئی مضمون دلائل سے خالی، عقل و انصاف سے دور ہو اسی قدر زور وشور، لفاظی ولسانی کے ساتھ انعامی تحدیوں سے پرزور بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر ایسے انداز میں کہ موعود انعام کسی حالت میں بھی ادا نہ کرنا پڑے۔ مثلاً ان کے پیشوا مرزا صاحب نے مسٹر عبداللہ آتھم مسیحی کے متعلق پیشگوئی کی تھی کہ اگر وہ عیسائیت پر مستقیم رہے گا تو پندرہ ماہ کے اندر موت کے ذریعہ ہاویہ میں ڈالا جائیگا۔ (جنگ مقدس وغیرہ)

جب مسٹر آتھم موعود میعاد میں فوت نہ ہوا تو کہہ دیا کہ دل میں ڈر گیا ہے اس لئے بچ رہا۔ اگر یہ بات غلط ہو تو ہم ایک، دو، تین، چار ہزار تک انعام دینے کو تیار ہیں۔ اس انعامی وعدہ کے ساتھ ہی یہ پرازفریب شرط لگا دی کہ انعام تب ملیگا جبکہ آتھم ہمارے دعوے کے خلاف قسم اٹھائے گا۔

مطلب مرزا جی کا اس شرط سے یہ تھا کہ انجیل میں قسم کھانے سے منع ہے لہٰذا نہ آتھم قسم کھائیگا نہ انعام دینا پڑے گا۔ نہ نومن تیل ہوگا نہ رادھا ناچیگی۔

یہ تو موٹی موٹی حضرت کے انعاموں کی حقیقت اب سنو چھوٹے چھوٹوں کی کارستانیاں۔ ہم نے اپنی تصنیف "محمدیہ پاکٹ بک" کے حاشیہ صہ پر مرزا جی کی ایک غلط پیشگوئی کا ذکر کیا تھا جو بالکل حق اور واقعات صحیحہ پر مبنی تھا۔ مرزائیوں نے گرفت کو مضبوط، جواب کا یارا نہ پاکر یہ غلط آمیز چال اختیار کی کہ ہمیں یہ چیلنج دیا کہ

"آپ (عبداللہ) نے پاکٹ بک کے صہ (حاشیہ) پر لکھا ہے کہ مرزا صاحب نے پیشگوئی کی تھی کہ (ڈاکٹر) عبدالحکیم میرے روبرو تباہ ہوگا۔ اگر آپ مذکورہ الفاظ حضرت (مرزا صاحب) کی کسی تحریر سے دکھادیں تو بیس روپیہ انعام"
(اخبار فاروق ۷ - جولائی ۱۹۳۵ء)

الجواب ہم نے اپنی پاکٹ بک میں ان الفاظ کا دعوے نہیں کیا۔ اگر آپ ہمارا یہ دعویٰ دکھادیں تو پچیس ۲۵ روپیہ انعام۔ ہم نے مرزا صاحب کی پیشگوئی متعلقہ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب پٹیالوی کے غلط ہونے کا اظہار کیا ہے۔ پس آپ ان دھوکہ بازیوں کو چھوڑ کر شریف ومتدین آدمیوں کی طرح ہم سے ثبوت طلب کریں۔ سنو! ہم نہ ایک بار بلکہ ہزار بار علی الاعلان کہتے ہیں کہ مرزا جی نے ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کے متعلق مذکورہ پیشگوئی کی تھی جو سراسر غلط نکلی اگر تم میں صداقت کی خواہش ہے تو کسی ثالث کے پاس انعامی رقم جمع کراؤ اور اس کے روبرو ہم سے اس کا ثبوت لے لو۔

ناظرین کرام: غور فرمائیے کہ مرزا صاحب اپنے صدق وکذب کا معیار اپنی پیشگوئیاں ٹھہراتے ہیں۔ (صہ ۲۸۸ آئینہ کمالات) مگر جب ہم مرزا جی کی پیشگوئیوں کے غلط ہونے کا اظہار کرتے ہیں تو مرزائی اصحاب حق پسند اور مومن انسانوں کی مانند ثبوت طلب کرنے کی بجائے رکیک عذرات کے ساتھ بحث کا رخ پھیرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیا انصاف اسی کا نام ہے۔

مرزائیو! اگر تمہارے نزدیک کوئی مضمون صرف متکلم کے اصل الفاظ میں ہی لائق قبول ہے بصورت روایت بالمعنی افترا ہوتا ہے تو اپنے نبی جی کی تحریر ذیل کو پڑھ کر بتلاؤ کہ وہ کس درجہ کے مفتری تھے سنو! مرزا صاحب حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ انہوں نے لوگوں کو برانگیختہ کیا ہے کہ

"گورنمنٹ کے سامنے جاکر سیاپا× کریں"
(نشان آسمانی صہ ۳۳)

احمدی دوستو! مذکورہ بالا "الفاظ" جو مرزا جی نے مولانا بٹالوی کی طرف منسوب کئے ہیں وہ بعینہا مولانا موصوف کی کسی تحریر یا تقریر سے دکھادو تو مبلغ پچاس روپیہ انعام وصول کرو ورنہ خاموش کہ

ایں شور و فغاں چیزے نیست

دوسرا انعامی چیلنج اخبار فاروق ۲۱/۲۸ جون ۱۹۳۵ء میں ہمیں یہ دیا گیا ہے کہ آپ نے محمدیہ پاکٹ بک (صہ ۲۲۹) میں لکھا ہے کہ

"بیسیوں آیات واحادیث میں بالتصریح حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا نام لیکر ان کا رفع سماوی و حیات ونزول من السماء مذکور وموجود ہے۔ اگر آپ قرآن مجید سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے

× یہ لفظ پنجابی نبی نے جلی قلم سے لکھا ہے۔ ۱۲ منہ

متعلق الی السماء اور دوبارہ آمد کے متعلق من السماء دکھا دیں تو دس روپیہ انعام۔"

الجواب اس سوال کا جواب تو خود محمدیہ پاکٹ بک صفحہ ۳۷۲ سے صفحہ ۴۶۲ تک باب حیات مسیح ؑ میں بدلائل قرآن و حدیث مرقوم وموجود ہے مگر اس کا کیا علاج کہ بقول مرزا صاحب ؎

آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سو سو حجاب (درثمین)

(خادم امت مرزا محمد عبد اللہ معمار امرتسری)

بارقۃ السیف ۳

موت جاہلیت

قادیانی حضرات (ومن نحا نحوھم) اپنے متبنّی امام کی طرف دعوت دیتے ہوئے ایک غیر معروف حدیث پیش کر دیا کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے من مات ولم یعرف امام زمانہ مات میتۃ جاھلیۃ یعنی جو شخص اس حال میں مرجائے کہ اس نے اپنے زمانہ کے امام کو نہیں پہچانا تو اس کی موت مثل موت اہل جاہلیت ہوگی۔

قطع نظر ازیں کہ حضرت مرزا صاحب امام زمان تھے بھی یا نہیں۔ چند امور قابل غور ہیں۔ اوّل یہ کہ حدیث مذکور الفاظ مذکورہ سے حدیث کی کسی معتبر و مشہور کتاب میں موجود نہیں ہے۔ شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہؒ منہاج السنۃ میں لکھتے ہیں۔ ھذا الحدیث بھذا اللفظ لا یعرف (ص۲۱ ج ۱) یعنی یہ حدیث ان لفظوں سے نہیں پہچانی جاتی ہے۔ دوم۔ یہ دیکھنا ہے کہ اصطلاح شارع میں ایسی روایتوں میں "امام" سے مراد کونسی ہستی ہوتی ہے؟ پس واضح ہو کہ حدیث متفق علیہ میں وارد ہے۔ لیس احد من الناس یخرج من السلطان شبراً فمات علیہ الا مات میتۃ جاھلیۃ (صحیح بخاری شروع پارہ ۲۹ وصحیح مسلم ص۱۲۸ ج ۲) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص سلطان اسلام کی طاعت سے بالشت بھر الگ ہو کر مر جائے گا اس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی۔ معلوم ہوا کہ امام سے مراد بادشاہ اور سلطان ہے۔ سوم۔ یہ بھی معلوم کرنا ضروری ہے کہ اس امام اور سلطان کی صفتیں اور اس کی شرطیں کیا ہیں؟ تو سنئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الائمۃ من قریش (مسند ابی داؤد طیالسی ص۲۸۴ ومنتخب کنز العمال ص۱۳۲ ج ۲ وکنوز الحقائق ص۱ ج ۲ وفتح الباری انصاری ص۳۴۷ پ ۲۸ وص۵۸۹ پ ۲۶) یعنی امام قریش سے ہو۔ اور مرزا صاحب مغل تھے اور فرمایا انما الامام جنۃ یقاتل من ورائہ ویتقی بہ (مسلم ص۱۲۶ ج ۲ ونسائی ص۱۶۲) وفی ابن ابی شیبۃ الامام جنۃ یقاتل بہ (کنوز الحقائق فی احادیث خیر الخلائق للمناوی ص۵ ج ۲) یعنی امام وہ ہے جو رعیت کیلئے سپر بنے اس کے ساتھ ہو کر کافروں سے قتال کیا جائے اور مسلمان اپنی مصیبتوں میں اُس کی آڑ پکڑیں۔ مرزا صاحب نے تو حرب وقتال کو اڑا ہی دیا ہے اور فرمایا السلطان ظل اللہ فی الارض یاوی الیہ کل مظلوم من عبادہ رواہ البزار والبیہقی فی شعب الایمان وفی روایۃ یاوی الیہ الضعیف وبہ ینتصر المظلوم (جامع صغیر ص۳۱ ج ۲ ومنتخب کنز العمال ص۱۳۱/۱۳۲ ج ۲) یعنی سلطان زمین پر خدا کا ظل ونائب ہے۔ مظلوم اور کمزور اس کی طرف پناہ لیتے ہیں اور وہ ہر مظلوم کا بدلہ ظالم سے لیتا ہے۔

کیا مرزا صاحب یا اور کوئی ہندی امام صاحب اسکے مصداق ہو سکتے ہیں؟ ظاہر ہے کہ نہیں۔ اور جب یہ قدرت ایسے اماموں کو حاصل نہیں ہے تو ان کی بابت دوسری حدیث ملاحظہ ہو۔ عن ابن عمر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الامام الضعیف ملعون رواہ الطبرانی (جامع صغیر ص۱۳۳ ج ۱ وکنوز الحقائق ص۸ ج ۲) یعنی ملعون ہے وہ امام جو کمزور ہو یعنی احکام حدود و حرب نافذ نہ کر سکے جیسا کہ امام شعرانی کشف الغمہ میں اس حدیث کو نقل کر کے لکھتے ہیں وھو الذی یضعف عن تنفیذ الامور الشرعیۃ و اقامتھا (ص۳۰ ج ۲) یعنی جو شرعی امور کو نافذ کرنے اور قائم رکھنے سے عاجز ہو۔ شیخ عزیزی سراج المنیر میں اور شیخ حفنی اس کی شرح میں لکھتے ہیں۔ الامام الضعیف عن اقامۃ الاحکام الشرعیۃ ملعون ای مطرود فعلیہ عزل نفسہ ان اراد الخلاص فی الدنیا والآخرۃ (ص۱۳۳ ج ۲) یعنی وہ امام جو احکام شرعیہ قائم کرنے سے عاجز ہے راندۂ بارگاہ ہے۔ ایسے کو اس منصب سے خود علیحدہ ہو جانا چاہئے۔ اگر وہ اپنی جان کی خلصی دنیا اور آخرت میں چاہتا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ (سیف بنارسی)

اہلحدیث آج کل امام اور امیروں کی خوب کثرت ہے۔ صرف صوبہ پنجاب میں اس وقت غالباً دس تک پہنچ چکی ہے۔ لطف یہ ہے کہ ہر ایک کے ماتحت دوسروں کو خارج یا عاصی جانتے ہیں۔ اسلام ان کے حالات دیکھ کر اور اقوال سن کر کہہ رہا ہے ؎

شد پریشاں خواب من از کثرتِ تعبیر ہا

نوٹ ہم اس موضوع پر آئندہ کچھ لکھیں گے جس میں کلکتہ کی نزاع پر بھی روشنی ڈالی جائے گی۔

الزاق الکعبین

(۳)

نماز میں پاؤں ملانے کے متعلق روایات درج کر کے راقم مضمون بطور نتیجہ لکھتے ہیں:۔

میرے علم میں تو کسی ایک آدھ حنفی المذہب کے متقدمین سے اس کے خلاف ثابت نہیں۔ بڑے بڑے محقق فقیہ وارباب الترجیح نے اس امر کو بالکل واضح کر دیا نہ معلوم کہ عمل میں کیوں قاصر اہل مذہب پائے جاتے ہیں کیا مولانا اشرف علی کا فرمان واضح نہیں کہ مل کر کھڑا ہونا چاہئے درمیان میں جگہ نہ رہنا چاہئے۔ اس سے بھی کوئی واضح لفظوں کی ضرورت ہو سکتی ہے اگر ہمارے علماء احناف ان نصوص فقہیہ پر بذات خود عمل کر کے ان عوام کو دکھا دیں تو امید ہے کہ یہ نفرت ان کے دلوں سے بالکلیہ طور سے زائل ہو جاوے اس

حیات احمدی۔ امیر المومنین حضرت سید احمد صاحب ص (۹۶۸) ... [illegible]

وقت تو کیا عطا کیا جہلاء مسجدوں میں نماز کے وقت جا کر دیکھئے صف کی مٹی پلید کی جاتی ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے ؎

مسلمانی درگور یا درکتاب

کیا کوئی فرد یہ کہہ سکتا ہے کہ اس مسئلہ میں ان بے چارے فقہاء کا کچھ تصور ہے حاشا وکلا بلکہ یہ خلف ناہل کے کرشمہ کا منظر ہے جو نمازوں کو برباد کراتے ہیں اور بنی کی بھی کرتے ہیں۔ اقامۃ الصفوف کو تمام صلوٰۃ فرمایا ہے رُصّوا بصیغہ امر ارشاد ہے اس کی بڑی شد ومد سے وعید شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وارد ہے ہر فرد مدعی علم تبع امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے ملتمس ہوں کہ آپ حضرات بیک زبان یہ فرمائیں کہ یہ ہماری کتابوں میں غلط لکھ دیا گیا ہے اور صحیح وہی ہے کہ جس پر ہمارا عملدرآمد ہے اور اس کی صحت پر فلاں فلاں کتاب کی فلاں فلاں عبارت فلاں فلاں فقیہ وامام کی نص موجود ہے۔ ورنہ ترصیص میں ۔۔۔ الا خود بھی عامل ہوں اور لوگوں کو بھی عمل کی تعلیم دیں بے چارے جاہل تو اچھوت سے زیادہ علیحدہ کھڑے ہونے کو پسند کرتے ہیں اور مل کر کھڑے ہونے سے نفرت بلکہ لڑنے مرنے پر مستعد ہو جاتے ہیں۔

خاص بمبئی میں ایک مولوی صاحب کو صرف اسی جرم پر کہ انہوں نے مل کر کھڑے ہونے کو فرمایا تھا ضرب شدید سے بعد نماز مرمت کی کہ انہیں چار ناچار ارادہ حج فسخ کر کے وطن سدھارنا پڑا اور وہیں اس صدمہ سے دار بقا کا سفر کرنا پڑا۔

مولانا بھی حنفی ہی مذہب کے آدمی تھے دوست تک دشمن ہو گئے یہ فرمائیے خون کا ذمہ دار کون ہیں حضرات علماء۔ واللہ علی ما نقول وکیل ھو حسبی ونعم الوکیل۔ وانا الراجی رحمۃ ربہ۔

ابو محمد الکبیر محمد عبد الجلیل السامرودی
خریدار اہلحدیث نمبر ۹۵۴۶

اہل حدیث کا مذہب۔ مصنفہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب۔ قیمت ۶ر (دفتر اہلحدیث امرتسر)

مذاکرہ علمیہ بابت فوٹوگرافی

اخبار اہلحدیث ۲۳۔ اگست ۱۹۳۵ء میں اس مذاکرہ کا اجرا ہوا مضمون میں بچند وجوہ فوٹو کا جواز ثابت کرنے کی کوشش کی گئی بلکہ بعض آیات قرآنی کو قیاسی تغیر سے پیش کیا گیا۔ ہر کس بخیال خویش خبطے دارد علمی شان اور بحث سے قطع نظر کچھ عرض کرنے کی اجازت کا طالب ہوں۔ تصویر کے متعلق بموجب حالات و اسباب ممانعت شرعی ہر دو پہلو جائز اور ناجائز ہو سکتے ہیں۔ آئینہ دیکھنا تصویر کھینچنا نہیں ضرورت زمانہ ہے غیر مضر۔ اسکی مثال ایکس رے جیسی ہے۔ منہ پر زخم ہے خود مرہم لگانی ہے تو ضرورت آئینہ کی ہے بلا گناہ۔ مضمون مذاکرہ میں یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ تصویر فوٹوگرافی خود خدا کھینچتا ہے کیا فوٹوگرافر کچھ نہیں کرتا۔ اگر یہ مطلب ہو کہ خدا کی عطا کردہ روشنی سے فوٹوگرافر کام لیکر تصویر بناتا ہے تو خمار بھی ایسا ہی کرتا ہے۔ اس کے متعلق واجب کا فتوے بھی سمجھ سے بالاتر ہے واجب بمنزلہ فرض کے دوئم درجہ ہے۔

لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب او تصاویر (الحدیث) نہیں داخل ہوتا فرشتہ رحمت کا اس گھر میں کہ ہو جس گھر میں کتا اور تصویر۔ مراد اس سے یہ ہے کہ اس گھر پر خدا کی رحمت کا نزول نہیں ہوتا۔ کیونکہ کتے میں ایک عیب ایسا ہے کہ وہ اس کی متعدد خوبیوں کو برباد کر دیتا ہے۔ وہ بدخصلت یہ ہے کہ یہ اپنی قوم کا دشمن ہے ماسوا کسی شریف دوست کے گھر میں داخل ہونے سے اس کی طرف بِکّ کر بے عزتی کرتا ہے۔ کتے میں بعض خوبیاں بھی ہیں مثلاً مالک کا وفادار اور رکھوالا ہوتا ہے۔ اس کا گھر کوئی نہیں جہاں چاہا لیٹ رہا۔ تھوڑی سی روزی پر قانع ہو جاتا ہے وغیرہ۔ باوجود کئی خوبیوں کے ایک عیب نے اس کی قدر و منزلت کم کر دی۔ ایسا بدخصلت کتا بُرا ہوتا ہے۔ کم نسل لیکن خوبصورت دیگر اگر اچھی نسل کا ڑینڈ (پالتو کتا) واسطے حفاظت خانہ رکھا جاوے تو جائز ہے۔ برخلاف بھیڑ بکری کے ریوڑ کی رکھوالی کے لئے بڑا کھنکنا کتا مفید ہوتا ہے۔ ذات ایک ہے حالات کے بدلنے سے رکھنا جائز اور ناجائز بھی ہے ایسا ہی حال فوٹوگرافی کا ہے۔

تصویروں کی اقسام مختلف ہیں۔ بعض مذہبًا اور عقلاً ممنوع اور سخت مضر ہیں۔ مثلاً انسانی تصویر مرد و ان کی شوقیہ کھنچوا کر چوکھٹ وغیرہ میں مزین کر کے گھر میں آویزاں کرنا۔ یہ تو سخت ممنوع زہر قاتل ہے گھر میں اس کا ہونا باعث فساد ہے، مخرب ایمان ہے باعث ہیجان شہوت و نفاق ہے۔ تصویر بمنزلہ اصلی مجسمہ کے ہوتی ہے۔ غیر مرد و زن کا ایک دوسرے کو دیکھنا بد اثر پیدا کرتا ہے۔ غالبًا سب کا مجرب ہوگا جس کو شک ہو تجربہ کر دیکھے۔ اسی خرابی کو رد کرنے کے لئے پردہ کا حکم نازل ہوا۔ "ہاتھ کنگن کو آرسی کیا" غنا بھی اس نقص سے منع ہے کہ ہیجان شہوت ہے بد خیالات کی طرف رغبت دلاتا ہے لیکن جس غنا میں یہ عیب نہ ہو مزامیر سے مبرا ہو مضمون لغو اور مکروہ نہ ہو، یاد خدا کی طرف راغب کرتا ہو وہ مضر رساں نہیں اکثر اولیاء اللہ نے سنا ہے۔ کہتے ہیں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی خوش الحان صحابی سے قرآن بہ طیب خاطر سنا دیکھئے چیز ایک ہے۔ حالات اور اسباب بدلنے سے جائز اور ناجائز ٹھہرائی ممنوع قرار دینے کے لئے اول شرعی ممانعت کی علت کو تلاش کرنا ضروری ہے اگر موجود ہو تو خذ ما صفا ودع ما کدر پر عمل بہتر ہے یہی حال جانوروں کے حلال وحرام کے تفرقہ میں ہے اور اس مسئلہ پر مسلمان سختی سے عامل بھی ہیں۔ اسیطرح سابقہ زمانہ میں علماء کا یہ فتوے تھا کہ چمچے سے کھانا ناجائز ہے بعض علماء مابعد نے اس میں غور کیا تو کوئی مضر علت ممانعت نہ ملنے سے جواز کا فتوے دیدیا۔ علیٰ ھذا انگریزی علم پڑھنا۔

ایک اور قسم تصویر ہے یعنی تصویر بیجان اشیاء

تقابل ثلاثہ - توراۃ، انجیل اور قرآن کی تعلیم کا مقابلہ (۳) اور قرآن کی فضیلت - قیمت ۴ر دفتر اہلحدیث امرتسر

جاندار حیوانات، مشین انجن وغیرہ تعمیر از قسم عجائبات زمانہ، تصویر اشجار پھول پھلواڑی وغیرہ۔ یہ نجارتی تصاویر ہیں، اخبار، رسائل، کتب وغیرہ میں ان کا اندراج ملتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات انسانی تصاویر بھی دیکھی جاتی ہیں۔ انگریزی اخباروں کی تو جان ہے ان کا شرعی ممنوعات سے کچھ واسطہ معلوم نہیں ہوتا انما الاعمال بالنیات کے ماتحت ہیں بلکہ ایسی چیزیں یا ان کی تصاویر دیکھ کر بے اختیار زبان سے نکلتا ہے۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

ایسا ہی تصاویر متعلق علم طب و علاج غیر مضر وغیر ممنوع ہیں۔ ضرورت زمانہ اس کی متقاضی ہے "اگر زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ بساز" پر عمل بہتر ہے اللہ اعلم۔ مگر احتیاط لازم ہے کہ ایسا تصاویر مذکورہ گھر میں موجود اگر ہوں تو بوقت نماز نظرے اوجھل ہونی چاہئیں۔ مخرب خشوع ہونگی جب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی اثر ڈالا تو عوام الناس کس شمار میں ہیں۔ (پردہ آویزاں حجرہ عائشہ کی طرف اشارہ ہے)

اوپر ذکر کیا کہ فوائد و نقصان تصویر بعض وقت واقعات پر بھی منحصر ہوتے ہیں۔ لیکن یہی بات اگر ایک حالت میں مضر ہے تو دوسری میں مفید۔ میرے ایک دوست نے اخبار میں نکاح کا اشتہار دیکھ کر درخواست بھیجی بعد طے شرائط منظوری آگئی مقام بعید فاصلہ پر تھا۔ سسرال نے برائے شناخت فوٹو طلب کیا بھیجا گیا۔ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر بیوی بیاہ لایا۔ یہ فوٹو گو کہ انسانی تھا مگر ممنوع نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ شرعی علت ممانعت اس میں پائی نہیں جاتی یہ بمنزلہ جواب خط تھا۔ اس کی مثال کسی قدر حدیث تابیر نخل کے مشابہ ہے۔ اللہ اعلم بالصواب۔

(شیخ قاسم علی اوورسیر پنشنر از ریاست بہاولپور)

قرآن اور دیگر کتب۔ قرآن شریف اور دیگر الہامی کتابوں کی تعلیم کا مقابلہ بالاختصار کر کے قرآن مجید کی فضیلت ثابت کی ہے۔ قیمت ۱ر۔ منیجر اہلحدیث امرتسر۔

ویددرشن حصہ دوم

(مرتبہ مقصود حسن صاحب۔ متوطن روڑکی)

پہلی فصل۔ یجروید کے اپنشد

برادران ہنود اپنے یہاں کے علم الہیات کی کتابوں کو اپنشدوں (اُپ۔ نی۔ شد) کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ ان کتابوں پر ان کو بڑا فخر ہے اور اگر مسئلہ ہمہ اوست کو ایک حقیقت سمجھا جاوے تو یہ فخر کچھ بے جا بھی نہیں ہے۔ اپنشدوں کی تعداد یوں تو سینکڑوں تک پہنچتی ہے لیکن خاص خاص اپنشد صرف دس ہیں۔ جن کے نام حسب ذیل ہیں:۔

برہد آرنیک۔ مانڈوکیہ۔ چھاندوگیہ۔ ایتریہ۔ تیتریہ۔ ایش۔ کین۔ کٹھ۔ پرشن۔ منڈک۔ مانڈوکیہ۔

ان میں سے پہلے دو اپنشد ضخیم کتابیں ہیں۔ باقی آٹھ چھوٹے چھوٹے رسالے ہیں۔ بعض نہایت ہی مختصر ہیں۔ آخری چھ اپنشدوں کا مشرح اردو ترجمہ سوامی درشنانند جی دہلوی نے کیا ہے جو لاہور سے شائع ہوا ہے۔ اول الذکر چار اپنشدوں کا صحیح ہندی ترجمہ بابو ظالم سنگھ صاحب نے کیا ہے اور مطبع منشی نولکشور لکھنؤ سے مل سکتے ہیں اپنشدوں کے انگریزی ترجمے بکثرت ہو چکے ہیں۔ امریکہ کے پروفیسر ہیوم نے "دی تھرٹین پرنسپل اپنشدس" کے نام سے تیرہ اپنشدوں کا ترجمہ ایک جلد میں شائع کیا ہے۔ جس میں دس مذکورہ بالا اپنشدوں کے علاوہ (۱) میترئی (۲) کوشیتکی اور (۳) سویتا شوتر تین اپنشد اور ہیں۔

دس مشہور اپنشدوں میں سے صرف ایک یعنی ایش اپنشد وید کے متن میں شامل ہے باقی اپنشد مختلف برہمنو سے لئے گئے ہیں۔ ایش اپنشد یجروید کے آخری یعنی چالیسویں ادھیائے کا نام ہے۔ اسکے متعلق بلا اختلاف کہا جا سکتا ہے کہ یہ ویدوں کا بہترین صفحہ ہے۔ چونکہ ایش یجروید کا انت یعنی اخیر حصہ ہے اس لئے ہندو علم الہٰی کو ویدانت کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ یجروید میں ایش کے علاوہ دو اپنشد اور ہیں جن کا شمار دس مشہور اپنشدوں میں نہیں ہے۔ اس فصل میں میں یجروید کی تینوں اپنشدوں کا ترجمہ درج کرتا ہوں۔ یجر کے علاوہ اور کسی وید کے حصص اپنشد نہیں کہلاتے اگرچہ اتھروید کے بعض حصص اپنشدوں سے بہت کچھ مشابہت رکھتے ہیں۔

یجروید کا پہلا اپنشد اس کا بتیسواں ادھیا ہے جو تدیو اپنشد کہلاتا ہے۔ کیونکہ انہی الفاظ سے وہ شروع ہوتا ہے۔ تدایو کے معنے ہیں "وہ فقط" یا "وہی"۔ اور اسمیں سولہ منتروں میں ہمہ اوست کی تعلیم ہے۔ ترجمہ یہ ہے۔

منتر ۱۔ وہ ہی اگنی (آگ کا دیوتا) ہے۔ وہ آدتیہ (سورج) ہے۔ وہ وایو (ہوا) ہے اور وہ چندرماں (چاند) ہے × وہ ہی روشن ہے وہ برہم ہے۔ وہ پانی ہے۔ وہ پرجاپتی (رب العالمین) ہے۔

منتر ۲۔ سب آنکھ کا جھپکنا منور پرش (انسان کامل یا خدا) سے پیدا ہوا ہے × نہ اوپر (کے طبقہ) میں نہ ترچھے (نچلے طبقہ) میں نہ درمیانی (طبقہ) میں (کوئی) اس کا ہر طرف سے احاطہ کر سکتا ہے۔

منتر ۳۔ اوس کی (کوئی) تمثیل نہیں ہے جس کا نام بڑی شان والا ہے × بجز ن نور وغیرہ وہ ہے۔ ہم کو نہ ستائے وغیرہ وہ ہے۔ جس سے کوئی نہیں پیدا ہوا وغیرہ وہ ہے۔

نوٹ:۔ وید کے اکثر منتروں (اشعار) میں دو مصرعے ہوتے ہیں۔ بعض بعض منتروں میں تین چار مصرعے بھی ہیں ہم نے اپنے ترجمہ میں منتر کے آخری مصرعوں کے سوا ہر مصرعے کے اختتام پر ایسا نشان × بنا دیا ہے۔ اوپر کے تیسرے منتر کے پہلے مصرعہ میں تمثیل جس لفظ کا ترجمہ ہے وہ پرتما ہے۔ ہمارے خیال میں یہ مصرع بت پرستی کی تردید میں ناطق ہے۔ سنسکرت میں بت پرستی کو پرتما پوجا کہتے ہیں اور اس منتر میں صاف کہدیا گیا ہے کہ خدا کی کوئی تمثیل یا اس کا کوئی بت نہیں ہے۔ اس منتر کے دوسرے مصرع میں وید کے تین منتروں کی طرف اشارہ ہے جن کے شروع کے الفاظ دہرا کر وغیرہ کہہ دیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ خدا وہ ہے جسکی شان میں وید کے یہ تین منتر بھی ہیں جن کی

ahmadimuslim.de

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۲۱)

گذشتہ پرچہ میں آیت فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ کا ترجمہ پڑھ کر مندرجہ ذیل عبارت پڑھیں۔ (مدیر)

پس اس صریح ارشاد حق تعالیٰ کی تحریف کر کے مولوی نعیم الدین کا جہلاء کو فریب میں ڈال کر امور مندرجہ تقویۃ الایمان بی بی کی صحنک توشہ وغیرہ بزرگوں کے نام کی چوٹی بدھی بیڑی فقیر بنانا ذبح جانور پھران کا کسی کی قبر پر لے جانا جملہ امور شرکیات کو بطلیہ ایصال ثواب وصدقہ بتایا جانا اور یہ کہنا کہ یہ گستاخی و بے ادبی ہے پاک بی بیوں کا ذکر پریوں مسانی وغیرہ کے ساتھ ملا کر کیا ہے۔ اہل بیت سے کیا عداوت ہے کہ ان کے ایصال ثواب کو شرک کہہ دیا الخ۔ تو یہ محض باطل وتسویل شیطان لعین ہے۔ کیونکہ جس کے ساتھ شرک کیا جاوے گا خواہ پاک بی بیاں ہوں یا پریاں سب کو ائمہ کرام وعلمائے عظام ساتھ ہی ذکر کر کے داخل شرک فرما چکے ہیں۔ چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ مکتوبات جلد ثالث مطبوعہ نولکشور صفحہ ۴۸ میں فرماتے ہیں:۔

"وازیں عالمت صیام نسا کہ بہ نیت پیراں و بیبیاں نگاہ دارند واکثر نامہائے ایشاں را از نزد خود تراشیدہ روزہائے خود را بنام آنہا نیت کنند ودر وقت افطار از برائے ہر روزہ طعام خاص بوضع مخصوص تعین مینمایند وتعیین ایام نیز از برائے صیام میکنند ومطالب ومقاصد خود را بایں روزہا مربوط مے سازند وبتوسل ایں روزہا از آنہا حوائج خود مے خواہند ورواے حاجات خود را از آنہا مے دانند ایں شرک در عبادت ست وبتوسل عبادت غیرے حاجات خود را ازاں غیر خواستن است شناعت ایں فعل را نیک باید دریافت۔ وحیلہ است آنچہ بعض از زناں در وقت اظہار شناعت ایں فعل گویند کہ ما ایں روزہا را برائے خدا نگاہ مے داریم وثواب آں را بہ پیراں مے بخشیم اگر دریں امر صادق مے باشند تعیین ایام از برائے صیام چہ درکار ست وتخصیص طعام وتعیین اوضاع شنیعہ مختلفہ در افطار از برائے چیست۔ ایں خود عین ضلالت وتسویل شیطان لعین ست واللہ سبحانہ العاصم انتہی ملخصاً۔

یعنی اور اسی طرح حال عورتوں کے روزہ رکھنے کا ہے کہ بہ نیت پیروں اور بی بیوں کے رکھتی ہیں اور اکثر ان کے نام اپنی طرف سے گڑھتی ہیں اور اپنے روزوں کو ان کے نام سے نسبت کرتی ہیں اور افطار کے وقت ہر روزہ کے لئے خاص کھانا اور خاص وضع متعین کرتی ہیں اور دنوں کا تعین بھی ہر روزہ کے لئے کرتی ہیں اور اپنے مطالب ومقاصد کو ان روزوں سے متعلق کرتی ہیں اور ان روزوں کے وسیلے سے اپنی حاجت ان سے چاہتی ہیں اور اپنی حاجت روائی ان سے جانتی ہیں یہ عبادت میں شرک ہے اور بوسیلہ عبادت غیر کے اپنی حاجت کو ان غیر سے چاہنا ہے برائی اس فعل کی خوب طرح سے جاننا چاہئے اور حیلہ کرنا ہے جو کچھ کہ بعض عورتیں اس فعل کی برائی ظاہر ہونے پر کہتی ہیں کہ ہم ان روزوں کو خدا کے لئے رکھتی ہیں اور ثواب ان کا پیروں کو ہم بخش دیتی ہیں اگر اس امر میں سچی ہوتیں تو تعین زمانہ اور دنوں کا روزوں کے واسطے کیا درکار ہے اور تخصیص کھانے اور تعین طریقہ شنیعہ مختلفہ روزوں کے افطار میں کس واسطے ہے۔ یہ خود عین گمراہی اور تسویل شیطان لعین ہے۔ واللہ سبحانہ العاصم انتہی"

اور مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ مولانا شہید مرحوم صاحب تقویۃ الایمان کے استاد مکرم تفسیر فتح العزیز ج ا صفحہ ۶۱۲ میں فرماتے ہیں: "کسے بتاں را قبلہ خود ساختہ وکسے ستارہ وآفتاب را وکسے عنصر آتش را وکسے دریائے گنگ را وکسے درخت تلسی وپیپل را وکسے کوہ سوالک را وکسے قبور اولیاء را وکسے تھانہائے شہیداں وجنیاں را"

یعنی کسی نے بتوں کو اپنا قبلہ ٹھہرایا ہے اور کسی نے ستارہ اور آفتاب کو اور کسی نے عنصر آتش کو اور کسی نے دریائے گنگا کو اور کسی نے درخت تلسی اور پیپل کو اور کسی نے پہاڑ کو اور کسی نے اولیاء کی قبروں کو اور کسی نے شہیدوں اور جنات کے تھانوں طاقوں کو۔"

ایضاً صفحہ ۶۷ میں فرماتے ہیں:۔

"قدرت وقوت محض برائے خداست در جمیع امور ہیچ چیز از مال وفرزند ویار ودوست وبادشاہ وامیر وپیغمبر علیہ السلام وپیر وفرشتہ وپری بدون حکم او مدد نمے تواند کرد"

یعنی قدرت اور قوت محض خدائے تعالیٰ کے لئے ہے تمام امور میں کوئی چیز مال اور فرزند اور یار اور دوست اور بادشاہ اور امیر اور پیغمبر علیہ السلام اور پیر اور فرشتہ اور پری بدون حکم اس کے مدد نہیں کر سکتے"

ایضاً جلد دوم صفحہ ۱۳۸ میں فرماتے ہیں:۔

"وارواح شیاطینیہ خبیثہ بجائے آنہا ایشاں را بخود مائل ساختہ مے فریبند تا آنکہ نام نام اولیا بود وحقیقت حقیقت شیطان"

یعنی اور ارواح شیاطین خبیثہ ان کے بجائے ان کے سامنے ہو کر اپنی طرف مائل کر کے اپنا فریفتہ کر لیتے ہیں یہاں تک کہ نام اولیاء کا ہوتا ہے اور حقیقت میں وہ سب شیطانی روحیں ہوتی ہیں"

ایضاً صفحہ ۱۷۸ میں فرماتے ہیں:۔

"چنانکہ بعض جہلاء اسلام شبیہ حضرت امیر المومنین را بصورت شیر میکنند"

یعنی چنانچہ بعض جاہل اسلام کے مدعی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تصویر کو شیر کی صورت پر بناتے ہیں"

ایضاً صفحہ ۱۶۳ میں فرماتے ہیں:۔ بلکہ جہال مسلمین

معیار الحق۔ تقلید کی تردید میں ایک بے مثل کتاب۔ مصنفہ سید محمد نذیر حسین صاحب دہلوی قیمت ۸ ؍ دفتر اہلحدیث (۹۷۱)

نیز درہمیں ورطہ گرفتار اند بعضے را از اشخاص آں عالم پیران مے نامند و استعانت و استعلام مغیبات از آنہا مے کنند و برخے را پریان و پارہ را پیر و علیٰ ہذا القیاس۔

یعنی بلکہ جاہل مسلمان بھی اس بلا میں گرفتار ہیں اس عالم کے بعض شخصوں کا پیر نام رکھا ہے اور غیب کی باتیں ان سے دریافت کرتے ہیں ان سے مدد لیتے ہیں اور بعضوں کا نام پریاں رکھا اور بعضوں کو پیر ٹھہرایا اور اسی پر دوسروں کو قیاس کر لینا چاہیئے۔"

ایضاً ص۱۷۴ میں فرماتے ہیں :-

"وخود را بحیلہا و مکرہا در زمرۂ ارواح طیبہ بزرگان معدود مے سازند و نام بزرگان برائے خود مے گیرند تا مردم زود گرویدہ شوند و انکار نکنند و رفتہ رفتہ خباثت و بدطینتی خود ظاہر مے نمایند و شرک صریح مے کنانند و ایں مرض صعب جمیع طوائف بنی آدم را لاحق است حتیٰ کہ دریں امت نیز شیوع تمام پیدا کردہ و کثیر الرواج گشتہ والعیاذ باللہ من ذلک

یعنی اور (شیاطین جنات) اپنے آپ کو حیلہ مکر و فریب زمرۂ ارواح طیبہ بزرگوں میں ظاہر کرتے ہیں اور نام ان بزرگوں کا اپنا نام رکھتے ہیں تاکہ آدمی وہ نام سن کے جلد گرویدہ اور فریفتہ ہو جاویں اور کسی طرح سے انکار نہ کریں اور رفتہ رفتہ خباثت اور بدطینتی اپنی ظاہر کرتے ہیں اور شرک صریح کرانے لگتے ہیں اور اس مرض مہلک نے جمیع بنی آدم کو گھیر لیا ہے یہاں تک کہ اس امت میں بھی اس کا رواج تمام پیدا ہو گیا ہے پناہ اللہ تعالیٰ کی اس سے۔"

ایضاً ص۱۷۵ میں فرماتے ہیں :-

"و مے گویند کہ خود را بہ بھوانی داس و شیو داس و گربخش و اندربخش نامیدہ باشند و سوائے ما بدیگراں التجا نبرند بلکہ پیروی رسولان خداوند خود کہ بدون وساطت ما بشما پیغامے از آں طرف برسانند نیز نکنند و الا ما از وکالت شما دست بردار خواہیم شد و حاجات شما ناروا خواہیم ماند و جماعہ دیگر کہ سخت طماع اند در بر آوردن ہر مطلب و رسانیدن ہر خبر رشوتے از ہر جنس بز و گوسفند و خروس و ماکیان و جامہ و نقد و پکوان و گل و تنبول و نغمہ و رقص و مدح خوانی خود وغیرہ یک شرط مے کنانند و اگر آدمیاں در اداے آں شرط قصور میکنند بسبب قوت وہم و خیال خود کہ در کمال تاثیر دارند بہ آدمیاں ضرر بدنی یا مالی مے رسانند و معہذا مرغوبات یک کس از آنہا با مرغوبات دیگر مطابق نے افتد و فرمائش یکے موافق فرمائش دیگرے نے آید و حاجات و مطالب نیز با خود قسمت کردہ گرفتہ اند برائے دفع مرض چیچک یکے خود را منصوب ساختہ و اصلاح مزاج را از فساد خون یکے متکفل مے شود و آوردن اخبار را نیز تقسیم کردہ اند بلکہ طوائف و اقالیم و بلدان را نیز بخش بخش کردہ اند۔

یعنی اور یوں کہتے ہیں کہ اپنا نام بھوانی داس ویشنو داس و گربخش و اندربخش رکھو اور سوائے ہمارے دوسروں سے التجا نہ کیا کرو بلکہ پیروی خدا کے رسولوں کی جو بدوں ہمارے واسطے کے تم کو پہنچاتے ہیں اس کو نہ مانو ورنہ ہم تمہاری وکالت سے دست بردار ہو جاوینگے اور حاجات تمہاری پوری نہ ہوسکیگی اور بعض انہیں بہت ہی طماع لالچی ہیں ہر مطلب اور خبر کے رشوت پہنچانے میں رشوت ہر جنس کی جسطرح بھیڑ بکری مرغ مرغی کپڑا نقد پکوان پھول پان ناچ گانا اپنی تعریف اور سوائے اس کے بہت چیزیں ہیں جو شرط کر لیتے ہیں اور اگر آدمی اس شرط کے پوری کرنے میں کچھ قصور کرتے ہیں بسبب قوت وہم و خیال اپنے کے جو بہت زور پر ہوتی ہے ان آدمیوں کو نقصان جانی یا مالی پہنچاتے ہیں اسی لئے ہر ایک کے مرغوبات دوسرے سے علیحدہ ہوتے ہیں اور ایک کی فرمائش دوسرے کی فرمائش کے موافق نہیں ہوتی اور حاجات و مطالب بھی ہر ایک کے آپس میں تقسیم کر کے اختیار کر لئے ہیں چیچک کے دفع کے لئے ایک کو مقرر کر دیا ہے اور فساد خون کی اصلاح کے لئے ایک دوسرا مقرر ہوا ہے اور خبریں بہم پہنچانے کے لئے بھی ہر ایک اقلیم اور شہر بستیوں کو آپس میں تقسیم کر کے ہر ایک وہاں کے لئے حاکم بن بیٹھا ہے۔"

ایضاً ص۱۷۶ میں فرماتے ہیں :-

"پس اہل ہر مذہب در خواب و بیداری بر آدمیان اخبار موافق مذہب خود القا مے نمایند و آدمیان مے دانند کہ تصدیق ایں مذہب از عالم غیب شد و زیادہ تر گمراہ مے شوند و علیٰ ہذا القیاس جنیان ہر مذہب در حاجات و مہمات و دفع بلیات امداد و اعانت اہل مذہب خود مے کنند تا اہل آں مذہب از آدمیان بدانند کہ ایں مذہب نیز در عالم غیب واقعی دارد کہ حاجات ما روا میکنند و بلیات ما را دفع مے نمایند۔

یعنی پس ہر مذہب والے جن اپنے مذہب والے آدمیوں کو موافق اپنے مذہب کے خواب و بیداری میں خبریں پہنچاتے ہیں اور آدمی یہ جانتے ہیں کہ غیب سے تصدیق اس مذہب کی ہوئی اس لئے اور زیادہ گمراہ ہوتے ہیں اسی طور سے ہر مذہب کے جنات حاجات مہمات و دفع بلیات میں امداد و اعانت اپنے اہل مذہب کی کرتے ہیں تاکہ اس مذہب کے آدمی جان لیں کہ یہ مذہب بھی عالم غیب میں واقعیت رکھتا ہے کہ ہماری مشکل کشائی اور دفع بلیات کرتا ہے۔"

(باقی آیندہ)

تقویۃ الایمان جدید اڈیشن۔ اس میں مخالف معترضین کے جوابات بھی درج ہیں۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۱۲؍ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

اثبات التوحید۔ اہل بدعت کی ایک کتاب کا (۹۰۲) جواب دندان شکن قیمت ۸؍ (منیجر اہلحدیث)

فتاویٰ

س ۲۱۶ } ایک شخص پانچ چھ سال ہوئے دیوانہ ہو گیا ہے۔ اب پاگل خانہ میں زیر علاج ہے۔ اب تک صحت نہیں ہوئی۔ اس کی عورت جوان ہے اور اس کا کوئی کفیل بھی۔ کیا وہ عورت نکاح فسخ کرا سکتی ہے یا نہیں؟ شرعاً کیا حکم ہے؟

ج ۲۱۶ } مجنون کی عورت کو اختیار ہے کہ بعد نا امیدی صحت چاہے تو بذریعہ عدالت نکاح فسخ کرائے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے ولا تمسکوھن ضراراً اور حدیث میں آیا ہے لا ضرر و لا ضرار فی الاسلام۔ فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے قال محمد ان کان الجنون حادثاً یؤجل سنۃ کالعنۃ ثم تخیر المرأۃ بعد الحول اذا لم یبرأ

س ۲۱۷ } ایک مسلمان تاجر کو ہندو تاجر ہمیشہ پریشان کرتا رہتا ہے اور ہر طرح نقصان پہنچانے میں کمی نہیں کرتا اور وہ ہندو ولائتی شراب کا ٹھیکہ بھی لیتا ہے۔ مسلمان تاجر کو موقع ہے کہ ٹھیکہ اپنے نام فروخت کروائے۔ کیا وہ شخص مسلمان بغرض انتقام اس ہندو کی بجائے اپنے نام ٹھیکہ لیکر کسی اور ہندو کو دیدے تو جائز ہے یا نہیں۔ خود کسی قسم کا نفع نہ اٹھائے۔ اس صورت سے دشمن کمزور ہو جائے گا کیا وہ شرعاً ایسے دشمن کے ساتھ سلوک کر سکتا ہے اور شراب کا ٹھیکہ خود لے سکتا ہے (ایک سائل)

ج ۲۱۷ } شراب کی فروخت وغیرہ میں کسی قسم کی مدد کرنا خواہ کسی غرض سے ہو گناہ ہے۔ لقولہ تعالیٰ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ط

س ۲۱۸ } جو شخص تمام علماء دین کو یہ کہے کہ سب علماؤں پر لعنت ہے تو ایسے شخص پر خدا و رسول صلعم کا کیا حکم ہے؟ (خریدار نمبر ۱۱۲۳)

ج ۲۱۸ } حدیث شریف میں ہے جو کسی پر ناحق لعنت کرتا ہے وہ لعنت لوٹ کر اسی پر پڑتی ہے۔ (داخل غریب فنڈ)

س ۲۱۹ } زید کا شتکار کئی پشت سے بے عمرو بکر بلکہ ان کے مورث کے وقت سے بہ ادائے لگان سالانہ مقررہ برضائے عمرو بکر کے کاشت مذکور قابض چلا آتا ہے اب زید نے تنہا عمر سے کچھ روپیہ قرض لیا اور اپنا کل کھیت موروثی مذکور بہ قبضہ عمر اس شرط سے دیدیا کہ جب تک اصل قرضہ ادا نہ ہو جائے عمر کاشتکاری کے منافع سے فائدہ حاصل کرے جب اصل قرضہ زید عمر کو دیدیگا کھیت واپس لے لیگا۔ رہن رکھنے کی بکر نے عمر کو رضامندی نہیں دی۔ کیا عمر جو منافع حاصل کرے گا وہ سود نہ ہوگا اور عمر کا نفع شرعاً حلال ہے یا حرام؟

(سائل حسام الدین از الہ آباد)

ج ۲۱۹ } گروی زمین کا نفع بعض علماء جائز کہتے ہیں اور بعض منع۔ جواز کے قائل حدیث الظہر یرکب بنفقتہ سے استدلال کرتے ہیں۔ بوقت ضرورت پہلے مسلک پر عمل کرلے تو غالباً معاف ہوگا مولانا محمد حسین بٹالوی کا بھی یہی فتوےٰ ہے۔

صورت مسئولہ میں بکر آمد کا نصف حصہ اپنے دوسرے بھائی کو دیا کرے کیونکہ وہ بھی برابر کا شریک ہے۔

س ۲۲۰ } ایک شخص نے خانگی تنازع سے تنگ آ کر غصہ میں بوقت عصر طلاق دیدیا بعدہٗ اسی روز بوقت مغرب رجوع کر لیا۔ چھ ماہ کے بعد پھر ایسا ہی جھگڑا ہوا اور زدوکوب کر کے بیوی کو نکال دیا یہ یاد نہیں کہ غصہ میں طلاق کا لفظ کہا یا نہیں۔ مگر موقع کا ایک گواہ کہتا ہے کہ طلاق کہہ دی تھی وہ انکاری ہیں۔ پھر میاں بیوی کے درمیان اتفاق ہو گیا۔ ایک سال کے بعد پھر جھگڑا ہوا۔ اور مارپیٹ سے ڈر کر ہندہ (بیوی) بھاگ گئی۔ زید (خاوند) نے پھر طلاق کہہ دی اب دونوں پھر پشیماں ہیں اور آباد ہونا چاہتے ہیں۔ کیا شرعاً رجوع ہو سکتا ہے یا نہیں؟ (سائل از طیب پور ضلع گونڈہ)

ج ۲۲۰ } دو دفعہ طلاق ہوئی تیسری مرتبہ کا ثبوت کافی نہیں کیونکہ ثبوت کے لئے دو گواہ یا خود طلاق دہندہ کا اقرار ہونا چاہئے۔ اس لئے صورت مسئولہ میں اب کی دفعہ خاوند رجوع کر سکتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ الطلاق مرتان (الآیہ) فامساک بمعروف او تسریح باحسان۔

س ۲۲۱ } زید و ہندہ کا نکاح والدین نے نابالغی کی حالت میں کر دیا۔ ہندہ بالغہ ہو کر انکار کرتی ہے۔ بلکہ ایک درخواست ڈپٹی کمشنر کے پاس بھی کر دی ہے کہ میرا نکاح عدم بلوغ میں میرے والد نے کیا تھا جسے میں پسند نہیں کرتی۔ میں نماز روزہ کی پابند اور قرآن پڑھتی ہوں اور شرک و بدعت سے پرہیز کرتی ہوں اور زید بے دین ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ہندہ شرعاً نکاح ثانی کر سکتی ہے یا نہیں؟

ج ۲۲۱ } جس عورت کا نکاح اسکے والدین نابالغی میں کر دیں بلوغت کے بعد منکوحہ کو اختیار ہے کہ اس نکاح کو فسخ کرا دے حدیث میں ہے۔ ان جاریۃ بکراً اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ان اباھا زوجھا وھی کارھۃ فخیرھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ واللہ اعلم۔

س ۲۲۲ } عرصہ دس سال سے ایک عورت بلا نکاح ایک شخص کے گھر رہتی ہے اور خاوند اول اب تک زندہ ہے۔ باوجود کہنے کے طلاق نہیں دیتا اور یہ بھی کہتا ہے کہ میں کبھی آباد کرنے کے لئے بھی تیار نہیں کیا اس صورت میں عورت اپنا نکاح دوسرے شخص سے کر سکتی ہے اور اس کے لئے کچھ عدت بھی ہے یا نہیں (سائل غریب ولد نواب شاہ ضلع گورداسپور)

ج ۲۲۲ } جب تک خاوند اول سے علیحدگی بذریعہ طلاق یا وفات وغیرہ نہ ہو جائے نکاح ثانی نہیں ہو سکتا۔ لقولہ والمحصنات من النساء الآیہ۔ اگر خاوند نہ طلاق دے نہ آباد کرے تو بذریعہ عدالت فسخ کرا کر بعد عدت ایک حیض یا ایک ماہ نکاح ثانی کر سکتی ہے۔

(نوٹ) مستفتی صاحبان کو قواعد استفتاء کی پابندی کرنی لازمی اور ضروری ہے۔ (مفتی اہلحدیث)

فتاویٰ ثنائیہ مرتبہ مولانا ... صاحب (۹۷۳) ... (اخبار اہلحدیث)

متفرقات

استعانت فی الخیر ناظرین اہلحدیث پر خصوصاً روز روشن کی طرح واضح ہے کہ مولوی نعیم الدین صاحب مراد آبادی نے تقویۃ الایمان کی تردید میں ایک کتاب بنام "اطیب البیان فی رد تقویۃ الایمان" شائع کرکے عوام کو دھوکا دیا ہے۔ یہ کتاب نہایت زہریلی ثابت ہوئی ہے۔ اس کا جواب دینا ضروری تھا۔ چنانچہ حافظ عزیز الدین صاحب نے ہمت کی۔ ایک مدت سے اخبار اہلحدیث میں "اکمل البیان" کے نام سے جواب شائع ہو رہا ہے عنقریب اس کا جواب پایۂ تکمیل کو پہنچنے والا ہے۔ حافظ صاحب کا خیال ہے کہ اسے الگ کتابی صورت میں شائع کیا جائے۔ اب تک اس کی طباعت کا کام شروع ہو جاتا مگر عدم سرمایہ اس کار خیر میں مانع ہے۔ اسکے خرچ کا تخمینہ کل چار سو روپیہ کیا گیا ہے۔ اور پانچ پانچ روپیہ کا حصہ مقرر کیا گیا ہے۔ لہذا صاحب ثروت حامیان توحید سے التماس ہے کہ جس قدر ممکن ہو سکے حصہ خرید کر امداد فرماویں بعد شائع ہونے کے ان کا روپیہ اور ایک نسخہ کتاب نصف قیمت پر دی جاوے گی۔ دیکھئے میری اس آواز پر سب سے پہلے کون لبیک کہتا ہے۔

نوٹ:۔ کتاب کی طباعت و کتابت سب کچھ مطبع ثنائی برقی پریس امرتسر میں ہوگی لہذا تمام رقوم مولانا ثناء اللہ صاحب کے نام ارسال ہونی چاہئیں۔ (نسیم الانصاری آنٹی سابق علوم حاضرہ)

معاونین اہلحدیث سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اہلحدیث کی اشاعت میں کماحقہ کوشش کرنے میں دریغ نہ فرمائینگے۔ کیونکہ یہ توحید و سنت کی اشاعت ہے

۲۷ ستمبر کا اہلحدیث شائع نہیں ہوا تھا۔ جس کیوجہ الثواھ۔ اکتوبر کے اہلحدیث میں درج کردی گئی ہے نیز ہمیں ازحد افسوس ہے کہ اس اچانک اور ضروری تعطیل سے بیشمار خریداروں کو تشویش لاحق ہونے کے علاوہ شکایات بھیجنے کے لئے ناحق اخراجات برداشت کرنے پڑے غالباً اس طرح اخبار بند رہنے کا پہلا موقع ہے۔ امید ہے خریدار حضرات اس امر میں ہمیں معذور جانیں گے۔

آیندہ کیلئے خاص طور پر خیال رکھیں کہ اگر خدانخواستہ ایسا موقع پیش آجائے تو اس کے آیندہ پرچہ پہنچنے کا انتظار کر لیا کریں۔ تاکہ خط و کتابت کی زیرباری نہ ہو

تصحیح کرلیں (۱) اہلحدیث ۱۳ ستمبر صفحہ ۹ کالم اول سطر ۵ پر لا تومنوا ولا تحزنوا غلط چھپ گیا ہے۔ صحیح لا تھنوا ولا تحزنوا ہے۔ (۲) اہلحدیث ۴ اکتوبر صفحہ ۱۹ کالم ۲ میں فارسی شعر یوں پڑھا جائے ؎

کس نیاموخت علم تیر از من
کہ مرا عاقبت نشانہ کرد

شعرائے اہلحدیث سے گذارش

ہے کہ پیارے "اہلحدیث" کا نیا سال شروع ہونیوالا ہے لہذا اسکی تہنیت کیلئے طرح ذیل پر طبع آزمائی کی جائے۔

؎ باغ میں پھر بہار آئی ہے

آئی۔لائی قافیہ اور ہے ردیف ہو۔ راقم برق

نوٹ} ۲۰۔ اکتوبر تک تمام نظمیں دفتر اہلحدیث میں پہنچ جانی چاہئیں تاکہ ان کی تقدیم تاخیر کا اندازہ لگا لیا جائے۔ (محرر دفتر)

حج بیت اللہ کی خواہش راقم غریب اور مفلس مسلمان ہے مگر زیارت بیت اللہ کا ازحد اشتیاق رکھتا ہے اس لئے تمام ناظرین سے التماس ہے کہ کوئی صاحب حج بدل کے طور پر یا اپنے خادم کی حیثیت میں مجھے ساتھ لے جائینگے تو عنداللہ ماجور ہونگے۔ (راقم قاضی محمد روفق علی قصبہ خاص صموں ضلع فرخ آباد)

بالکل مفت احسن الہدایات فی تنقید الروایات جس میں عدم تقلید کے ثبوت پر تنقیداً روایات فقہ سے بحث کرکے اصل مسئلہ کی مدلل طور پر وضاحت کی گئی ہے۔ کتاب موصوف حاجی عزیز الدین صاحب (مؤلف اکمل البیان) نے تالیف فرمائی ہے صرف ٭ ر برائے محصول ڈاک بھیجکر مفت حاصل کریں پتہ۔ نسیم الانصاری آنٹی دفتر انجمن اہل حدیث مسجد سبزی منڈی چوک مراد آباد (یو۔پی)

نسخہ کی ضرورت خاکسار کو ایسے نسخہ کی ضرورت ہے جس کے استعمال سے ذیابیطس شکری کا قلع قمع ہو جائے راقم ایم۔ معرفت قاضی منظور حسین محرر دفتر اہلحدیث امرتسر

یاد رفتگان آہ! میرے والد ماجد حاجی مولوی حکیم ابوالخیر محمد ضمیر الحق صاحب آروی ۲۹ ستمبر کو سات بجے شب انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم پکے موحد اور سچے تبع سنت ہونے کے علاوہ ہمہ صفت موصوف تھے۔ خدا بخشے بہت بہت سی خوبیاں تھیں کرنے والے ہیں۔ راقم ڈاکٹر محمد ولی الحق پسر موصوف ازآرہ۔

درخواست مرحوم ہماری جماعت کے بڑے رکن تھے۔ ان کے ورثا کی خواہش ہے کہ حرمین شریفین میں ان کا جنازہ غائب پڑھا جائے۔ مولوی عبدالرحمن صاحب مظہر حرم بیت اللہ میں اور مولوی احمد صاحب مسجد نبوی میں جنازہ غائب پڑھا دیں اور خدا سے اجر پائیں۔

ایضاً میرے والد محمد ہاشم صاحب انجن ڈرائیور ۲۔ اکتوبر کو انتقال کر گئے۔ اناللہ۔ مرحوم اہل حدیث تھے اور اخبار اہلحدیث کے بہت پرانے خریدار تھے۔ (راقم بدر الحق ولد محمد ہاشم مرحوم از سملی ضلع پٹنہ)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور انکے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللہم اغفرلہم وارحمہم۔

مولانا یونس خاں صاحب رئیس دتاؤلی تحریر فرماتے ہیں کہ علامہ سید رشید رضا صاحب مرحوم کے انتقال کی خبر سن کر ان کا جنازہ غائبانہ پڑھا گیا۔

ایک بیکس کی فریاد ناظرین اخبار سے میری مؤدبانہ التماس ہے کہ راقم تیس سال سے بیمار ہے۔ کسی کام کاج کے لائق نہیں۔ عیالدار ہونے کے باعث ضروریات زندگی کا بھی ضرورت مند ہے۔ اصحاب خیر صدقہ جاریہ کرتے وقت خاکسار کو بھی اپنی یاد میں رکھیں۔ نیازمند مولوی محمد الدین سابق معلم القرآن محلہ کرم علیشاہ گجرات پنجاب

نوٹ امداد کرنیوالے حضرات براہ راست بھیجا کریں دفتر کی وساطت سے ارسال کرنے میں تاخیر ہو جاتی

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

مسلم سکھ کانفرنس امرتسر میں کامیاب کون ہوا؟

ممالک یورپ میں جنگ تو سالہا سال بعد ہوتی ہے مگر ایک دوسرے کے خلاف چالیں ہر روز چلی جاتی ہیں۔ ان چالوں کا سمجھنا دراصل سیاست دانی ہے۔ دگر ہیچ۔ ہندوستانی اقوام بھی ان باتوں میں یورپ کی شاگرد ہیں۔ اس لئے یہ بھی ایک دوسرے کے ساتھ چالیں چلتی ہیں۔ جو کوئی مخالف کی چال سمجھ جاتا ہے وہ بچ جاتا ہے جو اس کے ظاہری الفاظ پر بھروسہ کرتا ہے وہ دھوکہ کھا جاتا ہے۔

شوکت علی صاحب مع سید مرتضےٰ اور مسٹر گابا ممبران اسمبلی کسی کے بھیجے یا از خود پنجاب میں آئے۔ غرض یہ بتائی کہ مسجد شہید گنج لاہور کی بابت سکھوں سے گفتگو کر کے کسی سمجھوتے پر پہنچیں آخر ادھر ادھر پھرتے پھراتے امرتسر میں سکھ لیڈروں کے ساتھ خان بہادر خواجہ غلام صادق صاحب اگزکٹو افسر کی کوٹھی پر ان کی مجلس مشاورت ہوئی۔ بہت سی قیل وقال کے بعد اخبارات کے نام مندرجہ ذیل پیغام مرتب ہوا:۔

"مسئلہ نہایت ہی پیچیدہ اور مشکل ہے۔ لیکن ہمیں یہ محسوس کر کے خوشی ہوئی کہ اکالی رہنما بھی ہماری ہی طرح ہر دو پارٹیوں کے باعزت حل کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں۔ ان کی گفتگو کا ہم پر یہ اثر پڑا ہے کہ اگر حالات پُرسکون پیدا کئے جائیں تو متنازع جگہ کا قبضہ چھوڑنے کے بغیر اطمینان بخش حل کے نکل آنے کا امکان ہے۔ سکھ رہنماؤں نے اس رائے کا اظہار کیا کہ گفتگو اسی صورت میں جاری رہ سکتی ہے۔ جب حالات پُرسکون ہو جائیں۔ اس پر ہم نے واضح کیا کہ مسلمان اس کے لئے اسی صورت میں تیار ہو سکتے ہیں۔ جب انکے جذبات کو برانگیختہ کرنے والی کوئی کارروائی نہ کی جائے۔ گفت وشنید کا دروازہ بند نہیں ہوا اور متفقہ فیصلہ ہوا ہے کہ جتنی جلدی ہو سکے گفتگو پرسکون حالات میں پھر شروع کی جائے۔ ہم محسوس کرتے ہیں کہ باہمی خلوص کی فضا میں کوئی باعزت حل نکل سکتا ہے۔ چنانچہ ہم تمام متعلقہ اصحاب کو معہ مسلمان بھائیوں کے اپیل کرتے ہیں کہ وہ پُرسکون حالات پیدا کرنے میں ہماری مدد کریں"

(پرتاپ۔ لاہور ۶۔ اکتوبر ۳۵ء)

اہلحدیث ہم کسی کی نسبت بدگمانی کیوں کریں جبکہ معاملہ بالکل واضح ہو گیا۔ اس بیان کو بنظر غور دیکھیں تو ہم دیانت سے صاف کہتے ہیں کہ مسلم ممبر سکھ ممبروں کی سیاسی چال کو نہیں سمجھے۔ ہرگز نہیں سمجھے۔ پھر لطف یہ ہے کہ ابھی گفتگو کی امید رکھتے ہیں۔ اگر ہم شریک مجلس ہوتے تو یہ بیان اخباروں کے لئے مرتب ہونے میں سخت مانع ہوتے بلکہ یہ کہتے کہ کوئی بیان مرتب نہ کرو۔ ہر اخبار جو چاہے اپنے فہم سے نتیجہ اخذ کرلے۔

اس بیان میں جو فضا پرسکون بنانے کا ذکر ہے ہم سکون کی قدر کرتے ہیں مگر مسجد کا ملنا اس فضا میں اگر سو میل دور ہے تو سکون کی حالت میں ایک ہزار میل دور ہو جائے گا کیونکہ فضا پرسکون ہونے کے بعد پھر گفتگو کو چھیڑنا سوئے ہوئے فتنے کو جگانا ہے جس کے لئے نہ کوئی تیار ہو سکتا ہے نہ کوئی تیار ہو سکتا ہے نہ کوئی اس کی مدد کر سکتا ہے بلکہ چاروں طرف سے یہی آواز آئے گی۔ جسکے عربی الفاظ یہ ہونگے:۔

الفتنۃ نائمۃ لعن اللّٰہ من ایقظھا

(اب فتنہ سوگیا ہے اسکے جگانیوالے پر پھٹکار ہو)

جنگ اٹلی اور ابی سینیا

جس جنگ کا خطرہ عرصے سے تھا آخر وہ ۳۔ اکتوبر کو چھڑ گئی۔ حملہ اٹلی کی طرف سے ہوا۔ پہلا گولا اٹلی کا ریڈ کراس پر پڑا۔ ریڈ کراس یورپ میں ایک جماعت ہے جو بغیر کسی جانبداری کے بغرض انسانی ہمدردی میدان جنگ میں مجروح مریضوں کی خدمت کرتی ہے۔ اس پر گولا پڑنا قانون دول کے بالکل خلاف ہے۔ گولہ انداز کا اس میں کچھ فائدہ بھی نہیں اس لئے گمان ہوتا ہے کہ اٹلی والوں سے سہواً یہ فعل ہوا ہے۔ اسکے بعد روزانہ جنگ کی خبریں آنی شروع ہو گئیں۔ اس جنگ کا نتیجہ جیسا کہ خیال کیا جاتا تھا ہندوستان کی شرکت کی آثار بھی نمایاں ہونے لگے ہیں جس کا ثبوت یہ ہے کہ ہندوستانی فوج کو روانگی کے لئے تیار رہنے کا حکم ہو گیا ہے۔ سامان خوراک خریدنے کے آرڈر جاری ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس جنگ کا خاتمہ ہمارے حق میں بہتر کرے۔

آلہ قیامت کی ایجاد

"لندن کے اخبار ہیپل" کو معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ کے مشہور سائنسدانوں نے ایک ایسی شعاع تیار کی ہے جو آیندہ تمام جنگ وجدل کو روک دیگی۔ اس نے اس شعاع کے متعلق تمام راز برطانوی کیبنٹ کو بتا دیا ہے اس کا بیان ہے کہ آیندہ دنیا سے جنگ کا خاتمہ ہو جائیگا کیونکہ یہ شعاع جس کا نام میں نے "زیڈ رے" رکھا ہے نہایت خوفناک ہے۔ اس کی تباہ کرنے کی طاقت اس قدر زبردست ہے کہ اس کے پورے استعمال سے یک لخت تمام بنی نوع انسان کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اس شعاع سے تمام کرہ ہوائی میں ہائیڈروسیانک ایسڈ گیس جیسی مہلک گیس پھیل جائے گی اور کوئی جاندار چیز زندہ نہ رہ سکے گی۔ جس شہر پر اس شعاع کا اثر ڈالا جائے گا وہاں کے تمام لوگ دم گھٹ کر مرجائیں گے۔ تمام ہوائی جہاز فوراً نیچے گر پڑیں گے اور موٹروں کے انجن کام کرنے سے رہ جائیں گے۔ وسیع رقبہ جات پر مہلک امراض کے خطرناک جراثیم پھیل جائیں گے۔ ملک بھر کی تمام فصلیں تباہ ہو جائیں گی۔ فوج کی خوراک کے تمام سٹور وغیرہ زہر آلود ہو جائیں گے"

(پرتاپ۔ لاہور ۷۔ اکتوبر ۳۵ء ص ۱۷)

حقیقت میں اس گیس کا نام اسلامی اصطلاح میں

الفاروق۔ حضرت خلیفہ دوم رضی اللہ عنہ کی سوانح ... (۹۷۵)

ahmadimuslim.de

آلۂ قیامت اور ہندوانہ اصطلاح میں "آلہ پرلے" رکھنا چاہئے۔ بات بھی یہی ہے کہ جب تک اس قسم کے گیس ایجاد نہ ہونگے۔ یورپ کے یاجوج ماجوج ختم یا کم ہونے میں نہ آئیں گے

آلہ گم شدنی

ایک دوسری قسم کا آلہ ایجاد ہوا ہے جس کے پاس وہ ہوگا وہ دیکھتے دیکھتے گم ہو جائے گا۔ اس خبر کے الفاظ ہی حیرت افزا ہیں جو یہ ہیں:-

"بوڈاپوسٹ کے ایک آدمی نے ایک حیرت انگیز شعاع ایجاد کی ہے۔ جس کی مدد سے انسان سامنے کھڑا ہونے کے باوجود نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے۔ ماہرین سائنس موجد کے اس دعوے کی تحقیقات کر رہے ہیں۔ موجد ایم۔ دول گیس اپنے دو اسسٹنٹوں کے ساتھ ایک ہوٹل میں ٹھہرے ان کے پاس نئی ایجاد کا حیرت انگیز آلہ تھا۔ انہوں نے دی آنا کے اخبارات میں اشتہار دیا کہ ہوٹل میں دو سے ٦ بجے تک نئی ایجاد کا مظاہرہ کر کے دکھایا جائے گا۔ جو لوگ دیکھنا چاہتے ہوں ہوٹل میں آسکتے ہیں۔

چنانچہ ہوٹل کے باہر لوگوں کی بھاری تعداد جمع ہو گئی۔ ان میں سے چند کو کمرے کے اندر داخل کیا گیا۔ ان لوگوں کا بیان ہے کہ آلہ سے کمرے میں شعاعیں ڈالنے پر تمام چیزیں یہاں تک کہ انسان بھی نظروں سے غائب ہو گئے۔ آلہ کو بند کرنے پر تمام چیزیں نظر آنی شروع ہو گئیں۔

بوڈاپسٹ پولیس نے انجینئر مذکور کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کر دئیے ہیں۔ پولیس کا بیان ہے کہ دراصل اس آلہ کا موجد ایک اور ہنگرین انجینئر ہے اور اس شخص نے اس کے آلہ کی نقل کر لی ہے۔" (پرتاپ ٧۔ اکتوبر ۳۸ء)

فریضۂ زکوٰۃ اور امداد تبلیغ

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ یہ ماہ مبارک پھر دیکھنا نصیب ہوا۔ مجھ کو یقین ہے کہ آپ اس ماہ مبارک میں اپنی پاک کمائی کی زکوٰۃ ضرور نکالیں گے آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ زکوٰۃ کے حقدار کون لوگ ہیں۔

مخالفین اسلام انتہائی کوشش کر رہے ہیں وہ لاکھوں روپیہ خرچ کر کے بڑی بڑی جماعتیں بنا بنا کر مسلمانوں کو مرتد کر رہے ہیں ان کے مقابلے کے واسطے بہت سے کام کرنے والے اور بہت بڑا سرمایہ درکار ہے۔ یہ ایک عظیم الشان جہاد ہے اور آپ کے روپے کے لئے اس سے بہتر مصرف نہیں۔ میں آپ کا تمام زر زکوٰۃ لے کر دوسروں کو محروم کرنا ہرگز نہیں چاہتا۔ آپ زکوٰۃ کا چوتھائی حصہ جو تبلیغ کو دیں گے وہ انشاء اللہ بہ پابندی قواعد شرع شریف صرف ہوگا۔ رشید غلام بھیک نیرنگ بی۔ اے ایڈووکیٹ ہائیکورٹ معتمد عمومی جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ)

مسلم نوجوانوں کو اطلاع

ڈاک خانہ اور تار کے محکمہ میں انجینئرنگ سپروائزرز اور وائرلیس اپریٹروں کی خالی آسامیوں کو پر کرنے کیلئے ۱۳ جنوری ۳۹ء کو تمام ہندوستان کے منتخب شدہ مقام پر مقابلہ کا امتحان ہوگا۔ یہ آسامیاں آل انڈیا سروس ہونے کے علاوہ معقول فائدہ مند ہیں داخلہ کے پراسپکٹس و درخواستوں کے فارم و گذشتہ انتخابات کے پرچے حلقہ جات کے پوسٹماسٹر جنرل سے مہر کو مل سکتے ہوں۔ قابلیت کا معیار یہ ہو:-

(۱) عمر سترہ ۱۷ اور چوبیس ۲۴ سال کے درمیان ہو (۲) کیمبرج سکول سرٹیفکیٹ ایف۔ ایس۔ سی، ایف۔ اے مع فزکس (۳) ڈپلوما آف الیکٹریکل انجینئرنگ آف وکٹوریہ جبلی، ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ، بمبئی ٹیکنیکل کالج دیالباغ آگرہ انجینئرنگ کالج پونا۔ این۔ ای۔ ڈی سول انجینئرنگ کالج کراچی ایل۔ ای۔ ای ڈپلوما آف گورنمنٹ سکول آف ٹیکنولوجی آف مدراس اینڈ اوورسیر ڈپلوما آف احسن اللہ سکول آف انجینئرنگ ڈھاکہ۔

(نوٹ) درخواستوں کی وصولی کی آخری تاریخ ۳۱۔ اکتوبر ۳۸ء ہے
(محمد منظور الٰہی خان صاحب آنریری جائنٹ سکرٹری انجمن اشاعت اسلام لاہور)

سرکاری اعلان

نئے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کی رو سے کونسل آف سٹیٹ کے لئے پنجاب کے حصہ میں ١٦ نشستیں آئی ہیں جن میں سے ایک نشست اس عورت کو دی جائیگی جسے پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی منتخب کرے باقی پندرہ نشستیں باعتبار رقبجات مقرر ہوئی ہیں اور قانون مذکور کی رو سے ان کی تقسیم حسب ذیل ہوگی۔

٨ مسلم۔ ٤ سکھ۔ ٣ عام۔

حکومت پنجاب نے ان نشستوں کے لئے مندرجہ ذیل حلقہ جات بہ لحاظ رقبہ عارضی طور پر مقرر کرنے کی تجویز کی ہے۔ ذیل میں ہر حلقہ کے بالمقابل رائے دہندوں کی تعداد کا تخمینہ درج کیا جاتا ہے۔

مسلم (۱) قسمت ہائے انبالہ وجالندھر۔ ۷۸۳
۲۔ قسمت لاہور جس میں ضلع لاہور شامل نہیں۔ ۸۵۳
۳۔ اضلاع لاہور و منٹگمری۔ ۷۳۱
۴۔ ضلع لائلپور۔ ۸۸۵۔ (۵) ضلع شاہ پور ٦٨٧
(٦) ضلع ملتان۔ ٦٦٣ (٧) اضلاع جہلم راولپنڈی۔ اٹک وگجرات ٧٦٥۔ (٨) اضلاع جھنگ، میانوالی مظفرگڑھ۔ ڈیرہ غازی خان۔ ٧١٥

سکھ (۱) قسمت ہائے انبالہ وجالندھر جس میں ضلع فیروزپور شامل نہیں ۷۵۵ (۲) قسمت لاہور (جس میں اضلاع گوجرانوالہ و سیالکوٹ شامل نہیں) و ضلع فیروزپور ۹۲۳۔ (۳) ضلع لائلپور ۸۰۴ (۴) اضلاع گوجرانوالہ و سیالکوٹ قسمت راولپنڈی و قسمت ملتان جس میں ضلع لائلپور شامل نہیں۔ ۷۳۷۔

عام (۱) قسمت ہائے انبالہ وجالندھر جس میں ضلع فیروزپور شامل نہیں ۲۰۲۱ (۲) قسمت لاہور (جسمیں اضلاع سیالکوٹ، گوجرانوالہ و شیخوپورہ شامل نہیں) و ضلع فیروزپور ۲۱۵۸۔ (۳) قسمت ہائے راولپنڈی وملتان و اضلاع، سیالکوٹ، گوجرانوالہ اور شیخوپورہ ۲۲۵۵۔ (۳) اگر کوئی مجلس یا شخص مجوزہ حد بندی کے متعلق حکومت پنجاب کی خدمت میں عرضداشت پیش کرنا چاہئے تو اسے لازم ہے کہ وہ اپنی درخواست

ahmadimuslim.de

آجکل کی تمام ... ہ بیماریاں

بدہضمی ——— متلی ——— قے ——— ہیضہ ——— ... ست ——— انفلوانزا ——— کھانسی

یا دیگر موسمی بخار تمام ہاضمہ کی خرابیوں کے نتائج ہیں ... لیئے آجکل ڈاکٹر حکیم و وید ایک

"امرت ... ہارا"

نہ صرف ہاضمہ کی تمام خرابیوں کے لئے ... ہے۔ بلکہ کمال کی ... ہی ہے ہیضہ بخار وغیرہ سے ہمیشہ محفوظ رکھتی ہے!

گھر میں رکھئے۔ جیب میں رکھئے ... نہیں وقت پر ... ست سو پیسہ اور وقت تشویش سب کو بچادیگی!

قیمت فی شیشی بڑی آٹھ آنہ (۸؍) ... شیشی ایک ... نہ زہر ... نمونہ صرف آٹھ آنے (۸؍)

احتیاط بد نقلوں سے بچو! ... ں کی صحت کے معاملے میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو!

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ "امر ... دھارا" ۲۳ لاہور

المشتہر:۔ منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت ... بون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

سیکنڈ ہینڈ کوٹوں اور کٹ پیس

کی تجارت موجودہ کساد بازاری میں بہترین کام ہے لیکن تازہ عمدہ، ارزاں ... مال، بنڈلوں میں بغیر کسی قسم کی گرہ بند ... کئے جیسا ولائت سے آتا ہے۔ صرف دی امپیریل یونائٹڈ کمپنی نکل روڈ کراچی سے دستیاب ہوسکتا ہے۔ تھوک مال کے خریدار ... طلب کریں۔

اگر آپ کو بہترین عطر ... ں ہے

منگوا کر ملاحظہ فرمائیے جسکی مختصر ... ذیل ہے

عطر گلاب، کیوڑہ، موتیا، ... شاہنشاہ، چنبیلی، حنا، مولسری، چمپا، گل ... فی تولہ ۱۲؍ ... ن، روح چانزدہی ... عہ ... فی تولہ ... ذیل ہر قسم فی سیر ... عسہ ... فی تولہ ... ر خالص پانچ روپیہ ... فی پڑی۔ روغنات ہر قسم ... فی سیر عطر دان ہر قسم منگوا ... ں جادیگی۔

(نوٹ) غیر ممالک کے آرڈ ... پیشگی آنا چاہئے۔

(پتہ) سید اظہر علی ... ر قنوج (یو۔پی)

اکسیر ہاضمہ

اس کا اشتہار آپ حضرات پہلے بہت ہی بار پڑھ چکے ہیں کہ اسکے کیا فوائد ہیں۔ اسلئے لمبا چوڑا اشتہار لکھنے کی ضرورت نہیں مگر پھر بھی یہاں دو ایک لفظ لکھ دیتے ہیں۔ اسکے استعمال سے صحت قائم رہتی اور بیماریوں سے نجات ملتی ہے۔ مثلاً بدہضمی، نفخ کا ہو جانا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی جانا، کھانا ہضم نہ ہونا، طبیعت کا خوش نہ رہنا۔ قیمت بلحاظ فوائد کے بہت ہی کم یعنی فی ڈبہ ایک روپیہ۔ محصول ۵؍

اکسیر موتی دانت

دانتوں کی بیماریوں کو دور کر کے نہایت ہی سفید، میل کچیل سے صاف موتیوں کی طرح چمکیلے کر دینا اس کا ایک معمولی کام ہے قیمت فی ڈبیہ ۸؍ محصول ۵؍

پتہ:۔ اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۱۲؍ منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

الحدیث میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (منیجر)

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث وہزارہا خریداران اہلحدیث"
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔
ابتدائی سل ودق، دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ کو
رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن
کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی
اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے
دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔۔۔۔ کے بعد استعمال
کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا
اس کا ادنے کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی
لگا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد، عورت، بچے
بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو
عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال
ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی
قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ ۔ پاؤ بھر
مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

تازہ ترین شہادات

جناب ایم ضمیر الدین احمد صاحب دربھنگہ

"آپ کے ہاں سے کئی ایک بار مومیائی منگوائی۔
بہت ہی مفید ثابت ہوئی۔ دو چھٹانک اور بھیجدیں"
(یکم اگست ۱۹۳۵ء)

جناب حافظ سید عبدالرزاق صاحب تولاپور

مومیائی کے استعمال سے مجھ کو فائدہ ہے۔ ایک چھٹانک
اور ارسال کریں" (۴، اگست ۱۹۳۵ء)

جناب دولت خان صاحب ڈومریاگنج

دو چھٹانک مومیائی منگوائی تھی۔ مریضہ کو بہت
فائدہ ہے۔ ایک چھٹانک میرے دوست موہن بری
ٹھیکیدار کے نام ارسال فرمائیں" (۱۸، اگست ۱۹۳۵ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)

حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر
دی میڈیسن ایجنسی امرت سر

تمام دنیا میں بے مثل

سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اُردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بےنظیر

مشکوٰۃ مترجم ومحشی

اُردو کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بےنظیر کتابوں کی زیادہ
کیفیت اس اخبار میں ایک سال
چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ
انوار الاسلام امرتسر

ہر خاص وعام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلاء ایجاد رجسٹرڈ ۱۲

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج و کمزوری۔ جو شخص اس طلاء کو بیکار
ثابت کردے اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جائیگا
یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور بعد تجربہ سے
طیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر
ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں
یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلاء سے
فائدہ حاصل کریں۔ اس طلاء سے ہزاروں مریض بفضل خدا
شفایاب ہو چکے ہیں اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت
نہیں۔ طلاء کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب
مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے۔ اس سے
بہتر کوئی طلاء اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔
قیمت ایک بکس تین روپے آٹھ آنے (عہ)

پتہ:۔ ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

فائدہ مند بیمہ رجسٹرڈ ۲۵۷

آپکا کل سرمایہ، کم لاگت سے کثیر فائدہ خود حاصل کیجئے۔
آل اولاد، عزیز، دوست کو فائدہ پہنچایئے دونوں جہان میں
نفع ہوگا۔ باریک تحریر کی لکھائی پڑھائی، تیز روشنی کی
چمک، دھوپ کی تپش، پتھر کے کوئلہ کے دھوئیں سے
طرح طرح کے بکثرت امراض آنکھوں میں پیدا ہو جاتے
ہیں نوے فیصدی چشمہ لگانے پر مجبور ہوتے ہیں، ضعف بصارت
رو بے دگر دونوں، ڈھاکہ، نزلہ، ناخونہ، دھندی، سوزش
وغیرہ وغیرہ کی عام شکائتیں دیکھنے سننے میں آتی ہیں۔ ایسے
تمام امراض چشم کیواسطے ایک آئی پوڈر ایجاد ہوا جسکو ۲۵
سال متواتر تجربہ کیا گیا جو اکسیر و لاثانی اور نہایت مفید
ثابت ہوا ہے۔ بڑے بڑے نامی ڈاکٹروں، حکیموں ویدوں
رؤسا اور عہدہ داروں کی سندوں کے علاوہ بہترین سندیہ ہے
کہ نمونہ مفت [illegible] منگوا کر آزمائیے ممکن نہیں کہ بعد
تجربہ آپ قیمتاً [illegible] سینکڑوں روپیہ کی ادویات
سے جو فائدہ نہ ہوتا ہو اس سفوف سے ہوگا۔ یقینی آنکھوں
کا بیمہ ہے۔ آئی [illegible] والا کبھی آنکھوں کی بیماری
میں مبتلا نہیں ہو [illegible] پیکٹ صرف عہ جو آنکھ جیسی
نعمت کے واسطے [illegible]

پتہ:۔ منیجر ادارہ فارمیسی ہردوئی

پیٹنٹ ادویات اور ہندوستان

اگر آپ فرانس اور انگلستان کی تین صد شہرہ آفاق
پیٹنٹ دوائیوں کے بالکل سچے اور اصلی نسخے بلا کسی
کوشش اور محنت کے گھر بیٹھے سیکھ کر لائق اور کامیاب
طبیب بننا چاہتے ہیں اگر آپ کی خواہش ہے کہ
پیٹنٹ دوائیوں کو خود بنا کر اور مقابلتہً کم قیمت پر فروخت
کر کے سینکڑوں روپیہ ماہوار مستقل آمدنی پیدا کی جائے
تو اس کتاب کو منگوا کر ضرور پڑھیں۔ ہندوستان
کی مقبول عام ادویات کے نسخے بھی ہیں۔ کتابت طباعت
کاغذ عمدہ۔ قیمت ایک روپیہ

پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

التماس ضروری

اس کارخانہ کی شہرت بڑھ کر ناکہی جاتا ہے۔ یہ کارخانہ ہندوستان اور دیگر ممالک میں اپنی دیانتداری اور نیک نیتی سے مشہور ہے۔ مال عمدہ روانہ کیا جاتا ہے مختصر فہرست ارسال ہے۔ ہر قسم کے عرقیات وتمباکو و قوام وگولی موجود ہے۔

عطر محبوب پسند۔ راحت روح۔ مخلوط آصفی، شمامۃ العنبر فی تولہ عہ۔ روح گلاب للعہ۔ عطر حنا۔ مشک حنا۔ مشک عنبر۔ سہاگ عنبر۔ نرگس۔ سونگی فی تولہ عہ۔ للعہ۔ ے۔ ۱۲ عطر چنبیلی۔ کیوڑہ۔ فتنہ۔ مولسری۔ عروس شہناز۔ برگ حنا۔ روح پانڑی۔ زعفران۔ خس للعہ۔ ے۔ عطر گلاب۔ چنبیلی۔ موتیا۔ مدن مان فی تولہ عہ۔ للعہ۔ ے۔ عہ۔ ۱۲ عطر اگر فی تولہ ے۔ قوام برقی شاہانہ فی تولہ عہ۔ زردہ فی سیر ۔ للعہ۔

المشتہر
شیخ سخاوت حسین تاجر عطر چوک لکھنؤ

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت ٹھاکر کانتی چند صاحب مجسٹریٹ درجہ دوم واسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم تحصیلدار شکر گڑھ

نظام الدین ولد نبی قوم گوجر ساکن موضع باگڑیاں تحصیل شکر گڑھ

بنام مہر الدین ولد نبی قوم گوجر ساکن باگڑیاں علی احمد ولد حسین بخش راجپوت سکنہ شکر گڑھ۔ علم دین ولد پیرہ قوم گوجر ساکن باگڑیاں۔ بوٹا سنگھ ولد خزانہ راجپوت ساکن اللہ چک تحصیل شکر گڑھ۔ مدعا علیہم

درخواست تقسیم اراضی کھاتہ نمبر [illegible] اراضی خط ۳۲۔ ۶ معہ کنال کھیوٹ [illegible] کھتونی ۳۱ تا ۳۸ نمبر خسرہ ذیل

۴۵۔ ۹۰۔ ۱۲۵۔ ۱۸۶۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۱۴۵۶/۱۱۱۷۔ ۲۲۱۔ ۲۲۷۔ ۱۱۱۸/۲۲۹ و ۲۳۰۔ ۳۲۷۔ ۵۹۹۔ ۶۰۱۔ ۶۰۹۔ ۶۶۶۔ ۱۴۵۸/۷۰۴ + ۱۴۵۵/۷۵۴ + ۷۹۵۔ ۸۱۷۔ ۸۷۰۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۸۔ ۹۰۳۔ ۳۲۷۔ ۱۲۷۱/۸۲۵ و ۶۳۔ ۹۴۸۔ ۹۶۴۔ ۳۸۴۔ ۴۱۸۔ ۱۰۳۸۔ واقعہ رقبہ باگڑیاں تحصیل شکر گڑھ۔ جمعبندی ۳۳/۳۴ء۔

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعا علیہم پر تعمیل سمن معمولی طور پر کرائی جانی مشکل ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہم مذکور بتاریخ ۲۲ نومبر ۳۵ حاضر عدالت ہذا اصالتاً یا وکالتاً ہوں۔ ورنہ بعدم حاضری ان کے کاروائی یکطرفہ کی جاوے گی۔ آج بتاریخ [illegible]

(مہر عدالت)

اخبار النجم لکھنؤ

خاتون [illegible]

کے نام سے ۱۸۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء [illegible] ۱۳۵۴ھ یوم جمعہ ہدیہ ناظرین کیا جانے والا ہے [illegible] حقوق و سیر پر اسلامی نقطہ نگاہ سے نہایت سیر حاصل [illegible] گی۔

مستقل خریداروں سے درخواست [illegible] کا زرخریداری خاتون نمبر کی اشاعت سے پہلے پہلے دفتر [illegible] ۳۰ / ۳۶ صفحات کتابت خوبصورت اور معنی آفرین خا[illegible] ہوگا۔

جنرل منیجر [illegible]

نہائت مجرب اور نایاب تحفے

اکسیر جریان ۔ اس سے پرانے سے پرانا جریان، کثرت احتلام، سرعت وغیرہ کل امراض کا چند دنوں میں قلع قمع ہو جاتا ہے۔ جملہ تکالیف دور ہو کر حالت اعتدال پر آجاتی ہے۔ قیمت خوراک ۱۲ روز صرف عہ

اکسیر ۲ علاوہ ان فوائد کے جو ۱ میں موجود ہیں یہ سوزاک کے لئے بھی اکسیر ہے۔ قیمت ۲۰ خوراک عہ

طلا مایوسین۔ عجیب وغریب چیز ہے۔ سب شکایات دور کر دیتا ہے۔ قیمت ۶

مرض کا مفصل حال لکھنا ضروری ہے۔ اس کے مطابق علاج ہوگا۔

منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

دید نی عطریات — ۳۰ رمضان تک مفت [illegible] منگوا لیجئے

بہترین عطریات کا شوق ہو تو آپ ہم سے منگوائیے۔ فی روپیہ ایک آنہ [illegible] مراد ہوتی ہے۔ غیر ممالک میں وی پی نہیں جاتا روپیہ پیشگی آنا چاہئے یہ کارخانہ اہلحدیث کا ہے۔ پتہ نوٹ [illegible] ملاحظہ ہو۔ عطر گلاب کیوڑہ، حنا، موتیا، مشک حنا، شمامۃ العنبر، چنبیلی، شہناز فی تولہ ۲ [illegible] عہ۔ عطر اگر خالص قنوجی ے۔ للعہ۔ عہ۔ روح خس۔ روح پانڑی فی تولہ ۶۔ ے۔ للعہ۔ فی سیر عہ۔ عہ۔ شاہی عطر کا بکس چھ شیشی میں چھ قسم کا عطر بھرا ہوا قیمت فی بکس معہ عطر کے مبلغ تین روپیہ (عہ) فرمائش کے ہمراہ دو شیشی عطر مفت روانہ ہوگا۔ فہرست مفت منگوائیے۔ المشتہر:۔ نور الحسن انوار الحسن کارخانہ عطر قنوج [illegible] یوپی (انڈیا)

تصنیفات قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی

رحمۃ للعالمین } یہی وہ کتاب ہے جسے ہندوستان اور بیرون ہند میں وہ قبولیت حاصل ہے جو اور کسی کتاب کو نہیں ہو سکی یہی وہ کتاب ہے جو اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہوئی ہے جسے اہل حدیث بھی پسند کرتے ہیں اور احناف بھی جس کی شیعہ بھی تعریف کرتے ہیں اور قادیانی بھی۔ یہی وہ کتاب ہے جسے جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن نے اپنے نصاب میں شامل کر لیا ہے اور جامعہ عباسیہ بہاولپور نے بھی۔ جسے جامعہ ملیہ دہلی بھی اپنے لئے ضروری سمجھتا ہے اور مدرسۃ العالیہ دیوبند بھی۔ یہی وہ کتاب ہے جس کے مداح علماء بھی ہیں اور فضلاء بھی، وکلاء بھی، مؤرخین بھی اس کے ثناخواں ہیں اور فلاسفر بھی، محدث بھی اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں اور مفسر بھی۔ کتابت اور طباعت نہایت اعلیٰ۔ قیمت جلد اول ؏ - جلد دوم ؏ - سوم ؏

تاریخ المشاہیر } اگر آپ دنیا کے پچاس مشہور ریفارمروں، حکیموں، شاعروں، بادشاہوں، وزیروں، [illegible] کے دلچسپ حالات اور سوانح عمریاں پڑھنا [illegible] ہیں تو آج ہی تاریخ المشاہیر منگائیں۔ [illegible] کی بہترین کتاب ہے۔ جس سے آپ [illegible] اور سینکڑوں نصیحتیں حاصل کر سکتے [illegible] اپنی زندگی کو سنوار سکتے ہیں تاریخ المشاہیر میں چونکہ پچاس بزرگوں کی سوانح عمریاں درج ہیں اس لئے بلا مبالغہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ اکیلی کتاب پچاس کتابوں کا کام دیتی ہے ہر اردو خوان کا فرض ہے کہ وہ اسے منگا کر خود پڑھیں اور دوسروں کو سنائے تاکہ سب کی اصلاح ہو جائے۔ مجلد ؏ - بے جلد ؏

شرح اسماء الحسنیٰ } اسماء الٰہی کی تفصیل و تشریح عام فہم انداز نہایت مفید اور قابل دید چیز ہے۔ جو تھوڑے عرصہ سے طبع ہوئی ہے۔ کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت ؏

سفرنامہ حجاز } جس میں حرمین پاک کی ہر چیز اور ہر مقام کی صحیح تاریخ مناسک حج کا دلچسپ بیان، فرضیت حج کے عقلی دلائل، معلومات صحیحہ کا ذخیرہ، اقوام عرب کے حالات مع نقشہ جات درج ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت ؏

کیا اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا؟ } قاضی محمد سلیمان صاحب کا ایک عالمانہ لیکچر جو انہوں نے ۱۹۲۹ء میں انجمن نعمانیہ لاہور کے جلسہ میں دیا تھا۔ ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ قیمت ۴ر

الجمال والکمال } یہ کتاب بھی قاضی صاحب ممدوح کی لاجواب تصنیفات میں سے ایک ہے۔ اس کتاب میں سورہ یوسف کی تفسیر نہایت عالمانہ و محققانہ انداز سے لکھی گئی ہے۔ قیمت ؏

استقامت } ایک متذبذب مسلمان کے خط کا جواب۔ عیسائیت پر اسلام کی فضیلت۔ جس کے مطالعہ کے بعد کئی عیسائی مسلمان ہوئے۔ قابل دید چیز ہے۔ قیمت ۳ر

معراج المومنین } امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے ایک خط کا اردو ترجمہ جس میں امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا طریقہ بتلایا گیا ہے۔ کتابت و طباعت اعلیٰ۔ قیمت چار آنے (۴ر)

مہر نبوت } بچوں کے لئے سیرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مختصر حالات۔ قابل دید چیز ہے۔ قیمت ۴ر

غایت المرام } اس کتاب میں حیات عیسےٰ علیہ السلام کا عالمانہ ثبوت دیا ہے۔ قیمت ۶ر

تائید الاسلام } اس میں قاضی صاحب نے حیات مسیح پر محققانہ بحث کی ہے۔ قیمت ۶ر

مقدس رسول

جدید ایڈیشن

آریوں نے ایک زہریلے رسالہ میں آنحضرت صلعم کی ذات والا صفات پر سخت ناپاک اعتراضات کئے تھے جس کا نام "رنگیلا رسول" رکھا گیا تھا اس نامعقول رسالہ کا معقول، عالمانہ اور محققانہ جواب مولانا ثناء اللہ صاحب نے اسی زمانہ میں شائع کر دیا تھا۔ اب بار سوم رسالہ ہذا بعد تصحیح تام اور عمدہ کتابت و طباعت کے اعلیٰ کاغذ پر چھپا ہے۔ قیمت بجائے ۱۰ر کے آٹھ آنے ہے۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

(تصانیف دیگر مصنفین)

سیرت ابن ہشام } آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام سوانح عمریوں میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ حضور صلعم کے شجرہ نسب سے شروع کر کے تا وصال حق کی دمنی غزوات وغیرہ کو مفصل طور پر قلم بند کیا ہے۔ صحت واقعات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا ہے۔ ضخامت ۵۱۲ صفحات۔ قیمت ؏

خاتم الانبیاء } مسمی بہ وجہ السیر لخیر البشر۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مختصر مگر جامع سوانح عمری۔ سیرت کی نہایت مستند کتاب زاد المعاد، ابن ہشام، حلبیہ، سرور المحزون، دروس السیر وغیرہ سے سلیس اردو میں جمع کی گئی ہے۔ ان مشہور اوہام کا جواب دیا گیا ہے جو مخالفین اپنی کور باطنی سے آفتاب نبوت پر کیا کرتے ہیں۔ قیمت ۱۰ر

کتب منگوانے کا پتہ:-

[illegible] اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲۔
یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲
نمبر ۵۱

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم حجت است

مسئول مدیر
ابو الوفاء ثناء اللہ
تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جب مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔۔
رؤسا و جاگیرداران سے ۔۔۔
عام خریداران سے ۔۔۔
ششماہی ۔۔۔
ممالک غیر سے سالانہ ۔۔۔ شلنگ
فی پرچہ ۔۔۔

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر ۱۹ رجب المرجب ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۸ اکتوبر ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

آج کل کے فیشن ایبل - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - ص۲
بیکس مظلومات پر ہمدردان ملت کی توجہ - ص۳
امرتسری بے حدیثہ پارٹی کا مکروہ بیچ - ص۴
عبد الباطل باطل چھوڑنا نہیں چاہتا - - ص۵
چیلنج بنام خلیفہ قادیانی ص۶ - مباہلہ مابین جماعت حنفیہ اور مرزائیہ ص۷ - حج بیت اللہ اور ضروری گذارش ص۸
جماعت آرہ کی تنظیم ص۸ - تیر بہدف .. ص۹
مدرس عربی ص۹ - چند گذارشات - ص۱۰
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - ص۱۱
فتاوے ص۱۳ - متفرقات - - ص۱۴
ملکی مطلع ص۱۵ - اشتہارات - - - ص۱۶-۲۰

67559

آج کل کے فیشن ایبل

(از قلم مولوی احمد امان اللہ خان ماہ رامپوری)

چڑھا ہے بھوت فیشن کا ہر اک نوعمر کے سر پر
جوانوں کو جدھر دیکھو بنے پھرتے ہیں جنٹلمین
نہ ان کی داڑھیاں باقی نہ مونچھوں کا پتہ کچھ ہے
قبائیں، اچکنیں اور پائجامے ہیں سبھی بھونڈے
بڑوں کو قبلہ و کعبہ ہے لکھنا سخت گستاخی
نہیں بھاتی ہیں انکو دعوتیں ہندوستانی اب
نہیں معلوم بالکل انکو خطبہ کس کو کہتے ہیں
مگر ان کو مہارت ہے بڑی تقریر کرنے میں

وبا فیشن کی پھیلی ہے ہر اک بستی میں ہر گھر پر
اڑے پھرتے ہیں وہ بیٹھے صبا رفتار موٹر پر
مگر بالوں نے سر کے لی ہے سبقت برقی واٹر پر
مگر ہے ختم پوشش کوٹ، پتلون اور نکر پر
ہوا تحریر کا ہے خاتمہ مائی ڈیر سر پر
پہنچ جائیں وہ مدعو ہیں اگر انگریزی ڈنر پر
نہ رکھا بھول کر پاؤں کبھی مسجد کے منبر پر
فدا ہیں آپ ہی وہ جان و دل سے اپنے لکچر پر

یہیں پر ختم کر دے بس تو اپنی نظم کو اے ماہ
نہیں باقی ہے لکھنے کو جگہ اب سارے پیپر پر

ضروری اطلاع - ۲۵ - اکتوبر کا اہلحدیث بوجہ سالانہ تعطیل کے شائع نہیں ہوگا۔ ناظرین نوٹ کر لیں۔ (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

امرتسر میں سردی کافی پڑتی ہے۔ موسم خوشگوار ہے۔

امرتسر ایک مسلم نوجوان قصاب قتل کر دیا گیا

امرتسر اٹلی و ابی سینیا کے جنگ کی وجہ سے اجناس کے نرخ گراں ہو رہے ہیں۔

لاہور کے روزانہ اخبارات راوی ہیں کہ وہاں ہیضہ پھوٹ نکلا ہے۔ اس ہفتہ ایک دن میں ۷۰ اموات ہیضہ سے واقع ہوئیں۔

ڈاکٹر ستیہ پال ایک سال کی قید کے بعد رہا ہو گئے ہیں۔

شاہ کاکو کی قبر کے انہدام کے سلسلہ میں جن سکھوں کا چالان ۱۱ اکتوبر کو عدالت میں پیش ہوا۔ چونکہ ایک ملزم تاحال گرفتار نہیں ہوا۔ اس لئے چالان نامکمل ہونے کی صورت میں ۲۸ اکتوبر کو ان کی پیشی ہوگی۔

دہلی میں ۱۰ اکتوبر کو سال رواں میں چوتھی بار ستارہ ٹوٹا جس کی روشنی از حد تیز تھی نجومیوں کا خیال ہے کہ دہلی پر کوئی نحوست چھائیگی

پیر جماعت علی صاحب دہلی سے ناکام جانے کے باعث دوبارہ پھر جانا چاہتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ مسلم تاجروں کی طرف سے حکام کے پاس ڈیپوٹیشن بھیجے جا رہے ہیں کہ ان کو یہاں داخل ہی نہ ہونے دیا جائے۔

ریاست جے پور میں چھ ماہ سے ہندو مسلم کشیدگی جاری تھی جس کا اثر یہ ہوا کہ ہندوؤں نے مسلمانوں کا مکمل بائیکاٹ کر رکھا تھا۔ تقریباً سولہ سو مسلمان تنگ آکر ریاست سے ہجرت کر گئے ہیں۔

رہتک ۹ اکتوبر کو ہندوؤں کا ایک جلوس نکلا ہوا تھا مغرب کی نماز کے وقت مسجد کے سامنے باجہ بجانے سے انکار کر دیا۔ حالات خطرناک ہو جانے کے باعث گولی چلانی پڑی۔

مالیر کوٹلہ کا فیصلہ بہت ہی نقصانات اور تکلیفات اٹھانے کے بعد بھی مرجب تکلیف ہی رہا۔

(۱) مسجد بافندگان میں نماز مغرب مع اذان بیس منٹ میں ہوگی اس کے بعد ہندو آرتی کریں گے (بہت خوب)

(۲) مسجد لوہاراں کے قریب جو نماز مغرب کے وقت ہندو کتھا کرتے تھے جس سے فساد اٹھا تھا جس سے مسلمانوں کو تکلیف ہوئی تھی اس کتھا پر کوئی پابندی نہیں لگائی۔ جب چاہیں کریں یہی جگہ فساد کا مرکز ہے ہم بھی مسلمانوں کو صبر کی تلقین کرتے ہیں۔

نوٹ کرلیں

کہ آئندہ پرچہ بوجہ سالانہ تعطیل کے شائع نہیں ہوگا۔ اسکے بعد یکم نومبر کو شائع ہوگا (منیجر)

آپکو معلوم ہو گیا ہوگا

کہ ۲۸ اکتوبر کے پرچہ میں حساب دوستاں شائع کر دیا گیا ہے۔ اگر آپ کا نمبر بھی اسمیں درج ہے تو ۳۰ اکتوبر سے پہلے پہلے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع دفتر ہذا میں ارسال کر دیں۔ ورنہ یکم نومبر کا اہلحدیث وی پی کیا جائے گا۔ (منیجر اہلحدیث)

کلکتہ کی خبر ہے کہ ایک ہزار بندر پنجروں میں بند کر کے امریکہ روانہ کئے گئے ہیں۔ ان سے ہسپتالوں میں کوئی کام لیا جائے گا۔

اوڈیل کی اطلاع ہے کہ وہاں چوہے بلی کے قد کے ہو گئے ہیں۔ لوگ ان سے تنگ آکر شہر چھوڑ رہے ہیں۔

جھنگ مگھیانہ کی اطلاع ہے کہ ایک ہندو زرگر نے ایک مورتی کے سامنے ۲۳ روز بھوکے رہ کر جان دے دی۔

عراق میں ۹۰ ہزار افراد کو جبراً فوج میں بھرتی کیا گیا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ جنوری ۱۹۳۶ء تک یہ تعداد ڈیڑھ لاکھ تک پہنچ جائیگی۔ آج کل عراق میں ½ ۴ لاکھ فوجی سپاہ موجود ہے۔

اٹلی اور ابی سینیا کی جنگ کے بارے میں اخبارات میں مختلف خبریں آ رہی ہیں۔ ۱۲۔ اکتوبر کی اطلاع ہے کہ ابی سینیا کے دو سردار و شاہ ابی سینیا کا داماد اٹلی سے جا ملے ہیں۔ عدیس بابا کو ویران کرنے کے لئے ریلوے کو تباہ کر دیا جائیگا۔ ایک اطلاع ہے کہ ابی سینیا کی فوجوں نے دالول اور وارڈ پر قبضہ کر لیا ہے۔

ایک اطلاع مظہر ہے کہ جب سے جنگ شروع ہوئی ہے ابی سینیا کے ½ ۲ ہزار اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں اور چھ سو کو قید کیا جا چکا ہے۔ اٹلی کے دو بڑے افسر ہلاک اور ایک صد سپاہی وغیرہ ہلاک اور مجروح ہوئے ہیں۔

خیال کیا جاتا ہے کہ حکومت یمن ابی سینیا کی امداد کے لئے دس ہزار یمنی سپاہی بھیجنے والی ہے۔

بغداد کی اطلاع ہے کہ جلالۃ الملک شاہ غازی کی سالگرہ کی خوشی میں عراقی پارلیمنٹ نے دو سو سے زائد سیاسی قیدی رہا کر دیئے گئے ہیں۔

معاصر "سیاست" لاہور کو ۱۹۱۳ء سے ۱۹۳۵ء تک جو مصائب حکومت کی طرف سے آئیں واقعی اس قابل ہیں کہ مضمون "سیاست" بزبان حال یہ شعر پڑھیں سے

صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبٌ لَوْ اَنَّہَا
صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا

آخری مصیبت جس کے باعث سیاست آجکل بند ہے دو ہزار کی ضمانت طلبی ہے۔ ہواخواہان سیاست کا فرض اخلاقی ہے کہ امداد کر کے سیاست کو زندہ رکھیں اور دعاگوؤں کا فرض ہے کہ اس کی آئندہ سلامتی کے لئے دعا کریں۔

اطلاع حاجی چراغ الدین موٹر سروس ڈلہوزی روڈ راولپنڈی نے ایک سو روپیہ مدرسہ دارالعلوم القرآن مدینہ منورہ اور ایک سو روپیہ مدرسہ دارالحدیث مکہ معظمہ کیلئے بھیجا۔ (محرر دفتر)

مضامین آمدہ مستری محمد عبداللہ۔ سید ابوالحسن۔

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۹ رجب المرجب ۱۳۵۴ھ

بیکس مظلومات کی فریاد پر ہمدردانِ ملت کی توجہ

الحمد للہ!

مسلمان عورتوں میں سلسلہ ارتداد جاری ہے۔ بلکہ دن بدن زوروں پر ہے خاوندوں کی بد اطواری، بدسلوکی، اور نالائقی سے تنگ آکر صحیح یا غلط راہ اختیار کر کے نکاح اول فسخ کرا لیتی ہیں اور دوسرا نکاح کر لیتی ہیں۔ لطف یہ ہے کہ ہمارے فقہاء کرام اس حال میں بھی ان پر تقیید نہیں چھوڑتے بلکہ بعد ارتداد مسلمان ہو کر بھی دوسرا نکاح کرنا چاہے تو اس پر بھی تقیدات ڈالتے ہیں۔

ایک امرتسری سائل کو دفتر اہلحدیث سے فتویٰ دیا گیا کہ مرتدہ اگر توبہ کر کے مسلمان ہو جائے تو اس سے نکاح کرنا جائز ہے جس سے چاہے کرے۔ یہ فتویٰ شہر کے علمائے حنفیہ کے پاس گیا تو انہوں نے اس کے خلاف لکھا کہ مرتدہ اگر تائبہ ہو جائے تو اس کو مجبور کیا جائے پہلے خاوند سے نکاح کرے اگر خاوند انکار کرے تو عورت دوسری جگہ کر سکتی ہے۔ ایسا کیوں لکھا گیا؟ کہ شامی (رد المحتار) میں ایسا ہی لکھا ہے لیکن معنی سلیم زمانہ حاضرہ کی روشنی میں اگر واقعات کو غائر نظر سے دیکھتے تو ایسا نہ لکھتے۔ جس وقت کسی فقیہ نے یہ فتوے دیا تھا ممکن ہے اس وقت عورت پر جبر کرنے کی طاقت ہو مگر اب تو کسی کو کسی پر جبر کرنے کی قدرت نہیں۔ علاوہ اس کے جو عورت دین جیسی پیاری چیز چھوڑ کر مرتدہ ہو جاتی ہے وہ خاوند سے کتنی کچھ بیزار ہو گی پھر بعد ارتداد داخل اسلام ہو کر بھی اگر اسی کے ساتھ رہنے پر مجبور کی جائے تو نتیجہ کیا ہو گا؟ یہ امر قابل غور ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ عورتوں کی آہ و بکا آسمان پر پہنچی۔ ادھر ریاست حیدرآباد دکن میں ہمدردوں کو توجہ ہوئی ادھر ہندوستان کی اسمبلی کے مسلم ارکان میر غلام بھیک صاحب اور سید محمد احمد صاحب کاظمی وغیرہ کو توجہ ہوئی ان دونوں مقاموں میں مسودات تیار ہو گئے ہیں خدا ان ہمدردوں کی ہمدردی قبول کرے۔ مگر ہم بھی ہمدردی کی حیثیت میں (بے پوچھے) مشورہ دینے سے نہیں رک سکتے۔

ہمارے خیال میں دونوں جگہ محرکین ایک اصولی غلطی کا ارتکاب کر رہے ہیں وہ یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ ججوں کے فیصلوں کو تمام صوبہ میں نافذ کرنا چاہتے ہیں انکو چاہئے تھا کہ ہائیکورٹوں کے فیصلوں کو صوبہ بھر میں نافذ کرتے ہم نے مثال کی ایک صورت بتائی ہے۔ علمائے اسلام اور فقہائے عظام ائمہ اربعہ ہوں یا ائمہ محدثین۔ یہ سب کے سب ہائیکورٹ محمدیہ کے ماتحت ہیں کیونکہ ان کا ہر قول و فعل محتاج ہے دلیل کا۔ مگر قرآن و حدیث کسی اور دلیل کے محتاج نہیں بلکہ خود مستقل دلیل ہیں۔ ہم نے دونوں مسودات دیکھے۔ ہمدردوں کی ہمدردی کا اعتراف کرنے کے بعد ہمیں افسوس ہوا کہ ہمدردوں میں ہم نے یہ جرأت نہیں پائی کہ تقیدات متاخرہ سے آزاد ہو کر اصل مرکز سے ہدایات حاصل کریں۔ بھلا یہ بھی کوئی جرأت ہے کہ حنفی مذہب میں ضرورت ہو تو مالکی مذہب کے فتویٰ پر عمل کر لے۔ جگہ جگہ ہی لفظ حنفی، مالکی وغیرہ موجود ہیں۔ یہاں تک معلوم ہوتا ہے کہ ان مصلحین کی غرض خاص حنفیہ مسلمات سے ہے دوسروں سے کوئی واسطہ نہیں۔ کیا اس کا نتیجہ یہ نہ ہوگا کہ اس قسم کے قانون سے شیعہ کو، خوارج کو، اہل قرآن کو اور معتزلہ کو یہاں تک کہ اہل حدیث گروہ کو بھی تمتع حاصل کرنے سے روکا گیا ہے۔ حالانکہ ہمدردوں کا فرض ہونا چاہئے تھا کہ کل مسلمات سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے محض مسلمہ کا لفظ بولتے۔ لطف یہ ہے کہ مشورہ بھی ان حضرات (علماء کرام) سے لیا جاتا ہے جو بحیثیت تقلید حنفی تقلید سے نکلنا گویا اسلام سے نکلنے کے مترادف جانتے ہیں۔ بس ہم خدا لگتی کہتے ہیں کہ ان ہمدردوں نے (شکر اللہ سعیھم) ایک اصولی غلطی کی ہے کہ اسلامی اصطلاح ایک خاص گروہ سے دریافت کی ہے۔ جن کے مذہب میں یہ تقیدات مصرح موجود ہیں مثلاً

کوئی شخص گم ہو جائے تو اس کی عورت خاوند کا ایک سو بیس سال عمر تک انتظار کرے۔ یا باپ دادا اگر نابالغہ کا نکاح کر دیں تو وہ بعد بلوغ قابل فسخ نہ ہوگا۔ چچا یا ماموں کر دیں تو قابل فسخ ہوگا۔

حیدرآبادی مسودہ نویسوں نے اتنی ہمت کی ہے کہ چچا یا ماموں کا کیا ہوا نکاح تو نابالغہ کی بلوغت پر قابل فسخ قرار دیا مگر باپ دادا کے کئے ہوئے کو عدالت کی رائے پر چھوڑ دیا۔ کیوں؟ محض تقیدات حنفیہ کے اثر سے ورنہ اس فرق کی دلیل ہائیکورٹ محمدیہ میں کچھ نہیں۔

ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ہمدردوں کو توجہ دلائیں کہ تقیدات حنفیہ سے نظر اٹھا کر نوع کے درجے میں پہنچنے کی کوشش کریں۔ جہاں کے چند اصول ہمیشہ قابل لحاظ ہیں

(۱) وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا

(۲) وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ

(۳) وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ وغیرہ۔

نوٹ عرصہ ہوا پورب کے ایک گاؤں میں چند عورتیں اپنی تکلیفات کا ذکر کر کے کہہ رہی تھیں :۔

ادی ہمرا کون ۔ اللہ مرد ، نبی مرد ، جبریل مرد ،
ہمرا کون اللہ بس باقی ہوس ۔

ایسا نہ ہو کہ وہ ان تین مردوں میں یہ بھی اضافہ کر دیں :۔
ممبران اسمبلی اور ممبران حیدر آباد بھی مرد ہیں

یاد رہے ان ہمدردوں نے اگر تقیدات حنفیہ سے نکل کر چلے سے کام نہ لیا بلکہ مولوی امیر علی مرحوم کی طرح انہی تقیدات میں مقید رہے تو مشکل حل نہ ہوگی نہ مدت دراز تک کسی کو حل کرنے کا حوصلہ ہوگا ۔ اللہ الموفق ۔

امرتسری بے حدیثہ پارٹی
کا
گستاخانہ اور مکروہ لہجہ

جس طرح کسی کے سوال پر ریخ کرنا علم کی شان کے خلاف ہے اسی طرح کسی سائل کا دل آزار لہجے میں سوال کرنا گستاخی اور سیاہ باطنی کا نتیجہ ہے ۔ ہم آریوں کی دل آزاری کو سوامی دیانند کی تعلیم اور روش کا نتیجہ کہا کرتے ہیں ۔ لیکن اندرونی معترضین کے مکروہ طرز کلام کو کس کا اثر بتادیں ۔ ہمارے علم میں ابھی اس کا پتہ نہیں لگا ۔ دیوبند کے رسالہ قاسم العلوم میں ایک مضمون خدا جانے کس کی قلم سے شائع ہؤا ہے ۔ (سہو)

اس پر امرتسری بے حدیثہ پارٹی (منکرین حدیث) کے رسالہ "بلاغ" میں جو کچھ لکھا گیا وہ قابل دید و شنید ہے اس کی سرخی اور عبارت اسی کے الفاظ میں درج ذیل ہے :۔

"اسلامی جرائد کے مدیران محترم توجہ فرمائیں

وہ راجپالوں کی سرزمین اور لیکھراموں کا منبع جسے عرف عام میں علوم اسلامیہ کا مرکز دار العلوم دیوبند کہا جاتا ہے ۔ جس کا انتساب ہر دراز ریش ملا کے لئے طرۂ امتیاز و سرمایۂ افتخار ہے ۔ جس کی ہر لغویت و حماقت سند ہے افراد امت کے لئے اور جس کے ادنٰے سے ادنٰے طالب ... اختلاف رکھ... ہے عذاب مخلد کا ۔ ... علمائے کرام ، اسلام کی تباہی اور ... جیھا فی الدنیا والاخرۃ تو حضرت محمد رحی و ما سواہ فداہ کی توہین کے لئے وہ مسلسل کوششیں صرف فرما رہے ہیں جو ہزار صد ولیم میور اور کروڑ دھرم بھکشو قیامت تک نہیں کر سکتے ۔

اس کا تازہ ثبوت دار العلوم کے علمی رسالہ "قاسم العلوم" جلد ۲ نمبر ۹ میں دیکھئے ۔ آنحضرت صلعم کی کثرت ازواج و شان زہد و نفس کشی کے بیان میں ارشاد فرماتے ہیں :۔

"ہم ناظرین کو پھر ایک اور اہم بات کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں ۔ صحیح حدیث میں موجود ہے کہ حضرت انس رض نے جب یہ بیان کیا کہ ایک شب میں آپ نے تمام موجودہ ازواج کے ساتھ ہم بستری فرمائی تو لوگوں نے تعجب سے پوچھا کہ اتنی طاقت جناب رسول صلعم میں موجود تھی ۔ اس پر حضرت انس رض نے فرمایا کہ ہم لوگ آپس میں اس زمانہ میں گفتگو کیا کرتے تھے کہ آنحضرت کو چالیس مردوں کی قوت باہ عطا کی گئی ہے ۔ یہ قوا ... کا تھا ... معلوم ہوتا ہے ۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اس آخری عمر میں اس قدر موانع کے موجود ہوتے ہوئے آپ کو روزانہ ایک زوجہ سے ہمبستری کی طاقت نہیں ہو سکتی تھی چہ جائیکہ نو عورتوں سے ایک شب میں ہمبستر ہوں ۔

اب اس سے اندازہ کرنا چاہئے کہ جبکہ امت کے ہر ایک مرد کو چار عورتوں سے نکاح کرنا جائز ہے تو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک سو ساٹھ عورتوں کے سنبھالنے کی قوت ہونی چاہئے ۔

ہم ناظرین کو اس کے بعد ایک اور ضروری بات یاد دلانا چاہتے ہیں ۔ علامہ سیوطی رح خصائص کبریٰ میں حضرت انس رض کا مقولہ مذکورۃ الصدر نقل فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جن چالیس مردوں کی قوت آپ کو دی گئی تھی وہ اس دنیا کے مرد نہیں بلکہ جنت کے چالیس مردوں کی قوت آپ کو دی گئی تھی اور چونکہ احادیث صحیحین سے یہ بات دکھائی گئی ہے کہ جنت میں ہر مرد کو دنیا کے سو مردوں کی قوت دی جائے گی اس لئے آنحضرت علیہ السلام میں دنیا کے چار ہزار مردوں کی قوت ہونی چاہئے ، اس لئے بقاعدہ چار ازواج چاہئے کہ آپ کو ۱۶ ہزار ازواج کی اجازت دی جائے اور آپ میں اتنی ہی ازواج کی قوت موجود ہونی چاہئے ۔"

(قاسم العلوم جمادی الاول ۱۳۵۷ھ)

کیا مسلمانوں میں کوئی عقلمند بارسوخ ، کوئی اہل قلم و اہل جرأت نہیں جو اس "مقدس" زلزلہ و سیلاب سے ایوان عصمت نبوی کو بچانے کی سعی فرمائے ۔ کیا محترم مدیر "ترجمان القرآن" ، مدیر "صدق" ، مدیر "معارف" اور مدیر "اہلحدیث" وغیرہم ارشاد فرمائیں گے کہ اس دو ... ہب ... سو ... جن پر ایمان نہ لانے والا منکر حدیث ، منکر رسول بلکہ منکر اسلام اور دہری کے خطابات سے سرفراز فرمایا جا... لیکن اس نقارخانہ عجائب و غرائب کی ... تاویل سے پہلے "غریب قرآن" کی نرم و ناز... آواز کو بھی سن لیجئے ۔ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا الخ اے ازواج نبی اگر تم دنیوی

خواہشوں اور زینتوں کی طلب گار ہو تو رخصت الخ"
کیا ایسے بے نفس انسان کا صحیح کیریکٹر یہی ہے جو
آپ پیش کر رہے ہیں"
(بلاغ امرتسر ماہ ستمبر ۳۵ء صک)

اہلحدیث شروع مضمون ہی ملاحظہ ہو۔ اتنے بڑے مرکز علوم مدرسہ کو آریہ مصنفین (راجپالوں اور لیکھراموں) کا منبع کہنے کا مطلب یہ نہ ہوا کہ وہاں کے پڑھے ہوئے علماء اسلام کے ایسے دشمن ہوتے ہیں جیسے آریہ مبلغین راجپال اور لیکھرام مقتولین اناللہ! پھر ایسے لوگوں کا کیا حق ہے کہ اپنے حق میں منکر حدیث وغیرہ القاب سن کر ناراضگی کا اظہار کریں اور یہ نہ سمجھیں کہ ؎

ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

اہلحدیث میں ان لوگوں کو منکر حدیث بے شک لکھا جاتا ہے جو واقعہ کے لحاظ سے بالکل صحیح ہے کیونکہ یہ لوگ حسب تعلیم پیر نیچر حدیث نبوی کو حجت شرعیہ نہیں مانتے جس کا ثبوت خود ان کی تحریریں ہیں اور احادیث نبوی پر انکا مذاق اور استہزاء کرنا ہے۔ تاہم اگر ان کو یہ لقب ناپسند ہے تو ہم ان کو ان کے اپنے پسندیدہ لقب (برہمو) سے یاد کر لیا کریں گے۔ اور ہندو برہموؤں سے تمیز کرنے کو "مسلم برہمو" لکھا کریں گے۔ اس نام پر تو وہ ناراض نہ ہونگے کیونکہ یہ لقب ان کا اپنا پسندیدہ ہے۔ (بلاغ مارچ ۲۹ء)

اصل جواب معترض سوال کی حد سے تجاوز کر گیا کیونکہ اس کا دلی جذبہ وحی خفی (حدیث نبوی) کی توہین کرنا ہے اگر یہ نہ ہوتا تو اتنی بات تو وہ سمجھ سکتا تھا کہ اس سارے بیان میں وحی خفی (قول نبی) کے لئے کوئی ہی لفظ نہیں پھر میں اقوال الرجال کی بجائے قول نبی کو محل طعن کیوں بناتا ہوں۔

سنئے! یہ جتنے اقوال ہیں سب فہم راوی ہیں جس کا ثبوت خود اسی عبارت میں ملتا ہے۔ مثلاً (۱) ہم لوگ آپس میں گفتگو کیا کرتے تھے۔ (۲) علامہ سیوطی فرماتے ہیں وغیرہ۔ کیا ان میں کوئی لفظ بھی ایسا ہے کہ رسالتمآب علیہ السلام نے ایسا فرمایا۔ ہرگز نہیں بلکہ یہ سب ان لوگوں کے اپنے خیالات اور مقالات ہیں۔ بس "بلاغ" کے راقم مضمون کا یہ کہنا کہ

"مدیر اہلحدیث وغیرہم ارشاد فرمائیں کہ اس وحی خفی کا کیا مفہوم ہے"

اہلحدیث کا ارشاد یہ ہے ؎

تو آشنائے حقیقت نۂ خطا اینجاست

جو لوگ فن حدیث کی مشکلات سے واقف نہ ہوں جنہوں نے اس فن کو باقاعدہ حاصل نہ کیا ہو وہ اگر اس پر اعتراض کریں تو ناظرین برا نہ منائیں۔ انکے اعتراضات اور "ستیارتھ پرکاش" کے قرآن مجید پر اعتراضات میں کوئی فرق نہیں۔ اگر فرق ہے تو اتنا ہے کہ اس کا مصنف غائب ہے اور یہ لوگ حاضر ہیں۔ جس پر یہ کہنا بجا ہے ؎

ترا دیدہ و پنڈت را شنیدہ
شنیدہ کے بود مانند دیدہ

قادیانی مشن

عبدالباطل باطل چھوڑنا نہیں چاہتا

(بقلم منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری)

میں نے اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۳۔ ستمبر ۳۵ء میں ایک نوٹ دیا تھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ عبدالحق لاہوری مرزائی نے جو مولانا ثناء اللہ صاحب مدظلہ کے حق میں بہتان[1] لگایا ہے اس کا ثبوت اگر وہ دے سکے تو فیصلہ کرانے کے لئے میں لاہور پہنچ جاؤں گا۔ اصل یاد دہانی اہلحدیث ۱۱۔ اکتوبر میں کرائی گئی۔ مگر آج تک وہ اس فیصلے کی طرف نہیں آیا۔ ہاں ۳۔ اکتوبر کے پیغام صلح لاہور میں ایک لمبا چوڑا مضمون اس نے لکھا ہے جس میں اس نے اپنے پیرو مرشد قادیانی مسیح کی سنت کا مظاہرہ کیا ہے۔ جس کا خلاصہ وہی ہے جو کہا گیا ہے

جواب ہر لاّ باشد و حق لاّ

سوال صاف ہے کہ جو کچھ تم نے کہا ہے اس کا ثبوت دو اور مسلم منصف سے فیصلہ کراؤ اس نے جواب دیا کہ مولانا نے فلاں آیت کی تفسیر غلط کی ہے فلاں مسئلہ غلط لکھا ہے، یہ کیا وہ کیا۔ آخر خدا خدا کر کے اصل مضمون پر آیا۔ مگر نہ آنے سے بدتر۔ چنانچہ اس کے اپنے الفاظ یہ ہیں:۔

"باقی رہا ان کا مطالبہ کہ انہوں نے کسی عدالت میں کاذب کو متقی نہیں ٹھہرایا۔ یا حسب تاویل ایک معنے میں متقی نہیں ٹھہرایا۔ تو اس کے متعلق وہ اپنے اخبار میں پہلے ایک حلفیہ بیان شائع کریں کہ نہ کوئی ایسا مقدمہ ہوا نہ متقی کے معنوں کے متعلق ان کا کوئی بیان تھا۔ اور نہ انہوں نے کاذب کو متقی ٹھہرایا۔ تو ہم اہلحدیث کے فائلوں کی ورق گردانی انشاء اللہ تعالےٰ کریں گے"

(پیغام صلح لاہور۔ ۳ اکتوبر ۳۵ء صلہ)

معمار ناظرین ان حواریان مسیح کی دیانت اور علم ملاحظہ ہو کہ ایک بات کا دعوے کرتے ہیں جس میں کسی ذات پر افترا ہو۔ جب اس کا ثبوت طلب کیا جاتا ہے تو مظلوم سے حلف طلب کرتے ہیں یہ ہے ان کا مبلغ علم یہ ہے ان کی دیانت اور یہ ہے ان کا علم کلام۔

او عبدالباطل! کس دلیل سے تو حلف طلب کرتا ہے شرعی حکم سے یا انگریزی قانون سے۔ جس وجہ سے بھی

---

[1] اس بہتان کی عبارت یہ ہے:۔

"مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے ایک مقدمہ میں متقی کے معنے فاسق، فاجر بتائے۔ ایک عرصہ کے بعد انہوں نے اس سے انکار کر دیا کہ میں نے ہرگز نہیں کہا جب بیان کی مصدقہ نقل شائع کی گئی تو کہنے لگے ایسے لوگ ایک معنی سے متقی ہوتے ہیں۔" (پیغام صلح لاہور ۲۷۔ اگست ۳۵ء)

(۹۸۵)

مجھے اس کا ثبوت پیش کر۔ کس قدر شرم کی بات ہے ان حواریان قادیانی مسیح کے لئے کہ دعوے کرتے ہیں بہتان لگاتے ہیں۔ افترا کرتے ہیں۔ ثبوت پوچھنے پر مظلوم سے حلف مانگتے ہیں۔ او مفتری سن! ہم تمہارے سارے اعتراضات کے جواب دے سکتے ہیں اور بوقت ضرورت دیں گے۔ مگر پہلے تم اس لائق ہو جاؤ کہ کسی شریف آدمی کے مخاطب ہو سکو۔ جس کی صورت یہی ہے کہ تم نے جو کچھ مولانا کے حق میں لکھا ہے اس کا ثبوت دو۔ ورنہ سردست تم اس آیت کے ماتحت ہو جس میں ارشاد خداوندی ہے:۔

اِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِآیَاتِ اللّٰہِ ؕ

نوٹ } یاد رکھو جب تک تم اصل افترا کا جواب نہ دیکر فیصلہ نہ کراؤ گے تمہاری ہر بات کو گریز اور قادیانی مکر سمجھ کر یہی کہوں گا ؎

اینست جوابش کہ جوابش نہ دہی

چیلنج بنام خلیفہ صاحب قادیانی

بخدمت جناب میاں بشیر الدین صاحب خلیفہ قادیانی

تسلیم! آپ کا اخبار مورخہ ۲۔ اکتوبر ۳۵ء الفضل میری نظر سے گزرا۔ جس کے صہ کالم ۲ سطر ۱۳ تا ۱۸ میں آپ کے مرید مفتی محمد صادق نے یوں ارقام فرمایا ہے

حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے ارشاد کے ماتحت میں نے عبرانی زبان سیکھی تھی۔ انکی مقدس کتابوں میں یہ لکھا ہوا میں نے پڑھا تھا کہ پہلے مسیح نے تو شادی نہ کی تھی مگر دوسرا مسیح شادی کریگا۔ اس کے اولاد ہوگی اور اس کا بیٹا اس کا جانشین ہوگا:

میں اس عبارت کو مدنظر رکھتا ہوا آپ سے توقع کرتا ہوں کہ آپ میری تسلی فرمائیں گے کہ وہ کونسی مقدس عبرانی کتابیں ہیں؟ اُن کا کیا نام ہے اور کس سن میں وہ مقدس کتابیں تصنیف ہوئیں اور کون انکے مصنف تھے؟ کہاں اور کونسے صحیفہ پر ہے؟ اگر آپ اور آپ کا مرید حوالہ نہ دکھا سکیں تو آپ سمجھ لیں کہ آپ کے والد مرحوم مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعویٰ مسیح موعود میں کاذب تھے اور حضور مسیح ناصری کی آمد دوبارہ ضروری ہے۔ (باقی پھر)

راقم مسیح ناصری کا ادنیٰ خادم۔

ایم طفیل مسیح۔ مسیحی امرتسری

مباہلہ مابین جماعت حنفیہ او مرزائیہ

جماعت حنفیہ اور مرزائیہ کا مباہلہ ۲۸ جون ۳۴ء کو موضع کوٹلی افغاناں متصل مونگ میں ہوا جس کی شرائط کی تفصیل انہی دنوں اخبار زمیندار میں شائع ہو چکی ہے۔ میعاد عذاب ایک سال مقرر ہوئی تھی۔ اثناں پیشتر مونگ میں چند مناظرے ہوئے۔ جن میں وہ قابل ذکر اور شاندار مناظرہ بھی شامل ہے جس میں مولانا ثناء اللہ صاحب فاتح قادیان اور مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی نے مرزائیوں کے مناظروں کو شکست فاش دی تھی۔ اللہ تعالےٰ نے جماعت مسلمین کو بین کامیابی عطا فرمائی۔ دلائل و براہین سے تنگ آ کر بالآخر جماعت مرزائیہ مباہلہ پر اتر آئی جسے ہماری طرف سے فراخدلی سے قبول کر لیا گیا۔ اگرچہ جماعت مرزائیہ کو اپنے نبی کے مباہلہ جات کے نتائج ہی عبرت کے لئے کافی تھے۔ مگر شومئے قسمت سے وہ آزمودہ را آزمودن کی غلطی کے یہاں بھی مرتکب ہوئی۔ قادر مطلق نے مباہلہ کے نتائج میں جو واقعات یہاں رونما کئے اُن کے ہوتے ہوئے توقع تھی کہ یہ جماعت اگر بدبختی کی بدولت تائب نہ بھی ہوئی تو کم از کم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یہاں کے باشندگان کے سامنے کبھی مرزائیت کا نام بھی ظاہر نہیں کریں گے۔ مگر مرزائی اور خاموش۔ حیرت ہوئی جبکہ یہ سننے میں آیا کہ الفضل اخبار میں جماعت مرزائیہ نے مباہلہ کی کامیابی کا تذکرہ کر کے عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس پر عامۃ المسلمین کی آگاہی کے لئے واقعات ذیل شائع کرانے کی ضرورت لاحق ہوئی تاکہ اللہ تعالےٰ گمراہوں کو ہدایت دے اور مسلمین کو دین حق پر ثابت قدم رکھے۔ آمین ثم آمین۔

دعائے مباہلہ کے بعد دوران سال میں فریق مرزائیہ یہ کہتا رہا کہ چونکہ قادیان کے دربار خلافت سے اس مباہلہ کی منظوری نہیں ہوئی لہٰذا یہ مباہلہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ گویا یہ بھی ایک فریب کارانہ چال تھی کہ اگر کوئی خاص واقعہ رونما نہ ہوا تو کہہ دیں گے۔ چونکہ خلیفہ صاحب نے منظوری نہ دی اس لئے اس کا اثر نہ ہوا۔ سال بھر دعاؤں پر زور رہا اور قصر خلافت میں بھی دعاؤں کی دھڑا دھڑ درخواستیں کی گئیں۔ خود جماعت مرزائیہ کے لیڈر مولوی صدرالدین صاحب مرزائے قادیان کے مقبرہ پر زار و قطار رو رو کر التجائیں کرتا رہا۔ مگر اس کا نتیجہ جو حق نے ظاہر کیا حسب ذیل ہے:۔

دعائے مباہلہ میں ہر فریق کے لیڈر کے ہمراہ بیس بیس آدمی شامل ہوئے دعا میں نتیجہ خیز عبارت یہ تھی کہ جھوٹا ہونے کی صورت میں لعنت اللہ علی الکاذبین کے ماتحت ہم پر اور ہماری اولاد پر عبرتناک عذاب نازل ہو تاکہ دنیا میں حق اور باطل میں امتیاز ہو جائے۔ فریق اہلسنت کے لیڈر مولوی اللہ دتہ صاحب خطیب جامع مسجد مونگ تھے۔ اُنکے بیس ہمراہیوں میں سے صرف شرف دین آرائیں ساکن کوٹلی افغاناں فوت ہوا ہے۔ سبحان اللہ مرحوم کا ایسا نیک خاتمہ تھا کہ کلمہ پڑھتے ہوئے فوت ہوا۔ دیکھنے والے کہتے ہیں کہ خدا ایسی موت ہر مسلمان کو نصیب کرے۔ اس کے علاوہ باقی افراد سال موعودہ میں بالکل سلامت رہے۔ اگر کسی اور کا نام مرزائیوں نے لکھا ہو تو محض افترا ہے۔ ہر شخص موقع پر آ کر ہر وقت درست حالات دریافت کر سکتا ہے۔ بالمقابل فریق مرزائیہ کے لیڈر مولوی صدرالدین کی لڑکی جس عبرتناک عذاب سے فوت ہوئی واللہ خدا دشمن کو بھی نصیب نہ کرے۔

الہامات مرزا۔ مرزا صاحب کے الہامات کی تردید (۹۴۹) مصنفہ مولانا ابو الوفا صاحب۔ قیمت ۹ (مجلد)

ahmadimuslim.de

ابھی چند سال کی ہی لڑکی تھی مگر تین دن تک اس پر موت کا ایسا دردناک عذاب رہا کہ ساری ساری زبان باہر نکالتی رہی۔ حکیم اور دیگر حال پرسندگان نے یہ دردناک حالت دیکھ دیکھ کر صاف کہہ دیا بلکہ مولوی صاحب کی بیوی صاحبہ نے تسلیم کیا کہ اب ہم پر عذاب نازل ہوگیا ہے۔ لڑکی کے مرنے پر ہی موقوف نہیں بلکہ بیوی صاحبہ بھی عبرتناک عذاب میں مبتلا رہیں اور وہ آواز جو حالت عذاب میں نکالتی رہیں لکھتے ہوئے شرم آتی ہے۔ بس خدا ہر مسلمان کو بچائے دیگر مشمولہ اشخاص میں سے امام الدین کشمیری مونگ کی لڑکی فوت ہوئی۔ خوشی محمد کی والدہ فضل الٰہی درزی ساکن کوٹھیڑہ کی لڑکی، علم دین کشمیری ساکن کوٹلی کا دوہتا، اور جمعہ کشمیری ساکن مونگ کا لڑکا بھی فوت ہوئے۔ سالم ماچھی ساکن کوٹھیڑہ جو عام دعا میں شامل تھا فوت ہوا۔ مگر اسی پر بس نہیں ہوئی سب سے اہم واقعہ جس نے جملہ مسلمین کو اُن پر عذاب نازل ہونے کی طرف توجہ دلائی۔ یہ ہوا کہ دو یتیم بہن بھائی فضلاں اور خوشی محمد موچی مونگ کے مرزائی جماعت کے احمدین و روشن قوم موچی کی پرورش میں اس طرح آئے کہ احمد دین نے خوشی محمد کی پرورش بھی کی اور اسے اپنا داماد بھی بنالیا۔ احمد دین کے بھتیجے روشن نے لڑکی کی پرورش کی۔ دوران سال مباہلہ کے آخری ایام کا وقوع ہے کہ اب چونکہ لڑکی نوجوان ہو چکی ہے اس لئے چچے اور بھتیجے دونوں کی نظریں کھٹنے لگیں اور چچا نے لڑکی کے بھائی خوشی محمد کو جو اس کا داماد بھی تھا نیز بیٹے کی جگہ [illegible] دیتا تھا۔ کیونکہ اس کے ہاں اور کوئی [illegible] نہ تھا۔ اُسے اس بات پر آمادہ کر لیا کہ اس کی ہمشیرہ اسے نکاح کر دی جائے۔ اب بھتیجے نے جس کی پرورش میں لڑکی تھی الگ اس پر ڈورے ڈالنے شروع کئے کیونکہ اس کے ہاں پہلی بیوی سے اولاد نرینہ نہ تھی۔ بالآخر ایک رات روشن جماعت مرزائیہ ساتھ لئے اپنے چچا احمد الدین کے پاس اپنے نکاح کی غرض سے پہنچا۔ مگر جب وہاں گفتگو سے راز کھلا تو سب نے

لڑکی کے بھائی خوشی محمد کی رضامندی کے مطابق بجائے روشن کے لڑکی کا نکاح احمد دین سے سیکرٹری جماعت احمدیہ حیدر شاہ نے پڑھا۔ اس میں لڑکی اس کا بھائی اور روشن بھی رضامند ہو گئے تھے جب مبارکباد کی نوبت آئی تو سیکرٹری صاحب کی نکاح خوانی کی شرینی کا احمد الدین کی طرف سے وعدہ بھی ہوا۔ ادھر اس نے ایک یہ بھی غلطی کی کہ اپنے داماد کے احسان کا شکریہ تو ادا کیا مگر اپنے بھتیجے روشن کا شکریہ ادا نہ کیا۔ بس پھر کیا تھا۔ چونکہ لڑکی اُس کے قبضہ میں بھی جھٹ اسے بہکایا گیا اور احمد الدین کے متعلق بوڑھا کہہ کر لڑکی کو بدظن کر کے اپنی طرف راغب کر لیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جھگڑا ہو گیا۔ سیکرٹری جماعت نے لڑکی کو اپنے ہاں ٹھہرا لیا کہ تا فیصلہ انزادیان لڑکی اس کے ہاں امانت رہے گی۔ مگر سیکرٹری نے لڑکی اس کے بھائی خوشی محمد کو تو نہ دی اور روشن کو جو اس سے نکاح کا متمنی تھا اُسے دیدی۔ وہ اسے خفیہ گجرات لے گیا وہاں اس کے بیان دلا لایا۔ بلا حصول طلاق از احمد دین لڑکی کا نکاح الدین حیدر شاہ کی اجازت سے سیکرٹری [illegible] مرزائی نے روشن کے ساتھ [illegible] سب مسلمان بلکہ دیگر مذاہب کے [illegible] کی اس ایمانی قوت تکشت بدندان رہ گئے۔ مرزائی یہاں کی جماعت کا قدیمی سرگرم احمدی ہے تبلیغی جلسے وغیرہ اُسی کی کوشش کا نتیجہ ہوا کرتے ہیں۔ اسی طرح روشن بھی مرزائیت میں پیش پیش تھا۔ اور ساتھ ہی سیکرٹری جماعت اور سیکرٹری تبلیغ کی احسن کارکردگی ملاحظہ فرمائیے کہ ادھر ایک کا نکاح سیکرٹری جماعت تقریباً ساری جماعت کے سامنے پڑھتا ہے۔ پھر انہی کی رضامندی اور فتوے سے دوسرا سیکرٹری تبلیغ امام الدین جماعت کے افراد کی موجودگی میں بلا حصول طلاق نکاح پڑھ دیتا ہے۔ امیر جماعت میں افتراق پڑ گیا۔ اس کے متعلق جماعت مرزائیہ اس بدنما دھبہ سے کسی طرح بچ نہیں سکتی۔ خود احمد دین مرزائی اس کی

تصدیق ہر وقت کرنے کو تیار ہے۔ علاوہ بریں جس قدر وہ اس کے متعلق وضاحت کریں گے ان کے زیادہ پول کھول کر واضح کئے جائیں گے۔

اب ناظرین پر واضح ہو گیا ہوگا کہ اس سے زیادہ اور کیا عبرتناک عذاب مرزائیوں پر نازل ہو جس سے یہ بھی راہ راست پر آجائیں۔ خدا جملہ مسلمانوں کو ان کے دجل و فریب سے بچائے۔ آمین۔

خاکسار علم الدین نائب مدرس مونگ ضلع گجرات پنجاب

حج بیت اللہ کا عزم رکھنے والوں کی خدمت میں

ضروری گذارش

(از حاجی غلام اللہ صاحب [illegible] کلم سے)

حج رکن اسلام ہے جو ہر مسلمان پر جو صاحب استطاعت ہو عمر میں ایک دفعہ بجا لانا از بس ضروری ہے۔ منکر حج سے خداوند کریم نے بیزاری کا اظہار فرمایا ہے اور رسول اللہ صلعم نے بھی اس کے یہودی یا نصرانی مرنے کی اطلاع دی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اگر آپ کو مال اور طاقت دی ہے تو اس کا بہترین مصرف یہی ہے کہ آپ اپنی زندگی میں اپنی آنکھوں سے اللہ اور اس کے رسول کا گھر دیکھ لیں اس سے بڑھ کر اور کیا سعادت ہو سکتی ہے کہ حج مبرور ادا کرنے ہی آپ کے تمام چھوٹے بڑے گناہ دُھل جائیں اور آپ نوزائیدہ معصوم بچے کی مانند گناہ سے پاک صاف ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کو مسجد الحرام اور مسجد رسول اللہ کی زیارت سے مشرف فرمایا ہے اُن کے دل کی حالت انہیں سے پوچھو۔ اسکی لذت کی کیفیت سے وہی آگاہ ہیں بقول شخصے ؎

لطف ایں بادہ نہ دانی بخدا تانہ چشی

دل ہے کہ کعبۃ اللہ سے جدا ہونا گوارا نہیں کرتا آنکھیں اسکے دیکھنے سے سیر نہیں ہوتیں جسم اس کے طواف نہیں تھکتا، دل میں سرور آنکھوں میں ایسا نور پیدا ہوتا ہے کہ تادم مرگ نہیں بھولتا۔ سچ ہے ع

نوٹ:- ۲۵- اکتوبر کا پرچہ بوجہ سالانہ تعطیل کے شائع نہیں ہوگا۔ (منیجر)

ahmadimuslim.de

"شنیدہ کے بود مانند دیدہ"۔ عزیز بھائیو! یہ وہ مقام ہے جہاں سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے اور آپ کے پاس جبرئیل امین وحی لے کر آیا کرتے تھے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں ایک نماز کا ثواب لاکھ نمازوں کے برابر اور ایک خیرات کا ثواب لاکھ خیرات کے مساوی ہے۔ یہ وہ مقدس زمین ہے جہاں ہر دعا قبول ہوجاتی ہے۔ ہاں ہاں یہ وہ پاک خطہ ہے جہاں قرآن پاک کا نزول ہوا ؎

جو مانگنا ہے مانگ لے اس کے در کریم سے
خالی نہ کوئی جائے گا ایسے رب رحیم سے

میرے بزرگو! دنیا میں وہ کونسا مسلمان ہے جس کو تمنائے زیارت دیار حبیب نہیں۔ وہ کونسا دل ہے جس میں اشتیاق دیدار مسجد الحرام نہیں وہ کونسی آنکھ ہے جو حرمین الشریفین کو دیکھنے کی آرزو مند نہیں بلکہ ہر مسلم کا ورد زبان ہے ؎

دکھا دے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے
جہاں دن رات یا مولا تری رحمت برستی ہے

خوشخبری! امسال حضرت سلطان المعظم ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ نے مصارف حج میں پچیس روپے فیصدی کی رعائت کر دی ہے اس واسطے متوسط طبقہ کے لوگوں کے واسطے اس سال سنہری موقعہ ہے ابھی سے تیاری کی نیت کرلیں اور ضروری سامان کا انتظام مہیا کریں۔

ضروری مشورہ پچھلے سال ۱۳۵۱ھ میں ہوشیارپور شہر سے پندرہ اصحاب کا قافلہ حج کے لئے خاکسار کی قیادت میں گیا تھا۔ اول سے آخر تک تمام سفر حج نہایت امن وامان اور خوش اسلوبی سے طے پایا۔ قافلے کی صورت میں سفر کرنا از حد مفید ثابت ہوا۔ چنانچہ پہلا فائدہ یہ ہوا کہ انتظام خوراک واسباب کی نقل وحرکت میں مشترکہ خرچ ہونے سے کافی کفائت رہی۔ دوسرا فائدہ یہ ہوا کہ معلموں کی چالاکیوں اور ان کے جال میں پھنسکر کوئی ناجائز نقصان نہیں اٹھانا پڑا۔ تیسرا فائدہ مشترکہ مکان کرایہ پر لینے میں کافی بچت رہی۔ چوتھا فائدہ یہ ہوا کہ ہر کوئی ایک دوسرے کے رنج وراحت اور دکھ سکھ میں شریک رہا جسکے باعث تمام سفر پُر لطف رہا۔ لہٰذا ہر جگہ کے اصحاب کی خدمت میں التماس ہے کہ بجائے منفرد جانے کے قافلے کی صورت میں تشریف لے جائیں۔ ہوشیار پور سے بھی بدستور سابق شوال کے پہلے ہفتہ میں حجاج کا قافلہ انشاء اللہ روانہ ہوگا۔ جس کی تاریخ روانگی سے پیشتر شائع کی جاویگی۔ جو صاحب اس قافلہ کی معیت میں اس مبارک سفر کا ارادہ رکھتے ہوں وہ خاکسار سے خط وکتابت کریں۔

ضروری اطلاع مجھے جہاں تک تجربہ ہے معلم لوگ حجاج کو بہت تنگ کرتے ہیں۔ ہر شخص معلموں کی طرف سے نالاں اور شاکی پایا گیا۔ لہٰذا میں اپنے تین مرتبہ کے تجربے کی بنا پر آپ لوگوں کو مشورہ دیتا ہوں کہ آپ راستہ میں کسی ایجنٹ معلم کی نرم کلامی اور ان کے پُر فریب وعدوں میں نہ آئیں بلکہ براہ راست جدہ اترتے ہی شیخ المطوفین عبدالرحمٰن صاحب مظہر کا نام بتادیں آپ کو ہر طرح سے امن وسلامتی نصیب ہوگی۔ کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہوگی۔

نوٹ۔ ۱۳۵۱ھ کے "سفر حجاز کے حالات" پنجابی نظم میں اگر ضرورت ہو تو پتہ ذیل سے ۱/ کے ٹکٹ بھیجکر طلب کریں۔ خاکسار غلام رسول ناظم انجمن اہل حدیث نیا بازار ہوشیار پور۔

اہلحدیث جو صاحب حج کو جانا چاہیں وہ دفتر اہلحدیث سے "رہنماء حجاج" مفت منگالیں۔ محصول کے لئے جوابی کارڈ بھیج دیں۔

جماعت آرہ کی تنظیم

برائے کرم مضمون ذیل اپنے موقر اخبار میں شائع فرماکر شکریہ کا موقع دیں۔ آرہ شہر، ونگنج، میرا چک، چوک مسجد، بھلوہی پور، نوادہ اسٹیشن اور مواضعات چاندی، بردل گنج، دولت پور، لچھمن پور، گونڑی، سریاں، سنہا، لچھن پور، جمال پور، مارڈھ، کاری ساتھ، دیوریاں وغیرہ کی جماعت موحدین کے اکابر اور دیندار بھائیوں نے اپنا سردار جناب مولانا عبدالوہاب صاحب آروی مدظلہ کو منتخب کیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے نیک ارادوں میں کامیابی اور دین متین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(حاجی) محمد اسحٰق (مہتمم دار العلوم انوار احمدیہ آرہ)
(حاجی) قادر بخش (رئیس میرا چک آرہ)
(حاجی) عبدالرؤف مالک آر۔جی کمپنی آرہ۔
(مولانا) عبدالمجید رئیس دولت پورہ آرہ۔
(بابو) جلال الدین احمد۔ رسول ایجنٹ کراسن آئل آرہ

تیر بہدف شکراً للہ

بتانِ سنگدل کا دل بھی پانی ہو ہی جاتا ہے
ہم اپنے آہ سوزاں سے کبھی جب کام لیتے ہیں
اثر رکھتے ہیں اتنا اے بتو ہم نالۂ شب میں
ملائک بھی جسے سن کر کلیجے تھام لیتے ہیں

جریدہ اہلحدیث امرتسر مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۳۵ء میں مضمون "جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب" بنظر تعمق وتدبر مطالعہ کرکے خداوند کریم کا تہ دل سے شکر ادا کیا کہ اس رب العزت جلشانہ نے اپنے اس حقیر وگنہگار بندے کے "تیر آہ" کو سینۂ نخچیر پر ایسا تاک کے بٹھایا لاکہ یارائے فرار وگریز نہ رہا۔ فالحمد للہ علی ذلک۔

ساتھ ہی صاحبین حضرت سیالکوٹی وامرتسری ظلہما کے لبیک گوئی واقدام عمل کا حضور قلب سے مشکور ادر صمیم قلب سے دست بدعا ہوں کہ خداوند کریم ان مخدومان قوم اور ہم خادمان ملت کو نیک نیتی اور توفیق اخلاص عمل بخشے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

بعدہ حضرت علامہ[1] سیالکوٹی مدظلہ کی خدمت خاص میں دست بستہ التماس ہے کہ بندہ کو اور حکیم عبدالحنان صاحب کو (خاص معاملہ معہودہ میں) متفق ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہم دونوں کے قضیے کے مابین مانعۃ الجمع نہیں ہیں بلکہ دراصل عدم اتفاق ہی

[1] علامہ بلکہ علامے لاہور میں ہیں اور معنے دہلی میں۔ (اہلحدیث)

حیات احمدی ۔ امیر المؤمنین حضرت سید احمد (۱۹۹)

ahmadimuslim.de

کی ضرورت ہے تاکہ ہماری اور حکیم صاحب کی خواہش یوں پوری ہوتی رہے کہ بطور تقنیہ ما فعتہ الخلو آپ کے دست تدبیر میں دارو ئے خالص بھی ہو اور زبان موثر بیان پر دعائے خیر بھی اور انشاء اللہ العزیز ہوگا بھی یہی کہ ہم بیمار و حکیم متفق ہوکر آپ لوگوں کو دونوں کام کی سرپرستی سپرد کردیں گے اور خود بھی کفش برداری کو حاضر رہیں گے۔ میں خود اپنے متعلق نہائت سچے دل سے یہ اطمینان دلاتا ہوں کہ میں بفضلہ تعالےٰ اپنی حتی المقدور اس کار خیر کے لئے فی الحال بھی ہمہ تن تیار ہوں اور انشاء اللہ آیندہ بھی۔ وَاِنِّیْ لَآ اَمْلِکُ اِلَّا نَفْسِیْ ؎

تنگدستی اگر نہ ہو غالب
تندرستی ہزار نعمت ہے

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

خداوندکریم آپ کی اخیری دعا ہم (نو) جوانوں کے حق میں قبول فرماکر اپنے ہونہار کارکن نوجوانوں کو توفیق عمل دے تاکہ ان کی طرف کی بدظنی سے آپ کا دل پاک وصاف ہوجاوے۔ "خدایا ہمچنیں باد۔"

دیگر آنکہ میرے خیال سے جمعیتہ کے نام میں اتنی لفظی و نیز معنوی و منوی ترمیم بہتر بلکہ افضل ترین ہوگی کہ بجائے "پنجاب" کے "ہند" کر دیا جائے۔ "دانشمنداں را اشارہ کافی ست"

؎ اندکے با تو بگفتم و بدل ترسیدم
کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار ست

وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین۔

احقر العباد ابو الوحید محمد عبداللہ عقیل منوی اعظم گڈھی از چھپوا ضلع بالاسور (اڑیسہ)

اہلحدیث سارے ہند کے لئے اہل حدیث کا نفرنس ہے۔ جمعیتہ سردست پنجاب میں کام شروع کریگی۔ پھر ماشاء اللہ فکان۔

ہر بہی خواہ اہلحدیث کا فرض ہے کہ اہلحدیث کی توسیع اشاعت میں کوشش کرے۔ (منیجر)

مسدس عرس

(از جناب سید امیر جیلانی شاہ امیر قادری)

یہ اسلام مذہب جہاں سے نرالا　　ہوا دونو عالم میں جس سے اُجالا
نسیموں نے توحید کی جس کو پالا　　اسے فرقہ بندی نے اب پھونک ڈالا
ہے ایک اور فرقہ بھی موجود اس میں
ہیں اصنام ساں پیر معبود جس میں

کہیں پیر کے آنے جانے پہ جھگڑا　　کہیں اس کا بستر بچھانے پہ جھگڑا
کہیں اُس کو کھانا کھلانے پہ جھگڑا　　کہیں نذر دینے دلانے پہ جھگڑا
ہیں مشرک پہ دیندار ہے نام ان کا
پرستش ہی پیروں کی ہے کام ان کا

وہ قرآن کو کہتے ہیں خط ہے خدا کا　　ہے کیا حرج پڑھ کر اگر پھینک ڈالا
ہے سینوں سے ایماں کا نکلا دیوالا　　ہے احکام دیں کو پس پشت ڈالا
برستی ہے چہروں پہ لعنت خدا کی
کفر کی گھٹائیں ہیں چھائی بلا کی

سدا رنگ و مشرب میں یہ دندنائیں　　پری رو حسینوں کی لے لیں بلائیں
ہیں سارنگی طبلہ کی آتی صدائیں　　کہیں شور ہُو حق سے اپنی مچائیں
نہ ان میں ہے غیرت میں شرم و حیا ہے
نہ پیروں کی تعلیم کا کچھ ملا ہے

عجیب سی رکھیں ایک ٹوپی یہ سر پہ　　کہیں ہے یہ تاج سکندر سے بڑھ کر
مسائل جو دو چار ہیں ان کو از بر　　ہے دو وقت بس اِکی گذران اُن پہ
اُنہیں سے ہیں جُہلا کو مرعوب کرتے
نہ مرعوب بلکہ ہیں مرغوب کرتے

ہے مانگے کوئی پیر سے بیٹا بیٹی　　ملے حُور سی ہے تمنا کسی کی
ہے تعویذ گنڈے کی بازار گرمی　　نہ اسلام ان میں نہ ایمان باقی
ہے بھنگڑ سے پیروں کو راہبر بنایا
یقیں اپنا اللہ سے سب نے ہٹایا

کئی پیر ایسے بھی ہیں فی زمانا　　نہیں جن کے تقویٰ کا ہے کچھ ٹھکانا
مگر در پہ رہتا ہے گانا بجانا　　وہ رقص طوائف پہ مستی میں آنا
نہ پاس شریعت نہ ملت کا غم ہے
یہ حال آج کل آل شاہ امم ہے

کسی کے کسی دن اگر ہو ضیافت　　تو آجاتی ہے اُس بچارے پہ آفت
بپا گھر میں ہوتا ہے شور قیامت　　بہت خوب ہوتی ہے اُس کی حجامت

تقابل ثلاثہ۔ توراۃ، انجیل اور قرآن کی تعلیم (۹۸۹) کا مقابلہ اور قرآن کی فضیلت۔ قیمت ۵ر مجلد ۸ر (اہلحدیث)

نوٹ:۔ ۲۵۔ اکتوبر کا اخبار بوجہ سالانہ تعطیل کے شائع نہیں ہوگا۔ (منیجر)

ahmadimuslim.de

لنگوٹی میں یوں بھاگ وہ کھیلتا ہے
ہر اک اس کے حلوے پہ ڈنڈ پیلتا ہے

ہے دستور ان کا جہاں سے نرالا — کہیں بھنگ کو معرفت کا پیالا
شراب ان کے ایمان کا ہے جزوِ اعلیٰ — مسلماں کو جس سے نہیں پڑتا پالا
بظاہر تو پکے مسلماں ہیں یہ
بباطن لعین اور شیطان ہیں یہ

بوا ایک گنڈے پہ ختم ان کا دیں ہے — یہ گیروا رنگ انکے دیں کا امیں ہے
مساجد سے نا محرم ان کی جبیں ہے — تعلق رسول اور خدا سے نہیں ہے
مجاور کہیں خانقاہوں میں ہیں یہ
بباطن لعین اور شیطان ہیں یہ

گلے ہیں کبھی وہ حمائل سجائیں — کبھی چوٹیاں اپنے سر پر رکھائیں
کبھی نے میں آکر یہ چمٹے بجائیں — کبھی صُور میں منہ سے پھونکیں لگائیں
کبھی بوٹیاں گھوٹ کر ہیں یہ پیتے
ہیں سلفہ کے دم سے جہاں میں یہ جیتے

حدیثیں گلابے کی گھر سے بنائیں — ہے فرمان علی کا" ہمیں یہ بتائیں
فقیری کا اک جزو اس کو بنائیں — اسی کے ذریعہ سے روزی کمائیں
مقید گلابے میں سمجھیں فقیری
نصیب ان کو کب ہوگی روشن ضمیری

کسی نے گدائی کا کاسہ اٹھایا — کسی نے ہے حیدر رضؓ کا نعرہ لگایا
کسی نے گرز سینہ پر ہے جمایا — دکاندار کو دھمکیوں سے ڈرایا
ہیں خلقت کو نعروں سے یوں تھرتھراتے
فقیر اپنی روزی یونہی ہیں کماتے

شہیدوں کے ناموں کا مانگیں یہ کپڑا — کسی کی ہے ضد کھاڈنگا ئیں تو حلوا
کہے کوئی پیسہ میں لے کے ٹلوں گا — کوئی راہگیروں کو پنکھا ہے جھلتا
بھلے اور بُرے کی ہیں ضد پر یہ اڑتے
غضب ہے نہیں یہ کسی سے بھی ڈرتے

خزانے کے بھیدوں کا کوئی پتہ دے — کوئی لوہے تانبے کو سونا بناوے
ہے جاکر کوئی جوت بن میں جگاوے — کرشمے کوئی انجمن میں دکھاوے
مچاتے یہ اودھم کرامات سے ہیں
کماتے یہ روزی خرافات سے ہیں

کوئی ہاتھ دیکھے سے قسمت بتاوے — زمیں آسماں کے قلابے ملاوے
یونہی دام میں جاہلوں کو پھنساوے — کسی کو اتارے کسی کو چڑھاوے
بھلا خاک جانے وہ علم رمل کو
نہ پہچانتا ہو جو اپنے بھی دل کو

فقیری کو یہ لوگ آساں سمجھے
خمار اس کو گندم کا نادان سمجھے
یہ بندوں کی پوجا کو ایمان سمجھے
سرود و طرب کو ہی عرفان سمجھے
بھلا راہزن جس کا راہبر بنا ہو
تو بیڑا نہ کیوں غرق اس دین کا ہو

چند گذارشات

بحضرت محترم العلامۃ الفاضل جناب مولانا صاحب۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مزاج شریف۔

(۱) جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کے انعقاد کی خبر پڑھکر بے حد مسرت ہوئی چونکہ اس جمعیۃ کا سنگ بنیاد ان محترم ہستیوں کے ہاتھوں رکھا جا رہا ہے جو آسمان توحید سنت پر مہر و ماہ کی مثال درخشاں و تاباں ہیں اس لئے اس جمعیۃ کی کامیابی یقینی ہے بالخصوص حضرت فاضل سیالکوٹی کا اس کار خیر کی طرف اقدام باعث فلاح ہے امید ہے کہ آئندہ نسلیں اس کو بزرگوں کی یادگار تصور کرتی ہوئی اس کی قدر کریں گی۔ میں بھی مناسب سمجھتا ہوں کہ اپنی حقیر ذات کو اس مقدس مجلس کی ممکن خدمات کے لئے پیش کردوں اگرچہ اس لائق نہیں ہوں مگر ان تشبہ بالکرام فلاح۔

(۲) شعبان آئندہ میں مدرسہ دار العلوم شکراوہ اور انجمن اہلحدیث میوات کا سالانہ جلسہ ہے میوات کے ہزار وہ مسلمان ایسے ہیں جو اس تقریب پر حضور کے دیدار پرانوار کے منتظر ہیں اور ہزاروں ایسے ہیں جو حضور کے کلمات طیبات کو سننے کے لئے بیتاب ہیں کیا میں امید کروں کہ ان ہزاروں مسلمانوں کی یہ دلی آرزوئیں اللہ تعالیٰ پوری فرمائیگا۔ آمین۔ آمین۔ آمین۔

اے مولا! ہمارے سردار کے دل میں القاء فرمادے کہ وہ پھر دوبارہ میوات کے پندرہ ہزار مسلمانوں کو تیرا پیغام سنادیں۔ آمین۔ اے مولا ہمارے سردار کی عمر میں برکت کر اور آپ کو تندرستی عطا فرما اور آپکی ازواج و اولاد کو دارین کی خوبیاں عطا فرما۔ آمین۔ خاکسار ابو محمد عبدالجبار

صدر مدرس مدرسہ دار العلوم عربیہ اسلامیہ شکراوہ ضلع گوڑگانوہ (پنجاب)

(۹۹۰) ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب مصنفہ پنڈت آتما نندجی۔ کتاب قابل دید ہے۔ قیمت ۱۲ (منیجر)

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۳۲)

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تفسیر فتح العزیز ج ا صنہ۱۹ میں فرماتے ہیں:-

"دوم منافقان جن کہ خود را درزمرۂ اہل اسلام داخل کردہ حیل وتلبیس شروع کردند وخود را نزد آدمیان بنام یکے از بزرگان پاک مسمی کردہ پیران مے گویانند مثل شیخ سدو وزین خان وسردو وبالی وغیرہ درپردہ او عائے ولایت وغیب دانی ومشکل کشائی دعوے الوہیت و خدائی مے کنند واز لوازم شرک وبت پرستی چیزے را فرو نے گزارند کہ از معتقدان خود نمے خواہند سوم فرقہ فاسقان جن کہ مانند قطاع الطریق آدمیان را انواع اذیت میرسانند واز ایشان نذور وہدایا وشیرینی وآب وشراب وامثال ذلک برائے خود مے گیرند"

یعنی دوسرا فرقہ منافق جنوں کا جو ظاہر میں اپنے آپ کو ایمان داروں میں داخل کرتے ہیں اور پوشیدہ مکروفریب شروع کرتے ہیں اور اپنے آپ کو کسی بزرگ کے نام سے مشہور کر کے آدمیوں میں پیر کہلوانے لگتے ہیں مثل شیخ سدو اور زین خان وسردو اور بالی میاں وغیرہ درپردہ دعوے ولایت اور غیب دانی و مشکل کشائی الوہیت اور خدائی کا دعوے کرتے ہیں لوازم شرک اور بت پرستی کا کوئی وقیقہ اٹھا نہیں رکھتے جو اپنے معتقدوں سے نہ کروالیں۔ تیسرا فرقہ فاسق جنوں کا مانند ڈکیت آدمیوں کو طرح طرح کی ایذا وتکالیف پہنچاتے ہیں اور ان سے نذریں اور ہدیہ اور مٹھائی اور پانی اور شربت وغیرہ چیزیں اپنے لئے لیتے ہیں"

ایضاً صہ۱۹۵ میں خود جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا گیا:-

"کادوا یکونون علیہ لبدا۔ پ ۲۹۔ جن یعنی قریب است کہ آدمیان وجنیان برآں بندہ ہجوم آوردہ مانند نمدتو برتو شوند یکے ازاں بندہ طلب فرزند مے کند و دیگر طلب روزی و دیگرے طلب خدمات دنیا و دیگرے کشف کونی وعلیٰ ہذا القیاس بسبب ایں ہجوم آوردن ہمہ اوقات اورا منغص ومشوش میکنند وہم خود در ورطہ شرک وکفر گرفتار مے شوند ومے فہمند کہ چوں نور الٰہی بخانہ دروئے ایں بندہ بسبب کمال ذکر وعبادت نزول فرمود گویا ایں بندہ شریک کارخانہ خدائی شد و اورا وجاہتے و قدرتے نیز حق تعالیٰ پیدا شد کہ ہرچہ ایں بگوید حق تعالےٰ بعمل آرد چنانچہ در دنیا مہمان را خاطرداری میزبان ہمیں مرتبہ مے باشد لہذا اہل دنیا متجسس مے باشند کہ امیر وحاکم وفوجدار درخانہ ہر کہ مے آیند از وے حل مشکلات وحاجات روائے مے جویند ہمیں خیال فاسد کہ درحق بندگان خدا باخدا ہم مے رسانند در ورطہ پیر پرستی وگور پرستی مے افتند ودریں حادثہ جنیان و آدمیان ہردو شریک اند وترا منصب رسالت تلقین است اگر ازیں امر درحق خود خوف کنی پس بایں ہردو فرقہ واشگاف۔ قل انما ادعوا ربی یعنی بگو سوائے ایں نیست کہ من مے خوانم پروردگار خود را تا ظلمت کدہ دل مرا بنور تجلی خود مشرف سازد۔ ولا اشرک بہ احدا۔ یعنی وہرگز شریک نمے کنم با او ہیچکس را وچوں من با او ہیچ کس را شریک نکردم و بخواندن پروردگار خود مشغول شدم پس از دیگران کے روا خواہم داشت کہ مرا بخوانند یا مرا باؤ شریک مقرر کنند واگر ایں ہردو فرقہ از تو توقع نفعے ویا ضررے داشتہ ترا بخوانند و شریک مقرر کنند پس صاف قل انی لا املک لکم ضرا ولا رشدا۔ یعنی بگو تحقیق من ہرگز مالک نیستم برائے شما ضررے ونہ تدبیر مطلب را چنانچہ بعضے از من وکلا وسفرائے جنیان و ارواح ضالہ بنی آدم اہل دنیا را بطمع منفعتے و خوف مضرتہائے مے فریبند وخود را نزد آنہا مالک نفع وضرر نمودہ مے کردند کہ حالا ایں دفتر کار خورد واگر حادثہ ومصیبتے بتو پناہ آرند وبخواہند کہ از غضب خدا در دامن تو پناہ گیرند پوست برکندہ۔ قل انی لن یجیرنی من اللہ احدا۔ یعنی بگو تحقیق من خود دریں حالت ام کہ ہرگز پناہ نمے تواند داد مرا از غضب خدا ہیچ کس۔ ولن اجد من دونہ ملتحدا۔ یعنی وہرگز نخواہم یافت در وجدان خود در ہیچ وقت سوائے خدا ہیچ جائے رجوع و میلان تا بسوئے آں رجوع والتجا کنم"

یعنی قریب ہے کہ آدمی اور جن اس بندہ پر ہجوم کر کے نمدے کی طرح تہہ پر تہہ جم جاویں کوئی اس بندہ سے لڑکا مانگتا ہے اور کوئی روزی مانگتا ہے اور کوئی دوسری دنیا کی طلب مانگتا ہے اور کوئی کشف کونی طلب کرتا ہے وعلیٰ ہذا القیاس۔ بسبب اس ہجوم کے تمام اوقات میں اس بندہ کے خلل ڈالتے اور اس کی خاطر پریشان کرتے ہیں اور آپ خود بھی شرک وکفر میں گرفتار ہوتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ نور الٰہی نے اس بندہ کے اندرون قلب میں بسبب کمال ذکر وعبادت کے نزول فرمایا ہے گویا یہ بندہ شریک کارخانہ خدائے تعالےٰ کا ہوگیا اور اس بندہ کی وجاہت و قدرت و منزلت درگاہ حق تعالےٰ میں پیدا ہے کہ جو یہ کہے حق تعالےٰ عمل میں لادے جس طرح دنیا میں مہمان کو خاطرداری میزبان اسی مرتبہ کی ہوتی ہے اس لئے اہل دنیا تلاش میں رہتے ہیں کہ بادشاہ امیر وحاکم و فوجدار جس کے گھر میں آتے ہیں اس سے حل مشکلات اور

معیار حق۔ تقلید کی تردید میں بے نظیر کتاب مصنفہ سید نذیر حسین صاحب دہلوی قیمت ... (دفتر اہلحدیث) (۹۹۱)

حاجت روائی چاہتے ہیں اور یہی خیال فاسد حق میں بندگان خدا کے حق تعالٰے کی جناب میں کر کے پیر پرستی اور گور پرستی میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور اس امر میں جنات اور آدمی دونوں شریک ہیں اور تم کو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم منصب رسالت تلقین ہے اگر اس امر کا اپنے حق میں خوف کرتے ہو پس ان دونوں فرقوں کو صاف صاف جتا دو یعنی کہہ دو کہ سوائے اس کے نہیں کہ میں تو پکارتا ہوں اپنے پروردگار کو تاکہ مجھ کو دل کی تاریکیوں سے اپنے نور تجلی سے مشرف فرمائے یعنی اور ہرگز شریک نہیں کرتا میں اس کے ساتھ کسی کو اور جو میں نے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا اور اپنے پروردگار کے پکارنے میں مشغول ہوا میں تو دوسروں سے کس طرح میں روا رکھوں گا کہ مجھ کو پکاریں یا مجھ کو اس کے ساتھ شریک مقرر کریں اور یہ دونوں فرقہ تجھ کو شریک ٹھہرا کے کچھ اپنے نفع یا نقصان کی تجھ سے امید رکھ کر تجھے پکاریں تو صاف یعنی کہہ دو اور تحقیق میں ہرگز مالک نہیں ہوں تمہارے نقصان کا اور نہ مطلب رسی کی تدبیر کا جس طرح وکیل اور سفیر جنات اور گمراہ لوگوں کی روحیں اہل دنیا کو نفع کے لالچ اور نقصان کے خوف سے اپنا گرویدہ کرتے تھے اور اپنے آپ کو ان لوگوں کے نزدیک مالک نفع وضرر ظاہر کرتے تھے کہ اب یہ دفع گاؤ خورد ہوا اور اگر کسی حادثہ اور کسی مصیبت سے تیری طرف پناہ لادیں اور چاہیں کہ خدا تعالٰے کے غضب سے تیرے دامن میں پناہ پکڑیں تو بے لاگ کھلی بات۔ یعنی کہہ دو اور تحقیق میں خود ہی اس حال میں ہوں کہ ہرگز پناہ نہ دے سکیگا مجھ کو کوئی شخص خدائے تعالٰے کے غضب سے۔ یعنی اور ہرگز نہ پاؤں گا میں اپنے لئے کسی وقت خدائے تعالٰے کے سوائے

کوئی جگہ رجوع لانے اور مائل ہو جانے کی تاکہ اس کی طرف رجوع اور التجا کروں میں"

ایضاً صفحہ ۱۹۵ میں فرماتے ہیں:۔

"ہزاران پیر و پری را کارساز خود ساختہ بودند یعنی ہزاروں پیر اور پریوں کو اپنا کارساز ٹھہرا رکھا تھا"

اس لئے جناب شاہ صاحب رحمہ اللہ در بارہ فرق نذر غیر اللہ اور ایصال ثواب کے صراحۃً فتاوے عزیزی ج ا صفحہ ۹ میں فرماتے ہیں:۔

سوال اگر کسے جاندار را منت بغیے سازد آں جانور حرام گردد یا نہ طعام منت بزرگان وطعامیکہ برائے اولیائے مردگان پختہ مے فرستند خوردن آں جائز است یا نہ؟

جواب۔ جانور دریں صورت حرام مے شود ودیگر اشیاء بے جان کہ بطور منت باشد خوردن آں قریب بحرام است بشرطیکہ نیت نذر غیر اللہ باشد مانند کلگلہ شیخ سدو و سمنی بو علی قلندر وغیرہ و نان حلوائے مردگان بطور خیرات برسانیدن ثواب بایشان میکنند وآں را مانند دیگر طعام تبرک نمے دانند اگر محتاجاں را دہند و احسان بر ایشاں ننہند و درمیان برادری آں را بطور بھاجی بخرہ تقسیم نہ کنند امید ثواب دارد فقط و طعام فرستادن بخانہ اہل میت تا سہ روز مباح است۔ انتہی"

یعنی اگر کوئی شخص کوئی جانور کسی کی منت مانے تو وہ جانور حرام ہو جاتا ہے یا نہیں اور بزرگوں کی منت کا کھانا اور جو کھانا اولیائے متوفی کی نیت سے پکا کر بھیجتے ہیں وہ کھانا جائز ہے یا نہیں؟ جواب۔ جانور اس صورت میں حرام ہو جاتا ہے اور دوسری بے جان چیزیں جو بطور منت کے ہوں وہ بھی کھانا قریب حرام کے ہیں بشرطیکہ نذر غیر اللہ کی نیت ہو جیسے کہ کلگلے شیخ سدو کے اور

سمنی بو علی قلندر وغیرہ کی اور نان حلوا بطور خیرات کے مردوں کی طرف سے ثواب رسانی کو پکاتے ہیں اور دوسرے کھانوں کی مانند اس کو تبرک نہیں جانتے اگر محتاجوں کو دیکر ان پر احسان نہ رکھیں اور برادری میں بطور بھاجی بخرہ کے تقسیم نہ کریں تو اس میں امید ثواب ہے اور اہل میت کو تین روز تک کھانا بھیجنا مباح ہے انتہی"

علیٰ ہذا مولوی نعیم الدین کے اعلیٰ حضرت بریلوی مولوی احمد رضا خان صاحب کے والد مولوی محمد نقی علیخان صاحب سرور القلوب مطبوعہ نولکشور ۱۲۸۸ھ صفحہ ۱۱۶ میں فرماتے ہیں "لاکھ علماء قرآن وحدیث سے سمجھا دیں کہ خدا و رسول کا حکم کسی کی خوشی کے لئے ٹالنا نہ چاہیئے مگر جب گھر کی بی بی نے شیخ سدو کا بکرا یا مدار صاحب کا مرغا مان لیا تو میاں کو کرنا ضرور ہے ایمان رہے یا نہ رہے"

اور خود مولوی احمد رضا خان صاحب بھی احکام شریعت حصہ اول ابو العلی پریس آگرہ کے صفحہ ۱۳ میں لکھتے ہیں:۔

مسئلہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ فلاں درخت پر شہید مرد ہیں اور فلانے طاق میں شہید مرد رہتے ہیں اور اس درخت اور طاق کے پاس جاکر ہر جمعرات کو فاتحہ شیرینی اور چاول وغیرہ پر دلاتے ہیں ہار لٹکاتے ہیں لوبان سلگاتے ہیں مرادیں مانگتے ہیں اور ایسا دستور شہر میں بہت جگہ واقع ہے کیا شہید مردان درختوں اور طاقوں میں رہتے ہیں اور یہ اشخاص حق پر ہیں یا باطل پر جواب عام فہم مع دستخط کے تحریر فرمائیے۔ بینوا بالکتاب توجروا بالثواب۔ الجواب۔ یہ سب واہیات وخرافات اور جاہلانہ حماقات وبطالات ہیں ان کا ازالہ لازم ما انزل اللہ بہا من سلطٰن ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔ کتبہ عبد المذنب احمد رضا عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم"

فتاویٰ

س ۲۲۳ } ایک شخص گذشتہ رمضان شریف میں سخت بیمار تھا۔ علالت کا سلسلہ پورے رمضان بھر باقی رہا۔ عمر تقریباً ۶۰ سال کی ہے۔ بیماری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکا۔ اب اس کی حالت اچھی ہے۔ لیکن حکیموں اور ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ اگر شخص مذکور فوت شدہ روزہ رکھیگا تو اس کی صحت پھر خراب ہو جاوے گی۔ اور بہت ممکن ہے کہ بیماری پھر عود کر آوے۔ ایسی حالت میں اسے کیا کرنا چاہئے ؟
(ملک محمد عثمان ضلع گونڈہ)

ج ۲۲۳ } ایک روزے کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلایا کرے۔ فدیۃ طعام مسکین

س ۲۲۴ } چونکہ شخص مذکور اتنا سخت بیمار اور کمزور تھا کہ دوران بیماری میں نماز فرض ادا نہ کرسکا۔ کیا اب جبکہ وہ شخص اچھا ہے فوت شدہ نماز ادا کرے ؟ (سائل مذکور)

ج ۲۲۴ } ہر نماز کے ساتھ فائتہ نماز پڑھ لیا کرے۔ (اہلحدیث الخندق)
(۲ر داخل غریب فنڈ)

س ۲۲۵ } ایک شخص تلاوت قرآن کر رہا تھا۔ دو لڑکے آئے اور اس کے چند پیسے اٹھا لئے اور چھیڑنا شروع کیا۔ شخص مذکور نے اپنے ٹنڈے ہاتھوں سے قرآن شریف دونوں لڑکوں پر پھینک دیا۔ لڑکوں نے قرآن شریف نیچے نہیں گرنے دیا رات کو شخص مذکور نے توبہ کی۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ اس کی توبہ قبول نہیں۔ اس کو مسجد کی خدمت سے ہٹا دینا چاہئے۔ شخص مذکور بہت پرانا مسجد کا خادم ہے نو سال کی عمر میں آیا تھا۔ اب اس کی عمر پینسٹھ سال کی ہے۔ کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے یا نہیں ؟
(غلام حسین از سیالکوٹ)

ج ۲۲۵ } قرآن مجید کے ساتھ ایسا برتاؤ کرنا سخت گناہ ہے۔ مگر ایک تو اشتعال طبع میں ایسا کیا دوم اس نے توبہ بھی کی ہے لہذا قابل معافی ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ الا من تاب۔ حدیث شریف میں ہے۔ التائب من الذنب کمن لا ذنب له۔ (اہلحدیث)

س ۲۲۶ } زید مذہباً اہل حدیث ہے اور صوم و صلوٰۃ کا پابند ہے اس کی بیوی ہندہ بے دین اور شرعی احکام سے ناآشنا ہے۔ اس اختلاف کے باعث ان میں جھگڑا رہنے لگا۔ آخر ہندہ نے زید پر ایک غیر مسلم عورت کے ساتھ زنا کی تہمت لگا دی۔ جس پر ناراض ہو کر زید نے ہندہ کو مارا اور طلاق بھی دیدی۔ لیکن لوگوں کے سمجھانے سے اسی دن شام کے وقت رجوع کر لیا کچھ عرصے کے بعد پھر تنازع ہو گیا اور زید نے ہندہ کو مارا لیکن طلاق کے متعلق زید اور ہندہ کو یاد نہیں بلکہ ایک مسلمان اور ایک غیر مسلم بھی انکار کرتے ہیں۔ لیکن ایک مسلمان شہادت دیتا ہے۔ تیسری دفعہ پھر دس ماہ بعد جھگڑا ہوا اور مار پیٹ اور طلاق تک نوبت پہنچ گئی۔ اب بحالات موجودہ فریقین رجوع کر سکتے ہیں یا نہیں۔ اس کا جواب اہلحدیث میں دیا جائے۔ (شہادت علی۔ ضلع بستی۔ خریدار اہلحدیث نمبر ۹۸۸۳)

ج ۲۲۶ } شخص مذکور کی عادت کا خیال کیا جائے تو یاد کرنا پڑتا ہے کہ دوسری دفعہ بھی طلاق دی ہوگی۔ لیکن شہادت کافی نہیں نہ وہ خود قائل ہے۔ اس لئے اس دفعہ عدت گزار کر برضی فریقین نکاح جدید کرلیں تاکہ آئندہ کے لئے جدید حق حاصل ہو جائے۔ (۲ پائی داخل غریب فنڈ)

س ۲۲۷ } آیت انما الصدقات للفقراء میں ایک مصرف فی سبیل اللہ بھی ہے جس کو مفسرین (جہاد) کہتے ہیں۔ کتب فقہ حنفیہ میں ہے کہ زکوٰۃ کا مال مسجد میں نہیں خرچ کرنا چاہئے تو کیا مسجد فی سبیل اللہ میں داخل نہیں ہے۔ اگر داخل نہیں تو کوئی دلیل قطعی یا نص صریح اس کے بارے میں ہے یا ... صحیح ہیں یا ... جو ...
حاجی خیر اللہ و ...

ج ۲۲۷ } اس ... اختلاف یہ ہے کہ للفقراء الآیہ ... مراد لیتے ہیں اس لئے ہر مصرف جس میں زکوٰۃ جائز نہیں جانتے۔ مسجد کسی کی ملکیت ... عدم جواز اس اصل پر متفرع ہے۔ جو اصحاب ... میں ہر کار خیر کو داخل جانتے ہیں وہ لام تملیک مراد نہیں لیتے بلکہ لام انتفاع کہتے ہیں۔ جیسے سخر لکم الشمس والقمر دائبین اور خلق لکم ما فی الارض جمیعا وغیرہ۔ خاکسار کے نزدیک رائے ثانی راجح ہے۔ (۳ر داخل غریب فنڈ)

استفتاء اسی قدر تھے

بقیہ متفرقات

تلاش معاش خاکسار ایف۔ اے پاس ہے مگر گردش زمانہ کی وجہ سے بے کار ہے۔ عیالدار ہونے کے باعث سخت متردد و متفکر ہے۔ ناظرین سے استدعا ہے کہ اگر کسی فرم یا کسی دکان یا کسی مدرسہ وغیرہ یا کسی ملازمت کے لئے منشی کی ضرورت ہو تو خاکسار کو اطلاع دیں۔ راقم م۔ معرفت قاضی منظور حسین بازار توکریاں امرتسر

ضرورت اخبار اہلحدیث خاکسار کو مولوی محمد داؤد صاحب اہل حدیث نے اخبار اہلحدیث کے پڑھنے کی ترغیب دی ہے۔ لیکن مسکین ہوں خریداری کی طاقت نہیں ہے۔ لہذا کوئی صاحب خیر فی سبیل اللہ میرے نام پر اخبار جاری کرا دیں تو عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں۔
احقر علی انور عفی عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ عربیہ میرو خان ضلع لاڑکانہ سندھ

ضرورت دعا ناظرین بعد نماز دعا کیا کریں کہ خدا مسلمانوں میں اتفاق پیدا کرے۔ (ایک مسلمان)

فتاوی نذیریہ مصنفہ مولانا سید نذیر حسین صاحب (۹۹۳)

ahmadimuslim.de

حاجت روائی چاہتے ہیں ... حق میں بندگان خدا کے حق تعا... ہیں کرکے پیر پرستی اور ... ہوجاتے ہیں اور اس ... دونوں شریک ...

... اہلحدیث کی جلد رواں اس نمبر پر صلے اللہ علیہ ... الحمد اب انشاء اللہ یکم نومبر سے اگلی ... شروع ہوگی۔

انصار اہلحدیث

سے توقع کی جاتی ہے کہ اس توسیع اشاعت میں حتی المقدور کوشش فرماکر شکریہ کا موقع دیں گے۔

معاونین کے اسماء

جلد رواں میں جن حضرات نے نئے خریدار بنائے ہیں ان کے اسماء گرامی مع تعداد خریداران آئندہ پرچہ میں شائع کئے جائیں گے۔

مکرر یاد دہانی

اکتوبر میں جن خریداروں کی قیمت اخبار ختم ہے ان کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ ۳۰۔ اکتوبر تک نہ پہنچیگی تو ان کے نام اہلحدیث یکم نومبر وی پی بھیجا جائے گا۔

(خاکسار منیجر)

ایک عاجز کی درخواست

تفسیر واضح البیان مصنفہ علامہ سیالکوٹی صاحب جو عنقریب چھپ کر شائع ہونے والی ہے۔ کوئی صاحب خیر اس کا ایک نسخہ پتہ ذیل پر بھیجکر اللہ تعالےٰ سے اجر عظیم حاصل کریں۔ پتہ یہ ہے:۔

مقام خانا نوالی۔ ڈاک خانہ پھلورہ۔ تحصیل پسرور۔ ضلع سیالکوٹ۔ فیض الرحمن کے جا دے۔

تبدیلی نام

کتب خانہ مشرقیہ جو عرصہ سے قائم ہے۔ اس کا نام کتب خانہ سعیدیہ رکھا گیا ہے۔

خاکسار ناظم کتب خانہ سعیدیہ مدن پورہ بنارس۔

تلاش عزیز

میرا لڑکا مسمی عبدالواحد عمر ۱۴ سال رنگ گندمی۔ چہرہ نہ گول نہ زیادہ لمبا۔ قد میانہ۔ حافظ قرآن مجید خواندگی شرح مائۃ عامل با ترکیب۔ جس صاحب کو ملے مجھ کو بذریعہ کارڈ مطلع فرمادیں۔ راقم عبدالعزیز والد عبدالواحد مذکور

(از مسجد اہل حدیث محلہ خندق شہر میرٹھ)

انجمن اہل حدیث پٹیالہ کا سالانہ جلسہ

۲۶-۲۷-۲۸۔ اکتوبر کو گھاس منڈی متصل جوڑہ ڈوبہ شہر پٹیالہ میں منعقد ہوگا جس میں مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری، مولوی محمد صاحب دہلوی، مولوی محمد داؤد صاحب غزنوی کے علاوہ دیگر علماء کرام بھی اپنے اپنے مواعظ حسنہ سے سامعین کو مستفیض فرمائینگے۔ اس لئے طالبان حق شامل جلسہ ہوکر ثواب دارین حاصل کریں

نوٹ} طعام وقیام بذمہ انجمن ہوگا۔ بستر حسب ضرورت ہمراہ ضرور لانا چاہئے۔

(خاکسار محمد شفیع سیکرٹری انجمن مذکور)

اعلان تعطیل!

آئندہ پرچہ

بوجہ سالانہ تعطیل کے شائع نہیں ہوگا

ناظرین مطلع رہیں

(منیجر اہلحدیث)

پنجاب مسلم راجپوت کانفرنس

تعطیلات دیوالی ۲۶-۲۷-۔اکتوبر ۱۹۳۵ء بروز ہفتہ و اتوار امرتسر میں زیر صدارت جناب آنریبل سر ملک فیروزخان صاحب نون ایم۔اے وزیر تعلیم پنجاب منعقد ہوگی جس میں قوم کے مایہ ناز و مقتدر جوانان و بزرگان کرام اپنے گرانمایہ خیالات سے قوم کو مستفید فرمائینگے کانفرنس میں ہندو راجپوت بھائیوں کو بھی دعوت شرکت دی گئی ہے وہ بھی اپنے قیمتی خیالات سے مستفید فرمائینگے۔

(نوٹ) امرتسر میں آپکی رہائش اور کھانے کا انتظام مجلس استقبالیہ کی طرف سے ہوگا (۲) موسم کے موافق بستر ہمراہ لائیں۔ (۳) فوجی اصحاب اپنی وردی ہمراہ لائیں۔ خادمان قوم

ناصر علی خان آف بھروال صدر مجلس استقبالیہ۔ محمد افضل خان ایڈیٹر مسلم راجپوت امرتسر پروپیگنڈہ سکرٹری۔ نصراللہ خان وکیل سکرٹری مجلس استقبالیہ پنجاب مسلم راجپوت کانفرنس امرتسر۔

یاد رفتگان

(۱) افسوس اور صد افسوس کہ گینداد کے مشہور ومعروف و ہر دلعزیز بزرگ منشی عبدالرحمن صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ ہیضہ میں مبتلا رہ کر انتقال کر گئے۔ انا للہ۔ مرحوم ہمہ صفت بزرگ تھے۔ (محمد ثناء اللہ خریدار نمبر ۱۱۹۱)

(۲) میرے والد ماجد عبدالعزیز صاحب سوداگر چکن آٹھ روز بیمار رہ کر انتقال کر گئے۔ انا للہ۔ مرحوم پکے موحد متبع سنت تھے اور کشمیر میں تمام عمر توحید وسنت کی اشاعت کرتے رہے۔

(غمزدہ ڈاکٹر غلام علی محلہ نعلبند پورہ سرینگر کشمیر)

(۳) میرے محترم دوست اور اہلحدیث کے پرانے خریدار منشی عنائت علی صاحب پنشنر ڈپٹی اسسٹنٹ کنٹرولر آف ملٹری اکونٹس راولپنڈی وفات پاگئے انا للہ۔ (راقم ناچیز امام رٹیائرڈ اکونٹنٹ راولپنڈی)

(۴) مولوی کریم بخش صاحب پیش امام اہل حدیث چند یوم بخار میں مبتلا رہ کر فوت ہوگئے۔ انا للہ

راقم عبدالرحمن ولد حاجی اللہ میل از کیکڑی اجمیر

(۵) میرے ماموں قاضی ولی محمد صاحب ہیڈ ڈرافٹسمین محکمہ انہار پنجاب لاہور کی خوشدامن صاحبہ ایک عرصہ کی علالت کے بعد دھورکوٹ ضلع انبالہ میں انتقال کر گئیں۔ (راقم قاضی منظور حسین امرتسر)

(۶) عزیزہ زاہدہ صدیقہ بنت ابراہیم بن مولوی محمد امین صاحب امرتسری ۴½ ماہ کی عمر میں فوت ہوگئی۔ انا للہ!

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللھم اغفر لھم وارحمہم

اپنے پتہ سے جلد اطلاع دیں

تمام خریداروں کی نئی چٹیں طبع ہونیوالی ہیں اسلئے نام مقام ڈاکخانہ وغیرہ میں اگر کوئی تبدیلی کرانی ہو تو صاف خوشخط

ahmadimuslim.de

محبوب خدا کا محبوب مدرسہ

علوم القرآن والحدیث

واقعہ مدینہ طیبہ حجاز عرب

کی کیفیت سال پنجم گوشوارہ تفصیل ۔ اسکے خرچ و آمد کی توضیح ۔ عبرتناک واقعات کا بیان ۔ دردمندانہ اپیل

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ ۔

برادران حضرات! معزز ناظرین!! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ مکمل تفصیلی رودادٗ کا چونکہ ہر شخص مطالعہ کرنے سے گھبراتا ہے اس لئے مدرسہ مدنی کے اجمالی بقدر تفصیلی حالات پر مطلع کرنے کیلئے چند تحریرات درج کی جاتی ہیں تاکہ بعض بزرگان قوم کے مشاہدہ سے معطیان چندہ و امداد کنندگان بنام مدرسہ ہذا کو انکی اپنی رقم کے مصرف خیر یعنی طلبا جیران رسول مقبول پر صرف ہونے کا مزید اطمینان ہو اور دیگر حضرات صاحب دل، عالی ہمم کو اس بہترین صدقہ جاریہ، دربار حبیب خدا کی شرکت میں فی الجملہ رغبت ہو جائے تاکہ مدرسہ کی مالی وعلمی اعانت میں گوناگوں ترقی ہو اور ان حضرات کیلئے حرم شریف نبوی رجہاں خود بنفس نفیس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما رہے ہیں) کی بدولت نیکیوں میں اضافہ ہو اور جیران رسول اکرم میں ان کا ذکر خیر جاری رہے جو زندہ دل حضرات کے لئے حقیقتاً ایک بڑی سعادت ہے۔

۱ تحریر عالیجناب حاجی اے محمد حسین صاحب سوداگر (داماد) جناب عالی مولوی محمد صاحب ڈار ناظم اعلیٰ انجمن تنظیم گوجرانوالہ

مدینہ طیبہ آئے ہوئے آج پورے پندرہ دن ہوگئے ہیں لیکن اتنے عرصہ میں ہی اس مقدس شہر کے باشندوں میں سے باوجود تلاش کرنے کے کوئی اہلحدیث معلوم نہیں ہوا۔ اتفاقیہ ایک جودھپوری دوست کی وساطت سے مولانا احمد دہلوی سے ملاقات کرکے بہت خوشی ہوئی۔ آپ درد دل رکھنے والے مخلص، صاحب علم ہیں۔ آپکے جاری کردہ مدرسہ (مذکورہ) کا معائنہ کرکے دل کو نہایت فرحت ہوئی۔ آپ سے معلوم ہوا کہ پہلے درس تدریس کا مستقل سلسلہ حرم شریف میں قائم تھا لیکن اب مولانا موصوف کی تین چار سال کی متواتر کوشش سے اسکو ایک مستقل مدرسہ کی شکل میں کر لیا گیا ہے جو بحمد للہ بہ نحو احسن الطریق پر موجود ہے۔ افسوس کا مقام ہے کہ جس سرزمین سے رشد و ہدایت کا چشمہ پھوٹا اور تمام اطراف و اکناف دنیا کو سیراب کرتا ہوا پھیلا کل تک [illegible] کوئی مدرسہ ایسا نہ تھا کہ جس میں ٹھیٹھ اسلام کی صحیح تعلیم ہوتی ہو اور عامل بالحدیث جماعت کے متعلق ہو۔ الحمد للہ! مولانا احمد صاحب دہلوی نے اس مدرسہ کو قائم کرکے محض جماعت اہلحدیث پر احسان ہی نہیں کیا بلکہ اس جماعت کے نورانی چہرے سے اس سیاہ داغ رکہ اہلحدیث نجدی کا مدینہ سے تعلق نہیں ہے یہ لوگ مدینہ والے کے دشمن اور بے ادب ہیں وغیرہ وغیرہ) کو مٹا کر مدینۃ الرسول کے انصار مدینہ میں جماعت کو شامل کر دیا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزا۔ میں اس مدرسہ میں حاضر ہوا معائنہ کیا اور تمام وہ امور جن کے متعلق میں ذیل میں عرض کروں گا بچشم خود دیکھ کر واپس آیا ہوں۔

(۱) مدرسہ حرم شریف نبوی کے نزدیک ایک کرایہ کے بڑے مکان میں ہے۔ مدرسہ میں پانچ درجہ ہیں جن میں بالترتیب تعلیم دی جاتی ہے اور مدرسہ کا ضبط و نظم بالکل ہند کے کالجوں کے طریقہ پر ہے بلکہ یہاں تک کہ ہر ایک طالب علم کی علیحدہ علیحدہ حاضری اور روزانہ کی تعلیمی تفصیل رجسٹر میں درج ہوتی ہے۔ مدرسہ حکومت کا منظور شدہ ہے اس لئے اس مدرسہ کے فارغ التحصیل طلبہ کو جو سند دی جاتی ہے اس پر حجاز عرب کے حضرت شیخ الاسلام صاحب کے دستخط و مہر ہوتی ہے۔

(۲) میں نے آمد و خرچ کے حسابات کا بغور مطالعہ کیا جس سے مجھے معلوم ہوا کہ ہر جماعت کے طلبہ کو علاوہ درسی کتب وغیرہ کے فی کس کو بلحاظ درجہ کے ایک ریال (یعنی ۲ روپیہ) سے تین ریال (یعنی ۳ روپیہ) تک دیا جاتا ہے اور طلباء کے لباس قیام وغیرہ ضروریات بشریہ کا انتظام مدرسہ کے ذمہ ہے۔ جس کی نظیر ہند کے سرمایہ دار سکولوں و کالجوں میں بھی نہیں مل سکتی۔ بفضل تعالیٰ یہ ہے مولانا موصوف فرد واحد کی ہمت و کوشش سعی و خلوص کا نتیجہ اور موصوف کی نیک نیتی اور آپکے پُرجوش تبلیغ سنت نبوی پر ایک واضح بین دلیل۔

(۳) لیکن افسوس آمد کی مد میں سوا دریوزہ گری کے کوئی مستقل ذریعہ آمد نظر نہیں آیا بلکہ مدرسہ قرضہ کا زیر بار ہے۔ اس پر مستزاد یہ ہے کہ سنی یا ہندی نہاجر جو بریلوی خیالات کے سخت متعصب ہیں اس مدرسہ چشمہ ہدایت کی اشد مخالفت کرتے ہیں اور اسکے جانی دشمن ہیں یہ چیز مجھ راقم الحروف کے اپنے تجربہ میں در قیام مدینہ طیبہ ایک بار نہیں بلکہ کئی بار آچکی ہے اور بیگانے تو تھے جیسے تھے مگر رونا اس کا ہے کہ اپنے بھی کسی ذاتی اغراض یا ذاتی عداوت و حسد بغض کی بنا پر ان کی مخالفت کرتے ہیں لیکن آفرین ہے اس شخص بانی مدرسہ شیخ احمد دہلوی کی ہمت پر جو ان چیزوں کی مطلق پرواہ نہیں کرتے اور وہ بھی اپنی ایک تبلیغی دھن میں لگے ہوئے ہیں مگر افسوس یہ ہے کہ مولانا موصوف کے ہاتھ میں روپیہ نہیں ہے۔ کاش کہ قوم اور جماعت ایسے مخلص زندہ دل کی قدر کرے۔

(۴) آمدنی کا سلسلہ چونکہ محض بھیک مانگنے پر محدود ہے اور وہ بھی قلیل آمد ہند سے جو رقوم آتی ہیں وہ بھی بہت تھوڑی رقم ہے۔ حاجیوں سے جو کچھ ملتا ہے وہ تو قابل ذکر ہی نہیں۔ کیونکہ اول تو اہل حدیث بہت کم آتے ہیں جو آتے ہیں

ahmadimuslim.de

ان کو معلوم بھی نہیں ہونے دیا جاتا کہ یہاں کوئی مدرسہ اہل حدیثوں کا بھی ہے جن اصحاب نے مدرسہ کی امداد کی وہ بھی قلیل اقل ہے۔ یہ بے حیثیت اور وردِ دل اور تبلیغ کا شوق جو ہمارے اہل حدیث بھائیوں کو اس مدرسہ سے ہے جو کہ تمام حجاز عرب میں یکتا اکیلا مدرسہ ہے۔ غیرت کا مقام ہے کہ ہماری بغل کے ہمارے بھائی (بعض افراد ہم میں سے رکسی ذاتی کاوش کی وجہ سے) اس بہترین مدرسہ کے وجود سعود کا ہی سرے سے انکار کرتے ہیں یا نیم آواز سے اپنے حلقہ اثر میں اس کی امداد سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ انا للہ!

(۵) مدرسہ کا کتب خانہ دیکھا جس میں درسی کتب موجود ہیں ہر ایک چیز کا حساب من وعن موجود ہے۔ ہر ایک کارگذاری کی تفصیل ہر ایک کے سامنے پیش کرنے کو مدرسہ تیار رہتا ہے۔

(۶) ارکان مدرسہ بڑے اخلاق سے پیش آتے ہیں۔ خزانہ کا صندوق مدرسہ میں رہتا ہے اس کی چابی خزانچی کے پاس رہتی ہے۔ جو صاحب چاہیں تو ہر وقت آمد و خرچ کے رجسٹر کی مطابقت خزانہ سے کر سکتے ہیں۔

(۷) چونکہ اس مدرسہ کی کارگزاری میں نے بچشم خود دیکھی ہے لہذا اپنے اہل حدیث بھائیوں اور انجمن ہائے اہل حدیث سے خصوصاً اور عام مسلمانوں سے عموماً دردمندانہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے اس دینی تبلیغی ادارہ کی حوصلہ افزائی کریں اور ہر ممکن طریق سے اس مدرسہ کے جاری رکھنے میں کوشاں رہیں اور ہر ایک تدبیر سے اس کی استعانت فرما کر اپنے انسانی، دینی اور تبلیغی و اشاعتی فرض سے سبکدوش ہوں اور ساتھ کے ساتھ عند اللہ تعالیٰ ماجور اور عند الرسول الکریم سرخرو ہوں۔ والسلام علیکم۔

احقر العباد ابی محمد حسین خلف میاں غلام محمد صاحب ٹرنگ مرچنٹ ریلوے بازار۔ گوجرانوالہ پنجاب۔

تحریر عالیجناب حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب مفتی سرحد پشاور

"میں نے مدرسہ علوم القرآن والحدیث کو دیکھا۔ اسم بامسمیٰ پایا۔ فی الحقیقت مدرسہ میں علوم دینیہ کے متعلق جو نصاب زیر تعلیم ہے وہ بلحاظ انفع ہے اساتذہ مدرسہ محنتی و شفیق ہونے کے ساتھ اپنے درجہ تعلیم کی بہترین قابلیت رکھتے رہیں۔ طلبہ شہر مقدس کے اور بیرو بجات مدینہ کے جو عرب ہیں بڑی محنت و شوق کے ساتھ آ کر تحصیل علم کر رہے ہیں۔

(۲) میں نے کئی دفعہ ہر طبقہ کے طلباء سے امتحاناً بھی بعض مسائل پر گفتگو کی ماشاء اللہ ذہین اور قابل پایا۔ بعض اساتذہ مدرسہ کے ساتھ تو کئی دن تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ درحقیقت قابلیت وحسن تخاطب و آداب بیان کی جو وصف اور خوبی ان میں دیکھی ہے وہ دوسروں میں کم دیکھی گئی ہے۔

(۳) مہتمم مدرسہ جناب مولانا شیخ احمد صاحب دہلوی نہایت خوش خلق و متدین و دردِ دل رکھنے والے انسان ہیں۔ مدرسہ کا تمام انتظام انکی حسن تدبیر کا بین ثبوت ہے۔

(۴) مدرسہ اور مہتمم صاحب کا نصب العین محض تعلیم ہی نہیں بلکہ بلا تفریق کے صرف ٹھیٹھ اسلام کی صحیح نشر و اشاعت اور تبلیغ ہے اور اس اسلامی مقاد کے مطابق غیر مسلم قوموں کے سامنے ان کی زبانوں میں بوجہ احسن فرائض اسلام کی تبلیغ کو سرانجام دینا اور مسلم قوم کی تساہل فی العمل و غافل جماعت کو جگانا تمام حجاز مقدس میں صرف اسی مدرسہ کا حقیقی نصب العین ہے۔

(۵) اسلامی تبلیغ کے خواہان اور اصحاب خیر و ثروت و جاہ کو چاہئے کہ شہر مقدس دیار حبیب ﷺ کے اس مدرسہ کی اعانت بسا ہر طرح سے مالی نقدی امداد فرمادیں کیونکہ اس اہم مقصد و عظیم الشان تبلیغ کے لئے دربار مصطفوی کی شان و شوکت کے مطابق تمام اہل اسلام کی امداد و ہمدردی کی ضرورت ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس مقدس سرزمین میں اہل اسلام کی اس قلیل معروض وجد و جہد کو بیش از بیش بارآور فرمائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(۶) میں خود بھی انشاء اللہ تعالیٰ حتی الوسع اس مدرسہ کی امداد و اعانت سے دریغ نہ کروں گا۔ فقط والسلام علیکم۔

کتبہ عبدالرحیم پوپلزئی (مفتی سرحد) پشاور۔ ۲ محرم الحرام ۱۳۵۴ھ

تفصیلی گوشوارہ

اور مدرسہ کے خرچ و آمد کی توضیح

اس گوشوارہ کو ناظرین کرام کی خدمت میں پیش کر کے امید کی جاتی ہے کہ مخلص، دردمند، بہی خواہ قوم و ملت اس کو بنظر اخلاص و ترقی مدرسہ ملاحظہ فرمائیں گے اور جو جو باتیں قابل اصلاح معلوم ہوں یا اگر کوئی بات قابل استفسار ہو تو براہ کرم بذریعہ تحریر خدام مدرسہ کو مطلع فرمادیں تاکہ اس کے مطابق اصلاح کی جاوے یا تشفی بخش جواب عرض کیا جاوے۔

واللہ المعین و بہ نستعین۔

خط و کتابت کا پتہ یہ ہے:-

شیخ احمد دہلوی ناظم مدرسہ علوم القرآن والحدیث باب مجیدی مدینہ طیبہ

(حجاز عرب)

ahmadimuslim.de

تمام سال کی کل آمدنی ماہوار اور کل خرچ ماہوار کا تفصیلی بیان از شوال ۱۳۵۳ھ تا رمضان المبارک ۱۳۵۴ھ

نمبر شمار	نام ماہ و سنہ	کل آمدنی ماہوار	کل خرچ ماہوار	باقی بعد از خرچ	خرچ زائد از آمدنی	کیفیت
۱	شوال ۱۳۵۳ھ	۱۱۸	۲۰۶	۔	۲۰۸	[illegible]
۲	ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ	۱۳۱۳	۳۱۸	۹۹۵	۔	[illegible]
۳	ذی الحجہ ۱۳۵۳ھ	۴۵۹	۱۵۰	۳۰۹	۔	[illegible]
۴	محرم الحرام ۱۳۵۴ھ	۲۳۲	۲۴۴	۔	۲۳۳	[illegible]
۵	صفر ۱۳۵۴ھ		۳۴۳	۔	۳۴۳	[illegible]
۶	ربیع الاول ۱۳۵۴ھ	۱۱۶	۲۴۸	۔	۱۳۲	تنخواہ مدرسین و وظائف طلباء
۷	ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ	۲۲	۲۶۴	۔	۲۴۲	[illegible]
۸	جمادی الاولیٰ ۱۳۵۴ھ	۔	۲۲۳	۔	۲۲۳	تنخواہ مدرسین و وظائف طلباء
۹	جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ	۔	۲۲۲	۔	۲۲۲	تنخواہ مدرسین و وظائف طلباء
۱۰	رجب ۱۳۵۴ھ	۔	۲۳۵	۔	۲۳۵	تنخواہ مدرسین و وظائف طلباء
۱۱	شعبان ۱۳۵۴ھ	۔	۲۳۵	۔	۲۳۵	تنخواہ مدرسین و وظائف طلباء
۱۲	رمضان المبارک ۱۳۵۴ھ	۔	۲۵۹	۔	۲۵۹	[illegible]

[illegible]

گوشوارہ تفصیلی تنخواہ مدرسین و وظائف طلباء وغیرہ ماہواری نمبر ۳

نمبر شمار	عہدہ و نام	ماہوار	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۱	[illegible]	۳۰	۳۰	۳۳۰	[illegible]
۲	[illegible]	۳۰	۳۰	۳۳۰	[illegible]
۳	[illegible]	۱۲	۱۲	۱۳۲	[illegible]
۴	[illegible]	۳۰	۳۰	۳۳۰	[illegible]
۵	[illegible]	۱۵	۱۵	۱۸۰	[illegible]
۶	[illegible]	۲۲	۲۴	۲۸۸	[illegible]
۷	[illegible]	۲۵	۲۵	۳۳۰	[illegible]
۸	[illegible]	۲۰	۲۰	۹۴	[illegible]
۹	[illegible]	۲۰	۲۰	۳۳۰	[illegible]
۱۰	[illegible]	۸	۸	۸۰	[illegible]
۱۱	[illegible]	۲۵	۲۵	۳۳۰	[illegible]
۱۲	[illegible]	۸	۸	۸۰	[illegible]
۱۳	[illegible]	۸	۸	۸۰	[illegible]
۱۴	[illegible]	۸	۸	۸۰	[illegible]
۱۵	[illegible]	۲	۲	۲۵	
	میزان کل خرچ		۲۳۴	۲۵۳۱	

توضیح بیان

یہ ہے سال رواں یعنی پانچویں سال کی مجموعی آمدنی اور مجموعی اخراجات کا گوشوارہ امکانی وضاحت اور لازمی تفصیل کے ساتھ جو کہ ماہ شوال ۵۳ھ سے جمادی الاول ۱۳۵۴ھ تک کی کل آمدنی ۲۳۹۰ روپیہ ہے اور تمام خرچ ماہ شوال ۵۳ھ سے جمادی الاول ۱۳۵۴ھ تک ۲۵۵۱ روپیہ ہے۔ اب اگر باقی چار ماہ جمادی الثانی و رجب و شعبان و رمضان المبارک میں کچھ آمدنی آئی تو بہتر۔ فللہ الحمد والشکر۔ ورنہ اس مذکورہ آمدنی ...

کو رمضان المبارک تک پورے سال بھر کی آمد تصور کرنا چاہئے اور اسکے مقابل میں خرچ بھی آخر سال ماہ رمضان شریف تک ہمہ ۱۱۱ رضا رقعت ۳۵۲۱ روپیہ ہے تو موجودہ آمد اعنی ۲۳۹۰ روپے حالف روپیہ اور موجودہ خرچ ۵۲۱ روپیہ کے حساب سے الف ۱۱۱۳۰ ماسے روپیہ کی کمی ہوئی - یعنی یہ رقم آمد سے زائد خرچ ہوئی -

اس واضح گوشوارہ جو تنخواہ مدرسین وظائف طلباء ماہواری پر مشتمل ہے اسکے ہر خانہ خرچ کو بغور بنظر انصاف و اخلاص ملاحظہ کیا جاوے تو اس سے مخلص ناظرین پوری طرح ضروریات مدرسہ کے ہر ہر پہلو پر نظر عمیق و تدبر اور دوراندیشی ڈال کر اس کے تمام ماله وماعلیہ کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حجاز عرب جیسے جزیرہ منقطعہ اور بعید از وسائل تمدن ومعیشت اور ایسی ناگفتہ بہ افلاس وتہیدستی کی حالت میں تعلیمی وعملی اشتی و نجاح کے لئے کس قدر عالی استعداد اور اعلیٰ سے اعلیٰ قابل باخلاق، مخلص، بردبار، جفاکش اساتذہ ومعلمین کی اشد ضرورت ہے اور جب تک مدرسہ وسعت و فراخدلی سے اساتذہ اور مدرسین کی احتیاجات بشریہ کے پورا کرنے کا ذمہ دار نہ بنے گا اس وقت تک ان کا حسب دلخواہ بکمال قابلیت و لیاقت میسر ہونا مشکل ہے - بھلا خیال تو فرمایئے! کہ حجاز جیسے ملک میں ان جاں نثار فدائیان تبلیغ کی ضروریات بشریہ کے لئے دس، پندرہ، بیس روپیہ پورے تیس دن تک مع اہل وعیال کے کس طرح کافی ہو سکتے ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں - اسی طرح طلباء کے وظائف بھی قابل غور ہیں جبکہ ان کو چاروں طرف سے بنظر حقارت دیکھا جاتا ہے اور ان کو وہابی، لامذہب، غیر مقلد مشہور کر کے اُن کی ہر قسم کی آمد صدقہ خیرات سے ان کو محروم کر دیا جاتا ہے - تو ایسی صورت میں ایسے جان نثار طلبہ کی ضروریات بشریہ کا پورا کرنا بھی مدرسہ کے ذمہ واجب ہے -

پس ہمدردان قوم وملت، جان نثاران اسلام و فدائیان دربار مصطفوی صلے اللہ علیہ وسلم اگر غور فرمائیں گے تو ان کا روشن ضمیر اور منور دل یہی کہیگا کہ ایسے مقاصد، ایسے زمانہ، ایسے ملک وشہر میں یہ معمولی ڈھائی سو رقم جو پچپن اشخاص خدامانِ دین اسلام پر تقسیم کی جاوے تو کم ہی نہیں بلکہ بہت کم ہے

اہل حدیثوں کیلئے عبرت ناک سبق

ایک صاحب نامی ابراہیم حاجی ولی موتی والہ مدیر میمن چیمبر آف کومرس بمبئی نمبر ۳ حج کر کے مدینہ طیبہ کی زیارت کے لئے آئے تو اس مدرسہ میں بھی تشریف لائے اور مدرسہ کا معائنہ فرما کر انکو بہت خوشی ہوئی - مدرسہ کی تعریف میں ایک تقریظ بھی رجسٹر مدرسہ پر اپنے ہاتھ سے لکھی اور ۵ روپیہ مدرسہ کو دیئے - آیندہ امداد کرنے کا پختہ وعدہ بھی فرمایا اور چلے گئے - چند دنوں کے بعد پھر مدرسہ میں تشریف لائے اور کہنے لگے مجھ کو معلوم نہ تھا کہ یہ مدرسہ اہل حدیث کا ہے اگر پہلے سے معلوم ہوتا تو میں ایک پیسہ تک بھی نہ دیتا - لہٰذا وہ میرے ۵ روپے واپس کر دیں اور یہ اپنی رسید چندہ لیجئے اور رجسٹر کی میری تقریظ کو طبع نہ کرایا جاوے بلکہ میرے سامنے اس پر قلم پھیر دی جاوے -

شہادت - اس واقعہ کے وقت حافظ عنایت اللہ صاحب وزیرآبادی اور حاجی تاج الدین صاحب ٹھیکیدار میوہ منڈی امرتسر اور جناب حاجی محمد یعقوب صاحب سیکرٹری انجمن ترغیب الصلوۃ چوک لوہگڑھ امرتسر موجود تھے -

(۲) یہاں کے مدرسوں کا دستور ہے کہ جب معلم حجاج کو لاکر مدرسہ میں چندہ دلوائے تو فی روپیہ ۴ر ان کو دیتے ہیں - بعض مخلصین نے اس مدرسہ کے لئے بھی کوشش کی حتیٰ کہ فی روپیہ ۸ر دینے پر بھی مگر کسی نے اس پر عمل نہ کیا اور صاف کہا کہ اہل حدیث کے مدرسہ میں ایک پیسہ تک کی امداد کرانا روا نہیں سمجھتے -

(۳) بہاول پور کے نواب صاحب مدینہ طیبہ میں تشریف لائے اور دس ہزار روپیہ صرف مدینہ شریف میں تقسیم کیا - لیکن آپ نے اس مدرسہ میں ایک پیسہ تک کی امداد نہیں کی - حالانکہ ان کے منیجر سید نذیر علی شاہ صاحب اور ان کے شاعر حفیظ جالندھری صاحب مدرسہ میں تشریف لائے اور معائنہ کیا اور نواب صاحب سے اس مدرسہ کا ذکر خیر کرنے کا وعدہ بھی فرمایا اور ایک تقریظ بھی اپنے ہاتھوں سے رجسٹر مدرسہ پر تحریر کی - جس کے ان کے اپنے الفاظ یہ ہیں :-

"میں نے اور میرے محترم دوست منیجر سید نذیر علیشاہ صاحب نے اس مدرسہ کا معائنہ کیا یہ مدرسہ مولانا احمد صاحب دہلوی کی تنہا کوشش کا ایک ممتاز نشان ہے پانچ سال میں ایک لائق فرد جو کچھ کر سکتا ہے وہ اس مدرسہ کے ساز و سامان و انتظام و تعلیم سے ظاہر ہے ہمارے سامنے دو لڑکوں نے جو قرآن کے حافظ ہیں نہایت تجوید اور ترتیل کے ساتھ تلاوت کی - ایک لڑکے نے عربی اشعار پڑھے - ایک نے عربی میں تقریر کی - ماشاء اللہ اہل عرب کی زبان و لسان کا کیا کہنا یہ ان کا حصہ ہے اور اس پر مولانا موصوف کی کوشش سونے پر سہاگہ ہے - الخ ۱۷ ذیقعد ۵۳ھ

ابوالاثر حفیظ جالندھری"

لیکن ان حضرت نے پھر پلٹ کر کچھ خبر ہی نہ لی - اور کیوں لیتے ؟ جبکہ وہاں یہ شرط بھی ؟ ؎

عقائد میں حضرت کا ہم داستاں ہو ؛ ہر اک اصل میں فرع میں ہم زباں ہو

حریفوں سے انکے بہت بدگماں ہو ؛ مریدوں کا انکے بڑا مدح خواں ہو

ahmadimuslim.de

گر ایسا نہیں ہے تو محروم زر ہے
نوابوں سے ملنے کے قابل نہیں ہے

(۴) نواب صاحب کے ہادی و رہبر مولوی غلام محمد گھڑتوی پروفیسر جامعہ بہاولپور بھی ہمراہ تھے۔ آپ نے ایک دن مجھ کو حرم شریف میں بعد عصر بیٹھے ہوئے دیکھ کر نہایت خوشی سے سلام کیا۔ میں نے بھی نہایت احترام کے ساتھ جواب دیا۔ دو قدم چل کر جب آپ کو میرا اہل حدیث ہونا معلوم ہُوا تو مولانا موصوف نے واپس ہو کر مجھ کو مخاطب کیا کہ میں اپنا سلام واپس لیتا ہوں۔ مجھ کو معلوم نہ تھا کہ آپ اہل حدیث ہیں۔ اللہ اکبر ؎

یہ ہے عالموں کا ہمارے طریقہ
یہ ہے ہادیوں کا ہمارے سلیقہ

(۵) نواب صاحب حیدرآباد دکن کی والدہ محترمہ اور بیوی صاحبہ کا مدینہ طیبہ میں ہمارے مدرسہ کے قریب ہی ڈیرہ تھا۔ لیکن ان کے فیض سے بھی یہ مدرسہ محروم رہا۔

(۶) اسی طرح جو بڑے بڑے تجار و رؤسا، امراء کبیر مدینہ طیبہ تشریف لاتے ہیں وہ بھی اس مدرسہ میں کسی قسم کی امداد نہیں کرتے۔ کیونکہ ان کو اہل حدیث سے بدظن کیا جاتا ہے۔

ان واقعات سے مقصد کسی کا شکوہ وگلہ کرنا نہیں بلکہ اپنی جماعت اہل حدیث کو جگانا اور متنبہ کرنا ہے کہ آپ کے اس مدرسہ میں سوا آپ کے اور کوئی امداد نہیں کرتا اور مدینہ طیبہ میں جبکہ اپنی جماعت دھنیال لوگ نہ ہوں بلکہ مخالفین ہی کی بھرمار ہو اور مخالفت بے تمیز کا شور وشر ہو اور جہاں چاروں برادران مذاہب کا عروج اور پانچویں برادران یوسف بھی موجود ہوں اور ساتھ اس کے آمدنی کے کوئی مستقل، قابل اطمینان وسائل بھی نہ ہوں اور اس پہ لطف یہ کہ جماعت کی توجہ بھی نہ ہو تو ایسی صورت میں وایسی جگہ میں دار العلوم قائم کرنا اور تبلیغی کام کو عملی جامہ پہنا کر میدان میں لاکھڑا کرنا اور پانچ مدرسین اور پچاس طلباء کا خرچہ حجاز جیسے ملک میں جہاں کے اخراجات واشیاء کی گرانی اظہر من الشمس ہے اٹھانا کوئی معمولی بات نہیں ہے بلکہ یہ بڑے جگر وتحمل واستقلال وصبر کا مقام ہے۔ اللھم انصرنا وارزقنا من عندک بفضلہ وکرمہ۔

پس ان تمام امور کو ملحوظ رکھتے ہوئے اگر بنظر انصاف دیکھا جاوے تو ہر سمجھدار یہی فیصلہ کریگا کہ ایسی جگہ اور ایسی حالت میں مدرسہ ہذا کو اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے کیسی کیسی دشوار گزار گھاٹیوں کو عبور کرنا پڑ رہا ہے اور اس مدرسہ کو کس اقتصادی پہلو پر اور کن تدابیر سے چلانا پڑتا ہے۔

اس لئے خدام وارا کین مدرسہ اپنے تمام مخلص وہمدرد بھائیوں باہمت اور صاحب دولت وثروت ہستیوں، خدا تعالیٰ ورسول کریم کی راہ میں مال وجان، عزت، ابرو سے دریغ نہ کرنے والے حضرات اپیل کرنے، توجہ دلانے، اعانت امداد طلب کرنے کی کیوں نہ جرأت کریں اور اس دینی ملی علمی خدمت جو مدینۃ الرسول" دربار مصطفوی میں انجام پا رہی ہے کیوں نہ خصوصیت سے اس کو دوسری تمام خدمتوں پر ترجیح دینے کی تاکید اکید کریں۔ جبکہ یہ دینی، علمی، قومی مدرسہ ایک ایسے عظیم الشان مقدس مرکز میں ہے جہاں دنیا بھر کی اسلامی جماعتیں جمع ہوتی ہیں۔ جو مختلف مزاج مختلف طرق ومذاہب کے رنگ میں رنگی ہوئی ہوں تو ان کو سنت نبوی کے رنگ میں رنگنے کے لئے ایک ویسے ہی عظیم الشان دائرہ کی ضرورت ہے اور یہ اتنا بڑا دائرہ بلا ساتھ دیئے قوم کے انجام نہیں پا سکتا یَالَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ۔

یہ ایک حقیقت اور عین مقام وحال کے مناسب ہے کہ اس وقت ایسے موقع پر ایسی مقدس جگہ، ایسے کام وتبلیغ میں مدرسہ ہذا کا ہاتھ بٹانا اس کے کار خیر میں شمولیت حاصل کرنا۔ گویا کہ جنگ بدر کے ثواب عظیم کی طرح نیکیوں سے مالا مال ہونا ہے اور ابتداء اسلام میں انصار مدینہ کی طرح ایک ایک کے بدلے لاکھوں در لاکھوں کے ثواب کبیرہ سے مشرف ہونا ہے واللہ الموفق۔

پس اسی مدینۃ الرسول میں جنگ بدر کے ثواب اور انصار مدینہ کی قربانیوں کی یادگار کو پھر زندہ کرنے والو۔ اٹھو! آئیے اس مدرسہ میں دل کھول کر امداد کیجئے اور اپنے عزیز، اقارب، رشتہ دار، دوست احباب کو بھی موقع مناسب پر بہت زور سے توجہ دلائیے اور اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ کی بشارت مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ کا تمغہ سعادت اور حرم شریف نبوی کی باقیات صالحات کوئی معمولی چیز نہیں ہے۔ بلکہ جنت الفردوس اور رفاقت نبی کریم کا سودا ہے۔ فَالسَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ اُولٰئِکَ الْمُقَرَّبُوْنَ۔

قابل توجہ اہل علم وفضل مدرسہ علوم القرآن والحدیث واقع مدینہ طیبہ کو کتب درسیہ احادیث وتفاسیر وغیرہ کی کثیر تعداد میں سخت ضرورت ہے اور کثرت طلباء کی وجہ سے ان کی احتیاج روز افزوں رہے گی۔ ابھی تو ایک کتاب میں دو دو طالب علم شریک ہیں۔ آگے چلکر ہر کتاب میں تین تین یا چار چار طلبا کو شریک ہونا پڑیگا۔ اس لئے صدقہ جاریہ اور باقیات صالحات کے متلاشیوں کو اس طرف بہت کافی اور لازمی توجہ فرمانے کی خاص طور پر اشد ضرورت ہے خاصکر وہ حضرات جو اپنے یا کسی دوست احباب کے کتب خانہ کو وقف کرنے کے لئے بہترین جگہ تلاش کرتے ہیں ان کو مدینۃ الرسول صلے اللہ علیہ وسلم کے اس مدرسہ سے اور کوئی بہتر جگہ نہیں ملے گی جو شفیع المذنبین علیہ السلام کے

؎ اس وقت میرے پاس جناب ڈاکٹر محمد شفیع صاحب پروپرائٹر ایم۔ اے۔ مجید اینڈ کو مبارک پورہ سیالکوٹ وجناب حاجی شیخ احمد الدین صاحب فٹ بال میکر سیالکوٹ وجناب مولوی علی اکبر صاحب ضلع گوجرانوالہ موجود تھے۔

ahmadimuslim.de

حرم محترم اور آپ کے پڑوس میں بیٹھ کر اس کتب خانہ کو ایک جماعت علماء و طلباء پڑھیں پڑھائیں اور مستفید ہوں اس پر ایک لمحہ کے لئے غور کیا جاوے تو اچھی طرح واضح ہوگا کہ یہ نعمت غیر مترقبہ جس طرح سے بھی ممکن ہو ہاتھوں ہاتھ لے لی جاوے۔

کتب اسماء الرجال، اصابہ، استیعاب، تذکرۃ الحفاظ، تہذیب التہذیب وغیرہ کی سخت اور اشد ضرورت ہے جو مدرسہ ہذا کے پاس نہیں ہیں۔ اسی طرح وہ کتب احادیث وتفسیر جو غیر درسی ہیں۔ مثل مستدرک حاکم، سنن بیہقی، دارقطنی، تفسیر نواب صدیق حسن مرحوم عربی وغیرہ کی احادیث کے طرق دیکھنے کے لئے ضرورت رہتی ہے اس لئے امید کی جاتی ہے کہ ہر اہل علم و فضل اپنی اپنی حیثیت کے مطابق تھوڑی زیادہ اپنی یا اپنے دوست احباب کو ترغیب دے کر مدرسہ علوم القرآن والحدیث واقع مدینہ طیبہ کے نام وقف کرکے ایک ایک کے بدلے حرم شریف کی بدولت ہزاروں، لاکھوں کتاب دینے کے اجر عظیم سے ہمیشہ کے لئے باقیات صالحات سے مالا مال ہونگے۔ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِیْنَ۔

مدرسہ ہذا کو ذاتی مکان کی اشد ضرورت ہے

قال اللہ تعالیٰ۔ وَالْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّکَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ اَمَلًا۔

مدرسہ کا ذاتی مکان ہونا یہ ایک ایسی چیز ہے جس کے ہونے پر مدرسہ کی ترقی کا دارومدار ہے اور مدرسہ کے بقاء وعروج کے لئے ایک مستحکم قلعہ ہے اور اسی کے وجود مسعود میں مدرسہ کی کامیابی کا راز مضمر ہے۔ اس لئے تمام ان حضرات سے جو صدقہ جاریہ اور باقیات صالحات کے دلدادہ و فریفتہ ہیں اور ہر وقت موقع مناسب منتظر رہتے ہیں اور خداوند کریم و رسول مقبول کی راہ میں جان و مال سے دریغ نہ کرنے والے حضرات، مخلصین، عالی ہمم سے اپیل ہے کہ آپ اپنے (یا عزیز اقاربوں کے) خالص مال سے بقعہ طاہرہ دربار مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مدرسہ ھذا کے نام ایک وسیع مکان خرید کر وقف کر دیں یا کم از کم اس کے لئے زمین کا ایک کافی قطعہ مہیا کر دیں تو پھر اس موجودہ قطعہ زمین پر تعمیری مسئلہ کو حل کرنے کے لئے باہمت حجاج مخلصین کی نظر میں کافی ہیں جو مدینۃ الرسول میں پہنچ کر ان کے دلوں کو انصار مدینہ کی یادگار تازہ کر دیتی ہے۔

یقین جانئے! کہ برادران مذاہب کی کرمفرمائی کی بدولت ہمیں کافی رقم کا ہر سال زیر بار ہونا پڑھتا ہے کیونکہ یہ لوگ آپس میں مل ملا کر صاحب مکان کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ ہمیں کرایہ پر مکان نہ دے اگر دے تو چوگنے کرایہ پر دے اور خواہ مخواہ کسی شخص کو کرایہ زیادہ دینے پر کھڑا کر دیتے ہیں اور ہر سال آئے دن یہی کش مکش اور تبدیلی مکان کی مصیبت رہتی ہے جو ترقی مدرسہ کیلئے سدراہ ہو رہی ہے۔ اگر آپ حضرات اس مصیبت کے مَالَہٗ وَمَا عَلَیْہِ کو بغور ملاحظہ فرمائیں گے تو آپ کا روشن ضمیر اس کا حامی ہوگا کہ واقعی مدرسہ کے لئے ذاتی مکان کا ہونا اس کے اہم مقاصد اور اشد ضروری دینی خدمات میں سے ہے۔

اور جب کہ یہ ایک قومی، دینی مقدس مرکز اسلام کا کام ہے تو اے ہمدردان قوم وملت و فدائیان دربار رسول علیہ السلام ہم آپ سے اپیل کرنے، توجہ دلانے امداد طلب کرنے کی کیوں نہ جرأت کریں اور کیوں نہ خصوصیت سے اس اہم ضروری دینی خدمت کو دیگر خدمات پر ترجیح دینے کی تاکید کریں جبکہ آپ کی امداد یا وقف شدہ کی تحویل اس بقعہ طاہرہ و سرزمین مقدس کے مدرسہ میں صرف ہوگی جہاں خود بنفس نفیس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آرام فرما رہے ہیں جو آپ کے روپیہ سے بنا ہوا مکان دربار شفیع المذنبین کے زیر سایہ واقع ہو جس میں غریب مسکین یتیم ننھے ننھے بچے جیران رسول مقبول کی تربیت وتعلیم ہو تو کس قدر برکت و افزونی دینی و دنیاوی ظہور پذیر ہوگی؟ اور کیا کچھ موجب اجر وثواب اور حصول خیر وبرکت اور باعث قرب الٰہی ہوگا اور کس قدر خوشنودگی شفیع المذنبین صلے اللہ علیہ وسلم کی ہوگی سبحان اللہ مبارک ہوان باہمت ہستیوں کو اور بشارت ہو ان مخلصین حضرات کو جو اس ذخیرہ آخرہ کو ہاتھوں ہاتھ خرید کریں مَا عِنْدَکُمْ یَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ بَاقٍ ط

شکریہ ہمدردان قوم وملت

مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَا یَشْکُرُ اللّٰہَ

یہ مدرسہ اور اس کے اراکین وخدام خصوصیت سے ان حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہیں جو اس دینی علمی درس گاہ کی امداد واعانت وچندہ اپنی طاقت و حیثیت کے مطابق فرماتے رہتے ہیں اور وہ حضرات جو وقتاً فوقتاً بکمال اخلاص و محبت اس مدرسہ سے دلچسپی لیتے اور اس کی خشک کھیتی کو مالی امداد سے سیراب کرنے کی کوشش میں مصروف رہتے ہیں۔ جَزَاھُمُ اللّٰہُ جَمِیْعًا وَّ بَارَکَ فِیْھِمْ۔ ایسے تمام حضرات کے لئے ہم اراکین وخدام مدرسہ پر واجب اور ضروری ہے کہ علاوہ شکریہ کے ان کے لئے فلاح دارین، حصول مقاصد دینی و دنیاوی صحت و سلامتی و ترقی درجات و رزق و اولاد صالحہ کی دعا کریں اور حرم شریف میں روضۃ من ریاض الجنۃ کے اندر دعا کی جاتی ہے اے مُجِیْبَ الدَّعْوَات قبول فرما۔ آمِیْنَ یَا اِلٰہَ الْعَالَمِیْنَ۔

عظیم الشان یادگار

وہ حضرات جو اپنے نام اور اپنی یادگار کو ہمیشہ کے لئے جیران رسول کریم، دربار شفیع المذنبین میں زندہ رکھنے کی نعمت عظمیٰ سے مشرف ہونا چاہتے ہیں تو وہ بہت جلد عنوانات (یعنی قابل توجہ اہل علم وفضل اور مدرسہ ہذا کو ذاتی مکان کی ضرورت) کو بغور ملاحظہ فرما کر ان کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں۔ جب وہ اس اہم دینی خدمت کو انجام دیں گے تو مدرسہ ہذا ان حضرات کے نام نامی

اسم گرامی کو مع القاب کے ایک پتھر پر لکھوا کر مدرسہ کی عبارت میں نصب کرا دے گا تاکہ جملہ مسلمانان عالم اور آنے والی نسلیں ان حضرات کی اس مالی قربانی و یادگار کو دیکھ کر ان کو دعا خیر سے یاد فرمایا کریں۔
وَاللّٰہُ جَلَّ ذِکْرُہٗ وَلِیُّ الْاُمُوْرِ وَھُوَ الْمُوَفِّقُ وَعَلَیْہِ الْاِعْتِمَادُ۔

المقررہ فی ھذہ المدرسة فجزاھم اللّٰہ خیرا ورزقھم العمل بما علموا ولا شك ان مدیرھا لا یزال یراقبھم مراقبة تامة وانہ مجد ومجتھد فی خدمة ھذہ المدرسة لتكون كلمة اللّٰہ العلیا وانی اتمنی لھا مستقبلا سعیدا یمونا وارتفاعا وشانا حتی تتم مقاصد ھذہ المدرسة التی ھی وحیدة فی بابھا بالحجاز واللّٰہ ولی التوفیق۔ ۱۲/ ۵/ ۱۳۵۴ھ

القاضی المستعجلة بالمدینة المنورة

مہر

سلیمان عبد الرحمٰن العمری

عمل کی توفیق بخشے۔ میں امید بلکہ یقین کرتا ہوں کہ بفضلہ تعالیٰ ناظم مہتمم صاحب کی جد و جہد سے ایک نہ ایک دن یہ مدرسہ اپنے مقاصد میں عروج کامیابی حاصل کریگا جو تمام حجاز میں اپنی خود نظیر ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

سالانہ امتحان اور مزید اطمینان

کے لئے

حکومت حجاز کے دو ذمہ دار اعلیٰ افسران کی شہادت و تصدیق

عربی

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔ وقد زرت مدرسة علوم القرآن والحدیث بالمدینة المنورة لموسسھا العالم السلفی الشیخ احمد اللّٰہ الدھلوی فراقنی ما رأیتہ فیھا من نشر العلم الصحیح وبث الثقافة الدینیة اللائقة بھذہ البلدة المقدسة كما راقنی ما رأیتہ من نشاط الطلبة وجد المدرسین ولقد رأیت من حسن نظامھا وترتیب علوم التفسیر والحدیث والمصطلح والتوحید ما اثلج صدری وجعلنی مطمئنا علی ان ھذہ المدرسة وحیدة فی بابھا وانشاء اللّٰہ تعالیٰ سیكون لھا اثر حسن ومستقبل عظیم بعون اللّٰہ تعالیٰ وان ھذہ المدرسة ستكون انشاء اللّٰہ تعالیٰ حسنة من حسنات جلالة الملك المعظم نصرہ اللّٰہ تعالیٰ وان یوفقنا جمیعا لما یحب ویرضا آمین۔ ۲۰ شعبان ۱۳۵۳ھ

رئیس قضاة المملكة العربیة السعودیة

(مہر) عبد اللّٰہ بن حسن
آل شیخ رح

خلاصہ اُردو میں

مدرسہ علوم القرآن والحدیث کے طلبا کی تعلیمی اجتہاد و کوشش نے مجھ کو بہت مسرور کیا جو حقیقتاً یہ مدرسہ بلاد مقدسہ کی شان کے لائق ٹھیٹھ اسلام کی خدمت و تبلیغ کر رہا ہے اور مدرسہ کے نصاب و حسن نظام نے مجھ کو ہر طرح مطمئن کر دیا ہے کہ انشاء اللہ اس مدرسہ کے نتائج حسنہ اور اسکا مستقبل عظیم اسکو منزل مقصود تک پہنچائیگا بعون اللہ تعالیٰ

عربی

زرت مدرسة علوم القرآن والحدیث التی ھی تحت ادارة العلامة الشیخ احمد اللّٰہ الدھلوی المحترم وامتحنت التلامذة واحدا بعد واحد فوجدتھم قد اجادوا فھم علوم القرآن والتفسیر واتقنوا فھم الاحادیث والتوحید وباقی الدروس

خلاصہ اردو میں

مدرسہ علوم القرآن والحدیث کے طلباء کا یکے بعد دیگرے امتحان لیا ان کو تعلیم میں بہت بہتر پایا۔ خدا تعالیٰ ان کو زیادہ شوق اور

سفیر مدرسہ مدنی

مدرسہ ہذا کی طرف سے جناب مولانا حافظ عبد الرحمٰن صاحب آزاد دہلوی جہاں جہاں پہنچیں وہاں کے حضرات اپنی اپنی حیثیت کے مطابق مدینہ شفیع المذنبین صلے اللہ علیہ وسلم کے اس مدرسہ کے لئے کافی امداد دیں۔ اور دوامی امداد کریں اور جیران رسول کریم کی دعائیں لیں اور جن حضرات کے ہاں مولانا موصوف نہ جا سکیں تو وہ خود ہی مہربانی فرما کر چندہ جمع کر کے پتہ ذیل پر روانہ کر کے مشکور فرمائیں۔

نوٹ

جملہ حضرات سے امید کی جاتی ہے کہ اپنے اپنے ہاں کے آنے والے حجاج بھائیوں کو خاص کر مدینۃ الرسول صلے اللہ علیہ وسلم کے اس مدرسہ علوم القرآن والحدیث کی طرف پوری توجہ دلائیں گے۔ بلکہ اپنی جیب خاص اور عزیز احباب دوست سے چندہ جمع کر کے ان حجاج کو دیدیں اور ان کو اس رقم کی مدرسہ مذکور میں خود جا کر دینے کی تاکید کریگے۔

روئداد مدرسہ

مکمل کامل پوری تفصیلات کے ساتھ طبع ہوگئی ہے۔ جن کو یہ روئداد نہ پہنچے وہ صاحب مولانا عبد الرحمٰن صاحب آزاد۔ مسلم پورہ شہر گوجرانوالہ پنجاب سے طلب کریں۔

(اگلا صفحہ ملاحظہ فرمائیں)

ahmadimuslim.de

مدینہ طیبہ میں روپیہ روانہ کرنے کا بس یہی طریقہ ہے

کہ روپیہ بصورت نوٹ بذریعہ جوابی رجسٹری بنام

شیخ احمد دہلوی ناظم مدرسہ علوم القرآن والحدیث باب مجیدی مدینہ طیبہ (حجاز عرب)

یا

ذیل کے حضرات کرام کو روپیہ بھیجکر مطلع کردیں کہ یہ روپیہ مدرسہ مذکور کا ہے۔

۱. بذریعہ منی آرڈر بنام مدرسہ مدنی بمعرفت شیخ حمید اللہ صاحب سوداگر سوت قینچی بنڈل صدر بازار دہلی

۲. " " " " شیخ مستری فضل الدین صاحب ریکھی سوداگر فٹ بال میکر شہر سیالکوٹ پنجاب

۳. " " " " حاجی عبدالوہاب صاحب تاجر عینک وچشمہ نمبر ۱۱ بہو بازار اسٹریٹ کلکتہ

۴. " " " " دفتر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

۵. " " " " مولانا عبدالرحمن صاحب آزاد۔ مسلم پورہ شہر گوجرانوالہ پنجاب

نوٹ :۔ جملہ خط وکتابت پتہ ذیل پر ہونی چاہئے۔ اور تار کا پتہ یہ کافی ہے (" احمد دہلوی مدینہ عرب")

پتہ :۔ شیخ احمد دہلوی ناظم مدرسہ علوم القرآن والحدیث باب مجیدی مدینہ طیبہ

(حجاز عرب)

ahmadimuslim.de